



ڈاکٹر ذاکر حسین زکیر بری

DR. ZAKIR HUSAIN LIBRARY

JAMIA MILLIA ISLAMIA
JAMIA NAGAR

NEW DELHI

Please examine the book before taking
it out. You will be responsible for
damages to the book discovered while
returning it.

DUE DATE

Cl. No.

Acc. No.

1641367

Late Fine Ordinary Books 25 Paise per day. Text Book Re. 1/- per day. Over Night Book Re. 1/- per day.

[illegible]

صفحہ	مضامین Accession No. 169367 Date	فہرست مقدمات فوجداری
۲۰	اختیار سماعت کا ہونا	۵۷ مصداق بجانب محسن جج سوت
۱	اختیار سماعت	۲۳ معاملہ درخواست بسا پا وغیرہ
۱۰	اختیار سماعت	۳۸ معاملہ درخواست راجا پایا کو بی
۲		۶۷ معاملہ درخواست رکھاجی
۲۰		۲ معاملہ درخواست شیخ محمد الدین
۱۵۲۳		۶۵ معاملہ درخواست لہ اکو با
۲۰	اختیار سماعت مجسٹریٹ کا جبکہ مستثنیات کا	۲۰ معاملہ درخواست موسیٰ اسمیل وغیرہ
۲۵	لازم ذاتی ہو۔ جواز تجویز ثبوت	۲۵ بنام شیخ راجو
۲۶	جرم و حکم سزا جو مجسٹریٹ مذکور نے	۲۶ بنام پرشوتم کالا
۲۴	ایسے مقدمہ میں صادر کیا ہو۔	۶۹ بنام گو جریا
۲۴	اختیار سماعت ہائی کورٹ	۶۱ بنام وودو بام
۱۰	اختیار عدالت جو ڈسٹریکٹ سیشن جج کے	۱۰ بنام پرماگو پال
۱۳	ہائے درباب عمل میں لانے سے پہلے	۱۳ بنام تریبون ملک چند
۳۶	ہائی کورٹ کو	۳۶ بنام اے ڈاکٹر مرتضیٰ علی
۱	اختیار سیشن جج کی ایسی فروخت کہہ سکتے	۱ بنام جیٹیل جیراج
۱۸	کا جو ترکازی کے مکان کے اوٹے پر	۱۸ بنام گنگا رام منت
۳۰	فروخت کیا ہے	بنام ڈیلو دی ٹیڈورٹ
۴۴	اختیار ہائی کورٹ کا منتقل کرنے کے لیے	۴۴ ایف سی ورنر
۵۹	مقدمہ کا واسطے تجربہ کے جو عدالت	۵۹ بنام پٹن جی برجوجی
۴۴	کشیوں میں مجسٹریٹ میں داخل ہو۔	
۲۶	اثاثہ مثبت علی	
۵۹	استغاثہ منہاج نوجو بقا لہائے سوہر	
	بابت مان وفاقہ کے	

فہرست مضامین و فیصلے

بکادی
مختار جائنٹ سشن جج نسبت ہدایت

۱۵۶

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۱	اسلمہ	۶۱	ایکٹ ۱۸۸۶ء نمبر ۱۰ دفعات ۱۹۵۹ء
۳۳	الزامات جوائڈ و کیٹ خبرن نے لگائے	۳۲	۰۰۰۰ ۳۲
۲۹	الزام گواہوں کے سکھانے کا	۶۱	ایکٹ ۱۸۸۶ء نمبر ۳ دفعہ ۱۱
۱۸	انتقال جاگلا و خلافت مرضی خریدار اسم مرضی	۴۵	بارثوت
۱	جاندا و نمکور کے	۳۰	بازار
۳۰	انکار رسید دینے سے	۶۰	بیرونی تبدلات
۶۱	اوٹا مکان کا	۳۲	برضا بطہ سپردگی جوہانی گورٹ نے منظور کی
۲۵	ایکٹ ۱۸۸۶ء نمبر ۳ دفعہ ۲۳	۶۱	نکاحی کاسکان کے ادٹے پر فروخت
۱۳	ایکٹ مذمت جیامویشیان نمبر ۱۸۸۶ء	۲۰	کرنا
۳۰	دفعہ ۱۰	۶۱	تعلقہ بادامی
۶۰	ایکٹ شہادت نمبر ۱۸۸۶ء دفعہ ۲۵	۵۹	جائٹس جج
۶۰	میریسیلی دیمٹی نمبر ۱۸۸۶ء	۲۰	جائٹس شش جج
۶۰	دفعات ۳۰۲۶	۲۳	حاکم عدالت
۶۰	ایکٹ میونسپلٹی بمبئی نمبر ۱۸۸۶ء دفعات		حکم جبرٹ ضلع حسب دفعہ ۳۳۶ واسطے
۶۰	۳۳ و ۴۲		سپردگی ایسے شخص کے جسکو مجسٹریٹ
۵۹	ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۵ بابت ۱۸۸۶ء		درجہ اول نے حسب دفعہ ۳۰۹ رکایا
۵۹	دفعات ۴۳ و ۵۳		جواز ایسی سپردگی کا خلافت
۴۵	ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۵ بابت ۱۸۸۶ء دفعات		اختیار
۴۵	۳۳ ضمن دو ۵۳		درخواستیں جب باب ۳۲ کے سیشن
۶۱	ایکٹ اسلمہ نمبر ۱۸۸۶ء دفعات		جج کا یہ اختیار کہ وہ جائٹس شش
۶۱	۱۵ و ۱۹		جج کو ہدایت تصفیہ کرنے درخواست
۶۱	ایکٹ شاسپ نمبر ۱۸۸۶ء دفعات		نکور کی بطور مقدمات منتقلہ کے
۶۱	۶۹ و ۶۲		کرے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶۱	قبضہ اسلحہ	۶۰	دروازہ جدید کابینہ عمارت میں بلا اطلاع
۵۹	قبضہ آلات کشیدہ شراب . .	۲۵	بینوئیس لاکھ کے بنانا
	قوا عدلیہ احکام عاقلانہ مصدورہ گورنمنٹ	۳۲	دسمہ دارمی مالک کی
	مطبوعہ کتاب روئیو ہینڈ بک نوٹس		رعایا سے برطانیہ اہل یورپ
۶۷	مشترکین		ریاستہائے
	گاریوں کا واسطے استعمال عمدہ داران	۲۲	ہندوستانی میں -
۶۷	سرکاری کے پکڑنا کمانک جائز ہے	۲۰	ربانی بجلم مجسٹریٹ
	مجسٹریٹ منلج مجسٹریٹ درجہ اول سے	۱۸	سرقہ
۱۰	اعلیٰ ہے	۲۰	سشن جج
	مجموعہ تقریرات ہندو داکٹ ۱۵	۱۳	شہادت ملکیت
۱۸	۱۸۹۷ء دفعہ ۲۷۸	۳۲	مناظرہ
	دفعہ	۲۲	مظہر خداری
۲۵	۲۲۶	۱۸	ظاہر اہل حق نسبت جائداد کے
	دفعہ		عدالت کے کنٹیون منٹ مجسٹریٹ مقام
۲۶	۱۹۹ سٹینی	۲۲	سکندر آباد
	وفات	۳۲	نخلدر آباد
۶۷	۳۵۲ و ۳۵۳	۳۲	قرمان شاہی ۱۸۹۷ء منمن ۲۲
	مجموعہ متاثرہ قوعداری داکٹ ۱۸۹۷ء		قابل قبول جو نا اوس اقبال کا جو روبرو
۱۹	دفعہ ۱۷		عمدہ دار پولیس کے کیا جاسے
	داکیٹ ۱۸۹۷ء دفعہ		دیگر اغراض کے لئے علاوہ
۲	۲۸۸	۱۳	اقبال کے
	دفعہ		قانون متعلقہ رعایا سے برطانیہ ساکنان
۱۰	۱۷	۲۲	ریاست ہندوستانی

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۶	مقام کی تعریف	۱۳	مجموعہ مضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء
۱	منظوری مناسبت کلر کے قبل استانت کے	۱۳	۵۲۳ و ۵۲۴
۱	غیر ملکی سے	۱۳	اول
۳۲	منظوری کارروائیات کی	۳۲	کارروائیات سے شقوق ہے جو عدالت
۳۲	منظوری مانجہ سب سے اثر ہے	۳۲	جو ڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہے
۳۲	معد کے پہول کا قبضہ میں رکھنا وغیرہ	۳۲	واقع ملک کو انصاف بہادر نظام
۳۲	دائلی روٹ بندہ پہول کی ادوس	۳۲	مین کی جاوین
۳۲	حالت میں کہ خریدار و سکاء استعمال	۳۲	مجموعہ مضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء
۳۲	ناجا ترازو سے تقطیر شراب کے	۳۲	دفات ۵۲۲ و ۱۹۷
۳۲	پہول نہ کو رہے کرے	۳۲	مجموعہ مضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء
۳۲	موتی جو فصل کا نقصان کرے	۳۲	۵۲۴ و ۵۲۵
۳۲	نقصان	۳۲	دفہ
۳۲	نیک نیتی عدم موجودگی عداوت	۳۲	۱۹۲ نمبر ۱
		۲	معنی الفاظ بحیرت ضلع کے
		۱۰	معنی لفظ ادنی کے

فهرست مقدمات نظار بر محمل فوجداری سلسله بمبئی بابت ۱۳۸۵

ردیف	اسماء	شرح	ردیف	اسماء	شرح
۳	مجاور و خواست باکسشن سالگرام	ملکه منظره قیاسیه	۹۱	بنام منگل میکچند	
۵۵	مقدمه انشت ام چندر لوبلی کار	بنام	۹۲	باپوچی دیارام	
۳۵	مقدمه راجه ولد حسین	بنام	۱۰۰	کرشنا پات	
۶۰	بنام پراویٹ منگل میکچند	بنام	۱۱۳	بائی روکشمنی	
۱	ملکه منظره قیاسیه بنام کیمیان بابو	بنام	۱۱۴	سکھارام بهاؤ	
۵	بنام سچو کی داجی شاپوری	بنام	۱۱۹	مانیا دیال	
۹	بنام رام جی ساحا یاراد	بنام	۱۲۰	بنام منگل میکچند	
۱۶	بنام دوراب جی هرزگی	بنام	۱۳۲	کاشن ڈالرو	
۳۶	بنام سی پی فاکس	بنام	۱۳۱	بنام کمالیا	
۴۱	بنام گستاخی بر جوجی	فهرست مضامین ردیف و			
۴۲	بنام گنگا ناتھ سیکاجی بهاو	اجاری	۴۱	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۴۳	بنام ہری لکشمی	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۵۰	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۴۴	بنام عبداللطیف و عبدالرحمن	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۴۲	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۴۸	بنام ڈالا جوا	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۴۳	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۵۰	بنام شیخ آدم ولد شیخ فرید	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۴۴	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۵۱	شیخ ابراہیم ولد شیخ عمر	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۴۵	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۵۲	بنام جویا لکھیا	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۴۶	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۵۳	بنام پانڈو دلا گوپالا	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۴۷	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۵۸	بنام رایا لکھا	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۴۸	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۵۹	بنام دو ساچوا	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۴۹	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۶۲	بنام پیر محمد	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۵۰	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۶۳	بنام گنپت ثانی داس	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۵۱	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	
۶۴	بنام منگل میکچند	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	۵۲	ایمل ناراضی حکم دلا تاواک	

۱۱	ایکٹ مداخلت چچا مویشی (نمبر ۱۸۵۸ء)	۱۱	اختیار سامت رزیدنٹ عدلیہ لاہور اور ون جرنیک
۱۲	ایکٹ سسٹم ۱۸۵۲ء نمبر دفعہ ۱۴۵	۱۲	جنگل چھوڑ عدالت سیشن جرنیک جی اور جنگل چھوڑ
۱۳	ایکٹ شہادت (نمبر ۱۸۵۸ء) دفعہ ۱۳	۱۳	اختیار سامت
۱۴	ایکٹ شہادت (نمبر ۱۸۵۸ء) دفعات ۱۳ و ۱۴	۱۴	اختیار عدالت پولیسیکل رزیدنٹ واقع عدلیہ
۱۵	ایکٹ شہادت (نمبر ۱۸۵۸ء) دفعات ۱۳ و ۱۴	۱۵	اختیار عدالت سیشن کا پیرو کر کے شخص رٹاڈو
۱۶	ایکٹ متعلقہ اضلاع مندرجہ ذیل نمبر ۱۸۵۸ء	۱۶	کاروانے جوہر کے ملازمہ محبت کے
۱۷	دفعات ۱۳ و ۱۴	۱۷	اختیار عدالت ہائے واقع برٹش انڈیا انسٹان
۱۸	ایکٹ بمبئی نمبر ۱۸۵۵ء دفعہ ۱۳ و ۱۴	۱۸	جوہر کے جنگل کتاب برٹش انڈیا باہر جواہر
۱۹	ایکٹ جنگلات ہند نمبر ۱۸۵۵ء	۱۹	اختیارات مالی نمونہ
۲۰	برایت	۲۰	اختیار نگرانی
۲۱	برایت	۲۱	مستقلہ دوسری شادی کر لینے کا جواب
۲۲	برٹش انڈیا	۲۲	اوس شخص کے جبکہ ورچہ ہو سوا ہو
۲۳	بیانات مخالف	۲۳	اسٹیٹیوٹ ۱۸۵۲ء سسٹم جلیس وکٹو پالانیا
۲۴	پیرم سن و ویرن جو منسل عدلیہ پرتل سیم	۲۴	استثمار
۲۵	پیرم سن	۲۵	اضافہ حکم نما
۲۶	تاسد ثبوت	۲۶	اطلاع
۲۷	تاسد	۲۷	اقبال سوانہ ایک شخص کے جو چند اشخاص کے
۲۸	تجويزات ثبوت جرم سابق	۲۸	تجويزات ایک جائیداد بابت ایک ہی جرم کے
۲۹	تجويزات باعانت جوبدی	۲۹	تجويزات علی سبیل الہدیٰ کے
۳۰	تجويزات از سر لا	۳۰	تجويزات جرم جرم جرم مختلف دفعات
۳۱	تجويزات مالی	۳۱	ایکٹ ۱۸۵۹ء نمبر ۱۳ دفعہ
۳۲	تجويزات کھرتانی	۳۲	ایکٹ ۱۸۵۳ء نمبر ۲ دفعہ ۲۹
۳۳	تحقیقات	۳۳	ایکٹ عدلیہ ایکٹ ۱۸۵۸ء
۳۴	تحقیقات جدید	۳۴	ایکٹ عدلیہ نمبر ۱۸۵۸ء
۳۵	تحقیقات مزید	۳۵	

سطح نظایر قانون هندو متکثر و میان تمام منشی بی شریک و شایع بودی

جلد ۱۱

سلسلہ بکینی

فہرست مقدمات فوجداری سنو	فہرست مضامین دین و ارسنہ
۱۸	بمعالہ امت رام راج چند نوٹلی کر
۲۰	بمعالہ بالکدشن امرت پرجان
۱۱	بمعالہ فخرست مہاداجی سہاشیو تنگ
۹	ملکہ قیسرینہ بنام خاتم دیوتو راجی
۱۲	بنام ملکیش جواہی
۲۸	بنام برہمن نکاپا
۱	ملکہ قیسرینہ بنام رگناتھ سادھو
۳۰	بنام گن جیون
۲۴	بنام سیتا رام پٹیل
۲۶	بنام اچیل وردھادھو
۱۸	اجازت - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۸۵ء و دفعہ ۱۹ - عدوہ وار پولیس جو حسب دفعہ و اچل کرنا جو حسب دفعہ شہادت کے رو پر عدوہ وار پولیس کے بیان جو حسب دفعہ ۱۱۱ کلینہ کیا گیا جو شہادت ۲۶
۲۰	احتمال مقول امن ظاہری میں قیود و ضابطہ پولیس کی - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۸۵ء و دفعہ ۱۹ - عدوہ وار پولیس اختیار عدالت ضلع نسبت مہاراجہ سنگھ کے لئے مقدمات میں نہیں لیا بنا حج ماتحت کی گئی ہے کیا جائے ۱۸ اختیار عدالت ضلع نسبت مہاراجہ سنگھ کے لئے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۸	کے ہانگورٹ میں کیا جاتا ہے .. منظوری استغاثہ فوجداری دینے سے نالش زاید از صمد میں ج ماخت نے انکار کیا ۱۸ میونسپل ایکٹ (بی) ۱۹۷۷ء کے تحت ۷۷- پینا سیوہ کا اپنی خاص دکان میں - اختیار میونسپلٹی کا ایسی فروخت کے روکنے کا - مارکٹ کی تعریف ۲۰	۱	متعلقہ نافرمانی شک کا بذریعہ فعل ہم مجھے سمجھتی ہے منظوری استغاثہ فوجداری عدالت ماخت کیا ہے - منظوری استغاثہ فوجداری دینے سے نالش زائد از صمد میں ج ماخت نے انکار کیا - اختیار عدالت ضلع نسبت عطا کرتے منظوری کے ایسے مقدمات میں جنہیں اپیل بنا دینی ج ماخت

تمام شد

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۳	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء)	۱۳	شبہ معقول
۱	۱۹۵	۱	عدالت
۹	۲۰۳ و ۲۰۲ و ۲۰۱		فعل جو کسی ایسے شخص سے سرزد ہو جسے امر واقعہ کی غلط فہمی سے نیک نیتی سے اپنے تئیں قانوناً اور اسکے کرنیکا مجاز ناہو کیا ہو
۱۱	۲۰۳	۱۳	گرفتاری
۱۲	۲۳۹ و ۲۳۵ و ۲۵۲	۱۴	لا دعویٰ
۲۵	۴۵۴ و ۴۵۳ (ط) منمن	۲۵	مجموعہ تفسیرات ہند (ایکٹ ۱۸۹۶ء)
	محفوظی جو نسبتاً اون جوانان کے خطا گینی ہے جنکے دینے پر کوئی گواہ معجو کیا جا سکتا ہے	۱	دفات ۲۶۲ و ۲۶۷
۲۰	مراحت ساتھ عمدہ دار پولیس کے جبکہ وہ اپنا کام عمدہ گاڑتا ہو		(ایکٹ ۱۸۹۰ء)
۱۳	مکر مشہر کیا جانا اسو باعث از الہیثیت	۱۱	۲۹۹
۱۱	عنی کا جو بیشتر شہر کے جاچکے ہوں		دفت
۲۵	ہائیکورٹ	۱۳	۳۲۲ و ۹۹ و ۹۵۲
			دفت
		۲۷	۲۹۰ و ۲۶۸

صفحہ	مضامین	صفحہ	
		فہرست مقدمات و جذبات	
۸۵	بارش پر شط لگانا	۴۷	بمعاہدہ و سخاوت گنیش ناراین سامتے . . .
۸۵	مہینی کا ایک نمبر ۱۸۸۷ء و وفات ۱۸۸۷ء	۵۶	بمعاہدہ گنیش ناراین سامتے
۱۵	تحقیقات غریب	۱۵	دہانیا بنام ایٹن ایل کی فرڈ . . .
۳۵	نہیر کسی سرکاری ملازم کو جو ملی خیر دنیا		ملکہ قیسریند بنام رچا پاؤ ملکہ مندر
	جرم جو ابتدائے مجسٹریٹ درجہ دوم کی	۱	بنام ایرا پا
	سماعت کے لائق ہو۔ لکھتہ	۱۲	ملکہ قیسریند بنام ایرا پا . . .
	ناقابل سماعت ہو جو ایک امر	۲۴	بنام سنکر
۳۱	باعث نابودی جرم کے ہو	۲۸	بنام مارجی گولک
	حسن بجا۔ مزاحمت بجا۔ تحقیقات غریب	۶	ملکہ مندر قیسریند بنام ویارہا . . .
۱۵	عداوت	۹	بنام تلسی رام
	دست برداری استغاثہ سے ایسے	۳۱	ملکہ مندر بنام گندی
	مقدمہ میں قابل اجرا وارنٹ ہو	۳۵	ملکہ مندر بنام گنیش کپاڈاؤ گنیش دت
	کوئی وجہ واسطے و سمس استغاثہ	۸۵	ملکہ مندر قیسریند بنام زورم اسن قیام
	کے نہیں ہے۔ کون استغاثہ		
	کر سکتا ہے۔ مستغاث ایسا	فہرست مضامین و لیت وار	
	گواہ نہیں ہے جسکو جواب دینے		
	سے انکار کر لئے کی بابت		
۵۶	سزا دی جا سکے	۲۴	اجازت ارجاع استغاثہ
۵۶	وسمی استغاثہ	۹	اجرا منجانب سوپر یوجیک حکم صاحب کلٹر
	وسمی دوس استغاثہ کی جو کسی شخص غریب	۱۲	اختیار صاحبان مجسٹریٹ
	سرکاری لئے کیا ہو مل کا	۹	استحقاق حفاظت خود اختیاری . . .
۲۴	حسب دفعہ ۴۴ کا نہیں ہے		ایکٹ حلف مجریہ ہند (۱۸۸۷ء) و وفات
	ڈگری معاملت دار۔ اجرا منجانب سوپر		۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰
۹	یو جیک حکم صاحب کلٹر	۲۸	نوجواری سے

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹	کوارڈم منصبی	۳۱	مناظرہ
	مجموعہ مالگنداری بیہی (ایکٹ ۵۰ شائع)		عدالت کا اختیار نسبت کر کے کارروائی
۱۲	وفیات ۳۵ و ۲۱۳ و ۲۱۵		حسب دفتر ۲۴ عدد دینے
	مجموعہ منالطہ فوجداری (ایکٹ ۵۰ شائع)		اجازت کے کسی شخص غیر
۶	۱۸۸	۲۲	سرکاری کو
	دفتر		عدالت تحقیقات غریبہ جسٹس
۲۳	۱۹۵	۱۵	مراحت بجایا
	دفتر	۳۱	دفتر منصبی ایک عدالت ماتحت کا
۵۶	۲۰۲		فریق مامین ادب منظوری کے جو
	دفتر		کسی عام شخص کو عطا کی گئی ہو
۵۶	۲۲۸	۱	اور استغاثہ منجانب عدالت کے
	دفتر		فریق کارروائی عدالتی میں مستغنیث یا
۱۵	۲۳۴	۲۸	ملزم داخل نہیں ہے . . .
	دفتر		قواعد نمبر ۱۱۱ و ۱۱۲ (الف)
۱	۲۴۶	۱۲	معنی بدولت پالیس کے
	دفتر	۸۵	قمار بازی کیا ہے بارش پر خط لگانا
۲۴	۲۴۰	۸۵	قمار خانہ عام
	دفتر	۳۵	کسی سرکاری ملازم کو جہوی مغربو یا بغیر
۵۶	۲۵۵		کون استغاثہ کر سکتا ہے مستغنیث
	دفتر		ایسا گو (۵۰ نہیں ہے جسکو چاہے)
۳۱	۳۰۰ ضمن ع		دینے سے انکار کرنے کی بات
	مجموعہ تفریات (ایکٹ ۵۰ شائع)	۵۶	سزا دیکھا سکے
۹	۹۹		کوارڈم منصبی کی انجام دہی میں برکاتی
	مجموعہ تفریات (ایکٹ ۵۰ شائع)	۹	کیا لارودہ مراحت کرنی . .

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۵	مستوجب سزا ہونا رعایا سے مستند	۱۸۲	مجموعہ قریب (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۱۲	ہند کا بابت ادن جوائیم کے	۱۸۶	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۶	حکلا ارتکاب بیرون بریش	۳۳۹	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۱۲	اندھا ہوا ہو	۳۴۰	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۱۲	معنی بندوبست پیمائش کے	۳۴۱	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۱	منظوری استغاثہ فوجداری -	۳۴۲	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۱	منوخی منظوری مذکور	۳۴۳	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۱۵	نشانات سرحد - اختیار صاحب	۳۴۴	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۱۲	مجبوریت	۳۴۵	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۳۴	وجہ کافی کے معنی	۳۴۶	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
۳۱	ہائیکورٹ کا اختیار دست اندازی	۳۴۷	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۴۸	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۴۹	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۰	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۱	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۲	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۳	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۴	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۵	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۶	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۷	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۸	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۵۹	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۰	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۱	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۲	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۳	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۴	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۵	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۶	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۷	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۸	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۶۹	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۰	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۱	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۲	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۳	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۴	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۵	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۶	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۷	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۸	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۷۹	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۰	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۱	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۲	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۳	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۴	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۵	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۶	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۷	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۸	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۸۹	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۰	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۱	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۲	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۳	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۴	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۵	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۶	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۷	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۸	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۳۹۹	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ
		۴۰۰	مجموعہ قریب ہند (ایکٹ ۵۰۰۰۰۰) دمنہ



سلسلہ کلی

صفحہ	مضامین	فہرست مقدمات فوجداری
۱	اختیار مختار شان در باب دست نوازی کرنے	۱ بمقدمہ تمام از م نراین پر
۴۳	کے اول مقدمات میں جنہیں علالتہ سے	۴۳ بمقدمہ جاب سا لومن
۱	دیوانی داد دسی عطا نہیں کر سکتی ہیں	۵ بنام سہرام جی خوشی
۴۳	اختیار بائیکورٹ میں کیا اور پر عایا سے	۸ بنام مگر لال مصری لال
۴۳	برطانیا بل پر پ مقام حیدر آباد کے	۴۷ بنام لکھی دہر کندہا
۴۹	استحقاق حفاظت خود اختیاری - آغاز و	۴۹ بنام جام الدین ند محمد
۱۰۵	وسعت استحقاق مذکور	۵۶ بنام ہری لال
۱۰۴	استحقاق جواب	۶۵ بنام شیخ عبدالرحمن
۱۰۴	استغاثہ فوجداری	۷۰ بنام نانا
۷۹	اسٹریک (تختہ بندی سلسل جہاز کے بنی	۷۹ بنام جگن دیلام
۱۰۱	مین یا کسی طرف آگے کے سرے سے	۱۰۱ بنام ماناجی
۱۰۴	پچھے کے سرے تک (معنی لفظ مذکور	۱۰۴ بنام گنیشی بابو دیل
۵۰	کے	۱۰۵ بنام زنگر مٹیا ہانی
۶۵	اسٹیٹوٹ ۳۷۰ جلیوں کٹوریا باک ۱	۱۱۳ بنام سکھار احمد لدراک
۴۷	اطلاع	۱۲۲ بنام سدیو ولد نکارا
۷۰	اقبال	۱۲۳ بنام چندو لد کتاب
۷۰	اقبال جس سے کوئی واقعہ دریافت ہو تا ہو	فہرست مضامین ردیف وار
۱۱۳	آوار جرم	۱۱۳ پیل - بائیکورٹ میں پیل کرنے کا حق ایسے
۵۰	ایکٹ ۱۹۳۳ء دفعات ۴۳ و ۴۴	۵۰ قصص کا جو ریاست برطانیا بل پر نہیں
۵۰	ایکٹ ۱۰۳۳ء	۵۰ ہے اور جسکی نسبت تجویز بشمول غیت
۴۳	ایکٹ شہادت (غیر ۱۹۳۳ء) دفعات	۴۳ مذکور مل میں آئی ہیں
۶۵	۲۶ و ۲۷ و ۲۸	۶۵ اختیار سماعت

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۹	شریک جرم	۱۱۳	ایکٹ شہادت نمبر ۱۸۵۶ دفعات
۸۹	شہادت شریک جرم	۱۱۳	۱۱۳ ۱۱۳ ۱۱۳
۸۹	خودت تائید	۱۱۳	ایکٹ متعلق تائب گاد (۵۱۸۵۶)
۱۱۳	ضابطہ	۱۱۳	دفعہ - مجسٹریٹ کا کام بموجب دفعہ
۱۱۳	محملہ آمد	۱۱۳	مذکورہ سبب تحقیق کرنے کے قریبی کے
۱۱۳	قابل مقبولی ہونا ایسے بیانات کا جو ملزم نے	۱۱۳	کارروائی بموجب دفعہ مذکور کارروائی کی
۱۱۳	بکالت حواس پولیس کے ہوں	۱۱۳	ہے - اختیار ہائیکورٹ نسبت ملکی کارروائی
۱۱۳	قانون متعلق ایسے جرم کے جس کا ارتکاب گوا	۱۱۳	ایکٹ بکارتی ہوئی (نمبر ۱۸۵۶) دفعات ۱۱۳
۱۱۳	سے اندر تین میل کے ہوا	۱۱۳	۱۱۳
۱۱۳	قبضہ ایسے عرق نشی کا جس کا مال قابل الیکٹ	۱۱۳	ایکٹ بکارتی ہوئی (نمبر ۱۸۵۶) دفعات ۱۱۳
۱۱۳	نہ قبلا یا گیا ہو - قیاس و ایسے قبضہ سے	۱۱۳	ایکٹ عدنانہ نمبر ۱۸۵۶ اسٹیشنرٹ ۱۱۳
۱۱۳	سید احمد	۱۱۳	علویں کٹریا باب ۱۱۳ دفعہ ۱۱۳
۱۱۳	قتل عمد	۱۱۳	بیسویں کا ایکٹ متعلق ضلع (۱۸۵۶) نمبر
۱۱۳	خواجہ بیالیں جو بر شہرہ بکری میں شہرہ ۱۸۵۶	۱۱۳	دفعہ ۱۱۳
۱۱۳	بنائے گئے	۱۱۳	بیانات بطور شہادت چال چلن
۱۱۳	کارروائی جو اس حد میں کرنی چاہئے جب	۱۱۳	تعبیر قوانین
۱۱۳	اس علاقہ میں قیود پڑنے کا احتمال ہو	۱۱۳	تصدیق
۱۱۳	کارروائی عدالتی	۱۱۳	جرائم کا ارتکاب کیلئے ہوئے سمندین
۱۱۳	کاغذات جو منجانب ملزم گواہان ثبت سے جرح گئے	۱۱۳	ہوا - کہلا ہوا سمند
۱۱۳	پیش کیے گئے - کوئی گواہ صفائی طلب نہیں ہوا	۱۱۳	جہان پر مال لاؤنا
۱۱۳	کس حالت میں جواب دہا گانہ ہوتا ہے	۱۱۳	حمید آباد - اختیار ہائیکورٹ بمبئی کا
۱۱۳	کہلا ہوا سمند - جہاں جہاں ارتکاب کیلئے	۱۱۳	رہا یا ہے برطانوی ایلوپیہ مقام حمید آباد
۱۱۳	ہوئے سمند میں ہوا - قانون متعلق ایسے	۱۱۳	خلاف قانون باہر سے خراب لانا
۱۱۳	جرم کے جہاں ارتکاب گواہ سے اندر تین میل	۱۱۳	خوف نوراً ہلاکت کا

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸	مجموعہ تعزیرات ایکٹ ۲۵ء ۱۸۶۱ء	۶۵	کے ہوا
۱۰۵	مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۲۵ء ۱۸۶۱ء)	۵۰	کیلے ہوئے جہان دن میں چند روزہ تعمیرات
۱۱۲	دفعہ ۹۹ نمبر ۱۰۵ د ۱۸۶۱ء	۸	مجموعہ کیا جانا بطور وجہ بریت جرم سے
۱۱۲	مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۲۵ء ۱۸۶۱ء)	۴۷	محکمہ کا اختیار لوگوں کو عموماً برادری
۱۱۲	دفعہ ۳۰۲	۱۰۱	کو گمانا دینے سے منع کرنے کا
۱۱۲	محکمہ شنگ ایکٹ (ایکٹ ۱۸۶۱ء)	۱۰۱	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)
۱۱۲	دفعہ ۱۲۲ (۱۸۶۱ء) دفعات ۱۲۲ تا ۱۲۴ متعلق	۴۷	مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء
۱۱۲	ہونا ایکٹ مذکورہ کا ہندوستان کی نسبت	۱۸۶۱ء	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)
۱۱۲	قواعد پیدائش کے	۱	دفعہ ۱۸۶۱ء
۱۱۲	معیار قانون ہواخذہ دائرہ ہونے کی اور	۱۸۶۱ء	مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء
۱۱۲	صور تو نہیں کہ جب تو عقل بیان کیا جا	۱۰۲	دفعہ ۲۹۲
۱۱۲	معنی ان الفاظ کے کہ ایسی بے باطل ہیں لاؤ	۱۸۶۱ء	مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء
۵۶	جو ضروری سمجھے جا دیں	۴۳	دفعہ ۴۰۲
۱	مندرون میں پوجا کرنے اور دیگر رسوم ہندی	۱۸۶۱ء	مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء
۸	کے ادا کرنے کی تحقیقات کی نسبت نزاع	۴۳	دفعہ ۴۰۸
۱۳۳	موجودگی بطور شہادت ارادہ مشترک کے	۱۰۱	مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء
۱۳۳	ناجایز قبضہ غصب کا	۴۹	دفعات ۴۳۵ و ۴۳۹
۱۳۳	نا قابلیت محرم کی نسبت تجویز سے مقدمہ کے	۱۸۶۱ء	مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء
۱۳۳	حسین و سکونانی تعلق ہو	۱۱۲	دفعہ ۴۵۲
۱۳۳	بائیکورٹ میں اسل کی کتاوت سے شخص کا عہدیت	۱۱۲	مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء
۱۳۳	برطانیہ اہل یورپ نہیں ہے اور جس کی نسبت	۸	مجموعہ تعزیرات ایکٹ ۲۵ء ۱۸۶۱ء
۱۳۳	بشمول عہدیت کو عمل میں آئی ہے	۱۱۲	دفعہ ۴۵۲
۱۳۳	ہائی کورٹ کے اختیارات نظر ثانی مقدمات	۸	مجموعہ تعزیرات ایکٹ ۲۵ء ۱۸۶۱ء
۱۳۳	فوجداری میں	۱۱۲	دفعہ ۴۵۲

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۵۶	ایسی تدابیر عمل میں لانا جو ضروری سمجھی جائیں۔ - تعمیر قوانین		ہر مضامین کے پیشینہ پر اختصار و تفسیر کی ضرورت لاکھنا نا بند کرنے کا معنی ان الفاظ کے کہ

فہرست مقدمات فوجداری

۱۱۳	بسم اللہ بجا دس دہس دس	۱۰۳	اپیل عدالت ہائی کورٹ - اختیار سماعت
۱	بسم اللہ شیوا پاپن شد لنگا پا	۱۰۴	اپیل - ایکٹ ۱۱۱ شکستہ ۴ قاعدہ ۴۴
۸۵	بسم اللہ کلا یو یو یو یو یو	۵۱	اختلاف اسے حکام ہائی کورٹ
۶	بقدرہ ہچا پاوشنو لنگوا		اختیار جج کا نسبت کرنے سوالات کے جوری
۳	ملکہ منظرہ بنام راجندر تاموین		سے حسب دفعہ ۳۰۲ بعد ظاہر کے جانے
۵	ملکہ منظرہ قیسر بنام کھنڈ یان پاندو		راسے ہائی جوری کے عام اظہار
۹	ملکہ منظرہ قیسر بنام ابا جی راجندر	۵۱	راسے جوری
۱۳	بنام کھنڈ وولہ پانی	۱۰۴	اختیار سماعت
۲۰	بنام محروجا شکر کاشی نام		اختیار ہائی کورٹ نسبت دست اندازی کرنے
۲۵	بنام ناگالبا	۵۱	کے راسے جوری میں
۳۱	بنام اسی ایم پلیٹر	۳۱۵	اثر حقیقت عرفی
۴۹	بنام بابا سوہا	۲۵	انحصال تاجا زنیان ناچانز
۵۱	بنام دادا انا		انتھاق منو سیلی نسبت صادر کرنے حکم
۸۹	بنام فقیر آ پا	۱۱۳	پیش کرنے سند کے
۱۰۴	بنام ساریہ	۵۱	استعواب ہائی کورٹ سے حسب دفعہ ۳۰۲
۱۱۲	بنام بیتا نوین لکھنوی		استعواب میسر سچ سے حسب دفعہ ۳۲۹
۱۱۶	بنام شیر پار دیشیرانی	۵۱	فران شاہی ۱۶۵ نمبر ۳۶
۱۱۹	بنام نیرنگ لکھنوی	۱۱۲	امیران - تجویز باغات امیران
۱۲۰	بنام شیورام	۸۹	اشتہال الزامات
۲۰	بنام قراچی بیگم	۱۱۲	آمان تجویز باغات امیران
			آجیال ساتھی لڑکان کا جلی تجویز کیا با ب
		۵	جرم کے عمل میں آئی ہو
		۱۳	آخر قتل عمدہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۰	جمل - شہادت	۱۰۴	ایکٹ ۱۱ - قاعدہ ۳۴
۳۱	حکم برائت - ہائی کورٹ کا اختیار کرنے	۱۰۴	ایکٹ ۱۱ - قاعدہ ۳۴
۳۰	نظر ثانی ایسے حکم کا	۱۱۶	ایکٹ پولیس (۸۴) - قاعدہ ۳۴
۵۱	خاص اظہارِ رائے جوری - عام اظہارِ رائے	۵۰	ایکٹ شہادت (۱۱) - قاعدہ ۳۰
۱۱۶	جوری	۱۰۴	ایکٹ بریٹشلیٹ ضلع بریلی (ایکٹ بریلی) - قاعدہ ۳۴
۵۰	درخواست واسطہ ضمانت پر ہلکے جانے	۱۱۶	ایکٹ متعلقہ ضلع مندرجہ فہرست (۸۴) - قاعدہ ۳۴
۸۵	تجدیدی کے شکل و درخواست	۱۰۴	ایکٹ آبکاری (بریلی) - قاعدہ ۳۴
۱۱۶	درخواست جبین بیانات ازاد حقیقت عرفی	۳۰	تجویز باعانت جوری - اختیارِ جج کا نسبت کرنے سوالات کے جوری سے حسب دفعہ ۳۰۲
۸۵	نسبت مجسٹریٹ تجویز کنندہ و دیگر	۵۱	امالی جوری کے - عام اظہارِ رائے
۱۱۶	عمدہ داران سرکاری کے مندرجہ کے	۱۱۶	جوری - خاص اظہارِ رائے جوری
۳۰	دکانات چار و سوڈا وارٹر - قبضہ لینس	۱۱۶	تجویز باعانت اسپیران - آغاز تجویز باعانت
۱۱۶	دفعہ داری طرح کنندہ و مالک اخبار کی - شہر کرنا مضمون باعث ازاد حقیقت عرفی	۱۱۶	اسپیران
۳۰	کا اخبار میں	۸۹	تجویز یکشامل - فرد قرار واد جرم
۱۱۶	زین نامائز - تحصیل ناہائز عمرہ نیست	۱۱۶	قبضہ - دکانات چار و سوڈا وارٹر لینس
۳۰	بددیانتی کی	۱۱۶	جائداد منقولہ - منشی - سرقہ
۱۱۶	سرقہ - منشی - جائداد منقولہ	۱۱۶	جرائم چھکا انکاب مختلف بلزمان نے نسبت مختلف اشخاص کے مختلف اوقات
۱۱۶	سند موجب ایکٹ پائش شہر (ایکٹ بریلی) - قاعدہ ۳۴	۸۹	پر کیا
۱۱۶	شکل و درخواست		
۸۵	شہادت		
۵۱	ضابطہ		
۵۱	عام اظہارِ رائے جوری		
۸۹	حکم رائے		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء)		فرد قرار داد جرم حسب دفعہ ۴۵۵ کس طرح
۲۵	دفعہ ۳۴۸	۹	مرتب ہونی چاہئے
	مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء)	۸۹	فرد قرار داد جرم
۲۹	دفعہ ۴۱۱		قبضہ میں رکھنا ایسے کاغذات کا بیڑنا
	مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء)	۹	باعلامات تلبیس ہون
۹	دفعہ ۴۴۵	۱۳	قتل عمد
	مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء)		قواعد مرتبہ حسب دفعہ ۳- ایکٹ ۱۸۶۱ء
۳۱	دفعہ ۴۹۹ مستثنیٰ ۹	۱۰۴	قاعده ۴۴۵
	مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء)		کسی مال کے لئے جانے میں جو کسی ہکاری
۲۰	دفعہ ۵۰۰		ملازم کے اختیار سے لیا جاتا نام ہو
	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)		کرنا۔ مال کے بعلت ابراہیم گری فرق
۹	دفعہ ۱۳۵	۱۱۹	کرنے میں عند کرنا
	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)	۱۱۶	لینس
۸۹	دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹	۳۹	مال مسروقہ کو اپنے پاس رکھنا
	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)		مال کے بعلت ابراہیم گری فرق کرنے
۱۱۲	دفعات ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱	۱۱۹	میں عذر کرنا
	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)	۱۲۰	مٹی۔ سوتہ۔ جائیداد منقولہ
۵۱	دفعات ۳۰۳ و ۳۰۴		مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء)
	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)		دفعہ ۴۲
۱	دفعات ۳۶۶ و ۳۶۷		مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء)
	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)	۱۱۹	دفعہ ۱۸۳
۵۱	دفعہ ۴۲۹	۱۳	مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء)
	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء)		مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء)
۳۰	دفعہ ۴۳۹	۱۴۰	دفعہ ۳۴۸

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۵۰	۱۰ - ہدایت غلط	۱۰	مشہر کرنا۔ از الہییت عرفی
۱۶۰	۱۰ - ہدایت جوری کو	۱۰	مشہر کرنا مضمون باعث از الہییت
	ہائی کورٹ کے اختیار کو گرائی۔ ہدایت		عرفی کا اختیار میں۔ ذرہ داری طبع
	۱۰ - حکم پر ادا ت۔ ہائی کورٹ کا اختیار	۱۰	کٹندہ و مالک اختیار کی
۱۷۰	کرنے نظر ثانی ایسے حکم کا۔ عہدہ آمد		مضامین تجویز۔ وجوہ تجویز کا ضروری
۱۸۰	۱ - وجوہ تجویز کا ضروری ہونا	۱	ہونا
	۱۰ - وہ وقت جب مجسٹریٹ کو تجویز کرنی چاہیے	۳	ملا زمانہ لینسدار قابل سزا نہیں . . .
۱۹۰	۱۰ - کہ کون شخص قابض ہے		قیمت بددلتی کی۔ استعمال نامائز۔
	تمام شد	۱۵۰	قانون نامائز سرحد

صفحہ	مضامین	صفحہ	فہرست مقدمات فوجداری
۱	اجرا میں جرم مرکب ہوتا ہے۔ . . .	۹۲	بیمالہ سری ناما مزاج
	اختیار دست اندازی ہائی کوٹ جبکہ مقدار	۱۴	بیمالہ گلاب داس بہائی داس . . .
۵۳	خدا کی بہت زیادہ ہو	۱	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام ایچی رام چندر
	اختیار قمری مجسٹریٹ کا مناسب طور پر عمل	۹	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام انوار اسے
۵۴	ہونا چاہئے۔ . . .	۱۵	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام جیس انگل
	اختیار مجسٹریٹ بابت دست اندازی کوٹ	۲۴	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام گوہند
	مقدمات نقص معاہدہ فیسی اور دیدہ	۳۹	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام دگادو
۵۰	وہ استہین	۴۱	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام شیو
۱۵	اختیار سماعت	۵۰	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام رجب
	ارکاب جرم متناہب باشندہ ایک غیر جرم	۵۴	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام راما
	حد و برائش انڈیا۔ اختیار سماعت	۵۶	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام وجے رام
	عدالت کے واقعہ برائش انڈیا بابت	۶۵	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام عند الرحمن
	ایسے جرم کے۔ . . .	۹۵	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام پٹیا
	استحقاق زود بہ نسبت نان و نفقہ	۸۱	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام موتا پوتا
۱۶	مال و نفقہ دینے پر راضی ہونا .	۸۹	ملکہ مظفر قیصر ہند بنام گووند
۴۱	اشخاص معسرین کی قابلیت . .		
۵۶	اضافہ کرنا جرم کا		
	التوا کے کارروایات فوجداری ناقصہ	۵۶	پہل بناراضی حکم برائت
۹۲	پہل	۵۶	پہل بناراضی حکم درمیانی
	ایسی جملی دستاویز کا پاس رکھنا مجسٹریٹ	۹۲	اجازت
۱	نشان کئے ہوئے کے جمل . . .		اجازت استغاثہ فوجداری بابت دروغ طلفی
	ایک نابالغ کو مندر کی خدمات کے لئے		جسٹساری کہ منکا ارکاب ایک نالاش
	دیدنا ساتھ اس علم کے کہ احتمال ہے	۹۲	دیوانی میں کیا گیا

فہرست مضامین دلیف وار

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۸۱	شہادت ایسے گواہ کی جسکو پولیس نے نام لیا	۹۵	کہ وہ اغراض خلاف تہذیب کے لئے
۱۵	طور سے معافی دی	۵۰	کام میں لاتی جاگئی
۶۵	ضابطہ	۳۹	ایکٹ ۱۸۵۹ء نمبر ۱۳
۶۳	ضرر شدید - ناکافی حکم سزا	۵۴	ایکٹ متضمن جواز سے تازیانہ ڈھیر ۱۸۵۹ء
۶۳	ضمانت نیک طنی	۸۱	دفعہ ۱۲
۱۵	عذر روبرو مجسٹریٹ کے کیا گیا - بعدہ عدالت سشن میں جسٹ فوجہ ۵۳۲	۲۱	ایکٹ شہادت ۱۸۵۹ء دفعات ۱۵۱۱۲
۱۵	مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کیا گیا	۸۱	مجرم ہند (۱۸۵۹ء) دفعہ ۱۱
۱۵	عمل درآمد	۲۱	ایکٹ طلع و خبر (۱۸۵۹ء) دفعہ ۱۳
۵۴	فرد قرار داد جرم	۸۹	ایکٹ آبکاری و ایکٹ بیسی ۱۸۵۹ء
۵۴	قابل ادخال ہونا شہادت کا	۲۶	دفعہ ۵۴ متضمن (ج) نہ رکنا کم سے
۸۱	قابل پذیرائی ہونا	۱۵	مقدار شراب کا سب سرگٹائیس
۱۵	قیدی پر ایسے دو جرم لگائے گئے جنہیں سے ایک کا ارتکاب علاقہ اختیار سماعت سے باہر ہوا	۲۶	کے حساب ایکٹ مذکور کوئی جرم نہیں ہے
۲۱	گواہان	۱۵	ایکٹاے قمار بازی (ایکٹ بیسی نمبر ۱۸۵۹ء)
۲۱	متروکی طلع یا اقرار صالح کی	۲۶	ایکٹ نمبر (۱۸۵۹ء) دفعہ ۱۲
۹	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۵۲ء)	۱۵	بیمہ جرمی
۹	دفعہ ۱۸۸	۵۴	تبدیل کرنا فرد قرار داد جرم کا
۹۳	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۵۹ء)	۹۴	دستور
۹۳	دفعہ ۱۱۸	۱۵	سپردگی
۹۲	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۵۲ء)	۳۹	سزائے تازیانہ
۹۲	دفعہ ۱۹۵	۲۶	سزائے تازیانہ سبھائے جہانہ یا دیگر سزا
۸۱	مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۵۲ء)	۲۶	سب مجموعہ تغیرات ہند ایکٹ
		۲۶	۱۸۵۹ء
		۲۶	سکے - القمار بازی - معنی الفاظ مذکور
		۸۱	شہادت - ۵۴، ۳۱

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	معنی ملزم کے دفعہ ۲۴۲ مجموعہ ضابطہ	۵	دفعہ ۲۵۰ - . . .
۸۱	فوجداری دایکٹ ۱۸۸۵ء میں		مجموعہ ضابطہ فوجداری دایکٹ ۱۸۸۵ء
۷۵	ناکافی حکم سزا - ضرر شدید - . . .	۵۶	دفعہ ۲۹۹ - . . .
	نان نفقہ زوجه استحقاق زوجیت		مجموعہ ضابطہ فوجداری دایکٹ ۱۸۸۵ء
۱۷	نان و نفقہ علیحدہ کے - . . .	۵۶	دفعہ ۳۱۷ - . . .
۱۷	نان و نفقہ دینے پر راضی ہونا - . . .		مجموعہ ضابطہ فوجداری دایکٹ ۱۸۸۵ء
	نقص مادہ - اختیار مجسٹریٹان	۷۵	دفعہ ۳۳۳ و ۳۳۹ - . . .
	دست اندازی کر نیکی - قدمات نفقہ		مجموعہ ضابطہ فوجداری دایکٹ ۱۸۸۵ء
۵۰	معاہدہ فریبی اور دیدہ و دانستہ میں	۱۷	دفعہ ۳۸۸ - امور قابل تجویر دست و فوجداری
۵۶	نہونا ثبوت کا - . . .		مجموعہ ضابطہ فوجداری دایکٹ ۱۸۸۵ء
۱	ہدایت اہل جوری کو - . . .	۱۵	دفعات ۵۳۱ و ۵۳۲ - . . .
۱	ہدایت غلط - . . .		مجموعہ تغیرات ہند دایکٹ ۱۸۸۵ء
	ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ از کتاب	۷۵	دفعہ ۳۲۶ - . . .
	جرم منہاجت باشندہ ملک غیرہ و اج و		مجموعہ تغیرات ہند دایکٹ ۱۸۸۵ء
	برٹش انڈیا - اختیار سماعت عدالت	۹۵	دفعہ ۳۷۲ - . . .
	واقعہ برٹش انڈیا نسبت تجویز ایسے		مجموعہ تغیرات ہند دایکٹ ۱۸۸۵ء
۹	جرم کے - . . .	۱	دفعات ۴۷۲ و ۴۷۳ - . . .
	ہائیکورٹ کے اختیارات تصدیق نظر ثانی و اسط	۵۶	معنی الفاظ دفعہ ۲۸۹ - . . .
	صادر کرناس حکم کے کہ جس شخص پر جرم		معنی عبارت پیشگی دینا روپیہ کا بابت
	ثبات قرار پاکر اسکی ملکیت حکم سے صادر	۵۰	کام کے - . . .
۷۵	کیا گیا ہے اسے تجویز کے سپرد کیا جا		

۱۲۸۴ھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
شیخ فخر الدین

اختیار سماعت - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ - ۱۲۸۴ھ) دفعہ ۴۸۸ - معنی الفاظ مجسٹریٹ ضلع کے - استغاثہ منجانب زوجہ بمقابلہ اپنے شوہر بابت نان و نفقہ کے -

ایک استغاثہ سب دفعہ ۴۸۸ - مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ - ۱۲۸۴ھ) داخل اختیار سماعت اور مجسٹریٹ کے ہے جو استغاثہ مذکور کے لئے کا مجاز ہو اور جسکے اختیار سماعت کی حدود جنسی کے اندر شوہر یا پڑتیا کی استغاثہ مذکور فی الواقع سکونت رکھتا ہو -

الفاظ مجسٹریٹ ضلع یا مجسٹریٹ پریزیڈنسی یا مجسٹریٹ حصہ ضلع یا مجسٹریٹ درجہ اول متوقعہ دفعہ ۴۸۸ سے مراد اس خاص ضلع کے مجسٹریٹ سب سے جہین وہ شخص جسکے مقابلہ میں استغاثہ مذکور کیا جاسے رہتا ہو -

سائل کی زوجہ حسین بی نے بمقابلہ نامبروہ کے ایک استغاثہ واسطے نان و نفقہ کے ریزرو مجسٹریٹ درجہ اول مقام کرملا واقع ضلع شولالپور کے داخل کیا ایک سمن سائل پر جاری ہوا کہ استغاثہ کی جوابدہی بقام کر لاکر سے سمن پانے پر سائل نے ایک درخواست بتاریخ ۸ جولائی ۱۲۸۴ھ بعدالت العالیہ ہائیکورٹ بدین استدعا گزرائی کہ استغاثہ کی نسبت بعدالت پریزیڈنسی مجسٹریٹ مقام بھٹی کے منتقل ہونے کا حکم صادر کیا جاوے -

اپنے بیان جلفی میں سائل نے منجملہ دیگر امور کے یہ بیان کیا کہ نامبروہ نے اپنی زوجہ یعنی مستغاثہ کے ساتھ ۱۲۸۴ھ میں شادی کی اور اس کے ساتھ ۱۲۸۴ھ تک بخوشی دھرمی رہا اور اسکی زوجہ کو برضامندی سائل کے زوجہ مذکور کا پدر کر لاکو لے گیا اور اسی وقت پر پدر مذکور نے بعد دو ماہ کے زوجہ کو واپس بھیج دینے کا وعدہ کیا تھا بعد انقضائے دو ماہ کے نامبروہ نے دومرتبہ اس کے باپ کو اس کے واپس بھیجنے کے لئے لکھا مگر شخص آخر الذکر نے ایسا کرنے سے انکار کیا اور جواب میں یہ لکھا کہ سائل کے پاس وہ ہرگز واپس نہ آئے گی اور اگر سائل چاہے تو دوسری زوجہ کر لے وے اور اس نے دسمبر ۱۲۸۴ھ میں دوسری زوجہ کر لی بتاریخ ۳۱ مئی ۱۲۸۴ھ اس نے اپنی زوجہ کے پدر کے پاس سے ایک چھپی پانی جہین اس کو لکھا تھا کہ اگر وہ اپنی زوجہ کو واپس چاہے تو اوپر سے معقول طور پر سلوک کرنے کی ضمانت دیوے اور کل اخراجات جو بغرض اس کے خورد و پیش بایام اس کے اپنے باپ کے یہاں رہنے کے پھر سے ہن ادا کرے اور بغرض سائل کی رنج و دہی کے ایک استغاثہ بمقابلہ نامبروہ کے اسکی زوجہ نے ترغیب پدر اپنے کے

۱۵۵۲
امدادی درخواست
شیخ فخر الدین

داخل کیا اوس نے بیان کیا کہ اگر کارروائیات کا کرلایا میں جاری رہنا روا کر کہا جائیگا تو نامبرو وہ اپنے گواہان کی شہادت سے جو بی بی میں رہتے ہیں محروم ہو جائیگا اور قریب عرصہ دس سال سے وہ بی بی میں رہتا ہے اوس نے یہ گزارش کی کہ عدالت واقع کر لاکو استغاثہ تجویز کرنے کا اختیار نہیں ہے اور مقدمہ کی نسبت بعد الت پرٹینسی مجسٹریٹ بی بی منتقل کئے جانے کا حکم صادر ہونا چاہئے۔

بتاریخ ۱۰ جولائی ۱۹۸۷ء ایک حکم نامہ مستغیث بدین ہدایت صادر ہوا کہ وہ بات کی وجہ ظاہر کرے کہ استغاثہ کیوں بی بی کو منتقل نہ کیا جاوے۔
ٹانک شاہ جہانگیر شاہ نے وجہ ظاہر کی۔

آنریبل دی این منڈلیک منجانب سرکار۔ مجسٹریٹ مقام کرلایا مجسٹریٹ درجہ اول ہونے کے مقدمہ کی تجویز کرنے کا اختیار رکھتا ہے مقدمہ بمقام کرلایا یعنی اوس جگہ جہاں کہ مستغیث سکونت رکھتی ہے تجویز ہونا چاہئے نہ کہ اوس جگہ جہاں شوہر سکونت رکھتا ہے۔ معاملہ درخواست ڈبلیو بی ٹاؤ (۱) ملاحظہ طلب۔

شام رائو ٹانک ریٹی منجانب سایل۔ مجسٹریٹ کرلایا کو استغاثہ مذکور کے لینے کا اختیار حاصل نہیں ہے استغاثہ بمقام بی بی جہان کہ سایل رہتا ہے داخل ہونا چاہئے زوجہ یا بچہ کی پرورش سے تغافل کرنا ہو جب مجموعہ کے ایک جرم ہے اور ہو جب دفعہ ۷۷-۱ کے وہ اوس جگہ قابل تجویز ہے جہاں کہ جرم مذکور کا ارتکاب کیا جائے۔

فرض منجانب شوہر بمقام بی بی واقع ہوا۔
شوہر یا پدر کے لئے یہ ایک سختی ہوگی کہ کسی جگہ جہاں زوجہ اپنا استغاثہ بمقابلہ اسکے رجوع کرنا چاہے جانے پر مجبور کیا جاوے۔

ویسٹ صاحب جسٹس۔ یہ ایک درخواست بغرض اشتعال ایک استغاثہ از عدالت مجسٹریٹ درجہ اول مقام کرلایا واقع ضلع شولا پور بیجا پور بعد الت کے از پریڈیسی مجسٹریٹ کے ہے جسکو زوجہ سایل نے بمقابلہ نامبرو کے بابت نان و نفقہ حسب دفعہ ۷۷-۱۸ مجموعہ ضابطہ نو جداری دائر کیا تھا۔

بیان حلفی مدخل سایل سے واضح ہوتا ہے کہ نامبرو بی بی کا باشندہ ہے۔

شیخ فخر الدین
بہار الدین

اور وہاں زیادہ سو سال اپنی زوجہ یعنی فریق مخالف کے ساتھ رہا مگر وہ نے اسکو اپنے والدین کے یہاں بقیام کر ملا لیا ۱۱۰ میں جانیکی اجازت دی اور اسوقت وہ بھی کو واپس نہیں آئی ہے۔

اس عدالت سے فریق مخالف (یعنی زوجہ) کے نام ایک حکمرانی سائی بدین ہا عطا کیا گیا تھا کہ وہ وجہ ظاہر کرے کہ کارروائیات مقدمہ جو درجہ ٹریٹ درجہ اول مقام کر ملا عمل میں آئیں وجہ بلا اختیار عمل میں آنے کے کیوں نسخہ نہ کیجائیں اور اگر اختیار سماعت کا ہونا تجویز کیا جائے تو تحقیقات عدالت پر لیٹنسی مجسٹریٹ بقیام رہتی کیوں منتقل نہ کیا جائے حکم مذکور کی نسبت وکلاء فریقین اور وکیل سرکار نے جسکو اطلا غنامہ دیا گیا تھا بھراحت تمام بحث کی ہے۔

بحث اچھو جو ہکو تجویز کرنی ہے یہ ہے کہ آیا مجسٹریٹ درجہ اول مقام کر ملا کو اس استغاثہ کی سماعت کرنیکا اختیار جو مشارالیکہ کے یہاں حسین دی نے بمقابلہ اپنے شوہر شیخ فخر الدین ایک باشندہ شہر بہمنی کے کیا ہے حاصل ہے یا نہیں۔

آنکھستائیں ذمہ داری والدین یا بچوں کی نسبت پرورش کرنے اپنے بچوں یا والدین کے ملکہ المیرہ کے عہد سے از روئے قانون منظور کی گئی ہے آئیٹیوٹ سٹیکہ جلوس ایڈز تہہ باب ۲ دفعہ ۷۔ میں یہ حکم ہے کہ ہر غریب و ید ہے و اند ہے و لنگرے و کمزور شخص ناقابل محنت کے باپ و دادا و بچان کو جو کافی استطاعت کہتے ہوں لازم ہے کہ اپنے ہی اخراجات سے ہر ایسے غریب شخص کی اس طریقہ سے اور موافق اس شرح کے دستگیری اور پرورش کریں جیسا کہ جٹسان آف پیس اس حصہ ملک کے جان کہ ایسے کافی اشخاص یا اونین یہ اکثر سکوت رکھتے ہوں اپنے عام سہ ماہی سٹن میں شخص کریں اور در صورت عدم تمیل کے اونین سے ہر ایک کو بیس شلنگ بابت ہر ماہ کے جیمین و سے قاصر رہیں جرمانہ کے طور پر دینا ہوگا لہذا معلوم ہوتا کہ از روئے آئیٹیوٹ مذکور کے باپ و دادا وغیرہ کو مذکور ہے کہ ایسے رشتہ داران کی جو خود اپنی مدد نہ کر سکتے ہوں دستگیری و پرورش کریں اور در صورت قصور کے فرنس مذکور کو جٹسان جسکو شخص یا بندہ اختیار شخص المقام حاصل ہونا فدا کر سکتے تھے۔

۳۳۵
معارف و احکام
شیخ فخر الدین

بعدہ کہتے ہی اسٹیٹیوٹ بابت اسی مضمون کے صادر ہونے اسٹیٹیوٹ ۱۹۵۹ء جلوس جارج سوم نمبر ۱۲ دفعہ ۲۶ کی رو سے جسٹس آف دی پیس کو چھوٹے سشن بین ہنسٹ والدین وغیرہ بجانب غریب رشتہ داران یا اشخاص کے اوسی داد رسی کا حکم صادر کرنے کا اختیار دیا گیا جیسا کہ جسٹس مان کو اپنے عام سماہی دورہ میں بموجب اسٹیٹیوٹ معطلہ دورہ ایگزٹہ کے صادر کرنے کا اختیار دیا گیا تھا اور اصل رسالت جسٹس مان کا چھوٹے مقدمات دورہ میں ایک شخص ترقیہ راضی کے اندر جو مثل رہا ان کے ضلع کے ہے محدود کیا گیا تھا۔

پہلا اسٹیٹیوٹ ۱۹۵۹ء جلوس ولیم چارم باب ۶۷ صادر ہونے جسکی دفعہ ۷ میں یہ حکم تھا کہ رقوم جو رشتہ داران اشخاص غریب سے بموجب اسٹیٹیوٹ عہدہ ایگزٹہ کے واجب الادا ہوں وہ بقابلہ شخص کے جسپر وہ شخص یا لگائی گئی ہوں جسٹس آف دی پیس او سطر و وصول کر سکتے ہیں جیسے کہ دائرہ اوقات او سطر بموجب احکام اسٹیٹیوٹ مجریہ ولیم کے قابل وصول ہیں مقدمہ رکیس بنام ریو (۱) یہ تجویز ہوئی تھی کہ حکم واسطے داد رسی کے اول حصہ ملک جسٹس کو صادر کرنا چاہئے جہاں کہ وہ شخص جو اپنے رشتہ دار یا غریب شخص کو پرورش کرنے کا ذمہ دار ہے رہتا ہو اور اگر ایک چھبکی پرورش مطلوب ہے مل سیکس کی کوئی بین رہتا ہو اور وہاں کے علامہ میں پرورش پاتا ہو اور وہ شخص جو اسکو پرورش کرنے کا پابند ہے سفاک کی کوئی بین سکوت رکھتا ہو تو صرف جسٹس کوئی آخر الذکر کے حکم وری صادر کر سکتے ہیں۔

از روئے اسٹیٹیوٹ ۱۹۵۹ء جلوس جسٹس اول باب ۴۴ دفعہ ۷ کے ایک چارہ کا یہ مقابلہ بالا راہ چھوڑ دینے اطفال کے منجانب ان کے والدین کے چھٹ کر سکتے ہوں اور اس ذریعہ سے اپنے عیال و اطفال کی پرورش کر سکتے ہوں جہاں کیا گیا اور جسٹس مان اس حصہ ملک کو جیس وے سکوت رکھتے ہوں یہاں اختیار دیا گیا کہ اشخاص نفاصل شمار دن کو مثل اشد غمازون اور بد معاشوں کے تصور کریں اور ان کے ساتھ عمل مثل اشخاص مذکور کے موافق قانون کریں از روئے گلبرٹ صاحب ایکٹ (اسٹیٹیوٹ ۱۹۵۹ء جلوس جارج سوم باب ۲۴ دفعہ ۱۳) کے احکام بنوٹس راغوزی اشخاص کا بل کے جو اپنے عیال و اطفال کی خبر گیری سے نفاصل کریں صادر ہونے لیکن اوپر استغاثہ کرنے کا اختیار ان مختلف لستیوں اور رشتہ داران اور مقامات کے محافظان غریب کو دیا گیا جہاں کہ مجرم یا نفاصل کرنے والے سکوت رکھتے تھے

۱۲
بیمار اور راست
شیخ نور الدین

اور ایک تجویز کرنے کے وقت جسٹس ججائے جو مقامات مذکور پر اختیار مختص القام رہتے ہوں۔
اسی قسم کے مضامین کی نسبت از روئے اسٹیوٹ سٹج جلیوس نمبر ۳۰۰ باب ۳۵۱ کے صادر کئے گئے
بہ لحاظ اس بحث کے کہ اختیار مختص القام کی تجویز از روئے سکونت زوجہ ایک ایسے مقام
کے ہوتی ہے جہاں کہ وہ برضا مندی اپنے شوہر کے گئی یہ قابل تذکرہ ہے کہ ایک مقدمہ
(ریکس بنام فلٹن (۱) میں جو اسٹیوٹ مذکور کی تعبیر منحصر تھابلی صاحب جسٹس نے یہاں
ظاہر کی یہ مقدمہ بہت صاف ہے از روئے اس اسٹیوٹ کے اگر کوئی شخص اپنے عیال ان علاقوں
میں سے کسی کو جنکو کہ وہ قانوناً پرورش کرنے کا ذمہ دار ہے پرورش کرنے سے انکار کرے تو وہ
حسب قانون فوجداری مستلزم سزا ہے ذمہ داری مذکور ثابت ہونی چاہئے اور وہ سخت
ایک ایسی زوجہ کے ثابت نہیں ہوتی جس نے اپنے شوہر کو چور کرنا کاری اختیار کی ہو۔
لارڈ کیمل صاحب نے بروقت صادر کرنے تجویز ایک مقدمہ میں (فلنگین بنام ویرلن
آف لیسٹ ویرتہ (۲) جو حسب اسٹیوٹ سلسلہ ۱۲ جلیوس وکٹوریا باب ۳۵۳- استصواباً
مرسل کیا گیا تھا حسب ذیل رائے ظاہر کی۔ ”اب بحث روبرو ہمارے یہ ہے کہ آیا از روئے
واقعات کے جس طور پر کہ بیان کئے گئے ہیں شوہر جس نے اپنی زوجہ کے لئے وجہ معاش
مقرر کرنے کا اقرار کیا ہے اور اقرار مذکور سے انکار کیا ہے اور ساتھ ہی اسکے اوسے درخواست
کی ہے کہ اگر اوس کے ساتھ رہے کہ اس سے وہ انکار کرتی ہے مجرم جرم زوجہ مذکور کی پرورش کرنے سے
بالا راہہ انکار کیے کا ہے یا نہیں میری رائے میں اوس نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا ہے۔
قوانین شرعہ و دکر نے اختیار سماعت جسٹس انڈیا ایک خاص قبضہ قضی کے ساتھ
جس قدر کہ اون اشخاص سے جنہوے احکام واسطے نان و نفقہ کے صادر کر سکتے ہیں ایک
ترجم قانون غریب ص ۱۷۷ جلیوس وکٹوریا باب ۱۰۱ کے مقابلہ کیا جاسکتا ہے جسکی روئے ایک غیر
صحیح التکب کی مادی کو اختیار دیا گیا ہے کہ واسطے صدور سمن بنام پیرجازی ایک بچہ کے
اس بنا پر درخواست کرے کہ نامبروہ نے بچہ کو پرورش کرنے سے تغافل یا انکار کیا اور
اختیار مذکورہ اوس حصہ ملک میں جہیں وہ سکونت کرتی ہے بلحاظ اوس علاقہ کے
جہیں نامبروہ رہتا ہو عمل میں لاسکتی ہے مقدمہ ملکہ مظلمہ بنام ماسن (۳) اس

(۱) رپورٹ بریٹول وایلد رسن صاحبان جلد ۲ صفحہ ۲۷۷۔

(۲) لاجرٹل مقدمہ جسٹس ججائے جلد ۱۲ صفحہ ۳۵۱ مقابلہ کو مقدمہ ماسن نام سلا پند جلا رپورٹ کوئیس پنج جلد ۵ صفحہ ۱۔

(۳) لارڈ کونٹ کوئیس پنج جلد ۱۲ صفحہ ۲۹۳۔

نظام فوجداری

جلد ۹

ماملہ در خواست
شیخ فواد الدین

ماملہ میں مفید ہے مگر یہ قابل ذکر ہے کہ اختیار از روئے قانون مادہ کو جو وہ خاص بطور ایک صورت خاص کے دیا گیا تھا حالانکہ اختیار جٹسان کا دیگر اسی طرح کے معاملات میں بر لحاظ مقامات سکونت اور اشخاص کے جنگے مقابلہ میں کسی حکم سخت کی استدعا کی جائے بالکل مختص المقام ہے۔

حالت قانون مروجہ انگلستان جسکا تحریرات بالا میں حوالہ دیا گیا واضعاً قانون ملک ہند کو بوقت صدور مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ضرور معلوم ہوگی دفعہ ۱۲- مجموعہ مذکور پر لحاظ کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اختیار راضی مجسٹریٹان ماتحت کا جیسین مجسٹریٹان درجہ اول داخل ہیں بنسبت مجسٹریٹ ضلع کے کہ جسکا اختیار راضی اوس رقبہ سے جسکو ایک ضلع کہتے ہیں باہر نہیں پہنچتا اگر ترویج قسم کا ہے اور پھر اوس صورت کے کہ کوئی صریح قانون خلاف اسے ہو یہ کافی طور پر صاف معلوم ہوتا ہے کہ واضعاً قانون کا پیشہ ساز یہ تھا کہ کوئی مجسٹریٹ بیرون حدود اوس رقبہ سے جو ضلع کہلاتا ہے جیسین کہ لوکل گورنمنٹ نے مشارالہ کو مقرر کیا ہے اختیار عمل میں لاوے بعدہ مجموعہ اس باب کے جیسین ذکر اختیار سماعت عدالتہائے فوجداری کا بالعموم ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۱۷ میں ایک اصول اصلی بدین مضمون قرار پایا ہے کہ اختیار ایک عدالت کا انفرض سماعت تحقیقات و تجویز کسی جرم کے جیسی کہ اوسکی تعریف از روئے دفعہ ۱۸ مجموعہ مذکور کے ہوئی ہے اوس مقام کی رو سے تجویز کیا جاتا ہے کہ جہاں جرم مذکور کا ارتکاب ہوا ہو۔ یہ بحث کی گئی ہے کہ فرض سے شوہر کا انحراف کرنا بلکہ عدول کرنا حکم مصدورہ مجسٹریٹ مجاز مشورہ اسے نان و نفقہ اوسکی زوجہ کے بھی داخل جرم نہیں ہے مگر از روئے لائق آئین ہا کے جسکا میں نے حوالہ دیا ہے ایک حکم مصدورہ جٹسان کی جو واسطے ادا کرنے نان و نفقہ بموجب آئین ہا ہے مذکور کے ہو خلاف و زری کرنا ایک جرم ہے۔

عورت کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ سکونت رکھے اور یہ اسکا انتحقاق لازمی ہے کہ اوسکے مکان میں اوس سے نان و نفقہ پائے جرم جیسی کہ اوسکی تعریف مجموعہ مذکور میں ہوئی ہے ہر ایسا فعل یا ترک فعل ہے جو کسی قانون نافذ الوقت کی رو سے قابل منظر قرار پایا ہو اور بدینہ شوہر کے اوس فرض کا انحراف ہو مجسٹریٹ کے حکم کی رو سے قرار دیا گیا ہو یا حکم مذکور سے عدول کرنا ایک جرم کہا جاسکتا ہے کیونکہ اوسکے ساتھ تاوا

۱۵۸۴ء
بمقام درخواست
شیخ فخر الدین

لگا ہوتا ہے لہذا اول حکم نامہ کی استدعا شعرا سے ہدایت کے کہ شوہر اپنی زوجہ کو نان نفقہ دے
اوس ضلع میں ہونی چاہئے جس میں کہ وہ ذمہ داری جسکے انحراف سے بعد صد و چھ مجسٹریٹ
مجاز کے جرم پیدا ہوتا ہے قانوناً پوری ہونی چاہئے یعنی اوس ضلع میں جس میں شوہر سکونت
رکھتا ہے۔

عبارت دفعہ ۴۸۸۔ سے یہی جسکے بموجب مجسٹریٹ کرلا کا اختیار سماعت فرض کر لینا معلوم ہوتا ہے
جبکہ اوپر مذکور کیا جائے تو تائید اس رائے کی ہوتی ہے الفاظ مجسٹریٹ ضلع سے مراد کسی دوسرے
مجسٹریٹ ضلع سے سوائے مجسٹریٹ اوس خاص ضلع کے نہیں ہو سکتی جس میں وہ شخص جسکے مقابلہ میں
استغاثہ ہوا ہے سکونت رکھتا ہو چونکہ الفاظ مذکور کا یہ مطلب ہے لہذا اوسکے معنی کی بصورت دیگر
الفاظ ذیل کے یعنی "پریسڈنسی مجسٹریٹ و مجسٹریٹ حصہ ضلع و مجسٹریٹ درجہ اول" کے دست ہونی لازم
وے حالات جنگا شوہر کے لئے بموجب استغاثہ اپنی زوجہ کے ثابت کرنا ضرور ہونا ضروری ہے کہ
سکونت پر نسبت اوسکی زوجہ کی جائے سکونت کے زیادہ تر معلوم ہوتے ہیں اور نامبردہ کی جائے
سکونت سے ایک مقام انصافہ صدر بامیل پر یہ وہ اپنے ثبوت کے جائے کی سخت تکلیف ایک قوی
وجہ اس بات کی ہے کہ اختیار سماعت ایسے استغاثہ کا اوس مجسٹریٹ پر جو اختیار فیضی اوس جگہ
جہاں شوہر رہتا ہے رکھتے ہوں کیوں محدود کیا جائے۔

حالات مذکورہ بالا سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ مقدمات نان و نفقہ میں اختیار سماعت
صرف اوس ضلع میں عمل میں آنا چاہئے جس میں وہ شخص جس پر کوئی حکم قلمی ہو گا روایات میں جہاں رہو
اثر کریگا بروقت استغاثہ کئے جانے کے سکونت رکھتا ہو اگر کوئی دوسری تعبیر قانون مذکور کی
ہوگی تو منشا سے واضعاً قانون کا زائل ہو جائیگا۔

مقدمہ الہ آباد (بمقام درخواست ڈبلیو بی ٹاڈ (۱) محولہ کیل سرکار بموجب دفعہ ۵۳۷
ایکٹ ۱۸۵۸ء کے ہوا تھا رپورٹ سے یہ واضح نہیں ہوتا کہ خیالات مذکورہ بالا درود
ذیل میں جس نے مقدمہ کی تجویز کی پیش ہوئے تھے یا اوس کے ذہن میں موجود تھے خاص
بنائے فیصلہ مذکور کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ معاملہ استغاثہ جو اوس کے درود پیش تھا جرم نہ تھا
مگر ہم ذیل میں جج کے ساتھ اتفاق کرنے پر مایل نہیں ہیں نتائج فایم کرنے اوس کے جو اوس
مقدمہ میں فایم کی گئی استدعا خراب ہوں گے اس طور پر ہم برقرار عورت اپنے شوہر کی زندگی کو

۱۸۸۳ء
ملکہ شری
پریا گوپال

دفعہ ۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۰ء) میں مقرر کیا گیا ہے کہ تمام مجسٹریٹ خواہ کئی درجہ کے ہوں مجسٹریٹ ضلع کے ماتحت ہوں گے۔

مجسٹریٹ ضلع نسبت تمام دیگر مجسٹریٹوں کے بابت ماعلانہ فیروزانہ خداتہ کے احکام کے
درجہ ایک مجسٹریٹ درجہ اول کے حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۰ء - ۱۸۸۱ء) کے
ایسے شخص کو رکھا گیا جو الزام ایسے جرم کا لگایا گیا تھا جو مرتب قابل تجویز عدالت سشن تھا اور
مجسٹریٹ ضلع نے یہ حکم دیا کہ درجہ حسب دفعہ ۲۰۹ - عدالت سشن کے سپوکیا جائے اور وہ
سپرکریا لگایا لیکن عدالت سشن نے مقدمہ حسب دفعہ ۲۱۵ - واسطے صدور احکام ہائیکورٹ
کے ارسال کیا۔

تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ ضلع حسب دفعہ ۲۰۹ - عدالت اختیار نہیں تھا اور سپرکریا
موجب حکم کو ترجیح دی اور حسب دفعہ ۲۱۵ - نسخ نہیں ہو سکتی تھی۔

لفظ ادنیٰ مستعمل مجموعہ سے یہ مراد ہے کہ قانوناً غیر مجاز تجویز یا عمل میں لانے اختیارات
مساوی کا ہوا اور وہ بین امتحانی مفہوم ہوتی ہے لفظ امتحانی کے معنی درجہ میں ادنیٰ ہوتا ہے۔
نوبین کرستو بنام رسک لال (۱) دہلائی قیصر محمد بنام نواب جان (۲) سے اختلاف کیا گیا۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۲۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۰ء - ۱۸۸۱ء) واسطے
صدور احکام ہائی کورٹ کے ایچ جی پارسن صاحب سشن جج تھانہ نے ارسال کیا۔

پریا گوپال الزام جرم نہ پایا گیا اور مجسٹریٹ درجہ اول تمام تھانہ کے درجہ واسطے تجویز
کے پیش ہوا مجسٹریٹ نے الزام کو حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے رکھا گیا مجسٹریٹ ضلع
مقام مذکور کے کاغذات اور کارروائیات مقدمہ طلب کیمن اور حکم دیا کہ عدالت سشن تمام تھانہ
کو سپرکریا جائے۔

سشن جج کو اس امر میں شبہ ہوا کہ آیا سپرکریا جائز ہے یا نہیں پس مقدمہ کو حسب دفعہ ۲۱۵
مجموعہ ضابطہ فوجداری واسطے صدور احکام ہائیکورٹ کے ارسال کیا۔

حاکم و صوف نے استصواب میں جب ذیل لکھا۔

حسب احکام دفعہ ۲۱۵ - مجموعہ ضابطہ فوجداری کے میں سپرکریا پر یا درجہ اول کو واسطے
صدور احکام ہائیکورٹ کے ارسال کرنا چھوٹا واضح ہو گا کہ یہ پابند کو کو ابتداً مجسٹریٹ

ملکہ قیصر ہند
بنام
پریا گوپال

درجہ اول نے رہا کیا اور مجسٹریٹ ضلع نے حسب دفعہ ۴۳۵۔ مسل طلب کر کے حسب دفعہ ۴۳۶ حکم سپرد کے جانے کا صادر کیا لہذا وہ امر کی نسبت میں استصواب کرتا ہوں اور جسکی بابت میں اسے حکام طلب کرتا ہوں یہ ہے کہ کیا کارروائیاں مجسٹریٹ ضلع جانیہ میں اور وہ کی نسبت حاکم موصوف نے اسطرح حکم دیا صحیح ہے۔

ملکہ قیصر ہند نے دو موقوفوں پر جواب اس امر کا نفی میں دیا ہے دیکھو مقدمات نمبر ۱۱ بنام رسک لال (۱) ملکہ قیصر ہند بنام ذاب جان (۲) مجسٹریٹ کوئی مقدمہ رپورٹ شدہ نسبت امر کی کے ایسا معلوم نہیں ہوتا ہے جسکا فیصلہ کسی اور مافی کورٹ کے کیا ہو گا مقدمات استصواب منجانب مجسٹریٹ ضلع کو جو شوق ترسیل مسل مجسٹریٹ درجہ اول کے تھے بلا حجت حکام موصوف نے منظور کیا دیکھو مقدمات قیصر ہند بنام جانکی (۳) قیصر ہند بنام بھگوان (۴) ملکہ قیصر ہند بنام جونی راج نامک (۵) مینو نیل کشن ان بنگلور بنام جے اے ڈیوس (۶) ملکہ مظہر بنام غلام حسین (۷) ملکہ مظہر بنام جکسا ہو (۸) بمجالہ درخواست دین محمد (۹) ملکہ قیصر ہند بنام حسنو (۱۰) نسبت حکم مجسٹریٹ کے برنباس نہ ہونے اختیار کے عذر نہیں کیا گیا۔

منجانب لازم خواہ بنجانب مدعی کوئی حاضر نہیں ہوا۔

ولسٹ کا صاحب جسٹس۔ جس امر پر کہ ہکو غور کرنا ہے یہ ہے کہ آیا مجسٹریٹ ضلع کو یہ اختیار تھا یا نہیں کہ ان کارروائیاں کو طلب کرے جو مجسٹریٹ درجہ اول نے اسکے ضلع میں لیکن جواب اسکا تجویز اس امر پر منحصر ہے کہ آیا عدالت مجسٹریٹ (درجہ اول) حسب مراد دفعہ ۴۳۵۔ مجموعہ کے نسبت عدالت مجسٹریٹ ضلع کے ادنیٰ ہے یا نہیں۔

واضح ہوتا ہے کہ امر مذکور کا فیصلہ عدالت ہذا سے نہیں ہوا ہے گو واسطے غرض منظور کرنے استغاثہ حسب دفعہ ۴۶۸ مجموعہ کے جو واسطے غرض ہذا کے مطابق دفعہ ۱۹۵ ایکٹ ۱۰۔ کے ہے مجسٹریٹ ضلع کی نسبت مجسٹریٹ درجہ اول کے اعلیٰ تصور کیا گیا تھا۔

(۱) انڈین لاپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۸ (۲) ایضاً صفحہ ۵۵۱۔

(۳) انڈین لاپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۸۲ (۴) انڈین لاپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۴۵۹۔

(۵) انڈین لاپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۳۳۸ (۶) انڈین لاپورٹ سلسلہ مدراس جلد ۷ صفحہ ۶۵

(۷) ایضاً صفحہ ۷۱۔ (۸) ایضاً صفحہ ۱۸۵۔

(۹) انڈین لاپورٹ سلسلہ آگرہ جلد ۷ صفحہ ۲۲۶۔ (۱۰) انڈین لاپورٹ سلسلہ آگرہ جلد ۷ صفحہ ۳۶۶۔

۲۴
ملکہ قیصر
بنام
بریا گوپال

قیصر بنام پدم ناہید بائی (۱)۔

مگر بائیکورٹ کلکتہ نے حال میں یہ تجویز کی ہے کہ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول بہ قابل عدالت مجسٹریٹ ضلع ایسی ہونی چاہیے کہ حاکم آخر الذکر کو یہ اختیار ہو کہ وہ کارروائیاں جو حاکم اول الذکر نے کی ہوں طلب کرے اور حکم حسب دفعہ ۳۳۶ یا ۳۳۷ مجموعہ کے صادر کرے تو بین کر سکو بنام رسک لال (۲) ملکہ معظہ قیصر ہند بنام نواب جان (۳) وہ راسے برہما سے ایسے وجہ کے جین سے بعض رپورٹ مقدمات محولہ سے ظاہر نہیں ہوتے ہیں کہ ان حکام ذیل نے جنہوں نے فیصلہ مقدمات کا کیا لحاظ کیا ہے ہمارے پسند خاطر نہیں ہے۔

دفعہ ۱۔ مجموعہ میں موجود یہ حکم ہے کہ تمام صاحبان مجسٹریٹ خواہ وہ کسی درجہ کے ہوں مجسٹریٹ ضلع کے ماتحت ہوں گے اور باقی اظہار بعض دیگر احکام مجموعہ کے واضح ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نہ صرف نسبت اس کی خدمات عاملانہ کے بلکہ عدالتانہ کے بھی اعلیٰ ہے ہر کو جائز ہے کہ بطریق تیشل نوکراؤں اختیارات کا جواز روئے مجموعہ مجسٹریٹ ضلع کو بذریعہ دفعہ ۳۵۰۔ بابت منسوخ کرنے ایسے حکم سزا کے جو مجسٹریٹ درجہ اول نے بطریق بعض حالات کے قلمبند کیا ہو اور طلب کرنے مسل و کار دیا گیا حسب دفعہ ۳۳۵۔ اور سماعت اپیل حسب دفعہ ۳۰۶۔ بنام راضی حکم مصدورہ مجسٹریٹ درجہ اول اور منتقل کرنے اور واپس لینے اپیلوں کے حسب دفعہ ۳۰۷۔ اور سماعت اپیل بنام راضی احکام مصدورہ حسب دفعہ ۵۱۴۔ یا اس کی نظر ثانی کرنے کے دفعہ ۵۱۵۔ دیا گیا ہے یہ احکام مطابق اس حکم دفعہ ۱ کے ہے کہ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول ماتحت عدالت مجسٹریٹ ضلع کے ہے چونکہ عدالت ہے لہذا خواہ ادنیٰ ہے لیکن وہ اس وجہ سے بھی ادنیٰ ہے کہ وہ قانوناً مجاز قابلین ہونے یا عمل میں لانے اختیارات مساوی اختیار عدالت آخر الذکر کے اکثر امور میں نہیں ہے ممکن ہے کہ ادنیٰ ہونا بلا ماتحتی کے بھی ہو لیکن ماتحتی بلا ادنیٰ ہونے کے نہیں ہو سکتی کیونکہ ماتحت کے معنی درجہ میں ادنیٰ ہوتا ہے۔

اگر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول عدالت مجسٹریٹ ضلع سے بوجہ اپنے ادنیٰ یا کم سے اختیار ہونے کے ادنیٰ نہیں ہے تو ہمارے نزدیک وہ عدالت مشن سے بھی ادنیٰ نہیں ہو سکتی ہے جس کے ماتحت ہونا از روئے دفعہ ۱۱ تختی محدود کیا گیا ہے اور اگر وہ ادنیٰ نہیں ہے تو

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۳۸۔ (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۸۔

کیا جائے دیگر اغراض کے لئے علاوہ اقبال کے۔

بیانات مجموعہ پولیس کے اشخاص لازم نسبت ملکیت اور جائیداد کے جوشتے تنازعہ کارروائی
مخالفت نامہ درکاران کے جو کرین اگر چہ وہ بتقابلہ اوکے بطور شہادت کے وقت تجویز اس
جرم کے سب کا لازم اور نہ لگایا جائے قابل قبول کے نہیں ہیں مگر بیانات مذکور بہ لحاظ ملکیت
جائیداد کے اور تحقیقات میں جو ٹریٹ حسب دفعہ ۵۲۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۔
شمارہ ۱۰) کے قابل مقبولی کے ہیں۔

جو حکم کہ بعد جو جانے تحقیقات معرفت عدالت فوجداری نسبت واپسی جائیداد حسب دفعہ
۵۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۲۵) کے صادر ہو نسبت میر حق قبضہ کے قلعی ہے
جبکہ حکم حسب دفعہ ۵۲۲ کے صادر کیا جاتا ہے کہ ٹریٹ و تحقیقات کے شہادت مذکور پر چانگ
کہ موجود ہو علی کرے اور حکم شمول جائیداد کے اور شخص کو کہ حکم و تحقیقی ہے صادر کرے اس سے
کسی شخص کو حق ختم نہیں ہو جائے مالک مالک کو اختیار ہے کہ کارروائی بتقابلہ قابض اشیا کے یا واسطے
ہر جابت تصرف بیا کے کرے۔

ہائی کورٹ نے اس حکم میں جو ٹریٹ نے حسب دفعہ ۵۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے واسطے
جہاں جائیداد کے صادر کیا تھا دست اندازی کرنے سے انکار کیا جس صورت میں کہ حکم ٹریٹ
نے محض بتقابلہ اقبال کے صادر کیا جو لازم نے رد ہو پولیس کے کیا تھا کہ مال مذکور
مالک مجوزہ کے پاس سے چورایا گیا تھا۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۸۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۔ شمارہ ۱۰) کے
مخالف ای ایم ایچ فلٹن صاحب قایم مقام سشن جج سورت کے کیا گیا۔
استصواب واسطے اغراض رپورٹ کے حسب ذیل ہے۔

”چند روزہ ہونے زبورات البتہ مبلغ للعبہ از ان سہی بابو بہائی مالک چند کے
چوری گئے عرصہ از انک کہ پہر اراغ دنگا لیکن آخر کار تین شخص مہی تربیون مالک چند برادر بابو بہائی
دیہر گون پر انوکھنداس کشناس گرفتار کئے گئے ان تینوں شخصوں کی نسبت تجویز ثبوت جرم
بدیانتی سے لینے مال مسوقہ کی صادر ہوئی لیکن بطریق ایل حضور یکفرن صاحب کے
تربیون مانگندہ دیہر گون رہا ہوئے۔“

(۲) اس امر میں بحث نہیں ہے کہ تربیون مانگندہ کے پاس ایک زیور جو کہ علی گڑھی میں

۱۵۸۴
ملکہ منظر تصویر
تربیون مانگندہ

تھا اور اسکو اس کے معرفت کسی سونی کے گلا کر ایک سو کے کی تھلاخ بنوائی تھی اس تھلاخ کو تریہون مانگنے نے معرفت تریہون کشداس کے پڑوتم رکھنا تھہ کے پاس کہ جسکے پاس پولیس نے اسکو پایا تھارہن رکھوایا تھا۔

نظامِ فوجداری
تریہون مانگنے

”۳“ مبلغ ۱۱ مہینہ نقد ہر گروں ہر لوکے پاس سے برآمد ہوئے کہ جسکی نسبت روبرو پولیس کے بیان کرنا ظاہر کیا ہے کہ یہودیہ بند لیوہرہن چند زیورات کے جو گنداس نے بابو بہائی کے جو رائے تھے لائے ہیں گنداس کی نسبت تجویز ثبوت جرم لینے ان زیورات کی صادر ہوئی اور اسکی نسبت تجویز ثبوت جرم پیل سے بحال رہی۔

”۴“ جب تریہون مانگ چند ہر گروں کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ تھلاخ سونے کی جو پڑوتم کے یہاں سے ملی اور مبلغ ۱۱ مہینہ جو ہر گروں کے پاس سے برآمد ہوئے بابو بہائی مستغیت کو دیدے گا ورنہ نگر وقت فیصلہ پیل کے سن جج کے کوئی حکم اور اسکی نسبت صادر نہیں کیا۔

”۵“ برطبق اسکے مجسٹریٹ نے حسب دفعہ ۵۲۳ کے اشتہارات جاری کئے اور بعد چھ مہینے کے اشتہارت پیش کردہ اشخاص مختلف متعلقہ کی لی اور ۳۳ جون کو یہ حکم دیا کہ روپیہ اور تھلاخ سونے کی بابو بہائی کے حوالہ کیا ہے مگر ظاہر ہے کہ حاکم و صوف نے خود اپنے خاص حکم کا اجرا فیصلہ درخواست ہر گروں و پڑوتم کے جو اس باب میں گامری تہین ملتوی رکھا۔

”۶“ بعد جانچنے کارروائیات کے کچھ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شہادت اس امر کی کہ بابو بہائی مانگ جا بدلو کا تھا بخبر بیانات ہر گروں و تریہون مانگ چند کے جو روبرو پولیس کے گئے تھے تھے نہیں تھے مجسٹریٹ کی رائے ہے کہ یہ کل بیانات نسبت ان کارروائیات کے شہادت میں قابل مقبولی کے ہیں لیکن کچھ مجسٹریٹ کی رائے سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ لال کا بیان ہے کہ ہر گروں نے پچایت اور پولیس میں بیان کیا کہ کچھ مبلغ ۱۱ مہینہ بند لیوہرہن کرنے پاس گنداس کے بعض زیورات کے جو بابو بہائی کے چوری گئے تھے ان میں بعض ثابت کرنے اس امر کے کہ کل بیان جو خلاف ہر گروں کے کسی کارروائی میں جو کچھ کہ ہو کچھ مخالف احکام دفعہ ۲۵ و دفعہ ۲۶۔

ایک شہادت کے معلوم ہوتے ہیں بلاشبہ حسب دفعہ ۲۷ کے یہ بیان ہر گروں کا کہ نامبرہ نے زیورات کو گنداس کے پاس رہن کیا قابل مقبولی کے ہے کیونکہ زیورات بوجہ اس بیان کے اپنے گئے لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ زیورات بابو بہائی کے تھے یا انکے وہ چوری گئے تھے

۱۸۵۸ء
ملکہ شہزادہ
نام
تربیت یافتہ

آیات ان کے مبلغ ۱۸۵۸ء ہر گون کوٹے تھے۔

(۷) بعد اس کے نسبت شائع ہونے کے جو پرتو تم کے یہاں ہیں کی گئی واضح ہے کہ اگر اقبال جو روبرو پور
کے کیا جاسے وہ قابل مقبولی کے ہی ایسی کارروائی میں کہ جیسی یہ ہے ہوتا ہم کوئی بیان جو ہر گون سے
کیا اقبال پر پورے ثابت نہیں ہو سکتا یہ صرف ہی بات ہے نسبت بیانات تربیت یافتہ ہر گون کے اگر وہ
بطور اقبالات بہ مقابلہ پرتو تم کے استعمال کئے جائیں (جو کچھ شبہہ معلوم ہونے میں) تو وہ کہ فیقت نہیں
رکتے ہیں کیونکہ نامبرو نے پولیس کے روبرو ہی کہیں تسلیم نہیں کیا کہ جلتی کنٹی با بوبہائی کی تھی ناٹھ
برابر یہ امر کرتا تھا کہ وہ خود اس کی تھی۔

(۸) بنظر ان حالات کے چونکہ سیری راک میں کوئی ثبوت قانونی شعراں امر کے نہیں ہے کہ وہ افند
یا شائع ہونے کی از ان با بوبہائی کی تھی لہذا سیری دانست میں حکم صاحب مجسٹریٹ کا نسخہ ہونا چاہا
اور یہ حکم صادر ہونا چاہئے کہ مال اوس شخص کے جو انہ کیا جا کہ جس کے وہ برآمد ہوا حکم مجسٹریٹ
کا بالکل منقض ایک کام رہائی تربیت یافتہ مصدورہ عدالت ہذا کے ہے اور صرف اوس صورت
میں بحال سکتا ہے کہ ثبوت خلاف ضابطہ ملکیت کا حسب دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری و ایکٹ
۱۰۱۸ء کے قابل قبول کے ہو۔

گنڈاس تلسی داس منجانب پرتو تم گھونامہ دہر گون میراؤ۔ ایسا حکم کہ جو ان بیانات میں
ہے کہ جو روبرو عہدہ داران پولیس کے لئے غلط ہے۔ بیانات مذکور اقبالات کے تھے اور اس
صورت میں بیانات مذکور خلاف لمزمان کے مستعمل نہیں ہو سکتے حکم مجسٹریٹ نکت بازیافت مال کے
چونکہ بعد رہائی کے صادر ہوا غلط ہے۔

گوکل داس کا سنداس منجانب با بوبہائی۔ تحقیقات اگرچہ عدالت فوجداری میں کیا جاسے مگر بطور
تحقیقات عدالت دیوانی کے تصور رہونی چاہئے اور اقبالات قابل مقبولی کے شہادت میں ہیں
حسب احکام ایکٹ شہادت کے ایسی شہادت قابل مقبولی کے ہے اور دفعہ ۲۵ کی رو سے وہ خارج
نہیں ہے ایکٹ شہادت کی رو سے اقبالات اور قورات میں فرق رکھا گیا ہے جس شخص نے اقبال
کیا ہے وہ شخص لازم نہیں ہو سکتا اور قور بعد از ان اقبال نہیں رہتا وہ مرت اقرار ہے اور ہی
طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

وفیٹ صاحب جسٹس۔ اقبال مندرجہ دفعہ ۲۵۔ ایکٹ شہادت ہند تبرا۱۸۵۸ء
سے دی مراد ہے جو دفعہ ۲۲۳۔ میں اوس اقبال سے ہے کہ جو کسی شخص لازم نے کیا ہوا وہ مقصود

ملکہ معظمہ قیسرہ
نام
ترجمہ ہنر کیچند

اوسکا ثابت کرنا کسی جرم کا ہے جو بقا نامہ بزرگ کے قایم کیا جاے اسنقص کے لئے ایسا اقبال قابل امتیاز
کے ہو سکتا ہے کہ جو باوجود اسکا رزا غرض کے لئے بطور اقرار تصدیق دفعہ ۱۸ کے بقا نامہ اوس شخص کی قابل قبول
ہے جس نے اوسکو (دفعہ ۱۲) بحیثیت قایم تمام حقیقت کے کیا ہوئی جسکی نسبت نانہہ یا تحقیقات علی (اور فیصلہ ہو
جسکی تحقیقات عمل میں آئی اور عدالت تجوز نے حکم حسب دفعہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری لایٹ ۱۰ (۱۸۶۷)
کے صدور کیا اور اوس سے فوراً حق قید سے مستتر ہو جاتا ہے وہاں لیکہ مثل مقدمہ ہا کے حکم حسب دفعہ ۵۲۳ کے
ہونا چاہئے بشرط کو وقت تحقیقات کے ایسی شہادت پر عمل کرنا چاہئے کہ جو موجود ہو اور جو واسطے حوالہ
مال کے کسی شخص کو جسکو دستہ حق سمجھے صادر کرنا چاہئے اس کے کسی شخص کا حق ختم نہیں ہو جاتا اصل مالک
کو اختیار ہے کہ شخص قابل بعض اشیاء کے تعالین کارروائی کرے یا ہر جہتلاً بابت تصرف یہاں کے طلب کرے
پس اس عدالت کو ضرور نہیں معلوم ہوتا کہ دست اندازی کرے یکہ مقدمہ بلکہ بنام ذلیف (۱) حسین بنیم
رہا ہوا ہے مگر اپنی نالاش ہو سوسہ عہدہ دار پولیس میں نا کا میاں رہا جس نے ایک انگٹھو ہی تا فیصل ہونے
درخواست نامہ نہ نسبت ہایت تصدیق اوس کے حسب شیشوٹ مستند جلوس و کٹو یا یا باب ۱۷ دفعہ ۲۹
کے مکملی تہی مقدمہ و در بنام چائیلڈ (۲) قابل ملاحظہ ہے۔

ان مقدمات سے ظاہر ہے کہ ٹشٹ کو حکم ایسی شہادت پر صادر کرنا چاہئے کہ جو موجود ہو اور جو حکم مذکور
جو نسبت حوالہ کی دفعہ کے صادر ہو جائز ہے اوس سے اصل مالک اپنے دعوی سے محروم نہیں ہوتا
کہ جو بابت پیش کرنے اپنے حق کے عدالت دیوانی میں وہ کرتا ہو مجموعہ ضابطہ فوجداری میں احکام اس باب
میں ایسے صاف نہیں ہیں کہ جیسے آئین ہائے انگلستان میں ہیں لیکن اصول مسالیک ایک ہی ہے اور
تساوی کیساں پیدا ہوتے ہیں۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس ریٹ صاحب جٹس اسکاٹ صاحب جٹس
ملکہ معظمہ قیسرہ ہند بنام گنگا رام سنت رام
سوق۔ مجموعہ وزارت ہند (لیٹ ۳۵ سلاطین) دفعہ ۸۷۴۔ انتقال جابر و خلاف مرضی خریدار

۱۸۵۴
۳۴ اکتوبر
نفاذ میں پچھت
۱۳۵

(۱) لارڈ شائپ کی رپورٹ ۱۸۴۳ جلد ۱ صفحہ ۴۳۳۔ (۲) لارڈ شائپ کی رپورٹ ۱۸۴۳ جلد ۱ صفحہ ۴۳۳۔
۱۸۵۴ صیغہ فوجداری نمبر ۱۳۳۔ بابت ۱۸۵۴۔

مکتبہ
مکتبہ مظاہر
مکتبہ مظاہر

اسم فرضی جاہل مذکور کے۔ ظاہر حق یا نمائش حق نسبت جاہل مذکور کے۔

دائستہ خاتمہ کہ سترہ کے ہی کافی ہے کہ مکتان فرضی یا شخص کے جس کے قصیدین وہ ہوا و نہ فی ہا
ستحق ہوا نمائش استحق جاہل مذکور کی بھی رہتا ہو قتل کیا ہے۔
تقدیر کیپ بنام اسکاٹ (۱۱) کی تعلیم کی گئی۔

یہ استدعا واجب دفعہ ۳۸- مجموعہ مضابطہ موجوداری (ایکٹ ۱۰) پیشہ نام کے ایلی سنگھ صاحب
سشن جج خاندیش واقع دہرہ لیلے کیا ہے۔
استدعا واجب ذیل بیان کیا گیا۔

گنگا رام دست رام اور بارہ نام اسمی گرجہ تنیٹ کا قرضہ مبلغ ۳۵۰ کا تھا اور جب گنگا رام موجود تھا اس کی
زوجہ دہندی نے ۱۱ جولائی ۱۸۸۲ء کو جب ہایت گنگا رام کے بابت مبلغ ۳۵۰ قرضہ کے اوسکے اوزار کا نام کرنے کے
فوت کے جب گنگا رام واپس آیا اوس نے مکتان فرضی زوجہ تنیٹ کے اوزاروں کو واپس لے لیا گیا
۱۵ اگست ۱۸۸۲ء کو جو قرضہ تنیٹ موجود تھا۔

مختصر درجہ اول راؤ ہار باو پر شہرہ ۲۵ ماہ مذکور کو گنگا رام پر جو بی بیوت جرم سترہ کی صادر کی
اور یہ حکم سنایا کہ وہ مبلغ ۳۵۰ جو مانہ ادا کرے اور ہایت کی کہ اوزار گرجہ تنیٹ کے حوالہ کے جاوین۔
تیسری کیہ رائے ہے کہ یہ ثابت نہیں ہے کہ گنگا رام نے اوزار دین کے لینے میں بددیانتی سے عمل کر لیا
تصدیک یا یہ سب سے کہ اوزار ملو کہ نامبر وہ اوس وقت تک تھے کہ جب تک مستغنیٹ کو معرفت زوجہ گنگا رام کے
نہیں دئے گئے تھے کوئی شہادت نہیں ہے کہ گنگا رام نے اپنی زوجہ کو اوزار دے لیا کہ جو کہ کرنے کے لئے اجازت
دی تھی طلوعہ واپس لینے اوزار سے گنگا رام کے یہ مکتان یا اس کے اوس نے یہ کہا تھا کہ اوزار مذکور ادا سے
اوس کے جو قرضہ دین دئے جائیں بجانب سرکار یہ ثابت نہیں ہوا کہ گنگا رام نے اپنے حق اوزار دین سے
دست برداری کی تھی اوزار مذکور کے لینے سے بلا رضامندی تنیٹ کے جرم سترہ کا قاضی نہیں ہوتا۔
مستغنیٹ نے دہندی زوجہ گنگا رام سے ایک رسید اس ضمن کی اپنے نام لکھائی کہ یہ طابقت ہے
اپنے شوہر کے میں نے گرجہ کو اپنے شوہر کے کام کرنے کا اوزار رجوع ادا سے جو قرضہ یافتنی گرجہ کے
ویدے میں اس امر سے کہ یہ دستاویز دہندی سے مستغنیٹ نے لکھائی اور حاکم ادا کو سید رساۃ کے
حوالہ کرنی چاہئے تھی اور دستاویزین یہ امر لکھا گیا کہ دہندی نے حسب اجازت اپنے شوہر کے عمل کیا
اصلی ہونے استغنا میں نسبت دہندی سے ملنے اوزار دین کے اشتباہ قوی پیدا ہوتا ہے۔

ان جوہ سے میری رائے ہے کہ تجویز ثبوت جرم منسوخ ہو جائے واپس دیا جائے اور اگر نگار کے لئے کوئی شخص منجانب ملام کے یا منجانب سرکار کے حاضر نہیں ہوا۔
 ویسٹ صاحب جسٹس ممکن ہے قیدی نگار کو یہ منصب ہو کہ اور اگر جو سے لے کر
 لیکن شخص آخر لاکر بدلیو استحقاق ظاہری کے قابض تھا یا بہر حال بدلیو اٹھا کر ایسے استحقاق کے
 کہ جو میری طرف وہ نہ تھا واضح ہو کہ یہ مقابلہ لاشی استحقاق کے ہی جو کوئی شخص مظلوم ہو قانون کو اپنے
 ماتمین نہ لے گا دیکھو مقدمہ کیپ نام اسکاٹ (۱) مندرجہ مقدمہ دیر چون اس نام عدلیہ خان (۲)
 تجویز ثبوت جرم کے لفظ اس شہادت کے جو بشرٹ نے لی مناسب اسلئے بین شین جج کو بھی اطلاع دے گا

۲۱
 نگار کے لئے
 نگار کے لئے

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس و نا نا بہائی ہری داس صاحب جسٹس
 بمعاملہ درخواست موسیٰ اسمعیل وغیرہ +

۲۲
 صفحہ ۱۶۳

اختیار سماعت۔ سشن جج۔ جانیٹ سشن جج۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء
 دفعہ ۱۔ ایکٹ ۱۸۶۱ء دفعات ۹ و ۱۰ و باب ۳۲۔ رہائی بحکم جسٹس۔ اختیار جانیٹ
 سشن جج نسبت ہدایت سپردگی۔
 جانیٹ سشن جج اختیارات سشن جج عطیہ باب ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء
 کے عمل بین نہیں لائے۔

چنانچہ جب ایک مجسٹریٹ نے بعض اشخاص کو مقرر کیا اور جانیٹ سشن جج نے بعد از چارپ رٹو
 مستفیذ انکی سپردگی کا احوال سشن جج حکو یا یا گورٹ نے کارروایات جانیٹ سشن جج مقرر کیں
 اور پھر با اختیار سشن جج ضلع کے چوڑا گورٹ کو مناسب ہو تو حکم سپردگی صادر کرے یا درخواست کو اور
 طور پر جیسا مناسب سمجھے طے کرے۔

یہ درخواست صیغہ نگرانی مائی کورٹ کے واسطے منسوخ حکم سپردگی مصدورہ ایس بی شاہ صاحب جج
 سشن جج مقام بروج کے تھی۔

راکلا پورٹ کورٹس جج جلد ۹ صفحہ ۱۶۹۔ (۲) انڈین لاد پورٹ کسکے بی جلد ۵ صفحہ ۲۱۵۔

* درخواست نگار فوجداری نمبر ۲۵۱۔ سلسلہ ۱۱۔

۱۹۸۸ء
سلسلہ نظائر مجبئی
موسیٰ امیل

سایلان موسیٰ امیل اور دیگر یاہدہ اشخاص پر لازم ہونے شریک ایک مجمع خلاف قانون اور
بلوہ کرے کا اور رنڈیو اسکے سیمی آصف سپیل کی ملاکت کے باعث ہونے کا لگایا گیا مجسٹریٹ
درجہ اول مقام بروج نے بوقت تجویز عدینے کل شہادت کے جو بجانب تنفیث پیش ہوئی
سایلان کو اس بنائے رہا کیا کہ شہادت مذکور قابل اعتبار کے نہیں ہے۔
بعد رہائی کے بلوہ آصف تنونی نے جائینٹ سشن جج مقام بروج (مسٹر ٹھاکر) فی سخی
حکم رٹائی کی استدعا کی چونکہ مسٹر ٹھاکر کی یہ رائے ہوئی کہ جس طور پر مقدمہ تھا کوئی حکم سٹرگی
کا صادر نہیں ہو سکتا تھا لہذا حکم موصوف نے مجسٹریٹ ضلع کو یہ ہدایت کی کہ نسبت رد واد کے
تحقیقات مزید جیسا کہ مجسٹریٹ نہ کو کر کو انسا سب معلوم ہو جب دفعہ ۴۳۷- مجموعہ ضابطہ جدری
(ایکٹ ۱۰) شدہ ہو کے کرے لیکن مجسٹریٹ نے بجائے تحقیقات مزید کرنے کے جیسی کہ ہدایت
تھی صاحب سشن جج کو اطلاع دی کہ وہ مجاز نہ تھے کہ اس قسم کی تحقیقات کا حکم سن سٹر ٹھاکر نے
اپس اپنا حکم اڈل نسوج کیا اور سایلان کو سپریشن کے جانے کی ہدایت کی سایلان نے بعد ازلان
درخواست دہی کہ حکم سپرد کی ۱۵ روز تک ملتوی رہے مسٹر ٹھاکر نے اوہی درخواست بہ تحریرات ذیل
منظور کی۔

ایک اداہم سپر بیان بحث کی گئی ہے یہ ہے کہ جبکہ کوئی اختیار تبدیل یا نظر ثانی کرنے اپنے حکم
ابتدائی کا جسے بموجب مجسٹریٹ ضلع کو تحقیقات مزید کرنی کی جب دفعہ ۴۳۷- کے ہدایت کی گئی تھی اور
بعد اسکے یہ ہدایت کرنیکا کہ سایلان کو جب دفعہ ۴۳۷- مجموعہ ضابطہ جدری کے سپرد
کریں نہیں ہے لیکن بعد ملاحظہ دفعہ ۳۶۹- مجموعہ ضابطہ جدری کے جس کا منجز ہو ادا دیا گیا ہے
میری صاف یہ رائے ہے کہ وہ مقدمہ حال سے متعلق نہیں ہے۔

دوسرا امر یہ ہے کہ ایک اطلاع نامہ جدید نام سایلان حسب دفعہ ۴۳۶- کے جاری ہو چکا ہے
تھا لیکن جب ایک اطلاع نامہ اوکے نام بموجب اس دفعہ کے جاری ہو چکا تو دوسرا اطلاع نامہ
میری رائے میں فضول ہے۔

سایلان کی مزید بران یہ درخواست ہے کہ میں اپنے حکم سپردگی کو ملتوی کر ہوں تاکہ وہ
ہائی کورٹ سے رجوع لادین جبکہ وہ نہیں ہے کہ میں ایسا حکم صادر کر سکتا ہوں لیکن چونکہ
سپریمی یہ خواہش ہے کہ میں سایلان کو بطرح پر ایسا موقع مناسب دون کہ وہ جیسی کہ اوہ کو
صلح دیجاستہ میر کریں لہذا میں نے اوکوہ ارڈر کی مہلت اس معاملہ میں ہائی کورٹ میں

محکم دلائل سے مزین
موسیقی آئینہ

درخواست دینے کے لئے دی ہے۔

میں اس موقع پر یہ بیان کر رہا ہوں کہ جب میں نے اول جسٹریٹ ضلع کو اس مقدمہ میں تحقیقات مزید کرنے کی حسب دفعہ ۳۴۴ کے حکم عدالت کی تھی میں نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ اندر میں حالات سی اور جسٹریٹ کے تحقیقات کے لئے لسنڈرین کے اگر وہ خود نہ کرنا چاہیں لیکن بعد پونچے کاغذ اور جٹی کے بمخلاف اوس جسٹریٹ کے جس نے اس مقدمہ کی تحقیقات ابتدائیں کی تھی میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ اگر قدمات مشن میں طلب کے جائیں گے تو اوس جسٹریٹ کا جسکو ممکن ہے کہ تحقیقات مزید کرنا ہے اور خود سایلان کا وقت بچے گا مگر میں خوش ہوں کہ نقیض کا ارادہ بانی کورٹ کو درخواست دینے کا ہے اور وہ قسین جو مجھ کو اس مقدمہ میں پیش آئیں دو رہو جائیں گی چنانچہ سایلان کے پاس کورٹ کو درخواست دی اور سخی حکم کی منجملہ اور جو کہ ان جوہر درخواست کی جائے مشن جج کو بعد اسکے کہ اوہوں نے یہ صراحت یہ تجویز کی کہ جس طرح یہ مقدمہ ہے کوئی حکم سپرد کی سایلان کا نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہو سکتا ہے بعد ازان ہدایت سپرد کی گئی اسی شہادت پر نہ کرنی چاہئے تھی۔

میں جج موصوف کو کوئی اختیار حکم تحقیقات مزید کے صادر کرنے کا اور بعد صادر کرنے کے اپنے حکم نظر کرانے کا نہ تھا۔

میں جج موصوف کو کوئی اختیار حسب دفعہ ۳۴۴ مجبور ضابطہ فوجداری کے ہدایت سپرد کی سایلان کا نہ تھا۔ جج موصوف کو چاہئے تھا کہ سایلان کو موقع اسوجہ کے ظاہر کرنے کا دیتے کہ وہ عدالت مشن کے سپرد کیوں نہ لے جائیں۔

میں نے میرا کہہ کر کو ایک حکم طلبی کا منڈات و کارروائیات کو عباد رہا۔

درخواست بیان بحث کی گئی۔

نانک شاہ جی انگریز شاہ بخانب سایلان۔ جائیت مشن جج مجاز صادر کرنے حکم سپرد کی اس مقدمہ

کے جو جسٹریٹ نے رکھا تھا نہ یہ اختیار جائیت مشن جج کا اوس کام مجھ رو ہے کہ جس مشن جج

اونکے پاس منتقل کریں بموجب دفعہ ۱۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۰) کے اقتدار کے اختیار

جائیت مشن جج کا اذن قدمات پر جو اوس کے بیان منتقل کئے جائیں صراحتاً مجھ رو کی آگاہ ہے

اور دفعہ ۹۰ مجموعہ ضابطہ (ایکٹ ۱۰۰) کے عین ذکر تقریر جائیت مشن جج کا ہے اور کوئی امر

خلاف ظاہر نہیں ہوتا دفعہ ۹۱ مجموعہ ضابطہ سے اس بحث کی تائید ہوتی ہے صرف مشن جج

نکاح ۱۹۵۱ء
بسم اللہ الرحمن الرحیم
موسیٰ آفیل

حکیم سرور کی شخص رہا شدہ کا دیکھتا ہے سشن جج کو یہ اختیار بموجب دفعہ ۲۹۵ مجموعہ عدالتی کے
حال تھا اور وہ ان کو اب بھی حسب دفعہ ۲۳۶ مجموعہ جدید کے حاصل ہے مقدمہ شوینہ منویشو
نام رنگ لال (۱) یہ جو نیز ہوئی تھی کہ جائیت سشن جج حسب دفعہ ۲۹۵ مجموعہ عدالتی کے کا دہائی
نہیں کر سکتا اور دفعہ مطابق دفعہ ۲۳۶ مجموعہ عدالتی کے ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ واضعان قوانین کا یہ پیشا ہے کہ صرف ایک ہی سشن جج ہو پس حکم سشن
جج بلا اختیار تھا اور مسودہ ہونا چاہئے۔

یائند و رنگ بلیدر (تایم مقابلہ پلیدر) منجانب سرکار
گوکل داس کا ہندو منجانب استینیت۔

دفعہ ۵۳۲ - مجموعہ عدالتی (۱۰۱۷۷۷) مقدمہ میں متعلق ہے اور ملکی کوٹ حکم جائیت
سشن جج میں دست اندازی نہیں کر سکتی جائیت سشن جج کے اوستدر اختیارات وسیع
ہیں جسے کہ سشن جج کے دفعہ ۲۳۶ میں لفظ اختیار کی تعبیر یہ ہونی چاہئے کہ جائیت سشن جج
کو اختیار دیا گیا نہ یہ کہ اختیار دیا گیا کہ الٹا نہ ہوتا تو دفعہ ۱۰۱۷۷۷ مجموعہ عدالتی کے حکم ہوتا کہ جائیت
سشن جج میں سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے تاج سشن جج کے ہے بہ فیض اس امر کے کہ جائیت سشن
جج اوس کامی نسبت عمل کریگا جو اوس کے پاس سشن جج منتقل کریں جائیت سشن جج کوکل اختیار
سشن جج حاصل ہیں۔

ولیت صاحب جسٹس - بموجب ایکٹ ۱۹۵۱ء کے جس کے بموجب اول گورنمنٹ
کو اختیار مقرر کرنے جائیت سشن جج کا دیا گیا جائیت سشن جج کوکل اختیارات عدالت سشن
دئے گئے لیکن یہ حکم تھا کہ اوسے ان اختیارات کو ہٹا دے اوس کام میں استعمال کریں جو سشن
جج اوس کے سپرد کریں یہ ایکٹ ۱۹۵۱ء کے ایکٹ نافذ ہوا اور اس وقت وہ ازرقے ایکٹ ۱۰۱۷۷۷
سال مذکور کے مسودہ میں کیا گیا ایکٹ مذکور کی دفعہ ۱۰۱۷۷۷ میں بابت تقرر جائیت سشن جج کے حکم
تھا دفعہ مذکور میں یہ تحریر ہے کہ جائیت سشن جج کوکل اختیارات عدالت سشن کا استعمال کریں گے
لیکن صرف اون مقدمات کی تجویز کریں گے کہ ججی کوکل گورنمنٹ ہدایت کرے یا جو سشن جج حقیقت
واسطے تجویز کے اوس کے سپرد کرے صرف انہیں الفاظ پر بحث کیا جاسکتی ہے کہ یہ پیشا نہ ہو کہ
اختیارات جائیت سشن جج صرف نسبت تجویز مقدمات کے محدود ہے جائیت نہ کسی اور معاملہ

نکستہ ۱۸
حاملہ درخواست
موسیٰ اسماعیل

میں جنہیں از خود خواہش استعمال یا اختیارات عدالت مشن کی ہوتا ادایت سپردگی میں یا استصواب کر لینے میں مگر دفعہ ۱۸ سے ظاہر ہے کہ یہ واقعی نشانہ تھا کیونکہ دفعہ مذکور میں اسی قسم کے الفاظ استعمال کیے گئے تھے اور صریحاً یہ مطلب نہ تھا کہ اسٹینٹ جج کو اختیار ہے کہ وہ اسٹینٹ جج کے اختیار سے منع کرے یا اختیار اسل کا دیا جائے یہ یہ کہ کیا گیا ہے کہ جو احکام دفعہ ۱۸ ایکٹ کے دفعات ۱۹۵۹-۱۹۶۰ ایکٹ ۱۰-۱۱ کے تحت میں تقسیم کئے گئے ہیں اور جسے کوئی فرق مطلب میں نہیں آیا ہے پس جب ایکٹ آخر الذکر کے جائز مشن جج اختیارات مشن جج حسب باب ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰-۱۱) کے اسی طرح عمل میں نہیں لاسکتا کہ جس طرح اور وہ ایکٹ عمل الذکر کے استعمال میں نہیں لاسکتا تھا پس ضرور ہے کہ ہم کارروائیات شریٹا کر کے جو حاصل کئے کہ وہ بلا اختیار کی گئیں منسوخ کریں اور یہ امر باختیار مشن جج قسمت مذکور کے چھوڑیں کہ اگر مقدمہ مناسب طور پر ثبات ہو تو حکم سپردگی صادر کریں یا کوئی اور ہدایت نسبت فیصلہ درخواست کے کریں کہ جیسی قرین انصاف اور مناسب معلوم ہو۔

کارروائیات منسوخ کی گئیں۔

صیغہ فوجداری

باجلاس لیٹ صاحب جس دن ناما بہائی ہریداس صاحب جس
بہا ملہ درخواست لیسایا وغیرہ

نکستہ ۱۸
حاملہ درخواست
موسیٰ اسماعیل
۱۸۴

اختیار رسالت - حاکم عدالت - طرفداری - اختیار رسالت مجسٹریٹ کا جبکہ مستغنیث اس کا ملازم ذاتی ہو۔ جواز تجویز ثبوت جرم و حکم نہ مجسٹریٹ مذکور نے ایسے مقدمہ میں صادر کیا ہو مرن اس امر سے کہ مجسٹریٹ تجویز کنندہ آفاستغنیث کا ہے مجسٹریٹ اپنے اختیار سے محروم نہیں ہوتا اگر یہ مناسب ہے کہ ایسا استغنا نہ سپرد کسی دوسرے مجسٹریٹ کے کیا جاوے۔

۹۔ سب سے نکستہ ۱۸ کو بروقت تحقیقات سرسری بہا جلاس جسے ہرن صاحب مجسٹریٹ درجہ اول مقام کلرکی کے سائلان پر الزام جرم ہی سید کو ضرر پہونچا نیکان لگایا گیا نابہرگان پر تجویز ثبوت جرم مذکور کی صادر ہوئی اور حکم نہ سرجمانہ یا بحالت عدم ادا تے قید سخت کا صادر ہوا صاحب مجسٹریٹ نے مزید بیان جسک دفعہ ۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ

+ درخواست نظر ثانی نمبر ۲۵۵-۱۸۸۴

۱۸۸۳ء
بھارت
بھارت

۱۸۸۳ء کے حکم دیا کہ سیالان سے چھلکے بعد ہی ایک نمبر میں کا واسطے ایک سال کے بعد
حفظ امن دیا جائے۔

سیالان نے جو دست حال ٹیکوٹ میں پیش کی اور بات عام سوخی حکم نہ ہو بلکہ وہاں ہنگامہ اور
امور کے ساتھ کہ مستغفرت ذاتی ملازم ٹیکوٹ صادر کنندہ حکم نہ لگا تھا اور یہ عرض کیا کہ اس وجہ سے
جسٹس نے کوئی مقدمہ کی تجویز نہ کرنی چاہئے تھی۔
شام کو پہلے پنجاب سیالان۔ جسٹس جس نے تجویز جرم کی مستغفرت سے تعلق تھا کہ کیا
اور اس کو خود مقدمہ کی تجویز نہ کرنی چاہئے تھی بلکہ اس کو مقدمہ کی اور جسٹس کے سپرد کیا جائے تھا کہ
مقدمہ اور نہ نام کو پوریشن نہ لکھتے (۱) جب کہ یہی حاکم عدالت فیصل کنندہ کو میری یا جو میری تعلق ہے
سے بتا دے وہ حاکم کو اپنی فیصلہ کریں کہ نہیں ہے مقدمہ ڈاکس بنام پریویرٹس آن دی پریویرٹس جیسٹس
ملاحظہ طلب۔ یہ امر کہ یہی نشانہ و اضعاف قوانین کا تھا اور قواعد کے ملاحظہ سے اخذ ہوگا جو آہستہ آہستہ
اور جوری سے مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۳ء میں مندرج ہیں جس کے بموجب یہی خاص جو واسطہ آقا اور
کار کرتے ہیں ناقابل قرار دے گئے ہیں بلکہ قوی تر آقا ایسے معاملہ میں حاکم عدالت نہیں ہو سکتا کہ
جس میں اس کا ملازم مستغفرت ہو جسٹس نے سیالان پر خاص کہ باعتبار راست گوئی اپنے ملازم کی مستغفرت
جرم ثابت ہو کر کیا ہے اور یہ نہیں کہا جاسکا کہ وہ غیر فوجداری ہے پس تجویز جرم و حکم نہ لکھتے جسٹس
ناقص ہیں۔

ولسٹ صاحب جسٹس۔ ہماری یہ رائے نہیں ہے کہ جسٹس اپنے اختیار سے اس وجہ سے
موجود ہو گیا کہ مستغفرت اس کا ملازم تھا جس کا منہ اپنی ہی بابت استغاثہ تھا اگرچہ ایسے مقدمہ میں عموماً یہ
مناسب ہوگا کہ حاکم مستغفرت کو دوسرے جسٹس کے روبرو حاضر کر کے ہی عدالت کرے پس ہم درخواست کو
نام منظور کرتے ہیں۔

صیغہ گرائی فوجداری

باجلاس ولسٹ صاحب جسٹس ناٹا بھائی ہری داس صاحب جسٹس
قیصر ہند بنام شیخ راجو +

(۱) انڈین لارڈز سلسلہ کلاک جلد ۲۲۴ - (۲) مقتضات ہوس آن لارڈس جلد ۱۲ - ۱۸۸۳ء

+ گرائی فوجداری نمبر ۶۴ - ۱۸۸۳ء

۱۸۸۳ء
۲۶
مکتوبات
۱۸۸۳ء

۱۸۸۵ء
قصر ہند
نام
شیخ راجو

نقصان مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۵۴۸۶ء دفعہ ۲۲۶۔ ایکٹ مداخلت بیجا موتیاں نمبر ۱۸۸۵ء دفعہ ۱۔ موتی جو فصل کا نقصان کرے۔ ذمہ داری مالک کی۔
مالک کسی موتی کا جو کسی اور کی اراضی پر آواہ ہو جا اور اس اراضی کی فصل کا نقصان کرے بجز اسکے کہ وہ دانستہ اراضی نہ ہو پوریسی کو پہنچا دے اگر تکاب جرم نقصان رسانی کا حسب دفعہ ۲۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے نہیں کرتا ہے۔

مذرم کی ایک گائے تھی جو باغ سرکاری متعلقہ ننگہ صاحب کلکٹر مقام دہلی میں چلی گئی اور فصل جو اس کا جو زمین لوتی ہوئی تھی بقدر مبلغ ۵۰ کے نقصان کیا چنانچہ مذرم جرم نقصان رسانی کا الزام لگا یا گیا اور اس کی تجویز باجلاس جسٹس درجہ دوم مقام دہلی کی گئی اور حکم مذکور کے لئے مذرم کی نسبت تجویز ثبوت جرم اس بنا پر صادر فرمائی کہ مذرم نے باوجود اسکے کہ اس کو بخوبی علم تھا کہ اس کی گائے فصل کا نقصان کیا کرتی تھی اس کو اولہ پہرے دیا اور نقصان مذکورہ بالا لکھا یا چنانچہ جسٹس مذکور کے لئے مذرم پر حکم آدھ جرمانہ مبلغ ۵۰ کا اور بحالت عدم ادائے قید محض ۲۰ یوم کا صادر کیا۔
امینجاں سرکاریاں مذرم کے کوئی حاضر نہیں ہوا۔

ولیسٹ صاحب جسٹس۔ اس مقدمہ میں کوئی شہادت یا تجویز اس امر کی نہیں ہے کہ شیخ راجو نے دیدہ و دانستہ گائے کو اندر اہل طے کے کر دیا اور اس طرح فصل کا نقصان کرایا اس حکم کا کوئی دیدہ و دانستہ فعل کرنا واسطے قائم ہو جرم حسب دفعہ ۲۲۶ مجموعہ تعزیرات ہند کے ضرور ہے واسطے خفیف جرم غفلت کے حفاظت جانور میں جو کسی شخص کی اراضی میں آواہ ہو جو اس کا مالک نہیں ہے ایکٹ مداخلت بیجا موتیاں نمبر ۱۸۸۵ء دفعہ ۱۔ میں احکام درج ہیں عدالت تجویز ثبوت جرم اور حکم نہ کرے کہ نسخہ کرتی ہے اور یہ اجازت دیتی ہے کہ مذرم کے ساتھ اگر مناسب خیال کیا جائے حسب ایکٹ انزالہ کر کے کارروائی کی جائے۔
تجویز ثبوت جرم نسخہ کی گئی۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس نانابھائی ہریاس صاحب جسٹس سٹریٹ بلیمو وڈر برن صاحب جسٹس
نام
قصر ہند
پر شوق تم کالا
۱۸۸۵ء
۲۹

استصواب مینہ فوجداری نمبر ۱۸۸۵ء۔

۱۰۵۴
پیشو کو
پیشو کو
پیشو کو

ازالہ حیثیت عرفی۔ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۲۵ء ۱۸۶۹ء) دفعہ ۴۹۹ مستثنیٰ ۹۔ نیک نیتی
عدم موجودگی عدالت۔ الزام گواہوں کے سکھانے کا۔

ملزم ایک مقدمہ دہائی کی سجناب اپنے شریک پیری کرنا تھا بوقت سماعت مقدمہ کے ملزم نے
جج ماتحت کو اطلاع دی کہ مستغنی گواہوں کو سکھایا رہا ہے اور استدعا کی کہ مستغنی عدالت میں نہ لایا جا
جائے جج ماتحت نے مستغنی کو عدالت میں پیشے کا حکم دیا بعد اسکے مستغنی نے رد بر مجسٹریٹ
درجہ اول کے الزام پر یہ تنہا کیا کہ ملزم نے جرم ازالہ حیثیت عرفی کا ارتکاب کیا مجسٹریٹ نے ملزم پر جرم نامہ
قرار دیا اور مبلغ دسہ جرانہ لکے اور ایامحکات عدم اداس کے ایماہ قید محض کا حکم دیا ملزم نے سشن جج
تہانہ کے حضور میں یہ درخواست کی کہ اس اسکے مقدمہ کی جانب کیجا سے اور اگر حکم موصوف کی رائے میں
مناسب معلوم ہو تو ہائیکورٹ سے استعواب کیا جا سشن جج نے اس طلب کر کے اسکو ملا خطہ کیا
اور مذکور یہ راہی ہوئی کہ کیا عدالت یا بدیتی ملزم کی اس الزام کے نکالنے میں معلوم نہیں ہوئی لہذا مقدمہ
ملزم کا داخل ہشتاد ۹ دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے اور ملزم نے کوئی جرم نہیں کیا چنانچہ حاکم
موصوف نے مقدمہ حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ء کے ہائیکورٹ کو ارسال کیا۔
تجویر ہوئی۔ کہ اسے سشن جج کی سمجھ ہے چنانچہ تجویز ثبوت جرم دھکم سراسخ کئے گئے۔

استعواب سجناب ایچ پارسنس صاحب سشن جج مقام تہانہ حسب دفعہ ۴۳۸ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۰ء ۱۸۶۱ء)۔

حاکم موصوف نے استعواب کو حسب ذیل تحریر کیا۔

پیشو کو کا لاٹھا کر رہا تاریخ ۸ دسمبر ۱۸۶۱ء اجلاس سی ایم تہانہ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول ضلع
تہانہ سے جرم ازالہ حیثیت عرفی کا حسب دفعہ ۴۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے ثابت قرار پایا اور مبلغ
دسہ جرانہ لکے ایامحکات عدم ادایہ قید محض ایماہ کا حکم صادر ہوا۔

یہ درخواست حسب باب ۳۲ مجموعہ مذکور کے کی گئی ہے اور یہ استدعا کی گئی کہ عدالت
اس طلب کرے اور اگر اسکو مناسب معلوم ہو تو حسب دفعہ ۴۳۸۔ ہائیکورٹ کو پورٹ کرے
مقدمہ طلب کیا گیا میں اب وکیل سائل کی گفتگو سننی اور اس کا ملاحظہ کیا اور چونکہ میری رائے
میں تجویز صاحب مجسٹریٹ خلاف قانون ہے لہذا میں ہائیکورٹ کو اس مقدمہ میں رپورٹ کرتا ہوں۔

مجسٹریٹ نے سائل پر جرم ازالہ حیثیت عرفی ثابت قرار دیا اور حکم سراسے جرانہ مبلغ دسہ کا اور
صدا کیا مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا تھا گواہین مستغنی سے قطعاً ثابت ہے کہ قیدی نے رد بر جج ماتحت کے

تیسرے شہاد
پر خوشنم کا

یہ بیان کیا کہ مستفیث گواہوں کو سکھلا رہا ہے اور شہادت مقدمہ کی بنیاد ہے اور اس کو یہ اجازت نہیں
کو دیکر گواہوں کے ساتھ پیشا رہے اور قیدی کے اس بیان کی وجہ سے جج ماتحت نے مستفیث کو اپنی عدا
کے اندر بلایا اور اس کو اس وقت تک پیشا کیا کہ مقدمہ کی سماعت ختم ہوئی بعض گواہان جبکہ بجانب
مستفیث اظہار کیا نہ صرف اور عجز اور مستند ہیں اور عدالت ان کی بات کا کلیتاً یقین کرتی ہے جج
مازم اس امر کے ثابت کرنے کی ہر کوشش نہیں کی گئی کہ وہ ان کی بات باور نہ کیا جائے محض شریٹ نے یہ
تجویز جاری دانتیں کہ کلیتاً اعلان برید اس کی ہے گواہ نہ کہ یہ نہیں جانتا میری مراد یہ ہے کہ وہ سائل کو
نہیں پہچانتا گواہ نہ کہ یہ کہ سائل نے جج ماتحت سے یہ کہا کہ مستفیث علی علیہ کی طرف کی شہادت کو بنا
رہا ہے یہاں فاطمہ شریٹ کے نہیں ہیں اور چونکہ گواہ کو کوری سکا رہے متوق کیا گیا وہ ان مسفر گواہوں
میں سے نہیں ہو سکتا بخدا ذکر کیا گیا ہے گواہ نہ کہ یہ بیان کرتا ہے کہ بعد اس کے عدالت نے گواہوں کو دوڑنے
کا حکم دیا مزم نے عدالت کو اطلاع دی کہ مستفیث جو گواہوں میں پیشا ہوا ہے وہ ان سے علیہ دیا گیا
کیونکہ گواہ اولن گواہوں کو سکھلا دے اور جو جلاس تحریک کے جو گواہ نے کی مستفیث کو اندر عدالت کے پیشے
کا حکم ہوا پس اس گواہ سے تائید جو مجری شریٹ کی نہیں ہوتی گواہ نہ کہ ایک اور کیل ہے وہ وہی بیان کرتا
جو گواہ کہ نہ ہم نے بیان کیا یعنی سائل نے عدالت سے التماس کی کہ مستفیث کو گواہان میں پیشے کی اجازت نہ دیا
مبادا وہ گواہوں کو سکھلائے گواہان نہ کہ وہ کہ اس سے زیادہ بیان نہیں کہ نہ وہ بیان کرتے ہیں کہ
سائل نے جج ماتحت سے کہا کہ مستفیث گواہوں کے پاس سے اور ان کو سکھلا رہا ہے یا ان کو سکھلا دیا اور
ایک لوٹ ساتھ پیشے کی اجازت نہ دیا ہے اس امر کی تجویز کی مجھ کو یہ ضرورت نہیں ہے کہ آیا یہ گواہ عجز
ہیں یا نہیں یہی شہادت بجانب مستفیث سے اور میری رائے میں یہ طرح یہ اس سے تائید جو مجری شریٹ کی
نہیں ہوتی شہادت مدعا علیہ کو مجری شریٹ نے کلیتاً نظر انداز کیا ہے مجھ کو نسبت گواہان نمبر ۱۳ اور ۱۴ کے کہ
ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور نکال بیان صحیح ہو یا نہ لیکن اگر صحیح ہو تو اس سے کامل تائید یہ سائل
کی حوالی ہے گواہ نہ کہ یہ خود جج ماتحت ہے اور کی شہادت کا جو نسبت اس امر کے ہے مجری شریٹ نے مجھ کو
نہیں کیا ہے لیکن میں یہ قیاس کرتا ہوں کہ شریٹ مجری شریٹ یہ سیکہ کہ جس کے حاکم موقوفہ کیستند
عجز ہے اور جو مجھ کو خود اس کی عدالت میں واقع ہوا اس کی نسبت کیستند اعتبار کرنا چاہئے اس کی شہاد
سے ہر آئینہ تائید بیان مستفیث کی نہیں ہوتی وہ اور امور متعلق واقعات ہیں جبکہ میں مذکور قبل اس کے کرنا
چاہتا ہوں کہ قانون متعلقہ مقدمہ کی نسبت بحث کر دینا اصل یہ ہے کہ مجری شریٹ یہ تحریر کرتے ہیں کہ ایہ
کہ مستفیث پر جرم مستقر ثابت تو رہا یا تھا مقدمہ حل سے متعلق نہیں ہے اور باوجود مجرم قرار پانے کے

۱۸۸۴ء
تیسری مرتبہ
نام
پیشو نور محمد

وہ نیک نام ہے دو سرا یا پھر ہے کہ خود ملازم اس امر سے منکر ہے کہ اسکو مقدمہ سے تعلق ہے اور حج تحت ہی یہ ضمانت بیان کرتے ہیں کہ لازم کو مقدمہ سے کو تعلق نہیں ہے واضح ہو کہ جاب لازم (نمبر ۱) کے دیکھنے سے میری دانست میں یہ دشوار معلوم ہوتا ہے کہ اس سے انکار اخذ کیا جائے جسکا مجسٹریٹ نے ذکر کیا ہے اور اس سے یہ سوال نہیں کیا گیا کہ آیا اسکو مقدمہ سے کو تعلق ہے یا نہیں میں اس کے جواب کی جو ایک طویل بلکہ حد سے زیادہ طویل سوال کا دیا گیا ہے یہ عیسائی یا ہون کہ اس نے یہ کہا کہ انکو اس معاملہ سے تعلق نہیں ہے یعنی تنفیث کے ازالہ حیثیت عرفی سے مجسٹریٹ نے معلوم ہوا کہ حج تحت بطور اسروا یعنی اپنے خود حکم سے یہ بیان کرتا ہے کہ سائل کو تعلق مقدمہ سے نہ تھا بلکہ معاملہ ہوتا ہے کہ گواہ نمبر ۱ کا یہ بیان تھا کہ سائل کو مقدمہ سے تعلق نہیں ہے گواہ نمبر ۲ بھی یہی بیان کرتا ہے بلکہ اس کے گواہ نمبر ۳ جو پست ان دونوں آدمیوں کے حالات مقدمہ سے بہر واقفیت کتاب ہے کہتا ہے کہ سائل مقدمہ دیوانی میں مدعا علیہ کا شریک تھا اور مدعا علیہ نے اسکو اپنی طرف سے مقدمہ کی پیروی کے لئے بھیجا تھا۔

اب میں قانون تعلقہ مقدمہ کی نسبت بحث کروں گا اور میری دانست میں اس بارہ میں نمبر ۱ نے غلطی عظیم کی ہے اور میں اس میں واقعات کو فرض کروں گا جو خود مجسٹریٹ نے ثابت قرار دے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ حج تحت نے یہ چکر دیا تھا کہ گواہ عدالت سے باہر جاوے اور تا وقتیکہ اسکا اظہار نہ ملایا جاوے علیحدہ بیٹھیں تنفیث مقدمہ نہ ہو کہ گواہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ بیٹھا اور اس سے باتیں کرنے لگا اسوجہ سے سائل اس امر کی اطلاع عدالت کو کی اور عدالت سے یہ استدعا کی کہ وہ اسے ایسا نہ کہ وہ گواہوں کو سکھلاوے اس بات کی وجہ سے اس پر جرم ازالہ حیثیت عرفی ثابت قرار دیا گیا میری دانست میں اس اطلاع میں کوئی بات ازالہ حیثیت عرفی کی نہیں ہے لیکن اگر کوئی ہو تو میری دانست میں آئینہ نمبر ۹ دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند میں اس مقدمہ سے تعلق ہے اور میری تہیہ رائے ہے کہ سائل نے ارتکا کسی جرم کا نہیں کیا یہ بیان نہیں کیا گیا ہے کہ نامبرہ نے عداوتاً عمل کیا اور واقعات سے ظاہر ہے کہ وہ نیک نیتی سے واسطے قایم اپنے شریک کے جو اس ناش میں مدعا علیہ تھا عمل کرتا تھا۔

برہنیں محبت (گنہگار ٹیکٹ نہاد کرنی) منجانب ملازم۔ جو الزام کہ شخص ملازم نے لکھا یا وہ نیک نیتی سے بلا کسی عداوت کے لکھا یا جیسا کہ صاحب شہن جج نے تجویز کیا ہے بغرض اسکا احتفاظ حق اپنے شریک کے اسکو اس قسم کا الزام لگانا ناجائز تھا کیونکہ شریک نے واسطے ملوثی مقدمہ کے اسکو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ما جاپا با کہو جی

حکم نہ کرنا بحال رکھا۔
بعد اسکے سائیل نے درخواست حال ہائیکوٹ میں بعینہ لکڑی پیش کی اور یہ تہ عاکی کہ
سل وکار روایات اوسکے مقدمہ کی طلب کیجاوین اور تجویز ثبوت جرم منسوخ کیجاوے چنانچہ
سل طلب کی گئی۔

مادہ ۱۰ اور ۱۱ جی آتے (محبت گنگا رام بی ریلی) منجانب سائل حسب دفعہ ۶۶ ایکٹ ۱۹۴۷ء
کے منیوٹیلٹی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی شخص کو خود اپنے گہر من ترکاری نیچے سے منع کرے لفظ
مقام سے جیسی کہ اوسکی تعریف ایکٹ میں لکھی ہے وہ مقام مراد جو منیوٹیلٹی کی ملکیت ہو
یا جسکی نسبت یا جسے اوپر اوسکو حق یا اختیار ہو لفظ مارکٹ (جاگ خرید و فروخت) کی ایکٹ مذکور
میں تعریف نہیں لکھی ہے مگر لفظ بازار میں جیسے کہ اوسکی تعریف دفعہ ۲۱ ایکٹ مذکور میں لکھی
ہے وہ داخل ہے کوئی مقام اسوقت جا خرید و فروخت میں داخل ہو سکتا ہے کہ جب اس
جگہ چند دکانیں ہوں اور ایک سے زیادہ آدمی کی آمد و رفت ہو اس مقدمہ میں سائل نے خود
اپنا مکان و طے فروخت ترکاری کے استعمال کیا اگر اوپر خصوصاً اس پاس کے اوٹھاؤں کے استعمال
تو وہ اس بات کا جواب دہ نہیں ہے بقدر میراث سیکس فیڈ نام جیمین (۱) یہ تجویز ہوئی ہے کہ بار بار
کے ٹیکہ سے بنفسہ کوئی ایسا استحقاق ٹیکہ دار کو حاصل نہیں ہو سکتا کہ جس سے وہ کوئی لائسنس خاص حاصل
میں آتا ہے قابل فروخت کا بچا منع کرے نیز دیگر مقدمات میراث میں دن بنام نیٹ (۲)
گولڈ سٹڈ نام کرٹ ایشرن رٹوے کینیڈی (۳) و میراث میچسٹر نام لائسنس (۴)۔

نانا بہائی ہیرداس صاحب جسٹس۔ وہ الفاظ جو دفعہ ۶۶ ایکٹ مذکور میں لحاظ
مقدمہ مذکور نہایت اہم معلوم ہونے میں یہ ہیں۔ کوئی مقام بطور بازار کے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

(۱) ریپٹ میں بی بی بی صاحبان جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۔ (۲) لاٹریٹ ایکٹ جلد ۳ صفحہ ۲۹۔

(۳) لاٹریٹ چانسی ریپٹ جلد ۴ صفحہ ۵۴۸۔ (۴) لاٹریٹ چانسی ریپٹ جلد ۴ صفحہ ۲۸۶۔

(۵) دفعہ ۶۶ فقرہ ۱۔ اجانبہ ہے کہ منیوٹیلٹی یہ ہدایت کرے کہ کوئی مقام بطور بازار کے واسطے فروخت جانور ان کوشت
و جمالی ہر کار کے جو دسیوں کے کہانے کے لئے ہوں یا بطور سلج کے استعمال کیا جاسکتا ہے بار بار عام خون کے منیوٹیلٹی
لئے نمبر لائسنس ہوں یا جاسکتے ہوں یا اسے ٹیکہ داروں یا خون کے جلی یا ٹینس تحریری منیوٹیلٹی لے دیا ہو اور جاز ہے کہ
منیوٹیلٹی حسب اقتضا اپنی راکھ و قانوناً ایسے عین بن تو عوام یا خاص طور نہیں عطا کرے یا نہ دیا واپس لے
منہ ۲۔ جو کوئی شخص خلاف حکم مذکور یا بلا لائسنس سم زند کو بلا کسی کے جانور یا کے کو فروخت کرے یا فرو

کے لئے رکھے یا کسی مقام کو بطور سلج کے استعمال کرے وہ منجانب تمامات کا ہر جا جو اس کے معلوم ہیں۔

۸۸۵
بملا دھواست
۸۸۶
بجایا کھوجی

لفظ مقام میں جیسی کہ اوکسی تعریف دفعہ ہیکٹ مذکور میں کی گئی ہے مکان یا اوٹا داخل نہیں ہے ایک اور جزو دفعہ متعلقہ تعریفات میں لفظ اراضی میں عمارت داخل کی گئی ہے اور لفظ بازار میں متعدد مکانیں داخل کی گئیں ہیں لفظ عمارت کی یہی تعریف کی گئی ہے اگر یہ لفظ دفعہ ۶۶ میں استعمال کیا جاتا تو اوس میں ہر شخص کے مکان کا داخل ہوتا لیکن یہ لفظ دفعہ مذکور میں واقع نہیں ہوتا۔

دوسرا امر واسطے غور کے یہ ہے کہ آیا اوٹا بطور بازار کے حسب معنی دفعہ ۶۶ کے استعمال کیا گیا ہے یا نہیں امر واقع یہ ہے کہ سائل ترقاری اوسے پر توجہ ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ اوٹا بطور دکان کے نہ بطور بازار کے استعمال کیا گیا۔

اگرچہ صاحب محشر نے یہ ذکر کیا ہے کہ دیگر اشخاص بھی ترقاری نزدیک دکان سائل کے اٹھون پر فروخت کرتے ہیں مگر یہ ثابت نہیں ہے کہ سائل کو اون لوگوں سے کوئی تعلق ہے وہ صرف اپنے فعل کا طبع ہے جسکو یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ سائل نے اپنے مکان کو اوٹا کو بطور بازار کے واسطے فروخت ترقاری کے استعمال کیا تو فروخت کیا ترقاری کا اپنے مکان کے اوسے پر یہی صفت سائل نے کیا ہے ہماری دست میں دئی جرم حسب دفعہ ۶۶۔ ایک یہی خبر سلسلہ کے نہیں معلوم ہوتا پس ہم تجویز ثبوت جرم حکم مندر کو منسوخ کر کے یہاں جو تہ جو دصول کر لیا گیا ہے واپس دیا جائے۔

تجویز ثبوت جرم حکم منسوخ کئے گئے۔

صیغہ ابتدائی فوجداری

اجلاس کا بل

باجلاس ہر چار برس ہارنٹ صاحب نیش چیف جسٹس دیلی صاحب نیش ایکٹ صاحب جسٹس

ملکہ قیصر مہند بنام اسے مارٹن و مرٹنی علی

اختیار سماعت۔ محمد لودہ ضابطہ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری لا ایکٹ ۱۸۸۲ء (اون کار رعایا کی متعلق ہے جو عدالت جوڈیشل سیرٹنڈٹ ریلوے کے واقع ملک نوا صاحب بہادر نظام میں کیاجوین

منظوری کار رعایا کی منظوری یا بعد کے اثر ہے۔ بیضا بلہ سپردگی جو بائی کوٹ نے منظور کی۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) دفعات ۱۹ و ۲۰۔ اختیار عدالت جوڈیشل سیرٹنڈٹ

ریلوے کے ماسد باب عمل میں لانے سپردگی کے مانیکورٹ کو۔ الازامات جو اڈوکیٹ جنرل نے لکھائے۔

فنان شاہی سلسلہ ضمن ۲۴۔ رعایا سے برطانیہ بل یورپ۔

۸۸۷
نومبر غایت
۸۸۸
۲۹
۲۸۸

۱۰۱۰
ملکہ قیسرہ
نظام
اے مارٹن
مرغی علی

۱۰۱۰ حکام مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۱ء) عدالت جڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاؤس واقع ملک
نواب صاحب بہادر نظام مودود فقہ سکندر آباد سے متعلق ہیں۔

۱۰۱۱ حاکم بعد تحقیقات ٹیبلٹ ایک رعیت بڑا نیلا ایل بورہ پاکو جو حسب مودود فقہ ۱۰۱۰ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۱ء) سرکاری ملازم تھا جو ڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاؤس واقع ملک نواب صاحب
بہادر نظام نے واسطے تجویز کے لایا اور یہ بھی میں بلا حاصل کرتے کسی منظوری قابل محکومہ مذکور کے
پیو کی تجویز موقوفی کے کارروایات بیضا بلکہ اختیارات میں ہی منظوری کے لئے جان حاصل کیے بنا تھے مگر
بہی تجویز موقوفی کے احکام دفعہ ۱۰۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق ہیں اور اس
حاکم کو جو مانی کوٹ کے سیشن فوجداری میں اجلاس فرماتا تھا حسب اقتضا سے اس اپنے اختیار تھا کہ
پیسر کی کو پیڈر کرے اور تجویز قید ہی شروع کرے۔

۱۰۱۲ از سار جنٹ صاحب چیف جسٹس۔ عدالت جڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے
واقع ملک جناب نواب صاحب بہادر نظام تمام معاملات فوجداری متعلقہ رعایا سے بڑا نیلا ایل بورہ
میں مانی کوٹ جی کے ماتحت ہے۔

۱۰۱۳ از بیلی صاحب جسٹس۔ عدالت جڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاؤس واقع ملک نواب صاحب
بہادر نظام حسب مودود فقہ ۱۰۱۲۔ فرمان شاہی ۱۸۷۱ء تاج پور مانی کوٹ جی کے ماتحت ہے اور تجویز اس
قیدی کی جسکو عدالت اعلیٰ لکھنؤ نے واسطے تجویز مانی کوٹ کے پیو کیا ہو بہاوت احکام الزامات کے جو
ایڈوکیٹ جنرل نے بموجب منظر گذار گئے ہیں عمل میں نہیں آ سکتی۔

۱۰۱۴ دونوں قیدی مقدمہ سید ریلوے سرکار نواب صاحب بہادر نظام میں جسکا صدر دفتر سکندر آباد میں ہے
ملازم تھے قیدی اول اینٹہ ماسٹن ایک رعیت بڑا نیلا ایل بورہ پاکو جو بموجب مودود فقہ ۱۰۱۰
ریلوے مذکور کا تھا اور مرغی علی چیف کلرک ضمیمہ انجیری کا تھا ۱۰۱۲ ترمیم ۱۸۷۱ء کا بموجب تحقیقات دونوں قیدی
واسطے تجویز کے حسب دفعہ ۱۰۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۱ء) مانی کوٹ جی میں بنجانہ کٹیل
اے ایف ڈائس صاحب جڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاؤس واقع ملک نواب صاحب بہادر نظام پیو کے
جو الزامات کہ نسبت مارٹن کے جڈیشیل سپرنٹنڈنٹ نے قائم کئے تھے حسب ذیل ہیں۔ (۱) جلسہ سازی یا
اعانت جلسہ سازی بذریعہ کرنے یا کرنے فرضی پمیشن کا کہ جو ریلوے کے کیا گیا مجموعہ عزت ہندوستان
۱۰۱۵ (۱۰۹) (۲) غیانت مجاہدہ بذریعہ دار کرنے یا کرنے یا دار نہ رہنے کے ٹیکہ دار کو بابت اس کام کے جو ریلوے کے مذکور
کیا گیا (مجموعہ عزت ہندوستان ۱۰۹) (۳) قبول کرنا یا بالاحتفاظ نا بجا کرنا ٹیکہ دار مذکور سے (مجموعہ

۱۵۵۳
ملکہ فیروز شاہ
نیا
اسے مارٹن او
رضی ملی

تو زیارت ہند دفعہ (۱۱)۔

ترقی علی الزیارات ذیل لکائے گئے (۵) جلسہ فوجداری بلا عانت جلسہ فوجداری کے بعض احکام ضمنی اور
زر کے بابت ایسے کام کے جو ریوسے مذکور کیا گیا مجموعہ مندرجہ ہند دفعات (۱۰۹ و ۱۱۰) قبول کرنا بلا احتیاط
باجائز کا مجموعہ زیارت ہند دفعہ (۱۱)۔

مارٹن حسب دفعہ ۱۹۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۷۷۷) سرکاری ملازم تھا اور بموجب احکام مذکور
کے اس پر مستغاث کرنے کے لئے منظوری گورنمنٹ ہند فوجداری تہی واضح ہوتا ہے کہ منظوری اس وقت لگے
بعد تک حاصل نہیں کی گئی کہ مارٹن ہائیکورٹ میں واسطے تجویز کے سپرد ہوا منظوری مذکور واپسی گورنمنٹ
ہند موسومہ ریڈیٹ حیدر آباد مورخہ ۱۲ نومبر ۱۸۷۷ء میں مندرجہ تہی۔

اظہار گواہان جو ریورنگٹن ہائیس صاحب کے مقام کے رآباد میں لئے گئے حسب ضابطہ کارڈین
آفس جی میں ارسال کئے گئے اور بریلے اوئے الزیارات مزید مقابلہ دونوں قیدیوں لگائے گئے
جنکی بابت منظوری گورنمنٹ ہند ریورنگٹن کے ۲۲ نومبر ۱۸۷۷ء کو حاصل کی گئی الزیارات نسبت قید یا
کے ریڈیٹن سے اور مخانب ایڈوکیٹ جنرل حسب من ۲۴ فرمیان شاہی ۱۸۷۷ء کے ہی قایم
کئے گئے اور یہ تجب کی گئی کہ انکی بابت قیدیوں کی تجویز یا کی گورنمنٹ سے بلا منظوری گورنمنٹ ہند کے
ہو سکتی ہے۔

قیدی عدو بیلی صاحب جس کے ۲۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پیش کئے گئے مارٹن مذکور دعویٰ کیا کہ اسکی تجویز
مخلوط جوری کے حسب دفعہ ۵۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۷۷۷) کی جا بر طبق اسکی ترقی علی
نے یہ دعویٰ کیا کہ حسب دفعہ ۵۴۴ اسکی تجویز علیحدہ کیا جائے جو انکی اس مضمون کا حکم صادر ہو بلکہ ان
مارٹن واسطے تجویز کے نسبت الزیارات مندرجہ صدر کے حاضر لایا گیا بوقت تحقق ہونے اس امر
کے کہ حسب بیان صدر منظوری گورنمنٹ ہند بابت استغاثہ بنام مارٹن اس وقت تک حاصل
نہیں کی گئی تھی کہ وہ ہائیکورٹ میں سپرد کیا گیا تاکہ مایہ مقام نے تجویز مقدمہ ملتی کی اور مذکورہ
ذیل واسطے غور اجلاس کامل کے حسب دفعہ ۲۵ فرمیان شاہی ۱۸۷۷ء میں جاری رکھا۔

(۱) آیا بلحاظ اس امر کے کہ منظوری گورنمنٹ ہند کی واسطے استغاثہ بلحاظ مندرجہ مارٹن کے جو گورنمنٹ
ہند کا سرکاری ملازم ہے اس وقت تک نہیں دی گئی تھی کہ کارروایات روبرو مندرجہ ہند
تمام سکند آباد کے نہیں ہیں بلکہ بعد اسکے دی گئی کہ انڈیا مارٹن کی سپرد کی واسطے تجویز کے
ہائیکورٹ جی میں ہوگی حالالت ہذا کو اب یہ اختیار ہے یا نہیں کہ تجویز انڈیا مارٹن مذکور کی خواہ

۱۹۸۳ء
حکومت
قائم
اسے
مجلس

بابت ابون الزمان کے جو کلام کہ آف ہی کر اور ان کے ترتیب کے اور تنظیم کے خواہ بابت ابون الزمان کے جو کلام
جنرل ۵۰ نمبر ۱۹۸۳ء کے بعد کے پیش کے گورنر جنرل اجلاس کے نئے بندید معینی مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۳ء مندرجہ
اندر سکیٹی گورنمنٹ ہندوستان کے سرکاری سرورسز پر پٹ جیڈ راہلہ اندہ ذریعہ اور نو ۱۲۰ نو ۱۲۰ کے لئے منظور
(۲) کیا عدالت مذکورہ لحاظ اور ان حالات کے جو وقوع میں آئے ہیں یہ اختیار ہے یا نہیں جو
مرفعی علی قیدی کی عمل میں لاکہ اور اگر اختیار نہیں ہے تو کیا عدالت مذکورہ ہایت کر سکتی ہے یا نہیں
اگر کوئی اور کا مطالبہ نسبت اس کے کی جائے اور اگر کیجائے تو کیا۔

امور صدر کی نسبت ۴۴ نومبر ۱۹۸۳ء کو دوبارہ اجلاس کامل کے تحت ہوتی۔

کرک شرک بجانب بخت حاضر ہوا۔

جارتین بجانب قیدی اسے مارن۔

لیٹلہ بجانب قیدی مرفعی علی۔

جارتین۔ قیدی مارن مسکاری لازم ہے بعد تحقیقات مجسٹریٹ مقام سکندر آباد کے نامبرہ واسطے
تجزیہ کے عدالت مذکورہ ۱۲ ستمبر ۱۹۸۳ء کو سرورسز معینی منظور ہو گئی منظوری نو ۱۲۰ نمبر ۱۹۸۳ء تک حاصل نہیں کی گئی جب
دفعہ ۱۹ مجموعہ ضابطہ نو جہادی (ایکٹ ۱۰-۱۹۸۳ء) کا رد ایات عدالت بل اختیار کے کین این رسپنڈنٹ
یا جائز ہے مجسٹریٹ کو اختیار سماعت حاصل نہیں تھا۔

[میلی صاحب جسٹس۔ کیا مجموعہ ضابطہ نو جہادی مجسٹریٹ سکندر آباد سے متعلق ہے۔]

واقع ہوتا ہے کہ گورنر جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریگولر ۱۹۸۳ء میں تاجیم ہاؤس نو ۱۲۰ واسطے ہایت
اوس عہدہ دار کے جو عہدہ گذر رہے ہو گورنمنٹ ہند نے منظور فرما کر جاری کئے (۱) بذریعہ قاعدہ دوم کے عہدہ دار
موصوف کو یہ ہایت ہوئی کہ ان تمام اصول قواعد مجموعہ ضابطہ نو جہادی پر عمل کر کے نیز کو یہ ایکٹ جو الگ نگران
(۱۱-۱۹۸۳ء) دفعات ۴ لغات ۴۔ ایکٹ ضمن الضابطہ احکام دفعہ ۱۱ جو تینوں جہاز کے حکم ان کتاب پیش آیا
سے باہر کے مقامات میں ہوا وہ دفعہ ۱۱ جو الگ نگران یا میں دیر یا تینوں کے ایکٹ نمبر (۱۱-۱۹۸۳ء) دفعہ ۴۔
مجموعہ ضابطہ نو جہادی (۱۱-۱۹۸۳ء) دفعہ ۱۰۸۔ احکام نو ۱۹۸۳ء متعلق ہیں اور یہ ہوگی ناجائز ہے منظور
یا عدالت کا اس کے لئے منظور یا مین گویا (۲)

(۱) قواعد محلہ ذات پندہ سی جیڈ راہلہ اندہ ذریعہ اور نو ۱۲۰ کے لئے منظور فرما کر جاری کئے (۱) بذریعہ قاعدہ دوم کے عہدہ دار
جیڈ راہلہ پاس بندید معینی نمبر ۳۳ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۸۳ء کے لئے منظور فرما کر جاری کئے (۱) بذریعہ قاعدہ دوم کے عہدہ دار
۱۰ اطلاع بذریعہ معینی فارن کٹری سیرورسز مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۳ء کی منظوری گئی تھی۔ (۲) رپورٹ معینی جلد ۱ ص ۱۰۴۔

۱۹۸۴ء
ملک محمد
۱۷ مارچ
ترقی مل

ایڈیٹ جرنل نے حسب من ۲۲ فرماں شاہی ۱۷۷۵ء لکھا کہ میں جس کے واسطے منظوری کی ضرورت نہیں ہے کی جائے دیگر دفعہ ۱۹۴۴ مجموعہ مذکور نسبت ترقی علی کے او کی تجویز عدالت ہذا بہر حال کر سکتی ہے تاہم بروہ حکم واسطے کئے جانے تجویز علیہ کے محال کیا ہے اسکا مقدمہ اب اپنی جگہ مقدمہ سے بالکل علیحدہ ہے لہذا ۳۶ مجموعہ مذکور عدالت نے غور فرمایا۔

۲۹ نومبر ۱۹۸۴ صاحب جیسٹس۔ ہمارے بروہہ نہایت پیش ہے کہ آیا وہ حاکم جو ملکی کوٹ کے سیشن فوجداری میں نائب اجلاس فرما ہے تجویز دینا و قیدیان کی کر سکتا ہے حکومت اڈا میں مجسٹریٹ سکندریا کو سپرد کیا ہے قیدیان نہ کو میں سے ایک ملّا رعیت بڑا نیل اہل بورڈ پلا و سرکاری ملازم ہے اور اس امر سے انکار نہیں کیا گیا ہے کہ وہ کام دفعہ ۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰۱) ۱۷۷۵ء اور اس کے مقدمہ سے متعلق ہوئے اس دفعہ میں یہ حکم ہے کہ جب سرکاری ملازم مجسٹریٹ سرکاری ملازم کے لئے اس کا کسی جرم کا لکھا یا جائے تو کوئی عدالت جرم نہ کوئی سماعت بلا منظوری یا قبل ٹورنٹ کے نہیں کرے گی ان ضح ہوتا ہے کہ تحقیقات مجسٹریٹ جو بروہہ کوٹل اور اس کے ہوتی بلا حاصل کرنے ایسی منظوری یا قبل کے کی گئی تھی اس تحقیقات کا یہ ہوا کہ سپردگی قیدیان کی واسطے تجویز کے ۲۷ تمبر کوٹل میں آئی منظوری کوٹل جو شہادت میں پیش کی گئی ہے مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۴ یعنی تحقیقات بعد ختم ہونے کا ردوایات بروہہ مجسٹریٹ کے اور نہایت یہ ہے کہ آیا ان حالات میں سپردگی قیدیان کی عدالت ہذا میں ایسی بے ضابطہ تھی کہ عدالت کو تجویز مقدمہ کرنی منع ہو۔

اول مرتبہ یہ طلب جو پیدا ہوتا ہے یہ ہے کہ آیا مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۱) ۱۷۷۵ء عدالت جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے مقام سکندریا کوٹ سے متعلق ہے یا نہیں اور بغرض فیصلہ کر کے امر نہ کوٹ کے یہ ضرور ہے کہ اس ذریعہ پر غور کیا جائے جس سے عدالت دار نہ کوٹ لے لیا اختیار حاصل کیا، واضح ہوتا ہے کہ عدالت جوڈیشل سپرنٹنڈنٹ ریلوے ہاے مقام سکندریا کوٹ ۱۷۷۵ء میں قائم ہوئی اور وہ احکام دفعہ ۱۰۱ ایکٹ ۱۷۷۵ء کو زیر جنرل اجلاس کوٹل کو اختیار دیا گیا ہے کہ کسی رعیت بڑا نیل اہل بورڈ پلا کو کسی ملک یا مقام بیرون حدود پیش اثمد یا میں جیسٹس آن دی پیس مقرر کرے اور کو میں یہ حکم ہے کہ ایسے جیسٹس آن دی پیس کو وہ تمام اختیارات حاصل ہونے جو ایسے صاحب مجسٹریٹ اور جہاں کو جیسٹس آن دی پیس اور راجا ہے بڑا نیل اہل بورڈ پلا میں ان کے کہ فی دن یا فی وقت واقع پیش اثمد یا کے متعلق ضابطہ فوجداری کے عطا کئے گئے ہیں یا کو میں یہ یہی حکم ہے کہ

۱۸۸۳ء
ملکہ عسکریہ
ایسے مارتھن
مرغی علی

استہار گوزنر جنرل اجلاس کونسل کے جسکامین نے حوالہ دیا ہے شارا الیہ کو اختیار عدالت ہائیں سپرکریٹیکا حاصل ہے اور ہائی کورٹ کو نیز ریو ایک اوسی قسم کے اختیار کے اختیار سماعت فوجیہ صنیعہ انتہائی واپس رکھیا گیا ہے اور آخر انڈیہ ایکٹ ہا سے جرایم ملک غیر مصدر کے نام و نام کے رکھیا گیا ہے اہل یورپ کے قانون فوجداری متعلقہ ضابطہ جو برائش انڈیا میں نافذ ہے متعلق کیا گیا ہے میری یہ رائے ہے کہ تاثر ان چند لکھنؤ کے شہادت کی یہ ہے کہ عدالت جو ڈیشل سپرٹنڈنٹ ریو کے ہا سے واقع ملک نو اب صاحب بہادر نظام تمام معاملات فوجداری متعلقہ عایا سے برائین اہل یورپ میں سخت ہائی کورٹ ہے اور ٹیکوٹ ڈکولارم ہے کہ ایسے مقدمات کی نسبت اوسط طرح جو زیر کرے کہ گویا وہ مقدمات برائش انڈیا میں پیدا ہوئے۔

بعلازین ہماری متعلقہ تاثر نہ حاصل کئے جانے منظوری ماقبل بریات کارروائیات موسومہ قیدیان کے اوسی طرح جو کر سکتے ہیں گویا یہ کارروائیات رد بر کسی مجسٹریٹ برائش انڈیا کے وقوع میں آئیں عبارت دفعہ ۱۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰-۱۱-۱۲) نسبت ضرورت منظوری ماقبل کے اسی قومی ہے کہ میری رائے میں اگر ایسی منظوری حال نہیں کی گئی ہے تو اختیار سماعت اہل نہیں اور سپرکریٹیکا کے پریل ڈالیں کو اختیار سپرکریٹیکا کے مقدمہ ہذا کا حاصل نہیں تھا اگر اندر دفعہ ۵۳۵ مجموعہ کے ہائیکورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر عدالت موصوف کے نزدیک سپرکریٹیکا کے ضابطہ کے لازم کو نقصان نہ پہنچا ہو تو اسکو منظور کر کے تجویز عمل میں لائے بجائے کہ قبل سپرکریٹیکا کے نسبت اختیار سماعت مجسٹریٹ کے ہذا کیا ہو کہ جو صورت مقدمہ ہذا میں نہیں ہے میری یہ رائے ہے کہ سپرکریٹیکا کے مقدمہ ہذا ایک سپرکریٹیکا کے ضابطہ ہے لیکن اس حاکم کو جو عدالت سشن فوجداری میں اجلاس ہا ہے اور جس کے رد بر قیدیان سپرکریٹیکا کے لئے ہیں حسب الحکام دفعہ ۵۳۵ مجموعہ کے حسب مقتضایہ اپنی رائے کے یہ اختیار حاصل ہے کہ سپرکریٹیکا کو زیر کرے اور تجویز عمل میں لگا۔

بیلی صاحب جسٹیس ہاوس اس کے فیصلہ کرنے میں جواب ہمارے رد بر پیش ہے پہلو اول تقریر اختیار اوس عدالت کا متعلق کرنا چاہئے جس کے قیدیان کو اسے تجویز کے سپرکریٹیکا سے اور متعلق کو جو عدالت موصوف کو عدالت ہائیکورٹ مجبئی سے ہے واضح ہوتا ہے کہ وہ عدالت جسکا حاکم جو ڈیشل سپرٹنڈنٹ ریو کے واقع ملک نو اب صاحب بہادر نظام ہے سلسلہ میں تعریف کی گئی تھی اور سہنہ مذکور میں ایک سلسلہ قواعد اسطے ہدایت عدالت موصوف کے گورنمنٹ ہند نے منضبط فرما کر منظور کیا

۱۸۸۵ء
ملکہ ویکٹوریہ
بنام
سے مارش
مرفعی علی

کے دئے گئے تھے جناب گورنر جنرل اجلاس کونسل سینیہ ہدایت کی کہ تمام صاحبان جسٹس آف دی
پیس بانڈ مملکت مائے قلمز مائے دریا ستہاے مصرعہ اشتہار باسابق کے اور عدالتہاے پانچو
مین جیکو از روے اشتہار مذکور اختیار سماعت حاصل ہو ایسی رعایاے برٹانیہ اہل یورپ کو جنکا
پانچوٹ میں سپرد کرنا از روے ایکٹ ۱۰-۱۱-۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری جو اس وقت میں برٹش انڈیا
میں جاری تھا محکوم ہے سپرد کریں لہذا یہ صاف ظاہر ہے کہ جو ڈیشیل سپرنٹنڈنٹ ریویوے مائے کو
یہ اختیار حاصل ہے کہ قیدیان کو واسطے تجویز کے باقی کورٹ بھی میں سپرد کریں اور عدالت ہذا کو انکی تجویز
کا اختیار حاصل ہے۔

لیکن ایک اور امر پر غور کرنا چاہئے یعنی وہ کونسا قانون ہے جسکی عدل گستری ڈیشیل سپرنٹنڈنٹ
ریویوے مائے کو کرنی چاہئے اور جسکا حکم موصوف کو اپنی کارروائی میں پابند ہونا چاہئے مقدمہ حال
میں بحث یہ ہے کہ آیا کارروائیات جسٹس ریٹ کے زبرد ہو میں بوجہ نہ تعمیل ہو احکام دفعہ ۱۹-
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰-۱۱-۱۲) کے جواب برٹش انڈیا میں جاری ہے ناجائز ہیں لہذا
ہم کو یہ تجویز کرنی ہے کہ آیا مجموعہ ہذا اس عدالت سے متعلق ہے یا نہیں جو مالک نواب صاحب
بہادر نظام میں واقع ہے۔

دفعہ ۱۱- ایکٹ حوالگی مجرایان ۱۱-۱۲ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ قانون متعلق جرائم ضابطہ فوجداری
جو اس وقت برٹش انڈیا میں جاری ہو مطلقاً اس اشتہار (ترجمہ) کے جسکی گورنر جنرل اجلاس کونسل
وقتاً فوقتاً ہدایت فرماوین درباب ضابطہ کے تمام عاملے برٹانیہ اہل یورپ و ہندوستانی سے مملکت
ہندوستانی میں متعلق ہو گا ایکٹ مذکور بذریعہ ایکٹ حوالگی مجرایان ۲۱-۱۲-۱۳ کے منسوخ ہو گیا لیکن
دفعہ ۱۱- اس ایکٹ آخر الذکر کی مضمون مذکور ہے اصول ان ایکٹوں کا جدید نہیں ہے اسٹوری صاف
جسٹس ریجر فرمایا ہے (۱) ہر قوم اسکا اسات کو صاف سمجھتی رہی ہے کہ اسکو یہ استحقاق حاصل
ہے کہ اپنے ملک کی پیدا ہوئی رعایا پر ہر حکم حکومت کرے اور پابند رہے اور بدنیہ ہمہ تجہتی رہی ہے
کہ اس کے قوانین رعایاے ہمیشہ اور ہر جگہ متعلق ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ اور ہر جگہ اس کے پابند ہیں
یہ عموماً بطور نتیجہ اور چیز کے پیش کیا جاتا ہے جو اطاعت اصلی نامزد کی جاتی ہے یعنی اطاعت
اوس ملک کی گورنمنٹ کی جہاں وہ شخص پیدا ہوا ہے لہذا بلحاظ لون اسار کے جسکا میں نے ذکر کیا ہے
ہم کو یہ تجویز کرنی چاہئے کہ واسطے عمل اعراض کے خواہ نسبت اوس جسم کے جسکا لازم لایا گیا ہے یا نہ

۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

اور کارروائیات کے جو کنٹرل ڈائری صاحب کے دفتر ہو وہ میں اور بہت عرصہ تک ہوتی رہیں سپر
کی ایک منظوری ۱۲ نو بریکرک حاصل نہیں کی گئی تھی اور میری یہ رائے ہے کہ ان حالات میں تمام کارروائیاں
جو تعلق دار اسکے ہوئیں ناجائز و بلا اختیار ہیں مقدمہ گھبراہٹ (۱) جس کا حال مقدمہ ملکہ معطلہ
بنام رابین کوپال (۲) میں دیا گیا ہے ایک سند قوی بہ ثبوت اس امر کے ہے کہ جو منظوری بعد کو حاصل
کیا اسے وہ کارروائیات خلاف قانون کو بحال نہیں کر سکتی ہے۔

مگر منجانب ثبوت دفعہ ۵۳۲۔ مجموعہ پر استدلال ہے یہ دفعہ مطابق دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ۱۹۵۷ء کے
ہے جس کی عبارت قریب قریب یہی ہے غالباً شروع دفعہ ۵۳۲۔ اور مجسٹریٹوں سے متعلق ہے جس کا
ذکر دفعات ۳۴ و ۳۵ میں ہے لیکن میرے نزدیک دفعہ مذکور کی تاثیر صرف ان مجسٹریٹوں پر محدود
نہیں ہے میری رائے میں وہ مقدمہ ہذا سے متعلق ہے اور یہ وجہ اس کے احکام کے جائز ہے کہ وہ حاکم
ہو یا نہ ہو کورٹ کے سشن جوداری میں اجلاس کرے اگر حاکم یہ صوف کے نزدیک سپر دگی سے قیدی کو
نقصان نہ پہنچا ہو تو سپر دگی کو منظور کرے۔

بغرض رفع کرنے اوس وقت کے جو نہ ہونے منظوری باقبل گورنٹ سے بابت کارروائیات
روبروے مجسٹریٹ کے پیدا ہوتی ہے کہ کنسل ثبوت نے چند الزامات نسبت قیدی ہارٹن کے ہر طرح
مشابہ اور الزامات کے جو کلرک آفندی کر الزام نے قائم کئے تھے مرتب کئے اور ان کی بابت منظوری
ایڈووکیٹ جنرل حاصل کی گئی ہے اور حجت کی گئی ہے کہ قیدی کی پوری دنیا ان الزامات کے حسب ضمن ۲۴ فرمان
شاہی ۱۹۵۷ء کے عمل میں آسکتی ہے و ضمن حسب ذیل ہے (حاکم عالی مقام نے ضمن مذکور میں
واضح ہو کہ بموجب ضمن مذکور ایڈووکیٹ جنرل الزامات میں نسبت الزامات اشتغال کے جو اندر علاقہ
ایسی عدالت کے جواب تاج نگارنی ہائی کورٹ ہے "سکونت رکھتے ہوں لگا سکتے ہیں میرے نزدیک
عدالت جو ڈیٹیل سپرٹنڈنٹ ریلوے ہاؤس مقام سکندر گاہ و تاج نگارنی عدالت ہذا کے نہیں ہے اور
تو اعد سے جو نکاح والا دیا گیا ہے کہ گورنٹ ہونے واسطے ہدایت جو ڈیٹیل سپرٹنڈنٹ کے مشہور
کے ہیں ظاہر ہو رہا ہے کہ زیر ڈیٹیل مقام حیدرآباد وہ حاکم ہے جو استعمال اختیار نگارنی کا عدالت مشہور
کی نسبت کر رہا ہے اور میرے نزدیک یہ صاف ظاہر ہے کہ صرف نسبت رعایا سے برائیاں ہل ہوتی
کے جو روبرو جو ڈیٹیل سپرٹنڈنٹ کے لئے جائیں عدالت ہذا کو کوئی اختیار حاصل ہے سوا اوس
صورت کے کہ نسل مقدمہ ہذا کے قیدیان ہندوستانی واسطے جو نہ کے حسب دفعہ ۲۱۲۔ مجموعہ کے

سپر دکنے جائیں لہذا میری یہ راے ہے کہ قیدی نیکو کی نسبت تجویز برائے اون الزامات کے جو ایڈوو
جنرل نے لگائے ہیں نہیں ہو سکتے ہیں۔

اسکاٹ صاحب جسبس۔ مجھ کو اتفاق ہے۔

اسکاٹ صاحب جسٹس۔ مجلہ اٹلانٹک ہے۔
 سا جنٹ صاحب چیف جسٹس۔ نتیجہ یہ ہے کہ تجویز مارٹن قیدی کی کیجا سکتی
 ہے اگر احکام اجلاس کنندہ یہ تصور کرے کہ کازم کو اس بڑے ضابطہ کی وجہ سے جو عمل میں آئی ہے نقصان
 نہیں پہونچا ہے اگر احکام وصول نہ ہو تو یہ تجویز کرے کہ قیدی غیر کی نسبت تجویز کی جائے تو مرضی علی قیدی
 کی نسبت یہی تجویز کی جائے لیکن اگر یہ دلی مارٹن کی غرض کیجائے تو سپر دلی مرضی علی کی یہی غرض کیجائے۔
 اٹرنیان صاحب ثبوت۔ مسٹر لنٹل داس متہ مقرر زیر و غلشن۔

اٹرینان منجانب مارٹن قیدی۔ مسٹران پین وگلبرٹ وھیانی۔

اٹرنیان منجانب دفعی علی قیدی۔ مسٹر ان ٹوبن دروٹن۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس سرچاپس صاحبٹ چیفٹس ہیلو صاحبین اسکاٹ صاحبین
ملکہ عظمتہ قیصر ہند بھام ٹوبلو ٹوسی ایڈورڈوس وایف سی ورنر

اختیار سماعت بائیکورٹ رعایا کے برطانیہ الہ بورڈ ریاستہائے ہندوستانی میں۔
قانون متعلقہ رعایا کے برطانیہ ساکنان ریاستہائے ہندوستانی۔ عدالتہائے کیٹھون ہفت مجسٹریٹ
مقام سکندر آباد۔ اختیار بائیکورٹ کا منتقل کرنے ایسے مقدمہ کا واسطے تجویز کہ جو عدالت کیٹھون
مجسٹریٹ میں دایر ہو۔ مجموعہ ضابطہ نو جاری بائیکٹ ۱۰ ششما دفعہ ۵۲۶ ایکٹ ہیریم وار ۱۱

دفعہ۔ ایک ایسا علم کی روشناس جو ہم مضمون دفعہ۔ ایک ایسا علم کے ہے کہ جواب منسوخ ہو گیا ہے) قانون مجریہ برائے اثبات متعلقہ جرائم اور مضابطہ فوجداری کل رعایا بظاہر

سے خواہ اہل یورپ ہوں یا ہندوستانی جو ریاستہائے ہندوستانی میں کہ جو ملک مغربی
 رابطہ اتحاد کہتی ہیں رہتی ہوں تعلق کیا گیا ہے میں مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۲ء)
 معاہدہ ترمیمات کے جو بند ریڈ ایکٹ ۱۸۶۲ء کے تحت کئی گنی ہیں بسوجب دفعہ مذکور تعلق رعایا
 برطانیہ مذکور سے ہے خواہ وہ ہندوستانی ہوں یا اہل یورپ۔

درخواست فوجداری نمبر ۱۶۷ شمس ۹۸۵.

عقبتہ
مکہ مکرمہ
نام
مراڑوی ایڈیٹر
ایف سی ڈنر

۱) یہ عدالت عالیہ کا عدالت کاروائیات مذکور طلب فرماؤ اور عدالت کا کٹوٹنٹ مجسٹریٹ مذکور کے مقام
سکندر آباد کا جسکی یہ عدالت لگتی ہے کہ کاروائی مقدمہ کی رو برو مجسٹریٹ مذکور کے عمل میں آوے
منسوخ کیا جاوے کیونکہ مجسٹریٹ مذکور کو کوئی اختیار تجویز کرنے کا نسبت سائلان کے ہاں آتا ہے نہ کہ نہیں
۲) اگر عدالت عالیہ ہذا یہ تجویز کرے کہ مجسٹریٹ مذکور کو اختیار تجویز کرنے کا نسبت سائلان کے ہاں
لازمیات مذکور کے ہے تو عدالت عالیہ ہذا مقدمہ مذکور کے یہاں منتقل ہو اور تجویز کے جائیکہ کاروائی
۳) اگر عدالت عالیہ ہذا یہ تجویز کرے کہ مجسٹریٹ مذکور کو اختیار تجویز کرنے کا نسبت سائلان کے ہاں
الزام مذکور کے ہے اور مقدمہ مذکور کے حسب مذکور بالا منتقل کئے جائیکہ کاروائی کے لئے تیار کرے تو
عدالت عالیہ ہذا حسب احکام مجموعہ ضابطہ جہادی طرح حصر کردہ بذریعہ کٹ مکتوبہ کے ترہیم کیا گیا ہے
حکم مجسٹریٹ مذکور کی رو سے سائلان کی نسبت بطور رعایا برٹانیہ ایل یورپ کے عمل کر کے سے اٹھا کیا گیا ہے
منسوخ فرماؤ اور یہ حکم صادر فرماؤ کہ سائلان کی نسبت تجویز دیو برو جو جس کے حکم مجموعہ مذکور عمل میں آوے
۴) عدالت عالیہ ہذا ایک سے احکام مزید یاد دیگر مقدمہ میں صادر فرماؤ جو بعض انصاف مقدمہ کے فوری ہوں
میکسرسن اور سن بنجاب سائلان۔

انور سنی و دیسکا جی طرہائی۔

میکسرسن۔ سائلان عیسائی رعایا برٹانیہ ایل یورپ ہیں اور کو واسطے اس حکم کے مستعدی ہیں کہ وہ
مقدمہ جواب بمقابلہ ان کے عدالت کٹوٹنٹ مجسٹریٹ سکندر آباد دیا ہے کہ جو یہاں حدود برٹش انڈیا اور انڈیا
عدالت نظام الملک حیدر آباد کے واقع ہے واسطے تجویز کے اس ہائی کورٹ میں منتقل کیا جاوے۔
سائلان یہ حسب مجموعہ عزرات یہ الزام لگایا گیا ہے کہ وہ ہوں نے اند چہاڑنی سکندر آباد کے اختیار دی
ٹیلنگراف میں کہ جسکے وہے مالکان وہاں سے دشنام کرتے والے ہیں عمارت ہسک انیر چہاڑنی نامہ نگران
چہر گھاٹ سوا شہر حیدر آباد میں حدود چہاڑنی سکندر آباد سے باہر رہتے ہیں۔

ہماری درخواست بموجب نمبر (الف) دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ جہادی (ایکٹ ۱۰ ۱۸۸۵ء) کے اور
بموجب نمبر (۵) دفعہ ۱۸۸۵ء ایکٹ ۱۸۸۵ء کے ہے بحث اول یہ ہے کہ آیا اس ہائی کورٹ کو اختیار سماعت
کرنے اس درخواست کا ہے یا نہیں اور یہ بحث اس امر پر منحصر ہے کہ آیا عدالت کٹوٹنٹ مجسٹریٹ مذکور
مقدمہ دایر سے اس ہائی کورٹ کے ماتحت ہے یا نہیں۔

کٹوٹنٹ مجسٹریٹ کے بیان تہا رن ٹن (بذریعہ اشتہار کٹوٹنٹ کے جسٹس آن دی میں مقرر
کیا گیا تھا اختیار ایسے مقرر کرنے کا باہر حدود برٹش انڈیا کے گورنر جنرل باجلاس کونسل کو بذریعہ دفعہ ۱۸۸۵ء

۱۸۸۵ء
ملکہ عظمیٰ فیروز
نام لکھنؤ
ڈیوڈی ٹیڈورس
حالیہ سی ورنہ

نے بذریعہ جرحی کے تجویز کئے جانے کی اجازت دینے سے انکار کیا ہے ہماری یہ سخت ہے کہ بموجب مضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۰، سیشن ۱۲۳) اور ایکٹ ۱۲۳ کے ہر کوئی استحقاق دعویٰ جرحی کا ہے۔

انڈرسن بھانجی مذکور۔ اختیار صیغہ تبدیلی و اپیل عدالت ہائیکورٹ کا جو بذریعہ اشتہار کو ریٹرنٹ حیدر آباد
سے متعلق کیا گیا اختیار ہائی کورٹ کا حسب فرمان شاہی ۱۸۶۵ء تھا اور لوہوس اختیار میں اختیار منتقل کر دیا گیا
داخل ہے بلکہ فقرہ ۲۹ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء۔

ایسی صاحب جسٹس۔ نے سیشن ۱۲۳ء جلوس جارج سوم باب ۱۲۲- دفعہ ۱۰ کا حوالہ دیا
اور سر جی مینجاف فریق مخالف۔ اختیار صیغہ تبدیلی و اپیل عدالت ہائیں جو حیدر آباد سے متعلق کیا گیا
ہے اختیار استدعا و نقل لایا اختیار منتقل کرنے مقدمہ کا داخل نہیں ہے اختیارات آخرا کے اختیارات
اول الذکر سے بالکل مختلف ہیں اور ان کا ذکر فرماؤں شاہی ۱۸۶۵ء میں ملتا ہے دیکھو فقرات ۲۹ و ۳۸
فقرات ۳۹ و ۴۰ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت اپیل خواہ مخواہ عدالت استدعا و نقل لایا نہیں ہے
مجموعی مضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰، سیشن ۱۲۳) سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اختیارات جدا گانہ ہیں۔

اسٹیشن ۱۲۳ و ۲۹ جلوس مذکور باب ۱۵- دفعہ ۱۲- اسٹیشن ۱۲۳ء جلوس جارج سوم باب ۱۲۲
کے ذریعہ سے اختیار اور اشتہار خاص کے دیا گیا ہے اور نہ اوپر عدالتوں کے۔

ایسی صاحب جسٹس۔ اپیل کے فرور یہی ہیں کہ اپیل کسی عدالت سے ہوگا۔
یہ نہیں واضح ہوتا کہ کن عدالتوں سے مراد ہے لیکن تسلیم کیے کہ اسٹیشن ۱۲۳ و ۲۹ جلوس مذکور باب
باب ۱۵- دفعہ ۱۲- کی سب سے گورنر جنرل بذریعہ اشتہار ہائی کورٹ کو اپنا اختیار بقام حیدر آباد استعمال کر دینا
اختیار دیکھتے ہیں یا اشتہار مسترد صرف عیسائیوں سے متعلق ہے اور یہ نہیں پایا جاتا ہے کہ سہ ماہان
عیسائی ہیں مگر فرض اسکے کہ عیسائی ہیں اور اشتہار عطا بقیت اسٹیشن ۱۲۳ و ۲۹ کے اثر اشتہار
فکر کا صرف یہ ہے کہ ہائی کورٹ بقام سکندر آباد وہ اختیارات استعمال کر سکے جو اس کو بذریعہ فقرات
۲۹ و ۳۸ فرمان شاہی ۱۸۶۵ء کے دئے گئے ہیں اور نہ وہ اختیارات جو بذریعہ فقرات ۲۹ و ۳۸ کے
دئے گئے ہیں علاوہ برین اختیار طلب کرنے کا یہ دلائل کا جب تک کہ کوئی تجویز عمل میں نہ آئی ہو استعمال
نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ ۸- ایکٹ ۱۲۱- سیشن ۱۲۳ء جلوس جارج سوم باب ۱۲۲- ریاست ہائے ہندوستانی کو مقدمات رعایا
بطانیاہ اہل یورپ میں مجموعہ تحریرات ہندو مجموعی مضابطہ فوجداری متعلق کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ اس
عدالت کو اختیار اور اپیل مجسٹریٹوں کے نہیں دیا گیا واضعاً قانون ہند اختیار ہائی کورٹ کو دیا نہیں گیا

۱۸۸۵ء
محکم دلائل سے مزین
معلومات پر مشتمل
پہلی نمبر وکٹوریس
ایف سی ہارنر

بذریعہ اسٹیٹوٹ ۱۹۲۸ء جلوس وکٹوریاباب ۵ اس کے گورنر جنرل کو اجازت بندیدہ اشتہار کے اختیار
دینے کی دیکھتی تھی بندیدہ قانون موضوعہ واضعاً قانون ہند کے اختیار نہیں دیا جاسکتا
میکسفرن نے جواب دیا۔ عدالت یہ فرض کیے گی کہ ایکٹ ۱۱۱ شکستہ ۱۹۲۸ء جائز اور نافذ ہے دفعہ ۸
ایکٹ مذکور کی رو سے دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰۱۸ء متعلق کی گئی ہے بلوچیز
اشتہار شکستہ ۱۹۲۸ء کے ذریعے فقرہ ۲۹۔ قانون شاہی متعلق کیا گیا ہے۔

عدالت نے غور کرنا چاہا۔
۲۹ جون۔ سارا جنٹ حبیب جیٹس۔ یہ فیصلہ سارا جنٹ حبیب جیٹس کے
یو اپنے تین رعایا سے برطانیہ اہل یورپ ساکنان چدرگاہاٹ اندر علاقہ نظام ظاہر کرتے ہیں اور یہ اشتہار
کرتے ہیں کہ مقدمہ فوجداری جو بتایا دے گا بابت تو میں تحریری عدالت کنونٹ مجسٹریٹ مقام سکندر آباد
میں دیا ہے اس عدالت میں حبیب جیٹس ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۰۱۸ء امر میں بذریعہ ایکٹ
۱۸۸۵ء کے متعلق کیا جاوے واسطے تصفیہ سن بحث کے ٹیک ٹیک تحقیق کو یا اختیار اور ان عدالتوں
کا جو گورنر جنرل باجلاس کونسل نے اندر علاقہ نظام قائم کی ہیں اور نیز کونسل اختیار رکھا جو اس بائیکورٹ کو
اور ان عدالتوں پر حاصل ہے ضروری ہے۔

اول میں ایکٹ متعلقہ اختیار ریاست ماسٹر جیٹس کا ذکر کرتا ہوں غرض
اس ایکٹ سے جیسا کہ دنیا جہ سے ظاہر ہو رہا ہے اس کے شرک کے منع کرنے کی ہی جو نسبت اس امر کے
پیدا ہونے کے لئے کہ استعمال اقتدار اختیار جناب گورنر جنرل بیرون حدود برٹش انڈیا اور بھارت اور
کہاں تک بلیغ اور جھلوتیوں میں برٹش انڈیا کے تہا از رو سے دفعہ ۸ کے گورنر جنرل ہریم کا اقتدار
بافتہ تاج کو جو حاصل ہو کسی ملک یا تمام میں با برٹش انڈیا کے استعمال کر سکتے ہیں یا کسی اور
برٹش گورنمنٹ کو اس طور پر یا اس حد تک دیکھتے ہیں جو گورنر جنرل باجلاس کونسل وقتاً فوقتاً مناسب
سمجھیں اور از رو دفعہ ۸۔ ایکٹ مذکور کے یہ حکم ہے کہ قانون متعلقہ جہاں اور ضابطہ فوجداری کے جو شرک
یوں نسبت ضابطہ غیر کے بلج ہو کل رعایا سے برطانیہ ساکن ریاست ماسٹر ہندوستانی سے خواہ
وہ اہل یورپ ہوں یا ہندوستانی متعلق ہے۔

شکستہ ۱۹۲۸ء میں بذریعہ اشتہار گورنر جنرل باجلاس کونسل نے اس کے جو تعمیل اور اختیارات کے جاری
کیا گیا تھا جو انکو اس اسٹیٹوٹ ۱۹۲۸ء جلوس وکٹوریاباب ۵ کے حاصل ہیں یہ ہدایت دیکھتی
(۱) ریکورڈ انڈیا شکستہ ۱۹۲۸ء مجموعہ ضابطہ فوجداری مطبوعہ پریس ماسٹر (طبع شکستہ ۱۹۲۸ء)

مجموعہ
ملکہ سلطانہ
نام
ڈیپوٹی انچارج
ایف سی آر

کہ اختیار صیغہ ابتدائی واپس اور پر رعایا سے برطانیہ اہل یورپ سکنان اون
ریاستوں کے جبکہ اسٹیٹوٹ منکویں دیکھو عدالت ماسے ڈائیکورٹ استعمال کریں
اور نسبت رعایا سے برطانیہ اہل یورپ ساکن حیدرآباد کے کہ جہاں سلطان رہتے
ہیں بالخصوص اس مائی کورٹ کو اختیار دیا گیا ایک متعلقہ اختیار ریاست کا غیر مشاعہ بذریعہ ایکٹ ۱۹۰۲
۱۹۰۸ء کے منسوخ کیا گیا لیکن اس کے احکام متعلقہ رعایا برطانیہ اہل یورپ سکنان ریاستہائے ہند
بہر مستوفی رہے اور دفعہ ۸ ایکٹ ۱۹۰۹ء میں وہی حکم ہے کہ قانون مجریہ برٹش انڈیا متعلقہ جرایم و
ضابطہ فوجداری رعایا برطانیہ اہل یورپ سے جو ملک ہند میں ان راجاؤں اور ریاستوں کے علاقہ میں
رہتے ہوں جو ملک مظہر سے رابطہ تمام اور کہتے ہیں متعلق ہو پس بعد صدر ایکٹ مذکور کے حسب سابق
قانون متعلقہ جرایم و ضابطہ فوجداری بابت رعایا سے برطانیہ اہل یورپ ساکن ریاست ہندوستانی
کہ جس پر وہ عدالتیں عمل کریں جو اختیارات عطیہ گونہ جنرل استعمال کرتی ہوں وہ قانون ہو گا کہ جو
اور سوت برٹش انڈیا میں رائج ہو

بذریعہ صدر ایکٹ ۱۹۰۸ء کے چوتھ ترمیمات بابت رعایا سے برطانیہ اہل یورپ کے مجموعہ رعایا
فوجداری ایکٹ ۱۹۰۸ء میں کی گئیں اور ظاہر اس نظر سے کہ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کو وہ اختیارات دیے
دئے جاویں جو بذریعہ ایکٹ مذکور کے مجسٹریٹ ضلع کو نسبت رعایا سے برطانیہ اہل یورپ کے دئے گئے تھے
کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کو حال میں اور رعایا سے برطانیہ اہل یورپ کے اختیارات مجسٹریٹ ضلع دئے گئے
ہیں اور اس سے پہلے جیسا کہ پہلو معلوم ہوتا ہے وہ جسٹس آف دی پیس اور مجسٹریٹ باختیارات
درجہ اول تھا۔

پس بحث اول واسطے تصنیف کے ہے کہ آیا جو اختیار صیغہ تبدیلی و اصل اس عدالت کو از روئے شہار
۱۹۰۸ء کے حاصل ہے ہمیں اختیار کسی مقدمہ کے اپنے بیان منتقل کرنے کا داخل ہے یا نہیں یہ بیان
کیا گیا کہ وہ اختیار ایک اختیار خاص ہے اور اختیار صیغہ تبدیلی یا صیغہ اصل سے متعلق نہیں ہے بذریعہ فقرہ
۲۳ فرمان شاہی ۱۹۰۸ء کے وہ صیغہ تبدیلی میں صرف ایسے اشخاص کی نسبت تجویز کرنے سے متعلق
رکھا گیا ہے جو عدالت کے روبرو حسب ضابطہ قانون حاضر کے جاویں اور صیغہ اصل میں وہ بذریعہ
فقہ ۲۴ کے عدالتوں کے احکام کے اپیلوں کی تجویز کرنے سے ایسے مقدمات میں متعلق رکھا گیا ہے
جبکہ اصل از روئے کسی قانون مجریہ کے ہو سکتا ہو اور اختیار منتقل کرنے کا جو بذریعہ فقرہ ۲۹ کے
دیا گیا ہے انہیں سے کسی صیغہ کے اختیار کے ساتھ شامل نہیں کیا گیا مگر یہ متقابل تجویز ہے کہ

۵۵۵
ملکہ صفیہ بیگم
نام
لوہو دی یاٹھو دی
ایف سی ورور

کرار کے دفعہ ۱۵- اوس ایکٹ کے اسٹیٹوٹ ۲۲ اور ۲۵ جلوی گورنمنٹ باب ۱۴- جسکی وجہ سے عدالت ہائی کورٹ
آن جوڈیکچری کی گئی ہیں اختیار ایک عدالت سے کسی دیگر سادی والا اختیار یا اعلیٰ عدالت میں منتقل
کرینکا اور چرعدالتوں کے دیا جانا مقصود تھا جو عدالتوں سے ہائی کورٹ کے اختیار و صلاحیت کے تابع ہیں
کیونکہ وہ ظاہر ایک لازمی تعلق رکھتی ہیں ہائی کورٹ اور عدالتوں کے مابین یہ حال ہے لیکن بہ حال ہماری
یہ رہے کہ اسی طرح دفعہ ۱۵ ایکٹ متعلقہ اختیار پر اسٹاک فونڈ اور اسٹیم کے کہ وہ تیار خ اختیار کو
نافذ تھا کہ وہی ہنسے کہ شاگوزر جنرل باجلاس کونسل کو بذریعہ تجویز کرنے اس امر کے اثر پذیر کریں کہ ہائی
کے اختیار و صلاحیت میں حسب خواہ اختیار کو کل اختیارات داخل ہے جو ہائی کورٹ کو اسٹیم میں اور
اون عدالتوں سے واقع ہند کے کہ جنکا اپیل اوس میں ہوتا تھا حاصل ہے کہ جن میں بے شک اختیار منتقل کرینکا
جو بذریعہ دفعہ ۶۴- مجموعہ ضابطہ فوجداری کے اسٹیم کے دیا گیا تھا اور یہ عدالتوں کے کہ وہ ماتحت اس کے تین
داخل تھا اور یہ اختیار دفعہ ۵۶- مجموعہ حال میں زیادہ تر تفصیل و صراحت کے ساتھ اب ہی قائم ہے پس
واضح ہو کہ عدالت ہذا عدالت اپیل واسطے فیصلہ جات کنٹونٹ مجسٹریٹ کے ہے جو وہ کیفیت جسٹس
آن دی پیس بر اختیار اس مجسٹریٹ درجہ اول یا چیفیت مجسٹریٹ ضلع مقدمات رکھیا برطانیہ اہل یورپ
میں صادر کرے جیسے کہ دفعہ ۱۴- مجموعہ ضابطہ فوجداری ضمن ب سے ظاہر ہو چکے ہیں جسکی رو سے
رعیت برطانیہ اہل یورپ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ بنا راضی تجویز ثبوت جرم مصدر مجسٹریٹ درجہ اول
یا مجسٹریٹ ضلع کے ہائی کورٹ میں اپیل کرے پس میری یہ رائے ہے کہ اس عدالت کو بجا عالم رعیت طانیہ
اہل یورپ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ کنٹونٹ مجسٹریٹ کے یہاں سے جو چیفیت جسٹس آن دی پیس
مجسٹریٹ درجہ اول یا چیفیت مجسٹریٹ ضلع یا اختیارات مزید جو اس کو بذریعہ ایکٹ نمبر ۱۴- اسٹیم کے
دئے گئے ہیں عمل کیا ہو اپنے یہاں مقدمہ منتقل کرے اور میری رائے میں اس میں کسی کو شبہ نہیں ہو
کہ ایسا اختیار ہائی کورٹ کو حاصل ہونا بہت ہی ضروری ہے۔

بیلی صاحب جسٹس۔ میری بالکل یہی رائے ہے اور میں چیف جسٹس صاحب سے کلیتہاً
اتفاق کرتا ہوں۔

اسکاٹ صاحب جسٹس۔ میرے چیف جسٹس صاحب کی رائے سے کلیتہاً اتفاق کرتا ہوں
لیکن یہ ایک نہایت اہم معاملہ ہے اور یہ مفید ہو گا کہ تیارید ہمارے فیصلہ کے دلائل مزید جمع
کئے جاویں لہذا میں اوس تجویز پر ریاقت میں جو ابھی صادر کی گئی چند تجویزات مزید شامل کرتا ہوں
اختیار منتقل کرے مقدمات کا عدالت ادنیٰ سے قبل تجویز کے اوس صورت میں کہ اختیار برصاغت مزید

۵۵
ملک مختار علی
نام
ڈیپٹی ایڈووکیٹ
ایف سی ور

استعمال کیا گیا ہو یا احتیاج ساعت میں غلطی ہوئی ہو یا کوئی اور وجہ جائز موجود ہو سپریم کورٹ سابق کوذیل
اور سکے چارٹر مینی فرمان شاہی (دفعہ ۱) کے دیا گیا تھا کہ جسکی حصے سے اوس عدالت کو اختیار وقتدار عدالت
کنکس بیچ کا حاصل تھا یہ اختیار واسطے مناسب عدل گسٹری کے اور تقد ضروری سمجھا گیا ہے کہ
کل عدالتہائے کلینٹونی مالک نو آباد کو دیا گیا ہے اور یہ تجویز ہوتی ہے کہ کسی ایسے فقرہ مندرجہ
کسی اسٹیٹوٹ کی وجہ سے ہی کہ جسکے ذریعہ سے اختیار ساقط کیا گیا ہو اختیار مذکور عدالت
اعلیٰ کا بحالت کسی نقص صریح اختیار ساعت عدالت ماتحت کے قطعاً جاتا نہیں تھا
کالونیل نیک آف اسٹریلیا نام وین (۱) اختیار مذکور ذریعہ دفعہ ۱۵۔ چارٹر ایکٹ ہائی کورٹ
اسٹیٹوٹ ۱۸۵۲ء ۲۰ جلوس وکٹوریہ باب ۱۰۴م کے صریحاً قائم کیا گیا تھا اور بذریعہ اوس دفعہ کے
ایک اختیار عام نگرانی کا جہن انتقال شامل ہے بانفاظ صریح ہائی کورٹ کو اور چنگلہ عدالتوں کے
جواو سکے اختیار مصیغہ اسل کے تابع ہونے دیا گیا تھا اب یہ بحث باقی رہتی ہے کہ آبادہ مقدمہ حال
سے متعلق ہے اسکو اسٹیٹوٹ ۱۸۵۲ء جلوس وکٹوریہ باب ۱۵۔ دفعہ ۲۰ کے تجویز نا اوس اختیار
کا جواو پر رعایاے برطانیہ مذہب عیسائی ساکنان ریاست ہندوستانی مثل حیدرآباد کے
استعمال کیا جائے یا اختیار گورنر جنرل باجلاس کونسل رکھا گیا ہے نو اب گورنر جنرل بہادر
بے شک کوئی خاص اختیار محدود وجود مناسب سمجھیں قائم کر سکتے تھے مگر ذریعہ اشتباہ
۱۸۵۲ء (۲) کے گورنر جنرل باجلاس کونسل نے عدالت ہائی کورٹ بمبئی کو اختیار مصیغہ ابتدائی
واپس اور پر رعایاے برطانیہ مذہب عیسائی ساکن حیدرآباد کے عطا کیا۔

آئنا سے تقریر میں شبہ پیدا کیا گیا کہ آیا الفاظ اختیار مصیغہ اسل میں جواس مقام پر
استعمال ہو چکا ہے اختیار استعمال ہاؤر قسم نگرانی داخل تھا میری رائے میں یہ لحاظ لو عیب فایده
بخش اختیار مذکور کے اور اس امر کے کہ نظائر بتا میدا سکے پاتے جاتے ہیں ایسے شبہ کا یہ
مذریعہ قائم کرنے محدود کے درجہ ایک معنی وسیع تر معقول طور پر قائم ہو سکتے ہوں نہیں
کرنا چاہئے اگر اضعاف قانون (ملکہ جون کہنا چاہئے کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل) کا منشاء
یہ ہوتا کہ اختیار ہائی کورٹ کا جواو سکون بحیثیت عدالت اسل بذریعہ دفعہ ۱۵ فرمان شاہی
ہائی کورٹ کے دیا گیا تھا محدود کیا جواو سے تو میں یہ خیال کرتا ہوں کہ وہ منشاء بانفاظ
صریح طور پر ظاہر کیا جاتا اضعاف قانون کا یہ منشاء نہیں ہو سکتا کہ ایسے الفاظ سے کہ

(۱) مارچ ۱۸۵۲ء پر یوٹی کونسل جلد ۵ صفحہ ۳۳۳۔ (۲) دیکھو کورٹ آف انڈیا ۱۸۵۲ء صفحہ ۴۸۴ و ۴۸۵

۵۱۹۵
ملکہ مظفر علیہ صبر
نام
دوم دہلوی دیکھو دوس
یت والیف سی دوز

کہ جب تک تو میرے تہذیبی وسیع تر ہو چکی ہے اختیار خاص محدود اخذ کیا جاوے اور میں یہ بھی تحریر کرتا ہوں
کہ ایک حال کا فیصلہ اجلاسِ کامل بتائید اس کے ہے شیونانہاجی بنام جو باکاشی ناتھ (۱)
عدالت نے اپنی تجویز میں یہ فرمایا۔ اختیار نگہداری جو قریب قریب ضروری واسطے تصویر کشی کو
کے ہے سوائے اسکے سپریم کورٹ سے علاوہ نہیں کیا جاسکتا کہ نہایت میرج اور مخصوص اختیار
قانونی ہوں، یہ امر بھی بطور دلیل مزید قابلِ تحریر ہے کہ اگر ٹائی کورٹ اس اختیار کو استعمال
نہ کرے کہ جو اس کے مندرجہ عدل کسٹری کے قریب قریب ایسا ضروری معلوم ہو جائے کہ بغیر اسکے
پہل نہیں کیا کوئی اور عدالت ایسی موجود نہیں ہے جو اس کو استعمال کرے مثلاً فرض کر کے عدالت ہذا
یہ تجویز کرے کہ ایکٹ نمبر ۱۸۱۸۸۸ رعایاے برطانیہ ساکنان حیدرآباد سے متعلق ہے اور عدالت
ادنیٰ واقع حیدرآباد اس تعلق کو منظور کرے اس حالت میں اگر ٹائی کورٹ کو اختیار انتقال حاصل
ہو تو نوعیت برٹانیا کو دمان قبل اسکے کہ وہ اپنا حق قانونی نسبت تجویز دیکھو میرج کے حاصل کر کے
روبرو ایسی عدالت کے جس کو اختیار سماعت حاصل نہیں ہے اپنی نسبت تجویز عمل میں آنا منظور کرنا
پڑے گا اور پہل میں وہ فیصلہ منسوخ ہوگا اور مقدمہ واسطے تجویز دیکھو والیس کرنا پڑے گا۔
میں ایک اور دلیل بھی تحریر کرتا ہوں دیباچہ کسی ایکٹ کا بطور کلیہ واسطے اسکے سمجھنے
کے کہلاتا ہے اور بعض تحقیق کوئے فحواہ یا حد کسی اسٹیوٹ کے دیباچہ کا دیکھنا مناسب ہے
واضح ہو کہ ایکٹ متعلقہ اختیار ریاست کا غیر مشملہ ہے دیباچہ میں بعد بیان کرنے اس امر کے
کہ گورنر جنرل نے بذریعہ صلح اختیار واقعہ ابراہر حدود و برٹش انڈیا کے حاصل کیا ہے غرض ایکٹ مذکور
کی یہ تحریر کی گئی ہے کہ شکوک نسبت اس امر کے کہ کیا تک یہ اختیار واقعہ تالیف اور مخیر اور
قوانین برٹش انڈیا کے ہے اس دیباچہ کی مدد دفعہ کے پڑھنے سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے
کہ تصفیہ جملا امور متعلقہ اختیار کا معاملہ رعایا برطانیہ ساکنان ریاست ہا ہندوستانی کے جو
مجموعہ ضابطہ ہند کے ہونا چاہئے اس دفعہ سے نسبت اس بحث کے جس کا ہکو تصفیہ کرنا ہے
جو کچھ شک بانی ہو وہ سب رفع ہو جاتا ہے اور میری یہ رائے ہے کہ اگرچہ اشتہار ۱۸۱۸۸۸ میں
نسبت اس معنی کے جملا الفاظ اختیار مشملہ پہل کے قائم کرنے مقصود ہے کہ ذکر نہیں ہے
تاہم وہ معنی جو وائشاہی یا ٹی کورٹ میں الفاظ مذکور کے قائم کرنے گئے ہیں اختیار کر کے لیا جاتین۔
چیف جسٹس صاحب دیکھو کی تجویز میں جس سے حسب مذکور بالا جمکو پور اتفاق ہے

۱۸۵۵ء
ملک مشرق وسطیٰ
نام
ڈیڑی یا ڈیڑا
دائیت سی مدد

اور کچھ بجکڑ پانا نہیں ہے۔

مگر جولائی ۱۸۵۴ء میں گھٹن۔ چونکہ بحث متعلقہ اختیار منحہ سے فیصل ہو گئی اب میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ مقدمہ اس عدالت میں منتقل کیا جاوے یا یہ حکم صادر کیا جاوے کہ کنٹونٹ مجسٹریٹ مقدمہ کو واسطے تجویز کے اس عدالت کے سپرد کرے میں کہتا ہوں کہ اس عدالت میں تجویز واجب اور بلا طفرہ داری نہیں ہو سکتی اور وہ ملخص انصاف یہ امر مناسب ہے کہ مقدمہ کی یہاں تجویز عمل میں آوے کیونکہ تہا میں ٹن مجسٹریٹ ضلع میں اور وہ اپنی اس حیثیت کو دور نہیں کر سکتے بلکہ وہ محض ایک مجسٹریٹ رجسٹر اول میں پس لازم ہے کہ مقدمہ کی تجویز نہ رجسٹری عمل میں آوے اور سکندر آباد میں جوری قائم کرنے کا کوئی سامان نہیں ہے بغرض اسکے کہ سکندر آباد میں رعایا برطانیہ اہل یورپ موجود ہیں اس میں شبہ ہو سکتا ہے کہ آیا وہ جوری میں حاضر ہونے کے حکم کی تعمیل لازمی ہے کیونکہ وہ حدود برٹش انڈیا سے باہر ہیں کیونکہ تہا میں ٹن کے پہلے کسی مقدمہ کی جوری کے سامنے پیش ہو تجویز نہیں کی لہذا یہ تقرر مصلحت نہیں ہے کہ وہ اس مقدمہ کی تجویز نہیں چونکہ اس مقدمہ سے سکندر آباد کے لوگوں کو بہت تعلق ہو گیا ہے اور غالب نہیں ہے کہ وہاں ایسے اشخاص جو واسطے جوری کے مل سکیں جیسا کہ تعلق نہ ہو۔
الویریٹی۔ اگر فی الحال کوئی سامان جوری کے قائم کرنے کا نہیں ہے تو ایک ہفتہ کا وہ قائم ہو سکتی ہے سکندر آباد میں بہت سے باشندگان اہل یورپ ہیں اور ان میں سے اول اسٹنٹ ریزیڈنٹ جو سشن جج ہے بدد کسی عہدہ دار کے جیسکو ریزیڈنٹ مقرر کرے نہر اشخاص جوری کی طیار کوئے اور جوری مناسب طلب کرنے کی تدبیر کر سکتا ہے ممکن ہے کہ اس مقدمہ سے وہاں کے لوگوں کے دل میں بہت اثر پیدا ہوا ہو لیکن یہ بات کسی طرح پر ثابت نہیں ہوتی کہ وہ اثر خلاف ملائع ہے اور یہی تقرر ایک وجہ واسطے افعال کے ہو سکتی ہے ساجنٹ صاحب چیف جسٹس۔ ہماری وائسٹ میں درخواست سابلان کی جو واسطے اوٹھائیئے مقدمہ کے عدالت کنٹونٹ مجسٹریٹ سے اس عدالت میں سے منظور ہونی چاہئے گو ہیکہ اس امر کے خیال کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اگر تجویز مقدمہ کی سکندر آباد میں عمل میں آوے تو وہ واجب اور بلا طفرہ داری نہ ہوگی اگر تجویز نہ رجسٹری عمل میں آوے تو یہاں جوری یا اشخاص فوجی نہ ہونگے کہ جو قانوناً جوری میں حاضر ہونے سے بری ہیں وہاں بہت سے اہل یورپ ہیں جو فوج سے متعلق نہیں ہیں اور ان میں سے جوری بنائی جا سکتی ہے اور کوئی

۱۸۸۵ء
محکمہ سولہ ستمبر
ڈپٹی کمشنر
ڈپٹی سیکریٹری
ایچ ڈی سی ورنر

اس امر کے فرض کرنے کی نہیں ہے کہ ایسی جو ریسیڈر جی پی سی کے حق میں پہلے سے مایل ہوگی بلکہ غالباً وہ لوگ باعتبار وہ رجہ اسی جماعت کے ہوں گے کہ جنہیں سالمان میں پس اگر سکندر آباد میں بذریعہ جو ری کے تجزیہ میں آئیں گا سالمان موجود ہو کو کوئی وجہ مقدمہ کے منتقل کرنے کی نہ ہوگی گواہ صنف ہوتا ہے کہ کوئی ایسا سالمان موجود نہیں ہے سالمان سکندر آباد اس امر کا حال دریافت کرنے کے لئے تیار ہوا اور یہ جواب آیا ہے کہ وہاں کوئی سالمان نہیں ہے طرستانی نے کوئی شہادت خلاف اس کے پیش نہیں کی اور نہ کوئی وجہ اس امر کے فرض کرنے کے لئے پیش کی ہیں کہ سکندر آباد میں جو ری طلب کیا جاسکتی ہے قبل ایک ٹکٹ کے سکندر آباد میں بذریعہ جو ری کے تجزیہ کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ اس امر میں کہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ کلائٹ کوئی فہرست ایسی نہیں ہے کہ جس میں سے جو ری طلب کیا جاسکے پس ہماری یہ رائے ہے کہ مقدمہ عدالت ہائی کورٹ بھی میں خواہ مخواہ اڑھائی افسر ہم یہ ہدایت کوئے میں کہ حسب دفعہ ۵۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری جی پی سی کے اس کی ترمیم بذریعہ دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۸۸۵ء کے کی گئی ہے ایک حکم میں ہدایت بھیجا جاوے کہ کنٹرولمنٹ مجسٹریٹ متعین بتایہ ۹ رباع حال اس عدالت کے سپورٹ کے کہ جس دفعہ تین رو برو اس کے حاضر ہونے اور کل کا خدات متعلقہ مقدمہ یہاں ارسال کرے۔

مطابق اسکے حکم ہوا۔

اثریان منجانب مستیث - مشرک فیضی و مشرک بکلو۔
اثریان منجانب سالمان (ملزمان) مشرک فیضی و مشرک بکلو و مشرک دین شاہ۔

صدیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس ناہا بہائی ہری داس صاحب جس وسر ڈیوڈ برن صاحب جس
استصواب منجانب سشن جج مسورت

جانیٹ جج - مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۵ء دفعہ ۱۹۴ ص ۲۱ - درخواستیں حسب باب ۲۳ کے - سشن جج کا یہ اختیار کہ وہ جانیٹ سشن جج کو ہدایت تصفیہ کرنے درخواستیں مذکور کی بطور مقتدا متعلقہ کے کرے۔

۱۲ فروری ۱۸۸۵ء
ایچ ڈی سی ورنر
۳۵۱

درخواستیں جو بموجب باب ۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۵ء کے پیش ہوں جانیٹ سشن جج کے پاس بموجب دفعہ ۱۹۴ ص ۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہیں بھیجی جاسکتیں جس سے

۱۸۸۵ء
مجموعہ ضابطہ فوجداری
سشن جج

جائٹ سشن جج کے واسطے نوٹھا تصفیہ کرنا جائز ہو جاوے کیونکہ جائٹ سشن جج کے واسطے سخت مخالفت استعمال کر کے کسی اختیار کی مجموعہ اختیارات حسب باب ۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے اور دفعہ ۱۹۱۳ من ۲ میں ذکر کرتے ایسے مقدمات کا ہے جو واسطے تجزیہ کے ہوں۔

یہ مقدمہ واسطے ۳۴ حکم ہائی کورٹ کے اسے ایچ انون صاحب قایم مقام سشن جج سورت۔ (تحریر کیا)۔

حاکم موصوف نے مقدمہ کو اپنی چٹھی نمبر ۱۸۷ مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۵ء میں سب ٹریل تحریر کیا۔ ایٹلی ٹا حکمنامہ بائیکوٹ نمبر ۱۸۱۳ مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۸۸۱ء کے میں سب ٹریل گزارش

کرتا ہوں

۱۔ بموجب نظریہ بائیکوٹ متذکرہ حکمنامہ مذکور کے جائٹ سشن جج بروج نے میرے پاس واسطے تصفیہ کے ۶ درخواستیں متعلق ایسے مقدمات کے جن کا فیصلہ ضلع بروج مجسٹریٹوں نے کیا تھا اور وہ درخواستیں بموجب دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۱ء) کے حاکم موصوف نے کی تھیں اور سال کہیں یہ درخواستیں ان کے بیان قبل اسکے کہ نظریہ ہائی کورٹ کی (۱) ان کے پاس پہنچی گذری تھیں تیار نہ کیا۔ اس حال میں نے وہ درخواستیں یہ تحریر حکم ذیل ان کے پاس واپس کیں۔

۲۔ جائٹ سشن جج کو بموجب نظیر حال عدالت ہائی کورٹ بمقامہ درخواست موسیٰ ایل (۱) کے یہ اختیار نہیں پایا جاتا کہ یہ درخواستیں اور اسی قسم کی اور درخواستیں بموجب باب ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے پیش ہوں سماعت کریں جب تک کہ سشن جج ان کو حاکم موصوف کے پاس ارسال نہ کریں چنانچہ ایسا ہی کیا جاتا ہے۔

۳۔ مشر شہا کرنے تیار نہ کیا۔ ۲۰ ماہ حل درخواستہاے مذکور ساتھ اپنی چٹھی نمبر ۶۲ کے جو سب ٹریل ہے پھر ارسال کیں۔

۵۔ میں کاغذات (یعنی درخواستوں) سندرجہ حاشیہ کی رسید کا اقرار کرتا ہوں اور یہ تحریر کرتا ہوں کہ مجھ کو اس امر میں نہایت سخت شبہ ہے کہ آیا مجھ کو اختیار نوٹھا تصفیہ کرنا تھا ہے کیونکہ ہائی کورٹ نے صاف یہ تجویز کی ہے کہ جائٹ سشن جج اختیارات سشن جج کے باب ۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے استعمال نہیں کر سکتا۔

۱۸۸۵
استصواب مجاہد
انکے سشن جج سورت

۶۔ بمعنی اس تجویز کے یہ ہیں کہ من حسب باب ۳۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے متعلق استصواب و نگلانی کے ہے کا رد وائی کرنے سے قطعاً ممنوع ہوں اور اسکی تائید فقہ و مابعد سے ہوتی ہے جس میں بائی کورٹ نے صریحاً جج سشن جج کو اس وقت کا تصفیہ کرنے کی ہدایت کی ہے کہ جسکے متعلق یہ نظیر صادر ہوئی ہے پس اس حالت میں بھی کہ آپ ایسی درخواستیں میرے پاس ارسال کریں میں کہاں سے اندازی کر سکتا ہوں۔

۷۔ میں یہ بھی تحریر کرتا ہوں کہ اس اشتہار میں جسکی رو سے میں جانیٹ سشن جج مقرر ہوا ہوں (نمبر ۱۳۹۶۔ مورخہ ۲۳ فروری ۱۸۸۵ء صفحہ ۱۶۴۔ گورنمنٹ گزٹ بمبئی) مجھکو ہدایت تجویز کرنے اور مقدمات واپیلوں کی جو سشن جج قسمت سورت واسطے تجویز کے اس کے سپرد کرے تھے اور میری رائے میں لفظ مقدمات کے بمعنی نہیں سمجھے جاسکتے کہ اس میں اس قسم کی درخواستیں جیسی کہ آپ نے میرے پاس واپس کی ہیں داخل ہیں اور لفظ تجویز کے یہی اور اس سے غیر متعلق ہوگا۔

۸۔ باین وجوہ میں کا غذات مذکور کو سپرد سال کرتا ہوں اور درحالیہ آپ مجھ سے اتفاق نہ کریں یہ التماس کرتا ہوں کہ آپ یہ معاملہ عدالت اعلیٰ کے روبرو پیش کریں کہ جس سے یہ امر صاف طور پر ہمیشہ کے لئے طے ہو جاوے۔

۹۔ اندرین حالات میں یہ التماس کرتا ہوں کہ آپ جبکو حکام عالی مقام کے حکم سے نسبت اس امر کے معزز فرائین کہ آیا مشرٹلہا کر کا ان درخواستوں اور اسی قسم کی درخواستوں کی سماعت کرنے سے بطور ایسے مقدمات کے جو سشن جج قسمت حسب ضمن ۴۔ دفعہ ۱۹۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۔ ۱۸۸۴ء) کے واسطے تجویز کے اس کے سپرد کرے انکا کرنا جائز ہے۔

نانا بہائی ہری داس صاحب جسٹس۔ اگر درخواستیں متذکرہ فقہ و چٹھی نامہ تمام سشن جج نمبر ۱۸۔ مورخہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۵ء واسطے استعمال اختیار سشن جج حسب باب ۳۲۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۔ ۱۸۸۴ء) کے ہوتی تو ہماری رائے میں مشرٹلہا کر کی رائے قانونی درست ہے دفعہ ۱۹۔ ضمن ۲۔ صرف اور مقدمات سے متعلق ہے جو واسطے تجویز کے سپرد جانیٹ سشن جج کے لئے جاوین۔

صیغہ نگرانی فوجداری

۱۸۸۵
۴ مارچ
صیغہ کتاب
انڈین لارڈز
۲۵۶

باجلاس نا نا بہائی ہر داس صاحب جسٹس و سٹر وٹو وٹو برن صاحب پرنٹ جسٹس
ملکہ معظمہ قیصر ہند نام پستچی بر جو رنجی *
آبکاری - ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۱۸۸۴ء و دفعات ۴۳ و ۵۳ - قبضہ
آلات کشیدہ شراب

محض قبضہ آلات کشیدہ شراب کا بلا عینس کے جرم نہیں ہے جو حسب دفعہ ۴۳ - ایکٹ آبکاری
(بمبئی نمبر ۱۸۸۴ء) کے قابل سزا ہو۔

یہ بات محض اونہیں صورتوں میں ہوتی ہے کہ جب ایسے قبضہ کی بابت وجوہات قابل اطمینان
نہیں ظاہر کی جاتی ہیں کہ بموجب دفعہ ۴۳ کے تاوقتیکہ خلاف اسکے ثابت نہ کیا جاسے یہ تھیں
کر لیا جاتا ہے کہ اس شخص نے جس کے قبضہ میں آلات مذکور ہیں ارتکاب جرم شدہ کو دفعہ ۴۳ کا کیا
یہ ایک درخواست بغرض استعمال اختیار نگرانی عدالت ہائی کورٹ کے حسب دفعہ ۹۳
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء کے تھی۔

بلزیم کی فیسٹ راجا رام پرانند مجسٹریٹ درجہ دوم مقام بلسا رنے بابت اس جرم کے
کہ اس نے آلات کشیدہ بغرض طیاری شراب اپنے قبضہ میں رکھے بموجب دفعہ ۴۳ - ایکٹ
بمبئی نمبر ۱۸۸۴ء کے تجویز ثبوت جرم صادر کی اور حکم سزا دے مبلغ ۵۰۰ روپے جرمانہ و در صورت
عدم ادائے ایک ماہ قید سخت کا صادر کیا اور آلات مذکور رکھا جب کلکٹر کے پاس بغرض نیلام
پہنچائے گئے۔

مجسٹریٹ نے برنباے اقبال بلزیم کے جسکی تائید دیگر شہادت مدخلہ مقدمہ سے ہوئی یہ تجویز کیا
کہ بلزیم ایک موضع میں جو ریاست ہندوستانی دہرم پور میں واقع ہے آبکاری شراب کا تھا یہ کہ
اوس کے موضع مذکور میں اپنی دوکان بند کر دی تھی اور آلات کشیدہ اپنے خاص گاہنویں جو قلمرو
برطانیہ میں واقع ہے لے آیا تھا کہ جہان کے پولیس ٹھیل کو اوس نے اپنی اس کارروائی کی اطلاع کر دی
تھی اور یہ کہ وہ اوکو بغرض فروخت بلسا رنے لیا تھا اور یہ کہ پولیس اوس کے مکان پر آئی اور
اوس کے آلات کو اس بنا پر لے گئی کہ چونکہ اوس کے پاس کوئی ٹھنسن تھا لہذا آلات مذکور اوس کے
قبضہ میں بطور ناجائز تھے۔

۱۸۱۵ء
ملکہ معظمہ کی سرکاری
نام
ملکہ نائینجی برہمچاری
دہلی
۱۸۱۵ء

برہمچاری اس تجویز کے مجسٹریٹ درجہ دوم نے اور مجسٹریٹ درجہ اول نے بصیغہ اسلیم کو مجرم
حسب دفعہ ۴۲ ایکٹ آبکاری کے تجویز کیا۔

مزمع نے بنا بریں سوخی اپنی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے عدالت ہائی کورٹ میں درخواست گذرانی
نانک شاہ جہانگیر شاہ طالع یا رخاں۔ منجانب کسابل۔ کوئی شخص تا وقتیکہ وہ حسب دفعہ ۵۲
اپنے قبضہ کی وجہ بیان کرنے سے قاصر ہے بلکہ بلا لیسنس متاعبت آلات کشید شراب کے
قابل سزا نہیں ہے ہر دو صاحبان مجسٹریٹ نے اس تجویز کرنے میں کہ محض قبضہ بلا لیسنس کے کافی تھا
غلطی کی کسی امر کو داخل جرم کرنے کے لئے موجود کی کسی جزو بدیانتی کی ضرور ہے اور بقدر مزید
کوئی کسی قسم کا ایسا جزو موجود نہ تھا۔

نانا بہائی ہریداس صاحب جسٹیس۔ یہ واضح ہوتا ہے کہ مزمع نے اپنی برہمچاری ریا
ہندوستانی دہرم پور میں آبکار شراب تھا جو کہ میاواؤں لیسنس کی جو پیشہ مذکور کے کرنے کے واسطے
تھا متقاضی ہو گئی تھی مزمع نے اپنے آلات منسی کو جو اس کی تجارت میں مستعمل ہوتے تھے دہرم پور سے
منتقل کیا اور انکو فروخت کی غرض سے لیسار لئے جاتا تھا راستہ میں اس نے پولیس پٹیل مقام کوٹہ
جو ایک موضع قلم و برطانیہ میں واقع ہے اس بات کی اطلاع کر دی کہ اس کے پاس اس قسم کے آلات
میں اور وہ انکو فروخت کرنے کے لئے جاتا تھا اس بیان میں مزمع کی تائید پولیس پٹیل کوٹہ نمبر ۶
(بھوان کالہ) نے کی اور اس میں کوئی شہادت واسطے ثبوت اس امر کے موجود نہیں ہے کہ یہ بیان
جو وہاں ہے اگر بیان مذکور صحیح ہے تو مزمع نے اپنے قبضہ آلات مذکور کی بابت وجوہ قابل اطمینان ظاہر
کرنے کا وہ قیاس جو حسب دفعہ ۵۲ ایکٹ آبکاری بھی نمبر ۵۲۵ کے اوصاف تو نہیں
پیدا ہوتا پیدا نہیں ہوتا ہے ہر دو عدالتوں کے تحت نے اس کیفیت پر لحاظ نہیں کیا ہے اور بھو یہ
واقع نہیں ہوتا کہ محض قبضہ بلا لیسنس اس قسم کے آلات کا ایک جرم حسب دفعہ ۴۲۔ قابل سزا ہے
یہ محض اوہیں صورتوں میں ہوتا ہے کہ جب قبضہ کی نسبت وجوہ قابل اطمینان بیان نہیں کی جاتی ہیں
کہ بموجب دفعہ ۵۲ تا وقتیکہ خلاف اسکے ثابت ہو یہ قیاس کر لیا جاتا ہے کہ مزمع نے ارتحباب جرم
مذکورہ دفعہ ۴۲ کا کیا۔

پس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا نسخ کے جائیں اور مذکورہ ناگو اصول کر لیا گیا ہو مزمع کو واپس دیا جائے
نانک شاہ جہانگیر شاہ طالع یا رخاں۔ میں عدالت سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ حکم واپسی آلات
مذکورہ کا جو کلکٹر کے قبضہ میں ہیں صادر فرمایا جاوے۔

۸۸۵
ملک المظفر علی
پیشوئی برادر

نانا بہائی ہر داس صاحب جس سے پہلو اسکی بابت کوئی حکم دینے کی ضرورت نہیں
جب تجزہ ثبوت جرم مستحق ہو گئی تو لازم کہ او سکے آلات یا اونکی قیمت بلا شکہ لے گی۔

صیغہ اپیل فوجداری

۱۵۵۰
۱۹ جون
صغیر الدین لکھنؤ
۱۹۵۰

باجلاس نانانہائی ہریداس صاحب جسٹس مسٹر ڈیوڈ ربرن صاحب بیروٹ جسٹس
 گورنمنٹ احاطہ عکسٹی اپلائٹ بنام دوویام بن بسا پارسا پٹنٹ +
 اسلوحہ قبضہ اسلوحہ تعلقہ بادامی سیکٹ اسلوحہ ہند نبر ۱۱ شکار دغوات ۱۹۱۵ء ایکٹ
 ۱۸۶۲ دفعہ ۳۳ ضمیمہ ۱۷۱۷-۲۰۱۷-

صنعت ۳ دفعہ ۳۰ ایکٹ ۱۱- مسئلہ ۴- متعلقہ طریقہ و آمد و فروخت بلقیہ تعلقہ بادامی کلکتہ ٹریڈ انگی
سے بوقت نفاذ ایکٹ ۱۱- مسئلہ ۵- بند نمبر ۱۱- مسئلہ ۶- کے متعلق نہ تہی اور اشتہار کو گزشتہ بند نمبر ۱۱-
مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۳۷ء میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ احکام ایکٹ ۱۱- مسئلہ ۱۱- جس طرح پر کر وہ سب
ایکٹ ۱۱- مسئلہ ۱۱- کے ترمیم کے لئے ہین بمبار دیگر مقامات کے بادامی میں نافذ ہین بموجب صنعت ۳-
دفعہ ۳۰- ایکٹ ۱۱- مسئلہ ۱۱- کے کوئی حکم مشعر لے جانے جہاں رین کے نہیں ہے لہذا ہین
عدم موجودگی کسی اشتہار کے حسب دفعہ ۱۱- ایکٹ ۱۱- مسئلہ ۱۱- کے جسکی رو سے منظور ہین ماقبل
نواب گوندریل بہادر بہ اعلیٰ کونسل کے احکام دفعہ ۱۱- کے متعلق نہ تہی سے متعلق کئے گئے ہین قبضہ
ہتہا ران بلالینس کا تعلقہ مذکور ہین بموجب دفعہ ۱۱- کے قابل اثر انہیں ہے۔

اپیل نڈا ایک اپیل منجانب گورنمنٹ کی بجوایہ دفعہ ۱۹م مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۷ء بنا رضی حکم اسی میک کالم صاحب مجسٹریٹ درجہ اول مقام کلادگی کے نہیں جو شعبرائت دود بام بن بسا پاکہ جرم قصہ میں رکھنے تہیاریوں بلا لیسنس تمام تعلقہ یاد کی حسب دفعہ ۱۹۔ ایکٹ اسلحہ ہند نمبر ۱۱۔ ۱۸۷۷ء سے تھا۔

در شریک کالم نے وجوہ بابت بریت ملزم کے حسب ذیل بیان کئے تھے۔

مجموعہ واضح نہیں ہوتا کہ اشتہار کو گورنمنٹ نمبر ۱۱۱ مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۷۴ء میں جج صفحہ ۱۷۶-
گورنمنٹ گزٹ بمبئی قبضہ ملوار کا یا خیر کا کدو داخل دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۱-۱۸۷۴ء کر گیا ہے دفعہ ۱۵
ایکٹ ۱۱-۱۸۷۴ء مرتبہ این مقامات سے متعلق ہے جن میں دفعہ ۳۲ ضمن ۲-ایکٹ ۱۱-۱۸۷۴ء
نافذ تھی جن سے کہ گورنمنٹ نے اس دفعہ کو بالخصوص متعلق کیا تھا الفاظ دفعہ ہذا میسر

۱۸۸۵ء
محکمہ انٹرنیٹ احکامات
نام
دو دیا نام
ادارہ

راے میں مقدمہ اسے متعلق ہیں اور جو کچھ یہ دریافت نہیں ہوتا کہ دفعہ مذکور کبھی کسی تعلقہ وقوعہ
منع ہذا سے بالخصوص متعلق کی گئی تھی۔

۱۰ اگر وہ جب مذکورہ بالا متعلق نہیں کی گئی ہے تو وہ محض اہل مقامات سے متعلق ہے کہ جنہیں اہل وقت نفاذ ایکٹ
۱۱ ششماہ کے دفعہ ۳۳ میں ۱۱ ایکٹ اس ششماہ نافذ تھی اور دفعہ ۳۳ میں ۱۱ ایکٹ ۱۱ ششماہ محض اہل مقامات
میں نافذ تھی جنہیں حکم بنا پر تلاش عام تھی اور اس کے بموجب ایکٹ ۱۱ ششماہ کے صادر کیا گیا تھا۔

۱۲ میں خیال کرتا ہوں کہ قبل اسکے کہ میں بموجب دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۱ ششماہ کے کسی مقدمہ کی

سماعت کروں میرے نزدیک مجھ کو یقیناً یہ اطمینان کر لینا چاہئے کہ یا تو یہ کہ دفعہ ۱۱ بالخصوص

اوس مقام سے متعلق کی گئی ہے جہاں تلواریں برآمد ہوئی یا یہ کہ دفعہ ۳۳ میں ۱۱ ایکٹ ۱۱ ششماہ

تاریخ یکم اکتوبر ۱۸۸۵ء نافذ تھی کہ جس تاریخ کو ایکٹ ۱۱ ششماہ نافذ ہوا تھا اور چونکہ میں دفعہ

مذکور محض اہل مقامات سے متعلق تھیں جنہیں حکم واسطے تلاش عام تھی اور ان کے صادر ہونے کا

ہو مجھ کو اس بات کا اطمینان کرنا چاہئے کہ اس قسم کا حکم قبل نفاذ ایکٹ ۱۱ ششماہ کے صادر

کر گیا تھا اشتہار گورنمنٹ نمبر ۱۱ مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۸۵ء میں یہ اشتہار کیا گیا ہے کہ ایکٹ

نمبر ۱۱ ششماہ تاریخ مذکور نافذ تھا مگر میری رائے میں ایسا اشتہار سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ

تلاش عام اس کے قبل تاریخ نفاذ ایکٹ ۱۱ ششماہ کے عمل میں آئی تھی میری دانست میں مجھ کو

قبل اسکے کہ میں مقدمہ کی حسب دفعہ ۱۵ سماعت کروں یا تو ایسا اشتہار ملنا چاہئے جس سے

دفعہ مذکور اہل تعلقہ ہمارے سے چکا معاملہ میرے روبرو پیش ہے بالخصوص متعلق کی گئی ہو یا

وہ حکم یا نقل مصدقہ اس کی ملنی چاہئے جو واسطے تلاش عام اسلوحہ کے تعلقہ ہمارے مذکور میں

صادر ہوا ہو۔

اصول قانونی یہ ہے کہ قوانین لغزیری کی تاویل سختی ہونی چاہئے اور میں نہیں خیال کرتا کہ مجھ کو

بوجہ اسکے کہ گورنمنٹ نے بیان کیا ہے کہ ایکٹ ۱۱ ششماہ میں نافذ تھا یہ فرض کر لینا

قرین انصاف ہوگا کہ حکم تلاش عام اس کے قبل نفاذ ایکٹ ۱۱ ششماہ کے صادر ہو چکا تھا۔

راؤ صاحب دی این امینڈ لیک وکیل سرکار منجانب اس بلات۔ بحث یہ ہے کہ آیا دفعہ ۱۵۔

ایکٹ اسلوحہ نمبر ۱۱ ششماہ باوامی میں نافذ ہے یا نہیں کسی اشتہار گورنمنٹ کا بموجب دفعہ مذکور

کے صادر ہونا معلوم نہیں ہوتا مجھ کو کوئی خاص احکام گورنمنٹ کے ایسے دستیاب ہوئے

جنکی رو سے تعلقہ مذکور کے ہتھیار لے لئے گئے ہوں یا جنکی رو سے تلاش اسلوحہ کی ہر ایک کی گئی ہو

مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۵۷ء
مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۵۷ء
مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۵۷ء

اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کہ تعلقہ بادامی ایک ایسا مقام ہے جس سے دفعہ ۳۳ ضمن ۲- ایکٹ ۱۸۵۷ء بوقت نفاذ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے متعلق تہی میں اوس بیان پر جو اشتہار نمبر ۱۱- مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۵۷ء میں مندرج ہے جس میں بادامی کا ذکر ہے اسد لال گروا ہوں بموجب سرکار حکم گورنمنٹ مورخہ ۲۸ اگست ۱۸۵۷ء کے صاحب محبٹرٹ ضلع بیلگام کو جس میں اوس وقت بادامی واقع تھا اختتام تیزی اس بات کا دیا گیا تھا کہ اپنے ضلع کے ہتھارے کے یہ دفعہ نہیں ہوتا کہ آیا ضلع مذکور یا اوس کے کسی جزو میں سے کبھی واقعی ہتھارے لے لئے گئے تھے۔
منجانب ملزم کوئی حاضر نہیں ہوا۔

عدالت نے غور فرمایا۔

۱۸- جون- ویڈر برن صاحب جسٹس - مقصد یہ امین گورنمنٹ بمبئی بنا راضی ایک حکم اوت کے اپیل کرتی ہے جو شریک کالم محبٹرٹ درجہ اول تمام کلاوکی نے مقصد ۲۰ وادیام بن بسا یا صادر کیا تھا جو بموجب دفعہ ۱۹- ایکٹ ۱۸۵۷ء کے الزام اپنے قبضہ میں رہنے ایک ملو کا علاقہ احکام دفعہ ۱۵- ایکٹ مذکور کے لگایا گیا تھا قبضہ ملو سے ملزم کو انکا رہنمیں ہے کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ شریک کالم کی زمین اس قسم کا قبضہ اندر حدود تعلقہ بادامی کے جہاں ملزم حکومت رکھتا ہے اور کہ جہاں جرم ملزم کا ارتکاب ہوا تھا داخل جرم نہیں ہے۔

امتناع قبضہ اسلحہ بموجب دفعہ ۱۵- کے مقامات ذیل سے متعلق ہے۔

(۱) ہر مقام جس سے بوقت نفاذ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے دفعہ ۳۳ ضمن ۲- ایکٹ ۱۸۵۷ء متعلق تہی اور۔

(۲) ہر مقام جس سے کہ کوکل گورنمنٹ بنظوری ماقبل نواب گورنر جنرل بہادر بہادر اجلاس کونسل کے بذریعہ اشتہار مندرجہ گزٹ سرکاری مقامی کے دفعہ مذکور کو بالخصوص متعلق کرے۔

یہ بیان نہیں کیا گیا ہے کہ اشتہار بموجب صورت دوم کے صادر کیا گیا ہے لہذا قابل تجویز یہ ہے کہ آیا بوقت نفاذ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے دفعہ ۳۳ ضمن ۲- تعلقہ بادامی سے متعلق تہی میں بلا حلقہ دفعہ ۳۳ کے یہ دفعہ ہوتا ہے کہ قبضہ اسلحہ کا بموجب دفعہ مذکور کے مقامات ذیل میں ناجائز رہا ہے۔

(الف) ہر مقام میں جس میں ایکٹ گورنمنٹ پریزیڈنسی نے بموجب ضمن اول کے حکم لے لئے جانے اسلحہ کا صادر کیا ہے ایسا حکم دیکھو ضمن ۵ گزٹ سرکاری میں شہر کیا جاوے گا اور

(ب) ہر مقام میں جس میں کہ حکم بنا بر تلاش عام اسلحہ صادر ہوا ہے اور بموجب ایکٹ ۱۸۵۷ء کے

۱۸۸۵
محکم دلائل سے مزین
موضوعات پر مشتمل
دورنامہ

ہو نہ نافر ہے اس قسم کی تلاش کا بموجب دفعہ ۲۲ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے اختیار کیا گیا ہے جس میں یہ حکم ہے کہ کوئی گیسٹ گورنمنٹ کسی احاطہ کو جائز ہے کہ یہ حکم دے کہ کسی ضلع یا تمام مندرجہ حکم گورنمنٹ بذریعہ کسی عہدار یا انتخاب مندرجہ حکم گورنمنٹ کے تلاش عام اسکو عمل میں آوے۔

وفات ہذا کو کچا پڑھنے سے یہ بات صاف معلوم ہوتی ہے کہ دفعہ ۳۳ ضمن ۱ کی نسبت کسی مخصوص منی میں تعلقہ بادامی سے متعلق ہذا صفت اور صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ منجملہ شرائط ذیل کے ایک یا دو کی پوری ہوتی ہو یعنی یا تو (الف) کوئی حکم نسبت لے لینے ہتھیار لین کے حسب ضابطہ شہر کیا گیا ہو یا (ب) تلاش عام اسکو کا حکم کیا گیا ہو اور اس قسم کے حکم میں ہر صورت تعلقہ بادامی میں مذکورہ خاص ہو۔ کیا اس قسم کا کوئی حکم موجود ہے نسبت اس امر کے اکیلے تعلیم سرکار نے ہکو ایک اشتہار مندرجہ گورنمنٹ گزٹ نمبری ۱۲ مورخہ ۱۹ فروری ۱۸۷۷ء کا حوالہ دیا ہے اس اشتہار میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ احکام ایکٹ ۱۸۷۷ء (متعلقہ طیارسی و آمد و رفت اسلحہ و سامان جنگی و نسبت ان نظام حق رکھنے و استعمال کرنے) اختیار نہ کر کے متعلق عطا اختیار لے لینے ہتھیار لین کے بعض صورتوں میں (جس میں پر اور بموجب ایکٹ ۱۸۷۷ء کے ترمیم ہوا ہے بعض مقامات و اضلاع مخصوصہ میں منجملہ جن کے تعلقہ بادامی بیان کیا گیا ہے نافذ ہیں۔ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کہ اس دفعہ کے بموجب اور کسی غرض سے اشتہار مذکور قریب تین ہفتہ قبل صادر ہوئے ایکٹ اسلحہ جدید (نمبر ۱۱۷۷ء) کے مشہور کیا گیا تھا کوئی بات موجود نہیں ہے۔ اکیلے تعلیم سرکار ہماری نسبت اس امر کے رہنمائی نہیں کر سکتے اور اشتہار مذکور جہاں تک کہ اس فقرہ کو جو اس میں سے اذیل کیا گیا علاقہ ہے ہکو بے اثر معلوم ہوتا ہے کیونکہ بموجب وفات ۵۴ ۵۵ ایکٹ ۱۸۷۷ء کے ایکٹ مذکور ۱۸۷۷ء سے کل اپریل ۱۸۷۷ء میں نافذ ہوا اور (برتریمیاٹ خفیف) بذریعہ ایکٹ ۱۸۷۷ء کے اس وقت تک نافذ رہا کہ جب ہ حسب دفعہ ۳۳ ایکٹ ۱۸۷۷ء کے فسخ کیا گیا۔ لہذا ایکٹ مذکور کا بعض مقامات مخصوصہ میں نافذ ہونا بیان کرنا فضول تھا۔ اسکا مقصد و مراد چاہے جو کچھ ہو اشتہار مذکور کی یہ تاویل نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایک حکم سرے لینے اسکو کے بموجب دفعہ ۳۳ ضمن ۱ ایکٹ ۱۸۷۷ء کے تھا۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس میں بطور کہ ہتھ نہ کرنا اختیار لے لینے اسکو کا بعض صورتوں میں کیا گیا، مگر اس سے مراد صادر کرنے کسی حکم خاص سے نہیں ہے کہ جس کے بغیر میں لینا اسکو کا عمل میں نہیں آ سکتا مزید بلکہ ہکو ایک سرکلر مورخہ ۲۱ اگست ۱۸۷۷ء کا حوالہ دیا گیا ہے جو مشہور انحال بعض اختیارات تیزی لے لینے اسکو کے مہمان چیف سکریٹری گورنمنٹ بنام جیمز بیٹن بلیکام ہے کہ جس ضلع میں

۱۸۵۵ء
گورنمنٹ آف
بنی
روڈ بام

تعلقہ بادامی اوسوقت داخل تھا گو سرکار کو اطلاع ہو چکی تھی مگر بنا بر تلاش عالم اسلام کو جب ہندو ۲۵ ایکٹ
۱۸۵۵ء میں تصویب نہیں ہو سکا کیونکہ ایک مذکورہ ۱۱۱۱ ایکٹ صادر نہیں ہوا تھا یعنی سرکار کے جاری
ہونے سے زیادہ زیادہ بعد تک۔ پس یہ واضح ہوتا ہے کہ دفعہ ۳۲۔ ضمن ۱۸۵۵ ایکٹ ۳۱۔ ضلع ۱۸۵۵
بقوت نفاذ ایکٹ ۱۱۱۱ کے تعلقہ بادامی سے متعلق نہ تھی۔

آنحضرت کو صاحب موصوف نے بنا بر تلاش احکام ارقہ مجملہ بالا کے مہلت لی مگر حکام
مذکورہ کو نہ دکھلا سکے پس ہماری یہ رہے کہ ایکٹ کے تحت ثابت نہیں کیا ہے کہ وہ
جو ججسٹریٹ درج اول نے قایم کی ہے نا درست ہے اور ہم اپیل نہ کرنا منظور کرتے ہیں۔
اپیل ڈسمس ہوا۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس نانابھائی ہیراس صاحب جسٹس سٹریٹو وٹھربھن صاحب پرونیٹ جسٹس

بمقام درخواست لکھ اگو یا

ایکٹ آبکاری بمبئی نمبر ۱۸۵۵ء دفعات ۳۲۔ ضمن ۱۸۵۵ء مور کے پہلے کا قیضہ کیا۔
دورانی فروشنده پہل کی اوس حالت میں کہ خریدار اسکا استعمال ناجایز اور بے تقیضہ کرے
پہل مذکور سے کرے۔ بارشہوت۔

مض قیضہ کے پہلے کا کوئی جرم حب دفعہ ۱۸۵۵ء ایکٹ آبکاری نمبر ۱۸۵۵ء کے تحت ہے کہ قیضہ
پہل مذکور کا واسطے افراط کشیدہ کے متجانب مدعی ثابت کیا جا سکے اور فروشنده پہل مذکور کا قیضہ
میں قابل مواخذہ ایسی صورت میں کہ کوئی استعمال جائز پہل کا بھاسکے کہ وہ اس کے قبضہ سے نکل
گیا ہوگا جاسے۔

یہ درخواست واسطے غرضی حکم ثبوت جرم ذمہ و مصدقہ اور مجاہد لکھ رام ججسٹریٹ درج اول
مقام سوٹ کے ہے۔

سبیل فروشنده پہل مولا کا ہے اور اوس نے ثنائے اپنے کاروبار میں کیوں پہل
خوشحال واجی راہ کے ہاتھ فروخت کیا اور اوس نے اسکی شراب کشیدگی اور بعد خورنے کے اس
جرم کی بابت ثنائی پر طبق تحقیقات متجانب چیف پولیس کا انشیل ثبت اس امر کے کہ

یہ درخواست نظر ثانی فوجداری نمبر ۱۸۵۵ء

۱۸۵۵ء
۱۸۵۵ء
۱۸۵۵ء
۱۸۵۵ء

۱۸۵۵
شعبان
۱۲۷۵
لکھنؤ

پہول کا طریق کار و بار جو قابل اطمینان ثابت ہے پس یہ نہیں کہا جاسکتا کہ استعد میں حسب
ذوق ۵۲ کوئی قیاس پیدا تھا ہے اور چونکہ کوئی ایسا قیاس پیدا نہیں ہوتا لہذا یہ لازمہ مستغنیث کے ہے
کہ یہ ثابت کر سکے کہ لازم پہول مور کا اپنے قبضہ میں انقضائے شراب کے رکھتا تھا چنانچہ مستغنیث
اس امر کے ثابت کرنے سے قاصر رہا۔

نہیکہ دار شراب کے ملازم کی اس شہادت سے کہ ناجائز کثیدہ لعلقہ لمبار میں مروج ہے مجسٹریٹ نے
یہ قیاس کیا کہ لازم مقدمہ پہول مور کا اپنے قبضہ میں اس ارادہ سے رکھتا تھا کہ اس کو خود ناجائز
کثیدہ شراب میں استعمال کرے یا دیگر اشخاص جو اس سے خرید کریں استعمال کریں ہم اس دلیل کو قبول
نہیں کر سکتے یہ بھی ظاہر ہے کہ لازم مواخذہ واریات اس استعمال کے نہیں ہو سکتا جو خیر اللہ
مال نے بعد اس کے کہ وہ اس کے اختیار کے نکل گیا کیا۔

یہ بیان مندرجہ تجویز مجسٹریٹ کہ مور کا پہول اس ضلع میں آدمی یا جانور نہیں کہاتے ہیں
خلافت بیان حلفی گواہ نمبر ۲۳۔ (چھوٹا مال و سند اس کے ہے۔
تجویز ثبوت جرم و حکم منقضوخ کئے جاتے ہیں جرمانہ اگر وصول کیا گیا ہو واپس دیا جائیگا۔
تجویز ثبوت جرم و حکم منقضوخ کئے گئے۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

اجلاس نانابھائی ہیرا اس صاحب جسٹس و سر ڈیوڈ ڈیربرن صاحب پرنسٹن جسٹس
بمعاہدہ فرماست رکھا جی ۵۵

۱۸۵۵
۶ جولائی
۱۲۷۵
صنعتیہ زمین لکھنؤ
۵۵۸

مجموعہ تعزیرات ہند (الکٹ ۴۴) دفعات ۳۵۷۳ تا ۳۵۷۵۔ قواعد یا احکام عاملانہ مصدقہ
گورنمنٹ مطبوعہ کتاب ریونیو ہند بک مونسٹیرن۔ کارپوریشن کا واسطے استعمال عہدہ دالین بکری
کے پکڑنا کہاں تک جائز ہے۔

قواعد یا احکام عاملانہ مصدقہ گورنمنٹ مطبوعہ صفحات ۱۷۶ و ۱۷۷ کتاب ریونیو ہند بک مونسٹیرن
مونسٹیرن شل قانون کے اثر نہیں رکھتا اور کوئی عہدہ دار سکاری قیامت کوئی عمل کرتا کہ
اس کا فعل دیگر پر ناجائز ہو اس کی نسبت یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مجا اور پرنسٹن جسٹس
منصب میں کثیت ملازم سکاری عمل کرتا ہے ایک سپاہی صیغہ میں جو جریا +
حکامات نے اس کے پکڑنے چاہا لہذا اس کے واسطے اپنے استعمال کے۔ پروولی تبدیلیات۔ دروازہ جدید

۱۸۵۵
۱۸ جولائی
۱۲۷۵
صنعتیہ زمین لکھنؤ
۵۶۸

۹۸۵
بہارِ روضہ
رکھاجی

مازنی کے قواعد مذکورہ بالا عیار کے لئے اصل اور مکمل مدعا کی دلیل مذکورہ کو ملاحظہ کر لینی چاہیے۔
چنانچہ یہ بات وقوع میں آئی اور مکمل مرکب عدالت میں حاضر ہونے کی ہدایت حاصل کر کے
موجودہ فیصلہ صادر کر حاضر ہوا۔

آریزل ہی این مفہد ایک بجانب سرکار سیاہی گاوسی کو اپنے خاص استعمال کے لئے نہیں کرتا
تہا بلکہ بوجہ حکم عہد دار ہندو بہت کے ایسا کرتا تھا تو اعدیا حکام عاملانہ بعضیات ۱۶۶۷ء
کتاب ریونیو ہند ایک ملاحظہ مشرین کے طبع ہوئی ہیں انکی رو سے اسطرح گکاری گا کر بنا کر بنا
جایز ہے پس سیاہی اپنی خدمت منصبی کو بحقیقت ملازم سرکاری کے انجام دیتا تھا آریزل نے
اسیر حملہ کیا اگر احکام عاملانہ مثل قانون کے نہ تصور کئے جا دیں تو تجویز ثبوت جرم بابت حملہ
کے تمام مرتبہ ہی حاصل ہے۔

ناتا بہائی ہریداس صاحب شمس۔ بعد سماعت تقریر کیںل سرکار کے ہماری
یہ رہا ہے کہ تواریدا احکام ماعلانہ گورنمنٹ کے جو تصفیعات ۱۷۵۶ء۔ کتاب ریونیو ہندو کی طرف
نیرن صاحب طبع نے ہیں مثل قانون کے اثر نہیں رکھتے ہیں وہ سیاہی جو خود مطابق اپنی شہادت
کے عہدہ دار بندوبست جنگل کی طرف سے واسطے کرتے جاگاڑی کے واسطے استعمال عہدہ دار
موصوف کے تعینات کیا گیا تھا اپنی خدمت منقصی کا کام بحیثیت ملازم سرکار اوست نہیں
کرتا تھا جب اوس نے ملازم کی گاڑی کو لیا ایس تجویز تو تہم جرم حسب دفعہ ۲۵۴۔ تعزیرات ہند کے
منسوخ ہونی چاہئے جس جرم کا کارروئے شہادت ملازم سرکب ہوا وہ محض جملہ حسب دفعہ ۳۵۲
تعزیرات ہند کے تھا اور ہماری دانست میں نظر بحالات چند روپیہ کا جرایم کافی ہو یا لیکن چونکہ
وہ ایک ہفتہ تک قید رہ چکا ہے لہذا ہر قیدہ جزاؤ کی سزا کو سامان کرتے ہیں اور وہ قید رہا ہو چکا
ہے لہذا تعجب معلوم ہوتا ہے کہ شہریت داہر اول نے اوس امر کو جائز تصور کیا جسکی طرح آزاد روئے
دفعہ ۳۵۲ تعزیرات ہند کے خلاف ہے۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس ناتا بہائی ہیرداس معا حبیبس و سر ویلوڈی رین حبیب سرونٹ حبیبس

بنام گوجریا +

بٹ منیو میکسیکس بمبئی نمبر ۱۹۴۳ء دفعات ۳۳۴-۴ پر ولی تبدیلیات - دروازہ

۲۰۵
در جوابی
صفحه ۱۰۰
۵۶۹

عشرہ لو
فیہ سید
بنام
گوجریا

کسی عمارت میں بلا اطلاع مینوسپیلٹی کے بنانا۔
نیا بیرونی دروازہ کھولنا بیرونی تبدیل اوس عمارت کی ہے جس میں دروازہ بنایا گیا ہو اور اس قسم کا فعل بلائی
اطلاع مینوسپیلٹی کے حسب مراد دفعہ ۳۳۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۵۸ سنہ ۱۹۲۷ء کے کرنا ایک جرم کا ہے جسکی سزا دفعہ ۴۷۔
ایکٹ مذکور میں مندرج ہے۔

تجزیہ ضمنی۔ جس حالت میں کہ ایسا فعل یا عت کی تکلیف کا ہو تو تعزیرات برائے نام جزانہ سزا کے کافی ہے
یہہ استصواب اپنی بجائی ڈسٹر صاحب مجسٹریٹ ضلع احمد نگر نے حسب دفعہ ۳۸ نمبر جو عد ضابطہ موجوداری ایکٹ
۱۸۸۵ء کے کیا۔

یہہ استصواب واسطے اغراض رپورٹ ہذا کے حسب ذیل تحریر ہوا۔
اوپر مل گذشتہ میں ایک شخص گوجر یا ملا باجی نے بلا حصول اجازت مینوسپیلٹی کے ایک چوکاٹ جانب
غرب اپنے مکان متوقع دہلوی گلی شہر سنگم کے لگائی اور اوس دروازہ کو استعمال کرنے لگا استغاثہ بنام
گوجر یا کے مینوسپیلٹیلٹر نے کیا۔

۱۔ صاحب راجندر باجی نے مجسٹریٹ درہ دوم نے جس نے تجویز مقدمہ کی حسب دفعات ۳۳ و ۴۷۔
ایکٹ مینوسپیلٹی ضلع بمبئی نمبر ۵۸ سنہ ۱۹۲۷ء کی ملزم کی نسبت حکم سزا ادا کرنے کا جرمانہ کا صادر کیا۔
الفاظ مستعملہ دفعہ ۳۳۔ ایکٹ نمبر ۵۸ سنہ ۱۹۲۷ء میں کہ کسی موجودہ عمارت کو باہر سے تبدیل کرنا یا اوس میں اضافہ
کرنا اور یہ لفظ سیری و دانت ین محض نہائے ایک نئے دروازہ سے متعلق نہیں ہیں اور یہ فعل بہ لغت
ایسا نہیں ہے کہ جس سے احتمالی تکلیف اذن اشخاص کا ہو جو شائع عام کو استعمال کریں۔
جرمانہ ادا ہو گیا حاکم موصوف کی یہہ راستہ تھی کہ کارروائی مفسوخ نہونی چاہئے اور جرمانہ
واپس دیا جاوے۔

کوئی شخص مجانب ملزم یا سرکار کے حاضر نہیں ہوا۔
ناما، بہائی ہریداس صاحب جسٹس۔ مجسٹریٹ ضلع کو اطلاع دیجائے کہ نئے بیرونی
دروازہ کا کھولنا ایک تبدیل بیرونی عمارت کی ہے جس میں دروازہ کھلایا گیا اور اس قسم کا فعل بلائی
اطلاع مینوسپیلٹی کے حسب مراد دفعہ ۳۳۔ ایکٹ بمبئی نمبر ۵۸ سنہ ۱۹۲۷ء کے کرنا ایک جرم کا ہے جسکی سزا
دفعہ ۴۷۔ ایکٹ مذکور میں مندرج ہے لیکن چونکہ اوس فعل کی نسبت جسکی استفسار میں شکایت ہے یہہ
سینین بنایا گیا کہ اوس سے کوئی تکلیف کسی شخص کو ہوئی لہذا ہم حکم سزا کو کم کر کے جرمانہ برائے نام صرف ابر
فایم کرتے ہیں جو کہ بعد از غرض حصول ہو چکا ہے اور بعد از یہ کہ گواہ کیا ہے اور میں جو ترقی ہو کر ہم اس

نظامِ فوجداری

سلسلہ نظامِ بریٹی

صیغہ نظرتانی فوجداری

باجلاس نانابھائی بریداس صاحب شین سر ڈبلیو ویڈر برن صاحب پرنسپل

ملکہ مسختمہ قیدیہ بند بنام کیسان بابو

مجھے تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء) دفعہ ۴۴، سیمین - عدول علی -
جو شخص کو قید میں حاضر ہو جائے کسی جرم فوجداری کے مجسٹریٹ کی عدالت میں
مگر اس وقت پر کہ چون میں بیان کیا گیا ہو مجسٹریٹ کو موجودہ نیا کر بلا انتظار اس وقت مناسب کے
چلا جا مجرم جرم مندرجہ ذیل کے مجسٹریٹ تعزیرات ہند کا ہے -

یہ درخواست واسطے اختیار کرانی ہائی کورٹ کے ہے -

مجسٹریٹ درجہ دوم مقام تلودامو قودہ ضلع خاندیش نے ملازم کے نام جو شین بابو
کا تھا ایک مین واسطے حاضری نامبرودہ کے اپنی عدالت میں وقت ۱۰ بجے ۲۲ مئی ۱۸۸۵ء
کو اور واسطے جو اب وہی ایک جرم فوجداری کے جاری کیا اس وقت مجسٹریٹ کو اس کے
افسر علی نے کسی کام سرکاری کے کرنے کا حکم دیا تھا اور وہ اپنی عدالت میں ۱۰ بجے تک

ۛ درخواست صیغہ فوجداری نمبر ۴۴۴۴۴۴

۱۸۸۵ء
۲۸-۱ اپریل
صفحہ ۱۸۸
۹۳

سائل کی نسبت جسے بلیڈ ٹھیکہ دار شکی کا ایک کام کرنے کا اقرار کیا تھا اور جسکی بابت زد
پیشگی کیا تھا اگر وہ خود کام نہیں کرتا تھا مجسٹریٹ نے فیصلہ ایک ٹھیکہ دار کے جرم میں کسی اور
کے تجویز ثبوت جرم صادر کی اور بصورت عدم ثبوت کسی مجسٹریٹ کے ایک جینے کی قید کا حکم دیا۔
تجویز ہوئی کہ نامبروہ اہل حرفہ کا ریکارڈ اور حسب مراد دفعہ ۲۔ ایک ٹھیکہ دار

کے نہیں ہے چنانچہ تجویز ثبوت جرم و حکم منرا منسوخ کئے گئے۔
بوقت ایک تحقیقات سرسری لگے جو ۱۰ جون ۱۸۷۸ء کو روبرو اسے ایچ بلنگ کی
مجسٹریٹ فھر یونا کے ہونی تھی سائل پر جو ٹھیکہ دار شکی ماتحت سیم جی جانہ بانی کے تھا
طبقہ تفتیانہ بنجانب سیم جی کے الزام جرم جو پڑ دینے کام کا جسے لئے پہلے سے شکی
سائل کو دیکھی تھی لگایا گیا اور حسب دفعہ ۲۔ ایک ٹھیکہ دار کے جرم ثابت قرار دیا گیا
اور حکم منرا ایک جینے قید تحت کا بصورت نہ انجام دینے کام مہموہ کے اندر ہارور
کے تاریخ حکم مجسٹریٹ سے صادر ہوا۔

سائل نے یہ درخواست ہائی کورٹ میں بصنیعہ اختیار نگرانی ہائی کورٹ میں ضرورت
سے گذرانی کہ حکم مجسٹریٹ کا خلاف قانون کے ہے کیونکہ سائل اہل حرفہ یا کار ٹیکہ یا مزدور
حسب مراد ایک ٹھیکہ دار کے نہیں ہے اور یہ استدعا کی کہ حکم کو منسوخ کیا جائے
اور تجویز ثبوت جرم اور حکم منرا منسوخ کیے جاویں۔
گنگا رام ریلے بنجانب سائل مجسٹریٹ کا حکم غلط ہے کیونکہ سائل ٹھیکہ دار شکی سے
اور نہ ایسا شخص ہے کہ جسے خود کام کیا ہو لہذا وہ مواخذہ وار حسب دفعہ ۲۔ ایک ٹھیکہ دار
کے نہیں قرار پا سکتا مجسٹریٹ کو اختیار نکلین تھا کہ تجویز سائل کی حسب ایک ٹھیکہ دار کے کرتے
دیکھو مقدمہ جلیبی بنام سبھولی (۱) و مقدمہ امیر خان ولد بہت خان (۲)۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس نانابھائی ہریہاس صاحب بس وٹریلو وید رہن صاحب بیرہنٹ بر
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام منیجر جی کو اس جی شاہو جی
جیٹھی ڈالنا چٹھی ڈالنا ملک غیر کا شہتار اخبار شہر کرنے والا مجموعہ تعزیرات
ہند (ایکٹ ۵۴۴۴ دفعہ ۲۹۴- الف -

الف ایکٹ ۵۴۴۴ دفعہ ۲۹۴- الف مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ
۵۴۴۴ سے مراد کسی ایسی جیٹھی ڈالنے سے ہے جس کی اجازت سرکار سے نہیں ہے اور اس میں جیٹھی ڈالنے
ملک غیر کا داخل ہے۔

لفظ شہر کرنے والے مندرجہ فقرہ مذکورہ بالا میں شخص معنی اعلیٰ ہے جو کوئی تجویز جیٹھی
ڈالنے کی بھیجے اور نیز مالک اخبار کا جو اس تجویز کو بطور شہتار کے جہا ہے۔

مالک یعنی کے اخبار کا جس نے ایک شہتار اپنے کاغذ میں متعلق جیٹھی ڈالنے مقام میلوں
کا چایا یا تا حسب نوہ ۲۹۴- الف مجموعہ تعزیرات ہند کے متوجہ مندرجہ قرار دیا گیا۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۳۴۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۵۴۴۴) کے منجانب
بی رین صاحب ٹیبلٹ پریز پرنسپل کے کیا گیا استصواب عبارت ذیل ہے۔

میں عظیم کے ساتھ واسطے رائے ہائی کورٹ کے ایک امر قانونی جو ایک مقدمہ
تندائہ میرے اجلاس میں سماعت کے وقت پیدا ہوا اور سال کرتا ہوں مقدمہ مذکور میں

منیجر جی کو اس جی شاہو جی پر جرم شہر کرنے کا سبب متروا می ایک گجراتی ہفتہ وار اخبار
میں ایک شہتار متعلق جیٹھی ڈالنے فقہ آدمی حسب مریوڈ کا متعلق میلوں کے پس

کے کہ یہ امر خلاف احکام دفعہ ۲۹۴- الف - مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے تاہم کیا گیا۔
اس دفعہ میں یہ حکم ہے کہ جو شخص کوئی دفتر یا مکان بغرض ایسی جیٹھی ڈالنے کے

رہے جس کی اجازت سرکار سے نہیں ہے یا جو شخص کہ کوئی تجویز نسبت او کرنے لسی تم
استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۵۴۴۴

۹۶۰
۹۶۰

نظام فوجداری

جلد ۱

۶

مکتبہ مطبعہ قصبہ
بنام
سنچری کو اس
شاہو راجی

یا حوالہ کرنے کسی مال یا کرنے موقوف کرنے کسی امر کے واسطے فائدہ کسی شخص کے کسی
یا اتفاق متعلقہ یا قابل استعمال نکالنے کسی حصہ شمار یا ہند کسی ایسے قریعہ کے چاہے
سزا یا ب ہوگا الخ یعنی مطابق میری رائے قانونی کے یہ افعال اعلیٰ جرم حسب
مراد دفعہ ۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہونگے جبکہ وقوع اونکا برائش انڈیا میں ہوا ہو۔
لیکن بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ آیا اس صورت میں کہ چٹھی ڈالنا برائش انڈیا میں کیا جا
جیسی کہ اس مقدمہ میں صورت ہے تو آیا وہ داخل تعریف اس چٹھی ڈالنے کے جس
بابت گورنمنٹ سے اجازت نہ ہو ہے یا نہیں۔

اور مزید برآں آیا مشترکہ نا حسب فوج اسے دفعہ ۲۹۴-الف کے منجانب اس
شخص کے ہونا چاہیے کہ جسے اشتہار دیا ہو۔

ملزم سے مشترکہ کرنا۔ اپنے اشتہار کا سیدہ مترجمین عہد کیا ہے۔
مشترکہ (ایڈوکیٹ جنرل) منجانب سرکار بحث اول یہ ہے کہ آیا چٹھی ڈالنا
متعلقہ اسٹریٹیا داخل دفعہ ۲۰۴-الف کے ہے یا نہیں اور دوم یہ ہے کہ جو فقرہ دوم
دفعہ مذکور کے مشترکہ کرنا والا ایسے اشتہار کا اخبار بھی میں جن میں تجویز کسی شخص ساکن اسٹریٹیا
کی نسبت کسی قسم یا حوالہ کرنے کسی مال کے کسی وقوع یا اتفاق پر جو متعلق یا متوسط نکالتے
کسی ٹکٹ یا قریعہ یا عدد یا ہند کسی قریعہ اندازی کے ہو متوجہ سزا ہے یا نہیں میری رائے
یہ ہے کہ چٹھی ڈالنا جسکا ذکر فقرہ دوم دفعہ مذکور میں ہے وہ قریعہ اندازی ہے جسکا ذکر
فقرہ اول میں ہے یعنی ایسی قسم اندازی کہ جسکی اجازت گورنمنٹ سے نہوا اور یہ امر
غیر اہم ہے کہ کہاں وہ قریعہ ڈالا جائیگا اس امر سے کوئی فرق نہیں آتا کہ قریعہ کا
ڈالنا اندریا یا باہر برائش انڈیا کے عمل میں آویگا اگر واضعاً قانون کا یہ منشاء ہوتا کہ بلجی
مقام کے کوئی قید قائم کی جائے تو الفاظ برائش انڈیا داخل کے جاتے اگر قریعہ مذکور
کی اس طور پر کی جائے کہ گویا الفاظ برائش انڈیا کے دفعہ میں داخل ہیں تو وضع کرنا
قانون جدید کا واسطے رفع کرنے اس فساد کے جسکا ہند کرنا دفعہ مذکور میں مقصود ہے
ضروری ہو تا فساد وہ شخص کرتا ہے کہ جو ایسی تجویز مشترکہ کرتا ہے کوئی تعریف لفظ مشترکہ
و اسے ان مجبوبات تعزیرات ہند میں نہیں ہے مگر مشربج ڈیمن نے اپنی شرح دفعہ ۲۹۹
میں اسکی تشریح اسطرح کی ہے کہ ڈیمن وہ شخص داخل ہے کہ جو اشتہار باعث ازادہ منیت

صفحہ ۱۰
ملکہ مظفر قیصر ہند
بنام
منچری کو اس
شاہ پوری

عرفی کا واسطے مشترک کرنے کے کسی اخبار میں بھیجتا ہے اور اس طرح کہ جیسا مالک اخبار کا
نسبت امر مذکور کے کوئی فیصلہ بخیر مقدمہ انگلستان کنگ بنام ستمبر (۱) کے موجود نہیں ہے
دین شاہ پٹن جی کا کامناب ملزم - دفعہ ۲۹۴ - الف مجموعہ تقریرات ہند بغرض
ہولت، بجائے ایکٹ نمبر ۱۸۱۹ کے جو نسخہ ہو گیا ہے داخل قانون کی گئی ہے
اول دفعہ ایکٹ نمبر ۱۸۱۹ کے حکم کے مالک تحت گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی میں حملہ
قرعہ اندازی جمعی اجازت سرکار سے نہیں ہے تاہم ۳۱ مارچ ۱۸۱۹ سے مضرانٹ
تکلیف عام و جملہ اشخاص و خلاف قانون تصور ہوئی اور اس تحریر کی رو سے ایسی قرار
دیجاتی ہیں انمانا قلم تحت گورنمنٹ ایسٹ انڈیا کمپنی دفعہ ۲۹۴ الف میں مکرر داخل نہیں
کئے گئے بلکہ اخبار و اصناف قانون کا سراد ہی سے بابت دن قرعہ اندازیوں کے
سے جو برٹش انڈیا میں بلا اجازت گورنمنٹ کے کیا وین دفعہ ۲۹۴ - الف کی اسلئے یہ تعبیر
کرنی چاہیے کہ اس کی رو سے امتناع صرف دن قرعہ اندازیوں کا ہے جو ایسے مقامات
میں ہوں کہ جہاں نہ جملہ اشخاص مشترک کرنے والا کسی تجویز کا اخبار بھیجی میں حسب فقرہ
دوم دفعہ ۲۹۴ - الف کے سمین الفاظ پر و پوزل بجائے پر و پوزل فارموتوعہ
دفعہ ۲۹۴ - الف کے متعلق ہے مستوجب سر نہیں ہے الفاظ اول لڈ کرتے ذمہ داری
ذاتی قفود ہے اور ارادہ و اضمان قانون کا نسبت سراد سے صرف تجویز کرنے
ولے کے ظاہر ہوتا ہے اور نہ انہی میں اس شخص کے جسے اس تجویز کو اخبار میں
مشترک کیا ہو ایکٹ ہائے قرعہ اندازی انگلستان نہ و صا اسٹیوٹ نمبر ۷ و ۸ جلوس
ولیم چارم باب ۶۶ میں بابت مالعت قبرعہ اندازی ملک غیر کے بہت سخت اور
میرج الفاظ مندرج ہیں بصورت نہ ہونے ایسی عبارت سخت کے دفعہ ۲۹۴ - الف
مجموعہ تقریرات میں اور اس کی تفسیر اس طور پر کرنی چاہیے کہ گویا و اضمان قانون نے
مالعت قرعہ اندازی کی صرف برٹش انڈیا میں کی ہے -

نانا بھائی ہریداس صاحب جسٹس فقرہ اول دفعہ ۲۹۴
الف مجموعہ تقریرات ہند کا اس طرح ہے جو شخص کوئی دفتر یا مکان بغرض ایسی جگہ
کے رکھے جمعی اجازت سرکار سے نہیں ہے اس کو سراد بجائے کی مقدمہ حال

مفتی محمد
محمد تقی صاحب
شیخ محمد علی صاحب
شاہ ولی

داخل اس دفعہ کے نہیں ہوتا ہے کیونکہ یہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ ملازم کا کوئی فتر
یا مکان ایسے کام کے لیے تھا نامبرہ پر الزام حسب فقرہ دوم دفعہ مذکور کے لگا یا گیا
تجسین یہ تحریر ہے اور جو شخص کوئی تجویز واسطے اور کسی دوسرے کے یا حوالہ کرنے کسی
یا مشورہ کرنے یا نگرانی کسی امر کے واسطے فائدہ کسی شخص کے کسی وقت یا اتفاق کے جو متعلق
تھا کسی ملک قرضہ شمار یا ہندسہ مندرجہ کسی قرضہ کے ہو طبع کرے اور کوئی ایسا کی اس امر
فیصل کرنے میں کو محشریٹ کے اول سوال کا کیا جواب دینا چاہیے ہکو یقینہ کرنا لازم ہے
کہ الفاظ کسی ایسی قرضہ اندازی مندرجہ اس فقرہ سے کیا مراد ہے دونوں فقروں
کا مطلب اولو ایک ساتھ پڑھ کر بلحاظ تعبیر قواعد زمان کے ہماری دہشت میں معلوم
ہوتا ہے کوئی قرضہ اندازی جلی اجازت کو رنٹ سے نہ ہو یہ امر مطلقاً اہم نہیں ہے
کہ کس مقام پر قرضہ اندازی عمل میں آئی پرنس انڈیا میں یا اس سے باہر اور ایسی
ہے جلی اجازت کو رنٹ سے نہیں ہے تو جو شخص کہ کوئی ایسی تجویز شہر کرتا ہے کہ جو
داخل اس کے شمار کے ہے وہ مستوجب سزا حسب فقرہ دوم دفعہ مذکور کے ہو جاتا
ہے پس یہ جواب ہمارا نسبت سوال اول کے ہوگا۔

بغرض جواب دینے سوال دوم کے ہکو یقینہ کرنا ضرور ہے کہ معنی لفظ شہر کرنا
ہے کہ جو اس دفعہ میں ہے کیا ہیں لفظ مذکور کی کوئی تعریف مجموعہ تعریضات ہند میں ہکو
نہیں ملتی ہیں ہکو لفظ مذکور کے معمولی معنی لینے چاہئیں اس طور پر اوٹکے معنی قائم کرنے
سے ہکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر ذیہ بک مالک اخبار کے پاس کوئی شہرہ واسطے شہر
کرنے کے نیچے تو بک مستوجب سزا اسی طرحیہ بابت شہر کرنے کے ہے جس طرحیہ
نسبت اس امر کے ہم ہند لارڈ کینٹن صاحب چیف جسٹس کی مقدمہ
کنگ نام آہتہ (۱) پاسے ہیں اور اسکا حوالہ ہم محشریٹ کو دیتے ہیں مشرڈین شاہ
نے یہ حجت ملکاب ملازم کے کی کہ دفعہ مذکور کے لیے معنی سمجھنے چاہئیں کہ وہ کسی صورت
میں مالک اخبار یا اس شخص پر جو کسی اخبار میں شہر کرے جبکہ وہ قرضہ اندازی ملک غیر کی
ہو موثر نہیں ہے مگر ایسی تعبیر کرنے سے قریب قریب کلیتہا مقصد قانون کا فوت ہوگا ہر
قرضہ اندازی یا تو بااجازت کو رنٹ ہوگی یا بلا اجازت ہوگی دفعہ مذکور قرضہ اندازی

۱۲۵
مجموعہ تعزیرات ہند
۱۸۶۱ء
مجموعہ تعزیرات ہند
۱۸۶۱ء

بموجب دفعہ ۱۷۲ ایکٹ جنگلات ہند نمبر ۱۸۶۱ء کے تحت ہر شخص ایک ملازم سرکاری جس کا
مجموعہ تعزیرات ہند کے ہوا اور اسی اخلع جو بھی جو اسکو بدیت مندرجہ دفعہ ۸۲ مجموعہ تعزیرات ہند
دیجا کہ حسب دفعہ مذکور قابل سزا ہے خواہ وہ اخلع خود غیرت دی ہو یا جواب اول سوا
کے جو عمدہ دارند کورٹ اس سے کہے ہوں کی گئی ہو۔

یہ تصدیق حسب دفعہ ۳۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء) کے تحت ہے جس کے
ساحب شریک بنج تھانے واسطے حکم ہائی کورٹ کے کیا سشن جج نے یہ تحریر کیا۔
پہن ہٹریٹ، درجہ اول سٹریٹروٹ ملازم کی نسبت تجویز ثبوت جرم علی سہیل البدل یا تو ثابت
دیئے جو بھی اخلع کے عمدہ دار ہر شخص مقام میں کو (دفعہ ۸۲ مجموعہ تعزیرات ہند) نیا
دیئے جو بھی شہادت کے رو برو ہٹریٹ درجہ اول میں کے (دفعہ ۱۹۳) صادر کی ہے
مجلد واضح ہو تا ہے کہ تجویز ثبوت جرم ناجائز ہے کیونکہ اخلع نہیں گئی تھی یعنی ہٹریٹ
کو اپنی طرف سے نہیں گئی تھی بلکہ اس اثبات تحقیقات میں حاصل کی تھی کہ اصل
تحقیقات کے ہر اثبات کے شریک سے واضح ہو تا ہے ہٹریٹ مجاز کرنا کیونکہ یہ نہیں
ثابت کیا گیا کہ اسکو اختیارات دفعہ ۱۷۲ (ایکٹ جنگلات ہند نمبر ۱۸۶۱ء) حاصل ہے
۳۔ جن نشہ کم کو اس کی کسی طرف سے کوئی حاضر نہیں ہوا ہائی کورٹ نے حکم فرمایا
صادر کیا۔

نمبر ۱۷۲ ایکٹ جنگلات ہند نمبر ۱۸۶۱ء کے تحت ہر شخص ایک ملازم سرکاری جس کا
مجموعہ تعزیرات ہند کے ہوا اور اخلع جو بھی جو اسکو بدیت مندرجہ دفعہ ۸۲ مجموعہ تعزیرات ہند
دیجا کہ حسب دفعہ مذکور قابل سزا ہے خواہ وہ اخلع خود غیرت دی ہو یا جواب اول سوا
کے جو عمدہ دارند کورٹ اس سے کہے ہوں کی گئی ہو یا جواب اول سوا
کی رٹ میں وہ وہ کہ جسکی بنایر شریک جج منوخی تجویز ثبوت جرم کی اس مقدمہ میں حکم ہے
ایک وجہ معقول نہیں ہے کہ مقدمہ کو دینے سے یہ واضح ہو تا ہے کہ ہٹریٹ نے ایک ایسا
ضابطہ اختیار کیا ہے کہ جسکی بصیرت پر غور کرنا ضروری ہے ہٹریٹ کے خلاف الزامی دفعہ ۱۲۳
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء) کے دو الزامات علی سہیل البدل ایسے حالات میں
کہے ہیں کہ جو دفعات ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۹ میں داخل نہیں ہوتے یہ امر کہ ایسا
دفعہ ۱۷۲ مجموعہ تعزیرات ہند نمبر ۱۸۶۱ء کے ایسا ہو سکتا ہے یا نہیں ایک ایسی بحث ہے

کہ جسکی نسبت ہم قبل بقضیہ کرنے کے تقریر سننا چاہتے ہیں۔
 مقام راولپنڈی بطور رفیق عدالت بنیاد لازم۔ اصل قاعدہ بابت شہتال جرائع
 دفعہ ۳۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۰ء) میں مندرج ہے وہ قاعدہ یہ ہے کہ ہر جرم عداوت
 کی بابت جسکا کسی شخص پر الزام لگایا جائے فرد قرار ہو جرم علیحدہ ہونی چاہیے اور ایسے ہی
 الزام کی تجویز بھی بجز چند صورتوں کے جداگانہ ہونی چاہیے (ضمیمہ ۱۸۸۰ء (۳) آئین)
 ایک نمونہ بموجب اس دفعہ کے واسطی الزامات علی سبیل البدل کے مندرج ہے دفعہ ۳۳۳
 اور نمونہ مندرجہ مجموعہ ہند اصطلاح دفعہ ۵۲ مجموعہ ضابطہ (ایکٹ ۱۸۸۰ء) اور نمونہ مندرجہ
 ضمیمہ سوم کے ہیں مقدمہ ملکہ معظمہ نام محمد بایون شاد (۱) دفعہ آخر الذکر یہی ہے اس فیصلہ
 کو قاعدہ معقول قبول کر کے اس امر سے اور کچھ زیادہ نہیں کہا جاسکتا کہ تجویز ثبوت جرم
 حسب دفعہ ۱۹۲ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۵۸۱۸۸۰ء میں حالت میں حاضر ہونی کہ دفعہ ۱ اور
 دو قطعاً مختلف بیانات کے ہو جو ایک کارروائی عدالتی میں کئے گئے ہوں اور اس حالت میں کہ
 ہر ایک وجہ مختلف دفعات مجموعہ تعزیرات کے میں یا بیانات باہم متناقض ہیں تجویز ثبوت جرم
 جائز نہ ہوگی تجاویز کو صاحب چیف جسٹس دیگر حکام سے ایسا ہی ظاہر ہوتا ہے مقدمہ
 میں ایک الزام حسب دفعہ ۸۲ کے اور دوسرا حسب دفعہ ۹۲ کے ہے لہذا جس حالت میں
 کہ مجسٹریٹ تحقیق نہ کر سکے کہ کونسا جھوٹا ہے تجویز ثبوت جرم نہیں ہو سکتی دفعہ ۲۲ مجموعہ
 تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۸۰ء) کو ساتھ دفعہ ۳۶۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۰ء) کے
 یہ ظاہر چاہیے ان دفعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دفعات صاف تجویز ہو جانے چاہئیں لازم
 کو اسکی جو ابدی میں نقصان پہنچا ہے لہذا تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہو جائیں
 حکم مندرجہ دفعہ ۳۵۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۸۸۰ء) میں ذکر غلطی ضابطہ کا ہے اور
 وہ غلطی غلطی قانونی کا جیسی کہ اس مقدمہ میں ہوئی ہے علاوہ بریں وہ دو بیانات جو
 اس مقدمہ میں الزام لگایا گیا ہے قطعاً مختلف نہیں ہیں ہر قسم کا قیاس جو بتایہ مطابقت
 دو بیانات کے ہو سکتا ہو کرنا چاہیے۔ ملکہ معظمہ قیدہ ہند نام ہو لیٹ (۲)۔
 دی این منڈلیک ویل سرکار بنیاد کار مقدمہ محولہ آخرین ہائی کورٹ الہ آباد نے تجویز
 ایسے کہ الزام حسب دفعہ ۱۹۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۸۰ء) میں یہ ظاہر کرنا ضروری نہیں ہے کہ
 دو بیانات مختلف میں سے کونسا بیان غلط ہے بلکہ واسطی جائز ہونے تجویز ثبوت جرم اور

عقبت
ایک دفعہ
بنام
راجی سا جا باراؤ

شہادت کا ذہ کے یہ ثابت کرنا کافی ہے کہ شخص ملزم نے ایک بیان بحلف ایک وقت میں دیا اور ایک مرتبہ مختلف بیان دوسرے وقت میں کیا جب دفعہ ۳۶ ایک دفعہ کے جرم مضمون دفعہ ۴۱ ایک دفعہ ۴۲ دو دفعہ ۳۸ ایک دفعہ ۳۹ ایک دفعہ کے یہ حکم ہے کہ اگر ایک وقت میں اس امر میں شبہ ہو کہ جرم ملزم کا دو دفعات مجموعہ تعزیرات میں سے کس میں داخل ہو تو تحریر علی سبیل ابدال صادر کرے۔

انسان ہسانی پر جرم اس صاحب حبش - ہمیں یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ وہ ذاتاً ستمی ہے۔ ہم قاضی ہوا اور اس صاف طور پر تجویز ہو جانے چاہیے اس مقدمہ میں اس طرح سے یہ تجویز نہیں کر سکتا کہ اُن دو بیانات میں سے جبکا الزام لگایا گیا کہ اس نے غلطی سے مجموعہ میں صریحاً ایک مقدمہ سے الزامات علی سبیل ابدال کے تحریر کر لیا ہے۔ ایک دفعہ ۳۵ - ۳۸ (۴) اور دفعہ ۳۶ میں درج ہوئے تجویز علی سبیل ابدال کا حکم ہے اگر کوئی فرد قرار دیا جرم واسطے کرے تجویز نسبت کسی شخص کے بر بنائے اس کے جائز ہو تو یہ تجویز وہ خود نکلتا ہے کہ وہ ایک ایسی جائز فرد قرار دیا جرم ہے کہ جسکی بنا پر شخص مذکور کی نسبت تجویز ثبوت جرم لیا جائے ملکہ غلط بنام محمد جمالیون شاہ (۱) دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ تجدیدی (ایک دفعہ ۳۵) میں عدالت کہ اس امر کی مانعت ہے کہ کسی عدالت مجاز کی تجویز کو بر بنائے کسی غلطی یا بیضابطہ فرد قرار دیا جرم کے منسوخ کرے۔

ویدر برن صاحب حبش - اس مقدمہ میں ملزم کی نسبت مشرڈ و بمشرٹ درجہ اول نہ بر بنائے فرد قرار دیا جرم کے جو بالفاظ ذیل ہی تجویز کی اور جرم شاہ قرار دیا جن دو بلوڈ بلوڈ و بمشرٹ درجہ اول تدریجہ اس تحریر کے کہ راجی سا جا باراؤ پیر الزام حسب ذیل قائم کرتا ہوں۔ تم نے بتایا کہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۷۳ء کو قریب اس کے بمقام نندریا میں یہ بیان کیا کہ تم نے کشن داس اور مہاراجا کشن کو لکڑی ایک چٹیل کو پی سے نارین رام چندر عہدہ دار شہر چٹیل کے پاس لہاتے دیکھا تھا اور ۱۲ فروری ۱۸۷۳ء کو تم نے حلفا ور و بمشرٹ درجہ اول مقام پن کے وقت تجویز شخص مذکور یہ بیان کیا کہ تم نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ لکڑی کہان سے لائے تھے اور اس طرح تم نے ارتکاب ایک ایسے جرم کا کیا کہ جو حسب دفعہ ۱۸۲ یا دفعہ ۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایک دفعہ ۹۴) قابل سزا ہے اور جو قابل سماعت میرے سامہ آئے ہیں تدریجہ اس تحریر کے یہ حکم دیتا ہوں کہ تم راجی سا جا باراؤ کی نسبت تجویز عدالت مذکور میں

تو یہ نہیں ہو سکتا کہ اولاً دینے ایک جوٹ بیان کے ایسا کیا ہو تفتیش کی طرف سے اور نہ دینا یا
جاسکتا تھا کہ ظم و محشر میں جوٹ شہادت دی اور تفتیش کے رو برو و فروری میں جوٹ شہادت
دی ورنہ الزامات میں کیا وہ نوکوناب کوئی کوشش کی جاسکتی تھی لیکن (ایسا قانون میں جب بچ صاحب
جسٹس کو دین) یہ طریقہ اختیار نہیں کیا گیا زیادہ تر آسان طریقہ جلی اجازت قانون میں یعنی ایسی فرد قرار داد
جرم کے مرتب کرنا اختیار کیا گیا ہمیں وہ بیانات مختلف قسم کو مندرج ہوں کہ جب قانون ملا کر دیکھے جائیں تو
جرم خاص عمر ایسے جوٹ شہادت کا ظاہر ہو۔

نتیجہ مذکورہ بالا کو مقدمہ حال سے ختم کرنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ فرد قرار داد جرم میں جرم
کہ وہ تحریر کی گئی ہے مطابق ایچ دفعہ ۳۳ میں اور وہ بطور جرم کی جاسکتی تھی کہ شکل نوٹ میں مذکور ہے
ہو جاسکتا کہ اگر وہ واقعات منظر کے کوئی طریقہ ایسا نہیں تھا کہ جرم سے ملزم پر ایک جرم جدا گانہ
پر بتا خود کرنے بیانات متناقض تھا کہ موت مرز پر بوجہ بیانات متخالف کے الزام حسب دفعہ ۱۹۱
تقریرات (ایک شہادت) کا بیان کے ساتھ قائم نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس میں صرف ایک ظہار دیا تھا ہمیں
تقریرات نہیں ہیں اور سطح سے اوپر الزام ہے دفعہ ۱۹۱ ہی قائم نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اس میں صرف
ایک فعل اطلاع ملازم سرکاری کوئی نہیں ہیں یہی ہے کہ الزام قانوناً ناجائز ہے کیونکہ ایک الزام
اصلی میل الہی شکل سے قائم کیا گیا ہے جس کی دفعہ ۳۳ مجموعہ کی دوسرے مخالفت ہے۔

دوسری بحث یہ ہے کہ آیا بلحاظ دفعات ۲۲۵ ۲۳۲ ۲۳۴ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایک شہادت)
کے یہ قرار دینا چاہیے کہ جوٹ شہادت فرد قرار داد جرم مذکورہ بالا کے ملزم کو اپنی جوابدہی میں ہو گا ہوا
ہو گا واضح ہوتا ہے کہ اس کو دھوکا ہوا کیونکہ اگر فرد قرار داد جرم صحیح طور پر مرتب کیا جائے تو اس سے
نسبت و الزامات کے حسب جدول (د) دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایک شہادت) کے جواب طلب کیا جاتا ہے یعنی ایک تو حسب دفعہ ۸۲ مجموعہ تقریرات ہند (ایک شہادت) اور دوسرے
حسب دفعہ ۱۹۳ اور صورت میں خواہ مخواہ دونوں الزامات نسبت لگا کر تاکا اور استہانتہ ساقط ہوتا
کیونکہ یہ ثابت ہو سکتا کہ کون سی نسبت واقعات کے صحیح ہے بوجہ غلط ترتیب فرد قرار داد
جرم کے ملزم ایک حال لال منطقی میں نہیں کیا کہ یہ اتفاقاً جس شخص کے مقدمہ مذکورہ بالا
میں میں اسے گھبرا کر خواہ مخواہ موثری خرابی کو پسند کیا اور تسلیم کیا: دیکھو اظہار ملزم میرا کہ بیان
دوم صحیح تھا اور اس طرح اس نے اپنے من میں جوٹ بنائے قید چاہا کہ حسب دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تقریرات ہند
ایک دفعہ ۵۸ کے مقابلہ میں سات برس حسب دفعہ ۱۹۱ کے بہتر سمجھا گیا اندرین حالات ہماری رہے

تشریح
ملکہ مختصرہ

محشریٹ کو جانسکے ماتحت ہو تحقیقات مزینت ہتھافہ خارج شدہ کے باقاعدہ ملکہ مختصرہ
کرسکی ہایت کرے گو کوئی شہادت مزید دریا نہ ہوئی ہو یا بیان موجود ہو اور اس کے کیا گیا ہو
الغرض مختصرہ مزید نہ ہو نہ ۳۳ مرتبہ کسی تحقیقات جو برہانے موت مزید یا شہادت
مزید یا زائد کے کی جائے مراد نہیں ہے۔

قبل کرنے ہدایت تحقیقات مزید کے ہو چھ ۳۳ کے محشریٹ نسل کو بیان مزینت
کہ او اس شخص کو جو رہا کیا گیا ہو یا جس کے مقابلہ میں ہتھافہ خارج کیا گیا ہو ملکہ
جب کوئی حکم شدہ ہدایت ایسی تحقیقات کے صادر کیا جائے جو محشریٹ ماتحت کو جسکی ہدایت کیجئے
اختیار رہاست حاصل ہے اور اسکا تقسیم کیا اسکا لازمی ہے۔

ایسا حکم جب تک کہ باضابطہ طور پر منسوخ یا سرور کیا جاوے یا فدر ہتھے
فرق مابین ہتھافہ محشریٹ ضلع حسب مجبوضہ فوجداری سہا (۱) ایک شہادہ
(۱) ایک شہادہ کے ظاہر کیا گیا۔

مقدمہ مختصرہ بنام گودا (۱) کی توضیح کی گئی۔

مقدمہ چندی چرن بٹا چار جی بنام محمد ربیعی (۲) کی نسبت کے ظاہر کی گئی۔
مقدمہ جیون کسور کے بنام شہید رو (۳) و ملکہ مختصرہ قیدین جی (۴) و ملکہ مختصرہ
بنام امیر خان (۵) کی نسبت کے ظاہر کی گئی و شہید ظاہر کیا گیا۔

یہ مقدمہ حسب فہم ۳۳ مجبوضہ فوجداری (۱) ایک شہادہ کے جی بلیوڈل حسب محشریٹ ضلع
تھانے واسطے حکم ہائی کورٹ کے ارسال کیا محشریٹ موصوف نے حالات حسب ذیل تحریر کئے۔

۱۔ ملزم مقدمہ ہذا پر قبضہ ۲۹۲۵ء کیٹ ایکٹو ٹریننگ فورس اور صاحب سیتا رام دھور
محشریٹ درجہ اول تمام کھان کے ہتھافہ کیا گیا مدعی کے گواہان نے یہ ظاہر کیا کہ وہ اب جی ہرن
ملزم ڈرائیو جی جیلے والا اینڈ ٹال گاڑی کا ناظر تھے ہیٹ ڈیوٹن جی آئی پی ریلوے پر ۱۲ مارچ
شہد کو کھانا اوس گاڑی کا وقت گزارا جو اسے گاہ ۳ منٹ بعد بجے رات کے تھا اور کھان
پونے گاہ ۴ منٹ بعد اس بجے کے اوس رات کو تھا ڈرائیو رنڈ کوٹ والے اسٹیشن پر بعد اس کے ۳ منٹ

پونے ٹریننگ کلابان ساڑھے ۱۱ بجے رات کو بجائے ۵ منٹ اور ۱۱ بجے کے پہنچا بس ڈرائیو

(۱) انڈین لارپٹن سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴ (۲) انڈین لارپٹن سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴ (۳) انڈین لارپٹن سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴

جلد ۱ صفحہ ۳۴ (۴) انڈین لارپٹن سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴ (۵) انڈین لارپٹن سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴

کامیابی کے لیے
مطلوبہ ہے کہ
جو شخص اس
کتاب کو پڑھے
وہ اس کی
مدد سے
اپنی تعلیم
مکمل کرے

نے اپنا مجموعہ بہت تیز چلا یا کیونکہ مجموعی وقت مال گارڈیون کے واسطے درمیان میں الہ و کربان کے
جو مقرر تھا۔ ۲۰ منٹ تھا اور کھان آئے پر نمبر ۵۰ اب گوڈس ٹرن سٹیشن پر کٹری تھی اور حسب
خواہد باضابطہ طور پر بذریعہ دو مقرر یعنی نشانہ خط و کے مفوض کی گئی تھی بلکہ نے نشانہ
نہ کو رکھا خیال نہ کر کے اپنی گاڑی نمبر ۱۰ کھان آٹیشن مین فی گھنٹہ ۱۵ سے ۲۰ میل تک کی تیزی
پانکوی اور اس طرح اس کی گاڑی اور مال گاڑی نمبر ۵۰ اپ کی تھی جس سے اس کی گاڑی کے
پچھلے پر شکست ہو کر ٹکر سے ٹکر پڑے ہو گیا اور اسی ٹرن کی دو دیگر گاڑیوں کو نقصان پہنچا
۲ مضمون مندرجہ صدر خلاصہ بیان مبنی کا ہے اگر اس شہادت سے جو تباہید بیانات
نہ کو رکے پیش کی گئی واقعات حسب کو اصرار ثبات ہوئے تو ظاہر ہے کہ بلکہ نے ارتکاب
اون جرم کا جو حسب فعات ۲۵ و ۲۶ ایکٹ ریگولیشن کے قابل سزا ہیں اولاً نہ بد کام
دینے اپنے کام کے بطریق نامناسب ثانیاً بذریعہ خط و میں نے مخالفت اشخاص کے جس وقت کہ وہ اپنا کام
انجام دے رہا تھا بذریعہ عمل کرنے خلاف قواعد کے اور ایک فعل میں ملامت اور عقوبت کے کیا۔
۳ مجموعہ ٹریٹ درجہ اول نے بعد سماعت کر کے شہادت مدعی نے اپنے اظہار و مزعم کو جو مندرجہ
اپنے حکم مبنی شہاد کے ملزم کو حسب دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء) کے رکھا گیا۔
نہ حسب درجہ بہت عمدہ داران ریلوے میں نے فٹل مقدمہ کو حسب دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء) کے طلب کیا اور بعد دیکھنے شہادت کے مجبوریہ اہینان ہوا کہ نظر بحالات حکم
رہائی ناجائز تھا اور شہادت کانت نہ نہ ہونے کی تردید کے واسطے تاہم الزام حسب دفعہ ۲۶ ایکٹ
ریلوے ٹریگولیشن کے کافی تھی لہذا میں نے حسب دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری اور جو جو مندرجہ
اپنے رو بکار و حکم رجولانی شہاد کے یہ ہدایت کی کہ نسبت استغاثہ کے تحقیقات و تردید
یجاسے اور مقدمہ کو بغرض نہ کو حسب دفعہ ۲۸ مجموعہ مذکور سٹریج ڈبلیو بیل مبنی مجموعہ ٹریٹ
درجہ اول کے یہاں منتقل کیا۔

۴ چنانچہ سٹریٹ ٹریٹ نے اس ہدایت کے پہنچے چہرے دفعہ ۳۵ ایکٹ واسطے تحقیقات
مزید کے مقرر کیا اور حکم نامہات بغرض حاضری ملزم و گواہان کے جاری کیے مقدمہ
کے پیش ہونے پر یہ اعتراض کیا گیا کہ سٹریٹ ٹریٹ کو جو جو ذیل مندرجہ جو نیز حاکم موصوف
موردہ اور رجولانی شہاد اختیار سماعت حاصل نہ تھا اولاً یہ کہ ٹریٹ ٹریٹ ضابطہ دفعہ ۳۵ کے
ملزم ٹریٹ ٹریٹ اعلانہ کی بائین مضمون کہ وہ وجہ سماعت کی ظاہر کرے کہ ایسا حکم کیون نہ صادر

عشر
ملک
نام
دو اب

ہونا چاہیے نہیں ہوئی تھی اور ثانیاً یہ کہ جب ملازم بے تحقیقات کامل و بروعداً مجاز کے رہا ہو چکا تھا تو سخت فائدہ اوس رہائی کا تھا جب تک کہ کوئی شہادت مزید ظاہر نہ ہو۔

۶ نسبت عذر اول کے سبب سے یہ تجویز کی کہ کوئی اطلاع ملازم کے نام جاری نہیں ہو آتا بلکہ اس عذر کے نظیر ہائی کورٹ الہ آباد مقدمہ قیسر ہند بنا جس نو (۱) و چند کی جین برٹا چار سی بنام ایم چندر برہی (۲) کا حوالہ دیا گیا۔

۷ نسبت عذر دوم کے بھی سبب سے یہ تجویز کی کہ پوری تحقیقات محشر کے مجاز کے روبرو ہو چکی تھی اس عذر کی تائید بذریعہ نظیر ہائی کورٹ کلکتہ مقدمہ جین برٹا چار سی بنام ایم چندر برہی (۳) کی گئی۔
۸ بر بناسہ و افحات مذکورہ بالا کے محشر کے درجہ اول نے یہ تجویز کی کہ اوسکو جتنا مقدمہ میں کاروائی کرنے کا یا عمیل حکم محشر میں ضامن کی کرنے کا مجبوظ فوجہ ۳۴۴۴ مجبوظ ضابطہ فوجہ ۱۲۱ کے (۱) کے حاصل نہایتا پانچ بجے محشر میں موصوف نے ملازم کو رہا کیا اور مقدمہ کو اسے ایک ہی دفعہ مزید کے جو ضروری بھی جاوے ارسال کیا۔

۹ میری رائے یہ ہے کہ حکم ہائی کورٹ دفعہ ۲۵۲ صدرہ راؤ صاحب تیارم امودا راجو سے نامناسب تھا کہ جو شہادت اونیوں نے تحریر کی تھی اس سے بادی نظر میں ثبوت قوی ازکا اور جن میں باجرام کجاوہ پیر لگانے کے لئے خلاف اس کے ظاہر ہوتا تھا پس ملازم کی نسبت تجویز کرنی چاہی تھی اوسکو رہا نہیں کرنا چاہیے تھا۔

۱۰ میری دہشت میں نظر حکم حسب دفعہ ۳۴۴۴ صدرہ راؤ صاحب تیارم امودا راجو کی بھی یہ تجویز غلط تھی کہ اوسکو اختیار سماعت حاصل نہ تھا نظائر محولہ حیرت لال کرنا مشیکیل کا قیاس کو اسکا بیشک بتائید ان عذرات کے ہیں اول یہ کہ اطلاع ملازمہ ظاہر کر کے ملازم کے نام جاری کرنا ضروری تھا اور دوم یہ کہ تحقیقات مزید حسب دفعہ ۳۴۴۴ صدرہ راؤ صاحب تیارم امودا راجو سے مزید سے ہے اور نہ سماعت ثانی سے دراصل بر بناسہ اوی شہادت کے لیکن جگہ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ہائی کورٹ بھی نے کسی لطیف تحریر شدہ میں ہی معنی دفعہ ۳۴۴۴ کے ادنیٰ و نوئی امور میں سے کسی امر کی نسبت قائم نہیں ہوں اور جگہ یہ واضح ہوتا ہے کہ سبب سے اس کے واسطے صحیح طریقہ ان حالات میں یہ ہوتا کہ عذرات میں شدہ کو تحریر کر لے اور کارروائی مزید ایک ہی دفعہ کے

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ از باب اولہ صفحہ ۳۹۶- (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ از باب اولہ صفحہ ۲۰۴-

(۳) انڈین لارپورٹ سلسلہ از باب اولہ صفحہ ۱۰۴-

انٹرنیشنل فوجداری

جلد

ملفوظی کہتے کہ اس درمیان میں لازم کہ یہ موقع حاصل ہوتا کہ اس حکم کو جو میں نے منتخب کیا ہے ۳۰ صلاحت
کیا تھا پانی کورٹ سے آکر وہ بیضا بلکہ تھامسوخ کرانے کی تدبیر کرتا۔

۱۱۔ اندرین حالات یہ واضح ہوتا ہے کہ میرے لئے صحیح طریقہ اب یہ ہے کہ کارروائیات
مقدمہ ابتدائی کو اور کارروائیات مزید کو جو بوجہ میرے علم حسب فقہ ۲۳ کے الگ الگ مسائل حکم
ہانی کورٹ کے ارسال کروں۔

۱۲۔ اگر ہانی کورٹ کی یہ رائے ہو کہ وہ شہادت جو مقدمہ میں تحریر کی گئی تہی بحالت ہو
اوپر کی تردید کے واسطے قائم رکھنے الزام حسب فعات ۲۶ و ۲۷ کہیں کسی نہایت شہادت کے کافی ہو
سیری یہ درخواست ہے کہ حکم رہانی مصدرہ را و صاحب تیارام دہمورد حسب فقہ ۳۵ منسج
کیا جاوے اور تحقیقات مزید کے کرنے کی ہدایت کی جاوے۔

انڈین بنجانب بازم مجسٹریٹ ضلع کو انتہا صادر کرکے حکم کا بائین ہدایت کہ مجسٹریٹ ہمت
دردہ اول مسٹرین تحقیقات مزید کرے و اسل تنہا ملکہ منظرہ بنام گود (۱) وہ مقدمہ بوجہ ملک
کے ہوتا اگر وہ مشربہ قاعدہ صحیح حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری سابق کے ہے تو بہرہ اولیٰ ایک
ایسا قاعدہ حسب فقہ ۲۷ مہتمم حال کے ہے کیونکہ اس مقدمہ میں پوری و کامل تحقیقات
ہو چکی تھی اگر وہ صحیح قاعدہ نہ ہو تو بہرہ اولیٰ قاعدہ چوبیس (۱) صاحب جسٹس نے مقدمہ محولہ بالا میں
ظاہر کیا ہے لازم ہو گا کہ مجسٹریٹ ضلع اگر اسکو حکم رہانی مصدرہ ایک مجسٹریٹ ہمت
نہ ہو تو مقدمہ کو واسطے تحقیقات مزید کے اپنے مجسٹریٹ ماحلت کے سپرد دیکے بعد دیگرے کر سکے گا اور

اگر تحقیقات کا نتیجہ یہ ہو کہ ملزم رہا کیا جاوے تو مجسٹریٹ ضلع بالآخر خود اس مقدمہ کی تجویز کرے گا
میری حجت کی تائید یہ قدمات چند میجرن بھٹا چارجی ہنا حکم چند رنبرجی (۲) وجیون کرشور
بنام مشب چند واس (۳) و ملکہ منظرہ بنام چند (۴) و ملکہ منظرہ بنام چند (۵) و ملکہ
منظرہ بنام چند (۶) سے ہوتی ہے بغرض اس کے کہ مجسٹریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے حکم

(۱) انڈین لارورٹ سلسلہ پہلی جلد ۲ صفحہ ۵۳۵۔

(۲) ایٹھا سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۰۔

(۳) ایٹھا " " صفحہ ۱۰۲۔

(۴) ایٹھا سلسلہ آلاہاد جلد ۱ صفحہ ۳۶۔

(۵) ایٹھا سلسلہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۹۶۔

(۶) ایٹھا " " صفحہ ۳۲۶۔

مستند
ملک مقررہ قیصر ہند
نام
دولت پوری ہر روز

نہ کہور کا تھا تو بحالات مقدمہ ملو کہ وہ حکم صادر نہیں کرنا چاہیے تھا ایک مقدمہ غیر ریڈیٹ شدہ ملکہ
قیصر ہند بنام دندی پور میں جبکہ ویسٹ کھاسٹ نانا بھائی ہرمو اس صاحب بھٹان سے
۱۲۱ ہجری شمسہ کی فیصل کیا تھا اور جو مقدمہ نظام نو بداری بانی کوٹ بمبئی شمسہ ۱۲۱ ہجری سے
پتہ پتہ کیا گیا تھا کہ جب مجسٹریٹ پتہ پتہ کی یہ سچ قرار پادے کہ کوئی مقدمہ بادی النظر
میں ملزم پر ثابت نہیں ہوا تو بانی کوٹ اور ملو یہ ملزم نہیں دیکھتی کہ بر بناسہ واقعات نتیجہ ملزم
حاکم اسے فریڈ بان ملزم شمسہ ضلع بمبئی مقدمہ ہذا ایک طرف بلا جاری کرنے اطلاع نامہ ملزم کے سامنے
ہو اتھا دفعہ ۳۴۴ مجسٹریٹ کی بغیر دفعات ۳۴۴ و ۳۴۹ کی مدد سے کرنی چاہیے اور اس کی بغیر کرنی
کہ جس سے مجسٹریٹ ضلع ایک ملزم ملو بلا اور ملو اطلاع دینے کے صادر کرنے سے منع ہوا تھا تحقیقات
مہندہ مقدمہ اس کی تحقیقات جو بر بناسہ ثبوت مزید یا شہادت مزید یا زائد کی گئی اور ملو
وہی الفاذا دفعہ ۲۳ شمسہ (الف) میں ہیں الفاذا تحقیقات بعد دفعہ ۳۴۹ میں اسے منع ہو ہیں کہ
وہ دفعہ ۳۴۴ سے متعلق ہے جو تھا قابل تجویز عدالت شمسہ کے ہیں اور تجارت و سکی ناقص معلوم ہوتا ہے
دی ان منڈ ایک کیل سرکار بنجاب سرکار مقدمہ قیصر ہند بنام گودا یاد (۱) بموجب مجسٹریٹ
کے ہو اتھا دفعہ ۳۴۴ مجسٹریٹ شمسہ کی رو سے زیادہ تر وسیع اختیارات مجسٹریٹ ضلع کو دے گئے ہیں
اس کی رو سے مجسٹریٹ ضلع ملکہ تحقیقات مزید کا نسبت مقدمہ کسی شخص ملزم کے جو رہا کیا گیا ہو کر سکتا
ہے دیگر مقامات محو کہ متعلق بحث اختیار مجسٹریٹ ضلع سے نہیں ہیں مقدمہ ملکہ مقررہ قیصر ہند بنام
پریڈ پاز (۲) میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ مجسٹریٹ درجہ اول جب معنی دفعہ ۳۴۴ تا ۳۴۹ مجسٹریٹ ضلع
سے دفعہ ۳۴۲ کی رو سے ملزم کو اطلاع دینا ضروری نہیں ہے وضو قانون سے ملکہ اطلاع دینے
کا دفعات ۳۴۴ و ۳۴۹ میں درج کیا ہے اور دفعہ ۳۴۴ میں اس کے ترک کرنے سے صاف یہ واضح
ہوتا ہے کہ نارا و سکا یہ تھا کہ ضرورت اس کی نہ تھی جیسا کہ ایک بات کا بیان کرنا ہنر نہ دوسری بات
کے خارج کرنے کے ہے مجسٹریٹ ضلع کا شمار اپنا عمل صادر کرنے سے مراد یہ ہو گا کہ کوئی تحقیقات
مزید دہی نابین قانون کے کی جاد سے دفعہ ۳۴۴ مجسٹریٹ ضلع تعریف تحقیقات کی یہ لکھی ہے کہ کوئی
ہر تحقیقات ہر ایک مجسٹریٹ یا عدالت بموجب مجسٹریٹ کے کرے داخل ہے۔

نانا بھائی ہرمو اس صاحب جسٹس یہ استصواب ہم سے ۲۵ جولائی
گذشتہ مجسٹریٹ ضلع نہانہ سے بحالات ذیل کیا۔

۷
بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

ملزم پر جی آئی بی ریلوے کمپنی نے روپر ورا صاحب تارام دامو محمد شریٹ دھوا دل
 علیان کے حسب دفعات ۲۵ و ۲۶ ایکٹ ریلوے (نمبر ۱۹۸۶) کے نالش کی۔

کھلیان کے حسب دفعات ۲۵۶۹- ایکٹ ریلوے (نمبر ۱۸۶) کے نالاش کی۔

جسٹریٹ نے بعد سماعت کرنے شہادت دہی کے اور انہما لینے ملزم کے بتا رہا ہ مسی

گذشتہ دفعہ ۲۰۲۳ء بمقام ضابطہ فوجداری انٹرنیشنل کے پورے ممبرانہ اپنے حکامانہ مذکور کے بارے میں

۱۰ دوس حکمت سے غمزدہ دران ملک کے رنج و غم نہ ہو سکتے اور انہوں نے غم و غصہ سے غمزدہ ہو کر

اگر کہ مقدمہ کو طلب کر کے دیکھیں مجھ سے ملنا نہ آئے گا اور نتیجہ اس کے دیکھنا مشاغل میں کا اس کے

یہ عقیدہ کہ کوئی بزرگ دہلیزیں بہت جلد کے ایسا لیا اور یہ جو اپنے لیے متسل کا یہ ہوا کہ اس کو

یہ یقین ہوا کہ اگر وہی معذورہ دہی ایلکلم نامناسب تھا مجسٹریٹ کی یہ رائے ہوئی کہ شہادت

بجائے نہ تردید ہوئے اور اسے واسطے تائید لراحمب فاعلم لیٹ ریلوے رفرم شدہ ۱۸۹۹ء

کافی سی چنانچہ بمبئی میں صنایع نے حسب قیود ۳۳۴ مجموعہ صنایعہ فوجدارۃ الایالت بمبئی کے اداروں

و جوہ سے جو اسے اپنے حکم پر جولانی گذشتہ میں تحریر کیں و ایت حقیقات مزید کی کی اور مقدمہ

لواؤں میں سے ایک اور اچھی سیٹ درجہ اول سٹریٹنگز کے پاس حسب دفعہ ۲۸ محفوظ ہے۔

فوجداری (ایک مشہور) کے متعلق کیا

اس علم کے پہنچنے پر شریکین نے ایک دن (۱۷ جولائی) واسطے کرنے محفقات صمد کے

مقرر کیا اور کلمنا مجاہد واسطے حاضری گواہان باد مر کے جاری کر کے

بروز صبح سو بنگلہ کے سامنے مقدر مشیر بیٹا کے گیت

لہذا مریطین سے شہر اندر آ جانے ہوئے اور وہ سادات کے لئے قیام گاہ بن گئی۔

میں نے اس کی طرف سے سیر احمد بن نصر جوئے اور بعد سماعت کہے اور ان تقریرات کے جو ملزم

نہ صرف اس کی بین سٹریٹس کی یہ سڑک ہوئی کہ ان کا اختیار نہیں کرنے علم بشریٰ ضلع مشعر

ایک ایسی کیفیت فریذ اور کا حاصل نہا کیونکہ وہ علم موجب ادنیٰ سے ایک ادنیٰ وجہ سے

و ادھون تحریریں قانوناً جائز نہ تھیں بلکہ ہم پر لکھا گیا اور شریعہ نے مقدمہ محسوس

ضلع کے پاس سے اسے ایسی کارروائی کے جو مجھ پر ضلع کو مناسب معلوم ہو، اس کا سامنا کرنا پڑے گا۔

نے اس طرح ایک حکم صریح و مشہور صانع کی تعمیل کرنے سے انکار کیا کہ اگر وہ خود دیکھتا ہے

نے تحریر کی ہیں مگر اسی غور کرنے کے۔

بہا لہات مذکورہ بالا انجمن شریعت ضمیمہ فی دست فو و در بحر عرفہ الہیہ فی ۱۳۹۲

۴۲۸ قعدہ ۲۸ مہینہ ضابطہ فوجداری دیکھئے

یہ اس کتاب ہے جس سے کیا ہے کہ ہم نے فقہ ۴۶۹ کے اس مقدمہ میں جو کہ

ما سبب این صادر کریں۔

مشاور
مجلس فقہیہ
بنام
دوراب جمعیہ

چونکہ یہ مقدمہ بمقابلہ ملزم حسب درخواست عہدہ داران ریلوے پر دیکھا گیا اور اس وجہ سے ملزم کی گرفتاری دوبارہ ہوئی لہذا نے یہ مناسب سمجھا کہ عہدہ داران ریلوے کو اس تصواب کی اطلاع دیں تاکہ اگر وہ کچھ کہنا چاہتے ہوں تو ان کو موقع ہمارے رو برو حاضر ہونیکا ملے چنانچہ ہم نے اطلاع نامہ دے کر پاس پوچھا اور ایک اطلاع نامہ وکیل سرکار کے پاس بھیجا عہدہ داران ریلوے نے حاضر نہ ہونا پسند کیا وکیل سرکار تائید تصواب کے حاضر ہوا۔ اب ہکو یہ واضح ہوتا ہے کہ اس تصواب میں ہکو امور ذیل کا تصفیہ کرنا ہے۔

- (۱) آیا سٹریٹس کیل کو فیصلہ حکم بمشریٹ ضلع مورہ ۲۴ جولائی گذشتہ کا اختیار حاصل تھا یا نہیں
- (۲) آیا بمشریٹ ضلع کو ایسا حکم صادر کرنے کا اختیار تھا یا نہیں اور۔

(۳) اب ادن حالات میں جو اثنا سے تقریر میں ادن سے ظاہر کئے گئے یا اور طور پر

میں ظاہر ہوں کیا حکم صادر کرنا چاہیے

ہماری تجویز نسبت بمکت اول کے ظاہر ہے کہ اوپر تجویز بحث دوم کے منحصر ہے کیونکہ اگر بمشریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے کے حکم بمشریٹ ضلع کو اور اس حکم کی تعمیل کرنے کا نہ صرف اختیار ہی حاصل تھا بلکہ اوپر فیصلہ اس کی لازمی تھی گو اسے اولیٰ نسبت و حاکمیت حکم کو اس کے پاس ہے جو کچھ ہو پس ہمیں یہ ہدایت کی کہ اولیٰ اس امر کی نسبت بحث کیا جاسے۔

بتائید اپنی اس بحث کے کہ بمشریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے کے حکم کو کانتا سٹریٹس نے مقدمہ قیصر ہند بنام گود اپا (۱) کا حوالہ دیا ہے بعد اس مقدمہ کے مقدمہ قیصر ہند بنام ہر گوبند ناتھ اور ۱۲ میں تاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۸ء میں اس کا حل ہوا تھا جس جہانگ کہ وہ مقدمہ اس مقدمہ سے متعلق ہوتا ہے میرا جلاس ڈیوٹن سے تقلید اس کی لازمی ہے اب ہکو یہ دیکھنا چاہیے کہ گروہ مقدمہ ہوا سے متعلق ہے تو کس قدر ہے باوی النظر میں ہکو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سرکاری متعلق ہے اور اسلئے وہ ایک ایسا مقدمہ ہے کہ جس کے مطابق اس مقدمہ کا فیصلہ ہونا چاہیے لیکن اس مقدمہ کے واقعات کا اس مقدمہ کے واقعات سے بائیا بمقابلہ کرنے سے اور اسی طرح احکام مجموعات منابہ فوجداری سابق و حال کا مقابلہ کرنے سے ہماری یہ سب سے قوی تر ہے کہ وہ مقدمہ ہوا کچھ بھی متعلق نہیں ہے اور فیصلہ میں سٹریٹس درج اول نے ملزم کو حسب

(۱) انڈین لاد پورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۲ صفحہ ۵۳۰۔

(۲) فیروز پورٹ شدہ۔

نظام فوجداری

جلد

مستطوع
مستطوع
بنام
رواجی

دفعہ ۲۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سابق (ایکٹ ۱۸۵۷ء) کے رہا کیا تھا اور جب دفعہ ۲۹۵ مجموعہ
تذکورہ اوس مقدمہ کو جسٹریٹ ضلع نے طلب کیا تھا اور جسٹریٹ ضلع نے چونکہ دنگلون جوہر علیا
نہو اور اسے حکم رہائی کے تحریر کی گئی تھیں لہذا اس کو ایک اور جسٹریٹ درجہ اول کے
پاس بھیجا اور بدایت از سر نو تجویز کر کے مقدمہ کی کی ہائی کورٹ نے یہ تجویز کیا کہ دفعہ
۲۹۵ مجموعہ میں جسکی ریسے جسٹریٹ ضلع کو بعض مقدمات میں جن میں جسٹریٹ ماتحت نے حکم رہائی صادر
کیا ہو اختیار دست اندازی کا دیا گیا تھا صورت رہائی حسب دفعہ ۲۱۵ کے جو اس مقدمہ میں
تعمی غل ٹھہری اور اسوجہ سے اس خاص صورت میں جو دفعہ ۲۱۵ میں داخل تعمی جسٹریٹ ضلع
مجاز اس حکم کے مناد کرنے کا تھا کہ جو اسے صادر کیا پس ہائی کورٹ نے یہ قرار دیا کہ طریقہ
جو جسٹریٹ ضلع کو اختیار کرنا چاہیے یہ ہے کہ مقدمہ کو اسے حکم رہائی کورٹ کے ارسال کرے
کہ جو اس معاملہ میں حسب دفعہ ۲۹۵ مجموعہ کے کارروائی کر سکتی تعمی اس تجویز کے صاف طور پر
سمجھنے کے لئے یہ مناسب ہے کہ احکام مختلف دفعات مجموعہ ضابطہ فوجداری پر جو اوس وقت نافذ
تھا غور کیا جاوے دفعہ ۲۱۵ میں جو جزو باب ۱ کا تھا کہ جس میں ذکر تجویز مقدمات وارث کا
اجلاس صاحبان جسٹریٹ سے تھا یہ بدایت تعمی کہ اگر جسٹریٹ بعد لینے اظہار مستغیث اور
گواہان شہوت اور بعد اظہار لینے ملازم کے یہ تجویز کرے کہ کوئی جرم محض ملازم پر ثابت نہیں ہوا
وہ اسکو ہا کرے دفعہ ۲۹۵ کی رو سے جسٹریٹ ضلع اس کو نسبت مطابق قانون ہونے
کسی حکم منرایا اور حکم صدر عدالت ماتحت کے اپنا اطمینان کرنے کے لئے طلب کر سکتا تھا
دفعہ ۲۹۶ کی رو سے اسکو اختیار مقدمات کی رپورٹ کرنا اور اسے صدر حکم رہائی کورٹ کے
دیا گیا تھا اور اس دفعہ کی رو سے اسکو یہ اختیار بھی دیا گیا تھا کہ جب ایک شخص ملازم ناجائز طور
پر رہا کیا ہو اور مقدمہ ایک مقدمہ میں ہو تو یہ ہدایت کرے کہ شخص ملازم واسطے تجویز کے سپرد کیا جائے
اور یہ بھی اختیار اسکو دفعہ مذکور کی رو سے دیا گیا تھا کہ اگر شہادت سے یہ واضح ہو کہ کسی اور جرم کا
ارتکاب شخص ملازم نے کیا ہے تو عدالت ماتحت کو نسبت اس جرم کے تحقیقات کرنے کی ہدایت
کرے میلبول صاحب جسٹریٹ نے مقدمہ متذکرہ میں بعد غور کرنے اور احکام دفعہ ۲۹۶ کے
یہ تحریر کیا ہے بموجب معمولی قواعد فقیر کے اس حکم مرجع سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صورت
دیگر میں علاوہ اون صورتوں کے جنکی تصریح دفعہ ۲۹۶ میں کی گئی ہے جسٹریٹ ضلع حکم
تحقیقات جدید کا جبکہ ایک جسٹریٹ ماتحت سے یہاں رہائی ہوئی ہو صادر نہیں کر سکتا

وہ مقدمہ قابل تجویز عدالت سیشن کے ہوا اور حکم رہائی حسب دفعہ ۲۰۹ صادر ہوا ہونا قابل تجویز مجسٹریٹ کے ہوا اور حکم حسب دفعہ ۲۵۳ مجسٹریٹ کے صادر ہوا جو جب مجسٹریٹ ضلع نے اسی چیز کے کرنے کا حکم دیا کہ حکم دینے کا اسکو اختیار مجسٹریٹ میں دیا گیا ہے اور خود الفاظ مجسٹریٹ میں دیا تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اسکو اختیار اس چیز کے حکم دینے کا تھا۔

بتائیں اسی حجت یعنی عدم اختیار مجسٹریٹ ضلع نسبت صدر حکم کے دلائل مزید چار سے رد و رد پیش کی گئیں جو مبنی اور مقدمات جلدی جرن ہشما جاری بنا حکم چند ریز جی (۱) و جیون کرپورک بنام شب چند داس (۲) و ملکہ معظہ قیصر ہند بنام حسنو (۳) و ملکہ معظہ قیصر ہند بنام ارم ریڈی (۴) و ملکہ معظہ قیصر ہند بنام امیر خان (۵) کے ہیں مزید دلائل حکم کا ذکر اہم آئندہ اون مقدمات کے ذکر میں کریں گے کہ خلاف صحت یا وجہیت حکم مجسٹریٹ ضلع کے معلوم ہوتی ہیں کہ جیسے اور مجسٹریٹ ضلع کے اختیار صدر حکم کو زمین فرق کہے یہ دونوں چیزیں صاف تمیز میں ممکن ہے کہ مجسٹریٹ کو بلاشبہ اختیار دیتے کا بات ایک خاص جرم کے حاصل ہو مثلاً بابت سرحد کے یا وہ ایک صورت خاص میں قانون کو غلط طور پر تسلیم کر کے یا شہادت پیش شدہ کو غلط طور پر سمجھے اور بر بنائے اس نقل غلط یا غلط فہمی کے جرم ثابت تجویز کرے یا بابت کا حکم اسے ایسی صورت میں اسکا فیصلہ غلط وغیرہ میں یا ناواقف ہے اور عدالت اپیل یا عدالت نگران کی جب اس سے درخواست کی جاوے اس فیصلہ کو اس بنا پر اگر اسکو زمینان اسکی نسبت ہو منسوخ کو علی مقتدرہ مال میں لازم نے کوئی کوشش عدالت اعلیٰ سے حکم مجسٹریٹ ضلع مورخہ ۲۷ جولائی کے منسوخ کرانے کی بر بنائے اس کے غلط یا ناواقف ہوئے کے نہیں کی اور اسوجہ سے وہ هنوز غیر منسوخ شدہ اور کامل طور پر نافذ ہے۔

ایسی صورت میں جاری یہ ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے اس حکم کا تھا

(۱) آخرین لاہور سلسلہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۴

(۲) ایضاً ایضاً صفحہ ۱۰۲

(۳) سلسلہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۶۷

(۴) سلسلہ حد اس جلد ۶ صفحہ ۳۹۶

(۵) صفحہ ۲۳۶

۱۸۸۵ء
ملک مسند فقہ
نام
دور ابھی

جو اسے ہم جولائی کو صادر کیا اور سیکشن کو اختیار دے کی تعمیل کر لیا تھا ہماری یہ بھی رائے ہے کہ بوجہ ہونے ایک عدالت ماتحت کے سیکشن کو مجسٹریٹ ضلع کے حکم کی واجبیت کی نسبت اعتراض کرنا جائز نہ تھا اور اگر اونکو کوئی شبہہ اس امر میں تھا تو چاہیے تھا کہ لازم کو یہ ہدایت کرتے کہ ہائی کورٹ میں درخواست اوکی منسوخی کے لئے گذر زمین اور اس غرض کے لئے اسکو مہلت دیتے اور تحقیقات مزید نامعلوم ہونے نتیجہ ایسی درخواست کے ملتوی ہوتے بجائے اختیار کرنے اس طریقہ کے سیکشن نے ناجائز طور پر ایک اختیار کے استعمال کرنے سے جو قانوناً اونکو حاصل تھا انکار کیا پس ہکو لازم ہے کہ سیکشن کے حکم اوجلال کو منسوخ کریں۔

اسم مختصر اداؤن لائل کی نسبت تجویز کرتے ہیں جو حکم مجسٹریٹ ضلع کی واجبیت کے خلاف پیش کی گئیں ہیں اور اداؤن مقدمات پر جنہ بتاؤن دلائل کے استدلال ہو ایسے غور کرتے ہیں یہ غور کیا گیا ہے کہ بالفرض اگر مجسٹریٹ ضلع کو اختیار صادر کرنے حکم جولائی کا ہوا تو بھی اداؤن حالات میں جو اس مقدمہ میں ظاہر ہوتے ہیں اونکو وہ حکم صادر نہیں کرنا چاہیے تھا بتاؤن اس بحث کے چند مقدمات کا حوالہ ہمارے رد و ردیا گیا ہے اول مقدمہ محو احیاء چرن ہٹا چارج بنام ہم چند رنجی (۱) کا اس مقدمہ میں تنفاذ و سمنج اتھا اور ملزم کو کوئی مجسٹریٹ سریرام پور نے رہا کیا تھا سشن جج ہنگلی نے برطین درخواست استغیث یہ تصور کیا کہ تحقیقات عدالتی نسبت تنفاذ سائل کے نہایت سرسری طور پر ہوئی سشن جج نے یہ تصور کیا کہ وہ مقدمہ جوئے تنفاذ کا نہ تھا بلکہ تحقیق بنیاد واسطے تنفاذ کے موجود تھی سشن جج نے یہی تجویز کیا کہ ڈپٹی مجسٹریٹ نے جس طرح شہادت تحریر کی وہ بالکل گویا عدالت کے کام کی منہسی کی ہے اندرین حالات سشن جج نے یہ پایا جاتا ہے کہ بموجب دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۱ء کے عمل کر کے ایک اور مجسٹریٹ شامان چند اس مجسٹریٹ درجہ دوم کو یہ ہدایت کی کہ اس مقدمہ میں تحقیقات مزید کرے یہ حکم یا طریقہ بلا اطلاق ملزم کے صادر ہوا اور سپر ملزم نے اسکی منسوخی کے لئے ہائی کورٹ میں درخواست دی وہ حکم حیدر جوہر سے کہ جسپوٹ ایہی غور کر کے منسوخ کیا گیا اس مقام پر یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ جو کارروائی ملزم نے اس مقدمہ میں اختیار کی وہ صحیح تھی ملزم مقدمہ اسے ہائی کورٹ میں درخواست نہیں کی وہ سپر ملزم اصل حکم مجسٹریٹ ضلع مورخہ ۳ جولائی کو تسلیم کیا پس وہ حکم ہنوز غیبت منسوخ شدہ اور خارج ادعا ہے

باقی کورٹ نے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے حکم سن جج کو جسکے ذریعہ مجسٹریٹ درجہ دوم
پر ایت کرتے تھیں ایت کی کمی نہیں منع کیا وہ حکم میں وجوہ جداگانہ پر مبنی ہے کہ جن میں سے
ایک ہر دو واسطے اسکی تائید کے کافی معلوم ہوتی ہے گو دیگر وجوہ پر بھی عدالت نے استدلال
کیا ہے وجہ مذکور یہ ہے کہ مجسٹریٹ دفعہ ۴۴م مجبوعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۷۳ء) کے سن
جج مجازا سکا تھا کہ ایک خاص مجسٹریٹ ماتحت کو نامزد کر کے ہر ایت تہذیمات کی کرے یہ
کما جاسکتا ہے کہ اگر سن جج مجازا ایسا کرنے کا نہیں ہے تو مجسٹریٹ ضلع جیسی کہ صورت
اس مقدمہ میں ہے بذریعہ اولی مجازا سکا نہیں ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر سبیل
پر تاثیر سن لیل کی ہوئی ہے لیکن ایسی لیل بلحاظ الفاظ صریح دفعہ ۴۴م مجبوعہ ضابطہ فوجداری
(ایکٹ ۱۹۷۳ء) کے سرخیان قابل پذیرانی ہے چنانچہ فیملہ صاحب جسٹس نے اس مقدمہ میں
اپنی تجویز میں یہ تحریر کیا ہے "واعتناعان قانون کا یہ منشا پایا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع
نسبت تجویز منتخب کرنے کسی اپنے مجسٹریٹ ماتحت کے اختیار تفسیری استعمال کرے اور یہ اختیار
معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کو حاصل ہے اور نہ سن جج کو اگر یہ وجہ مقول ہے جیسا کہ ہم
اولی نسبت تصور کرنے پر مائل ہیں تو صرف یہی وجہ واسطے تائید اس حکم کے جو حکام ذمی علم
نے اس مقدمہ میں صادر کیا کافی ہے اور دیگر دو وجوہ جو انہوں نے تحریر کی ہیں کہ یہ بہت
ضروری واسطے فیصلہ اس مقدمہ خاص کے جو ان کے روبرو پیش تھا نہ تھیں تاہم وہ بے
ایسی وجوہ ہیں کہ جن سے بعض دیگر حکام نے اتفاق کیا ہے اور چونکہ اس مقدمہ میں ہمارے روبرو اوپر
اصرار کیا گیا ہے لہذا ہم انکی نسبت کچھ تحریر کریں گے وجوہ مذکور میں سے ایک یہ یعنی عدم
اطلاع لازم کی نسبت کہ اس مقدمہ میں اوپر بطور اعتراض نسبت حکم مجسٹریٹ ضلع کے
استدلال کیا گیا ہے ویل دلیل جو محتاج ملزم حاضر تھا بلکہ کوئی بات و فک کہ ہم میں یا کسی اور
جز مجبوعہ ضابطہ فوجداری میں ایسی نشان نہیں ہے سکا کہ جسکی وجہ سے قبل صادر کرنے حکم حسب
دفعہ مذکور کے ملزم کو اطلاع دینا ضروری ہو بیشک یہ ایک اصول عام قانون فوجداری کا ہے
کہ کوئی محکم ضرور ملزم کے بلا اسکے کہ اسکو موقع اپنا بیان کرنے کا دیا جاوے صادر نہیں
ہونا چاہیے اور مجموعہ میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جو مانع دینے ایسی اطلاع کا ہو یا نہ ہو
کما جاسکتا ہے کہ اگر مجسٹریٹ ضلع قبل صادر کرنے اس حکم کے جو اسے صادر کیا تھا مقدمہ میں
ایسی اطلاع ملزم کو دیتا تو ہوتا ہم خود ایسی اطلاع دیتے ہیں اور ہم اس امر پر غور کرنے کو کیا

ایک قاعدہ بنا کر عدالتوں کے ماتحت میں ان ضمنوں کا نہیں بھیجا چاہیے کہ جسے بھی کسی طرح عمل کریں لیکن ہم بحالت نہ ہونے کسی ایسے حکم کے مجموعہ میں اور بحالت نہ ہونے اور کسی قاعدہ سے نسبت اس معاملہ کے یہ تجویز نہیں کر سکتے کہ ایسی اطلاع قبل اسکے کہ مجسٹریٹ نے حکم صادر کیا قطعاً نہیں تھی حالکہ اطلاع دینے کا اور اصول تذکرہ بالا ظاہر ہے کہ وقت وضع کرنے دفعہ ۳۳ میں واضحاً قانون کے خیال سے باہر نہ تھا دفعہ ۳۶ میں حکم صریح ایسی اطلاع کے دینے کے تھا جبکہ شخص ملزم جو ناجائز طور پر ایک ایسے مقدمہ میں جو نہ تھا قابل تجویز عدالت سیشن کے ہو رہا کیا گیا ہو اسے تجویز کے سپرد سیشن کیا جاوے (۱) لیکن کوئی ایسا حکم جبکہ کوئی اور کا وہاں بمقابلہ ملزم کے بموجب اسی دفعہ کے کیا جائے نہیں ہے (۲) چر دفعہ ۳۳ میں کہ سبکی رو سے مجسٹریٹ سماع نے عمل کیا کوئی ایسا حکم نہیں ہے اور دفعہ ۳۳ میں ایسا حکم موجود ہے (۳) اس سے یہ اند کیا جاسکتا ہے کہ جب اطلاع دینے کی ضرورت سمجھی گئی واضحاً قانون نے اس کے واسطے حکم صریح درج کیا اور یہ خوف ہے کہ اگر ہم یہ تجویز کہیں کہ مجسٹریٹ ۳۳ کے قبل اسکے کہ مجسٹریٹ مطلع نے ایسا حکم اس مقدمہ میں صادر کیا ایسی اطلاع دینی ضروری تھی اور حکم اسکا جو جلد دینے جانے ایسی اطلاع کے ناجائز تھا تو ہم بجائے اسکے کہ قانون موجودہ کو قرار دیں ایک قانون جدید قائم کریں گے اس سلسلہ میں ہم احکام دفعہ ۳۳ میں مجسٹریٹ کا بھی ذکر کریں گے۔

بسمین یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کوئی عدالت اپنے اختیارات نظر ثانی نافذ کرتی ہو کہ مجسٹریٹ مطلع جب اسے حکم اس مقدمہ میں صادر کیا کرتا تھا تو کوئی فریق مستحق اس بات کا نہ ہو کہ عدالت کے روبرو اس بات کا اقرار یا انکار پیش کرے یہ نہیں منع ہوتا کہ میرا اس نسبت اس معاملہ کے عدالت ہائی کورٹ ملکتہ کے روبرو مقدمہ مذکورہ بالا میں یا عدالت ہائی کورٹ الہ آباد کے روبرو مقدمہ ملکہ غفرہ قیسوند بنام جنو (۴) میں پیش کی گئی تھی۔

اب ہم کسی قدر زیادہ تر مشکل بحث پر جو نسبت معنی الفاظ تحقیقات مزید مندرجہ دفعہ ۳۳ میں مجموعہ ضابطہ نوعداری (ایکٹ، آئینہ) کے ہے غور کرتے ہیں ہمارے روبرو یہ عذر کیا گیا

(۱) فقرہ شرطیہ (الف)

(۲) فقرہ شرطیہ (ب)

(۳) فقرہ ۲

(۴) انڈین لارپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۳۶۷۔

ملکہ غفرہ قیسوند بنام جنو
رواب جی

جیسا کہ سٹیکس کے روبرو کیا گیا تھا کہ حکم مجسٹریٹ ضلع سب دفعہ ۳۳ مجموعہ ضابطہ نو جداری کے قانوناً جائز تھا کیونکہ تحقیقات کامل ایک مجسٹریٹ مجاز کر چکا تھا اور کوئی شہادت مزید ظاہر نہیں ہوئی اور اسی مقدمہ ملکیت پر بتائید اس تحت کے استدلال کیا گیا ہے اس مقدمہ میں متر صاحب جس معنی الفاظ تحقیقات مزید کے یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی تحقیقات جو بر بنا شہادت مزید کیا وے اور فلیک صاحب جس معنی سمجھتے ہیں کہ ایسی تحقیقات جو بر بنا ہے روداد مزید یا شہادت مزید کی جاوے اور ایک مقدمہ ملکیت جنوں کر سٹور کے بنام شہید وک (۱) میں دیگر حکام ذمی علم ٹائمنر صاحب و نارس صاحب کے بان یہ تجویز کرتے ہیں کہ قانون میں تحقیقات مزید کی اجازت صرف اسی حالت میں ہے کہ پوری تحقیقات منہوی ہو اور اس حالت میں کہ شہادت مزید ظاہر ہو مقدمہ ملکیت غیر ہند بنام جنود (۲) کا بھی دراصل بی مضمون ہے اور وہی مضمون مقدمہ ملکیت غیر ہند بنام امیر خان (۳) کا ہے اگرچہ حکام ذمی علم نے اس مقدمہ میں یہ تحریر کیا ہے کہ جب حکم تحقیقات مزید کی جوابت ادب جو وہ ناکافی جاری ہوا ہو یا بنا طور پر پمیل ہو جاوے اور شہادت مزید موجود ہو تو حکام موصوف اپنا یہ فرض سمجھتے ہیں کہ کاروائیاں کو قبول اس حکم کے بحال رکھیں۔

اب ہم بعض دفعات مجموعہ ضابطہ نو جداری کی طرف پھر اس امر کے دریافت کرنے کے لیے متوجہ ہوتے ہیں کہ آیا یہی صحیح تعبیر دفعہ ۳۳ کی ہے ہماری دانست میں جیسا کہ ٹرنر صاحب چیف جسٹس نے مقدمہ مدراس تذکرہ بالا میں تحریر کیا ہے دفعات ۳۳ تا ۳۹ کو اس بارہ میں ایک ساتھ نہیں لانا لازم ہے دفعہ ۳۳ کی رو سے بیا کہ اوپر تحریر ہو چکا ہے مجسٹریٹ ضلع کو یہ اختیار ہے کہ کسی مقدمہ کی سب کو کسی عدالت ماتحت سے اس شخص سے طلب کرے کہ اس کو اس بات کا اطمینان حاصل ہو کہ جو تجویز یا حکم سزا یا اور حکم ہوا ہو صحیح اور مطابق قانون اور انصاف کے ہے یا نہیں یہ الفاظ اس قدر وسیع ہیں کہ اوں میں ایک تجویز یا تعاقبی جو مختصرا ویر سمجھنے وقعت اس شہادت کے ہو جو عدالت ماتحت نے قبضہ کی ہو داخل ہوتی ہے اگر سب ثابت ہو کے دیکھنے سے اس کو اطمینان ہو کہ وہ تجویز صحیح ہے یعنی شہادت صحیح طور پر سمجھی گئی ہے تو وہ

(۱) انڈین لاد پورٹ سلسلہ ملکیت جلد ۱ صفحہ ۱۰۲۷۔

(۲) ایڈیٹا سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۳۶۷۔

(۳) ایڈیٹا سلسلہ مدراس جلد ۶ صفحہ ۳۳۶۔

۱۸۸۵ء
ملکہ مظفر قیصر
بنام
دوراب جی ہرنو

محض اس کو یہ فرض کر کے کوئی وجہ دست اندازی کی نہیں ہے وہیں کر گیا لیکن اگر اس کے
دیکھنے سے اس کو یہ طینان ہو کہ تجویز غیر صحیح ہے یعنی شہادت صحیح طور پر نہیں سمجھی گئی اور
محشرٹ ضلع کی دانت میں عدالت ماتحت کی غلط فہمی شہادت پر ناجائز طور پر ہا کیا گیا ہے
تو اس کو کیا کرنا چاہیے ہم یہ فرض کر لیں کہ اس کے طلب کرنے میں اس نے خود اپنی رسائی پر
اور نہ حسب درخواست مستقیق عمل کیا ہے ممکن ہے کہ تھا قابل تجویز عدالت محشرٹ کے ہوا
قابل تجویز محشرٹ کے ہوا اگر مقدمہ قابل تجویز تھا عدالت محشرٹ کے ہو تو محشرٹ ضلع کو
بموجب فہم ۳۶ م کے یہ اختیار ہے کہ لازم کی نسبت واسطے تجویز کے سپرد مشن کیے جانے کا حکم
صادر کرے اور ہر دیگر صورت رہائی ناجائز میں فہم ۳۷ م کی رو سے اس کو یہ اختیار ہے
کہ تحقیقات فریڈ کی ہدایت کرے۔

دفعہ ۱۶۰ میں یہ نہیں کہا ہے کہ وہ ایسا امر فاسی حالت میں کر سکتا ہے کہ جب یہ غلط
ہو کہ شہادت مزید وجہ ہے یا جبکہ شہادت فریڈ ظاہر ہو جیسا کہ عدالت ہائی کورٹ ٹھکرتے نے
قرار دیا ہے اور اس صورت میں جو ہم نے فرض کی ہے کوئی ایسا عدل یا ظاہر کرنا تھا
کا سنا جب کسی شخص کے نہیں ہو سکتا یہ شاید مناسب ہو کہ محشرٹ ضلع کے نہایت وسیع
اختیارات میں کوئی اس قسم کی قید لگائی جائے لیکن یہ تجویز اختیار نہیں ہے کہ دفعہ ۱۶۰ میں کوئی ایسی قید
داخل کریں جبکہ وضعان قانون نے اس کو نسبت کسی شخص لازم کے جسے رہائی پائی ہو مگر اختیار
کرنے یا صادر کرنے حکم تحقیقات فریڈ کا دیا ہے اور اس اختیار کے استعمال میں کوئی اس قسم کی شرط
نہیں لگائی ہے دفعات ۳۵ و ۳۶ م کے ایک ساتھ پڑنے سے یہ واضح ہو گا کہ سورجکار ہائی کورٹ
میں جو عدالتاے ماتحت سے کی گئی ہو اختیار محشرٹ ضلع کا دست اندازی کرنا یکساں ہی اختیار
خود ہائی کورٹ کے ہے اور اگر کوئی ایسی شرط ہائی کورٹ کے استعمال اختیار کو زمین نہیں لگائی
جاسکتی تو یہ خیال میں آنا مشکل ہے کہ محشرٹ ضلع کے استعمال اختیار کو زمین میں طر حیر لگائی جائے گی
جب ایسے مقدمات ہائی کورٹ کے درجہ واسطے تجویز کے تحت فہم ۳۶ م کے پیش میں تو ہائی کورٹ
باستعمال اختیارات عدالت میں دفعہ ۳۶ م تجویز کو بدل سے سکتی ہے بالسی حکم کو جو حکم اثبات جرم
یا حکم سزا نہ تبدیل یا منسوخ کر سکتی ہے اور اس کے کرنے میں ممکن ہے کہ اس کو شہادت موجودہ اسل
کے تحت نہیں اختلاف کرنا پڑے یا وہ تحقیقات فریڈ کی ہدایت کر سکتی ہے یا بموجب دفعہ ۳۶ م کے
ہدایت کر سکتی ہے کہ شہادت فریڈ لیا و جس سے ظاہر ہے کہ بلا شہادت فریڈ کے تحقیقات فریڈ

ممکن ہے مزید پران دفعات ۳۴۵ و ۲۰۰ (د) مجموعہ مضابطہ فوجداری (یکم ۱۳۳۸ھ) سے صحت ظاہر ہوتا ہے کہ تحقیقات مزید بلا شہادت مزید کے ہو سکتی ہے یہ سچ ہے کہ دفعات ۳۴۵ و ۲۰۰ ایک اور قسم کے مقدمات سے متعلق ہیں مگر اس سے اس بحث میں کچھ فرق نہیں آتا اگر دحضات قانون نے یہ خیال کیا تھا کہ تحقیقات مزید بلا شہادت مزید کے ہو سکتی ہے جیسا کہ دفعات ۳۴۵ و ۲۰۰ سے پایا جاتا ہے تو یہ دلیل کہ الفاظ تحقیقات مزید مندرجہ دفعہ ۳۴۵ سے خواہ مخواہ شہادت مزید مفہوم ہوتی ہے ساقط ہوتی ہے۔

فرض کرو کہ ایک مجسٹریٹ ماتحت نے ایک باہم کو بلا غور کرنے اور بعض امور کے متعلق اس کے جرم یا صفائی کے میں ہا کیا تو کیا مجسٹریٹ ضلع درجہ ایک اور سکولم رکھائی کی ناواقفیت کی نسبت اطمینان ہو جائے اور ان امور کا فیصلہ خود نہیں کر سکتا یا یہ حکم نہیں دے سکتا کہ مجسٹریٹ ماتحت مذکور پر بنا شہادت موجودہ دل کے اور فیصلہ کرے اور فیصلہ جدید بموجب انی تجویز ہو مذکور کے تحت یا خلاف ملزم کے صادر کرے دفعہ مذکور میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے وہ ایسا کرنے سے ممنوع ہو علاوہ ۲۰۰ اگر ہم یہ فرض کریں کہ تحقیقات مزید سے خواہ مخواہ شہادت مزید مفہوم ہوتی ہے تو ہم کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ شہادت مزید اکثر اظہار انہیں گواہان کا نسبت انہیں امور کے یا امور مزید کے پہر لیتے ہیں (۱) واقعہ یہی ہی ظاہر ہوتی ہے جیسی کہ نئے گواہان کا اظہار لینے سے پس ممکن ہے کہ تحقیقات مزید پر بنا شہادت سے ایسی شہادتیں بھی ہوں جیسی کہ پر بنا شہادت مزید کے خواہ وہ انہیں گواہان سے یا نئے گواہان سے ظاہر ہو۔

مقدمہ در اس تذکرہ بالا میں رٹن صاحب چیف جسٹس نے یہ تحریر کیا ہے (صفحہ ۳۳۵) ج نے ظاہر الفاظ تحقیقات مزید کی نسبت یہ تصور کیا ہے کہ معنی اس کے الفاظ تحقیقات جدید کے واحد میں + + + + + یعنی صریح اور ان الفاظ کے نہیں ہیں چیف جسٹس صاحب موصوف نے دفعہ ۳۴۵ کا حوالہ دیا ہے جہاں یہ حکم ہے کہ ایسے مقدمہ میں جو صرف عدالتیشن سے تجویز ہونے کے لائق ہو اگر کوئی شخص ملزم بجا طور پر ہا کیا جاوے تو مجسٹریٹ ضلع کو اختیار ہے کہ بجائے حکم دینے تحقیقات جدید کے شخص ملزم کی نسبت یہ حکم صادر کرے کہ وہ تجویز کے لیے سپرد کیا جاوے اس دفعہ سے صرف تحقیقات جدید کی ہدایت کرنیکا اختیار مفہوم ہوتا ہے اور بجز اس صورت کے کہ الفاظ تحقیقات مزید مندرجہ دفعہ مابعد (۳۴۵) برابر تحقیقات جدید کے ہوں یا انہیں تحقیقات جدید داخل کوئی دوسری دفعہ اس باب میں ایسی نہیں معلوم ہوتی کہ جس کی رو سے ایسا اختیار مجسٹریٹ ضلع کو

ملکہ خیر قریب منہ
شہ دو اب جی کر جی

ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
دوراب جی ہرزگی

دیا گیا ہوا اور یہ امر ایسا ہے کہ جب کاچیت جسٹس صاحب ذی علم کے خیال میں گذرنا پایا نہیں ملتا
ایسا اور امر بھی ایسا ہے کہ جو کسی قدر متعلق اس بحث کے ہے جو ہمارے روبرو پیش ہے اگر کسی
شخص ملزم کو کسی مجسٹریٹ نے رہا کیا ہو تو وہ حکم ہنزہ برادری کے تحت ۲۰۰ کے نہیں ہیں
اگر مستغیث دوسرا استغاثہ دوسرے مجسٹریٹ کے یہاں وہی معاملہ کی نسبت پیش کرے تو کوئی امر ایسا
نہیں ہے جو مانع تحقیقات کا نسبت اس استغاثہ کے ہو کسٹور امر ہمارا بنام میں (۱) نوآئین
بنام کوکل سنگہ (۲) سرکار بنام دیو ماد سوم شیکہ (۳) ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام دھونڈی بوگر (۴) -
ان وجوہ سے سمجھا کر جو وہ کے بعد اس وقت تک معلوم ہوتا ہے ہم اس تجویز سے کہنے پر آمادہ
نہیں ہیں کہ مجسٹریٹ ضلع جو اس مقدمہ میں صادر ہوا تھا قانوناً جائز نہ تھا کوئی شہادت مزید
نہ بھی دریافت ہوئی ہو لیکن اس امر کی نسبت کوئی نہایت قطعی سے ظاہر کرنے کی ضرورت
نہیں ہے کیونکہ بغیر اس کے بھی کہ شہادت مزید تحقیقات مزید ہوسکتے کے لیے اس مقدمہ میں
ضروری تہی سل سے ہمواد اسے ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع کے حکم جولائی کے پہلے میں سیکشن نے
یہ حکم دیا کہ کیس وقت موقع واردات کا تیار کیا جاوے اور گواہان طلب کیے جانی نسبت یہ خیال کیا گیا تھا
کہ اقامت مقدمہ کے واقف تھے اگر سیکشن اس نقشہ کے لیے جس میں وہ حاصل حال کہ جو وہ
جانتا چاہتے تھے مندرج ہوتا انتظار کرتے اور ان کو ایون کا ہی اظہار لیتے تو ان کے روبرو شہادت
مزید موجود ہوتی کہ جسکی بنا پر ممکن تھا کہ انکی رائے اس سے مختلف ہوتی جو اس صاحب تیار امر
نے قائم کی تھی پس یہ نہیں واضح ہوتا کہ اس مقدمہ میں کوئی تجاویز اسے تحقیقات مزید کے
تھی اور یہ بات اور ہے کہ نتیجہ اس کا کیا ہوتا ممکن ہے کہ بعد اس تحقیقات کے سیکشن کی وہی
رائے ہوتی جو اس صاحب تیار امر دموڈ کی ہوئی تھی اور اس حالت میں کوئی امر مانع اسکا تھا
کہ ملزم پھر رہا کیا جاتا ایسی صورت میں اور چونکہ جدید کہ عدلیہ تحریر کر چکے ہیں مجسٹریٹ ضلع کا حکم
ہمزو نافذ ہے ہمارے واسطے تصفیہ اس امر کا باقی ہے کہ ہمواد اس سے وہ کیا حکم صادر کرنا چاہیے
تالبا مجسٹریٹ ضلع اگر ان سے عہدہ داران ریگولر درجہ دست خاستہ کی ہوتی تو اس مقدمہ

(۱) کلکتہ وکیل رپورٹر مجاویز و جداری جلد ۲ صفحہ ۴۸ -

(۲) ایضاً ایضاً جلد ۲ صفحہ ۷۰ -

(۳) انڈین ماربورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۶۳ -

(۴) ماربورٹ ہائی کورٹ بمبئی تجاویز و جداری مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۵ء

ملکہ بھوپتیہ میرمنہ
بنام جی کمرز جی

مطلقاً نہ دیکھتے واضح ہوگا کہ ابتداً عمدہ داران رسد کو صاحب ستی رام کے حکم رسانی سے
ناراض تھے لیکن اب کو ظاہر ہے کہ اس حکم سے جو مینی اوپر اس شہادت کے ہے جو حاکم موصوف
کے رو برو پیش تھی اور جس طرح کہ انہوں نے اس کو سمجھا تھا، رضی ہیں کیونکہ نہ تو وہ سے
مستحق گنہگار کے رو برو حاضر ہوئے اور نہ ہمارے رو برو بعد اعلان کے حاضر ہوئے اور اس
یقیناً یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اونکی خواہش بمقابلہ ملزم کے کچھ اور کارروائی کرنے کی نہیں ہے
معلوم ہوتا ہے کہ کل شہادت کا ذکر اس صاحب ستی رام نے اپنی تجویز مورخہ ہری میں کسی قدر صحت
کے ساتھ کیا ہے بعض گواہان پر انہوں نے اس وجہ سے اعتبار نہیں کیا کہ وہ اپنے نہیں متنازع ہوا
تھے بچانے کے یہ ملزم کو مجرم ثابت کرنا چاہتے تھے دیگر گواہان کی شہادت کو انہوں نے
بہت ہی کم وقعت دی ہے یا کچھ وقعت نہیں دی اس وجہ سے کہ وہ ان معاملات کی نسبت
جتنی بات، انہوں نے اظہار دیا، اسے قائم کرنے کے لائق نہ سمجھتے۔ اور یہ بھی تجویز کیا ہے کہ
بعض گواہان نے شہادت مشتبہہ پیدا کر کے کتاب بلاک بلک میں جھڑپ کی ہے۔ اس صاحب
ستی رام نے بیانات گواہان میں ناقص اختلافات بھی ظاہر کیے ہیں اور بیان ملزم پر ہتھار کیا ہے
کہ انکی تائید سب تحریر حاکم موصوف ایک گواہ ثبوت کی شہادت سے لے کر سب حالات سے جو تعلق تھا ہوتا
تھا اس طرح بعد غور کرنے اور کل شہادت سے تفتیش کے اور ادھر طرف ان گواہان کے جو اونکے
حاضر تھے حاکم موصوف نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ شہادت بمقابلہ ملزم کے اتقد قومی نہیں ہے
اور اس سے ثبوت صفائی کا مطلب کیا جائے مجھے سٹریٹرز سن کی تقریر نسبت اس شہادت کے
نہیں مانی ہے اور اس وجہ کہ کوئی اسے نسبت اس امر کے ظاہر نہیں کرتے کہ آریا صاحب ستی رام
انکی رائے نسبت اس شہادت کے صحیح ہے یا غلط ہے لیکن یہ پایا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نے نتیجہ
تفاوت اس کے قائم کیا ہے مگر مجسٹریٹ ضلع کو ملزم کی طرف سے بحث نسبت شہادت کے سننے کا
موقع حاصل تھا اور یہ بخوبی ممکن ہے کہ اگر وہ موقع اونکو حاصل ہوتا تو شاید اونکی بھی وہی رہے
ہوتی جو آریا صاحب ستی رام کی ہوئی تھی یہ مقدمہ کسی قدر عجیبہ ہے اور جو مین شہادت میں اختلاف
تھے انکی رائے نسبت میں اب مجسٹریٹ ضلع کو چاہیے کہ ملزم کو موقع تقریر کا تائید حکم رسانی کے
دین اگر بعد ايس کر نے کہ مجسٹریٹ ضلع کی رائے میں وہ حکم صحیح پایا جاتا ہے یا اگر مجسٹریٹ ضلع کو ملزم
کی نسبت کارروائی مزید کرنا غیر ضروری یا نامناسب معلوم ہو تو مجسٹریٹ ضلع مجاز اس کے یہ کہ اپنا حکم جو لانی کا سرور
مطابق اس کے حکم ہوا۔

تہنیکات کرنی چاہیے اور نسبت قہر اس اطلاق کے شہادت لینی چاہیے اور جو فیصلہ ۱۸۸۱ء کے فیصلہ کے تحت
تجزیہ کرنے کے وجہ سے ظاہر کرنے پانہین کہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ضمانت لینا ضروری ہے مگر یہ بھی چاہیے
چاہئے کہ اس کے وسائل اور کام کا ارادہ دیات داری کے ساتھ اپنی معاش پیدا کر نکال دیا ہے اور اس کو
اسرائیلیع بنی چاہئے جو اس کے کہ ثابت ہو گیا کہ کوئی مقبول امیدوار کے لینے نیک عمل ہونے کی
نہیں ہے بعض تحریر جو عزت ثبوت جرم سابق سے حکایت کوئی شخص نے دیا چکا ہوا ان کام کی میں نے نہیں
چونکہ کارروایات مجسٹریٹ سے قانون کے احکام متذکرہ بالائی تعمیل نہیں ہوتی لہذا اس کے شعور
قید کرنے راجہ دہ حسین کے منوخر ہونا چاہئے۔

اجلاس کامل

ضیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس سرچارلس راجنٹ صاحب نیٹ چیف جسٹس وانا ناہانی ہوا اس صبح

ملکۂ نظمیہ قریب میند
جشن و برد و صاحب جشن سرور لیم و دیگر بن صاحب پروینت جشن

اعتقاد نگارانی تجویز نظر ثانی ہائی کورٹ - مجموعہ ضابطہ فیہدی (ایک سیم) ۱۹۷۹ء ۱۰۰-۱۰۱

دو تہ بنی بنی نورث کی وجہ سے وہ مجھ کو مضامین کی تبدیلی کی ایک نئی راہ کے کوئی اختیار نظر نہ آئے

اپنی شجرت کا نہیں ہے جو قدمہ و عبادی میں بے بیخ و بن لگائی صادر ہوئی ہو۔

مقدمه ملکه منظره تغییر میزند بنام دیگاجون (۱) این تفریحه کی گشود

سی پی فاکس ملزم کی نسبت ایف ایل جی ایس ٹی بیٹ ڈی بی ایل او دیار دار نے جو دفعہ ۲۵ کی ایک ایک

بشرطه که بخلاف ورزشی قاعده و نیز بمطابق قواعد یک چیز مرئوس تجزیه کند. این مسئله غفلت از این مضمین

لیکھا اور اسوجہ باعث ہلاکت ایک شخص نگار کا اور ضرر ہوئی نہ وہ دیگر اشخاص کا ہوا مگر سرسبز ملک نہ اسکا

اگر وہ جہانہ ادا کرے یا نہ کرے، یہ عدم ادائے ایک یا قیام فیہ من ہے۔

بانی کو رشتے کا بندہ و فوعداری ملاحظہ کرنے میں نرسل کا کارروائیات مفید طلب کیں اور شخص ملزم کو

۱۰۰۰ کی ایک خیر خواہ ہرگز کہہ یں نہ حکمرانوں اور اس کی نسبت مصادریا کیا نہ بڑا دامعاش و حاکم ملکہ مرزیباں

مذہبِ نبویہ کیلئے حاضر ہوئے اللہ تعالیٰ کی کورٹ (قانونی مہمانی) پر دوسرے صاحبِ شرف و قدر نے اس

میں نے بتایا، کہ اگر کشتہء ملکہ حسب ذیل صادر کرنا

پیشہ نگرانی فوجداری نمبر ۲۰ ششما
۱۱ اندین لار پورٹ سلسلہ آباد جلد معقم ۶۴

ملکہ منظر قضا
بنام
سی پی نام

ہم نے نسل اور کار و انیات کو اس امر پر غور کرنے کے لئے طلب کیا ہے کہ آیا وہ ضرور اس امر کی نسبت
کی گئی ہے اس جرم کے لئے کافی ہے جتنا یہ تقابلہ لازم کے ثابت ہو جائے جو ہے جیسا کہ یہ بھی ہے جس
ملکہ انبات جرم کا حصہ اور کیا ہے نسبت مقدمات کو فی شہنہ میں ہے اور لازم نے مجرم ہونا
ایہ ال کے نتیجہ اور اسکے لائینش یا کیا ہو گیا ہو کہ ایک بل کا دوسرے سے میلہ لڑا گیا جس سے ایک شخص کا نام
جو بیٹے پر تمام کیا اور کچھ ضرر و ویراں قاص کو پہونچا ملازم تسلیم کرنا ہے کہ دوسلو ایک نظام اول کو اہل
کی ویراں سے پہونچنے سے ملے گی ایک نقل دن قواعد کی اس مقدمہ میں شامل کی گئی ہے
مقدمہ میں اور و سے قاعدہ - سیکل قواعد کے بل لازم نے تعمیل نہیں کی یہ حکم ہے کہ کب کوئی فیصلہ
یا اس کو چاہا ہو تو ہر ایک - ملت سنج لائینش کہانی چاہیے چونکہ ایسا قاعدہ ہے ہذا اس کی تعمیل
کافی چاہیے تھی اگر وہ اس سے پیش کی گیا ہو کہ اس وقت ریل کی سڑک پر کسی کو دھکی ہو چکا ہو تو متناظر ہو
لازم تھا کہ ذی لائینش لیتا جائے اس میں کی یاد اش میں بیاں دہیہ جہانہ ہو بل غیر کافی معلوم ہو جائے
اور ہمارے اس میں کوئی عیاد قید کی عائد ہوئی چاہئے لیکن نسبت عیاد قید کے ہم اس امر پر غور کرتے ہیں کہ
کی شرک ابھی تک قید ہو رہی تھی اور یہی تک تجارت کے لئے نہیں کہوں گی تھی یہ مخالفت عوام میں خلاف واقع
نہیں ہو اتنا ہذا بغیر قیادہ عام کے بہت سخت سزا کی ضرورت نہیں ہے اس لئے ہم یہ ہدایت کرتے ہیں کہ
ملازم کو ایک مہینہ کی قید محض علاوہ اس جہانہ کے ہو جو وہ پیشتر ادا کر چکا ہے۔

برہمن نے بصلح ایف ایف اور کے ۱۰ ستمبر ۱۹۳۹ء کو عدالت سے درخواست واسطہ نظر ثانی تجویز کو
لے کر ورنہ جو حکم انبات جرم ورنہ کے ۱۲ سنج ویر کی کہ وہ قاعدہ جسکی نسبت یہ تجویز کیا گیا ہے کہ ملازم نے اس کی
تعمیل نہیں کی کیا ہمارے جو قانوناً منظور نہیں ہوتا تھا اور ناجائز تھا رند اور ونون سزا میں تبدیلی
واضافہ شدہ ایک ان ناجائز ہیں۔

چونکہ عدالت کو نسبت اپنے اختیار نظر ثانی اپنے فیصلہ کے شہدہ معلوم ہوا لہذا اس نے امر ذیل کی
بابت اجلاس کامل سے استعواب کیا۔

آباد دیر سنج ہائی کورٹ کے ۱۲ ستمبر ۱۹۳۹ء یا ۳۹ ستمبر ۱۹۳۹ء ضابطہ فوجداری (۱) مشملہ ۱ کے
یا اور سنج پر یہ اختیار ہے یا نہیں کہ خود اپنے فیصلہ کو مقدمہ فوجداری میں تبدیل کرے یا اس کی نظر ثانی کرے
برہمن آؤ پریری ٹیٹو ایف اس ہونے مقدمہ سمجھا یا رہا ۱۲ ستمبر ۱۹۳۹ء کا مل کے حاضر آئے
برہمن - ابتدائی تجویز ثبوت جرم ناجائز ہے کیونکہ وہ ایسے قواعد پر مبنی ہے جنکو کوئی نسبت منظور
نہیں کیا ہے جبکہ ایکٹ میں حکم ہے لہذا سزا کا ٹر ہانا بھی ناجائز ہے عدالت کہ خود اختیار ہے

کی نظر ثانی کرنے کا حاصل ہے بغرض اس بات کے کہ اصل حکم سزا ناجائز ہو یہ صریحاً بجا ہے کہ عدالت ال
ایکٹ جائز بات کی مرکتب اور بعد ازاں یہ قرار کرے کہ وہ اس کے رفع کرنے کے ناقابل ہے عدالت
انگلستان اپنے حکام سزا کی نظر ثانی کر سکتی ہیں مقدمہ کنگنٹنٹ ٹیڈ ٹکسن (۱) دار کیبائڈ عصاب کی
کتابت تعلقہ سوال جواب فوجداری صفحہ ۱۹۰-۱۹۱ میں بطور ایک دن کے سمجھا جاتا ہے اور عدالت
حکم سزا کہ کسی وقت زمانہ سشن میں تبدیل کر سکتی ہے۔

میں یہ کہتا ہوں کہ بموجب مجبوعات لکشد و ششد اے کے عدالت کو اختیار انگریزی عدالت کی
پر حاصل ہے دفعہ ۴۴۰ ایکٹ ۴۶ و دفعہ ۲۹۴ ایکٹ ۲۷ و دفعہ ۱۱۱۱ و دفعہ ۱۱۱۲ جو مطابق ان
دفعات کے ہے دفعہ ۴۴۰ میں ان حکام کا مقابلہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ مجبوعات سابق کی عرب
یہ نشانی کی نگرانی کارروائیات عدالت کی کیا گونڈ ۴۳ میں الفاظ عدالت کی تحت چوڑ
کے ہیں اور اس طور سے اس کے دفعہ کے ہائی کورٹ کا اختیار نظر ثانی بندیشاں کرنے
کارروائیات خود اس کے مجوں کے یا اجلاسوں کے بڑھ گیا ہے اس اختیار کی نسبت صرف وہ
تحد لگائی گئی ہے جو فقرہ اخیر دفعہ ۴۳۹ میں بیان کی گئی ہے جس میں یہ تحریر ہے "اس نفع کی کوئی
عبارت اس تحریر سے متعلق نہیں ہے جو دفعہ ۲۴۳ کے مطابق فرد قرار دیا جرم پر ہی جا اور نہ
اس نفع کی رو ہائی کورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ تجویز بات ملزم کے بدلے میں تجویز بات جرم قائم
کے اس بحث کی تائید حکم دفعہ ۴۳۹ سے ہوتی ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ کسی عدالت کو یا عدالت ہائی کورٹ
کے اختیار نہیں ہے کہ جب ایک لکھ اپنی تجویز پر تخطا کیلئے تو اس میں کچھ تبدیل یا نظر ثانی کرے الا اس
طور پر چکا ذکر دفعہ ۴۳۹ میں ہوا ہے یا اس کے نصیب غلطی کتابت کے ہے"

مگر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس دفعہ کے اختیار کارروائیاں نظر ثانی کی نگرانی کے لیے حاصل ہے
اور اس دفعہ کے ہائی کورٹ کو اختیار نظر ثانی کر لیا اور ان مقدمات میں حاصل ہے جو دربر و صاحبان
محکمہ پریزیڈنسی کے پیش میں درج کی گئی ہائی کورٹ نے جو مقدمات میں کی تجویز کیا ہو سکتا ہے تہائی
مطلوبی برسر آئے ہوں اور دیگر مقدمات جن کا اس کو علم ہوا اس دفعہ ۴۳۹ میں الفاظ جیسے اختیار
منبت کارروائیات عدالت کی تحت کے محدود تھا خارج کر دئے گئے اور ایک ایسا فقرہ جو دخل کی لگتا
ہو اگر یہ نشانی نہ تھا کہ اختیار نظر ثانی ہائی کورٹ سے متعلق ہو گا غیر قابل توجہ ہے تہ دفعہ ۴۳۹ کی دفعہ
۴۴۱ کی برادر ہرٹ صاحب ٹیس نے یہ مقدمہ ملکہ مظفر قیصر ہند بنام درگا جرن (۲) صحیح طور پر تفسیر

سی پی فارم
بنام جو
ملک معظمہ
شاہی محلہ

کی ہے قید مندرجہ نمبر ۱۹۲۱ نسبت ان امور کے جو حکام ہائی کورٹ نے دفعہ ۳۳۴ قلموی کہے ہوں اور جو الفاظ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جائز نہیں ہیں یہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اعتدال قانون کا یہ نشانہ ہو گا کہ ہائی کورٹ اگر اس کا یہ اطمینان ہو جا کہ وجہ کیل کی غلطی کے یا اس وجہ کہ خبر اوستہ کارروائیات میں کسی امر واقعہ متعلقہ پر الفاظ نہیں کیا عدالت کی تجویز غلط ہو گئی ہے اور انسانی ہے تو ایسی تجویز کی اصلاح نہایت

اسا حنبٹ صاحب چیف جسٹس۔ وہ فرینجیا کی حق تلفی ہوئی ہو اس حق کے عمل میں لائے جانے کے لئے تھے۔

گوئیست معاف کر سکتی ہے لیکن حکم ثبوت جرم کو منسوخ نہیں کر سکتی علاوہ بریل جسٹی ترمین
خیال کر سکتی ہیں کہ جنہیں دست اندازی بجانب کلمہ کا قطعی غیر ممکن ہوگی جس وقت میں کہ واقعات
بالکل یان نہ کئے ہوں یا غلط بیان کئے گئے ہوں تو عدالت کو اختیار رہی کارروائی کی نظرانی
از یکجا ہونا چاہیے ورنہ بعض رتوں میں جو خواہ نتیجہ ہو گا کہ انصافی ہو عدالت کھلتا اس کو مقدمہ
گوئیست بنگال نام میر مرد جان (۱) عمل میں لائی تھی ہائی نورٹ لا آباد نے مقدمہ فیض نہ بنام سر کہ سنگ (۲)
تجوہز کی کہ اجلاس کل اس عدالت کا اس صورت میں کہ جب عدالت اس امر کی تجویز کرتی ہو کہ آیا حکم
سزا جو عدالت میں اسلئے جاری کے ارسال کیا گیا ہو بحال ہونا چاہیے یا نہیں اور جو حکم دو تین پنج
کے اس امر پر غور کر کے سے ممنوع نہیں ہو سکتا کہ آیا ملزم کو عدالت ہمارے مجرم ثابت تجویز کیا گیا تھا
مہیسری واسی بنام درگاداس چرجی (۳) میں وٹ صاحب شہس نے یہ تجویز کی تھی کہ ہر عدالت کو یہ
استحقاق ذاتی حاصل ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ اس کا اختیار بحال طور پر استعمال نہیں کیا گیا ہے اور اس کو
یہ اختیار حاصل ہے کہ اپنے حکم کو منظر و فصاحت کے منسوخ کر دے۔

اسا جنٹ صاحب کینٹ جس - وہ ایک مقدر دیوانی تھا۔
الوزیر کی مشائب قرین مذکور دفعہ ۲۴م مجموعہ منابطہ فوجداری (۱۰۱۰) میں یہ حکم ہے کہ جب
عدالت ہائی کورٹ کسی مقدمہ میں اصلاح فرمائے عدالت توصیف کو لازم ہو گا کہ اپنے فیصلہ یا حکم کو بعد
سازیفکٹ کے عدالت اعلیٰ میں پیش کرے اور پھر ایسے احکام صادر کرے کہ جو مطابق او فیصلہ کے ہوں جسکی
نسبت سازیفکٹ ہے یا اس میں احکام جدید جب وہ ہائی کورٹ کے اوپر پیش ہوں تو قابل نظر ثانی
کے ہیں بہت مقدمہ تین ہائی کورٹ بعد از اصلاحت کا احداث کے ہو محمد دودہ کی نسبت فیصلہ کرتی ہو

(۱) ویکلیہ پڑھنے کے لئے جاریہ انجیلات تہذیبی اسکیم (۳۰-۲۱) کی پیشین گوئی کے تحت لکھی گئی ہیں۔

نظر فوجداری جلد ۱

۳۰

تبدیل
رقم
نام
بی فاکس

فریقین نہ اصالتاً حاضر آتے ہیں اور نہ وکالتاً اور کیا خیال کیا جاسکتا ہے مگر عدالت کوئی امر فرو گذشت کرے اور کل کاغذات کے ملاحظہ کر لیا دعویٰ نہ کرے اور فیصلہ غلط کرے تو عدالت اپنے فیصلہ کی نظر ثانی کرنے سے منع ہے۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - وہ امر کی نسبت اجلاس کامل سے مستصواب کیا گیا ہے یہ ہے کہ آیا ناٹا بھائی ہریداس صاحب جسٹس سرولیم و پٹر برز صاحب جسٹس اس حکم کی جو مشاعرہ ایہ صادر کر چکے تھے بطور عدالت نظر ثانی حسب ۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱) کے نظر ثانی کر سکتے تھے قبل دفعہ مذکور پر غور کرنے کے اس امر پر غور کرنا اچھا ہو گا کہ صد و ایکٹ کو کے مشیر قانون کی کیا حالت تھی اضحیٰ ہو کہ بموجب ایکٹ ۱۹۷۷ کے کوئی نظر ثانی کسی ایسے حکم کی منت ہوئی تھی جو بانی کورٹ نے معاملہ فوجداری میں صادر کیا ہو فیصلہ و بحث مقدمہ اجلاس کامل ملکتہ یعنی ملکہ منظر بنام گودانی راوت میں اس امر کی بابت ہمیشہ مختتم سمجھے گئے ہیں۔

یہ نہیں کہا گیا ہے کہ عبارت ایکٹ ۱۹۷۷ میں کوئی ایسا تبدل ہوا ہے جس سے کوئی نتیجہ اخذ ہوتا ہو۔

لیکن یہ کہا گیا ہے کہ یہ اختیار دفعات ۳۹ و ۴۰ - ایکٹ ۱۹۷۷ سے اخذ ہوتا ہے جو سرمد شہ جوتین دفعات ۳۹ و ۴۰ - ایکٹ ۱۹۷۷ کی بین از رو دفعہ ۳۹ کے اختیار نظر ثانی کیے گئے کی وجہ کافی طور پر یہ تصور کرنے سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ نسبت اس اختیار نظر ثانی کے جو بانی کورٹ کو از رو دفعہ ۳۳ کے دی گئی ہے ستنی مندرجہ فقرہ اخیر دفعہ ۳۹ جو نسبت ایسی تحریر کے ہے جو ایسے جوئے جو قدمات میں پیش کرتا ہو جب دفعہ ۳۳ کے کی ہو بلا شک یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ خود بانی کورٹ کی ایسی کارروائیاں ہوں جن کو وہ بموجب دفعہ مذکور کے نظر ثانی کر سکتی ہے اسکی صورت چاہے جو کچھ ہو لیکن میری رائے میں دفعہ مذکور بلا الفاظ صریح کے ایسے حکم نظر ثانی سے متعلق نہیں کیا جاسکتی کہ جو بموجب دفعہ مذکور کے صادر کیا گیا ہو یہ کہ مطابق اس کے ہے جو بانی کورٹ الہ آباد نے بہ مقدمہ ملکہ معظمہ فیصہ ہند بنام درگاچرن (۲) ظاہر کی ہے اگر کوئی غلطی اس حکم میں ہو گئی ہو کہ جسکی نظر ثانی کی استدعا ہے تو مناسب طریقہ یہ ہو گا کہ گورنمنٹ کو دستاویز دیا جائے جو بلا شک اگر اوسکو یہ یقین ہو جا کہ غلطی واقع ہوئی ہے اپنے اس تحقیقات کو عمل میں لاویں کہ اس حکم ستر کو جو صادر ہوا منسوخ کر دے۔

(۱) دیلی ریپورٹر کاٹہ جلد ۹ ص ۹۶ بحوزہ فوجداری (۲) انڈین لاپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۶ صفحہ ۶۰

(ایکٹ شہداء)

لہذا حکم اثبات جرم منوخ اور جرمانہ اگر وصول کر لیا گیا ہو تو واپس کیا جاسے۔
حکم ثبوت جرم منوخ کیا گیا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

با حلاس برڈوٹو صاحب جسٹس و سرولیم و ڈیبرن صاحب بیٹ جیسٹس
ملکہ منظر قیصر ہند بنام جگن ناتھ ہیکاجی بہاؤ
مجموعہ تقریرات ہند (ایکٹ ۱۰۰ نمبر ۱) دفعہ ۳۰-۲-۳۰ ضرر-نالی۔

جس صورت میں شہادت سے معلوم ہو کہ استیفیت تمنا مالکین کی کا ہے اور لازم کو کسی کا
استحقاق و کی نسبت دعویٰ کرنا نہیں ہے تو اس امر کی نسبت کہ لازم نے پال کے پونچے میں کی کی کو
اطلا استحقاق کے ایسا کیا ہو یہ تجویز ہوئی کہ وہ محض ایک نقصان جزیہ ہے اور اس کو مراد دھو ۳۰ مجموعہ
تقریرات ہند (ایکٹ ۱۰۰ نمبر ۱) کے نقصان سانی ہے۔

مقدمہ رام کرشن جیٹی بنام پلانی مائٹی کوڈ امبر (۱) کی نقلیہ کی گئی۔

یہ منصوبہ بموجب دفعہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۰ نمبر ۱) کے ارا کی ٹیڈی صاحب
محشرٹ ضلع رتناگری نے کیا تھا۔

ملزم برڈو کے دی گیسس صاحب محشرٹ (درجہ اول) بمقام رتناگری کے یہ لازم لگا
گیا تھا کہ اوس کے ذخیرہ پانی کو جو رات کے واسطے تیار کیا دیکھ پانی کو اوس نالی سے پھرینے کے سبب
یہ بیان ہے کہ اوس کو مستفیث نے تعمیر کرایا اور وہ تمنا مالکین کی ملکیت ہے کہ کم کر دیا ملزم نے بحث کی گئی
اوس کی استیفیت کی ملکیت مشترکہ تھی اور اوس کا ایک جزو اوس کی (ملزم کی) ارا علی میں آج ہے اور
اوس کو یہ آقا حاصل ہے کہ نالی کو بغرض اپنے درخان کے پانی دینے کے استعمال کرے۔

محشرٹ نے یہ تجویز کی کہ ملزم کی بحث بالکل بے بنیاد ہے اوس کو کوئی دعویٰ نسبت نالی کے
نہیں ہے اور ملکیت نالی بلا شرکت غیر استیفیت کی ہے لہذا صاحب مجموعہ نے ملزم پر حکم ثبوت جرم
برجوعہ ۳۰ مجموعہ تقریرات ہند (ایکٹ ۱۰۰ نمبر ۱) کے صادر کیا اور حکم صادر کیا کہ ملزم اس پر جرمانہ اور اس
محشرٹ ضلع کی یہ راکھنی کہ امید ہو کہ شہادت نسبت اور شہادت کے غیر لازم نے مستیف کو اجابہ دیا
ایجا کی اوس کی (ملزم کی) ارا ضیات میں کہ کوئی قبی ملزم برجوعہ ۳۰ مجموعہ تقریرات ہند (ایکٹ ۱۰۰ نمبر ۱) کے اوس

عشر
ملکہ منظر قیصر
مستوحی بہاؤ

۳۰
۱۰۰
۱۰۰

فصل کے کرنا جسکی نسبت اسکی خیال کیا کہ وکلو وکلو اس فعل کے کرنا خاص اپنی اہلیات پرستحق حاصل ہے تا وقتیکہ مستغنیٹ ہو کر کسی کسی عدالت دیوانی کو یا کوئی سطحیہ جو ملازم سے حاصل ہوا ہو یا غلام جو اس کے ساتھ ہوا ہو اور جسکی رو سے مستغنیٹ کو بلا شرکت غیر سے استحقاق نامی کے استعما کرنا چاہی جائے پیش کے مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔

ہائی کورٹ میں بمخانب ملازم یا سرکار کے کوئی حاضر نہیں آیا۔ از عدالت معلوم ہوتا ہے کہ محشریٹ تجویز کنندہ کی رس بعد غمادت پر غور کرنے کے یہ بتی تختہ پیش مالک بلا شرکت غیر سے اس نامی کا تھا جو ملازم نے بند کر دی تھی اور شخص آخر الذکر کو کسی قسم کا استحقاق اسکی نسبت کوئی دعویٰ کرنا نہ تھا اگر محشریٹ کی رس نسبت مقدمہ کے صحیح ہے اور وہ سبب اعتراض اس استصواب کے ہماری دانست میں اسکو تسلیم کرنا چاہیے تو کوئی دعویٰ جو ملازم نے کیا ہے یہ نیک نیتی نہیں ہو سکتا پیش کرنا کسی دعویٰ کا اسی صورت میں صرف ایک نقصان فرید ہو گا رام کرشن جیٹی بنام پلانی پانڈی کوڈا بر (۱)۔

اس اثبات جرم و سزا ہادی دانست میں بحال ہنی چاہیئے۔

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس نانابھائی ہریاس صاحب جس سرولیم ویدر برنصاحب سنٹ جسٹس ہری لکشمین نام ملک معظمہ قصیر منہ شہادت گواہ ایکٹ ۱۹۰۸ دفعہ ۱۹۵ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷) دفعہ ۱۴۹۔ بموجب دفعہ ۱۹۵ قانون شہادت ایکٹ ۱۹۰۸ کے جج کو اختیار ہے کہ گواہ سے سوالات متعلقہ پوچھ بشرطیکہ وہ بغرض حصول شہادت نسبت واقعات متعلقہ کے ایسے سوالات کرے لیکن اگر وہ اس نظر سے سوالات پوچھے کہ گواہ کی نسبت کارروائیات فوجداری کی جائیں تو گواہ پر یہ لازم نہیں ہے کہ وہ جواب دے اور بموجب دفعہ ۱۴۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷) کے اسکو بعزت جواب نہ دینے اور سوالات سزا نہیں مل سکتی۔

یہ درخواست ہائی کورٹ میں واسطے عمل میں لانے اس کے اختیارات نظر ثانی کے بموجب دفعہ ۳۹ مجموعہ منابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۰۸) کے گزرائی گئی تھی۔

(۱) انڈین لارڈس سلسلہ اس جلد ۲۶ صفحہ ۲۶۳ : سوال فوجداری نمبر ۲۶ معظمہ

مستند
نام
مستند

۱۹۰۸
۱۹۰۸
۱۹۰۸
۱۹۰۸

1180

ملک معظمہ قیصر

بنام
ہری لکشمی

لکھنؤ میں ادھکاری سائل کوڑا صاحب کے ہمارا مونسٹر پریٹیل جج ماتحت ہماؤ برکلیک
برکلیک نے ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷،

ہری کشمن نے ایک ڈوگری بنام نارائن ہما دو وغیرہ کے حامل کر کے حج ماتحت کو درخواست
اجرا کی یہ مریون ڈوگری نے یہ غدر کیا کہ ایمنون نے ڈوگری کا ایغا کر دیا اور ایک سید پیش
کی جو ہری کشمن کی بی بی ہوئی معلوم ہوئی تھی برطین اسے حج ماتحت نے ہری کشمن سے دریافت
کیا کہ آیا زیادہ سے ہاتھ کی سی ہوئی ہے لیکن گودہ انکار کرنے کے نتائج سے آگاہ کر دیا گیا
تھا اس سے سوال کا جواب یہ ہے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ سوال نہیں پوچھا جاسکتا اور نہ ادھر
اوس مال کا جواب دینا لازم ہے بعد ازاں حج ماتحت نے اس کی تجویز کی اور حسب مذکور ہدای
بطریق آبل رو برو کشمن حج مقام تہانہ کے حکمران ثوت جرم و سزا حال رکھی کشمن۔

و احی اباجی خیر منجانب سے سب سے بڑی حاجت کو کوئی اختیار نہ تھا کہ گواہ سے سوالات بغرض
اوسیر الزام لگانے کے پڑھتے۔ گواہ پر یہ لازم نہ تھا کہ ایسے سوالات کے جواب دیتا۔

ثانیاں یہائی ہر میرا صاحب تختہ جسب دفعہ ۱۶۵- قانون شہادت ہند
ایک آیت کے جانہ ہے کج کوئی سوال جو نسبت امر غیر متعلقہ کے چاہے پوچھے بشرطیکہ وہ بغرض
دریافت کرنے یا حاصل کرنے ثبوت مناسب نسبت امور متعلقہ کے ایسا کرے۔

نقدہ حال میں خود بیچ و بخر کی کارروائیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سوال اور عرض سے
جو اوپر بیان کی گئی بلکہ اس عرض سے پوچھا گیا تھا کہ گواہ کی نسبت کارروائیات فوجداری کی جانچ
لہذا وہ عذر جو نواہ نے اس سے اس کے جواب میں کی بابت کیا تھا جو غیر متعلق معلوم ہوتا ہے
ایک مقول عذر تھا اور اس پر قانوناً یہ لازم نہ تھا کہ اس کا جواب دیتا۔

لہذا حکم انبیاء جرم اور سزا منسوخ ہونی چاہیئیں اور جرمانہ واپس ہونا چاہیئیں۔
حکم ثبوت جرم منسوخ کیا گیا۔

۸۸۵

ملکہ معظوظہ

نام

عبد اللطیف

ولد عبدالرحمن

ہائی کورٹ نے اپنے اختیارات نظر ثانی کو عمل میں لا کر سل کو اور کارروائیات مقدمہ کو طلب کیا بجانب فریقین کو فی حاضرتین آیا۔

چارڈن صاحب جسٹس۔ اس مقدمہ میں شن جج ذیل نے یہ تجویز کی ہے کہ اسکو اختیار لازم کی نسبت تجویز کرنے کا جو باشندہ ہندوستانی ریاست پنجپور کا ہے بعلت مقدمہ کے حسب قعدہ ۴ مجموعہ تعزیرات ہند (۱۹۴۷ء) کے حاصل ہوا کیونکہ مقدمہ کو قلم و مکر و دین بمقام راجکوٹ وقوع میں آیا تھا اور اسکا مقدمہ چور کے قبضہ میں ایسے مقام میں ہوا تھا جو اندر حدود اختیار اس عدالت کسشن جج تھانہ کے ہے جب قیدی نے اپنے تیلنگ اوس جرم کا جو حسب دفعہ ۳۸۱۔ اوسپر قائم کیا گیا تھا مجرم قبول کیا تو اوسکی نسبت تجویز ثبوت جرم کی گئی اور اوسپر حکم سزا صادر کیا گیا۔

کارروائیات مجسٹریٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجکوٹ سے مراد اوس مقام سرکاری واقعہ کا ہے جو متصل اوس نام کے شہر کے ہے بلکہ نہیں معلوم کہ وضعان قانون نے کسی طرح سرکاری مقام راجکوٹ کو بطور جزدیر اٹش ایڈیا کے تسلیم کیا ہے نہ بلکہ اس عدالت کی کوئی نظیر قانونی اس مضمون کی معلوم ہے بخلاف اسکے عدالت ہائیکورٹ کی بھی مقام کا ٹیپا دار کوئی ریاست ہند نہیں ۴۹۹ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۴۷ء فارین ڈپارٹمنٹ (پنجپور دفعہ ۲۸۰) کو نمٹ کرٹ پیپی مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۷ء میں طبع ہوا تھا) گورنر جنرل باجلاس کونسل نے بغرض دفعہ ۲۸۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایک دفعہ ۱۹۴۷ء) تسلیم کیا تھا جو متعلق اون عدالت ہائے دیوانی کے ہے جو گورنر جنرل ہند باجلاس کونسل نے قلمرو کسی الکی ملک غیر یا ریاست غیر میں قائم کیے ہوں ایک دوسرا شہر گورنٹ ہند نمبر ۸۷ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۴۷ء میں (جو پرنٹ صاحب کی شرح متعلقہ دفعہ ۴۵۸ دکی مجموعہ ضابطہ فوجداری طبع ہنرمین میں چھاپا ہے) عمل درآمد اون اختیارات کے جو بموجب باب ۵ دفعہ ۳۰ ایکٹ مجریہ شہرہ جوں

ملکہ معظوظہ کوٹھاریا کے عطا ہوا جسکی رو سے گورنٹ ہند کو یہ اختیار ہے کہ عدالت ہائے ہائی کورٹ کو یہ اختیار دے کہ اپنا اختیار سماعت نسبت اون عیسائیوں کے عمل میں لاکو جو کہ ملکہ معظوظہ کوٹھاریا کے تابع ہن در قلمرو کسی ایسے والیان میں یا ریاست ہائے ہند میں رہتے ہن کہ درمیان جنگے اور ملک معظوظہ کوٹھاریا کے اتحاد کی ریاست ہائے کا ٹیپا دار کا بطور اون ریاستوں کے ذکر ہے کہ جو اٹل ریاست و قلمرو ملک والیان ہندوستانی کے ہن جنکی نسبت حکم مذکور صادر کیا گیا ہے۔

وہ ارضی سپر سرکاری مقام راجکوٹ قائم ہوا ہے داخل اقرار نامہ میں شامل راجکوٹ و پولیسٹیکل

مشتمل
نہ مختصراً
بنام
لطیف واکد
دارالرحمن

ایک نٹ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۶۲ء مطابق ۲۷ ستمبر ۱۲۸۰ھ کے جمعہ کو پرنس صاحب جلد ۱ صفحہ ۶۰ طبع شدہ
کے پرنس صاحب اس اقرار نامہ کے یہ رضی و لم کے لیے عہدہ داران گورنمنٹ بمبئی کو غرض
دی گئی کہ گورنمنٹ بمبئی کو خاص اپنی ارضی اقع راج کوٹ سول اسٹیشن قائم کرنے میں ہر دے
گورنمنٹ نے بمبئی اوس محمول کے چند دستاویزی ریاست سے واجب الادا تمام مبلغ اسی
سالانہ مقرر کر دیے تھے دفعہ ۱۲ میں یہ بھی شرط ہے کہ اگر کبھی گورنمنٹ مقام مذکور کو چھوڑ دے
تو ارضی ریاست راجکوٹ کو واپس اپنی بجائی چاہیے اور اس وقت سے مجرائی ہو قوت کر دی جائے
دیگر شرائط بابت تحصیل محصول و اختیار و دیگر امور کے ہیں جلاوطنات اس اقرار نامہ پر کرنے کے بعد
ہماری یہ ہے کہ اقرار نامہ مذکور ارضی کی بادشاہی سے متعلق نہیں ہے اگرچہ مختلف طور پر
ارضی کے استعمال کی نسبت شرائط ہیں اور خاص اختیارات اور حد اختیار شدہ داران نٹ
گورنمنٹ کو اوسکی رو سے عطا کیے گئے ہیں یہ اختیار اور اختیار شدہ عہدہ داران صیغہ کوٹیکل
کے جنسی استعمال کریں ہماری دانست میں ایسے میں جسے ایکٹ ۱۲ مشتمل یعنی ایکٹ متعلق قانون
اختیارات اندر ریاست غیر اور اختیار باز گرفت مجبور متعلق ہے۔

ان وجوہ سے ہماری یہ ہے کہ سول اسٹیشن راج کوٹ سول اسٹیشن ۱۲ جلاوطن
و کوٹیکل ۱۰۶ جزو پیش اند یا نہیں ہے اور چونکہ ملزم رعیت ریاست خجیہ ہے لہذا عدالت
سشن مقام تھانہ کوٹیکل اختیار و کی نسبت بخوبی سرکردہ کر لیا جائے نہ تھا اس بنا پر بخوبی ثبوت جرم اور
حکم سزا کو منسوخ کرتے ہیں بموجب فیصلہ ۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند (۱۲۸۰ء) جس طرح کہ دوسری ترمیم ایکٹ
ممبر عدالت سے ہونی ہے تعزیرات ہند ۱۲۸۰ء میں ایسا مال جو پیش اند یا کے باہر چورایا گیا ہو و اصل
ہے لہذا ملزم بدوہ جرم قائم کیا جاسکتا تھا بموجب دفعہ ۱۱ اس قابل سزا ہے۔
اب ہم یہ حکم صادر کرتے ہیں کہ عدالت سشن نامزدہ کی نسبت جرم مرتبہ بدیشی سے کہنے
مال کی کہے بخوبی ثبوت جرم باقی کی ہی تصریح فرد قرار داد جرم میں کی جاسے۔
بخوبی ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ اور الزام مرتبہ کی نسبت مکرر بخوبی ثبوت ہو چکا حکم دیا گیا۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجا اس برڈوڈ صاحب سٹیشن جارجن صاحب سٹیشن

ڈالاجیوا

ملکہ معظمہ قصبہ

۱۰
۱۹
۱

باجا سٹیشن ۱۲

نظام فوجداری

جلد ۱

مجموعہ
تقریرات
میں
نظام
فوجداری

یہ تجویز کرتا ہوں کہ: لاجیو الملزم مجرم جرم جہولی شہادت دینے کا جو منصب ۱۹۲ مجموعہ تقریرات میں (۱۰) کے قابل سزا نہیں ہے اور اسکو میں بری کرتا ہوں اور یہ ہدایت کرتا ہوں کہ وہ رہا کیا جا۔

بنارہی اس براءت کے منجانب کو نمینٹ ہائی کورٹ میں اپیل ہو۔

یائد و رنگ بلہند رقام مقام وکیل سرکار منجانب سرکار۔

منجانب ملزم کوئی حاضر نہیں آیا۔

یائد و رنگ بلہند حکم براءت غلط ہے ملزم سرگیا یا تو اول مرتبہ جہاد کا اظہار بطور شخص مقبل و مجرم کے ہوا تھا یا اس مرتبہ مجرم جہولی شہادت دینے کا ہے سرگیا منجلد و دنون بیان کا ایک غلط ہے اگر اسکا اول بیان غلط ہے تو بلا شک اجازت ہائی کورٹ کی ضرور ہے اگر اجازت قبل تجویز تادمہ کے حاصل نہیں کی گئی تو اس سے کل کارروائیات ناقص نہیں جاتیں یہ فیصلہ بڑا کوچہ خاصہ ملکہ منوی کریم سے اور ہائی کورٹ کو درخواست واسطے اجازت کے تحت سے رفع ہو سکتا تھا ویس سرکار نے عدالت ماتحت میں درخواست التوا کی اس شخص سے دی تھی لیکن وہ منظور نہ ہوئی اگر ملزم کا بیان اس تب غلط ہے تو خود یا ملکہ منوی نے جسکے رو برو اظہار ہوا تھا سرگیا اجازت کی حد تک پہنچتا ہے اور کوئی اجازت مزید ضرور نہیں۔ مقدمہ شہری شہادہ نام ملال (۱) بر دو و صاحب حبش اصل استغاثہ بمقابلہ ملزم اور اس کے معاذان کے مسئلہ عین کیا تھا آیا استغاثہ نسبت و لکیتی کے تہا یا محض مغلطت و جہاد بخانہ وقت نے ہے۔

اصل مقدمہ سے ٹھیک نوعیت استغاثہ کی معلوم نہیں ہوتی۔

بر دو و صاحب حبش ہم یہ فرض نہیں کر سکتے کہ استغاثہ بابت و لکیتی کے تہا اگر مقدمہ ایسا نہیں تھا محض لائق تجویز عدالت کشن کے ہو تو مجسٹریٹ کو کوئی اختیار وعدہ مسئلہ ملکہ منوی کریم کا اور ملزم کا حلف اظہار لینے کا نہ تھا و لیکہ دفعہ ۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰) ملکہ منوی کریم کا بیان سا بوجہ بمقابلہ اس کے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

بر دو و صاحب حبش۔ اشخاص ملزمان پر جو یہ تجویز نہیں ملکہ منوی کریم کے دفعہ ۳۷ مجموعہ تقریرات ہند (۱۰) ملکہ منوی کریم کے لکایا گیا تھا یعنی ایسا جرم لکایا گیا تھا محض لائق تجویز عدالت کشن کے نہیں تھا وکیل سرکار کو یہ اطلاع نہیں دی گئی کہ آیا استغاثہ بمقابلہ او۔ بابت و لکیتی کے تہا یعنی ایسا جرم کے محض لائق تجویز عدالت کشن کے تہا یا نہیں اگر مقدمہ او۔

(۱) انڈین لاپورٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۱ صفحہ ۸۷۔

۵۸۵
ملکہ مہناقیہ
بنام
ڈالاجو

قسم کا نہیں تھا کہ جس سے دفعہ ۳۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ شملہ ۴) کی غرض سے تو مابین سب
جو طرک جنہوں نے تحقیقات ابتدائی شملہ میں کی اس بات کے مجاز نہ تھے کہ وعدہ معافی نہ کر
ملزم مقدمہ حال سے جو مقدمہ سابق میں بخلا زبان کے ایک ملزم تھا کرتے یا اس کا اظہار بطور گواہ کیے
اور اظہار ملزم حال کا جو مقدمہ سابق میں لکھا گیا تھا بتقابلہ اسکے اس طریق سے استعمال نہیں کیا
جاسکتا کہ جس طرح اسکے استعمال کرنے کی استدعا کی گئی ہے دیکھو مقدمہ ملکہ مظفر بنام منبتا (۱)
اس صورت میں نامزدہ شخص بیزم لگا یا جاسکتا تھا کہ اس نے مقدمہ حال میں روپوشی
صاحب کے جہولی شہادت دی اور چونکہ کوئی بات اس امر کے ثابت کرنے کے لیے نہیں
ہے کہ اس کی شہادت اس مقدمہ میں جو بھٹہ ہے لہذا بالضرورت ہفتانہ ساقط ہو گا۔
اگر خلاف اسکے وعدہ معافی نہ ملزم سے جائز طور پر شملہ میں کیا گیا تھا تو مناسب
اجازت کی ضرورت ایک یا دو سکر جرم کی بابت مقدمہ حال قائم کرنے کے لیے ہوگی دیکھو جج
سینا رام (۲) اور نہایت اسی کے جو شملہ میں کیا گیا تھا اجازت ہائی کورٹ جو جج ۳۳
مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ شملہ ۴) کی ضرورت تھی وہ اجازت کبھی نہیں دی گئی اور نہ ہی جاسکتی
دیکھو دفعہ ۹۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰ شملہ ۴) ضمن (ب) بنظران حالات کے ہم اس امر پر غور
نہیں کرتے کہ آیا کافی اجازت نہایت شاخ اس جرم کے تھی یا نہیں جو بابت و شہادت کے تھا
جو روپوشی کا صاحب کے دی گئی تھی۔

اپیل دسمس کیا گیا۔

صیغہ نگرانی فوجداری

۵۸۶
۸ رجسٹر
صفو المیرین
۱۹۳۰

ما جلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارجس صاحب جسٹس
ملکہ معظّمہ قیسرہ منبت بنام شیخ آو م ولد شیخ فرید و شیخ ایوب المیر ولد شیخ عمر
سرقہ بمقتضیٰ پچھلی اندر تالاب کے جو گیلہ ہوا جو مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۱۹۴۷) دفعہ ۴۹-
جس صورت میں ملزمان بلا اجازت کے ایک گیلہ ہوئے تالاب میں جو ملکیت میسلس قیسری
کا تھا پھلیان پکڑتے ہوئے یہ نتیجہ ہوئی کہ وہ مجرم سرقہ کے قرار دیے جاسکتے ہیں کیونکہ تالاب میں
پھلیان پکڑنے کی تین ٹاپر گیلہ ہوا تالاب تھا لہذا پھلیان اپنی آزادی رتی پر مجرم کہہ سکتے ہیں

(۱) انڈین لاپوٹ سلسلہ ایسی جلد صفحہ ۶۱ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۴۔

ڈاکٹر صاحب فوجداری نمبر ۱۵۱ شملہ

اور مالک یوقت جب چاہتا اور نیکو کر سکتا تھا لہذا وہ ایسی شے تھیں کہ جنگی نسبت غیر ہو سکتا تھا۔
معدیات بہن یا وہی نام میواتہ نرجی (۱) و ملکہ خلیفہ نام یو یو نہاد و ۲ کا ذکر ہے
یہ تصدق محکمہ ضلع کنارہ نے حریفہ ۳۰۰۰ مجموعہ مضابطہ فوجداری (۱۰) سے لیا گیا ہے
استصواب چنانچہ کہ وہ واسطہ انوار میں اورٹ کے اہم ہے جس سے اس ہے۔
۲۶۔ ایریل شہداء کو ملزمان کی معافی کے کہ ملکہ تالاب میں جو اندر دیکھو یہاں بھی مری کے ہے
میں چھپا کر پکڑے ہوئے دیکھے گئے استحقاق محکمہ کا اس تالاب کے ہر سال میں سیلابی تالاب
شخص کو دیں ہے جو سب زیادہ دام لگائے اور اس کا روپیہ میو سیلابی کے سرمایہ میں جمع ہوتا
ہے ایک اطلاع ممانعت کی بھی میو سیلابی سے باضابطہ شہر کر دیات تالاب سے جس سے حلقہ اشخاص کو
تالاب میں سے چھپ کر پکڑنے کی ممانعت ہوتی ہے ملزمان اگرچہ او تالاب میں میو سیلابی نے حکم دیا تھا
کہ وہ اپنے فعل سے جو جان و زری ہلا عامہ تھا باز رہن چھپا کر پکڑنے سے تاوقتیکہ اس وقت تک
نے جو کہ میو سیلابی کے شہر ہے اس علاقہ میں کارروائی کی باز نہ رہے۔

بعد ازاں انسپیکٹر حفظ صحت نے جو ملازم میو سیلابی ہے ایک استغاثہ حسب ہر است میو سیلابی
روبر غلام و نکاحی نازن مجسٹریٹ درجہ دوم کے مقابلہ پر دو اشخاص ملزمان کے بابت اس کے شریک
کہ وہ دونوں تالاب میو سیلابی میں سے بغیر اجازت میو سیلابی کے چھپا کر پکڑنے اور اس تحقیقات کا جو روبر و
مجسٹریٹ کے ہونی یہ نتیجہ ہوا کہ اشخاص ملزمان پر دست ۱۱۰۳۰۹ مجموعہ تقریرات (۵ نمبر شہداء)
حکم اثبات جرم تعلیمات از کتاب اقدام سر قہ چلیون کے صادر ہوا اور ملازم اول کی نسبت یہ حکم
سنرا صادر ہوا کہ ملکہ جرمانہ ادا کرے یا بصورت عدم ادا جرمانہ ادا سکویات دن کی قید محض اور دوسرے
ملازم کی نسبت یہ حکم سنرا صادر کیا کہ ملکہ جرمانہ ادا کرے اور بصورت عدم ادا جرمانہ دن کی قید
میں رہے جرمانہ ادا ہوئے ہیں۔

ضرورت سے اگر ہم ملازم دوم نے بنا راضی اپنے حکم اثبات جرم اور سزا کے روبرو مع ملازم
سب غیر ملزم مجسٹریٹ سیری کے اہل کیا جس نے اس بنا پر حکم سنرا کو منسوخ کیا کہ چھپا کر پکڑنے آزاد بنائے ہیں
اور چونکہ وہ ایسی ہوئی ہیں لہذا او کی نسبت سر قہ نہیں ہو سکتا اور تالاب میں میو سیلابی نے چھپا کر پکڑنے
جمع کی ہوتی تو صورت مختلف ہوتی لیکن اس صورت میں چھپا کر پکڑنے کی تحقیقت ایسی جانور آزاد ہیں
میو سیلابی کے قبضہ میں نہیں ہیں چونکہ ملازم اول نے کوئی دلیل اور نہیں کیا لہذا حکم اثبات جرم ملزمان کے
(۱) و علی روبر ملکہ جلد ۲۰ مجوزات فوجداری صفحہ ۱۰ - (۲) اندیشہ البریل سلسلہ کتاب جلد ۳۹ صفحہ ۳۹

ملکہ معظمہ قیسرہ
نام
شیخ آدم ولد شیخ

”جورس کا نام واجب قاضی کی ہے صبح اور مطابق نظام ندری کو رٹ کلکتہ اور عدالت ہند
مقام سند کے علوم ہوتی ہے۔ دیکھتے مقدمہ ہوسن پاروی بنام دیونا تہ ندری (۱) و قیسرہ ہند بنا
جنیو دل ہند ہی) لیکن اختلاف اس کے تجویز ثبوت جرم بابت اسی قسم کے جرم حسب فوات ۱۱۱۳۴۹
کے بمقابلہ ۲۳ اشخاص ملزمان رہا گیا، سا با و بائیس دیگر اشخاص اس کے جو ۳۳ میں اس مصلح کے
شد کو دہتھا بن صادر ہوئی تھی نظر ثانی پر مانی کو رٹ ممبئی سے ۲۰ نومبر ۱۹۲۷ء کو بحال کوئی
معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ کو رٹ مرج رپورٹ میں ۱۱۱۳۴۹ میر پاس کوئی کا غنیمت واث لائل کے جو
تجائیذ تجویز ثبوت جرم استعمال کی گئی یا نسبت اون باتوں کے جو حکام ثانی میں نہیں ہیں چونکہ امر
نریجٹ نہایت اہم ہے کیونکہ سرکار کے اور تمام ہوٹوں کے اس حق پر جو نسبت مچیلیان کے
کے ہے مؤثر ہے اس لیے ان قانون کی توجہ اس طرح اس من سے ہونی چاہیے کہ وہ کوئی ایسی
واسے محفوظی اور حقوق کے جاری کریں۔

مقدمہ حال میں استحقاق نسبت تالابا و مچیلیان کیڑنے کے فیصلہ میں کسی کو داخل ہے
اور اس واسطے فیصلہ کے یہ ہو گا کہ آیا مچیلیان جو آئین میں ایسی بناؤں وغیرہ ہیں کہ وہ فیصلہ کی
مقتضی میں ہیں اگر حکام عالیہ قائم نتیجہ فہم کریں کہ مچیلیوں کی نسبت مرقہ نہیں ہو سکتا تو میں یہ عرض
کرتا ہوں کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سر نسبت شیخ آدم ولد شیخ فیہ لازم دل کے منس کیا جائے جو جائز
کی نسبت یہ حکم ہو کہ وہ اس کی جائے۔“

منجا تب تک تغیرت یا لازم نہ کوئی حاضر نہیں آیا۔

از عدالت یہ مقدمہ ہماری دست میں تالیف فیہ مقدمہ ہوسن پاروی بنام دیونا تہ ندری (۱)
کے نہیں ہونا چاہیے جو نسبت مچیلیوں کے ہے جو ایسے دریا میں سے پکڑی گئی ہوں کہ کسی کو
ہو نہ تالیف مرقہ اس کے ہے جن کا جو مقدمہ ملکہ معظمہ بنام دیونا تہ ندری (۲) دیا گیا ہے جس میں مانی کو رٹ
نے یہ تجویز کی ہے کہ کھلے ہوئے تالابوں میں سے جنہیں سے پانی کا شکار کی گئی ہے کیا جاتا ہو
مچیلیان پکڑتا مرقہ نہیں ہے مقدمہ حال میں تالاب حسین سے مچیلیان پکڑی گئی تھیں ظاہر
ایک گہر ہوا تالابا بلکہ فیصلہ کی ہے کہ مچیلیان اپنی قدرتی آزادی سے محروم کر دی گئی تھیں اور
اور مالک مچیلیان ہر وقت جب چاہتا پکڑ سکتا تھا لہذا بموجب اصول و عہدہ اس کے مصلحتی سے
تبدیل کی نسبت مرقہ ہو سکتا تھا (دیکھو کتاب سل صاحب بابت جرم جلد ۲ صفحہ ۳۰۴) اگر مچیلیان تالاب

(۱) دیکھو نوپور کلکتہ جلد ۲ تجویزات و عدالتی صفحہ ۱- (۲) انڈین لائبرٹ سلسلہ جلد ۲ جلد ۳۹ نوپور

ملکہ معظمہ
کہ معظمہ
نام
مخبر
فرید

سے نکل نہیں سکتی تھیں تو عملاً اسے مستقیث کے اختیار اور حکومت میں تھیں اور تجویز و ثبوت جرم جائز تھی ملکہ معظمہ بنام شکل (۱)

تجویر اثبات جرم جہاں کسی گئی۔

باجلاس برڈ و صاحب ٹینٹ جابرین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیسر ہند نام ہیویا تالا پا :

جنوری ۱۹۶۶
صفیہ ٹیپو پورٹ

مجموعہ ضابطہ نو جداری (۱) ایکٹ ۱۹۴۶ء دفعہ ۳۴۹ - حکم سپردگی -
بوجہ نو ۳۴۹ مجموعہ ضابطہ نو جداری (۱) ایکٹ ۱۹۴۶ء کے مجسٹریٹ درجہ دوم کے جسکی یہ راس
تھی کہ اس سے زیادہ سخت سزا ملنی چاہیے جسکے لیے گاؤہ (مجسٹریٹ درجہ دوم) مجاز تھا ایک مقدمہ
کو مجسٹریٹ حلیع کے پاس منتقل کر دیا جوٹ ریٹھ ضلع نے جج کو مقدمہ کا فیصلہ کرنے کے واسکو مجسٹریٹ
درجہ دوم کے پاس اسلئے سپردگی کے واپس بھیج دیا اور بعد ازاں مجسٹریٹ درجہ دوم نے اسکو سپرد کر دیا۔
تجویر ہیویا کہ یار والی 'مجسٹریٹ حلیع' کی کہ اسے مقدمہ مجسٹریٹ درجہ دوم کے پاس اس
بھیج دیا بیجا تھی کیونکہ اس پر لازم تھا کہ وہ تجویز یا سزا یا حکم قطعہ صادر کرنا لہذا احکم بحسب مجسٹریٹ حلیع
کا نسخہ کیا گیا اور یہ ہستی کی گئی کہ وہ مقدمہ کو نو فیصلہ کرے۔

مقدمہ قیسر ہند بنام عبداللہ (۲) کی تقلید کی گئی۔
یہ تصواب امی پرنسپلٹن جیسا قائم مقام سیشن جج کیلئے دفعہ ۳۴۸ مجموعہ ضابطہ نو جداری (۱) ایکٹ ۱۹۴۶ء کے
استصواب جہاں تک کہ وہ واسطے اغراض اس پورٹ کے ہم ہے جسٹس مل ہے۔
مجسٹریٹ درجہ دوم نے اول مرتبہ مقدمہ کو اس سے زیادہ سخت سزا کے لیے جو وہ دیا۔
مجسٹریٹ حلیع کے پاس دفعہ ۳۴۹ - مجموعہ ضابطہ نو جداری کے بھیج دیا بعد ازاں کوٹ جج کوٹ جج
نو فیصلہ کرنے کے مجسٹریٹ درجہ دوم کے پاس اسلئے سپردگی کے واپس بھیج دیا بعد ازاں مجسٹریٹ درجہ دوم نے اسکو سپرد کر دیا۔
یار والی مجسٹریٹ حلیع کی کہ اسے مقدمہ مجسٹریٹ درجہ دوم کے پاس اس میں بھیج دیا بیجا معلوم ہوتا
ہے کیونکہ اس پر لازم تھا کہ تجویز یا حکم یا قطعہ صادر کرنا (۲) کی قیسر ہند بنام عبداللہ (۲) اور حکم مجسٹریٹ
درجہ دوم سپردگی کے مقدمہ ہی بیجا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اسکو جج کوٹ اسے ایک مرتبہ مقدمہ مجسٹریٹ
(۱) لا پورٹ مقدمات نو جداری جلد صفحہ ۱۵۰ - (۲) انٹرن لا پورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۴ صفحہ ۲۴۰ -

۸۸۶
ملکہ مظفر قیصر
بیوی یا تالا پانام

کے مجید یا کوئی اور اختیار اور اسکی نسبت کارروائی کرنے کا نہ تھا۔
”اگر یہ آراء صحیح ہیں تو میری دانست میں مقدمہ کو مجسٹریٹ حصہ ضلع کے پاس واپس بھیج دینا چاہیے اور یہ ہدایت کی جائے کہ مقدمہ کو بموجب قانون کے فیصلہ کرے وہ یا تو خود بخود صادر کر سکتا ہے اور اگر وہ مناسب سمجھے تو ملازم کو اس عدالت کے سپرد واسطے بخوبی کرے۔“

منجانب مستغنیٹ یا ملازم کے کوئی حاضر نہیں آیا۔
از عدالت بر بنائے اون وجہ کے جویشن جج نے بیان کیے ہیں عدالت مجسٹریٹ حصہ ضلع کے حکم مورخہ ۱۲ اکتوبر کو منسوخ کرتی اور اسکی ہدایت کرتی ہے کہ مجسٹریٹ حصہ ضلع مقدمہ کی نسبت بموجب قانون کے عمل کرے۔
حکم مجسٹریٹ حصہ ضلع منسوخ کیا گیا۔

باجلاس برٹوڈ صاحب جٹس و جاردین صاحب جٹس

بمقدمہ اننت رام چندر لولٹی کار

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۴) دفعہ ۱۷۱۔ حکم نسبت اس امر کے کہ مجسٹریٹ درجہ اول جائداد کو تصرف کرے۔ اپیل بنا رہی ایسے حکم کے روبرو عدالت شن گے۔
ایک دیگر بار نے ایک تفتیش نام اپنے مدیونان ڈگری کے دائر کیا اور انہیں بموجب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند (۵۴۸) کے یہ جرم لگا یا کہ انہوں نے بعض جائداد منقولہ اس شخص سے چھپا دی اور اسکو اجراء پکا دین کچھ جائداد منقولہ پولیس کو ایک غیر شخص کے مکان میں چھپائی یا چھپائی کا شبہ ہے اور اسکو گرفتار کیا اور اسکو اپنی مخالفت میں میں تحقیقات جو کہ مجسٹریٹ درجہ اول سے ملنے کی نسبت کرنوالے تھے رکھا ہے کہ مجسٹریٹ نے تحقیقات شروع کی مستغنیٹ نے اس جائداد کو جو پولیس کی حراست میں تھی باجبرین اپنی ڈگری سوسہ لڑکان کے قرق اور نیلام کرالیا وقت نیلام عدالتی خود مستغنیٹ نے جائداد خرید لی اور مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ جائداد اسکو دی جائے اس حکم کو کیشن جج نے اپیل میں منسوخ کر دیا۔
بخوبی چھوٹی کہ حکم مجسٹریٹ درجہ اول نسبت تصرف جائداد کے بموجب دفعہ ۱۷۱ مجموعہ تعزیرات ہند

ۛ استصواب فوجداری نمبر ۲۹ مستند

۸ جنوری ۱۹۶
صلی اللہ علیہ وسلم

بقدر

(۲۷) اے کے صواب نہیں کیا گیا تھا اور نہ کیا جا سکتا تھا کیونکہ تحریکِ نسبت اس لئے ہے کہ آیا یہ معلوم ہوا کہ نسبت اس کے لئے کہ کسی امر کا انتخاب ہو، کوئی تحریکِ نسبت نہیں کی اور نہ کوئی اس پر اعتراض کیا۔ نتیجہ پر قائم کی گئی۔ لیکن کوئی اختیار نہیں تھا کہ حکمِ بدست پر جو اہلِ اہلِ علم کرتا۔

یہ درخواست دے کر نظر ثانی ایک حکم صدر ہوشیاری میں صاحب شش بج رتنا گری
مشرف غوثی حکم بشیرٹ درجہ اول کے صاحب زمین یہ پڑایت تھی کہ حیف کا انٹیل بعض جاؤ اور جو
حفاظت میں تھی سائل کو دے۔

انتہا میں بی سائل کو دیکھ کر
انتہا میں چند رٹوں کی سائل سے ایک ڈگری واسطے تقسیم جائے اور خاندان کے تمام مالکین
باجی یکساں کے واسطے جج مانت و جہ اول مقام زنا گری سے حاصل کی تھوڑے عرصہ بعد
نے عدالت مجسٹریٹ ضلع میں ایک استغاثہ داخل کیا اور بالکشن پر یہ جرم نکالیا کہ اس نے بہت
سی جائیداد فقیدہ کی نسبت تقسیم کا طالعہ واسطے اس غرض سے چھپا دی کہ اس کو اجراء میں
آوے سے چھپا دے مجسٹریٹ ضلع نے وارنٹ تلاشی جاری کیا کہ شکہ ہر امین پولیس نے
ایک چرو جائیداد جو ایک شخص سکھ رام ہری کے کہ میں چھپا دی گئی تھی اس کا کیا بعد از ان
ضلع نے وارنٹ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کو حاکم دیا اس معاملہ کی نسبت تحقیقات کرے وارنٹ
صاحب نے تحقیقات کو تا وقتیکہ جج مانت و جہ اول ملازم پر مقدمہ نافذ کر کے اجازت دے دی تھی کہ
جسکے جائیداد حفاظت پولیس میں بھی اور قبل اجازت دینے کے بہت سے اس کو باجر اس کی ڈگری بعد
تقسیم قریق کر لیا اور نیکام کر لیا انتہا نے اس کو نو ذریعہ دیا بعد از ان مجسٹریٹ درجہ اول نے
سکھ مشرقیہ ایب اس امر کے صادر کیا کہ جائیداد جو پولیس کی حفاظت میں ہے انتہا کو دیکھا
بنا۔ انہی اس حکم کے بالکشن درجہ اول کے جج کو پولیس نے مجسٹریٹ درجہ اول کے حکم کو منسوخ کر دیا۔
بعد از ان انتہا نے ہائی کورٹ میں واسطے قریب قریب حکم کشن جج کے درخوست گذرانی
تجما دیکھا اور کہے کی بحث کی کہ حکم مجسٹریٹ درجہ اول حسب فقہانہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰۱) ص ۱۰۱
صادر نہیں ہوا تاہم اہل قابل اپیل کے نہیں ہے۔

شام را دو و شش منجانب سائل۔

وایں ویں تہی پنجاب فریق مخالف۔

بروڈوڈ صاحب پیش۔ اوس حکم کی نسبت جو ڈاکٹر صاحب نے اس مقدمہ میں
بابت تصرف اوس جائیداد کے جو فیہ کا قبضہ کی جرأت میں تھی اور کیا یہ تجویز نہیں کی اس کے بارے میں

مقدمہ
بقدمہ رام
ٹولی کار

دفعہ ۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰) منسلک علی کے صادر ہوا تھا کیونکہ ڈاؤرٹ صاحب نے سرگیا کوئی
راے نسبت اس امر کے قائم نہیں کی کہ آیا یہ معلوم ہوا کہ نسبت ایسی جائداد کے کسی جرم کا
ارتکاب ہو یا صاحب مدوح کو حکم بموجب دفعہ مذکور کے صادر کرنا اختیار صرف اور صورت
میں ہو تا کہ وہ اس نسبت اس امر کے نتیجہ تحقیقات پر قائم کرتے دیکھو مقدمہ اپوزنا بائی (۱) لہذا
سشن جج کو کوئی اختیار نہیں اور اس حکم کے اہل سننے کا نہ تھا اور صاحب مدوح کا حکم
جو اہل میں صادر ہوا ہے نسخ ہونا چاہیے ہم کوئی رائے نسبت اس امر کے ظاہر نہیں کرتے
ہیں کہ آیا حکم ڈاؤرٹ صاحب کا ایک مناسب حکم تھا کیونکہ وہ امر ہمارے دوہرے وقت پیش نہیں ہے
حکم منسوخ کیا گیا۔

۰ باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارجون صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیصر ہند نام پانڈو ولد گوپالا

مقدمہ
۸ جنوری
صفحہ ۱۸۱
لارپورٹ
۱۹۹

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱) دفعہ ۴۴۰-۲۵۰ ناٹش لاہ اندر سانی - برات - معا
از دفعہ ۴۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱) کے یہ اختیار ہے کہ وہ صورتوں
میں جن میں ملزم بموجب دفعہ ۴۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بعد لکے جانے کی شہادت
مقدمہ میں بری کر دیا گیا ہو معاوضہ دلایا جائے۔
مقدمہ نمبر ۱۸۶۱ کی (۲) کی تقلید کی گئی۔

یہ استصواب ڈبلیو ایچ پروڈرٹ صاحب مجسٹریٹ ضلع خاندیش نے نصیب دفعہ ۳۸۸ مجموعہ
ضابطہ فوجداری (۱۰) منسلک علی کے کیا تھا۔
استصواب بحالات ذیل کیا گیا تھا۔
ایک ناٹش بنام ملزم دائر کی گئی اور اسکی تحقیقات باضابطہ مجسٹریٹ نے کی جس نے ملزم
کو بموجب دفعہ ۳۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۰) منسلک علی کے بری کر دیا مجسٹریٹ نے یہ بھی تجویز

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ ایجنسی جلد ۱ صفحہ ۴۳۰۔

۰ استصواب فوجداری نمبر ۱۸۶۱ منسلک

(۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ ایجنسی جلد ۱ صفحہ ۳۸۸۔

نظارہ فوجداری

جلد

کی کہ نالاش ایسی ہے کہ جو بغرض ایذا رسانی دائرہ ہوتی ہے اور یہ حکم دیا کہ مستفیث ملزم کو مبلغ دو روپہ پٹو معاوضہ کے حسب دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۳۷) کے احکام کے مستفیث سے وصول کیے گئے اور ملزم کو دیدیے گئے۔

محشرٹ ضلع کی یہ راکہ ہوتی کہ حکم شعرا ادا سے معاوضہ بیجا ہے کیونکہ بعد سماعت کرنے مقدمہ مستفیث کے محشرٹ نے یہ مناسب سمجھا کہ ملزم سے کہہ کہ اس کی جوابدہی کرے حسب موقع نے ایک نظیر ہائی کورٹ مدراس مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۰۷ء کا حوالہ دیا۔ کوئی حاضر نہیں آیا۔

از عدالت۔ چونکہ محشرٹ نے جس نے اس مقدمہ کی تجویز کی کہ جو بہ نالاش کے دائرہ ہوا تھا ملزم کو بموجب دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۳۷) کے بری کر دیا اور اس کی یہ راکہ ہوتی کہ نالاش براہ ایذا رسانی دائرہ ہوتی تھی لہذا حکم صاحب مدوح شعرا بیت اس امر کے کہ مستفیث ملزم کو معاوضہ ادا کرے جائز تھا نظیر ہائی کورٹ مدراس مستندہ محشرٹ ضلع عدالت مذکور نے منسوخ کر دی ہے (دیکھو مقدمہ نمبر بنام ایو (۱) مزید برآں وہ نظیر نمبر دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۳۷) کے تہی نہ بموجب دفعہ ۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری حال کے جبکہ اس سے اختیار معاوضہ دلانے کا ان صورتوں میں ہے کہ جب ملزم بموجب دفعہ ۵۰ کے بعد تحریر کیے جانے کل شہادت مقدمہ کے بری کر دیا گیا ہو۔

باجلاس برٹو صاحب جسٹس و مبارڈین صاحب جسٹس

رایا لکھنا پٹ

بنام

ملکہ معظمہ قیسر ہند

۱۹ دسمبر ۱۹۰۵ء
منشی انور
لاہور پورٹ
۲۳۰

ایسٹ بناراضی حکم دلانے تاوان کے بوجہ ناجائز گرفتاری پیشی کے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۰۴ء) دفعات ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷،

۱۰۸۵
ملکہ معظمہ قریب
بنام
رایا لکھا

یہ تصواب جیٹو ویل صاحب مجسٹریٹ ضلع تھانہ نے حسب دفعہ ۳۸، مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ) ۱۸۸۵ء کے کیا۔

اس تصواب حالات ذیل میں کیا گیا۔
ملازم مقدمہ ہذا کو سپریم الزام ناجائز گرفتاری مویشی زان مستغنیٹ نکارام کامیا کالگا لیا گیا بحضور اوصاحب نوچمندر مجسٹریٹ درجہ دوم سالیٹ کے حکم ادا کرنے بعد کا بطور معاوضہ بابت نقصان کے حسب دفعہ ۲۲ ایکٹ ۱۸۸۵ء کے دیا گیا بنارامی اس حکم کے ملازم نے مجسٹریٹ درجہ اول کے حضورین اپیل کیا حاکم موصوف نے رقم ہرجہ کو کم کر کے چھ روپے قائم کیا۔
مجسٹریٹ ضلع کی یہ رائے ہوئی کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۵ء) میں کوئی حکم نسبت اپیل کے بنارامی حکم معذراہ اس قسم کے تردیات کے نہیں ہے اور اسلئے یہ رائے اپیل مجسٹریٹ درجہ اول کی کہ انہوں نے اپیل مقدمہ میں سماعت کیا اور حکم مجسٹریٹ درجہ دوم میں سماعت کیا اور اسلئے یہ رائے اپیل مجسٹریٹ درجہ اول کے تھی۔

ہائی کورٹ میں فریقین میں سے کوئی حاضر نہیں ہوا۔
از عدالت حسب دفعہ ۳۸، مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۵ء) کے بنارامی تجویز یا حکم اس فوجداری کے جج اسٹیک کہ جسکی نسبت مجموعہ میں یا کسی اور قانون نافذ الوقت میں حکم ہو اپیل نہیں ہو سکتا ایکٹ ۱۸۸۵ء میں کوئی حکم نہیں ہے کہ بنارامی حکم دلائے معاوضہ بابت ناجائز گرفتاری مویشی کے اپیل ہو گا اور اس کے دفعہ ۳۸، مجموعہ مذکور کی رو سے اپیل کی اجازت مقدمہ میں کوئی اپیل بنارامی حکم مجسٹریٹ درجہ دوم کے حضور مجسٹریٹ درجہ اول نہیں ہو سکتا بنارامی یہ کہ ہے کہ وہ شخص جس کے خلاف حکم حسب دفعہ ۲۲ ایکٹ مذکور کے صادر ہوا ہو ایسا شخص نہیں ہے کہ جسکی نسبت تجویز ثبوت جرم بعد تحقیقات کے صادر ہوئی ہو اور اسلئے بنارامی حکم مجسٹریٹ درجہ دوم کے اپیل نہیں ہو سکتا۔

حکم مجسٹریٹ درجہ اول کا منسوخ اور مجسٹریٹ درجہ دوم کا بحال کیا جاتا ہے۔
حکم مجسٹریٹ درجہ اول کا منسوخ کیا گیا۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس برٹوڈ صاحب جسٹس وجارڈین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قریب ہند
ایکٹ شہادت (نمبر ۱۸۸۵ء) دفعہ ۳۰۔ اقبال منجان ایک شخص کے بمولہ چند اشخاص کے
دوسا جیوا شر

۱۰۸۵
ملکہ معظمہ قریب
بنام
رایا لکھا

جنکی تجویز ایک ساتھیہ بابت ایک ہی جرم کے عمل میں آئی۔ تائید ثبوت۔
تجویز ثبوت جرم نہایت کسی شخص کے جسکی تجویز شامل دیگر اشخاص کے اسی جرم کی بابت کی گئی ہو
محض برکت اقبال غیر مؤید کسی ایک کے بنیاد دیگر اشخاص میں گور کے نہیں ہو سکتی۔
ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم ثقب فی وقت شب بیزیتا کتاب قمر کے کل میں آئی اود شہادت
مقابلہ اوسکے معترضی شریک اقبال تھانا مبرہ نے مال مشرقہ کا چند بعد از کتاب جرم کے نشان کیا۔
تجویز مؤیدی۔ کہ صرف پیش کرنا مال مشرقہ کا منجانب ملزم کے کافی تائید اقبال غیر قیدی کی نہیں ہے۔
یہ درخواست واسطے نظر ثانی حکم سرنگ سے جو نسبت ملزم کے ہے ویلیو و اگر صاحب شن جرم کیا
نے صادر کیا تھا۔

ملزمان دوسا جو باقی دوسا و دیگر اشخاص برادر احمد بنعہ، ۴۴ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۴
۱۹۴۷ء کے ثقب فی وقت شب بیزیتا سرکہ کا لگایا گیا تھا مستفیث نے یہ بیان کیا کہ ۱۹۴۷ء میں
کی رات کو جب وہ موجود نہیں تھا اوسکے مکان میں ثقب لگا اور مال بیش قیمت چوری کیا
نامبر وہ نے دوسرے دن پولیس کو اس امر کی رپورٹ کی ملزمان کے مکانوں کی تلاشی
کی گئی مگر کچھ برآمد نہ ہو کوئی بات تانچہ ہر جولا ہی بمشدد تک غلو میں نہیں آئی مگر اوس روز برکت
مخبری ہائی دوسا ملزم کے قبلہ ملزمان گرفتار کیے گئے ہائی نے روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم مقام
ساند کے ایسا اقبال کیا کہ جس سے وہ خود اور چار د ملزم ناخود ہون اور دوسا جو نے مال
سرقہ کا نشان دیا جو اسنے زمین مقابل مکان نامبر وہ میں گاڑا تھا۔

ملزمان کی نسبت تجویز اسے شیون سشن سشن جج احمد آباد نے باعانت سپرنٹنڈنٹ کی اور
ہر ایک کی نسبت تجویز ثبوت جرم اور حکم سرائید سخت ۸ ایجنے اور اوسکے زمانہ کا اود بعد از بیزیتا جرم
کے قیدی سخت مزید بین جینے کا صادر کیا بدین اہل کے سشن جج نے تجویز ثبوت اور حکم سرائید کو
نسبت دوا بیان دوسا جو اور ہائی دوسل کے بحال رکھا۔

دوسا جو نے اب ہائی گورٹ میں درخواست حسب نمبر ۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۹۴۷ء
کے گڈ رائے۔

گنت سہیو راونجاب ملزم تجویز ثبوت جرم محض اقبال غیر مؤید ایک شریک جرم پر مبنی ہے
ہائی کا اقبال بندر معہ دیگر ملزمان نے اوجھوٹ و عدوان میں کیے گئے کر یا ایک مستفیث نے ہائی سے
یہ کہا اگر چوری کی بابت سب بات بتاؤ دگ تو ہم تک پہنچاؤ گئے اور تب ہائی نے ہائی کا اقبال کر دیا

۱۸۸۷ء
ملکہ مظفر قیصر
بنام
دوسا جیوا

حسب دفعہ ۲۴۔ ایک شہادت کے غیر متعلق ہے اقبال بوجہ ترغیب ایک عدہ کے ہے جو ایک شخص کی اختیار نے کیا۔

لہ جاردین صاحب جسٹس۔ کیا آپ یہ دلیل کرتے ہیں کہ مستیٹ ایک شخص کی اختیار ہے ایک شہادت میں کوئی تعریف شخص کی اختیار کی مندرج نہیں ہے لیکن بوجہ جیوا ان ملکات کے مستیٹ ایسا شخص تصور کیا گیا ہے مقدمہ ملکہ مظفر بنام نوروجی دادا اہسائی (۱) میں یہ تجویز ہوئی کہ اسی طرح کی ترغیب جو ملازم کو ٹراویٹنگ ڈیڑھی آئی پی ریلوے کمپنی نے دی تھی جسکو اختیار قائم کرنے یا خلع کرنے جملہ کارروائیات موسومہ ملازم کا تھا ترغیب منجانب شخص کی اختیار کے تھی علاوہ برین اقبال ہاتی کا ازروہ حلف کے نہیں سا گیا ہے اور نہ جانچ او سکی سوالات حرج سے ہوئی ہے اور نہ تصدیق او سکی ایسی تائید سے ہوئی ہے کہ جو قانوناً ضروری ہے شہادت تائید می بے غرض قابل اطمینان وسائل سے ہوئی چاہیے اور اس سے یہ واضح ہونا چاہیے کہ ملازم شریک جرم تھا اور وہ وقت ارتکاب جرم کے موجود تھا اور اس میں شریک ہو اصراف پیش کرنے سے اس مسرورہ کے اس مقدمہ میں یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ملازم نقب نے فی من شریک ہایہ امر بمحاظ طریق عمل پولیس کے باوجود بلیکنا ہی کے ظہور میں آسکتا ہے

لہ جاردین صاحب جسٹس۔ ہماری یہ رائے ہے کہ اقبال دوسرے قیدی ہاتی کا جواب دفعہ ۳۰ ایک شہادت کے برابر ہے اس کے مقابلہ دوسا اپیلانٹ کے منظور کیا گیا او سکی تائید کافی ہا و بر اس امر سے نہیں ہوتی کہ دوسرے چند ملابھارت کتاب جرم کے مال مسرورہ کا نشان دیا نہیں بنفسہ شہادت ہے اور قیاس بلیکنا ہی سے متناقض نہیں ہے اقبال ہاتی کا ازروہ قدر بھی لائق لحاظ کے نہیں ہے کہ جس قدر شہادت شریک جرم کی ہوتی ہے جسکا انہما حلف سے لیا گیا ہو اور جس سے سوالات حرج کیے گئے ہوں مقدمہ حال میں تائید اقبال کی ازروے کسی شہادت بے غرض کے نہیں ہوتی کہ جس سے یہ پایا جائے کہ اپیلانٹ نقب زنون میں سے ایک شخص تھا بنظران حالات کے ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہیں۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کیے گئے

ملک مسقطہ مقیمین
بنام
پسیدہ ملک

سشن جج نے یہ تجویز کی کہ جراثیم کی وجہ زیادہ تر یہ تھی کہ ملازم نے اپنا فرض منصبی بہت سرگرمی سے ادا کرنا چاہا لہذا مشائرا لیبہ نے یہ ہدایت کی کہ دونوں حکم ساتھ ساتھ شرع ہوں۔
ملازم نے ہائی کورٹ میں بنارس فی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے اپیل کیا لیکن ہائی کورٹ نے تجویز ثبوت جرم بنجالی اور احکام سزا کو ناقافی تصور کر کے ملازم پر ایک اطلاعیہ جاری کیا کہ اس امر کی وجہ ظاہر کرے کہ احکام سزائیوں نہ بڑھائے جائیں۔

شام رادو ٹیل نے بنجانب ملازم کے وجہ ظاہر کی۔ صاحب سشن جج نے یہ تجویز کی ہے کہ ملازم نے ہر مرضی سختیت یہ ازراہ عداوت کارروائی دائر نہیں کی تاہم بدہ نے نیک نیتی سے عمل کیا ہے اور اگر تاہم بدہ نے کچھ غلطی کی بھی ہو تو تاہم بدہ نے بے نیک نیتی اپنے فرض منصبی کی بسرگرمی تعمیل کرتے ہوئے غلطی کی ہے اس لیے جاں ملین اور قدیمت ملازمت پر نظر کر کے عدالت محبت نے ملازم حکم سزا بجا صادر کیا ہے جراثیم از رو دفعات ۲۱۱ و ۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۱۹۴۷ء کے ایکٹ مختلف ہیں لیکن وہ ایک ہی معاملہ سے پیدا ہوئے ہیں اور کیل موصوف نے دفعہ ۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند کا حوالہ دیا مقدمہ قیصر ہند بنام رام پوتاب (۱) میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ جو شخص شریک مجمع خلاف قانون ہو اور چند شرکاء ضرر شدید کے مرتکب ہوں وہ جرم ملوہ اور ضرر شدید کے واسطے سزایاب نہیں ہو سکتے۔

برٹو و صاحب حبس۔ ہم اس سے اتفاق نہیں کر سکتے ہیں جن میں
کی نسبت تجویز ثبوت جرم ملازم ہوئی ہے اور ان کا ارتکاب ایک مقدمہ دار پولیس کی طرف سے
بوجہ سرگرمی عمل میں آیا صاحب سشن جج اور دونوں اسپران نے یہ تجویز کی کہ ملازم نے وہاں
جوئی شہادت دی جو بیانات نامزدہ نے کیے وہ جان بوجہ کر راہ عداوت خلاف واقع
کیے تھے ایسے فعل کی نسبت یہ خیال کرنا خطرناک ہو گا کہ وہ بیانات درمی سے فرض منصبی کی بجا آوری
میں کیا گیا تھا جن وجوہ سے کہ ملازم سزا دیے جانے کی اجازت ہے وہ یہ ہیں کہ ثبوت جرم سے
ملازم کے پیشہ کا منع نشن کے نقصان ہوا اور ثبوت جرم تک تاہم بدہ و ضعیفہ پولیس میں بہت
برسون تک نیک جاں مان واقعات پر لحاظ کامل کر کے ہم صاحب سشن جج سے اتفاق نہیں
کر سکتے ہیں کہ صرف احکام سزا قید محض کافی ہیں۔

ہم یہ خیال نہیں کرتے کہ صاحب سشن جج قانوناً اس حکم کے دینے کے مجاز ہیں کہ حکم سزا

ساتھ از رو و وفات ۱۹۳۷ و ۱۹۳۸ مجموع تعزیرات ہند ایکٹ (۱۹۴۷ء) جو ملازم پر ثابت قرار دیے گئے ہیں شروع ہوں یہ مقدمہ فقہاء مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ (۱۹۴۷ء) میں داخل نہیں ہوتا تھا مقدمہ ملکہ منظور نام عبدالغنی (۱) ملا نظر طلب از رو دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ (۱۹۴۷ء) کے متواتر حکام سزاوار ہو چکا ہیں جس سے کہ ملکہ ملازم پر وجہ اہم مختلف حسب معنی دفعہ کو ثابت قرار دیے گئے ہیں۔

جہم حکام سزاوار قید محض و صواب شنج کو ترمیم کر کے قید سخت کا حکم دیتے ہیں اور ہایت کرتے ہیں کہ ایک کسٹم کے پردہ سزا شروع ہو گا نتیجہ یہ ہے کہ اب ملازم میں مبینہ تک قید سخت میں اور رہے۔ احکام سزاوار ہائے گئے۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈ و صاحب جس جا ریض صاحب جس
ملکہ معظمہ قیصر ہند (ایکٹ ۱۹۴۷ء) دفعہ ۵۴۔ حکایات مجرمانہ منجانب ملازم سرکار کے۔
مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷ء) دفعہ ۵۴۔ حکایات مجرمانہ منجانب ملازم سرکار کے۔

جس صورت میں کہ ملازم نے بحیثیت پبلک اری کے خزانہ سرکاری رقوم قلیل رقم ثابت و بیجا ایکٹ کے پائین اوون قوم کو فورا و لا دون شماس کے کیا جو ان کے پانے کے مستحق تھے کیونکہ وہ اس ام کے کرنا پابند تھا اگر ایسا ہر ہوا کہ شماس کو نذر ہوا کا اعتبار کرنے پر فیصلہ دیتے اور انہوں نے و اس سیدون کو پاس کر دیا تھا جنکو ملازم نے کام مال کے پاس و انہ کر دیا۔

تجویز ہولی کہ ملازم نے اس میں جس کو بیجا اعتبار کرنے اور ہر کیا تھا اور کیا اور دیکھ
اوسکار و پیر کا کرنا تو جسے عرصہ تک بلا کسی شہادت بدیشی کے نذر خیانت مجرمانہ حسب جہم دفعہ ۵۴
مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷ء) کے نہ تھا۔

یہ اپیل بنا رہی حکم سر کے ہے جو امی ہا سلنگ صاحب شنج ضلع خاندیش نے ملازم پر کیا
تباہیوں نے نامبروہ کو ملازم خیانت مجرمانہ کا بحیثیت ملازم سرکار نسبت و رقوم قلیل رقم ثابت کے
قرار دیا تھا اور نامبروہ کو حکم سزا قید محض چہ باہ کا دیا۔
واقعات مقدمہ تجویر مانی کورٹ سے کافی طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔

ملکہ منظور قیصر ہند
پیر غلام

ملکہ منظور قیصر ہند
۲۵۹

۸۸۵
ملکہ مغلیہ شہزادہ
کنت ہاپی اور

پانڈورنگ بلہدر رتا نام مقام دیل سرکار منجانب سرکار۔

منجانب بلوم کے کوئی شخص حاضر نہیں آیا۔

۱۔ برڈوڈ صاحب حبش۔ ہم نہیں خیال کرتے کہ تجویز ثبوت جرم مقدمہ ہذا میں قائم رہ سکتی ہے۔ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ملزم روپیہ کو اپنے کام میں لایا۔

پانڈورنگ بلہدر یہ نامبروہ کا فرض تھا کہ وہ روپیہ فوراً اداں اشخاص کو ادا کرنا چاہو اسکے پانے کے مستحق تھے مگر نامبروہ کی یہ عرصہ تک و سکواپنے ہی پاس کہا۔

۲۔ جارجوین صاحب حبش۔ اس امر کا سبب یہ تھا کہ روپیہ پانڈورنگ بلہدر کے پاس تھا۔ اچھا شک کہ سرکار کو غلط ہے افسانہ نامبروہ کان سے رسیدین محال کیں اور انکو پاس کام مال۔

روانہ کر دیا۔ اس طور پر نامبروہ نے افسانہ کو ادا کیا جس کا اعتبار سرکار نے اوس پر کیا تھا۔

۳۔ جارجوین صاحب حبش۔ اپیلانٹ مجرم دو جرموں کا الزام دفعہ اول مجموعہ تعزیرات ہند ایک سے تھم کے جوہر خیانت مجرمانہ کا نسبت رقم قلیل زر نقد کے قرار دیا گیا ہے

جس کو بطور وظیفہ ہند کے ادا کرنا اور اس کا فرض حیثیت پیش کے تہا یہ ثابت ہو گیا ہے کہ نامبروہ نے حسب ایلہ رسیدین اداں اشخاص سے جنگو روپیہ پیدا ہونا چاہیے تھا حاصل کی تھیں اور اداں

رسیدوں کو پاس حکام محلہ مال کے حسب ایلہ روانہ کر دیا تھا یہاں تک کہ ہم شہادت سے قائم کر سکتے ہیں کہ اپیلانٹ نے اس طور سے افسانہ کو ادا کیا جس کی نسبت سرکار نے اوس پر اعتبار کیا تھا اور

ہماری یہ رائے ہے کہ جرائم قائم نہیں رہ سکتے۔ یہ امر صحیح ہے کہ نامبروہ نے روپیہ فوراً اداں اشخاص کو جو اسکے پانے کے مستحق تھے

اد نہیں کیا مگر اس کا سبب یہ تھا کہ نامبروہ کان دہر اعتبار کے کو ضامنہ تھے شیخ لال بیان کرتا ہے کہ اوسے خیال کیا کہ اپیلانٹ ہمز کا روپیہ ادا کر دیا جس کی تعداد صرف ڈیڑھ روپیہ تھی سبب اس

جو مستحق پانے مبلغ نامہ کا تھا یہ بیان کیا میں مندر میں تھا جبکہ میں نے سید پر دستخط کیے تھے ملزم نے کہا کہ نامبروہ قریب آٹھ وز کے اندر روپیہ ادا کر دیا۔ بعد دستخط کرنے اوپر سید

کے میں درہ پر چٹا گیا اور دہرین گاون کو مادہ آشنون تک ایس نہیں آیا تو دیکھ کر ہمارے میں نامبروہ کے بیان کیا کہ اس کے خیال تھا کہ ملزم نامبروہ کو قریب دیکھا ان اشخاص میں سے کسی نے نامشور

رجوع نہیں کی اور اس امر کی نسبت کوئی شہادت بھی نہیں ہے کہ نامبروہ نے کبھی ان قلیل وضعوں کے تحت سے انکار کیا ہو یا کوئی اور امر کیا ہو جو جرم دیگر فعل ناجائز کو جائز رکھ

۱۸۸۶ء
ملکہ مظفر قیصر
نام
منگل پورہ

کے دیا گیا ہے لہذا ان کو راجہ جلال آباد باجلاس کونسل اور حکام دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۸۸۶ء) جزیرہ مذکور کو اندر قسمت شن و ضلع عدن کے شامل فرماتے ہیں ان میں جو دفعہ فوجداری حصہ فوج متعینہ پیرم جملہ ان سے سبب اپنے عہدہ کے اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم کے اندر جزیرہ مذکور و اعمال کر گیا اور اس کو تختہ پر لگا کہ ان شخص کو واسطے تجویز کے لیتا شن مقام عدن کے سپرد کرے کچھ رایت آنریبل گورنر جنرل باجلاس کونسل دام قبالہ سی گون چیف منسٹری گورنٹ، ورنج جو کہ دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۸۸۶ء) کی رو سے لوکل گورنٹ کو اختیار تبدیل کرنے کے حدود انتہائی قسمت شن کا حاصل ہے اور نیز جو حصہ کہ بوقت جاری ہو مجموعہ مذکور کے موجود شدہ قائم کئے گئے ہیں لہذا اہل کو یہ تحقیق کرنا چاہیے کہ آیا کوئی قسمت شن عدن کی ہے یا نہیں کیونکہ وکیل گارنے بیان نہیں کیا کہ سیر علم بن کوئی اختیار موجود نہیں ہے جس سے اس قسم کا قبضہ قائم ہو اس مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۸۸۶ء) پر پیشہ ذیل ذکر کریم دیکھتے ہیں کہ دفعہ ۲ امین یہ حکم ہے کہ حدود ارضی عدالت اس قسم قسمت باس بسشن میں ثبات ایکٹ ۱۸۸۶ء کے معائنہ سے ہماری یہ تجویز کرنے کی مشا ہے کہ واسطے ان ارضی اس دفعہ کے عدالت ریزڈنٹ مقام عدن بطور عدالت سشن کے تصور ہوئی چاہیئے اور یہ کہ رقبہ ارضی جس سے ایکٹ مذکور متعلق ہوئے ہیں، قسمت شن ہے جو تاریخ ۱۸۸۶ء کو موجود تھا جبکہ اس کے حدود بوجہ شامل ہونے پیرم کے تبدیل ہو گئے مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۸۸۶ء) دفعہ ۲ امین حکم ہے کہ ہر ایک قسمت شن میں ایک ایک عدالت سشن ہوگی دفعہ ۲ مجموعہ حال (نمبر ۱۸۸۶ء) میں یہ حکم ہے کہ لوکل گورنٹ کو چاہیئے کہ ہر ایک قسمت شن کے لئے ایک عدالت سشن مقرر کرے اور اس عدالت کا ایک جج مقرر کرے، مگر چونکہ دفعہ ۱۱ اس دفعہ سے اختیارات خاص متفی ہوتے ہیں اور چونکہ بندوبست وانی ایکٹ ۱۸۸۶ء میں واسطے انصاف فوجداری کے اس قہ میں جس سے کہ ایکٹ مذکور متعلق ہے یعنی خود عدن کے کیا گیا ہے لہذا گورنٹ کو کوئی ضرورت اٹھالی کرنے اس اختیار تقرری کی نہیں ہوتی تا وقتیکہ ایک نیا رقبہ جس سے ایکٹ ۱۸۸۶ء متعلق نہیں ہے قسمت شن میں شامل نہ کر دیا گیا ہو اس جج جو سبب جج پر پیدا ہوتی ہے ایک کسی شکل ہے جس میں سماعت تقریر و گزارش سے متفیہ ہونا چاہتے ہیں کوئی سند و اھضمان قانون یا دیگر قسم کی واسطے متعلق کہنے پیرم سے کسی ضابطہ فوجداری کے (البتہ ہر دفعہ قوانین کو مستثنی کرتے ہیں) اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ان میں ہے مگر اس انتظام سے جسکی رو سے مقدمہ ہذا کی سماعت ہوئی قیدی کی نسبت تجویز ایک ایسی عدالت میں ہوئی تھی

ملک مختصر
مختصر

جسکو خاص اور بے مثال اختیارات حاصل تھے اور جو نہ صرف ایک عدالت میں بلکہ مختص
ضلع بھی ہے بوجہ نہ ہونے سند کے ہم تجویز نہیں کر سکتے کہ احکام ایک مختص مقام نمبر ۱۱۱۱
مثلاً دفعہ ۲۹ جو مانع اہل ہے ایسے مقدمات سے متعلق ہیں جو جزیرہ پیرم میں پیدا ہوں ایسی نظیر
مساوی اس امر کے ہوگی کہ بذریعہ فیصلہ عدالتی ایک مختص مقام اوس ملک میں جاری کر دیا جاوے
جس میں جاگہ نے اوسکو بھی جاری نہیں کیا تھا اور مثلاً دفعہ ۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۱۱۱)
مثلاً (۱) سے ناموافق ہو۔

تقدمہ کی صورت موجودہ میں جو ہمارے روبرو پیش ہے ہم زیادہ وجہ نہیں بیان
کرتے ہیں مگر نسبت امر اختیار سماعت کے ہماری یہ رائے ہے کہ ہم اہل کو منظور کر سکتے ہیں اور چونکہ وہ
نمبر ۱۱ ایک ایسے دعویٰ کے ہے کہ تجویز ثبوت تخفیف ہو کر نسبت قتل انسان متلازم نہ کر کے قتل عمد
تک نہ پہنچے رہ جائے اور چونکہ مسل میں کوئی جرم ایسی چیز نہیں ہے جس سے واضح ہوا کہ الزام
الغیہی کو بجھایا گیا اور اوسکو طرح کر سنا گیا تھا (دیکھو دفعہ ۸۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۱۱۱))
ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ اسل کیسا ہے کہ منظور ہونا چاہیے ہم اوسکی سماعت کے واسطے تاریخ
۱۱ جزوری ۱۱۱۱ مقرر کرتے ہیں اشتہارات محکومہ قانون جاری ہوں۔

باجلاس برڈ وڈ صاحب جٹس و جاڑین صاحب جٹس

بقصر ہند بنام پیر ایوٹ منگل چکچند

۲۹ جنوری ۱۱۱۱
۲۹ جنوری ۱۱۱۱
۲۹ جنوری ۱۱۱۱

پیرم ایکٹ عدن (ایکٹ ۱۱۱۱) اختیار سٹارڈینٹ عدن اور اودن جرمون
کے جسکی تجویز عدالت سٹیشن سے ہو سکتی ہے اور جسکا ارتکاب پیرم میں ہوا ہو۔ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۱۱۱) دفعات ۱۵۲ (اور ایکٹ ۱۱۱۱) دفعات ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵۔

تختہ مہولی کہ باوجود اشتہار گورنٹ بیٹی (نمبر ۲۳۶) مورخہ ۱۱۱۱ عدالت مشعر شال کرنے

جزیرہ پیرم کے اندر سٹیشن ڈوٹرین ضلع عدن میں اویسے اختیار کیا کہ ضرورتیں کر کو جو پیرم میں مقیم ہو درباب
سپر کرنے قضا کے بغیر فتح رعد سٹیشن مقام عدن کے ایکٹ ایوٹ منگل چکچند سٹیشن مقام عدن کو اختیار سماعت
اور جزیرہ پیرم کے مہل تیار اور یہ کہ ایوٹ منگل چکچند سٹیشن مقام عدن کے واسطے ج عدالت سٹیشن جیسے۔

لہذا جن صورت میں کہ ایک شخص کو پیرم ارتکاب قتل عدا کا مقام پیرم لایا گیا ہے عہد پیرم کے

۱۱ مقدمہ منظوری سٹارٹ موت نمبر ۱۱۱۱

۱۸۸۶
ملکہ معظمہ قیسرہ
بنام
پریوٹ مکمل ہو

دستے تجویز کے سپرد عدالت اپنی شکل ردیٹ شدگان کو دیا جہاں کہ اوپر جرم ثابت قرار دیا گیا اور اس کی نسبت حکم سرکسبت صادر کیا۔ تجویز ثبوت جرم کا عدم ہوئی اور قیدی کی کثرت دوبارہ تجویز ہو گیا عدالت مجاز سے حکم ہوا۔

جنیہ ویرم اگرچہ اندر اختیار فٹبال زینٹ مقام عدن کے ہے مگر عدن کا ایک چور و بھانہیں جاسکتا اور نظام ایکٹ عین نمبر سسٹم ویرم جن ناقد نہیں ہیں۔

[illegible]

سرمایہ کو ہائی کورٹ و اس کے لیا ہے۔
بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۷ء کو کورٹ (مرڈو صاحب بن وین صاحب) نے تجویز کی کہ
پیر مرد پرنسٹن یا و احاطہ نہیں ہے اور یہ کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۱۴۴) اس جگہ پر جاری نہایت
اس امر کے لئے اس وقت کو شبہ پیدا ہو کہ آیا عدالت رزٹرنٹ عدن ایک عدالت جنس مجموعہ ضابطہ
تجزیہ و مقدمات کے جوہر میں پیدا ہوں تھی یا نہیں اور نیز یہ کہ آیا رزٹرنٹ بذریعہ پیر مرد پرنسٹن
کے جانے مسٹرن جج کے تقرر کے مسٹرن جج کے حسب نشانہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مقدمات کے سمجھا جاسکتا ہے
یا نہیں۔ لہذا صاحبان موصوف نے چاہا کہ ان امور کی نسبت بحث بذریعہ وکلاء کے مونی چاہیے۔
لیتھم (ایڈوکیٹ جنرل) منجانب سرکار آیا پیر مرد پرنسٹن کا ہے اور سبب ایسا ہونے
کے تابع عمل ایک عدن نہیں ہے لہذا عدالت رزٹرنٹ عدن ایک عدالت جنس مجموعہ ضابطہ
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایک ۱۱۴۴) کے ہے اور اس وجہ سے رزٹرنٹ بحیثیت جج اس عدالت

مستند
تیسرے
پر لکھنا
مکمل ہو

کے ایک سشن جج از رو مجموعہ کے ہے اور اس لئے مومی الیہ مجاز تجویز کرنے اور مقتضات کا
جو پیرم میں پیدا ہوں جو کہ ایک سشن ڈوئین عدل میں شامل ہے۔
نسبت امرا دل کے یہ رکھے کہ ایک عدل میں بلاشبہ حدود عدل کے بیان نہیں
ہیں لیکن بلحاظ تہد ایک مذکور کے اور اول حالات کے جن میں وہ ایک صادر ہوا اور اس
مقتضات کے حکما رفع کرنا ایک مذکور سے مقصود تھا اور اس وقت کے جو اس حالت میں پیدا
ہو گی کہ اس کا منشاء اور اثر صرف چیزہ نام کی حدود پر محدود رکھا جائے یہ بحث کرتا ہوں
کہ لفظ عدل میں جس طور پر کہ وہ ایک مذکور میں متعل ہو اسے نہ صرف چیزہ نام شامل ہے
بلکہ وہ تمام ملک بھی شامل ہے جو تحت حکومت ریزیڈنٹ کے ہے اسی طرح جیسے کہ ریش انڈیا
کے اندر نہ صرف ہندوستان جغرافیہ کے اعتبار سے شامل ہے بلکہ ہندوستان بلحاظ انتظام
ملکی کے بھی عدل کے شامل ہے۔ اگر عدل خود جزو عدل ہے تو اسی طرح پیرم بھی ہے
پیرم میں بھی کوئی گورنمنٹ علیحدہ خود اس کی نہیں ہے ہمیشہ وہ تابع حکومت ریزیڈنٹ
عدل کے رہا ہے۔ گریٹر امپریل موٹو لکچر صاحب جلد صفحہ ۱۲ و جلد ۲ صفحہ ۴۴ ملاحظہ طلب
اسطور پر پیرم جزو عدل کا تاجکہ ایک مستند صادر ہوا لیکن اگر حسب دفعہ ۱۰ ایک
مذکور ہو تو انتظام سیاست مقام عدل حسب دفعہ ۲ عدالت ریزیڈنٹ کو حاصل ہے۔ ریزیڈنٹ
تمام اختیارات عدالت سشن کے ملکی مجموعہ ضابطہ فوجداری میں تصریح ہوئی ہے عمل میں لاوا
لفظ تصریح ہوئی ہے لکن دفعہ ۱۱ اختیارات عدالت سشن سے نہ کہ عدالت سشن کی نسبت
استمال ہوا ہے کیونکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری مستند میں عدالت سشن کی تعریف بیان
نہیں ہوئی بلکہ اوہیں اختیارات مذکور کی تصریح ہوئی ہے۔ دفعہ ۳۲ میں مجموعہ ضابطہ فوجداری
کا بطور قانون ضابطہ کے بیان ہوا ہے حسب دفعہ ۲۸ علم سزا موت صدر ریزیڈنٹ محتاج منظور
ہائی کورٹ ہے۔ کل ایک پچھترہ مجموعی اور خاص کر دفعہ ۲۰ پر نظر کرنے سے یہ ظاہر ہے
کہ عدالت ریزیڈنٹ بموجب ایک مستند ام کے عدالت سشن قرار پائے۔
اس ایکٹ کو ایکٹ ۱۸۷۷ کے ساتھ پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ دفعہ ۳۴ ذریعہ
ایک تبادلہ ہوا ہے۔ حدود ارضی موجودہ عدالت سشن کے تبدیل سیشن ڈوئین میں
اور حسب دفعہ ۱۰ کسی نئے سشن جج کی تقرری کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ بفرض اس امر کے کہ پیرم
ابتداء وہ اختیارات عدالت سشن میں تھا تو وہی از رو اشتہار گورنمنٹ بمبئی

نظر قیصر مند
تجربہ نام
تجربہ نام
تجربہ نام

نافذ ہے۔ ہم یہ تجویز کرنے پر مائل تھے کہ چند اغراض کے لیے عدالت رزیڈنٹ عدن جو
حسب ایکٹ قائم ہوئی عدالت سشن خال کی جاسکتی ہے اور حدود ارضی اوس مقام
کے جس سے کہ ایکٹ مذکور متعلق ہے بطور سشن ڈویژن کے ہیں لیکن ہکو اس بارہ میں
شک تھا کہ آیا عدالت رزیڈنٹ حسب متعلقہ مجموعہ مذکور بغرض تجویز اون مقدمات کے جو
جزیرہ پیرم میں پیدا ہوں عدالت سشن تجویز ہو سکتی ہے اور نیز یہ کہ رزیڈنٹ بحیثیت منصفی
اور بغیر اسکے کہ سشن جج مقرر ہو جب منشا مجموعہ بغرض تجویز مقدمات مذکور کے سشن جج
تجویز کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ ان امور کی نسبت کو نسل سے
بحث کر ائین اور تابع بحث مزید نسبت کل معاملہ اختیار سماعت کے ہم نے ملزم کے
اولیٰ کو منظور کیا تھا۔

ہکو ڈیپلٹ ویکٹ جنرل کی پوری بحث کا فائدہ حاصل ہوا کہ جسے اپنی اصل حجت کو
بصورت جعل الضدین مندرجہ ذیل کے پیش کیا یعنی یا تو پیرم جزو عدن حسب مفہوم ایکٹ
مذکور کے ہے اور اس لیے اندر علاقہ حکومت عدالت رزیڈنٹ کے ہے یا اوس ایکٹ کو
مختلف مجموعہ ہاے ضابطہ فوجداری کے ساتھ پڑھنے سے عدالت ہذا عدالت رزیڈنٹ
کو بغیر عدالت سشن کے قرار دی گئی اور رزیڈنٹ کو جج عدالت مذکور کا اور بدین سیشن جج
موجب مجموعہ کے اور اس طور سے مجاز تجویز اون مقدمات موقوفہ پیرم کا اوس وقت سے قرار دی
کہ پیرم سشن ڈویژن عدن میں بموجب حکم گورنمنٹ حسب دفعہ ۷ مجموعہ عالی کے شامل کیا گیا
یہ بحث کی گئی کہ جیسے پیرم پر قبضہ ہوا یعنی ششہ عر سے پیرم مشیتہ تحت حکومت رزیڈنٹ
عدن کے رہا اور کبھی اوکی گورنمنٹ علیحدہ نہیں ہی (۱) اور کسی جزو ایکٹ مندرجہ
میں کوئی کوشش اس امر کی نہیں ہوئی کہ عدن کی تعریف کی جائے اور حجت کے رفع کرنے
کے لئے حسب تصریح تہید کے ایکٹ مذکور صادر ہوا وہ پیرم میں اوس قدر رہی ہوگی جس کی بااوی
ملک عرب میں۔ اور وہ جزو میں کہ وجہ صدور ایکٹ کی بیان ہوئی وہ اوس قدر وسعت رکھتا
ہے جیسا کہ جزو ضمن احکام ایکٹ مذکور۔ اور کسی بات سے عدالت ہذا مجاز اسکی نہیں کہ کسی مقام
تحت حکومت رزیڈنٹ کو چکر یہ تجویز کرے کہ وہ حسب ایکٹ متعلقہ کے ہے۔ اور سب سے اس
تقدیر وہ ہوگی جس سے بجز ضمن ایکٹ مذکور کل ملک جیسر رزیڈنٹ کی حکومت پر شامل

۸۸۹
ملکہ منظر قریب
برایہ نظر

ہو جاوے اگر ایسا نہ ہوتا تو جزیرہ نما عدن خرد جو مشتملہ عین حاصل کیا گیا تھا خارج کیا جاتا حالانکہ اگر عدن خرد شامل کیا جائے تو ضرور پیرم بھی شامل ہو گا۔ یہ بھی بحث ہوئی کہ عدن کی تعریف خواہی خواہی اوس مقام تک محدود نہیں جو اس نام سے موسوم ہے جیسا کہ تعریف برکش انڈیا میں ایسے مقامات جیسا کہ پیرم ہے شامل ہیں جو بلحاظ جغرافیہ کے ہندوستان میں ہرگز داخل نہیں ہیں۔

نسبت اس اخیر امر کے یہ تحریر کرنا چاہیے کہ اس قابل توسیع لفظ برکش انڈیا کی تعریف بطور پردہ تو اینڈین سیکسٹن تھا جو اسے واضعاً قانون نے بطور سے کی ہے کہ جس سے وہ عام اور جغرافیہ کے معنی سے زیادہ بڑھ گیا ہے لیکن کوئی اجازت و مضائقہ قانون کی ہلکواہی ایسا ہی نہیں لگی جس سے معمولی معنی لفظ عدن کے بڑھائے جائیں۔

علامہ برکش انڈیا کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی کہ پیرم کی نسبت جو کچھ لکھا ہے اوسکو بطور پر وقت طلب کر دین کہ اختیارات عدالتی عدن خرد کے بیان کرنے کی کوشش کریں ہلکو کوئی طلب اس باب میں نہیں کہ آیا عدن خرد جزو احاطہ کہی تھا یا نہیں تھا یا یہ کہ وہ سیشن ڈویژن یا جزو سیشن ڈویژن بنایا گیا یا نہیں۔ پیرم خود جزیرہ و فاصلہ دراز پر واقع ہے۔ سیکرٹری آف اسٹیٹس باجلاس کونسل اور گورنمنٹ ہند اور کراؤنٹ بھی نے اوسکو اپنے اثباتات میں ایک طریقہ ملک خیال کیا ہے۔ ہلکو صرف مضائقہ قانون کی نیت سے جو صدر ایکٹ میں تھی بحث ہے و در صورت نہ ہونے کسی اشارہ خلاف کہ ملکیہ تجویز کرنی چاہیے کہ کسی قسم کی نیت اپنی تھی کہ ایک مذکور پیرم سے متعلق جو چند ایک ٹھاسے گورنمنٹ ہند میں مثلاً ایکٹ ۱۸۶۵ء کی دفعات ۲۶۹ و ۲۷۰ میں اور ایکٹ ۱۸۶۳ء کی دفعات ۱۲ و ۱۳ میں عدین سے مراد بندر عدن ہے۔ اور اس تجویز کے کرنے سے کہ وہ میں پیرم شامل ہے مہل نتائج نکلتے۔ اضالی مندرجہ فہرست ایکٹ ۱۸۶۱ء سے ۱۸۶۵ء ایکٹ حدود قوانین منتقل مقامہ اسٹاکس میں کہ دونوں ایکٹ واسطے رفع کرنے شکوک متعلقہ حدود و اضالی مختلف قوانین منتقل مقام کے صادر ہوئے تھے عدن بطور ضلع کے بیان ہوا ہے لیکن کوئی تذکرہ پیرم کا نہیں ہے۔

دوسرا حصہ ایکٹ جنرل کی حجت کا الفاظ ایکٹ منتقل مقامہ ملکہ اور مختلف مجموعہ کا ضابطہ فوجداری پر مبنی تھا۔ عدالت اسے عدن بموجب ایکٹ منتقل مقام کے قائم ہوئی ہیں اگرچہ چند اختیارات عدالت مذکور کے بلحاظ اختیارات ادون عدالتوں کے بیان ہوئے

نظائر فوجداری

جلد

جو بموجب مضابطہ فوجداری کے قائم ہوئے ہیں اور اگرچہ جہانگیر کے عدالت کا فوجداری
تعلق ہے اور بجز اوس صورت کے جن کی نسبت کہ ایک ضابطہ میں حکم ہے کہ انہیں مضابطہ
مجموعہ مذکور کے ہونی چاہئیں نظام سیاست سپرورڈینٹ سے ہے اگرچہ چند اختیار
سسٹنٹ رزڈنٹ کو دیے جاسکتے ہیں رزڈنٹ مذکور میں ایک رزڈنٹ عینہ حسب
ایک ضابطہ کے ایک عیب سے کی عدالت ہے جس سے ۱۰۰ اوسکو اختیار عدالت شریعہ
حاصل ہیں اور نیز اختیار جیسٹ کے بطور یہ کہ ان کی تفریح مجموعہ مضابطہ فوجداری میں
ہوئی ہے لیکن اوسکو اختیار تجویز نسبت رعایا سے برطانیہ اہل یورپ بابت تمام جرائم کے
جس کے واسطے سب مجموعہ تعزیرات ہند میں موت محکوم ہے نہیں حاصل ہے کہ یہ اختیار
بہت زیادہ وسیع نسبت اختیار شریعہ کے ایسے اشخاص کی نسبت اور جو بہت
زیادہ شاہ اوس اختیار کے ہے جو عدالت سپریم کورٹ کو حدود دہلیٹ انڈیا کمپنی کو اس
تجارت میں حاصل تھا۔ علاوہ برین عدالت رزڈنٹ ادن عدالتوں سے جو اردو سے
مجموعہ مضابطہ فوجداری مقرر ہوں مختلف ہے کیونکہ دفعہ ۲۹ ایک ضابطہ میں مندرج ہے
کہ کوئی ایسا ضابطہ جس میں حکم یا حکم نہر صدر رزڈنٹ متعلقہ کسی مقدمہ فوجداری کے ہوگا
ایسا حکم قانون اگر کمال میں کسی ضلع واقع اعلاہند اسے متعلق کیا جاسے کہ یہ
مضابطہ فوجداری متعلق ہے تو وہ مؤثر اختیار عدالت ہند اس طور ہوگا کہ جو اہل بموجب
مجموعہ مذکور عدالت ہند میں ہوتے ہیں وہ ممنوع ہو جائینگے ہم انہی پر اس کا ہر کر چلے
ہیں کہ ایک عدالت نمبر ضابطہ اعلاہند خود پیرم سے متعلق نہیں ہے۔
علاوہ میں اس وجہ سے کہ سکرٹری آف انٹیک اجلاس کونسل نے ایک زیویشن
مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کے بموجب حکام سٹیٹوٹ سسٹم جلیس وکٹوریہ باب ۳ پیرم سے
متعلق کیے ہیں تو چہرہ مذکور ایک ضلع مندرجہ فہرست بوجہ اثر فقرہ تعبیری ضابطہ ایک
مضابطہ کے ہو گیا۔ ایک مذکور کے بموجب نوکل گورنٹ کو اختیار ہے کہ منظور سی
سابق گورنٹ آف انڈیا کے یہ قرار دے کہ کون سے قوانین ضلع مندرجہ
فہرست متعلق ہیں اور کون نہیں ہیں اور نیز یہ کہ کسی ضلع فہرست یا جہر کسی ضلع مذکور
سے کسی قانون کو متعلق کرے جو کسی جزو دریش انڈیا میں بوقت ایسے متعلق کرنے
کے نافذ ہو۔ چونکہ یہ طریقہ کسی قانون کا کسی ضلع مندرجہ فہرست سے متعلق کرنے کا

نظائر
ضابطہ
فوجداری
مجموعہ

۱۸۶۹ء
ملکہ معظومہ فیروز شاہ
بنام
پروویسٹ ٹریڈنگ کمپنی

صریح طور پر دامن قانون نے مقرر کیا ہے تو ہماری دانست میں عدالت کو اس امر کے اظہار میں تامل کرنا چاہیے کہ وہی نتیجہ ایک کہ باضابطہ طریقہ سے پیدا ہو سکتا ہے مثلاً بذریعہ ایک حکم عاملانہ کے جسکے ذریعہ سے ایک ضلع مندرجہ فہرست دوسرے ملک میں شامل ہو جائے جہاں کہ قانون مذکور نافذ ہے یا بذریعہ غیر محقق عدالتی استنباط کے جو تعبیر قوانین سے اخذ کیا جائے۔ بدرجہ اولیٰ ہکو یجٹ نامنظور کرنی چاہیے کہ چونکہ عدالت سشن جزیرہ پیرم کی عدالت رزیڈنٹ مقام عدن ہے تو خاص قانون ضابطہ جو تجویزات رزیڈنٹ حسب ایکٹ نمبر ۱۸۶۱ء سے متعلق ہے اوس صورت میں ہی متعلق ہونا چاہیے کہ جب کوئی شخص پیرم سے واسطے تجویز کے سپرد ہوا ہو اسی نظیر کا نتیجہ میری خلاف مقصود و مضامین قانون کے ہو گا کیونکہ اس وجہ سے کہ کسی شہار کا اثر جو ضابطہ کے مطابق از رو اختیار متعلقہ ایک ضلع مندرجہ فہرست نمبر ۱۸۶۱ء کے جاری کیا جاغیا رعایت فوجداری کسی عدالت متعلقہ رعایا برطانیہ اہل یورپ پر پڑیگا تو یہ بات خلاف اصول تعبیر فوجداری کے ہوگی اگر یہ تجویز کی جائے کہ جو حکم بموجب دفعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ نمبر ۱۸۶۱ء کے بموجب کوئی مقام وقوع سشن ڈویژن عدن کے ہو وہ ایسا اثر رکھیگا جتنا ہماری یہاں ہے کہ حکم مذکور مندرجہ شہار مورفہ و مینی کشہ کی نسبت یہ تجویز نہیں رہ سکتی کہ احکام خاص ایکٹ عدن نمبر ۱۸۶۱ء کے جو دفعات ۲۱، ۲۲ و ۲۹ میں پائے جاتے ہیں وہ ادون جرائم متعلق ہیں جو رعایا اہل یورپ برطانیہ جزیرہ پیرم میں کریں کہ اسطور پر عام قانون متعلقہ شہار میں کور مندرجہ دفعات ۲۴، ۲۵ و ۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۸۶۱ء) پر خواہ بلحاظ تجویز خواہ بلحاظ اپیل بعدالت ہذا کے غالب آجائیں یہ تجویز کرنی داخل سختی ہے کہ بعض حکم متعلقہ عدو سشن ڈویژن کا نتیجہ یہ ہو کہ ایسا رد و میل اہم حدود اختیار سماعت و زیر ضابطہ میں ہو جاوے ہم نتیجہ نکالتے ہیں کہ خاص قواعد ایکٹ عدن کے ادون جرائم سے متعلق ہیں جو قابل سماعت عدالت سشن کے پیرم میں واقع ہوئے ہوں و اسی مناسبت سے یہ تجویز کرتے ہیں کہ رزیڈنٹ بحیثیت رزیڈنٹ ایکٹ مذکور کوئی اختیار تجویز کا ایسے مقدمات کی نسبت نہیں کہتا جو بابت جرائم مذکور کے سپرد کیے جائیں۔

یہ نتائج حکمو مطابق عام اصول کے معلوم ہونے میں جنکے بموجب قوانین فوجداری کی تعبیراتی ہے۔ ان اصول کی نسبت جو پیش کشی ملکہ معظومہ فیروز شاہ کو نسل نے بمقدمہ گاہوں گ بنام

ملکہ معظمہ (۱) غور کیا تھا جس میں کہ حکام سپریم کورٹ مقام کلکتہ نے اختلاف کیا تھا اور علیحدہ علیحدہ تجویزات کی تھیں۔ اپیل کو رکنی نسبت پورے طور پر بحث کی گئی تھی اور جو وقت کے لئے فیصلہ سے پیدا ہوا تھا وہ حکام عالی مقام کو بھیج معلوم ہوئیں۔ الفاظ اختیار سماعت کے جن کی تعبیر کی گئی تھی اور لا بظاہر معنی قواعد کے ایسے وسیع تھے کہ اختیار سماعت سپریم کورٹ کو حاصل ہونا سمجھا جاتا تھا چنانچہ اکثر حکام عدالت موصوف نے یہی تجویز کی لیکن اس اصول کے متعلق کے لئے نسبت قانون فوجداری کے تعبیر پیشہ سخت ہوئی چاہیے جو پیشل میں ہے یہ تجویز کی کہ حکم سرفاظ تھا کیونکہ قانون مذکور کی رو سے ضمانت قانون نے یہ تصدیق کیا تھا کہ وہ اپنی حق میں پیشہ زیر اختیار تھا سپریم کورٹ کے نہ تھے وہ اب ہو جائیں اختیار سٹوارڈینٹ صاحب ایکٹ میں ان کے ہماری دہشت میں جیسا کہ بیان ہو چکا ہے رستہ بوجہ اثر خود قانون کے متعلق نہیں ہم صرف تنہا کے ذریعہ سے اسکو متعلق کہیں کر سکتے نہ اس کے احکام کو بدل دینا بلکہ اس کے داخل کر سکتے ہیں جو دراصل ایک ہی بات ہے۔

لیکن چونکہ ایڈوکیٹ جنرل کی یہ بحث ہے کہ ریزولٹ ایکشن جج مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے لہذا ضرور ہے کہ ہم اسکی تفسیر کے دلائل پر غور کریں اور یہ دیکھیں کہ آیا بغیر غلط اندازی کرنے کے مقصود قوانین میں اور بغیر دست اندازی کرنے کے اختیارات کو رکن میں ہم عہدہ دار کو کو ایسا کہہ سکتے ہیں۔

غیبات ایکٹ میں اسکی رو سے ظاہر ہے کہ منجملہ اور اختیارات میں اسکی ریزولٹ جسکی عدالت کو نظام یوانی و فوجداری کا مقام عدالت میں حاصل ہونا بیان ہوا اختیار سٹوارڈینٹ میں رکھتا ہے بجز اس صورت کے کہ قانون میں حکم ہو کارروائی فوجداری عدالت کی مطالب مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہونی چاہیے ضابطہ مذکور بطور سے داخل کیا گیا لیکن حاصل احکام ایکٹ مختص المقام کے ہونے پر ایکٹ میں اسکی وجوہات اور مجموعہ ضابطہ ایکٹ میں اسکی محفوظ رہے ایکٹ مختص المقام میں اسکی نظام عدالت فوجداری کا بیان ہے اور اسکی رو سے ایک عدالت قائم ہوئی ہو یعنی ریزولٹ جو قبول ہائی کورٹ کلکتہ بمقامہ ملکہ معظمہ نام لگا تھا موگ (۲) جو نسبت اپیل کورٹ برلن ہما کے تھا مجموعہ ضابطہ فوجداری میں اسکی نہیں ہوا تھا اور اسکی اگرچہ صائب متعدد ہیں اختیارات اور الفاظ کے ذریعہ سے ظاہر کرتے تھے

(۱) ایلیا ہندو موافقہ مو صاحب جلد ۲ صفحہ ۷۲ (۲) انڈین لارچرٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۳

مجموعہ سے
ملکہ معطر قندیں
بنام
برایوت ملک

جو مجموعہ سے لئے گئے ہیں کہ جو اس وقت بھی استعمال کیے گئے جبکہ ضابطہ میں ادو اور پری پوری
کر لی ہو ایسے الفاظ جیسے "اختیارات عدالت" "کشن" ہیں اگر وہ ضامن قانون بطور مختصر اس طریقہ
اظہار خاص اختیار یا منصب کسی عدالت کے استعمال کرتے ہیں اس طرح کے الفاظ مثلاً "اختیارات عدالت" "کشن"
جج واقع پر ریڈیسی نہیں ہیں اختیارات مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ مائٹ درج اول و دوم بشیخ مجموعہ
ضابطہ نوعداری "ایک کٹھنہ" میں واقع ہوئے ہیں اس ضابطہ سے تکلیف دقت زیادہ کامل
اور زیادہ مفصل بیان کی نہیں ہوتی۔ دوسری مثال اسی قسم کی یہ ہے کہ اسٹیٹوٹ کٹھنہ "جلو
و کوٹ" یا بائنا دفعہ میں جسکے بموجب عدالتاں سپریم کورٹ و عدالتاں صدر و عدالت
نوعداری موقوف ہوئیں اور یہ حکم ہوا کہ ہائی کورٹ کو تمام اختیارات قدار حاصل ہو گا اور اسکو نافذ کر لی
جو کسی اور کسی عدالت کو حاصل تھا لہذا ان عدالتوں کے بموجب موقوف ہوئیں۔ ایک کٹھنہ ۲ بہر
غور کامل کرنے سے ہم یہ تجویز نہیں کر سکتے کہ کوئی عظیمہ عدالت کشن کی قائم ہوئی تھی جو
عدالت قائم ہوئی وہ عدالت ریڈیٹ ہے اختیارات عدالت مذکور اور عدالت کشن کے
یکساں نہ تھے جیسا کہ دفعہ ۲۰ دیگر دفعات متذکرہ بالا سے مختلف اختیارات عدالت مذکور
کو متاثر عدالت کشن کے عطا کرتی ہیں صاف ظاہر ہے۔

لہذا یہ بحث قابل دریافت ہے کہ ہر گاہ ایک شخص المقام کے بموجب کافی انتظام موجود ہے
تو کوئی ضرورت اسکی ہے کہ کشن و ڈیرن عدل میں بوقت صدور ایکٹیوٹیٹ کے قائم ہوتا
ہو "ایسا ڈیرن جس دفعہ ۲ مجموعہ مذکور کے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ ملن قائم ہوتا تھا اور نہ کورٹ
اسکی مجاز ہے کہ کوئی عدالت کشن جسب جنوم دفعہ ۲ مجموعہ مذکور بابت اس ملک کے قائم کرے جس
ایک کٹھنہ متعلق تھا کیونکہ دوسری عدالت مع خاص اختیارات کے یعنی عدالت ریڈیٹ قائم
ہوئی تھی اور مجموعہ او قانون شخص المقام دونوں میں صراحتاً خاص ضابطہ اختیارات کو اثر
مجموعہ مذکور سے محفوظ کرنا ہے وہاں لیکہ دونوں قوانین مذکور بحالت دیگر متناقض ہوں اس قدر ہے
یہ بات بخلتی ہے کہ کوئل کورٹ کوئی کیشن جج عدل کے لیے بموجب مجموعہ کے مقرر نہیں اسلئے تھی
اور اسے بھی ایسی تقرری نہیں کی ہماری دست میں ریڈیٹ ایسا جج تھا جسکی تقرری جج مذکور کی تھی
یہی تقریر تبدیل مراتب تبدیل ملکہ بموجب (ایک کٹھنہ ۲) دفعات ہم مضمون ۲۰۰ ہے
متعلق ہے خاص قانون اور خاص اختیار پر کوئی اثر نہیں پڑیگا بلکہ بموجب خاص حکم کے سبب
میں اس حکم ہے اگرچہ دفعہ ۹ کے بموجب عدالتاں کشن موجودہ قائم کر لی ہیں دفعہ ۲۰

ملکہ منظر قید شد
نام کوئی نہ لکھا
پروٹیکٹ کیلئے

صرف ان تقررات سے متعلق ہے جو بموجب چند قوانین منسوخ شدہ کے ہوئے ہیں کہ جنہیں سے کسی کلنڈرہ بطور برہنہ نہیں ہوا کہ وہ کسی طور پر نسبت تقرری رزیڈنٹ عدل کے ہے لہذا اگر کوئی سشن جج بموجب مجموعہ کے قانون اختیار کو ایسے ملک پر نافذ کر سکتا ہے جس پر یہ ایک ملک ہے اس کے عدالت رزیڈنٹ عدل کو اختیار قوجداری کا حاصل ہے تو یہی حکم جو یہ تجویز کرنا لازم ہو گا کہ سجا عدم تقرری جج عدالت سشن واسطے سشن و ٹرن کے رزیڈنٹ ایسا جج نہیں ہے دفعہ ۹ مجموعہ (ایکٹ ۱۹۷۴ء) کے لحاظ سے گنجائش اس کی نہیں ہے کہ کوئی امر مستنبط کیا جائے۔

نتیجہ ہمارے غور کرنے کا مقدمہ یہ ہے کہ ہماری یہ رائے ہے کہ عدالت رزیڈنٹ کو جو تجویز ایکٹ ۱۹۷۴ء کے قائم ہوئی ہے کچھ اختیار جزیرہ پر نہیں ہے اور رزیڈنٹ کہیں جج عدالت سشن کا جزیرہ مذکور کے واسطے مقرر نہیں ہوا لہذا اس کو جو اختیار قیدی کی نسبت تجویز کر سکتا تھا۔

اوسے تجویز بطور ایسے رزیڈنٹ کے کی ہے جس کو اختیار سشن جج کے حاصل ہیں لیکن چونکہ اوسے کوئی امر قانونی ملوثی نہیں کیا ہے اور چونکہ ایڈووکیٹ جنرل نے کوئی غلطی تجویز نہیں بتلائی لہذا احکام فہات ۳۰۲۹-۱۹۷۴ء میں ان اہل قیدی کے ہوتے ہیں کہ جو بدینہ وہ دیکھ کر کیا جاتا ہے لیکن چونکہ حکم سہرہ موت کی نسبت بموجب دفعہ ۲۸-۱ ایکٹ مذکور کے عمل کرنا ہے جس کو بائیا مجموعہ ضابطہ قوجداری (۱۰۱۷۷۴ء) کے ساتھ پڑھنا چاہیے لہذا ہم کو لازم ہے کہ ہم خودی تجویز ثبوت جرم اپنی اس کو نافذ کوں کہ رزیڈنٹ کو کوئی اختیار مقدمہ کے تجویز کر سکتا تھا، ہم اس تکلیف سے جو اس طور پر اس خاص مقدمہ میں ہوئی ہے نادانستہ ہیں لیکن یہ پہلا ہی مقدمہ ہے جو برہنہ آیا ہے اور جیسا کہ ساس صاحب چیف جسٹس نے بقدمہ ملکہ معظمہ بنام رام گوپال (۱) فرمایا ہے اس بحث کا جو تکلیف سے اخذ ہوئی ہے آخر تجویز عدالت پر بہت کم ہو سکتا ہے فیصلہ مذکور کو ہم بطور سند یہ تجویز کرنے کے لئے تصور کرتے ہیں کہ کوئی منظورری مابعد کا رد ایات صاحب رزیڈنٹ کی بیفائدہ ہوگی جیسا کہ ذمی علم چیف جسٹس صاحب نے فرمایا ہے جب کہیں تقررات عدالتی بموجب اہم احکام مندرجہ قانون کے جسکل روسے وہ عہدہ پیدا ہوا ہو نہیں ہوتے ہیں ثقت بالفرور ہوئی ہے صورتوں میں غالباً وقت زیادہ ہوگی مقدمہ گہن بنام لیٹ (۲) بمثلہ دن تو بیسی مثالوں کے ہے جو اس متعلق میں تقلید لفظاً حکم مقدمہ ملکہ معظمہ بنام رام گوپال (۱) کے ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات قوجداری جلد ۱ صفحہ ۱۰۷۔

(۲) مقدمات پریمی کوئٹل ہولڈ مور صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۸۲۔

۱۰۸۶
ملکہ معظمہ قیسر ہند
بنام
پراویٹ منگل ٹیک

منسوخ کرتے ہیں اور یہ ہدایت کرتے ہیں کہ قیدی کی نسبت تجویز روبرو عدالت مجاز کے ہو
ہماری دہشت میں ہلکویہ بھی کہنا چاہیے کہ اس غرض کے لئے کہ متنازعہ و ضمان قانون
مناسب طور پر نفاذ پذیر ہو ایک عدالت سشن واسطے ایسے حصہ سشن جیمین پر م شامل
ہو لوکل گورنٹ مقرر کرے اور اسکے لئے ایک جج مامور کرے ہلکودر وضع ہوتا ہے کہ دفعہ مجموعہ ضابطہ
نوجواری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) کے بنائے میں الفاظ "بمشتائے بلا دیویریڈنسی" اضافہ کیے گئے تھے اور غرض
کہ اگر خاص اختیار عدالت ریزیڈنٹ اور کل احکام مندرجہ ایکٹ متعلقہ ہندوستان عدالت کی
اطلاع دی جائے تو عدالت کو بھی اس طرح سے مستثنیٰ اس غرض سے کر دیتے کہ معنی ضمن دفعہ ۱
مجموعہ نہ کو نسبت حدود ارضی کے زیادہ آسانی سے ظاہر ہو جائیں۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ اور تجویز مکرر کا حکم دیا گیا۔
باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارجون صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام منگل ٹیک چند ۴

حکم انتقال - اختیارات ہائی کورٹ - مجموعہ ضابطہ نوجواری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) دفعہ ۵
ایک متعلقہ ضابطہ مندرجہ جیمین نمبر ۱۸۸۴ء دفعات ۳ و ۵ و ۶ - ایکٹ عدالت نمبر ۱۸۸۴ء
از برڈوڈ صاحب جسٹس - ہائی کورٹ نے جب نمبر ۲۰ مجموعہ ضابطہ نوجواری (ایکٹ ۱۸۸۴ء)
نہ دفعہ ۵ مجموعہ ضابطہ ہوائی (ایکٹ ۱۸۸۴ء) کے وایت متعلقہ و مقصد کی کر سکتی ہے جو مجاز طور پر
- و بر دایسی لکھتا تھا کہ نہ ہو کہ جو مجاز اسکے لینے اور تجویز کرنے کی ہو۔
تحدید چکر لال موزدار بنام کل کشور دسیا (۱) کی تقلید کی گئی۔
تحدید ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام تاکو (۲) مینیر کیا گیا۔

حسبہ قانون مندرجہ ضابطہ ایکٹ ۱۸۸۴ء لوکل گورنٹ ایسے ایکٹ کو دہشت جمن سے
جو بافروحد و طور متعلق کیا جاتا ہو اسکے احکام کو عملی حدید شے متنازعہ سے یعنی مقدمات
کسی جدید رقبہ ارضی سے متعلق نہیں کر سکتی ہے۔

چنانچہ جس صورت میں کہ گورنٹ بمبئی نے ہتھانڈہ ذیل نمبر ۱۸۸۴ء جاری کیا اٹھالاکھ و چار سو

۴ درخواست نوجواری نمبر ۳ و ۴

(۱) انڈین لاپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۳۰ صفحہ ۳۰ (۲) انڈین لاپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۱

۱۰۸۶
۱۱
صفحہ انڈین لاپورٹ
۲۴۴

نظارۂ فوجداری

جلد ۱

مشتمل
ہو
نہیں
ہو
نہیں
ہو

جو اگر دفعہ قانون متعلقہ ضلع مندرجہ ذیل ایکٹ کے عطا ہونے کے بعد جناب گورنر صاحب بمبئی
 باجلاس کو نفع بخشی سے باجالت مابین پر ریڈٹ باجلاس کو نفع بخشی کے جزیرہ پر سب سے کل ایکٹ کے عطا ہونے
 معذورہ گورنر جنرل باجلاس کو نفع بخشی کو بہت کم دفعات ۱۹۰۲ء و ۱۹۰۳ء کے متعلق کوئے جناب گورنر صاحب
 باجلاس کو نفع بخشی سے بغاؤن اختیار اس کے جو اگر دفعہ قانون متعلقہ ضلع مندرجہ ذیل ایکٹ کے عطا ہونے کے
 اور اگر کسی دیگر قانون کے عطا ہونے میں یہ ہے کہ اگر تین کر ریڈٹ عدالت میں جج اور عدالت میں
 واسطے جزیرہ پر سب کے ہو گا اور وہی اختیار نسبت معذرت تری ضلع یونیورسٹی کے جزیرہ کو
 میں نسبت جزیرہ پر سب کے ہو گا اور وہی اختیار نسبت معذرت تری ضلع یونیورسٹی کے جزیرہ کو
 نہ کوئے میں ہوا ہو گل میں لاویگا جو اسکو عدالت میں لاویگا ایکٹ نہ کوئے کے حاصل ہیں۔

تجویز ہوئی کہ احکام ایکٹ عدالت میں لاویگا جو (جیسا کہ دیباچہ معلوم ہوتا ہے) نسبت
 معذرت عدالت میں سب سے ہوا اس بات کے متعلق نہیں کہ جیسے کہ ایکٹ کا مضمون میں کیا جا۔

یہی تجویز ہوئی کہ تقرر پوٹیکل ریڈٹ مقام عدالت کا جو بطور سشن جج اور عدالت سشن واسطے
 جزیرہ پر سب کے ہو جائے (الف) دفعہ قانون متعلقہ ضلع مندرجہ ذیل ایکٹ کے عطا ہونے کے کیا کہ اتنا صرف بلحاظ
 احکام معذورہ ضابطہ فوجداری جائز اور موثر تھا اور اگرچہ شہادت کے تابع تھا لیکن ریڈٹ کے اختیارات کا
 نسبت ایکٹ کے عطا ہونے کے ہے بطور فضول تصور کرنا چاہیے۔

ایک قیدی کو سب پر الزام لگایا گیا تاکہ وہ مقام پر تقرر کیا گیا ہو مگر نہ مقام نہ کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے
 واسطے تجویز کے بلحاظ ریڈٹ مقام عدالت کے سب پر کیا جسے اسکی نسبت ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے
 کی اور حکم سب سے صادر کیا ۲۷ء جزیری شدہ کو ہائی کورٹ بمبئی نے تجویز نہ ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے
 ضلع کیا کہ عدالت ریڈٹ کو کوئی اختیار جزیرہ پر سب میں تھا اور چونکہ ریڈٹ جج عدالت سشن واسطے جزیرہ
 نہ کوئے کے تقرر نہیں کیا گیا ہے لہذا وہ مجاز اس بات کا تھا کہ قیدی کی نسبت تجویز نہ ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے
 کہ تجویز از سر نو عدالت مجاز کے دہرہ ہو۔ اور فروری ۱۹۰۲ء کو کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے
 کیا۔ اور اگرچہ کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے
 تجویز ہوئی کہ پریم حصہ سشن ہے اور بعد قائم ہونے کے موجب مجبور ضابطہ فوجداری عدالت
 سشن و عدالت سشن پریم کے اور تقرر کیے جانے ریڈٹ مقام عدالت کے بطور سشن جج عدالت
 نہ کوئے کے لازم مناسب طور پر عدالت سشن کے سب پر کیا گیا تھا لہذا ہائی کورٹ مقدمہ کو عدالت نہ کوئے
 حسب دفعہ ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے کے کوئے نہ ۲۷ء کے عطا ہونے

۱۸۹۹ء
ملک معظمہ قیصر
بنام
منگل سیکر چند

از چار دین صاحب بٹس بعد اسکے کہ ہائی کورٹ نے اون کا روایات کو جو عدالت ریزٹریٹ مقام عدالت میں بلا اختیار جوئی تھیں منسوخ کر دیا مقدمہ کی نسبت تعلقہ و نہیں کیا جا سکتا تھا کہ دو ایک ویلے عدالت میں ہوا اور چونکہ بٹس پر کوئی مقدمہ نہیں جو تھی لہذا بالفرض متیہ بغیر ہوتا کہ عدالت مقام بٹس پر لیکن آیا مقدمہ کی نسبت یہ خیال کیا گیا کہ وہ مقدمہ بٹس پر یا عدالت ریزٹریٹ یا عدالت مشن جج میں ہے ہے ہائی کورٹ کو اختیار اس کے منتقل کر لینا حاصل ہوا اور دین جالات مقدمہ ہائی کورٹ کو واسطے جو تھ کہ منتقل ہو سکتا ہے

یہ درخواست منجانب گورنٹ لمبی جسٹس ۲۶ مئی ۱۹۲۶ء کو ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۰۸ء) میں
 شدہ عائد می تھی کہ مقدمہ ملکہ مظفر قیصر منڈ بنام پراویٹ منگل منجند (دیکھو صفحہ بائبل ۲۶۳) کسی دیگر
 عدالت میں یا ہائی کورٹ میں واسطے سنجیز کے منتقل کر دیا جائے۔

مقدمہ ہذا میں ۲۵ جنوری ۱۹۷۸ء کو ہائی کورٹ (سرٹو وٹو صاحب جاسٹس صاحب جٹسان) نے اوس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو جو ریڈیٹ مقام عدالت تحریر کیا اس بنا پر منسوخ کیا کہ عدالت ریڈیٹ کو جو بہ موجب ایک ۱۹۷۸ء کے قائم ہوئی تھی کوئی اختیار جزیرہ پر نہیں تھا اور صاحب ریڈیٹ جو جج عدالت سشن واسطے جزیرہ مذکور کے مقرر نہیں کیے گئے تھے مجاز اس بات کے تھے کہ قیدی کی نسبت تجویز کر سن چنانچہ قیدی کی نسبت یہ حکم ہوا تھا کہ اس کی نسبت دوبارہ تجویز در و عدالت مجاز کے ہو بعد ازاں گورنمنٹ لمبئی نے نفاذ اذن اختیار کے جو ادرہ کو دفعات ۳ و ۴۰۱ ایک متعلق اصلاحیہ بندر جمہوریہ (۱۹۷۸ء) کے عطا ہوئے تھے ۱۰ فروری ۱۹۷۸ء کو شہداء ذیل جاری کیے۔

اُستھانگو پرنسٹ نمبر ۴۲ (۱) بنفاد اس اختیار کے جو از رو دفعہ ۳۔ ایک بات متعلق
مندر ضمیمہ ۱۴۸ (۲) خاب گورنر صاحب بمبئی باجلاس کونسل خوشی سے باجارت ماقبل پرنسٹ باجلاس
کونسل کے یہ قرار دیتے ہیں کہ ایک مذکور جزیرہ پیر مین نافذ ہے۔“

اشتراک کو نمٹ نمبر ۸۲۳ (۱) بنفاذاون اختیارات کے جو آرڈر دفعہ ۵ ایک متعلق ضلع منڈی
خصیہ نمبر ۱۳۴۸ کے عطا ہوئے ہیں جناب گورنر صاحب سیٹی یا جلاس کونسل خوشی سے باجارت مافیل
پر پریڈنٹ یا جلاس کونسل جنریرہ سپریم کل ایکٹ ۱۹۳۵ء کے تحت صدر و جناب گورنر جنرل صاحب یا جلاس کونسل کو
یاستثنائے دفعات ۱۷۲ و ۱۷۳ کے متعلق فرماتے ہیں جناب گورنر صاحب یا جلاس کونسل خوشی سے بنفاذا
اون اختیارات کے جو آرڈر دفعہ ۵ ایکٹ ۱۳۴۸ء بابت ضلع منڈی جنریرہ کسی دیگر قانون کے عطا ہوئے
ہیں یہ ہوا کرتے ہیں کہ پریڈنٹ مقام عدالت سن ج اور عدالت آشن واسطے جنریرہ سپریم کے ہوا کرتے ہیں اختیارات
(۱) دیکو گورنٹ کڑٹ مقام جی مورخہ ۱۱ فروری ۱۳۴۸ء صفحہ ۱۰۹

نسبت بعد گسری صیغہ دیوانی و فوجداری کے جزیرہ مذکور میں اہریت تجویز ہوا ان اشخاص کے
جلو عدالت کشن کے واسطے تجویز کئے جانے اور جرم کے جنگا ارتکاب جزیرہ مذکور میں ہوا ہونے میں
لاویگا جو اسکو عدالت میں آڑ دے ایک مذکور کے ماحصل ہیں۔

ملکہ مغلیہ
نام
محل

۳۔ بلج قضا کو درخواست واسطے انتقال مقدمہ کے منجانب سرکار اسٹریٹری تھی
کہ گواہان ثبوت بعد تمام تجویز کے جو عدالت ریڈنٹ میں ہونی تھیں ان چلے گئے اور وہ تمام ہیں
لیتھر صاحب (ایڈووکیٹ جنرل) منع پانڈورنگ بلہدر قاضی مقام وکیل سرکار کے تباہید و رجوع است
تحریک کی آڑ کو شہر گورنٹ مورخہ ۱۰ فروری ۱۸۸۷ء ایک لکھنؤ کے متعلقہ عدالت جزیرہ ہرم سے متعلق
کیا گیا ہے لیکن یہ امر بحث طلب ہے کہ آیا کوئی ایک جگہ کے تابع مقدمات کسی خاص جگہ کے ہونے کی سبب
جگہ سے بھی متعلق کیا جاسکتا ہے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک کو دست دینے کا کوئی اثر ہوا ایک
کے ضمنوں بڑا نہ کے علائقہ کس طور پر ہو سکتا ہے اگر عدالت کی تعریف میں اس طرح سے اضافہ کیا جاتا کہ
اس میں ہرم شامل ہو جاتا تو یہ وقت رفع ہو جاتی۔

قطع نظر شہر کے میں بحث کرتا ہوں کہ مقدمہ کو بطور ایسے مقدمہ کے تصور کرنا چاہیے جو عدالت
ریڈنٹ میں ایک از ہے گواہ کوئی اختیار مقدمہ کی تجویز کرنا نہ تھانی حقیقت قیدی غلطی عدالت
کے سپرد ہوا تھا لیکن سب سے بڑی منہ ہونی چاہیے الا اس صورت میں کہ جب نا انصافی ہوئی ہو مقدمہ
ملکہ مغلیہ قیدی بند نام تھا کو (۱) ملاحظہ طلب۔ اس مقدمہ کی سند پر میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ مقدمہ
عدالت کشن کے مقام ناسک کو منتقل کر دیا جائے کیونکہ گواہان ثبوت اب مقام موہن
برڈ وڈ صاحب شش۔ یہ درخواست منجانب گورنٹ مہی شہر عدالت اس امر سے ہے کہ
مقدمہ ملکہ مغلیہ قیدی بند نام محل ٹیکسٹ سوسائٹی دوسری عدالت کشن کو لایا جائے اور کورٹ کو تجویز کی جائے
منتقل کیا جائے جو است بین یہ تحریر نہیں کیا گیا ہے کہ اس عدالت کشن میں مقدمہ آ رہا ہے لیکن ذی علم
ایڈووکیٹ جنرل نے منجانب سرکار حاضر آیا ہے یہ سند مال کی ہے کہ ہم مقدمہ کو بطور ایسے مقدمہ کے سمجھیں
کہ جو عدالت ریڈنٹ مقام عدالت کے سپرد کیا گیا ہو گواہان ثبوت تمام موہن اب میں اور مقدمہ کی تجویز
اور وہ عدالت کشن کو منتقل کر دیا جائے ناسک میں کیوں کہ اگر ہر حکم انتقال صادر کرنا اختیار
ہو تو وجہ مذکور مقدمہ اب ہے کہ ہمیں ملکہ چاہیے کہ اختیار مذکور کو مل میں لائیں۔

مقدمہ کو واسطے تجویز کیے جانے کے پتان اسٹریٹ صاحب شریٹ (درجہ اول) مقام ہرم سے
است ۱۸۸۷ء کو سپرد کیا تھا اس کی تجویز پوٹیکل ریڈنٹ مقام عدالت میں آ رہا ہے کہ اس کو ملکہ

مصلع
نظم قصیر
بام
سیکند

چونکہ خبریہ پریم ایک ضلع مندر ضمیمہ ۱۲۵۵ کو ہو گیا جیسا کہ ہماری تجویز ص ۲۵۵
جنوری میں طرہ کیا گیا ہے اور چونکہ اشتہار حسب دفعہ ۲۲ قانون متعلقہ ضلع مندر ضمیمہ ایک شہر اور ان
انڈیا اور لوکل گزٹ میں شہر کر دیا گیا لہذا ایک مذکور اب بموجب منشا اشتہار کے جسکی دفعہ ۴ مکث مذکور
کے پابندی تمام عدالتوں قانونی پر لازم ہے نافذ ہے اور دفعہ ۴ مکث مذکور کے کوئنٹ کسی ضلع
مندرجہ ضمیمہ سے کوئی قانون کسی جزو برٹش انڈیا میں وقت ایسے متعلق کرنے کے نافذ ہو متعلق
چنانچہ ایک دفعہ جو عدل میں نافذ ہے باشتہار میں دفعات کے پریم سے متعلق کر دیا گیا ہے
ایڈوکیٹ جنرل نے وقت سماعت و وقت حال کے ایک شبہ نسبت اس امر کے ظاہر کیا تھا کہ آیا ممکن ہے
کہ ایک ایک حصہ میں کثرت مقدمات صرف کسی خاص قصبہ کے ہے کسی دوسرے قصبہ کے کسی اثر و نفوذ کے ساتھ
متعلق کیا جاسکتا ہے یا نہیں لہذا صاحب مدوح نے مقدمہ کو بطور ایسے مقدمہ کے تصور کیا
کہ گواہ او سو وقت تک عدالت رزٹریٹ مقام عدل میں درج تھا گورنریٹ کو بطور جو عدالت میں واسطے
عدل کے کوئی اختیار اور اسکے تجویز کر نہ کیا نہ ہی ہوتا اور صاحب مدوح نے مقدمہ ملکہ مظفر نام تھا کو (۱) کی
مندرجہ بحث کی کہ چونکہ سپردگی جو عدالت مذکور کو کی گئی تھی منوع نہیں ہو سکتی تھی الا وہ صورت میں نقصان
نہوا ہو لہذا عدالت ہذا اب بھی مقدمہ کسی دیگر عدالت میں منتقل کر سکتی تھی لیکن اگر شبہ جو بطور
سے پیدا ہو اسے مردود و جہ پر مبنی ہو جیسا کہ میری دہشت میں ہے تو میری مقدمہ پر تھا حال کا جو بموجب
دفعہ ۲۲ قانون متعلقہ ضلع مندر ضمیمہ ایک شہر اور انڈیا کو (۱) ہے اور نہیں پہنچا کو (۱) اور سب سے اشتہار کا اثر
ہوئے بموجب دفعہ ۲۲ قانون کے جو ہم یہ تجویز کر چکے ہیں کہ عدالت رزٹریٹ کو کوئی اختیار
اور اسکے تجویز کر نہ کیا نہ اگر اختیار صاحب رزٹریٹ کو از روئے اشتہار کے جسکی رو سے چند حکام
ایک دفعہ پریم سے متعلق کیے گئے ہیں نہیں عطا ہوا ہے تو مقدمہ مناسب طور پر واپس کی عدالت
کے رد و بر نہیں ہے اور مقدمہ پر اسے لال موزدار نام کل کثرت (۲) (۱) ایک سند یہ تجویز کر نیکی لئے
ہے کہ صرف اوس عدالت سے مقدمہ کو منتقل کرنے کے لئے ہدایت کیا جاسکتی ہے کہ جسکو اختیار
اور اسکے لئے اور تجویز کر نہ کیا ہو وہ مقدمہ حسب دفعہ ۲۲ مجموعہ منابطہ دیوانی (ایک دفعہ ۱) کے تھا لیکن
اموال فیصلہ عدالت فوجداری سے بھی متعلق ہو گا بلا شک مقدمہ ملکہ مظفر قصیر ہند نام تھا کو (۱) ایسٹ
صاحب شین نا بانی ہر دیا صاحب شین نے فی حقیقت یہ حکم دیا تھا کہ مقدمہ جسکو ایسے محکمہ میں
جسکو کوئی اختیار ماضی حاصل تھا غلط طور پر ایسی عدالت میں کے سپرد کیا تھا جسکو کوئی اختیار نہیں

۱۸۹۹ء
ملکہ مظفر قیصر
نام
مشکل ٹیکہ

ایک یا ایسی عدالت کو منتقل کیا جائے کہ جس کے پاس مجسٹریٹ مجاز کو چاہیے تھا کہ اول مرتبہ ہی سپر
کریٹا لکس تجویز عدالت ہذا میں کوئی فیصلہ نسبت جو ایسے انتقال کے نہیں ہے اور مقدمہ میں
بحث نہیں کی گئی اور مزید بیان جو کچھ فی تحقیق اور مقدمہ میں تجویز ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ بموجب اسم
مجموعہ ضابطہ فوجداری ایک ٹکٹ شمار کے حکم پیر کی منسوخ نہیں ہو سکتا مقدمہ حال میں حکم تجویز و رد میں
تحریر یا تا منسوخ ہو چکا ہو اور تا وقتیکہ صاحب مجموعہ کو از روی شہادت حال کیا اختیار حاصل ہو کہ تجویز
از سر نو شروع کریں اثر ہمارے فیصلہ کا یہ کہ وہ مقدمہ کی سماعت کرنے سے بالکل منسوخ ہیں اور وہ مانع
ہمارے اس امر کے تجویز کرنے سے کہ مقدمہ اس کے رد بروسی طور سے پیش نہیں ہے۔
یہ تحریر کیا جاسکتا ہے کہ اگر ایک ٹکٹ پیر و ن حدود عدالت کسی قبہ راضی میں از روٹی کے
ساتھ متعلق ہو سکے تو یہ نتیجہ خواہ مخواہ نہیں نکلتا کہ پیر میں اس کے جدید تھاں سے یہ مانع کی طریقہ
سے نافذ ہوگا جیسے یہ عدالت میں نافذ ہے قبل مجموعہ ضابطہ فوجداری حال ایک ٹکٹ شمار کے قانون ہو جائے
کہ وہ عدالت میں جاری تھا اس واسطے مجموعہ کی دفعہ کے بموجب ہ احکام مجموعہ سے عدالت میں غیر متاثر ہے
لیکن چونکہ فقہ ہشتالی کو قواعد دفعہ نسبت تو میں خاص شخص المقام صرف ایسے تو ان میں سے نقل کیا
ہے جو اس وقت جاری ہے جبکہ مجموعہ مذکور قانون ہو گیا اور چونکہ فروبی گذشتہ میں ایک ٹکٹ شمار
صرف پیرم کے متعلق کیا گیا تھا لہذا اگر واقعی طور سے جاری ہے تو ان احکام مجموعہ مذکور سے اثر پذیر
ہوگا مجموعہ اول ایک ساتھ ہی ساتھ نافذ رہے گا اور چونکہ ایک قبل ضابطہ کے صادر ہوا اگرچہ وہ بعد
نفاذ مجموعہ کے جزیرہ مذکور سے متعلق کیا گیا تاہم یہ مدوریات طلب ہے کہ آیا پہلا یاد دوسرا قانون بطور
اخیر کے وضع قانون کے سمجھا جاسکتا ہے کہ اس اثر پذیر اس صورت میں کرنا چاہیے جبکہ احکام قانون
قانون کے متعلق دونوں میں اس کی بحث کی نسبت گفتگو نہیں کرتا کیونکہ میری یہ رائے ہے کہ ایک
ٹکٹ شمار حال میں پیرم سے متعلق کیا گیا ہے دراصل کا عدم سے ہم انی تجویز و رد ۱۸۹۹ء
میں یہ لکھ چکے ہیں کہ خود ایک مذکور میں کوئی حکم نسبت ایک تو سب کے نہیں ہے اصل سے
جسکی نسبت اس میں احکام بیان ہوئے ہیں نہ تنازعات چند عدالتوں کے ہیں جو خاص حدود انہی
کی نسبت قائم ہوئے ہیں مگر نہیں ہر کسی ایک کو جو فی الواقع محدود مقصور کا ہوسکتا دیکھا اسکے حکم
ایک ٹکٹ شمار فیصلوں سے یعنی تنازعات حدود دارضی جدید سے متعلق کریں ایک مذکور کی حدود و غرض
اور اسکے عنوان سے ظاہر ہوتی ہے علاوہ نسبت تنازعات خود عدالت کے اور طور پر بیان نہیں
جاسکتا لہذا صرف ایک کے متعلق پیرم کرنے سے کسی اور سے کسی زیادہ ضرورت باقی رہتی ہے محض اس کے

احکام متعلقہ مضابطہ اصل غرض سے جب تک نہ ہو کہ احکام مقرر ہوئے ہیں علیحدہ نہیں کئے جاسکتے اور اصل غرض اس کی غیر قابل انتقال ہے لیکن اگر کسی ایسی شے کی بنیادی ہو جس سے کہ مضابطہ جمع یا نافذ متعلق ہو سکے تو وہ بے اثر ہے لہذا ضرور ہے کہ نشاء ایکٹ کو وزیر اوسکے احکام کو برہائیں مقدمہ ہدائیں ثلث یہ بات اس طور پر ہو سکتی تھی جیسا کہ ایڈوکیٹ جنرل نے بیان کیا کہ فقط عدل کی ایک نئی تعریف بیان کی جائے کہ ہمیں پیرم داخل ہو جانا میری دہشت میں جو بات کہ مقصود تھی وہ طریقہ اختیار شدہ کے ذریعہ سے حاصل نہیں ہوئی اگر یہ صحیح ہو تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مضابطہ نافذ ہوا اب بھی پیرم میں بلا اثر ایکٹ کے اسی طرح نافذ ہے جیسا کہ قبل اسے شہادت جدید کے نافذ ہونا مگر اس بات پر لحاظ کرنا پڑتا ہے کہ آیا اس جزو شہادت پر عمل کیا جاسکتا ہے یا نہیں سبب دفعہ ۱۔ ایکٹ ضلوع مندرجہ فہرست نمبر ۱ کے "اور کسی اور قانون کے جاری ہونے میں اور جس کے بموجب ریڈنٹ عدل سشن جج اور عدالت سشن بابت جزیرہ پیرم کے مقرر ہو یہ تقرری بموجب فقرات (الف) و (ج) دفعہ ۱۔ ایکٹ متعلقہ ضلوع مندرجہ فہرست نمبر ۱ کے بموجب مضابطہ فوجداری کے ہو سکتی ہے یہ تقرری بموجب ایکٹ کے نہیں ہو سکتی تھی جس کے بموجب ریڈنٹ کو اختیار نہیں ہے کہ سشن جج مقرر کرے ظاہر ایہ نیت کہ ریڈنٹ کی تھی کہ پیرم کے لئے سشن جج بااختیارات معمولی عدالت سشن مفوضہ مجموعہ کے مقرر کرے کیونکہ شہادت کو اسے صاف یہ نشاء معلوم ہوتا ہے کہ ریڈنٹ او نہیں بااختیارات و مناصب کو نسبت تنازعات پیرم کے عمل میں لانے جو اس کو عدل میں بموجب ایکٹ کے حاصل میں لیکن اگر ایکٹ مذکور پیرم میں کہی اقسائی اعتبار سے نافذ نہیں ہے تو اس قدر جزو شہادت را کا جو نسبت ایکٹ مذکور کے جاری ہوا ہر وہ فضول خیال کیا جاسکتا ہے اور اگر لیکن ہو تو باقی پر عمل درآمد ہو سکتا ہے پس آیا ریڈنٹ بطور سشن جج پیرم بموجب مجموعہ کے خیال کیا جاسکتا ہے میری دہشت میں وہ ایسا خیال کیا جاسکتا ہے کیونکہ ایکٹ متعلقہ ضلوع مندرجہ فہرست نمبر ۱ (ب) اب پیرم میں نافذ ہے اور ریڈنٹ کو اختیار ہے کہ متعدد داران واسطے انتظام + + + + کام فوجداری + ضلع مندرجہ فہرست پیرم کے "مقرر کرے" اور چونکہ مجموعہ مضابطہ فوجداری ہاں ہی نافذ ہے لہذا ریڈنٹ کو اختیار ہے کہ یہ حکم کہ "کون کا حکم کیا کام یا اختیار یا تراض متعلقہ فقا و مضابطہ مذکور کے عمل میں لا یگا ریڈنٹ عدل کو سشن جج پیرم مقرر کرنے سے ریڈنٹ نے ایک تقرری حسب فقرہ (الف) دفعہ ۱۔ ایکٹ متعلقہ ضلوع مندرجہ فہرست نمبر ۱ کے مطابق کی ہے وہ جزو شہادت جس کے بموجب غالباً برہائیں فقرہ (ج) دفعہ مذکور یہ حکم کہ ریڈنٹ کے

نفاذ شدہ
نفاذ شدہ
نفاذ شدہ

مستند
حکمہ نظریہ
نام
مجلس

اختیارات کو باجنا ایک ہفتہ نافذ کیا کہ غیر موثر نہ تقرر کرے (۱۱) دفعہ مذکور
باجنا احکام مجموعہ کے موثر تصور ہونی چاہیے۔
دفعہ مجموعہ میں یہ قیاس کیا گیا ہے کہ سیشن ڈویژن ہر جزو پریش انڈیا میں پریش بلاد
پریش ڈیسی کے جہاں مجموعہ نافذ ہے موجود ہے ہر جمعہ میں یہ خیال نہیں کیا گیا ہے کہ سیشن ڈویژن
کو کوئل کوئرٹ قائم کرے گی کوئل کوئرٹ صرف نہ دو ڈویژن کو بدل سکتی ہے یا نو ب کوئرٹ
اجلاس کوئل سے منظوری حاصل کر کے قیاد ڈویژن کی بدل سکتی ہے ہر ضلع انڈیا کوئل
یا تو ایک سیشن ڈویژن ہے یا دو میں چند سیشن ڈویژن شامل ہیں لہذا کوئل تمام ایسا نہیں ہے
جو دفعہ مذکور کے اردو سے محفوظ ہو ہر مقام جو پریش ڈیسی یا ضلع ہندی میں خارج از بلدہ پریش ڈیسی
وہ سیشن ڈویژن ہے یا جزو سیشن ڈویژن ہے جزو ہر پریش ڈیسی ایک ڈویژن سیشن ہے اور چونکہ
کوئرٹ محال ہے کہ صرف دفعہ ۹ مجموعہ کے ایک عدالت سیشن ہر سیشن ڈویژن کے لیے قائم کرے
اور ایک حاکم عدالت مذکور کے لیے مقرر کرے تو تقرری زبردست عدالت کی بعد سیشن ڈویژن و تقرری
سیشن کی پریم کے لیے دفعہ ۹ مجموعہ کے موثر تصور ہونی چاہیے جو کہ پریم سیشن ڈویژن سے
لہذا وہ صرف دفعہ ۹ مجموعہ کے ضلع ہی ہے جو جہاں پریم سیشن ڈویژن ۱۹۹۹ مورخہ ۱۹ جنوری کوئرٹ کوئرٹ
پریش ڈیسی (۹۹) کپتان سیشن صاحب کمان ہر فن جزو پریم مجسٹریٹ درجہ اول دفعہ ۱۰ کا
مستند کے مقرر ہوا تھا اٹھارہ میں اس صحت نہیں ہے کہ اس ضلع کے لیے دو مجسٹریٹ درجہ اول
مقرر ہو جو شہدات کے لیے دفعہ ۱۰ مجموعہ کے جاری ہوتے ہیں ان میں عواما صحت ضلع کی تحریر ہوتی
ہے اور ضرور ہے کہ صاف طور پر ضلع بیان ہو لیکن میں اس شہدات کو بعد عدم صحت کے باقی قرار
نہ دے گا کیونکہ ہر گاہ پریم ایک ضلع ہے اور کپتان سیشن صاحب کمان ہر فن جزو پریم بیان ہوا
یہ تجویز کیا سکتی ہے کہ کوئرٹ نے مشارا لیکہ کو واسطے استعمال اختیارات مجسٹریٹ کے ضلع پریم میں مقرر کیا
لہذا میں تقرر کو جائز تجویز کروں گا اور اسی بنیاد پر مقدمہ قیصر ہند نام کلکتہ لاہور دورہ بتا رہے
۲۶ ہست مستند اجلاس کپتان سیشن صاحب کے ہوا تھا ہونا ہی باجنا تھا اور وقت پریم میں کوئل
عدالت سیشن تھی لیکن ایسی عدالت اب مقرر ہو گئی ہے اور اسوجہ مجاز ہے کہ کسی شہر کی باضابطہ
موجودہ کوئرٹ کے لیے جب ہی کہ عدالت سیشن قائم ہوئی اور سیشن جج بتایا ۱۰ فروری گذشتہ مقرر ہوا
یہ تجویز کیا سکتی ہے کہ سپر کی منظوری اور چونکہ اہل قدمہ جائز طور پر ایلیسی عدالت ہر گاہ کی رو برو
موجود جب مجموعہ کے عدالت ہذا کے ماتحت ہے لہذا ہم قانون نافذ دفعہ ۱۰ مجموعہ کے اسکو کسی عدالت

۸۸۹
ملکہ مظفر قیسر
گھل نام

(۱) کہ تحقیقات یا تجویز کسی جرم کی ایسی عدالت سے ہو جسکو اختیارات مندرجہ دفعہ ۱۱
انٹیم ۸۲ اعطا ہوئے ہوں الا جو اوپر سے جرم مذکور کی تحقیقات یا تجویز کرنے کی مجاز ہو۔
(۲) یہ کہ کوئی خاص مقدمہ ابتدائی یا اپیل فوجداری یا خاص قسم کے مقدمات ابتدائی یا
اپیل کسی ایک عدالت فوجداری سے جو اسکے تابع حکومت ہوگی اور عدالت فوجداری میں
جو اس کے برابر یا اس سے بڑھ کر اختیار کرتی ہو منتقل کیے جائیں۔
(۳) یہ کہ کوئی خاص مقدمہ فوجداری ابتدائی یا اپیل خود اس کے پاس اس کے
اور اس کے روبرو اس کی تجویز کیا جائے۔

(۴) کیا مجرم تجویز کے لئے سپرد خود عدالت موصوف کے یا اور کسی عدالت میں کے ہو۔
انہیں سے اول فقرہ غالباً اس قسم کے مقدمات سے متعلق ہو گا جیسا مقدمہ قصیر ہند نام
تھا کہ (۱) ہے کہ جس سے عدالت ہذا یہ حکم دیتی ہے کہ تجویز اس عدالت میں ہو جس کے سپرد مقدمہ
ہو ورنہ عدالت مذکور کو کوئی اختیار فی جرم کی نسبت حاصل نہ ہو مقدمہ قصیر ہند نام جگنا تہ
(۲) جو بموجب مجموعہ ضلیمہ کے فیصل ہوا تھا (کہ جس کی دفعہ ۱۰ قریب قریب دفعہ ۳۰ مجموعہ مال کہ ہے) کا دلیلی
ابند اسے ناجائز قرار دی گئی اور اس وجہ سے مسترد ہوئی اور کیونکہ کوئی حکم پہلے ہائی کورٹ سے
مطابق اس جزو دفعہ ۲۰ مجموعہ سابق کے نہیں ہوا جو کم و بیش مطابق فقرہ ۱۰ دفعہ ۲۱ کے
ہے مگر یہ ایا نہیں کیا گیا کہ ہائی کورٹ عدالت کو اختیار نسبت تجویز دوبارہ ملے کہ دینا چاہیے
لیکن فیصلہ ایڈوکیٹ جنرل نے برنا مقدمہ قصیر ہند نام تھا کہ (۱) یہ بیان کیا کہ نظیر مذکور سند اس بات
کی کہ ہم مقدمہ ہذا کی نسبت یہ تصور کریں کہ قانوناً عدالت آرڈینٹ عدالت میں بموجب سپریم کورٹ
اپیل صاحب کے موجود ہے اور اس طور پر قابل اس کے ہے کہ عدالت مذکور سے منتقل کر دیا جائے
میں اس سے کوئی منظر نہیں کر سکتا۔ جسے تجویز سابق میں یہ تجویز کی کہ احکام مجموعہ
صاحب فوجداری کی تفصیل نسبت جرم کے نہیں کی گئی جو الہ مجموعہ مذکور کی نغات، وہ کے جسے یہ تجویز
کیا کہ ایک ایک عدالت میں واسطے سشن ڈویژن کے جس میں جرم شامل ہو قائم ہوئے کو ہے اور
عدالت مذکور کے لیے لوکل گورنٹ سے ایک سشن جج مقرر ہوئے کو ہے، لہذا جو وقت کہ کپتان

مقدمہ
مقدمہ
مقدمہ

اینیل صاحب کے مقدمہ سپرد و رو کیا تو اس وقت لوکل گورنٹ سے عدالت شش قاضی
ہوئی تھی اور نہ کوئی سیشن جج مقرر ہوا تھا اس وقت پیر مین کوئی عہدہ دار مجاز ایسا موجود
تھا جو قیدی کی تجویز کرنا اس طور پر ایک ایسی صورت پیدا ہوئی جس کا پیدا ہو سکتا مشربے و مین
نے انہی سیشن دفعہ ۴ تغیرات ہند میں بیان کیا ہے یعنی یہ کہ جس صورت میں کہ کوئی جسم
حدود برٹش انڈیا میں قیود میں آئے لیکن ایسی جگہ میں جہاں کہ کسی عدالت کو اختیار حاصل
ہو (۱) حالات اس مقدمہ کے مقدمہ سرکار بنام گاجی (۲) کے حالات سے مختلف ہیں جو میں
ایک عدالت ہو جو وہی جس کو اختیار سماعت نسبت جرم کے حاصل تھا کو خاص حاکم کو تجویز کرنی اختیار
حاصل تھا لیکن یہ تجویز ہونی کہ مجسٹریٹ کی جانب سے کوئی غلطی قانونی اس بارہ میں نہیں ہوئی
ہے کہ اسے قیدی کو عدالت نہ کر کے سپرد تجویز کے لئے کیا مایان تجویزوں کا یہ ہے کہ ٹریکی
قائم رہی جاو اور چونکہ طبی مقدمہ صاحب شش جج عدالت کی نسبت یہ تصور نہیں کیا
جاسکتا کہ فرد قرار واد جرم باضابطہ کی نسبت جیسے ہوتا جائز نسبت تجویز کے تحریر ہے مرنو
ہے لہذا میں صرف تحریر آخر الذکر پر غور کرونگا میں یہ تحریر کرنا چاہتا ہوں کہ ہر گاہ مجھے کارروائی
عدالت ریڈنٹ عدالت کو بوجہ خارج از اختیار ہونے کے مسترد کر دیا ہے لہذا اب مقدمہ
کی نسبت یہ تصور نہیں کر سکتے کہ اس کی عدالت میں موجود ہے لیکن چونکہ کوئی عدالت شش ایسی موجود نہیں
تھی سپر مجسٹریٹ مقدمہ کو کر سکتا لہذا یہ لازم ثابت کہ مقدمہ عدالت مجسٹریٹ میں موجود رہا بغرض
تعمین تک عدالت نہ مجسٹریٹ کو ایک فرض منصبی ہے دفعہ ۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایک جلد) کے
انجام دینا تھا یعنی یہ کہ مقدمہ رو برو عدالت مجاز کے پیش کرنا تھا اور جب دفعہ ۲۲ کے قیدی اس
اشنا میں بموجب اس کے وارنٹ کے حرمت میں غرور رہا ہوگا۔

باجا ۱۱ اس کے جو میں نے نسبت اس معاملہ کے قائم کی ہے یہ غور کرنا غیر ضروری
ہے کہ اس شخص ہتھارکا اثر کیا ہے جس کے بموجب ایک کٹنگ باشتنا سے دفعات ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ کے
پیرم سے تعلق کیا گیا ہے میں اجزائے مابقی ایک مذکور یا ایک کٹنگ میں کوئی ایسی بات نہیں
پا جا جو عدالت عدالت منتہا انتقال مقدمہ پر موثر ہو میں یہ فرض کرتا ہوں کہ مجسٹریٹ سپر لکندہ نے
اور وقت کے عدالت ہارنے تجویز ثبوت جرم و حکم نہ کر سکا اور ہدایت صادر کی کوئی کارروائی نہیں ہوئی

۱۱ تغیرات ہند میں صاحب طبع دوازدہم دفعہ ۱۵۔

۱۲ انڈین لارپورٹ سلسلہ سینی جلد ۱ صفحہ ۳۱۱۔

۱۸۸۶ء
ملک مظفر قیصر شاہ
شکل نمبر ۱

ایڈوکٹ جنرل نے یہ بات خفیہ طور پر کہی تھی کہ ہمارا حکم سابق قابل تجویز تانی کے ہے اور دفعہ ۵۳۱ کے بموجب کارروائی رزٹرنٹ کی جائز ہوگئی ہے لیکن اب ہم تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے بحال نہیں کر سکتے اور یہاں پر وضع ہوتا ہے کہ دفعہ ۵۳۱ پر وقت ساعت کے استدلال نہیں ہوا تھا چونکہ ایسا قیدی جسکی نسبت رزٹرنٹ جرم ثابت تجویز کرے اور اس میں سے مجرم رہتا ہے جو عدالت کی سشن کی اراضی سے لے کر آئین ہو گیا ہے ایسے اراضی کی بڑی ہی کمی ہوگئی جسکی نسبت رزٹرنٹ بحال طور پر اختیار نافذ کرے کیونکہ وہ ایسے استحقاق سے محروم ہوگا کہ جبکہ واضعاً قانون و عدالتوں نے انصاف کے لیے ضروری سمجھا ہے دیکھو مقدمہ جرم بنام شادی (۱) و (۲) مایکسٹریٹ نام ویاکٹ سو (۱) جس سے وقت اس بحث کی ظاہر ہوتی ہے یہ تحریرات ایسی تجویزات متعلق نہیں ہیں جو ہائی کورٹ میں ہو اور اب ہیکو پور کرنا چاہیے کہ آیا ہمیں مقدمہ کو تجویز کے سنے ہائی کورٹ میں منتقل کرنا چاہیے یا نہیں تاکہ اعتراضات نہایت عدالت سے ماتحت کے ہوں وہ رفع ہو جاوین اگر مقدمہ کی نسبت یہ تجویز ہو سکتی ہے کہ عدالت مجسٹریٹ میں رہے تو یہ اعتراضات پیدا نہیں ہوتے لیکن اگر بالآخر یہ تجویز ہو کہ ایک عدالت اس قسم کے اختیارات کے ساتھ جو عدالت رزٹرنٹ مقام عدالت کو حسب ایکٹ ۱۸۸۱ء حاصل ہیں پیرم کے لئے قائم ہوئی ہے اور اس کے سپرد مقدمہ جائز طور پر ہو گیا ہے تو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ یہ ایک عجیب عدالت نسبت عدالت سشن کے اعلیٰ درجہ کی ہے اور حکم مشعر انتقال مقدمہ بعد از سشن خارج از اختیارات مفوضہ دفعہ ۵۲۶ کے ہے بلحاظ اس راکے کہ بہر حال عدالت ہذا کو اختیار انتقال حاصل ہے عام اس سے کہ مقدمہ عدالت رزٹرنٹ میں یا عدالت سشن جج میں یا عدالت مجسٹریٹ میں اثر ہے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ حکم مناسب یہ ہوگا کہ بموجب فقرہ ۳ کے حکم مشعر انتقال مقدمہ بغرض تجویز بدرباعیہ عدالت ہذا کے صادر کیا جائے۔

انتقال مقدمہ کا حکم ہوا

صیغہ پل فوجداری

اجلاس بڑو صاحب جسٹس و جارجین صاحب جسٹس

پاپوجی دیارام

بنام

ملکہ معظمہ

ڈگری۔ اجرائی ڈگری براہ فریب۔ دفعات ۱۹۳ و ۱۹۹ و ۲۱۰ و ۵۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ
 (۱۹۴۷ء) فرض ڈگری نسبت ظلم عدالت بابت خالص تصفیہ یا میائی ڈگری کے۔ دفعات
 ۲۳۵ و ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۹۶۱ء)۔ تعبیر الفاظ کسی عدالت واقعہ ۲۵۸۔ ایکٹ
 ۱۹۴۷ء تعمیل ہو چکی ہو واقعہ ۲۱۰۔ ایکٹ ۱۹۴۷ء۔

قاعدہ ضابطہ دیوانی مندرجہ فقرہ اخیر دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۹۶۱ء) کے تحت
 تصفیہ ڈگری کے حکم کی اطلاع دی گئی ہو کسی عدالت کے تسلیم نہ ہونے کے حکم قانون فوجداری پڑھ کر
 الفاظ کسی عدالت واقعہ مذکور کو کوئی تعلق ایسی عدالت فوجداری سے نہیں ہے جو الزام
 فرمایا اجرائی ڈگری کی نسبت حسب دفعہ ۱۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷ء) کے تحقیقات کرتی ہو
 یہ الفاظ اس اور سی فوجداری کے مابین نہیں جو دیون گری مظلوم مقابلہ فریبی ڈگری کے خواہ
 بذریعہ متنازعہ دفعات ۱۹۳ و ۲۱۰ و ۵۱۰ یا کسی دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند کے رکنا ہو۔

دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند میں الفاظ تعمیل ہو چکی ہو کے معنی معمولی سمجھے جائیں اور ایسی
 ڈگریات کی نسبت اس کا تعلق نہیں چاہیے جس کی تعمیل کی اطلاع عدالت کو دی گئی ہو۔

حسب دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۹۶۱ء) کے ڈگری اگر کو اس فریق کو جو درخواست
 اجرائی ڈگری کی دیتا ہو یہ لازم ہے کہ اپنی درخواست میں یہ تحریر کرے کہ آیا تو زمین میں کوئی تصفیہ
 بعد ڈگری کے ہو ہے یا نہیں اور آیا اس تصفیہ کی اطلاع پیشہ عدالت کو دی گئی ہے یا نہیں۔

مقدمہ پوپا یا بنام نرسنا (۱) کی تقلید کی گئی۔
 ایسے بیان کا موازنہ ترک کرنا جو مندرجہ دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷ء) کی حد
 پہنچتا ہے۔

دفعہ ۱۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷ء) درخواست سے اجرائی ڈگری سے ختمین بیانات غلط
 مندرجہ جو تعلق ہے۔

۱۰۰ روپے
علاقہ مظفر قصبہ
نام
باپو جی دھارام

یہ اپیل بنارس میں تاجر نہایت جرم و حکم نہ مراصد رہی بیٹی صاحبہ جنت کشن جی متعلقہ کی
ملزم نے ایک کڑی بات مبلغ چار سو روپے اور خرچہ بنام ستیفٹ کے متعلقہ میں حاصل کی
تھی نامبروہ نے درخواست ہر اندگری کی کہ چونکہ متعلقہ کو درپردہ مٹی متعلقہ کو دی معلوم
ہوتا ہے کہ ان دونوں درخواستوں میں سے کسی پر بھیجہ وصول نہیں ہو ۱۰۱ اجولائی ۱۹۳۷ء کو تین
میں خارج از عدالت تصفیہ ہو اب جو تصفیہ کو کر کے ستیفٹ نے مبلغ ۱۱۰ روپے نقد و ترسک نقدی
مبلغ سامعہ جو تین قسطوں میں واجب الادا تھا لکھ دیا یعنی دو قسطیں مبلغ مائیکہ مائیکہ کی تین
اور ایک قسط مبلغ مائیکہ کی تھی اولی و اقساط وسط اپریل ۱۹۳۷ء تک ادائیگیں ملزم نے عدالت
کے روبرو نہ یہ تصدیق کی کہ حساب کا تصفیہ ہوا تھا نہ یہ کہ از رو سے ترسک قسط بندی کے روپے لکھا
کیا تھا ستیفٹ نے اس بارہ میں عدالت کو اطلاع دی ۵۱ جون ۱۹۳۷ء کو ملزم نے ایک سیری
درخواست ہر اندگری کی گذرانی جس میں نامبروہ مبلغ ۱۱۰ روپے مجرا دے یہ ذمہ تھی کہ ستیفٹ نے
بروز تصفیہ حساب نقد ادائیگی لیکن ان دونوں اقساط کا توجہ نہ کیا تھا جو اس کے ترسک ادائیگی
تین نامبروہ نے واسطے دلا پائے مبلغ مائیکہ کے استدعا کی یہ رقم بات و سلفاوت کے
سے جو مابین زر و گری معہ خرچہ اور اس نقد دے کے ہے جو نامبروہ نے مجرا دی۔

چونکہ اخیر درخواست ماقبل سے زائد از ایک سال گذر گیا اس لیے عدالت نے قسط ۴۴۰ روپے
ضابطہ دیوانی (ایک ٹیم) کے اطلاق عامہ جاری کیا اور ستیفٹ نے حاضر ہو کر یہ بیان کیا کہ
دو اقساط مذکورہ بالا ۱۱۰ روپے میں اپریل ۱۹۳۷ء میں ملزم کا اظہار کیا جسے تحریر ترسک اور
وصولیابی مبلغ مائیکہ یا کسی قسط سے انکار کیا اسکے بیانات بالکل غلط پائے گئے اور نامبروہ کے
خلاف جج ماتحت نے کارروائی کی اور از رو سے دفعہ ۱۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایک ٹیم) کے
کے مقدمہ پانے پانچ ٹیمٹ مجسٹریٹ درجہ اول کے ہیجید یا در از رو سے دفعہ ۱۴۳ مجموعہ ضابطہ
نوجداری (ایک ٹیم) کے ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد عدالت کشن کیا نامبروہ بر از رو سے دفعہ ۱۴۳
۱۹۹۱ ۱۹۹۳ مجموعہ تغیرات ہند ایک ٹیم کے یہ الزام لگایا گیا کہ نامبروہ نے اپنی درخواست مصدقہ
۵۱ جون ۱۹۳۷ء میں یہ امر غلط بیان کیا ہے کہ مبلغ مائیکہ اس کی ڈگری میں واجب الادا ہے حالانکہ
اس سے کم یافتنی تھا اور از رو سے دفعات ۱۱۰ و ۱۱۱ سے یہ الزام لگایا گیا کہ از رو سے درخواست مذکور ڈگری
کے فریاد جاری کرنے کا اقدام کیا جا رہا ہے اور چکا تھا ملزم کی نسبت یہ حکم صادر کیا گیا کہ آئندہ ہمیں
قید سخت میں ہے اور مبلغ مائیکہ نہ داخل کرے یا بحالت نہ ادا ہو لے جرمانہ کے دو ماہ اور قید سخت میں

لکھنؤ
المستقلہ
بایوبی دہلوی

رہے بنا راضی اس تجویز ثبوت جرم و حکم نہ کر کے ملزم نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔
گوگل اس کا ہند اس میں جانب ملزم دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۸۵۸ء) کی رو سے
کسی عدالت کو یہ ممانعت ہے کہ غیر مصدقہ تصفیہ حساب دگری منظور کرے الفاظ کسی عدالت کے ہند
دگری پر جرح نہیں ہیں بلکہ اس عدالت سے تعلق ہیں جس کے رو برو حساب غیر مصدقہ کا عند رش کیا جا
مقدمہ نمونہ کا بنام دیو جی (۱) ملاحظہ طلب بقدمہ نانک نام جاگو جی (۲) یہ تجویز ہوئی کہ اگر اس
رقوم غیر مصدقہ کو تحقیقات دفعہ ۲۵۸ میں عدالت تسلیم نہیں کر سکتی پس یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہو کہ اگر اس
ہونا یا تصفیہ ہونا یا ایفا ہونا دگری کا جو قانوناً از رو سے دفعہ ۲۵۸ کے درخواست میں
لکھا جانا چاہیے صرف ایک ایسا ادا یا تصفیہ یا ایفا ہو جسکو عدالت نے سابق فیصلے میں قبول کیا ہے تصفیہ
غیر مصدقہ کے ذکر کا ترک کرنا کوئی جرم نہیں ہے نسبت جرم دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تخریرات (ایکٹ ۱۸۵۸ء) کے میری
یہ عرض ہے کہ لفظ ایفا شدہ دفعہ کو میں معمولی معنی میں استعمال نہیں ہوا اس کو دفعہ ۲۵۸ مجموعہ
ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۸۵۸ء) کے ساتھ پڑھنا چاہیے دفعہ مذکور کے ضمن آخر کی رو سے کسی عدالت کو
خلاف دیوانی ہو یا فوجداری یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی تصفیہ دگری کی عیناً کپی تصدیق نہ ہوئی ہو۔
پانڈ ونگ بلہد رفا قائم مقام دیل سرکار سنبان سرکار۔ دفعات ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
(ایکٹ ۱۸۵۸ء) کو ایک ساتھ پڑھنا چاہیے از رو سے دونوں دفعات کے ذکر کیا کر یہ لازم ہے کہ ہر
تصفیہ دگری کی اطلاع عدالت کو ہے عام اس سے کہ وہ تصفیہ معرفت عدالت کے یا عدالت
پر کیا جائے بیشک ضمن اخیر دفعہ ۲۵۸ کی رو سے کسی عدالت کو یہ ممانعت ہے کہ تصفیہ غیر مصدقہ کو
تسلیم کرے لیکن دفعہ ۲۵۸ کی رو سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ذریت درخواست کنندہ اگر کو یہ لازم ہے کہ عدالت
اور تصفیوں کا تذکرہ کرے جسکی تصدیق ہوئی ہے بخلاف اسکے ہائی کورٹ میں اس نے مقدمہ میں اپنا
بنام نمونہ (۳) یہ تجویز کی کہ دفعہ ۲۵۸ میں یہ حکم ہے کہ تصفیوں کا ذکر ہونا چاہیے یعنی اسکا جسکی تصدیق
ہوئی ہو اور نیز اسکا جسکا ذکر درخواست میں نہیں ہے ترک کرنا ایسے تصفیوں کے ذکر کا جو کوئی
شہادت دینے کی حد تک پہنچتا ہے۔

الفاظ کسی عدالت متذکرہ ضمن اخیر دفعہ ۲۵۸ کے معنی عدالت اجر کنندہ دگری کے
قرابین اور کاروائیات اجر سے متعلق ہیں مقدمات سیتارام بنام مہیاں (۴) و ثانی بنام گکاسا (۵)

(۱) زمین لاریٹ سلسلہ جلد ۱ صفحہ ۱۴۱- (۲) تاجا دیو بطور باجیٹ ملکہ صفحہ ۲۷ (۳) زمین لاریٹ
سلسلہ جلد ۱ صفحہ ۲۱ (۴) زمین لاریٹ سلسلہ جلد ۱ صفحہ ۵۳ (۵) ایضا جلد ۲ صفحہ ۵۳۔

ملاحظہ فرمائیے
ملاحظہ فرمائیے
یا پوجی دیو

ملاحظہ طلب اس سے عدالت کو ثبات نہیں ہے کہ غلطی نہ لاش اس سے دلایا اس وسیع کے تحت
اگرے جو فریاد اس کے ذریعے حاصل کیا گیا ہو مقدمات سے منسلک بنام میں چند دن دو بار راکھویری
بنام سبکا (۲) وایشا چند بنام ندر و نرائن (۳) و پرمانند خوشنوس بنام کیمپور مانگ (۴) ملاحظہ
اس طرح سے ہائی کورٹ نگاہت اور لکھ آباد اور مدہس بنان الفاظ کے تعلق کو ملحوظ کرنے میں متفق ہیں
ایک مقدمہ یعنی پنکار بنام پوجی (۵) میں اس عدالت الفاظ کو ایک وسیع تعبیر کی ہے لیکن تب بھی
تظہیر کو اس سے پورے طور پر الفاظ کو اس عدالت فوجداری سے متعلق نہیں ہے جو درجہ
دفعہ ۱۰ مجموعہ تفریرات (ایک ٹیم) تحقیقات کرتی ہو وہ ضمانت قانون کا یہ مشاہدہ ہونا اس امر
سے صاف ظاہر ہے کہ دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایک ٹیم) میں عدالت دیوانی کو اختیار
صرحتاً دیا گیا ہے کہ جرم متذکرہ دفعہ ۳۱ مجموعہ تفریرات (ایک ٹیم) پر عدالتانہ احکام کرے اور
ملازم کو دائرہ تحقیقات کے عدالت فوجداری میں بھی مقدمہ ملکہ منظر بنام ستور اس جی (۶) ملاحظہ
ہو قاعدہ کہ ضمن اخیر دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایک ٹیم) میں قرار دیا گیا ہے وہ مانع
اختیار سماعت عدالت فوجداری نہیں ہے۔

برڈ و صاحب شمس۔ کوئی وجہ یہ تجویز کرنے کی نہیں ہے کہ مقدمہ مذکور میں شہادت
کو جائز نہیں سمجھنا اور اس پر ان کے غلطی سے باقوت قرار دیا ہے بحث یہ ہے کہ آیا چان چان
ملازم کا جیسا کہ شہادت سے ظاہر ہوتا اور دفعات مجموعہ تفریرات ہندو کی روٹا مذکور کی نسبت
تجویز ثبوت جرم ہوئی اور حکم نر اصاد کیا گیا قابل ہر اسے یا نہیں۔

ملازم نے ایک دگر عدالت دیوانی سے بابت مبلغ چار روپے اور خرچہ کے بنام مستفیض
ماہ اپریل ۱۹۱۷ء میں حاصل کی ماہ جنوری ۱۹۱۷ء میں مستفیض ایل سے ڈگری کور بھال ہی خوشنوس کے
اجرا دگر ماہ جنوری ۱۹۱۷ء میں مستفیض عین ظاہر کوئی روپیہ اور درخواست اول کے ادا نہیں کیا
کیا بعد میں جو دوسری درخواست کے عدالت سے ماہ جولائی ۱۹۱۷ء میں عین یقین کے
تصفیہ ہو سکی روٹ مستفیض نے مبلغ ساڑھے نقد سکے بابا سا ہی ادا کرنے اور بابت مبلغ ساڑھے
سکے کی سکے کی جی کا اقرار کیا تمک مذکور بندہ عین اقساط کے وجہ لاد اتھا اور وہ قسط مبلغ

(۱) انجمن لاد پورٹ سلسلہ الزامیہ جلد ۲ ص ۲۹ (۲) انجمن لاد پورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ ص ۲۹

(۳) ایضاً = مدراس جلد ۹ ص ۳۹ (۴) ایضاً = بمبئی جلد ۹ ص ۳۹

(۵) ایضاً = کلکتہ جلد ۹ ص ۴۸ (۶) ایضاً = مدراس جلد ۹ ص ۴۸

۱۹۹۷ء
نامہ منظر قلمیہ
نام
باجو جی یارام

ماہ ۱۹۹۷ء کی تین اور ایک مبلغ ماہ ۱۹۹۷ء کی تہی تک حسباً بطریق تصدیق ہوا اتنا نقد ۲۰
ماہ جولائی ۱۹۹۷ء عین ادا کیا گیا تھا پہلی قسط از رو سے تمک کے دو رقم کر کے ادا کی گئی اور
اور دوسری مرتبہ و پیدہ ماہ نومبر ۱۹۹۷ء عین ادا کیا گیا اور دوسری قسط چار رقم کر کے ادا کی گئی
چوتھی مرتبہ و پیدہ ماہ اپریل ۱۹۹۷ء عین یا گیا تیسری قسط مبلغ ماہ ۱۹۹۷ء کی ہنوز ادا نہیں کی گئی ہے
جو نصفیہ کہ ماہ جولائی ۱۹۹۷ء عین ہوا اوکلی تصدیق ملازم نے عدالت میں از رو دفعہ ۱۲
مجموعاً بلایو (۱) ایکٹ ۱۹۹۷ء کے کبھی نہیں کی نہ مستغیث نے عدالت کو اوکلی نسبت عہدہ
۳۰ روز کے اندر از رو دفعہ ۱۹۹۷ء ایکٹ ۱۹۹۷ء میں ایکٹ ۱۹۹۷ء عین ادا کیا گیا اور ۱۹۹۷ء عین
ملازم نے تیسری درخواست اجرا ڈگری کی پیش کی جس میں نامبروہ نے مبلغ ماہ ۱۹۹۷ء مستغیث کو
مجددے (۱) کیونکہ یہ رقم سکاٹگری کی مبلغ ماہ ۱۹۹۷ء سکاٹگری کے برابر تھی جسٹس نے
ماہ جولائی ۱۹۹۷ء عین ادا کیا تھا اور مبلغ ماہ ۱۹۹۷ء کے ادا کا دعویٰ کیا کیونکہ یہ وہ قعات
ہے جو ماہین مبلغ ماہ ۱۹۹۷ء زرو ڈگری اور خرچہ اور رقم مجرا شدہ کے تھا جبکہ ملازم کا اظہار حکمت
لے لیا تو اس تمک قسط بندی کے تحریر کرنے اور اوکلی راسے کسی قسط کے پاس سے انکار کیا
چونکہ واقعات مقدمہ طرح کے ہیں لہذا نامبروہ نے اپنی درخواست مقدمہ ماہ ۱۹۹۷ء عین
میں یہ غلط بیان کیا کہ ماہ ۱۹۹۷ء نامبروہ کو از رو سے ڈگری ۱۹۹۷ء کے یافتہ تھے اور ملازم پر
الزام از رو دفعات ۱۹۹۷ء ۱۹۹۷ء مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۱۹۹۷ء کے رکھا گیا کہ نامبروہ نے
از رو درخواست مذکورہ پیش کی کہ فریاد ڈگری جاری کرنے کے بعد اقصیہ پہنچا تھا اور اوکلی نسبت
از رو دفعات ۱۹۹۷ء ۱۹۹۷ء کے تجزیموت جرم ہوئی اور جو امور قعات کہ اس میں پیدا ہوئے اور ان کا
تصفیہ ہماری رائے میں عدالت میں نے خلاف ملازم کے صحیح طور پر کیا ہے اور امور قانونی جو
تصفیہ طلب ہیں جسٹس مل ہیں۔

(اول) آیا ملازم پر اپنی درخواست ماہ ۱۹۹۷ء عین اقرار از رو قانون نسبت ادا
اوس پیدہ کرنا لازمی تھا جو مستغیث نے از رو تمک قسط بندی ماہ جولائی ۱۹۹۷ء کے ادا کیا
(دوم) آیا یہ بیان کرنے سے کہ مبلغ ماہ ۱۹۹۷ء نامبروہ کو از رو سے ڈگری کے یافتہ تھے
نامبروہ از رو دفعہ ۱۹۹۷ء مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۱۹۹۷ء کے ترکب جوٹی شہادت دینے کا ہوا
(سوم) آیا نامبروہ نے عدالتی کارروائی میں جوٹی شہادت دی۔
(چہارم) آیا جو اقرار نامبروہ نے نسبت رقم باقی واجب الوصول از رو سے اپنی ڈگری کے کیا

ملکہ معظمہ قریب
نام
بابو جی دیا

ایسا تھا جسکی نسبت عدالت دیوانی کو لازم تھا یا اور کو قانون مجاز بھی کہ کسی واقعہ کی نسبت بطور شہادت کے منظور کرے۔

(پنجم) آیا یہ بیان مندرجہ اقرار فرما کر کہ مبلغ پانچ سو روپے یا فتنی ہے ایسا تھا کہ نسبت کسی ایسے امر اہم کے ہو جسکی نسبت اقرار کیا گیا تھا۔

(ششم) آیا اور کو معنی دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تغیرات ہند (ایکٹ ٹیم) کے دگر می علی کا ایقانہ اور کو تک تسلط بندی تعدادی مبلغ مائے کے ہو گیا تھا جسکے واسطے درخواست ماہ جون ۱۸۷۳ء میں کچھ وپیہ مجر نہیں دیا گیا۔ اور۔

۱۸۷۳ء میں آیا اپنی درخواست ماہ جون ۱۸۷۳ء میں جو ملوم نے اس پیسے کے ادا کرنے سے انکار کیا اس سے نامبروہ جرم مندرجہ دفعہ ۲۱۰ کے اقرار کا مرتب ہوا۔

قبل اسکے کہ ہمارے امور کا جواب دین ہو کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد اسکے کہ مقدمہ الکتیشن کے سپرد کیا یا اس میں شرکاء اور ڈبائنٹیشن جج سابق نے ہائی کورٹ سے بدین غرض مقصود کیا تھا کہ سپریم کورٹ کی وجہ کی بنیاد منسوخ کی جائے جو مشارالینہ نے بمطابق ادوات خود قرار داد جرم کے بیان کیے ہیں جنکی بنا پر حاکم زمانہ مابعد مشرعی نے تجاویز ثبوت جرم اب قطعی طور پر تحریر کی ہیں اور دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ٹیم) کے دگر دیا پر لازم ہے کہ اپنی درخواست میں یہ

بیان کرے کہ آیا بعد دگر می کے مابین فریقین کوئی تصفیہ نزاع کا ہوا اور اگر ہوا تو کیا ہوا حجت کی گئی ہو کہ تصفیہ میں تصفیہ ہی اصل ہے جسکی عدالت میں جب دفعہ ۲۵۰ تصدیق نہ کی گئی ہو

لیکن چونکہ اس طرح تصدیق کیا گیا ہو اسکو کوئی عدالت تسلیم نہیں کر سکتی پس یہ خلاقیات معلوم ہوتا ہے کہ وہ عدالت کا یہ فیاض ہو کہ دگر دیا اپنی درخواست میں ہر مراتب بیان کرے جو عدالت تسلیم نہیں کر سکتی

اگر یہ بحث یہ کہ نامبروہ اون مراتب کے بیان کرنے کے واسطے مجبور نہیں کیا جائیگا جسکی تصدیق عدالت نے کی اور اسکو وہ حقیقت تھی تو یہ جواب دیا جاسکتا ہو کہ نامبروہ کو دگر مراتب بھی بیان کرنے چاہئیں جو اسکے علم میں ہوں مثلاً اہل ہوا اور کوئی درخواست اجراء دگر می ترقی کی تھی علاوہ اسکے

یہ قرار دیا گیا ہے جب ادا کی تصدیق عدالت میں کی گئی ہو وہ کسی تحقیقات میں اندر دفعہ ۲۴۰ کے منظور نہیں کیا جاسکتا مگر بنائے نام مالگوجی (۱) ملاحظہ طلب پس محکو کوئی شک نہیں ملوم ہوتا کہ جس قسم کا تصفیہ مابعد الزام ہے اسکا اور سے دفعہ ۲۳۰ کے درخواست میں ذکر کرنا ملوم پر لازمی تھا اور اگر اسنے اسکا تذکرہ کرنا

۱۰۰
نظارۂ فوجداری
بنام
پوچی دیا گیا

تک کیا تو یہ اور دفعات ۱۹۳۱ و ۱۹۳۲ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۳۱) کے جو بیان نہیں قرار پائے
لیکن یہ بحث کی گئی ہے کہ گودگری کا ایفاء عدالت سے باہر ہوتا ہے اور اگرچہ دفعہ ۲۰
عائد نہیں ہوتا اور فیصلہ ہائی کورٹ سے اس مقدمہ کے مقدمہ نام متور اس میں پیش کیا گیا جس
کے پیش کیا گیا ہے لیکن اگر صرف اس عدالت نے جبکہ معاملہ میں کاربنام دیوچی (۲) اختیار حاصل تھا
دعویٰ کو ایسا نہیں تصور کیا کہ گویا اس کا ایفاء ہو گیا تھا تو یہ نتیجہ لازم آتا ہے کہ ملام کو قانوناً اسکی
تجدید کر نہ کیا تھا اور یہ نہیں کہا جاسکتا کہ نامبرو کا وہ امر فرمایا گیا جسکے کرنا نامبرو کا قانوناً مستحق تھا
اس عدالت کی ڈفرنس فیچ نے جسکے رد و تصحیح اب پیش ہوا اور امور قانونی کے میل
کرنے سے انکار کیا جو رد و مقدمہ سے پیدا ہون اور جسکی نتیجہ پہلے شروع ہوئی تھی اس پر نہ ہوتی رہی
اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تاجر بڑبڑت جرم صادر ہو زمین جنگا اب اپیل ہو اسے بلحاظ ادارن عدالت کے جو
سٹر کرافورڈ نے نسبت سبڈی کے پیش کے بین میں عام طور پر یہ نتیجہ کرنا ہون کہ اگر انرا اس تبدیل کا
جو دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ دیوالی مقدمہ شکستہ زمین ذریعہ ایکٹ ۱۹۳۱ کے ہوتی ہے اور جو مجموعہ
مقدمہ میں شامل کر دیا گیا ہے مانع تنفانہ فوجداری کا نسبت اس ڈگری کے ہے جو اس میں گری کو
جاری کرنا چاہتا ہے جسکا پہلے ہی تصفیہ عدالت کے باہر ہو چکا ہے لیکن اس تصفیہ کی تصدیق عدالت
میں نہیں کی گئی ہے تو دفعہ ۲۱۰ (ایکٹ ۱۹۳۱) مجموعہ تعزیرات ہند اس قسم کے فیروں کی نسبت
درحقیقت غیر مؤثر قرار پادلی کوئی وقت غالباً مقدمہ مال میں پیش آئی والا جو فیصلہ اس عدالت کے جو
بمقدمہ میں کاربنام دیوچی (۲) صادر ہوا کہ زمین الفاضل کسی عدالت "مقدمہ میں آخر دفعہ ۲۵۰ کے منشی سے
بنسبت اس کے قرار دئے گئے ہیں جو عدالت سے ہائی کورٹ کلکتہ اور الہ آباد نے قرار دیئے ہیں تصدیق دینا
غیر مؤثر نہیں صاحب چیف جسٹس کی بال صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ عبارت ضمن مذکور
اور اسے منظور کی اس کے جو تصدیق نہ کیا گیا جو حسب نشانہ دفعہ مذکور بہت صاف اور پاکیدی
ہے کیونکہ اسکو عدالت نے تحقیقات دفعہ ۲۵۸ میں تسلیم کیا ہے مقدمہ ٹائیکوٹو نوکار بنام جاگوچی (۳)
ملاحظہ طلب لیکن صرف فیصلہ مذکور سے الفاظ تنازعہ کی تفسیر وسیع اس طرح جائز ہوئی کہ جو تسلیم شدہ اور
نے نسبت ایفاء سے ڈگری غیر تصدیق شدہ کے کی ہوا اسکی وہ مانع ہو کیونکہ ہر دفعات ۱۹۳۱ و ۱۹۳۲
کے باب ۱۹ میں واقع ہوئی ہیں جو اگر ڈگری سے متعلق ہے اور کسی ہائی کورٹ نے یہ تجویز نہیں کی ہے
(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ ۱۳ جلد ۲ صفحہ ۳۲۵ (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ ۱۳ جلد ۲ صفحہ ۳۲۵
(۳) تجاویز مطبوعہ بابت کلکتہ عام صفحہ ۲۰۲

مستند
ملکہ معظمہ
بنام
بابو جی دیارا

کہ ضمن اخیر دفعہ ۲۵۸ جملہ عدالتوں سے متعلق نہیں جبکہ کام یہ ہے کہ ڈگریات جاری ہیں لیکن
مقدمہ میں کارنامہ دیوجی (۱) جسکو ملول صاحب جس نے نہیں صاحب جس نے فیصل کیا تھا اس عدالت
یہ تجویز کی کہ وصولیابی اوس وچہ کی جو ڈگریا کو عدالت سے باہر دیا گیا ہو اور اوسکی تصدیق کی
گئی ہو حسب دفعہ ۲۴۲ ضمن (ج) ایک ششماہہ دفعہ اخیر دفعہ ۲۵۸ عدلیہ کے ایکٹ میں ششماہہ
کے ترمیم ہوا ہے منوع ہے ملول صاحب جس نے یہ فرمایا کہ عدالت کو نتیجہ چند کرنے میں نہیں
ہے کہ دیوانان کی کری تبدیل قانون کی وجہ سے اس چارہ جوئی سے محروم ہے جو نسبت فریضہ کا
بیشتر حاصل تھی فی الحقیقت عدالت مذکور کو نہ صرف عدالت اجرالکندہ ڈگری سے متعلق
قرار دیا بلکہ عدالت سماعت کنندہ ناشرین ڈگری سے جو بابت ہر نقص عابدہ معنوی کے ہو کہ جو
ڈگریا کے واسطے تصدیق اوس اس کے کیا ہو جو مدعی نے عدالت میں کیا اور اس طرح صنیعہ اجرا کی
میں مؤثر قرار دیا کیونکہ ایسی نالاش کی یہ بھی نوعیت صحیح ہے جیسا کہ ٹرنر صاحب جیف جس نے مقدمہ
دیوارا گوریڈی بنام سربا کا (۲) ظاہر کیا ہے و مقدمہ ستیوارام بنام مہال (۳) ہائی کورٹ اکہ آباد
نے یہ تجویز کی ہے کہ افغانا سلسلہ عدالت کا کارروائیات اجر اسے متعلق ہیں اور اوس عدالت یا
عدالتوں کی طرف اشارہ ہے جو ڈگری کو جبری کر لی ہوں ٹریٹ صاحب جس نے یہ تجویز کی کہ ڈگری
اوس عدالت دیوانی سے متعلق نہیں ہے جو نالاش علیحدہ کی کہ جو واسطے اوس قسم کی دادرسی حاصل
جانز کے ہو سماعت کرتی جیسی کہ اب بی ای اپلاٹان نے دائر کی ہے نالاش مذکور منجانب دیون ڈگری
واسطے حصول ڈگری بقابلہ نامبرہ تھی اور ڈگریا کے بطریق بیع اوسکو دی تھی اوس ہائی کورٹ
نے وہی راسبت تعلق فقرہ اخیر دفعہ ۲۵۸ مجموعہ کے مقدمہ شادی بنام گنگا سہا (۴) قائم رکھی ہے اور
ان دونوں مقدموں کی تقلید ہائی کورٹ کلکتہ نے مقدمہ برمانند خوشنویس نام کہ بیسویہ نانک (۵) کی
مقدمہ میمنی یعنی پیکار بنام دیوجی (۱) کا حوالہ ہائی کورٹ کلکتہ نے دیا ہے مگر اوسکی تقلید نہیں کی گئی
یہ مقدمہ حال میں نہیں ہے کہ کوئی راسبت لہر فاضلہ حق دیون ڈگری غرض قائم کرنے ناکش ہے

(۱) انڈین لارڈز کے سلسلہ میمنی جلد ۹ صفحہ ۱۳۶۔

(۲) ایضاً = مدد اس جلد ۹ صفحہ ۳۹۔

(۳) ایضاً = اکہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۲۔

(۴) ایضاً = = صفحہ ۵۳۸۔

(۵) ایضاً = کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۵۴۔

بمقابلہ دیگر داری جی کا فیصلہ مقدمہ بنکار (۱) میں ہوا۔ ظاہر کریں لیکن منہ مقدمہ کو رکھا
حوالہ دیا ہے کیونکہ جو تعبیر محدود و آخر فقرہ دفعہ ۲۵۸ مجموعہ حالی کی دیگر عدالتوں کی ہائی کورٹ کی ہے
وہ ایک عدالت نے اختیار نہیں کی ہے لیکن ہم اس فقرہ کی تعبیر کو عدالت نوعداری سے
متعلق کرنے میں تامل کرتے ہیں دفعہ مذکور کے مقام کو اس قانون میں جو ضابطہ دیوانی سے
متعلق ہے لحاظ کر کے ہم یہ کہنے پر مستعد نہیں ہیں کہ اس کے وضع کرنے سے واضعاً قانون کا یہ
منشاء تھا کہ وہ چارہ جونی نوعداری نہ کیجاسے جو کہ دیون ڈگری غیر رسیدہ بمقابلہ دیگر داری کی
کرنپا چاہیے عام اس کے کہ نہ بریہ شفا از رو سے دفعات ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۲۰۶ کے ہوا اور نہ
کسی اور دفعہ مجموعہ تفسیرات ہند (ایکٹ ۱۹۷۷ء) کے ہو۔

جب ہم ان امور کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو اس ایبل میں پیش کئے گئے ہیں اور جنکی
تفصیل منہ کافی طور پر اور بیان کی ہے تو ہم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۲۵۸ مجموعہ ضابطہ (ایکٹ ۱۹۷۷ء)
میں تین مختلف طریقہ واسطے اسے زر ڈگری کے معین کیے گئے ہیں (الف) آزاد اس عدالت
میں جس سے ڈگری جاری کرنا متعلق ہو یا (ب) آزاد زر ڈگری دار کو عدالت سے باہر (ج) آزاد
زر اور طرح جیسی کہ عدالت صادر کنندہ ڈگری ہدایت کرے اگر عدالت سے باہر روپیہ ادا کیا
یا اگر ڈگری کا تصفیہ در طرح ہو جائے یا اگر وہ پیہ از رو دفعہ ۲۵۸ (الف) کے ادا کیا جائے
تو دفعہ ۲۵۸ کی رو سے صاف طور پر ڈگریاں پیہ لازم آتا ہے کہ ایسے ادایا تصفیہ کو اس عدالت میں
تصدیق کرے جس سے متعلق ڈگری جاری کرنا ہو اس معاملہ میں نامبرہ کو از رو ضمنی اور دفعہ مذکور
کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے پس اگر نامبرہ نے ایسے ادایا تصفیہ کی تصدیق نہیں کی تو شے خلاف
قانون عمل کیا اب دفعہ ۲۳۵ مجموعہ مذکور جو نمونہ اور مضمون درخواست اجر الزام ڈگری سے متعلق ہے
ہمارے نزدیک دفعہ ۲۵۸ کے ساتھ اسی طرح ٹیڑھی جانی چاہیے جس طرح دفعہ ۲۵۸ اس کے ساتھ
ٹیڑھی جانی چاہیے بظاہر قانون کا یہ منشاء ہے کہ جب کہ درخواست اجر الزام ڈگری کی گئی تو اس ادایا تصفیہ
کا اخذ نہونا چاہیے جیسا کہ تصدیق کرنا ڈگریاں پیہ لازم ہو بلکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈگریاں کو وہ مور
دین کر کیا موقع دیا گیا ہو کہ نامبرہ کو بغفلت یا قریب کے نہ درج کیے ہوں تو میں نقشہ اجر الزام ڈگری مندرج
ہے اور اس کے خانہ (۵) میں ڈگریاں کو یہ درج کرنا لازم ہے کہ آیتانے تنازعہ کی بابت کسی طرح کا تصفیہ
درمیان تینا ہمیں بعد صد ڈگری کے عمل میں آیا یا نہیں اور اگر عمل میں آیا تو کیا تصفیہ ہوا اور خانہ ذرا

۱۸۵۷ء
ملکہ معظمت
بنام
بادشاہ

میں یہ تحریر ہے کہ نامبروہ کو نقد اور قرضہ ++ اگر کچھ ہو جو دگری کی رو یا نقدی ++
منہج کرنی چاہیے بمقدمہ پیا یا بنام (۱) ہائی کورٹ مدراس نے یہ تجویز کی کہ فریق درخواست
کنندہ اجراء دگری پر از روے دفعہ ۲۳۵ کے یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ جو تصفیہ زمین فریقین بعد
دگری کے ہوا ہو وہ بیان کرے یعنی کوئی معاملہ جو توسط عدالت کے ہوا ہو اور نیز کوئی قرار جو توسط
عدالت کے ہوا ہو اور اس فیصلہ سے حکم اتفاق ہے کیونکہ عبارت دفعہ ۲۳۵-۱۰ اور فقرہ اول دفعہ ۲۳۵
ایسی ہی صاف و تاکیدی ہے جیسی کہ عبارت ضمن اخیر دفعہ ۲۳۵ کی دفعہ ۲۳۵ سے معلوم نہیں ہوتا کہ
وہ ضمانت قانون کا یہ منشاء تھا کہ ضمانت سے (۵) اور (۲) دفعہ ۲۳۵ کے صرف اس ادا یا تصفیہ
اور دفعہ ۲۳۵ اور ۱۲۵ (الف) کے متعلق ہوں جبلی عدالت میں تصدیق ہوئی ہو اور اس ادا
متعلق نہ ہوں جو از رو ضمن (ب) دفعہ ۲۳۵ مل میں آوے جو باقیہ گریڈ پر از رو دفعہ اول
دفعہ ۲۳۵ کے تصدیق کرنا فرض ہے بیشک یا تصفیہ جب تک تصدیق نہ کیا جاوے اسے ایسا دگری کے
غیر موثر ہو گا مقدمہ حال میں ملازم مسک فطیندی کی بنا پر نالش نہیں کر سکتا تھا مجتہد نے اسے
لکھا تھا مسک نامبروہ پر قانون اور اہل التبع تھا کیونکہ وہ بغیر بدل تھا مقبض پانڈورنگ، مجتہد جو
بنام نرائن (۲) ملاحظہ طلب لیکن باوجود اس سبب کہ نامبروہ از رو مسک کے یہیہ سوال کیا
اور یہ کہ وہ یہ حال از رو دگری حسب طریقہ مندرجہ ضمن (ب) دفعہ ۲۳۵ کے ادا کیا گیا ہو اسکو
عدالت اجراء کنندہ دگری تا تصدیق ہونے کے تسلیم نہیں کر سکتی یا تصفیہ جو لائی نہ ہو اور اسے
از رو مسک فطیندی کے عدالت سے اخفا کرنے میں جو ملازم نے فریب کیا اور حکام قانونی اسے
نہیں کی اس سے یہ نہیں خیال کیا جا سکتا کہ نامبروہ نے از رو منشاء و ضمانت قانون جسے دفعہ ۲۳۵
محل کیا اسباب پلانٹ کسی مندر کا جو اخلافت فیصلہ ہائی کورٹ مدراس مصدرہ مقدمہ پیا یا بنام
ترنا (۱) کے جبکہ ہم نے پسند کیا ہے نہیں دیا گیا ہے۔

پس نسبت امر اول کے جو اس اپیل میں واسطے تصفیہ کے پیدا ہوتا ہے ہماری یہ رائے ہے
کہ از رو دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے ملازم پر یہ لازم تھا کہ اپنی درخواست مقدمہ مورفہ
جون مشترکہ کے خانہ (۵) میں بیان نسبت تصفیہ جو لائی نہ ہو اس کے مندرج کرتا اور (چونکہ خانہ (۲)
خانہ (۵) کے ساتھ ٹپا جانا چاہیے) لہذا خانہ (۲) میں اس پید کو مجر دینا چاہیے تھا جو از رو
مسک فطیندی کے ادا کیا گیا خانہ (۲) میں غلط بیان کرنے سے کہ مبلغ ماہ ۵۰۰ واجب الادا تھا مالک

ملکہ مظفر قیصر ہند
باجی دیا م

اوس سے کم رقم اور تصفیہ کے جسکا حوالہ ملازم پر دنیا خانہ (۵) میں لازم تھا اور جلیلا د
تھی ہماری یہ کہ ملازم نے ایسا بیان کیا جو جھوٹ تھا اور جسکا جھوٹا ہونا نامبرو جانتا تھا اور چونکہ
بیان مذکور داخل معنی دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے ہے عام اس سے کہ وہ زمانی پٹھانیا اور طوطہ
طور پر ہند ہماری اس نسبت و حکم کو زیر طلب کے ہے کہ ملازم نے جوٹی شہادت دی اور
چونکہ نامبرو کا درخواست پیش کرنا صریحاً ایک نوبت عدالتی کارروائی کی ہے لہذا ہم تجویز ثبوت
جرم کو اور دسے دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند بحال کرتے ہیں۔

۱۹۳ و ۱۹۴ بمطابق تجویز ثبوت جرم اور دفعہ ۱۹۹ کے پیدا ہوتے ہیں ہکوار سبارہ شیک
ہے کہ آیا دفعہ مذکور کا یہ پیشا تھا کہ وہ درخواستیں اسے اجر سے جنہیں جوٹے بیانات مندرجہ میں معلقیت
ہو کیونکہ دفعہ ۱۹۳ ایسے بیانات کی نسبت حکم مندرجہ ہے نہ ظاہر اتانوں میں کوئی صریح حکم مندرجہ ہے جسکی رو
عدالت لینے درخواست مصدقہ کی بطور شہادت و اقعات کے مجاز ہو گا واسطے انراض فیقات
۱۹۱ و ۱۹۳ کے جو بیانات مندرجہ درخواست بطور جوٹی شہادت کے خیال کیا جاتا ہے مقدمہ
برائے (۱) ملاحظہ طلب پس ہم اوس تجویز ثبوت جرم کو جو جائز سشن جج نے نسبت ملازم کے
اور دفعہ ۱۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند تحریر کی فرسوخ اور ملازم کو اس جرم سے جو اس پر ثابت قرار دیا گیا ہے بری کر لیں
بوجہ مقدمہ بالا ہماری یہ ہے کہ الفاظ کسی عدالت مندرجہ فقرہ اخیر دفعہ ۲۵۰ مجموعہ
ضابطہ دیوانی کو اوس عدالت نوعداری سے کچھ تعلق نہیں ہے جو اس کے دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند
تحقیقات کرتی ہو دفعہ ۲۱۰ کی تعبیر کرنے میں ہم خیال کرتے ہیں کہ جائز سشن جج کو لفظ ادا کے
معمولی معنی پر لحاظ کرنا ضروری تھا اور اسکو صرف اون دو گریات سے تعلق نہ سمجھنا چاہیے تھا جسکا ایفا
مصدق ہو گیا ہو لفظ ایفا کا فقرہ اول دفعہ ۲۵۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں معمولی معنی میں استعمال ہوا
اور اگر وضمان قانون کا یہ منشا ہوتا کہ فقرہ آخر دفعہ کو عدالت نوعداری سے کچھ تعلق ہو تو غالباً ایسی
منشا کے صاف طور پر ظاہر کرنے کے واسطے متباد کیا جاتی نہیں ہماری یہ ہے کہ حسب فحوائد دفعہ ۲۱۰
مجموعہ تعزیرات ہند کے کل مبلغ مامہ کی بابت از رو سے تسک قسط بندی مورخہ ماہ جولائی ۱۹۲۸ء
کے جو درخواست میں جوئے میں مجرمانہین دیا گیا تھا ملازم کی ڈگری کا ایفا ہو گیا تھا اور اگر یہ
اسکی صحیح تویہ اعتراض پیدا نہیں ہو سکتا کہ درخواست پیش کرنے اور تحریر تسک سے انکار کرنے
سے ملازم نے اس جرم کے ارتکاب کا اقدام کیا جو از رو دفعہ ۲۱۰ کے قابل سزا قرار دیا گیا ہے نامبرو نے

(۱) بحال لا پورٹ سینڈیل نوعداری جلد ۲ صفحہ ۱۰۴

مستغنیہ
ملکہ بیگم
بنام
نور محمدی دلیار

مستغنیہ پر دومرتبہ کے ادا کی نسبت فریادگری جاری کرانیکا اقام کیا جسکی نسبت اوسکا
ایفاء ہو چکا تھا پس ہم تجویز ثبوت جرم کو از رو سے دفعات ۵۱۱ و ۲۱۰ کے کمال کرتے ہیں
تجاولی ثبوت جرم از رو سے دفعات ۵۱۱ و ۱۹۳ و ۲۱۱ و مجموعہ تعزیرات ہند کی نسبت
اپل دس کیا جاتا ہے و تجویز ثبوت جرم از رو سے دفعات ۹۹ کی نسبت کو کیا جاتا ہے و نسبت حکم سزا دس کیا جاتا ہے
چاروین صاحب مجلس سیکرٹری دیکانٹیشن جج کی راکہ یہ تجویز کرنے میں
صحیح تھی کہ قاعدہ ضابطہ دیوانی سند رجمن خیر دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی اصل قانون مجریہ
سے تعلق نہیں ہے مجموعہ کو میں یہ حکم ہے کہ جو قصیفہ عدالت سے باہر ہوا اسی قصیدت ہونی چاہیے
اور اس شخص کے واسطے ایک ضابطہ اس میں مندرج ہے اس میں یہ بھی مندرج ہے کہ جو قصیفہ مصدق ہوگا
اوسکو کوئی عدالت تسلیم نہ کرے لیکن ان الفاظ سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ مانع اختیار سماعت عدالت
فوجداری کے ہیں صاحب جج ذیل علم نے جو مشابہت قانون تادی یا ادا تو ان میں سے دی ہے
جسکی رو سے عدالت دیوانی کو ایسی غیر شامپ شدہ یا غیر جبری شدہ دستاویز کے شہادت میں لینے
کی مانع ہے جو غیر شامپ یا جبری درکار ہے وہ بجا ہے مگر یہ کہنا غلط ہے کہ دعاوی یا دستاویز
جو ایسی بنا پر نامعلوم ہوں نہیں یہ ہیں انکی بنیاد پر فوجداری میں نالش نہیں ہو سکتی ہے ایسے
اصول سے بہت سے فریب بلا سبب یا بی کے عمل میں آویسے حالانکہ عدالتوں کا ایک بڑا کام
یہ ہے کہ فریب کا انداد کرین محبت کہ فیصل داخل فریب نہیں ہو سکتا کیونکہ عدالت سے دیوانی
جو عدالت انصاف ہیں اسکی نسبت چارہ کار عطا نہیں کرتیں میرے نزدیک تعلق نہیں ہے کیونکہ
دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی رو سے عدالت دیوانی کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ادا و نالش کو جس
میں کہیں جو جرم شدہ دفعات ۵۱۱ و ۱۹۳ و ۲۱۰ و دیگر دفعات مجموعہ تعزیرات ہند کا ارتکاب کرین ادا و نالش
مجسٹریٹ کے پاس بھیجین یہ اختیار ایسے ہی جرم سے تعلق ہے عبارت دفعات ۵۱۱ و ۱۹۳ و ۲۱۰ مجموعہ
ضابطہ فوجداری جو نالشات فوجداری سے تعلق ہیں ایسی ہی وسیع ہے بلحاظ اوس قصیفہ
جسکو عدالت دیوانی نے تسلیم کیا ہو کوئی استثنا نہیں کیا گیا ہے نہ کوئی استثنا اوس میں
میں قائم کیا گیا ہے جو واسطے از سیم مجموعہ تعزیرات ہند کے مسئلہ عین نافذ ہوا یا اوس ایکٹ میں
جو واسطے از سیم مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مسئلہ عین نافذ ہو جو تعبیر ہم نے اختیار کی ہے
اوس سے نہ صرف فریب کی نسبت مراندہ جانے کا نتیجہ موقوف ہوتا ہے بلکہ مجموعہ ضابطہ دیوانی
کے سہل نشانی تفصیل میں مدد ملتی ہے جسکی دفعات ۲۳۵ و ۲۴۰ کی رو سے ذکر یہ اران پر یہ فرق

قرار دیا گیا ہے کہ جو تعقیقات عدالت سے باہر ہوں اونکی اطلاع عدالت کو دینی چاہیے اسکے خلاف ہلکو کوئی فیصلہ نہیں بتایا گیا اور مقدمہ ملکہ معطرہ خام متور امن چٹپی (۱) ایک ایسی ہی صریح ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ احکام دفعہ ۳۴۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی اور فریون سے متعلق ہیں جسے کہ اس مقدمہ میں جو ہمارے روبرو پیش ہے ثابت ہوئے ہیں۔

میں یہ بھی خیال کرتا ہوں کہ بذریعہ جوٹے بیانات کے ملازم نے جو حکم نامہ عدالت دوبارہ روپیہ وصول کرنے کے واسطے دیدہ و دانستہ کام میں لانے کا اقدام کیا اس سے یہ مقدمہ از رو سے دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷) کے تحت نقصان سانی ہوتا ہے مقدمات مطبوعہ میں عدالت ہائی کورٹ نے ایسے اقدام کی نسبت بطور قریب یا قریب فاش یا دغا کے معیوب تصور کیا ہے اور یہ خیال کرنا مشکل ہے کہ دامنجان قانون نے کیوں اونکو دیگر قریبی دعووں سے کہ قابل منہ سمجھا ہو۔

میں اپنے بھائی برڈ وڈ صاحب سے یہ تجویز کرنے میں اتفاق کرتا ہوں کہ جو کچھ قیدی نے کیا وہ داخل الفاظ دفعات ۵۱۱ و ۲۱۰ و ۱۹۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷) کے ہے اور میں تجاویز ثبوت جرم کو حسب دفعات مذکورہ بحال کرتا ہوں۔

تجویز ثبوت جرم و حکم خرا از رو سے دفعات ۱۹۳ و ۵۱۱ و ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے بحال اور تجویز ثبوت جرم از رو سے دفعہ ۱۹۹ کے منسوخ ہوئی۔

صیغہ اسپیل فوجداری

اجلاس نانابھائی برید اس صاحب شین و سر ڈیلیو و پٹر رین صاحب چٹس

ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام کرشنا باہاٹ

یکم دسمبر ۱۸۸۵ء
منشی اندین لالہ

714

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۹) دفعات ۱۹۳، ۲۴۶، ۲۵۷، ۲۵۸- اختیار عدالت
سشن کا سپرد کرنے شخص ہا شدہ کا واسطے تجویز کے بلا توسط مجسٹریٹ کے۔ ایکٹ ثلثیات
(نمبر ثلثیہ ۱۱) دفعات ۳۰، ۳۱ و ۱۱۱ و شہادت شرعی جرم کی۔ تائید۔ اقبال۔

ایسے مقدمات میں جو قابل تجویز صرف عدالت سشن کے ہیں دفعہ ۳۹ نہ بنو مناسب ہو جائیگا
 ایک دفعہ کی رو سے عدالت سشن یا مجسٹریٹ ضلع کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ حکم سپریمکے جانے
 کسی شخص ہاشد و کا واسطے تجویز عدالت مذکور کے صادر کرے دفعہ ۴۰ کو میں کوئی امر ایسا نہیں ہے
 کہ جس نے ظاہر ہو کہ جلیا حکم صادر کیا جاوے گا کو سپریمکے برعکاس اوسکو خواجہ مجسٹریٹ کی جانب ہونی چاہئے جس نے
 اسکو رہا کیا تھا اور اول فقرہ طریقہ دفعہ ۴۱ کو سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سپریمکی عدالت سشن یا مجسٹریٹ
 ضلع جس کو نے نہیں سے اختیار دفعہ ۴۲ کو سے استعمال کیا ہو کر سکتا ہے۔

الفاظِ مجازِ مذکورہ فقہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (تبرہ ۱۸) کے معنی پر غور کیا گیا۔

عدالت شرعی کی نسبت جو خود اد سے سپرد کیا ہوا اور وسیع الزام قائم کیا ہو تو جو نیز کر سکتی ہے۔ یہ ایک عدل مستحکم رابطہ کا ہے کہ شریک جرم کی تائید نسبت شناخت شخص کے کہ مجبورہ الزام کا شہادت بلا تعلق سے ہونی لازمی ہے۔

مقدمہ سرکارِ بنام ملاپاد (۱) و سرکارِ بنام مہمان کو (۲) کی تقلید کی گئی۔

یہ اپیل بنارس میں تجویز اثبوت جرم و حکم سر افسدہ روئے ایچ انون صاحب شریعہ کے لئے
دفعہ ۱۵۴۵ مجموعہ تغیرات ہند (نمبر ۲۸) کے دائرہ ہوا۔

کر شہاباٹ بن زینب و بہاٹ ملزم اور سات دیگر اشخاص پر دہشت گردی کا جرم قائم کیا گیا تھا۔

سہر جوں جیستہ کو مجھ بیٹ درجہ اول کار و ارے کہ جسے تحقیقات ابتدائی کی کوششاں بہاؤ ملے کہ
حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (نمبر ۱۸۳۴ء) کے رہا کیا اور باقی اشخاص کو عدالت سیشن

پہلے سینہ مبارکی مبارک ہو (۱) رپورٹ مانی کورٹ لمبھی جلد ۱ صفحہ ۹۶ (۲) زمین لاہورٹ سلسلہ ایسی جلد ۱ صفحہ ۴۴

صحت ایہ
ملکہ معظمہ قیصر
کرشنا باک

تجویز ہونے کے لیے سپرد کیا اثنائے تجویز میں سشن جج نے بعد لینے کچھ شہادت کے اور ملاحظہ کرنے مسل عدالت مجسٹریٹ کے یہ رے قائم کی کہ کرشنا باٹ کی ہائی نا جائز تھی پس سشن جج نے مقدمہ کو ملتوی کر کے حسب دفعہ ۳۶۴ یہ حکم دیا کہ کرشنا باٹ پہر گزار کیا جاوے اور وہ اس بات کی ظاہر کرے کہ اس معاملہ میں جسکی بابت اسکی رہائی ہوئی تھی اسے تجویز کے دور و سہر دیکھوں نہ کیا جاوے نامبرو ۱۲۔ جون ۱۸۸۴ء کو روبرو عدالت حاضر کیا گیا اور جبکہ وہ دوبہ کافی دورہ سپرد نہ کیے جانے کی ظاہر نہ کر سکا تو سشن جج نے یہ حکم دیا کہ وہ فوراً سپرد کیا جائے اور ساتھ دیگر قیدیوں کے تجویز اسکی نسبت عمل میں آوے سشن جج نے پہر بتایا کہ اس کے سب دفعہ ۳۶۴ مجبوز تعزیرات ہندو کیٹ ۱۸۸۴ء کو روبرو قرار دوجرم مرتب کی اور وہ اسکو ٹھہ کر سنائی گئی اور سمجھائی گئی اور اسنے یہ بیان کیا کہ اسکی نسبت تجویز عمل میں آوے تب تجویز شروع ہوئی اور وہ جلالی مشن لاء کو نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ جرم اس پر ثابت تجویز ہوا۔

ملزم نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا اپیل اسے سماعت کے ناما ہائی صاحب و دیگر برٹ صاحب ٹپان کے روبرو پیش ہوا۔

برٹس (بمعیت شام راؤ و ٹپل) منجانب ملزم۔ عدالت سشن کو خود اپنی سپردگی پر اختیار تجویز کرنا کی بات ملزم کے نہ تھا۔ دفعہ ۱۹۱ مجبوز ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) میں صاف یہ حکم ہے کہ ملزم کو قبل اسکے کہ عدالت سشن اسکی نسبت تجویز کر سکے لازم ہے کہ ایک مجسٹریٹ مجاز اور عدالت کے سپرد کرے بلا سپردگی باضابطہ منجانب مجسٹریٹ کے عدالت سشن بطور عدالت باختیار ابتدائی سماعت کسی جرم کی نہیں کر سکتی یہ قاعدہ کلیہ ہے اور چند خاص استثنیات اس کے میں مقدمہ ہندو مس استثنیات میں داخل نہیں ہے از رو سے دفعہ ۳۶۴ کے کچھ کی رو سے سشن جج نے کارروائی اس مقدمہ میں کی یہ اختیار سشن جج کو حاصل نہیں ہے کہ ملزم کو خود سپرد کرے الفاظ اس دفعہ کے یہ ہیں نا جائز ہے کہ عدالت سشن یہ حکم صادر کرے کہ وہ واسطے تجویز کے سپرد کیا جاوے اتان الفاظ کے صرف یہ ہی معنی ہو سکتے ہیں کہ عدالت سشن کسی اور عدالت یا عدالت ہندو کو یہ حکم دے کہ وہ اسکو واسطے تجویز کے سپرد کرے۔ قیصر ہند نام کھیر (۱) پس تجویز عدالت سشن کی جو خود اسکی سپردگی پر عمل میں آئی غلط اختیار تھی۔

راؤ صاحب ایس اینڈ لیک کیل سرکار منجانب سرکار دفعہ ۳۶۴ میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جو مانع کا

حکم علیہ
ملک معظم قدس سرہ
بنام
کرشنا بھٹ

ہو کہ عدالت سشن ایک شخص ہاں شدہ کو خود سپرد کرے اور خود اپنی سپردگی و فرد قرار و جرم پر
تجویز عمل میں لائے فقہ و شرطیہ قعدہ مذکور کی رو سے اختیار عدالت مذکور کو یا کیا ہے کہ وہ خود ملزم کو
سپرد کرے اس فقرہ میں اوں خاص صورتوں میں سے ایک کا ذکر ہے کہ جن میں جب دفعہ
۱۹۳ عدالت سشن بلا اس کارروائی ضابطہ کے کہ مجسٹریٹ سپرد کرے تجویز کر سکتی ہے سرکار
بنام تارک ناتھ مگر جی (۱)۔

یہ کارروائی ضابطہ کے مجسٹریٹ کی طرف سے سپردگی ہو جب دفعہ ۱۳۴ ضروری نہیں ہے
بالفرض اگر وہ ضرور ہو تو یہی مقدمہ ہذا میں اوسکے نہ ہونے سے ملزم کو نقصان پہنچنا ثابت
نہیں ہے پس جب دفعہ ۱۳۴ یہ ایک وجہ معقول واسطے نسخی تجویز ثبوت جرم کے نہیں ہے۔
برٹش نے جواب دیا دفعہ ۱۳۴ میں تجویز یا حکم سزا یا حکم معید رد عدالت مجاز کا ذکر ہے
مقدمہ ہذا میں سشن جج کو جب دفعہ ۱۹۳ کوئی اختیار تجویز کرنے کا نسبت نفس ملزم کے خود اپنی سپردگی
پر حاصل نہ تھا پس دفعہ ۱۳۴ متعلق نہیں ہوتی کل کارروائیات جو سشن جج کے سامنے ہو چکی
خلاف اختیار تھیں۔

نانا بھائی ہریہ اس صاحب جسٹس۔ اس نوبت مقدمہ میں ہر کو صرف اس بحث کی تجویز کرنے کی
ضرورت ہے کہ آیا سشن جج کو اختیار تجویز کرنے کا نسبت کرشنا بھٹ قیدی نمبر ۷ کے درجہ ایک
اوسکو مجسٹریٹ نے سپرد نہیں کیا تھا حاصل تھا یا نہیں۔

واقعات مقدمہ جہاں تک کہ متعلق اس امر کے ہیں جسٹس جج مل ہیں مجسٹریٹ درجہ اول کا وار
نے مہرجن عثمہ کو سات اشخاص کو بالزام ڈالیتی دورہ سپرد کیا اور کرشنا بھٹ ملزم کو جب
دفعہ ۲۰۹ مجبہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۴۷) رہا کیا نامہ دگلان کی نسبت تجویز ۱۹ جون ۱۹۴۷ء کو
شروع ہوئی اتنا سے تجویز میں بعد لینے کچھ شہادت کے اور دیکھنے مسل عدالت مجسٹریٹ کے
سشن جج کی یہ رائے ہوئی کہ کرشنا بھٹ کی رہائی ناجائز تھی اور سپیشن جج نے تجویز
کو ملتوی کیا اور جب دفعہ ۲۰۹ مجبہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۴۷) کرشنا بھٹ کی نسبت پر حاکم صادر کیا
کہ وہ وجہ اس بات کی ظاہر کرے کہ وہ اوس مل میں جس کی نسبت وہ رہا کیا گیا تھا دورہ سپرد کیوں کیا جاوے
اور یہ بھی حکم دیا کہ وہ پھر گرفتار کیا جاوے چنانچہ ۱۲ تا ۱۳ کو وہ عدالت کے سامنے حاضر کیا گیا اور
تذبیہ انچ وکیل کے اوسنے وجہ اس بات کی ظاہر کی کہ وہ دیکر قید بیان مقدمہ کے ساتھ تجویز اوسکی

مستند
مظہر قیدین
بنام
شناہاٹ

ہونے کے لئے سپرد کیوں نہ کیا جاوے عدالت کی یہ رسک ہوئی کہ وجہ کافی ظاہر نہیں کی گئی اور عدالت نے یہ حکم دیا کہ وہ حوالات میں رکھا جاوے اور اسکی نسبت ساتھ دیگر قیدیوں کے بطور قیدی نمبر بعلت اوسکی جرم کے تجویز عمل میں آوے بعد اسکے عدالت مذکور نے حسب دفعہ ۹۰ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۱۹۰۰ بمطابق نامبروہ کے فرد قرار داد جرم مرتب کی اور وہ پچھلاؤ سکونٹا گئی اور سبھائی گئی اور اوسنے یہ بیان کیا کہ اوسکی نسبت تجویز کی جاوے پر تجویز شروع ہوئی اور تجویز اسکا یہ ہوا کہ ۴ جولائی ۱۹۰۰ء کو اس پر ساتھ چار دیگر قیدیوں کے جرم ثابت تجویز ہوا۔ حکم مذکورہ بالاسن جج کا مشورہ دیت سپرد کی ہنوز نافذ ہے منسوخ نہیں کیا گیا مابین تاریخ حکم مذکور اور تاریخ تجویز ثبوت جرم کے کوئی قصداً و سلی منسوخی کا نہیں کیا گیا اور درخواست اپیل ہذا میں بھی اوسکے جواز کی نسبت اعتراض نہیں کیا گیا نسبت نوعیت اور کافی ہونے اوس شہادت کے کہ جسکی بنا پر تجویز ثبوت جرم ہوئی ہے ہم ہوت کوئی اسے ظاہر نہیں کرتے۔

مستبرز میں نے یہ حجت کی ہے کہ عدالت کا فرد قرار داد جرم مرتب کرنا بمقابلہ کرشناہاٹ کے اور بعد اوسکے تجویز عمل میں لانا خلات اختیار تھا کیونکہ حسب محکومہ دفعہ ۹۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۹۰۰ بمطابق مجسٹریٹ کی طرف سے سپرد کی نہیں ہوئی اوس دفعہ میں ایک قاعدہ کلیہ قائم کیا گیا ہے اور اوس میں چند مستثنیات ہیں پس ہر کو یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا بموجب کسی اور دفعہ مجموعہ مذکورہ کہ عدالت سشن کو اختیار سپرد کی حاصل تھا یا نہیں ظاہر عدالت نے حسب دفعہ ۳۴ کارروائی کی ہے جس میں صریحاً بحالت رہائی ناجائز کے جبکہ مقدمہ قابل تجویز صرف عدالت سشن کے ہوئے اختیار اوسکو دیا گیا ہے کہ محض ملزم کے سپرد کیے جانے کا حکم دے یہ مقدمہ اوس قسم کا ہے یعنی ایک مقدمہ دلالتی کا ہے مگر یہ بحث کی گئی ہے کہ مجسٹریٹ کا تو سلسلہ پہر ہی ضروری تھا کیونکہ طرف وہی سپرد کی کر سکتا تھا بموجب اس بحث کے عدالت کو یہ چاہیے تھا کہ حکم اپنا مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس بھیجتی اور وہ اوسکو مع فرد قرار داد جرم کے جو فیصلہ حکم مذکور مرتب کی جاتی واپس سجتا یہ امر قابل تخریر ہے کہ اگر عدالت یہ طریقہ اختیار کرتی یعنی اگر حکم مجسٹریٹ کے پاس بھیجا جاتا تو نتیجہ مجسٹریٹ ہی ہوتا چنانکہ مجسٹریٹ کو کوئی اختیار یا اختیار تیزی اس معاملہ میں حاصل نہ تھا لہذا وہ فوراً حکم کو اوسکی نسبت بمطابق دفعہ ۹۰ سپرد کیا گیا لکن مقدمہ ایک فرد قرار داد جرم حسب دفعہ ۹۰ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۱۹۰۰ بمطابق کے واپس کرنا تاہم اگر گیارہ والی ضابطہ سروری تھی تو ہونی چاہیے تھی مگر ہماری اسے میں ضروری نہ تھی دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری

۱۸۸۵ء
ملکہ مظفر قمر
کرشنا بائٹ

(ایکٹ ۱۸۸۵ء) کی رو سے ایسے مقدمہ میں جیسا کہ یہ مقدمہ ہے عدالت سشن یا مجسٹریٹ ضلع کو ضرورتاً اختیار حاصل ہے کہ شخص یا شدہ کو عدالت مذکور کے سامنے تجویز چھوڑنے کے لئے سپرد کرے جانے کا حکم صادر کرے دفعہ مذکور میں کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ جب حکم صادر کیا جاوے تو اس پر سپردگی خواہ مخواہ اس مجسٹریٹ کے یہاں سے جسے اس کو لایا ہوتا ہوئی لازم ہے بلکہ اول فقرہ شرطیہ متعلقہ دفعہ مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عدالت مذکور یا مجسٹریٹ ضلع جس کسی نے کہ اختیار حسب دفعہ مذکور تھا لایا گیا ہو سپردگی کر سکتا ہے دفعہ ۴۴م مجموعہ ضابطہ فوجداری حال میں جو یہ الفاظ مندرج ہیں کہ اسے تجویز کے سپرد کرنے جانے کا حکم اس کی نسبت صادر کرے اس کے معنی یہ ہو کہ یہ معلوم ہوتے ہیں کہ اسے تجویز کے اس کو سپرد کرے اور ہماری اس رک کی تائید و حکام ذی علم ہائی کورٹ کلکتہ کی اس سے جو اونہوں نے نسبت انہیں الفاظ مندرجہ دفعہ ۴۴م مجموعہ سابق (ایکٹ ۱۸۸۵ء) کے قائم کی تھی ہوتی ہے کہ حکام مندرجہ نے تجویز خاص اس امر کی نسبت کچھ ہمارے روبرو پیش ہے نہیں کی تھی (دیکھو بنگال لار بورڈ جلد ۲ صفحہ ۲۸۹) اگر کسی قدر تائید اس رک کی دفعہ ۴۴م سے بھی ہوتی ہے جس میں یہ حکم کہ ہائی کورٹ نقل صدقہ اپنے فیصلہ یا حکم پر جب باب ۳۲ کی عدالت ادنیٰ کے پاس کہ جس کے حکم کی نگرانی کی جاوے سب سے اور اس عدالت کو یہ ہدایت کرے کہ حکم جدید بطلان وقت اس فیصلہ یا حکم کے جس کی نقل صدقہ اس پر بھیجا جاوے صادر کرے اور اگر ضرورت ہو تو اپنی مسل میں ترمیم کرے لیکن کوئی حکم اس قسم کا عدالت سشن یا مجسٹریٹ ضلع کے واسطے کہ وہ بھی وقت ضرورت کے حکم سپردگی یا نقل کرنے سپردگی حسب دفعہ ۴۴م کے بھی کارروائی کرے نہیں ہے اور یہ کہ کوئی وجہ اس بات کے خیال کرنے کی نہیں معلوم ہوتی کہ دامن قانون کا پینشار تھا کہ کارروائی ضابطہ یعنی توسط مجسٹریٹ کا کہ جس سے کوئی شخص حاصل نہیں ہو سکتی قبل اسکے کہ عدالت سشن خود اپنے حکم کو نافذ کرے عمل میں آوے بایں جو ہمارے یہ اس سے ہے کہ عدالت سشن اس مقدمہ میں خود سپردگی کرے کی مجاز تھی اور دفعہ ۴۴م میں کوئی ایسا حکم صریح کہ جکا ذکر دفعہ ۱۹۳ میں ہے نہیں ہے اور تجویز عدالت سشن کی خود اپنی سپردگی و فرد قرار داد جرم پر خلاف اختیار نہ تھی۔

مگر بغرض اسکے کہ عدالت سشن کو اپنا حکم مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس بھیجا ضرورتی تاکہ مجسٹریٹ فرد قرار داد جرم مرتب کرتا اور یہ ہدایت کرتا کہ لازم کی نسبت تجویز پر بناوے اس کے بعد اس نے عمل میں آوے یہ ایک معاملہ ایک طرح سے دیکھا جاسکتا ہے اس حالت میں عدالت مذکور کا اس کی

شہادت
ملکہ عظمیٰ
بنام
کرشنا بھار

خلاف قانون نہیں ہے کہ وہ صرف ایک شریک جرم کی شہادت بلاتا نہیں دیتی ہر دیکھو کہ
شہادت کے تحت دفعہ ۱۳۴ مقدمہ ہذا میں اس دوسرے قیدی کی شہادت کی تائید اس امر سے
ہوتی ہے کہ کچھ مال ایک سا بنان میں جو اپیلانٹ کا تھا چھپایا ہوا پایا گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ
جرم میں شہید تھا۔

زیریں نے جواب دیا۔ سائبان مذکور اپیلانٹ کے گھر سے ایک میل سے زیادہ فاصلہ ہے
یہ نہیں ثابت کیا گیا کہ اورنگ اورین زمین جاسکتے تھے پس اس امر سے کہ کچھ مال اس سائبان میں
چھپایا ہوا پایا گیا نہیں ثابت ہوتا کہ ملازم نے وہاں اسکو چھپایا تھا اس امر سے کچھ ثابت نہیں
ہوتا نیز ہند بنام ملہری (۱)۔

چارٹن صاحب جس سیشن جج نے اپنی تجویز ثبوت جرم نسبت اپیلانٹ
کے ایک اور قیدی نے فرستے اسکے بیان پر کہ جب نسبت تجویز ساتھ اپیلانٹ کے ہوئی تھی اور جسے
پانچ تین اور تین اپیلانٹ کے مجرم بنائے گئے تھے ان کی تجویز میں یہ تحریر ہے بیانات دیگر ملازمین
اور عارف کے ہونے کو اس سرکاری کوڑن محض برادری اور تائیدی تصور کرتا ہوں جس طرح کہ میں
اس مقدمہ کو کہ مال سائبان میں پایا گیا تھا، بتا ہوں، اگرچہ بیان فرستنے کے برعکس شہادت
کو اس کے مال کے کی ہے کہ جبکہ اظہار باقر ابہر لیا گیا تھا اور سوالات جج کے گئے تھے سیشن جج نے
فرستوں کے بیان کو رد کر دیا کیونکہ وہ دسپت نہیں پہناتا تھا اور بھائی کی شہادت سے جج
نے نخر کر لیا ہے کہ بھائی خود بری ہوتا تھا۔

میری یہ رائے ہے کہ جج نے شہادت کے غلط طور پر دیکھا فرستوں اور سر قیدی کے
بیان پر بیشک حسب دفعہ ۱۳۴ ایک شہادت بند نہیں ہو سکتی تھا مگر جج کا کہنا ہے لیکن
چونکہ وہ باقر صالح نہیں کیا گیا اور دیا قیدی ان کو اس سے سوالات جج کے کرنا موقع نہیں دیا
نیا تو اس وقت بمطابق ثبوت نہایت ضعیف ہے اس پر مقدمہ قیصر بنام آشوتوش جلیوتی (۲)
کو کہ جبکہ حوالہ عدالت سیشن میں دیا گیا تھا سیشن جج ملاحظہ کرتے کو مفید ہوگا۔

اپیلانٹ کے سائبان میں کہ حوالہ کے مکان سے ایک میل سے زیادہ فاصلہ ہے
مال کا پایا جانا ایک واقعہ مبہم ہے کیونکہ اسے قیدی کے اور لوگ بھی اس جگہ پر لے گئے
بانی شہادت خلاف اپیلانٹ اظہارات اور معاف کئے ہوئے اشخاص شریک جرم کی ہے

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جنگا اظہار بطور گواہان لیا گیا تھا وہ سے لوگ صرف حجابیت متعلق ہیں اور ہم اس وقت خود مولیٰ سے جو دفعہ ۱۱۴ ایک شہادت ہندو تہذیب میں اختیار کیا گیا ہے یعنی یہ کہ شریک جرم ہنسک کا اوکے نامید مرتبہ اسم میں نہ ہونا قابل اعتبار نہ کوئی وجہ تہا بزرگ کی نہیں دیتے نامہ دکان نمبر ۱۱۴ کو کے ایک شخص کی نسبت یہ ثابت کرنے کے لیے طلب کیا گیا ہے کہ یہ اپیلانٹ وہی شخص ہے لیکن کوئی ثبوت نائیدی بلا تعلق اس کے بیانات کو کیونکہ اس شخص کے بارہ میں اس کے بیان سے جوتی تہی نہیں ہے واضح ہو کہ یہ ایک قاعدہ مستحکم متعلق مضابطہ کے ہے کہ تا مہنسیک جرم کے بیان کی نسبت شناخت ہر شخص کی کہ سپر وہ ۱۱۴ اہم لگا وہ شہادت بلا تعلق سے ہونی چاہیے مقدمہ ہذا میں کوئی ایسی تائید نہیں ہے ممکن ہے کہ شریک جرم ہوا مقدمہ متعلق جرم کو جانتا ہو اور جلد دیگو اقامت صحیح صحیح بیان کہ بجز بن سچانے کسی دست کے یا بلالینے عداوت کے جیسا کہ اس مقدمہ میں بیان کیا گیا ہے کسی ایسے شخص کا نام مجرموں میں داخل کرے کہ جسے جرم نہ کیا ہو پس قاعدہ مذکور جو بخوبی معلوم ہے بت لگہ ہے اور ہماری دلہنت میں وہ اس مقدمہ سے متعلق ہونا چاہیے اسی قسم کے ہول عدالت ہذا نے مقدمات بکار بنام ملا یاد ۱۱۱ دسرکار بنام بد ہونا لکو (۲) میں تعلق کیے ہیں پس ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہیں۔

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس ٹوڈ صاحب جسٹس و جارج ڈین صاحب جسٹس
ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام بانی رومنشی

مجسٹریٹ صاحب بطور فوجداری (ایکٹ ۱۹۰۸) دفعہ ۱۹۸ متفقہ دوسری شادی کر لینے کا متعلق اور جسٹس کے جملہ راج پہنچا ہو۔ مجسٹریٹ غزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۰۸) دفعہ ۲۹۴۔ ایک شخص مخبون کی وجہ پر نامبروہ کے بیان نے بات دوسری شادی کر لینے کے متفقہ کیا اور سپر تجویز ہونی کہ متفقہ شخص مخبون کے متعلق متفقہ ۱۹۰۸ متعلق فوجداری ایکٹ (۱۹۰۸) ایک شخص کہ جبکہ جرم مذکور سے نقصان پہنچا تھا اور متفقہ سماعت نہیں ہو سکتا۔

۱۹۰۸ لارڈ لارڈ پورٹ سلسلہ بیٹی جلد ۵ صفحہ ۴۰۔ ۱۹۰۸ لارڈ لارڈ پورٹ سلسلہ بیٹی جلد ۵ صفحہ ۴۰۔

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ درخواست نگرانی نسبت حکم جے ایف فرنیڈیز صاحب محبشریٹ درجہ اول احمد آباد کے پیشتر ہوئی۔

شہر بانی رگشمنی سالہ کا مجنون تھا اور پاگل خانہ احمد آباد میں کئی سال تک ہاتھ پائی
مجنون نہ کھانے پانی رگشمنی پر عدالت مجسٹریٹ درجہ اول احمد آباد میں متغناہ کیا اور دوسرا الزام
دوسری شادی کر لینے کا حسب دفعہ ۴۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند ایک ہفتہ کے لئے ایک
غذارتدائی ملازمہ کی طرف سے پیش کیا گیا یعنی یہ کہ مجسٹریٹ کو غیبا تحقیقات کر نہ کیا نسبت متغناہ
مذکور کے تھا کیونکہ مستغنیہ حسب دفعہ ۱۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ایک دفعہ کے ایسا شخص تھا جس کو چھوڑنا ہو۔
یہ غدر نامہ منظم کر کے لکھا اور سرانجام میں اس کی تصدیق ہوئی۔

یہ عدالت منظور کیا گیا اور سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ میں ایسی جگہ نگران درخواست پیش کی۔
 میکسٹرن (بیت مالک شاد و پنت سدھیوارا) منجانب ملازمہ - مقدمہ اس میں معنی منجوس ہے
 جو الفاظ صحیح پہنچا ہوندرجہ دفعہ ۱۹۰ (ایکٹ ۱۹۰۸) کے قائم کیے جادین اون مقدمات میں
 جن میں بہ حیات اعداد زوجین و دوسری شادی کی گئی ہو و شخص جس کی نسبت یہ کہا جاسکے کہ اس کو سکون
 پہنچا صرف شوہر یا زوجہ ہے شوہر یا زوجہ کو ہی اس جرم سے نقصان پہنچ سکتا ہے و نقصان
 قانون کا یہ منشا نہیں ہو سکتا کہ الفاظ صحیح پہنچا ہو میں شوہر یا زوجہ کا کوئی رشتہ دار قریب یا بالذیل ہو۔
 تیلنگ (بیت گوردھن رام ایم تریا پٹھی) منجانب استیفیت - دفعہ ۱۹۹ میں و شخص کے منجوس
 ہونا چاہے بصراحت بیان کیا گیا ہے دفعہ ۱۹۰ میں محض یہ ہدایت ہے کہ سفارۃ منجانب اس شخص
 کے دائرہ کاجا و بسکون پہنچا ہوا و دفعات سلسل کی عبارت میں جو فرق ہے اس کے منجانب
 ظاہر ہوتا ہے کہ و نقصان قانون کا یہ منشا تھا کہ الفاظ کو صرف شوہر یا زوجہ ہی سے تعلق ہوں۔

بر دو دو صاحب جس۔ ہماری یہ رک ہے کہ مستغنیٰ محض بحیثیت برادر محض
مجنون کے کہ جسکی زوجہ پر الزام دوسری شادی حیات شوہر میں کر لینے کا گایا گیا جس
دفعہ ۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹیوٹیو) ایسا شخص کہ جبکو جو مذکور سے رخ ہینچا ہو میں
پس ہم حکم مجسٹریٹ کا منع کرتے ہیں اور یہ ہدایت کرتے ہیں کہ اتنا غائب کیا جاوے۔

حکم منسوخ ہوا۔

ملکہ عظیمہ قیسرہ
بنام
بابی و کشمیری

ملکہ مظفر علیہ السلام
بنام
سلطان

۷۹۱

بیت سرقہ کے ہے جو قابل منہر ہے۔ ۵۴ ہے اور نسبت سرقہ جو اندر مکان سکونہ کے ہے
جو قابل منہر ہے۔ ۵۵ مجموعہ تعزیرات ہند ہے۔ دونوں جرم جزو ایک ہی علیہ کے ہیں یعنی نقب
زنی کے بعد سرقہ کیا گیا محبطہ جرم جدول نے اسی میں قیدی کو سزا دیا۔ دو سال قیدیت جو
دفعہ ۳۰ اور چھ ماہ قیدیت اور مبلغ مارجرمانہ یا بحالت نہ ادا کرنے جو مانہ تیس ماہ اور قیدیت کی حد ہے
۵۶ دی مجبہ فیصلہ نے مقدمہ نویدین بناء اسال عدالت ہذا کیا کہ مجبہ سزا جو درجہ موت کی
بابت جو نر کی گئی اشیاءات محبطہ مجبہ یعنی دو ہزار قیدیت سے زیادہ نہ ہونا چاہیے مقدمہ مظفر
بنام لوکایا (۱) کا حوالہ بطور سند دیا گیا ہے اسی اثنا میں جیل باجلاس صاحب سشن جج دائر ہوا اور
صاحب محرم نے سزا کو ناجائز اور غلط و دفعہ ۵۷ مجموعہ تعزیرات ہند (ایک ۵۷) میں جس طور پر
۵۸ کی سزا کو برکات ایک (۵۸) ہوئی ہے تصور کیا اور انہوں نے سزا کو تخفیف کر کے دو ہزار
سخت رکھا۔

مقدمہ ملکہ مظفر نام لوکایا (۱) علیا و معامہ و شوق با جرم کے بالکل مشمل تھا لیکن وہ عدالت
ہذا کے دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ نوعداری علیہ فیصلہ ہوا تھا جیسا کہ ویٹ صاحب جس تحریر
فرماتے ہیں مشیل فقرہ سوم دفعہ ۵۴ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نقب زنی کو سزا ایک جرم کے کہ جس کے
از کتاب کوئی نکتہ سے نقب زنی کا ارتکاب ہوا ہو و ضمان قانون نے واسطے سزا کے ایک جرم
مجموعی قرار دیا ہے مگر مقدمہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ نوعداری کی رو فیصلہ ہونا چاہیے یہ
۵۹ اور اہم قابل غور ہے کہ مشیل فقرہ ۵۸ (۱) (۵۸) متعلقہ فقرہ سوم دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ
ایک کی فیصلہ مختلف قسم کا دفعہ ۵۹ میں جنہوں میں جہانگاہہ واقع ہوئی ہے بنایا ہے مگر وہ مشیل
فقرہ اول دفعہ ۵۴ میں ہے اس لیے ظاہر ہے کہ اب و ضمان قانون ایسے مقدمہ کو جیسا
کہ مقدمہ ہذا ہے یہ نہیں سمجھتے کہ ایک جرم قرار دیا گیا ہے بلکہ ایک سے زیادہ جرم قائم کرتے ہیں اور
اس لیے نظیر ملکہ مظفر نام لوکایا (۱) متعلق نہیں ہے۔

قواعد متعلقہ تجویز سزا کنندہ نے دفعہ ۵۴ مجموعہ ضابطہ نوعداری (ایک ۵۴) دفعہ
۶۰ میں ترک کر دئے گئے ہیں اب انکو دفعہ ۵۹ مجموعہ تعزیرات ہند و دفعہ ۵۳ مجموعہ ضابطہ نوعداری میں
تلاش کرنا چاہیے چونکہ مقدمہ ہذا فقرہ دوم و سوم دفعہ ۵۳ مجموعہ ضابطہ نوعداری (ایک ۵۳) میں
داخل نہیں ہو گا اس لیے وہ فقرہ دوم و سوم دفعہ ۵۹ مجموعہ تعزیرات میں داخل نہ ہو گا دفعہ ۵۸ کا اول فقرہ ہی

ملزم پر ایک طفل کے قتل عمدہ فیہ راہ... بیان میں اس سرسرقہ پیش پاس رکھنے کا الزام کیا گیا تھا۔ یہ مجرم
حسب قیامت ۳۳ و ۱۱۱۱ مجسمہ تعزیرات ہند، ایک شہید ذبح جیل تعزیر میں جوری نے بالافتاق جرم دول کا
او کو مجرم نہ تجویز کیا مگر مجرم دم کا جو مجسمہ تجویز کیا۔ شہین نے جوری کی اس گمانی متعلقہ الزام قتل عمدہ سے
متفق نہ ہو کر مقدمہ کا مستصواب پایا۔ اس سے سبب نمہ... مجسمہ ضابطہ فوجداری (ایک شہید) کیا۔
استصواب سبب ذیل ہے۔

میں جوری نے فیصلہ سے اختلاف رکھا تھا ہون اور مقاصد انصاف کے لئے یہ
ضروری تھا کہ تاہون کے مقدمہ حسب مقدمہ... مجسمہ ضابطہ فوجداری (ایک شہید) مجسمہ ضابطہ فوجداری میں
جوری نے ملوم کی نسبت یہ جرم ثابت قرار دیا ہے کہ اس سے براہ بردی انتہی زیورات اس علم
سے حاصل کئے کہ وہ سرسرقہ ہیں اور شہادت سے زرا ہی شک باقی نہیں رہتا کہ ملزم کے
پاس کرکے ملکہ کہ طفل کے تھے اور اس سے انکے جج ڈالنے کی کوشش کی۔

مسماۃ مولیٰ مادر طفل کی شہادت بالکل قابل اطمینان طور پر داد ہوئی اور وہ ثابت کر چکی
کہ ملزم طفل کے ہمراہ تھا اور اسے اس شام کو جبکہ وہ غائب ہوا اس سے شیرینی ہی یہ نہایت
ہی خلاف قیاس ہے کہ طفل کو اس کے مکان سے کوئی اجنبی ترغیب یا کٹ گیا ہے یا ہم نہ چکا تھا
کے متصل سے رہتا ہے اور اس کا اس سے بخوبی جانتا تھا

شہادت پنجالیاہ کی مستبر سے اور اس سے ظاہر ہے کہ ہوٹری ہی یہ بعد غائب
ہوئے طفل کے ماہم نے اس سے واقف ہوئے تھے لہذا کہ اس کا کلمہ سمجھ کی شام کو غائب ہوا
اور ملزم نے ہر کوئی کہا اور اس کو دیکھ کر وہ برقعہ پہنے ہوئے سیر شدہ کے پھر اقبال کیا۔

ڈاکٹری شہادت یہ ہے کہ ایک کی... کہ پانی کی سیب زیت تھی لیکن بوجہ برقعہ
کے صحیح صحت بیان نہیں ہو سکتا راش کا ایکہ گنومین میں پایا جانا اور گڑوں کا ہاتھوں میں
نہو ناصاف طور پر ثابت کرتا ہے کہ ایک کا زیورات کے لئے مارا گیا چو کہ زیورات گردن اور ہر کے
نہیں اور اس کے لئے پس ظن غائب ہے کہ اس کا قتل صرف ایک شخص سے ہوا اور وہ شخص ہی سیانا آدمی تھا

بیانات اقرار میں ملوم جمعیت واقعات ثبت مقدمہ نہ امیری اور میں فراموشی شک نہیں مانی
کہتے کہ ماہم نے بڑے کو اس کے زیورات کے لئے مار ڈالا تھا۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ جرم قتل عمدہ ثابت ہو گیا۔
بکہ مقدمہ میں جج کا مستصواب ہے۔ مقدمہ... مجسمہ ضابطہ فوجداری (ایک شہید) کیا تھا
ان کے لئے ہر... تو مقدمہ ملکہ مغلطہ... راہ (۱) جج کی نئی حسین یہ تجویز دلی تھی کہ فیصلہ

۱۸۸۶ء

ملکہ معظمہ

بنام

ایجاد

جوری کا علم منسوخ نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ وہ خلاف واقع اور صحیح غلط نہ ہو ظاہر کوئی تحریری فیصلہ اس مقدمہ میں جج کا استصواب میں نے کیا تاہم انہیں صادر کیا گیا لیکن صرف یہی نتیجہ نظر آتا ہے کہ صاحب جج کے لئے جبکہ وہ جوری کے فیصلہ سے مختلف اگر ہو مقدمہ بطور استصواب ہائی کورٹ میں ارسال کرنا فضول ہے تا وقتیکہ یہ صاف نہ ظاہر ہو کہ تجویز جوری ناقص اور صحیح غلط ہے لیکن اگر جج بالکل فیصلہ جوری سے مختلف اگر ہو اور یہ دیکھے کہ فیصلہ تجویز سے انصاف کا اندازہ ہو گا تو اسے کوئی چارہ کار حسبہ ۳۰ مجموعہ ضابطہ قوجداری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) نہیں بلکہ اگر لازم ہے کہ مقدمہ بحضور ہائی کورٹ روانہ کرے فیصلہ تمام حالتوں میں بلحاظ وقعت شہادت کے اور قرار میں مقدمہ پر ہوتا ہے کثیر التعداد مقدمات میں دور اگر ہو سکتی ہیں یہ ثابت کرنا غیر ممکن ہے کہ دونوں رائے میں سے ایک جج ناقص اور صحیح غلط ہے لیکن یہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ ایک جج محض بالائی اور واقعات کے متناقض ہے اور دوسری ایک مثبتہ تجویز ہونی چاہئے یعنی اس خاص مقدمہ کی صورت میں کسی شخص محتاط کو اس قیاس پر عمل کرنا چاہیے جس پر کوئی شخص بلحاظ حالات اور حقیقت خاص کے برہنہ اور فرضی امر کے کاربند ہو سکتا ہے (قانون شہادت نمبر ۱۸۸۴ء دفعہ ۳ ملاحظہ طلب) اگر کوئی جج تصور کرے کہ جوری نے عدالت سشن کے روبرو ایک غلط قلم کی ہے اور بلحاظ مقاصد انصاف کے دوسری رائے قائم ہونی چاہیے تو میری ذہنت میں دوسرے لازم کہ مقدمہ کا استصواب کرے کیونکہ دفعہ ۳۰ مجموعہ مذکور میں یہ حکم ہے کہ مقدمہ سال کر لگانا یہ کہ وہ مقدمہ ارسال کر سکتا ہے۔

بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام وزیر مشنل - (۱) ہائی کورٹ کلکتہ نے تجویز کی کہ فیصلہ جوری میں دست اندازی نہ ہونی چاہیے تا وقتیکہ کوئی عظیم اور قابل لحاظ غلطی انصاف کی نہ پائی جا سکے لیکن ایک بعد کے مقدمہ فیصلہ بنام مہسن کمار (۲) میں اس تجویز سے خلاف رائے معلوم ہوئی ہے اس لئے صاحب کا ضابطہ قوجداری دفعہ ۳۰ (۳) اس میں یہ تجویز ہوئی کہ کوئی قاعدہ مقررہ نہیں کرتے ہو سکتا جس کے مطابق ہائی کورٹ اپنے اختیار امتیازی کو عمل میں لائے بلکہ فیصلہ ہر مقدمہ کا اس کے خاص حالات پر منحصر ہونا چاہیے۔

یہ ظاہر ہے کہ ضلعان قوانین نے جوری کو جو مجبوراً جج کو پسند کرنا مختلف اور بالخصوص اس کے نتیجے کا مقابلہ اور جج کے قائم کیا ہے جو مجبوراً جج کو پسند کرنا مختلف اور بالخصوص

مستطوع
مستطوع
بنام
مایا دیال

کی جو بموجہ عدالت سشن ہو مانی کورٹ سے منسوخ ہو سکتی ہے لیکن ایسے تجویز بموجہ
مانی کورٹ قطعی ہے مقدمہ ملک معظریہ بنام کنڈسے راؤ (۱)۔
ایک نہایت غریبی تجویز بدقت، لحاظ اوس وقت کے ہے جو تعلق فیصلہ اور جنری
کے ہے جو بموجہ عدالت سشن ہو ممکن ہے کہ فیصلہ صرف بکثرت سے ایک شخص کے ہوشن جج
کو کوئی اختیار جو ہی کو ٹھہرا گئے یا اوست جسے غیر تعلق فیصلہ کیا ہو برزاست کرنے اور ملزم
کی از سر نو تحقیقات کرنا نہیں ہے اگر کوئی فیصلہ جو ہی کا بموجہ عدالت سشن کے قطعی ملزم
کیا جائے گا و تینیکہ یہ ثابت ہو کہ وہ ناقص اور صریح غلط ہے تو محکمہ یہ ہوگا کہ تجویز ایک اہل جوری کی
حس سے کثرت سے شامل ہے با عمل جج کی سے سے خبر جو جائیگی اور جو ملزم جوری کے آئندہ اہل
جوری کی تجویز سے جو بموجہ مانی کورٹ ہو زیادہ بوقت لی جائیگی۔ فرض کیا جائے کہ ایک معمولی
مقدمہ میں سبب میں تحقیق طلب صرف یہ ہو کہ آیا شہادت بدیہی پر بین کیا جاوے یا نہیں اگر مانی کورٹ
میں اوس قسم کی تحقیقات ہو اور ملزم اہل جوری کے آئندہ شہادت پر نہ یقین ہو لیکن جج نوٹوں
سے شہادت کے باور کرنے میں اتفاق کہ آئندہ شخصانہ فیصلہ نہ عادی ہو گا کیونکہ جج جوری کو بچا
کر سکتا ہے اور اس حالت میں ملزم کی از سر نو تحقیقات ہو سکتی ہے لیکن اگر وہ مقدمہ عدالت سشن میں
تجویز کیا جائے اور تین اہل جوری شہادت کو نہ باور کریں اور دو کریں اور جج اوس اتفاق کرے
اور وقت اگر مطابق بعض فیصلیات مانی کورٹ کے تجویز ایک شخص کی جس سے کثرت سے
جو ہی قطعی بھی جائے تو تا و تینیکہ یہ ثابت ہو کہ تجویز کثیر حصہ مانی جوری کی ناقص اور صریح غلط
ہو جو مقدمہ مفروضہ مقدمہ میں ملزم طور پر اقرار ممکن ہے وہ تجویز دراصل ایک اہل جوری کی ہوگی
یہ ذکر کرنا چاہیہ ضرور نہیں ہے کہ جو اشخاص مفصلیات میں فریض جوری ادا کرتے ہیں وہ
بالعموم زیادہ تجربہ کار و بار و تھیت معاملات دیوی کہتے ہیں اس درجہ اور قوم کے ہوتے
ہیں کہ بالظہر اسو تعلقہ فائدہ عام و خاص پر بحث کرنے کے عادی ہوں اور نہ عدالتوں
میں انصاف کے برتاؤ سے واقف ہوتے ہیں۔ ضلع نہ میں تحقیقات مقدمات مانع
جوری صرف مقدمات قتل عمد تک محدود ہے اور بالتخصیص اسی قسم کے مقدمات میں ملزم
میں ایک سخت تکلیف دربارہ مجرم قرار دینے کے ہوتی ہے اور ایک نقص با قبل لکبت
شہادت پیش کر وہ استغاثہ رہتا ہو فرید بران ضلع نہ میں ایک نہایت ہی سخت نفرت

کسی عمل میں جان لینے کی نیت ایک بہت بڑے اور باریک طبقہ جماعت کو ہے مجھے شک ہے کہ کاغذات عدالت سے یہ ثابت ہو گا کہ کسی احد مقدمہ میں عدالت میں کسی جین سپرنٹنڈنٹ کے مجرم قرار دینے کی یہی اویہ فطری ہے کہ ایک عقیدہ دیہی اوقت بذریعہ محسوس دوسرے ملک کے لوگوں کے جین سپرنٹنڈنٹ ہو سکتا ہے یا جین سپرنٹنڈنٹ کے ایسے ملک میں جیسا کہ ہندوستان ہے ایک مقدمہ میں عدالت میں تجویز ہوا تھا جین جوری نے بالاتفاق قتل انسان متکرر ہنسرا کا جو مساوی قتل ہو گیا ہو مجرم قرار دیا لیکن میں نے اس کا استصواب ہائی کورٹ سے کیا حالانکہ میں جین سپرنٹنڈنٹ کے کہتا تھا کہ سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے اور بلازم قتل مجرم قرار پایا لیکن ماسوائے کسی شخص کے نسبت قرار دہی جرم کے جو مقدمات قتل عدالت میں ہو اچھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نفعان فہم میں نے بوجہ اسکے کہ جو کو بعض حالتوں میں کسی مقدمہ کا استصواب ہائی کورٹ سے کرتے ہوئے کیا یہ امر ہائی کورٹ پر چھوڑ دیا ہے کہ شہادت کو تو لے اور تجویز کرے کہ اوقات کی نیت کو یہی رہے غالب ہوگی۔ میں نے کسی مقدمات کا استصواب نسبت تجویز برات جوری کے کیا ہے جن میں وہ مقدمہ بھی شامل ہے جین تجویز ایک سال جوری کی کثرت سے ہوئی تھی اور زبان کو ادا مقدمات میں ہائی کورٹ نے یہاں کیا ہے لیکن جو کہ کوئی تحریری فیصلہ خواہ نہیں لگایا میں نہیں جانتا کہ وہ مقدمات واقعاتی حیثیت سے فیصلہ ہو گئے یا نہیں۔

مقدمہ ہندی نسبت میں ہمیں کہہ سکتا کہ فیصلہ جوری ناقص ہے آیا وہ صحیح غلط ہے ایک امر واقعاتی ہے اگر میں تحقیقات مقدمہ یا عانت اسپرینٹنڈنٹ کی ہوتی تو مجھے ملازم کو مجرم قتل عدالت میں ۳۱۲ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱) قرار دینے میں کوئی تکلف نہوتا لہذا میں لکھتا ہوں کہ مجھے تجویز کرنا چاہیے کہ فیصلہ جوری غلط ہے اور مقاصد انصاف کے لئے مقدمہ میں استصواب ہونا چاہیے۔

سپرنٹنڈنٹ صاحب (ایڈووکیٹ جنرل) معیت پانڈورنگ بلہد رفا رقم مقام وکیل سرکار چوہا سرکار۔ اس عدالت کو فرض نہ کرنا چاہیے کہ فیصلہ صحیح ہے۔ اسے مقدمہ کے واقعات کو جانچنا اور غور کرنا چاہیے کہ آیا شہادت کے مطابق وہ مناسب فیصلہ ہے۔ اول مقدمہ بارہ میں ملک اعظم شام کہنا بڑے راویا جی راؤ (ایڈووکیٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب) لکھتے ہیں کہ بروقت استصواب سیشن جج کے کل مقدمہ از سر نو پیش ہوتا ہے فرائض جج اور جوری ہر دو کے ذمہ ہوتا ہے۔

۱۲۴
نظائر فوجداری
جلد ۱۲۴
نظائر فوجداری
جلد ۱۲۴

ہو جاتے ہیں اور اسے لازم ہے کہ اپنا اطمینان کر لے کہ تجویز برائت مستجابا کر کم قابل تائید ہے
وہی علم کو نسل نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام رام جرن گھوس (۱) و ملکہ معظمہ بنام نوہر جرن گھوس (۲)
و ملکہ معظمہ بنام پروہا جرن (۳) و ملکہ معظمہ بنام گول کپار (۴) و ملکہ معظمہ بنام سہا (۵) و قیصر ہند بنام
ملہن کنور (۶) کا حوالہ دیا ہے جو ان مقدمات سے یہ ہے کہ عدالت ہذا فیصلہ کو اگر وہ سب سے منسوخ کر دے
جیسی کہ مقدمہ سالون بنام جرن (۷) تجویز ہوئی تھی اگر فیصلہ ایسا ہو جیسا کہ فقیدہ اشخاص میں
[چار ڈین صاحب حبش فرزند] یہ فیصلہ مناسب ہے کیونکہ عدالت دوسرے نتیجہ نکالے
اور وقت فیصلہ جو ہی بجا لایا جائیے سب دفعہ ۳۰ ضابطہ فوجداری (ایک تبصرہ)
اس عدالت کو اختیارات عدالت پیل عمل میں لانا چاہیے اپیل میں اس عدالت کو دیکھنا
فرض ہے کہ آیا انرا وہی صحیح ہے قیصر ہند بنام پرتاب چند راجہ (۸) اور تصواب میں کیا فیصلہ مناسب
کو رد میں۔ ام اگر ترمیم جانب ملزم مقدمہ ہذا میں جو ری نے بالاتفاق ملزم کو جرم قتل
سے بری کیا ہے تو فقیدانہ عقہ فیصلہ برائت ناقص اور صریح غلط ثابت ہو یہ عدالت ہی قدیم
حکمت عملی کو خوب دیکھی اور اسے منسوخ نہ کر لی ضرورت تصواب صرف اس وقت پیدا ہوتی ہے
جبکہ جج اراکمالی جو ری کے درمیان اختلاف ہوتا ہے کہ مل ہو کہ لجام مقاصد انصاف
ہاں اور ث کو دست اندازی کرنا چاہیے وہ دست اندازی صرف اس وقت مناسب جبکہ شہادت سے
صرف ایک ہی نتیجہ پیدا ہوتا ہو اور فیصلہ جو ری ملحق اس نتیجہ کے مخالف ہو یعنی جان فیصلہ (۱۱)
میں غیر قابل تائید ہو اگر عدالت مشکوک مقدمہ میں دست اندازی کرنے کے لئے یعنی ہر ایک مقدمہ
میں جین جج جو ری سے مختلف اگر ہو تو نتیجہ خراب ہو گا اراکمالی جو ری کا تیسرا سہرین کا جو دیگا
اور تحقیقات باعات جو ری نہ قائم ہے گی وہی وکیل نے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام شام ملدی (۱۲)
و ملکہ معظمہ بنام ورنہ بنام شامنو (۱۳) و ملکہ معظمہ بنام گولہ پشہ (۱۴) و مقدمہ ملکہ معظمہ بنام نوہر جرن
جرن (۱۵) و مقدمہ ملکہ معظمہ بنام اوکچکا (۱۶) و مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وزیر مند (۱۷)

(۱) کلکتہ وکیل رپورٹ فوجداری جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ (۲) جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۳) جلد ۲۱ صفحہ ۴۰
(۴) جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۵) جلد ۱۱ صفحہ ۴۰ (۶) جلد ۱۱ صفحہ ۴۰ (۷) جلد ۱۱ صفحہ ۴۰ (۸) جلد ۱۱ صفحہ ۴۰
(۹) کلکتہ لاہور جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۱۰) لاہور کوئٹہ پٹی ورنہ جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۱۱) کلکتہ لاہور جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۱۲) جلد ۱۱
لاہور جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۱۳) لاہور جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۱۴) کلکتہ وکیل رپورٹ فوجداری جلد ۲ صفحہ ۴۰ (۱۵) جلد ۱۱
صفحہ ۴۰ (۱۶) جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۱۷) جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۱۸) جلد ۴ صفحہ ۴۰ (۱۹) جلد ۴ صفحہ ۴۰

تیس سال
قدیم
نام

ان شخص آخر الذکر نے اون زیورات میں سے چنداوسے فروخت کر کے پونے ایک سو اسی
کے ۱۲ ایام رسالہ کسی نے اوس سے خریدنے کے اور اسلئے اوس نے دوسرے شخص کو واپس کر کے
کوئی شہادت جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں نہیں کیا کہ ارم کو قتل سے سرکار سے بلحاظ ان حالات
میں دیکھتا ہوں کہ مناسب ہے حضرت دی سے جو جوری سے تجویز کیا ہے قبل اسکے کہ ہم ملزم کو
قبل عہد کا مجرم قرار دیں یا بعد از قتل شکوک کے اس امر سے مطمئن ہونا چاہئے کہ ملزم اوس
جرم کا مرتکب ہوا شہادت سے بعد مسند اور پنج ہمدیہ اشخاص کی متفقہ رائے کیونکہ اس مقدمہ میں
اعلیٰ جوری کو ایسے لوگ فرض کیے ہیں بلحاظ کر کے اس نتیجہ کو یک بیک نکالنا یا جیسا کہ
کہ ملزم وجہ ہو کہ اوس کے قبضہ میں بعد متوفی کا مال سرودہ تھا مجرم قتل خدا کا ہے اور اگلو کہ شہادت
دوسرے جرم کی ہے تاہم ملزم کے جرم قتل عہد سے پاک ہونے کے قیاس کے متناقص نہیں ہے
بعد از اتفاق اسے جوری میں ملزم کو الزام اول سے بری اور دوم کا مجرم قرار دیتا ہوں

تیس سال کی قید سخت تجویز کرتا ہوں
حاروس صاحب شش میں نہیں خیال کرتا کہ بلحاظ واقعات سے جوری کی غلطی تھا
ہوئی ہے کہ کتبت اوس کے فیصلہ حصول مال سرودہ کے مجرم قرار دینے کے میں خیال کرتا ہوں
کہ اوہین کے حصول قیاس سے بعد اتصال جدید کے لگایا ہے جس قیاس کی تائید بیانات اقرار سے
ہوتی ہیں لیکن میری رائے میں قیاس کرنا بجا ہوگا کہ قیدی بلحاظ ان واقعات کے قاتل ہوا کہ اوس کے
قبضہ میں غفل متوفی کے کر کے پانچ گھنٹے پہلے اوسے اخیر مرتبہ کو کوئل زندہ دیکھا تھا اور اوس نے
دوبارہ اوسے فروخت کر کے کی کیشش کی بیانات اقرار سے ہرگز اقبال قیدی نسبت اس کے
نہیں ہیں کہ وہ قاتل ہے اور اسے ظاہر ہوتا ہے کہ قیدی سڑکے کو قریب چاہو تک پہنچا کر بچا میں
شخص غیر کی شرکت کی لیکن بطور قراورہ بنظر قرائت و فعل قتل بیانات اقرار سے میں اس
شخص غیر سے منسوب نہیں اور یہ ثابت ہو کہ اسے آخر کار اوس مکان سے برآمد ہونے کے جس میں
شخص آخر الذکر رہتا تھا واقعات متذکرہ صاحب جج اس تجویز کے متناقص نہیں ہیں کہ قیدی
کو کسی زیادہ ٹمروائے شخص نے اس کے کے پہلے اس کی ترغیب دی یہ نتیجہ کہ اگر کوئی شخص زیادہ
اس کا موجود ہو تو دوسرے زیورات بھی اس کے جسم سے اوتار لئے گئے ہوتے صاحب جج قیاس
کے نتیجہ میں قرار دیا لیکن جوری نے یہ خیال کیا کہ اس کا جسم سن لیا ہے جرم کا جو صلہ
بہت کم نہیں یا بلے اعانت نہیں کر سکتا اور اغلب تصور کیا ہو کہ وہ شخص عزیز اس کے شوغل

۱۲۶
ملکہ مظفر قیسرہ
مناویا دیال

کرنے پر گہرا ہوا اور افتلا سے بچنے کے لئے پیرون سے کڑے اوتار سے بغیر لڑکے کو کوئی نہیں
وال دیا ہو عدم موجودگی مشاہدات میں یہ کوئی ضروری قیاس نہیں کہ قیدی پہلے قتل کی
تدبیر میں شریک رہتا۔ بیانات اقرار نامی سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی شخص نے انتخاب قتل لڑکے کے
غور و غمل کے واسطے اور افتلا سے غائب بچنے کے لئے کیا ہو ممکن ہے کہ بیانات اقرار نامی
جو قیاس پیدا ہو گیا اس سے جو ری نے اغلب متفق کیا ہو کیونکہ کوئی بغوث سوائے اس اشارہ
کے کہ قیدی نے کڑے اور اس مکان میں پوشیدہ کئے تھے جہاں سے وہ برآمد ہوئے ایسا
نہیں ہے جس سے وہ نتیجہ ناقص قرار پائے جو اس شخص سے نکلتا ہے یعنی کوئی شخص غیر لغوث
ہے ہم نے کل مقدمہ کی بحث اور شہادت پر مبنی مہر پر اسے ہے کہ اس میں بہت سے
بیانات اقرار نامی ہیں جو ہمیدہ اشخاص کی جو ری کو کھالجا کر لے اور قیدی مجرم قتل عمد
قرار دینے سے باز رکھنے پر اغلب کر سکتے ہیں لہذا میں اسے اس جرم سے بری کرنا ہوں
اور جرم دفعہ ۱۴۰ - تعزیرات ہند (ایکٹ ۵۴ سنہ ۱۹۰۵ء) کا مجرم قرار دیتا ہوں۔
فیصلہ جو ری بحال رہا۔

میعہ نگرانی فوجداری

اجلاس برڈ وک صاحب جیسٹس و جارجس جیسٹس
بنام امسنگ جیسٹس و جیسٹس غلام حسین و کیشور
ملکہ مظفر قیسرہ
گرفتاری بغیر وائٹ۔ اختیارات پولیس لٹٹ گرفتاری بغیر وارنٹ کے مجموعہ ضابطہ فوجداری
ایکٹ ۱۸۸۴ء دفعہ ۵ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۵۴ سنہ ۱۹۰۵ء) دفعات ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲۔
بذریعہ دفعہ ۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) کے پولیس کو اختیار ہے کہ نہ صرف انہیں
اشخاص کو گرفتار کرے بلکہ خلاف کوئی مناسب شکایت ہوئی ہو یا کوئی مناسب بہانہ اس کا پایا گیا کہ
کسی جرم قابل ہوتے انداز میں پولیس کے شرکاء میں نہ لکھوں اشخاص کو ہی بلکہ خلاف سوتے جو اس شکایت میں ہو۔
تجویر ضابطہ ۱۸۸۴ء جگہ گرفتاری جائز ہے کہ کوئی مجرم علم قبول ایک محل ناجائز کے نہیں ہو سکتا جیسا کہ
مجموعہ خلاف دفعہ ۵۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۵۴ سنہ ۱۹۰۵ء) کے بعض جواز حکم نہ لکھ ضرور ہے۔
یہ لحاظ کرنا کہ اس سے نیچے سے یا براہ عدالت کارروائی کی اور اس علم سے کہ وہ فعل خلاف قانون

۱۲۸
ملک مقرر
بنام
امیرنگار

کرنا ہے صرف اسی وقت ضروری ہوتا ہے جب کسی غیر پولیس اپنے قانونی اختیارات میں نہ
گرفتاری کے زیادتی کی ہو۔

۲۸۔ اپریل ۱۹۵۸ء کی شب کو ایک پاریس باشندہ ورت کسی ہر مزاجی دوسا بہائی عمرہ یاہ
سال نظام تندرست کو ملزم نے اپنے مکان میں گرفتار کیا اور اس کو ہتھ پیرے گیا جب وہ بیان
حراست میں ہتا ایک گھنٹہ بعد اپنی گرفتاری کے وہ ایک بیک فوٹ ہو گیا اور اسی شہادت سے
ظاہر ہوا کہ کوئی بیرونی نشان ضرب کاستونی کے جسم پر نہ تھا اور وجہ موت کی ٹیٹی تھی جو بالوہٹ
روحانی یا جہانی صدر کے پیدا ہوئی اس پر ملزمان الیفٹ ایس ایلی صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نظام
صورت کے اجلاس میں ان الزامات پیش ہوئے اول یہ کہ وہ ہر مزاجی دوسا بہائی مذکور کی
موت کے باعث ہوئے دوم اس کو بغیر وجہ جائزہ قانونی کے گرفتار کیا سوم گرفتاری بغیر کسی ضروری یا
مناسب وجہ کے ہوئی اور چہارم بوقت گرفتاری کے ناجائز اور بیضابطہ طور پر کارروائی کی۔
ایلی صاحب مجسٹریٹ درجہ اول نے تجویز کی کہ عا باستونی نے دل پر صدمہ شدید ہونے سے قضا
کی ایکسی جملی صدمہ کے باعث سے جو ملزمان نے پوچھا یا ہوا اور ملزمان استونی کو مجسٹریٹ اس طرح کی
پاک کر کے پال مسوقہ اس کے مکان میں پوسٹ شدہ رکھا ہے گرفتار کیا کہ کوئی کافی شہادت سے
یہ نہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملزمان یا ان میں سے کسی نے براہ بدیتی یا عداوت کے متونی کو اس علم سے
حراست میں رکھا کہ وہ کارروائی خلافت قانون کر رہے ہیں اور گرفتاری کو کہ غیر ضروری سختی عمل
میں لگائی گئی گویا بالکل جائز تھی لہذا ملزمان جب دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ نوحداری (ایکٹ ۱۹۵۸ء)
رہا کر دئے گئے نسبت ہوا گرفتاری کے مجسٹریٹ موصوف کی تجویز حسب ذیل ہے۔

کیا گرفتاری متونی ایک فعل جائز تھا کیونکہ نسبت اس کے ہے کہ آیا ملزم نہ ایک یا اس گرفتار کیا ایسک بلحاظ حالات
میں نہیں تصور کرتا کہ یہ امر کہ مجسٹریٹ ہے خواہ اس کے ساتھ یا ہیچ یا ویا دونوں یہ فعل کی بدین خیال کرتا ہوں کہ وہ
اندر اختیارات ضابطہ عطیہ قانون کے ساتھ بخلاف اسے خواہ اس کے ساتھ اور وقت مکان متونی پر موجود ہتا یا نہیں مگر
اختلافی لازم دسی بحیثیت ہونے افسر اعلیٰ اور ذمہ دار کے علیہ ہوگا جس قانون کے بموجب گرفتاری عمل میں آئی وقتاً
نہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ نوحداری (ایکٹ ۱۹۵۸ء) میں موجود ہے دفعہ ۳۵ کے الفاظ متعلقہ یہ ہیں کوئی افسر پولیس یا کسی شخص
گرفتار کر سکتا ہے جسکی نسبت کوئی مناسب شکایت ہوئی ہو یا متہم ضروری ہو یا نہ شکایت ہو یا یا جانا ہو کہ وہ کسی جرم
قابل دست اندازی پولیس میں شریک تھا لہذا امر تصدیق طلب یہ ہے کہ آیا مقبول وجوہات تھیں یہ یہ لحاظ ہے کہ
خواہ اس کے لئے کی نہیں رہے ملزمان ہر معین مذکور ہے بلکہ یہ نصن کرنے یا سنگ کرنے کی کہ متونی کسی جرم مقابل

نمبر ۱۸۴۲ء میں بالخصوص سلسلہ جے کے کوئی محکمہ ٹریٹ یا انفری پولیس اس امر کے متعلق پر مجبور
 نہ کیا جاسکے گا کہ اس جیسے کسی جرم کے ارتکاب کی اطلاع کہانے پائی کہ اگر اس حکم قانون کے
 انفرسٹ مطلب کا عمل کیا جائے تو یہ نتیجہ صریح نکلتا ہے کہ اگر کوئی انفری پولیس سجاوٹ یا خودی کے
 گرفتاری بخیر و بوجہ مقول اسے کوئی بے قصوری تک محدود رکھے اور اپنے بھرنے کا نام بتاے اسکا کہ
 تو اسے بری ہونا چاہیے تا وقتیکہ انفرسٹ لا میں کوئی شہادت اس کے خلاف ہو یا طبعاً نہ کہا جاسکتا ہے
 کہ مجازاً میں غیر مجنون و شہداروں کے کسی معاملہ کی شرکت سے اسکا کہانے اگر علانیہ عدالت میں
 کارروائی حال کی طرح اولیٰ سے استفسار ہو حفاظت عام کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ پولیس کو ہر ایک
 گرفتاری کا واقعی جواب دہ ثابت کرنا لازم آئے تو تفیش جرم میں وہ بالکل دست و پا ہو جائے کہ کوئی
 ہوشیار اہل پولیس کسی غفیر خبر پر کارروائی کر سکے مثلاً جرات کی گنگا اس میں تصور کرتا ہوں کہ کار
 بہت اس اصول کو دینی چاہئے کہ شہادت سے تصور ہو جانا وقتیکہ واقعی مجرم نہ ثابت ہو یعنی معاملہ میں
 اہل پولیس موجود مقول کارروائی کے بعد سبب جائیں تا وقتیکہ اسکے خلاف ثابت ہو اس مقدمہ میں
 خلاف پیدا کرنے کے چند بیانات عدالت کے ہونے ہیں جن پر اس لحاظ ہونا چاہیے کہ وہ بیانات
 بہت محدود ہیں یا کچھ تعلق ایک نزاع کے ساتھ قائم کیا گیا ہے جو فیما بین چند پولیس اور ایک
 کے جس کے چند جن پر پولیس قمار بازی کا الزام عائد کیا تھا قریب ایک سال سے عدالت نظارہ فوجداری میں
 چل رہا ہے جو ٹریٹ نے پولیس سپیکٹور سے کیا ہے کہ وہ بارہ طلب کیا تھا کہ تحقیق بتا دے کہ وہ ان
 کوئی ضرورت اور حالات کے اندام کی نہیں ہے جو اس کے لئے اس قدر کہنا کافی ہے کہ تو فی کارروائیات
 کو کوئی سطح خواہ بطور فریاد یا گواہی نہ کیے تباہ کاسے میری ہمتا اور نہ کوئی ثبوت ہے کہ اس سے
 اسکو کوئی تعلق تھا یا شہادت اسکے (جیسا کہ خوشدلی سے ہمارے ریور و بیان کیا) وہ اس کے خائب
 بطور قاصد وغیرہ کے کام کرنا تا اور ٹریٹ کے کہ اسکے بعض ممبروں کا ذاتی دوست ہو دوسری جانب
 ہو کر دیکھتے ہیں کہ زمان سے تو فی کی اون کارروائیات میں شریک نہ تھا اصل مستحق مقدمہ
 قمار بازی میں ایک ہیڈ کانسٹبل پر محدود تھا جسکی نسبت عدالت میں اشارہ نہیں بیان ہوا کہ وہ اس
 معاملہ سے جو وقت نہ تحقیقات کے واسطے کہتا ہے وہ ہر اسی مراد کو اور محمد سیکس کے محکمہ میں
 بطور قاصد وغیرہ کے کام کرنا تا اور ٹریٹ کے کہ اسکے بعض ممبروں کا ذاتی دوست ہو دوسری جانب
 نام من جاری ہوا تھا لیکن بطور گواہ پر محدود کے طلب نہیں ہوا تھا الخ حیدر پور میں اور حیدر اہل پولیس
 اترام ہمارے ویش ہوئی ہے اور ہم سے اسند عا کی جاتی ہے کہ ایک سرپاسی کی گرفتاری ایک دست

یہ نظر دینا چاہیے
 کہ یہ نظر دینا چاہیے

ابن ابی اسیر کے ہاتھ سے اوس منزل کا نتیجہ منظور ہو میں ہرگز نہیں کہتا کہ یہ امر غیر ممکن ہے لیکن میں بلا
 مال جو نیز کر تا ہوں کہ یہ بغاوت کسی عدالت قانونی کے لئے ایسا نتیجہ نکالنے کے واسطے نہایت ہی خفیہ ہو
 پیر و شاہ (نمبر ۲۹) ایک قرابت مند متوفی بیہ اطبا خواہش کرتا ہے کہ وہ سب سے چلا جائے گا کیونکہ اس کے بیان
 پولیس کے لوگ مجھ سے اسوجہ دشمنی رکھتے ہیں کہ میں نے انہوں کو گواہی دینے سے انکار کیا "دیگر وہ غیر مشتر
 و ایشاہ کے روبرو اور اس عدالت میں اپنے اطبا ہارین گواہ نے صرف پولیس کا ذکر کیا ہے اور کسی
 نام میں لیا ہے و ایشاہ کے روبرو اوس چہ بھی کہا نام سبودہ متوفی کے شہسی پولیس کے بعد کا ذکر کیا ہے
 جس کا نام نہیں بتایا وقت جمع اس عدالت کے روبرو اوس گواہ نے ایک خاص سوال کے جواب میں
 اس سنگہ نام بیان جست نجاب و علی علیہم ہے کہ اگرچہ اس بیان کر ملک تو متوفی نے تمار بازی کے
 مقدمہ کا حوالہ دیا ہوگا جس سے ملزم کو کوئی واسطہ نہیں ہے اگر ایسا ہو تو وہ خود اے اے پیر محمد ہے علاوہ میں
 متوفی کی زوجہ اور دختر (نمبر ۳۰) گرفتاری کے ایک یا دو ماہ قبل نمازین متوفی اور ملزم کے ملاقات ہوئے
 کا ذکر کرتی ہیں جبکہ ملزم نے اوس کسی چیز پر تھکا کر ٹیکو کہا تھا اور مانکار سسکر دیکھ دیتا ہوا چلا گیا بیوہ
 (نمبر ۳۱) اس واقع کے بیان کرتی ہیں کہ وہ منزل زیرین کے سامنے ولنگرہ میں تھی اور وہاں
 کوئی اور نہ تھا اور اوسکی لڑکی لاہڑا بال لاہڑا پر ہی نمبر ۲۷ خود بیان کرتی ہے کہ اوس جو ٹیکو لنگرہ ہوئی
 تھی اوس وقت میں لی جبکہ مکان کے باہر اور بیلا پر پانچ کھنڈے آتی تھی ان دونوں میں ایسے بٹا ہوا
 اختلاف کی ذمہ داری طلب امر ہے نمبر ۳۲ مظہر و تحویل کا ذکر نہیں کرتی یہ یاد رکھا جا کہ
 یہ خاص تھوڑا عوام متوفی کے رشتہ دار ہیں اور میں حیثیت خواہ مخواہ پولیس کی حاجت ہے ہر گز
 خفیہ میں ہے وہ اپنے کشتہ دار کی موت کو اپنی تصور کرتے ہیں اور کوئی زیادہ فرق اوس جواب کے مظہر
 شخص میں نہیں کرتے البتہ خیالات ظہری طور پر دیکھی یا دواشت پر نسبت گذشتہ باتوں کے اثر پر
 ہونے اور گرا پیر زیادہ اعتبار کیا جا چکا خواہ ان کو خطرناک نہ تھا بتا دیکھ لہذا فی الجملہ میں نہیں تصور
 کرتا کہ کافی شہادت اس امر کے ثبوت میں پیش ہوئی ہے کہ ملزمان یا انہیں کسی خود عبارت دفعہ ۲۷ مجموعہ
 تفسیرات سبب ہلاکتی یا عداوت متوفی کو خواست میں کہا اس علم کے وہ دخل خلاف قانون کر رہے ہیں
 اسکے بعد میرا بی بیچو ہر مرتبہ دوسا بہائی متوفی نے ہانگورٹین مقدمہ ہذا کی کارروائی
 عیسیت نگرانی لفظ کر ٹیکو خواست کی اور قاعدہ نائی سائی ناما بہائی صاحب کش و دہشت
 جیش کے اہل اس سے حاصل کیا جسکی رو سے امر سنگہ جیشا حسین غلام محمد و سیم راو کیشور اور کیشا
 سے استفسار کیا گیا کہ وہ وجہ دیکھ لائن کہ کیوں وہ الزامات سند رجہ دفعات ۲۷ و ۲۸ مجموعہ تفسیرات

۱۹۸۷-۸۸
 امر سنگہ

را ایکٹ ۲۵ سلسلہ ۱ کی تحقیقات کے لئے سپر عدالت سیشن ہون -
 یہ قاعدہ بغرض سماعت ۷۰ سیمبر ۱۹۵۵ء کو باجلاس برڈ و صاحب جسٹس وجارڈین ہوا
 جسٹس کے پیش ہوا۔

مانک شاہ جہانگیر شاہ منجانب سایل

گوکل داس کامہنداس پارک منجانب فریق ثانی۔

از عدالت مقدمہ ندانین میرانی کیوہ ہر مہی دوسا بہائی نے ناما بہائی صاحب جسٹس
 و دیگر برن صاحب جسٹس کے اجلاس سے ایک قاعدہ حال کیا جس کے بموجب امر سنگ
 جیٹھا ملزم و حسین غلام محمد و سیم راو کیشو راو سے استدعا کر کیا گیا کہ وہ عطا ہر کرین کہ یون
 بابت الزامات ہند رجہ دفعات ۲۲۷ و ۲۲۸ مجموعہ فقیرات ہند را ایکٹ نمبر ۲۵ سلسلہ ۱ کی
 سپر عدالت سیشن ہون - چارے رو برو منجانب میرانی مسٹر مانک شاہ نے یہ بحث کی ہے
 ایلی صاحب جسٹس نے یہ ملزم کو روکا رو باون امور تعصیف طلب کی تجویزین غلطی کی
 جو اس نے متعلق جواز گرفتاری پر مبنی اور بدیتی یا عداوت ملزانا کے نتیجہ کے لئے
 کی گئی ہے کہ ہم اس عداوت کی موجودگی اور غیر ضروری سختی سے فرض کر لیں جس سے گرفتاری
 عمل میں آئی یہ وہ معاملہ ہے جسکی نسبت مسٹر ایلی نے اپنی تیسری تجویزین بحث کی ہے ان وجوہ
 پر ہم سے استدعا کی گئی ہے کہ ہر ایت سپرنگی ملزمان بعدالت سیشن کریں۔

مسٹر ایلی کے بنیاد ہی محتاط فیصلہ اور شہادت متعلقہ ظہرہ وجوہ گرفتاری کی نسبت جواز
 نے بحث کی ہے اور سپرنگ کر کے ہم نہیں خیال کر سکتے بحیثیت عدالت متعلقہ نگہانی کے
 ہکو او کے فیصلہ میں دست اندازی کرنی چاہئے خواہ اسو بہت سے کوئی معقول وجہ شک یا
 شکایت جواز گرفتاری کے لئے نہ تھی یا اس سے ملزمان نے بدیتی یا عداوت کے خیال سے ایسا کیا
 ہکو اس سے کہ جواز دیا گیا ہے جو کلکتہ یا مینکورت سے مقدمہ ملکہ منظرہ تمام بہاری سنگھ (۱)
 طاہر کی اوس مقدمہ میں جواز و سوفت فیصلہ ۱۱۱ ہا جبکہ اختیارات اضطران پولیس متعلقہ
 گرفتاری بلا اجازت وارنٹ کے حسب دفعہ ۱۰۰ ایکٹ ۲۵ سلسلہ ۱ کے تھے مگر کسی صاحب جسٹس
 کے لئے معقول شکایت یا شبہہ ہر مقدمہ خاص کے حالات پر موقوف ہے لیکن بد رجہ
 اتل کسی مخصوص امر پر مبنی ہو جو شخص یا خود بر شک عائد کرتا ہو اور صرف مہل فیاس یا ضرورتی

۶/۱۸۸۷

مکملہ مغلہ جہیز

بنام

امیرنگہ حبیبی

الفاظ ضمنیہ دفعہ ۲۰ مجموعہ مجریہ سند نام کی شرح کے طور پر جن جسکی سے اختیار کیا گیا تھا کہ یہ اجراء سے وارنٹ کوئی شخص گرفتار ہو سکتا ہے جسکی نسبت کوئی معقول شکایت نہ ہو یا معقول وجہ شک کی موجود ہو کہ وہ کسی جرم میں اوس قسم کے شریک ہے جو مجرمہ کا مجرم شریک ہے سند نام میں جو ایک قابل دست اندازی پولیس، کلکٹر، قاعدہ اب بندہ دفعہ ۱۰ و دفعہ ۱۱ سند نام کے تبدیل کر دیا گیا جس سے اختیار کیا گیا ہے کہ صرف نہ وہ اشخاص گرفتار کئے جائیں جنکو کوئی معقول شکایت ہو یا جسکی نسبت اس طور پر شریک ہوئے کہ معقول شکایت ہو جو مجرمہ کا مجرم شریک ہے اشخاص جن میں سے خلاف متعینہ خبر اسطور کی ہے مقدمہ بدامن منجات ستیخت مجسٹریٹ کا یہ طریقہ نہیں کیا گیا کہ پہلے جو بنا اس مجسٹریٹ اوس قسم کی جہیز لازم کو نہیں دی جکا خیال مجموعہ کی دفعہ ۱۰ میں کیا گیا ہے اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ مجسٹریٹ کی تجویز پر لیا گیا شہادت پیش شدہ کے غلط ہونے یا یہ کہ وہ اوس امر کے متعلق کسی شہادت پر لیا نہ کرنے میں قاصر رہا۔

لہذا اسکو تجویز کرنی چاہئے کہ ملازم نے اندر اپنے اختیارات قانونی مستحق گرفتاری کے کارروائی کی خواہ کیسی ہی سمجھی سے وہ اون اختیارات کے عمل میں لائے ہیں پیش آئے ہوں یہ چیزیات واقعی اس قدر کافی ہیں کہ ہم درخواست موجودہ رد و رد اپنے کوٹ کر سکیں اگر گرفتاری جائز ہی تو ایک فعل ناجائز کے متعلق ہیں، کوئی مجرمانہ علم اس قسم کا نہیں ہو سکتا جو ملازم کے خلاف اس عرض سے قائم کرنا لازم ہو گا کہ اوسکی نسبت تجویز شریک جرم حسب دفعہ ۲۲ مجموعہ تقریرات ہند ایکٹ ۱۸۵۷ء میں مذکور ہے دیکھو مقدمہ مکملہ مغلہ بنام ذرا بن یا پاجی (۱) یہ خیال کرنا اوسوقت لازم آتا ہے جبکہ مناجات ایک افسر پولیس کے اپنے قانونی اختیارات گرفتاری کے عمل میں لائے ہیں زیادتی ہوئی ہو کہ آیا اوس براہ بدینی یا عداوت اور اس علم سے کارروائی کی کہ وہ خلاف قانون عمل کر رہا ہے، تاوقت اس کے مقدمہ بنام ہم کہہ سکتے ہیں کہ کوئی وجہ نہیں کرنے کی نہیں ہے کہ مستطیل نے اوس قدر شہادت کا موازنہ غلط کیا ہے جو اون اعراس سے متعلق ہے جبکہ باعث سے ملازم کو ہر مودی متوفی کے گرفتار کرنے کی ترغیب ہوئی۔

گرفتاری فی الواقعہ غیر ضروری سختی کے ساتھ عمل میں لائی گئی لیکن ہم تسلیم کرتے ہیں کہ یہ متفق ہیں کہ دماغان قوانین نے اوس قسم کے افعال کی مخالفت جسکے مقدمہ بنام امانی کیس میں قصور وار ہوئے حکام ایف ڈی کیس کی گرفتاری پر چوڑی ہے اور ایسی گرفتاری معلوم ہوتا ہے کہ

زمان کی نسبت مثل تین لائی گئی۔
چونکہ گرفتاری توفی کی بالکل جائز تھی لہذا یہ ظاہر ہے کہ ملزمان کے خلاف کارروائی کی نسبت الزام متعلقہ دفعہ ۳۲ مجموعہ فقہیارات ہند ایکٹ ۱۹۰۸ء کے بہ کامیابی نہیں ہے۔
بین وجوہ ہم محکمہ ٹریٹ کے حکم میں دست اندازی کر کے اسے انکار کرتے ہیں۔
حکم خارج ہوا۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس بروڈ صاحب جسٹس و جارج ڈین صاحب جسٹس
ملکہ منظر قضاۃ
جنوں۔ ہندوستان فوجداری میں جنوں کا عذر مجموعہ فقہیارات ہند ایکٹ ۱۹۰۸ء دفعہ ۳۲
مقتضات دفعہ عقل معشرہ میں مواخذہ داری کا اندازہ حسب مائتات قانون۔
دفعہ ۳۲ مجموعہ فقہیارات ہند ایکٹ ۱۹۰۸ء دفعہ ۳۲ مواخذہ داری کا مقتضای عقل
میں بین قائم ہے ایسے ایسے اندازہ کی روش پر حیرت فعل کی تجویز کی جاتی ہے اور اس اندازہ اور اندازہ
بینی میں تیر گیا گیا ہے۔

قرآن شہانہ و پھر پہچون کو ایک کو ملہاری سے متعلق کرنا۔ وجہ اس جرم کی یہ بیان کی گئی کہ بچوں
کے رونے سے ملزم بچہ کو دھمکین قتل ہوا۔ یہ بیان کیا گیا ہے کہ سنا ہے کہ بچہ کی موت سے ملزم نے
بچہ کیا تھا اور اواز دے گا کہ بچہ کی موت کی خبر نہیں ہو کہ وہ قتل ہو گیا ہے کہ ملزم نے بچہ کو قتل کیا تھا۔
کوئی ملزم کا منہ نہیں کیا گیا اور ملزم نے پورا پورا اقبال کیا۔
بچہ کو زیر محنت کی کہ بچہ کو ملزم کو حیرت اپنے فعل کو جانتا تھا لہذا اس کی نسبت یہ قیاس کرنا
جائز ہے کہ وہ اس کی حیرت کو ہی جانتا تھا پس وہ مجرم قتل عدل کا ہے۔

یہ ایک استصواب ڈائیکورٹ سے حسب دفعہ ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۹۰۸ء
کے واسطے منظوری حکم سے اسے موت کے کیا گیا تھا جبکہ ملزم کی نسبت ہم فی بیکر صاحب
شش جن مقام ناسک نے صادر کیا تھا۔

ملزم پر جرم قتل عدل کا حسب دفعہ ۳۲ مجموعہ فقہیارات ہند ایکٹ ۱۹۰۸ء دفعہ ۳۲ کے مطابق
مقتدرہ منظوری حکم سے موت نہیں ملے گی۔

سے ہیں کہ وہ اس قابل نہیں رہتا کہ نوعیت اپنے فعل کی سبب یا یہ سبب کہ میں کوئی
 امر یہ جاکر رہا ہوں۔ اسکو صاحب کے قانون شہادت صفحہ ۱۹۰۵ اور ایفین صاحب کے قانون
 فوجداری صفحات ۸۶ و ۸۷ و ۱۳۱ کا حوالہ دیا گیا اس مقدمہ میں مطلق کوئی نیت قتل کر
 کی نہیں ہے۔

پانڈو کے بعد رقیم مقام وکیل ہر کار میں جانب سرکار۔ ملزم کو صاف طور پر یہ ثابت کرنا
 چاہئے تھا کہ وقت ارتحاج جرم کے میں اس فعل کی نوعیت کو نہیں جانتا تھا۔ مگر اس نے
 ایسا نہیں کیا صرف اس امر سے کہ ملزم حصہ در ہو گیا تھا یا یہ کہ اسکا دل مشتعل تھا وہ مواخذہ
 سے بری ہو گا وجہ یا قصد کا ہونا کوئی دلیل جنون کی نہیں ہے شہادت سے یہ ثابت نہیں ہوتا
 کہ ملزم سرسام میں تھا بلکہ ملزم کی زوجہ تسلیم کرتی ہے کہ وہ سرسام میں نہیں تھا اگر ملزم حالت
 سرسام میں ہوتا تو وہ پورا پورا اقبال بقبضہ کل حالات متعلقہ جرم کے نکر تا چونکہ عذر جنون
 ساقط ہوتا ہے لہذا ملزم کی نسبت صحیح طور پر جرم قتل عود کا ثابت قرار دیا گیا ہے۔
 برٹریٹ صاحب جسٹس۔ ملزم نے سیرجی کے ساتھ اپنے دو بیٹوں کو ایک
 کو لہاڑی سے قتل کیا یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اون سے بہت محبت کرتا تھا ملزم اس
 جرم کی وجہ یہ بیان کرتا ہے کہ میں تب دلرزہ میں تھا رہتا اور لڑکوں کو روٹنا شروع کیا اور میں
 سے مجھ کو غصہ آیا بعد ازاں قتل کے ملزم بستر پر گیا اور سو گیا۔ استفسار کے ملزم کی وضع
 ناموشی کی تھی اور اس نے کوئی قصد انکار کا نہ کیا اور اس نے پورا پورا اقبال لیا ہے مگر
 کوئی علامت غم یا افسوس کی ظاہر نہیں کی ہے۔

ملزم کوئی دن سے بخارا تھا مگر یہ نہیں معلوم کہ اسکو سرسام تھا اسکی زوجہ کا بیان ہے
 ملزم گفتگو میں غمزدہ نہیں کرتا تھا جب بخارا تھا تو وہ گہرا نانا تھا اور بیہوش ہو جاتا تھا بڑے
 شہادت یہ تجویز لازم نہیں آتی کہ ملزم نے حالت سرسام اپنے بیٹوں کو قتل کیا اگر ملزم حالت
 سرسام میں ہوتا تو اسکو اون حالات کی یاد ہوتی نہ وہ اقبال کر سکتا اگر وہ اسکی زوجہ
 بیان کرتی ہے کہ حالت بخارا میں وہ بیہوش رہے سدا ہو جاتا تھا تاہم یہ امر صاف ہے کہ جو
 کچھ وقوع میں آیا تھا اسکی واقفیت اسکو بخوبی تھی۔

صاحب جسٹس نے اس بحث پر غور کیا ہے کہ آیا ملزم حسب منشاء دفعہ بہ مجموعہ قصور اپنے
 نے قتل کے باعث اس فعل کی نوعیت کو جو اس وقوع میں آیا تھا یا اس امر کے ساتھ

مستند

کے قابل نہ تھا کہ جو کچھ میں کرتا ہوں وہ بجا یا خلاف قانون ہے اور صاحبِ دھرم نے اس امر کو خلافِ دھرم کے تجویز کر کے اس کی نسبت حکمِ نہایت موت صادر کیا ہے جو اس سیریل کی سیریل کے خلاف پانی کے دھرم پر جرمِ عام نہیں ہونا اور میں نے ایک نسخہ لکھا کہ اس میں بیان کیا ہے کہ اس کے خلاف اور وہ اپنے فعل کی نوعیت کو نہیں جانتا تھا اور دوسرا سیریل یہ بیان کرتا ہے کہ دھرم کے جو اس پر قرار نہ تھے اور یہ کہ وہ بیمار تھا اور یہ کہ اس کا اپنی زوجہ اور بچوں سے میل تھا اور یہ کہ بچہ بچوں کے کوئی شخص خود اپنے چھوٹے بچوں کو نہ مارے گا اگر دھرم کے جنوں کی سمیت ایسا اندازہ طبی کی روش سے جو تیرہ بجو دیکھا کہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے اپنی سیریل میں جو برس پر دھرمیں طریق شمس کے باب ۶۹ میں حوالہ دیا ہے تو ہماری رائے میں اس میں اس بحث کی تجویز بموجب اس سیریل کے کیا دے گی یہ ایک مقدمہ اسی قسم کا ہے جیسا کہ ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے بہت بحث کی ہے اور جن میں کہ قتل اور کھانا افعال قتل کے کوئی عملیات منور عقل نے ان الفاظ کے عام معنی کے بموجب نہ تھے بعض مقدمات میں وہ افعال ہوں اشخاص کے قابل میں عمل میں آئے تھے جو شخص ہلاک کنندگان سے نہایت قریب کا رشتہ رکھتے تھے اور جن سے وہ نہایت مانوس تھے۔ ڈاکٹر ٹیلر صاحب کی رائے میں ایسے جرائم انصافاً بچہ بقول اشخاص ذی دوش اور ذمہ دار کے افعال نہیں خیال کئے جاسکتے ہیں۔

مگر کیا ہی زیادہ مفصل اصول قانون اگر ذی کالیہ مقدمات کی نسبت ہونا ضرورہ اصول ہوں مقدمات پر جس کی تجویز مذکورہ جوروں کے ہر وقت ہو سکتی اور غیر مبطل اور نقصان دہ نہیں متعلق کیا گیا ہے صرف تین مقدمات ضرورہ کا حوالہ دینا ضرورہ ہو گا۔ مقدمہ بلکہ سیریل نام کریں آئینہ دہا میں دھرم پر جرم اپنے چاروں کے قتل کرنا لکھا گیا ہے اور ایک متفقہ بات ہے لیکن جب اس کی حالت تباہ ہوئی تو اس نے اپنے بچوں کو اس غرض سے جیسا کہ اس نے بیان کیا کہ وہ سرکوں پر مارے مارے نہیں لگا کر موت کر مار ڈالا ہے خیال اس کے دل میں اس بات کو آیا تھا جب اس نے اس جرم کا ارتکاب کیا اس نے خود سرکوں پر مار ڈالا ہے خیال اس کے دل میں آیا اور تجویز کے وقت کوئی جواب دہی نہیں کی گئی ہوں میں سے کسی نے بھی کوئی اپنی عملیات ہی اس کے منور عقل کی نہیں دیکھی تھی اس کی نسبت تجویزِ موت جرم جو کہ حکمِ نہایت موت کا صادر ہوا تھا لیکن ڈاکٹر ٹیلر صاحب و منبرہ کی سخت مخالفت کے باعث حکم مذکور نہ رہا ہے جنوں منوع ہوا ڈیکٹر صاحب کی کتاب طبع ششم ص ۱۲۷

نظائر فوجداری

جلد

۱۳۰

طلب اس مقدمہ کی بابت ایک برے قانونی عالم نے یہ ستر کر لیا، لکھنا اور اس کی عقل میں صریحاً منظور کیا تاہم اس کی نیت اور طرز ارتکاب اور ان افعال اور اس کے طریق سے بالکل برکتی فہم کی ظاہر ہوتی ہے مقدمہ گرین اسمتھ (۱۸۸۱ء) میں کیجہ بھی ثبوت منظور عقل کا نہ تھا صرف اس سے قندرت تھا کہ جو نوعیت جرم مرتکب سے اخذ کر لیا گیا تھا ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ اصول خوفناک ہو کہ خود جرم کو یا اس کے ارتکاب کے طریقہ کو بطور شہادت جنوں کے پیش کر دینا، اگر یہ مقدمات سے جیسے کہ یہ ہیں قطعی طور پر یہ نہایت ہو ہے کہ بعض صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں جو شہادت حاصل ہوتی ہے وہ صرف یہی ہے۔

مقدمہ ملکہ منظرہ بنام سرسی (۱۸۷۲ء) میں قیدی ایک مسکین اور بے شہرت کی ایک منظرہ خانہ میں نوکرتی وہ بے ترتیب حیض میں مبتلا تھی اور دواؤں کے بیٹوں حصہ پہلے خفیہ معاملات خانہ داری میں اس کے مزاج کی تندی ظاہر ہوتی تھی۔ اگر کم اس شہادت کو جو اس کے فعل قتل سے حاصل ہوئی مستثنیٰ کر دیں تو صرف یہی شہادت اس کے (عقلی) جنوں سہیلہ کی نسبت تھی اس نے باور چنانہ سے یا تو کسی خفیہ بیان سے حاصل کیا اور جو وقت دانی لکھ سے باہر تھی اس نے اسے آقا کے شیر خور بچہ کا کھانا کاٹ ڈالا۔ ڈاکٹر صاحب کی کتاب صفحہ ۲۶۶ ملاحظہ طلب جس جرم کا ارتکاب اس نے کیا تھا اور اس کو بخوبی جانتی تھی اور یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس فعل کو جرم تصور کرتی تھی اور اس بات کے جاننے کے واسطے کہ بچہ کو بہانہ ہو گی یا نہ ہو بصورتِ دریا سے شور مچانے کی وہ نہایت اضطراب ظاہر کرتی تھی اور جو کچھ کہ اس نے کیا تھا اس کو اس نے اپنے آپ کو کہہ دیا اس مقدمہ سے تین طبی ذریعے شناخت جنوں متعلقہ قتل انسان کے جو ڈاکٹر صاحب نے بیان کئے ہیں موجود ہیں یعنی نیت کا ہونا یا نہ ہونا کی کوشش نہ کرنا اور کسی دوسرے کا یہ کہنا ہونا قیدی نے باوصف نبوت جو دستور عقل کے رہائی پائی۔

مقدمہ ملکہ منظرہ بنام برٹن (۱۸۸۱ء) میں جرم لکھا گیا تھا کہ اس نے اپنی زوجہ کو اس کا کھانا کاٹ کر قتل کیا اس کی نیت اس جرم کے کرنے کی نہ تھی جو اس نے پہلے رات میں ہمارا اور بقرار تھا کوئی ارادہ اخفاء کا یا کوئی اظہار غم یا انوس کا نہ تھا ڈاکٹر نے اپنی شہادت میں اس فعل کو متعلق ایک جوش ناگہانی قتل انسان کے بیان کیا لیکن صاحب جج نے اس رکے انکار

یہ مقدمہ
میں
نہایت
مشہور
ہو گیا

۱۳۹
ملکہ مظفر
نام
کشمین

کیا کیونکہ یہاں جوش غیر قابل اسناد کا موجودگی عقل کامل کے واسطے جواز ہر جرم کے کافی ہو گا مگر ڈاکٹر سٹیڈ صاحب تحریر فرماتی ہیں کہ یہ بات بہت قرین قیاس ہے کہ عقل کامل کا موجود نہیں ہونی کوئی شخص ذی عقل حالات مذکورہ بالا میں ایسے فعل کا مرتکب ہو گا جتنا قابل برکسی کے قیدی کے قید کرنے کی کوئی زیادہ وجہ معلوم نہیں ہوتی باوجود اسکے وہ ملزم قرار پائے گا اور برکسی رہا ہو گیا اور وہ یہ بھی فرماتے ہیں شائد اس کی طبیعت میں یکا یک دھوکا پیدا ہو گیا ہو اور بیشتر ملزم کے طریقہ گفتگو سے نہ ظاہر ہو ہو جیسی کہ صورت مقدمہ گرین اسمتھ (۱۱) نسبت مقدمہ برکسی (۱۲) کے مشارالہ فرماتے ہیں وجود جنوں محض ایک مسئلہ قانون ہے جو کہ فعل ارتکاب شدہ طریقہ ارتکاب فعل مذکور پر مبنی ہے اور طریقہ مقدمہ مذکور و نیز مقدمہ ملکہ مظفر نام اسٹویل (۱۳) کی تقلید و ملکہ مظفر نام برٹن (۱۴) میں نہیں کی گئی کیونکہ عموماً عدالت قانون کسی صاف اور صریح ثبوت فتور عقل یا اخلال حواس پر جو قبل یا وقت ارتکاب جرم موجود ہو دیکھنا چاہتی ہے کہ کتاب ٹیلر صاحب صفحہ ۹۲۷) نیز دیکھو فرمایا ہے عدالت مقدمہ منجانب ہیرن رالف صاحب مقدمہ ملکہ مظفر نام ملین (۱۵) اور پھر دیکھو ملکہ مظفر نام (۱۶) ایسے سب مقدموں کے تصفیہ میں جیسا کہ جواب دی مقدمہ برکسی (۱۷) میں تحریر ہوا قواعد عام متعلق نہیں ہو سکتے۔ ہر ایک مقدمہ بلحاظ ادا و واقعات خاص کے جو اس کے متعلق ہوں تفصیل ہو جائیگا۔ ہمیں مقدمہ ہذا کا ادا و تین مقدمات سے جو کا ہم نے حوالہ دیا ہے۔ مقابلہ کر میں ہم نے غلط نہ کیا ہے کہ اگرچہ خود ملزم نے ایک وجہ جرم کی بیان کی تھی مگر وہ بالکل ناکافی اور غیر معقول تھی یعنی اوس سے کہ کسی معقول جو مقدمہ گرین اسمتھ (۱۸) کے ہی کوئی پیش مندی ثابت نہیں ہوتی ملزم کو خدائیاں مقابلہ کرین اسمتھ کے زیادہ ناگہانی طور پر ہوا مثل یہ مقدمہ مذکور کے کوئی پیش مندی یا پوشیدگی نہ تھی نہ اقدام فرار نہ رنج نہ تاسع بلکہ مقدمات میں ملزم کسی مشترک فعل سے زور ہوا تھا اور ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق مقدمہ ہذا میں مثل مقدمہ انگلستان کے ملزم پر مجرمہ ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

مگر ادا و اصول کا متعلق کرنا ہمارا فرض ہے جو عدالتوں میں تسلیم ہوئے ہیں اور یہاں ادا و انگلستان میں دراصل کیا ان میں ادا اگر ذمہ داری کی قانونی چالچ جو مقدمات فتور عقل کے واسطے دفعہ ۴۴ مجموعہ تقریرات ہند (الکٹ ۵۵) میں مندرج ہے مقدمہ اس متعلق کجاو (۱۹) سید کل وکیل ریلوے جلد ۱۰ صفحہ ۴۴-۴۵ سید کل کرٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴ سید کل کرٹ جلد ۱۰ صفحہ ۲۹

رہی پھر جرم سائر زمرہ میں جن میں ملزم ہوا ہے اس کے مقدمات فرجاری عائد ہوئے ہیں۔

۹۱۰۰۷
نظائر فوجداری
تألیف مولانا محمد رفیع

واسطے نامکس ہوگا اور فیکہ یہ تجویز ہوگا کہ ہمارے سین وہ مبتلا ہوتا ہر سام پیدا ہوگا اور اس
علم طب مولانا محمد رفیع صاحب صفحہ ۱۰۸ میں بحث متعلقہ معالجات طلب نامہ وہ بخار کے
باعث سے عہد و رہوگی ہوتا اور اسکو بر داشت آواز کی نہ ہتی وہ بقول اپنی زوجہ بہر انتہا
اس کے خیالات منقشر ہو گئے تھے گلاس بات کی شہادت نہیں ہے جیسا ہم اوپر بیان کر چکے ہیں
کہ ہمارا یہ تجویز کرنا جائز ہو کہ ملازم پہنچل کی ماہیت سے فائدہ ہوا اور اگر وہ اسکی ماہیت سے واقف نہ ہو
بہرہ کی نسبت قیاس کرنا جائز ہے کہ وہ اسکی نوعیت مجرمانہ سے واقف نہ ہوتا۔

لہذا پہلو وہ تجویز ثبوت جرم متعلقہ مناسبتیں مع لے غیب دفعہ ۳۰۰ مجموعہ فقہیہ ہے
راہیکٹ ۵۰۰۰۰۰۰ کے تحریر قرآنی ہے بحال رہی چاہے لیکن کیا ایسا نہیں ہے ہمیں سبب
موت کا حکم صادر فرمایا جائے و ہماری رائیں حکم سزا کے جس دوام بعہود ریاستہ واسطے ایضاً
انصاف کے کافی ہوگا۔

حکم سزا کے موت مصدرہ صاحب شش جج کے بحال رہنے سے انکار کرتے ہیں اور ملازم
کشمش ولد ڈاکو کی نسبت حکم سزا کے جس دوام بعہود ریاستہ صادر فرماتے ہیں۔
ہر یہ بھی ہدایت کہتے ہیں کہ کارروائیاں بھنور عالی جناب گورنر جنرل صاحب بہا و بلال
کو نسل سوا یک نقل ہمارے فیصلہ کے و تیرجاری سفارش کے روانہ ہوں گے کہ گرفتار سے مقدمہ
پر لحاظ کو نسل کو تحریک کیجا کہ کوئی خاص سفارش اس بات کی نہیں کرتے کہ ملازم کے ساتھ
اس بلور پر عمل دیا نہ کرنا چاہیے ہم صرف یہی تحریر کرتے ہیں کہ وجہ مقول اس بات کی ہو جو ڈاکو مقدمہ
ڈاکو کو قسم مقدمہ کریں آئندہ و برائی کے تصور کریں جنکی نسبت اسے بڑے مستحق قصاص ہے
و اکثر یہ صاحب جن تجویز کرتے ہیں کہ اس کے وجود میں جنون قتل انسان کا اکثر عمدہ طور سے ثابت
ہوتا ہے کہ ہمیں حالت عقل اشخاص ملزمان کی بوقت ارتکاب افعال قتل اس قسم کی ہوتی ہے
کہ دیوانگی کی بنا پر اسکی سزا جائز کیا جاسکتی ہے ہم بہر حال کہہ سکتے ہیں کہ ہم نے قانون کو
بحقیقت معجودہ واقعات سے متعلق کیا ہے یہ مقدمہ اس قسم کا ہے کہ ہمیں علامہ
شاہد حالت ولی ملازم کو زیادہ ظاہر کریں اور اگر معافی نہ ہو تو تبدیل یا تخفیف حکم سزا کی جائے
بہر حال ہو۔

تجویر ثبوت جرم بحال اور حکم سزا کے موت سزا کے جس دوام بعہود ریاستہ
تبدیل کیا گیا۔

مقدمہ نظر ثانی فوجداری

ملکہ معظمہ قصبہ
اجلاس برڈو صاحب حبش و جارتین صاحب حبش
نام
کتاب شادوت از منبر اسلام، وفات ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ - اقبال جو روپر و عمدہ دارالعلوم گیارہ

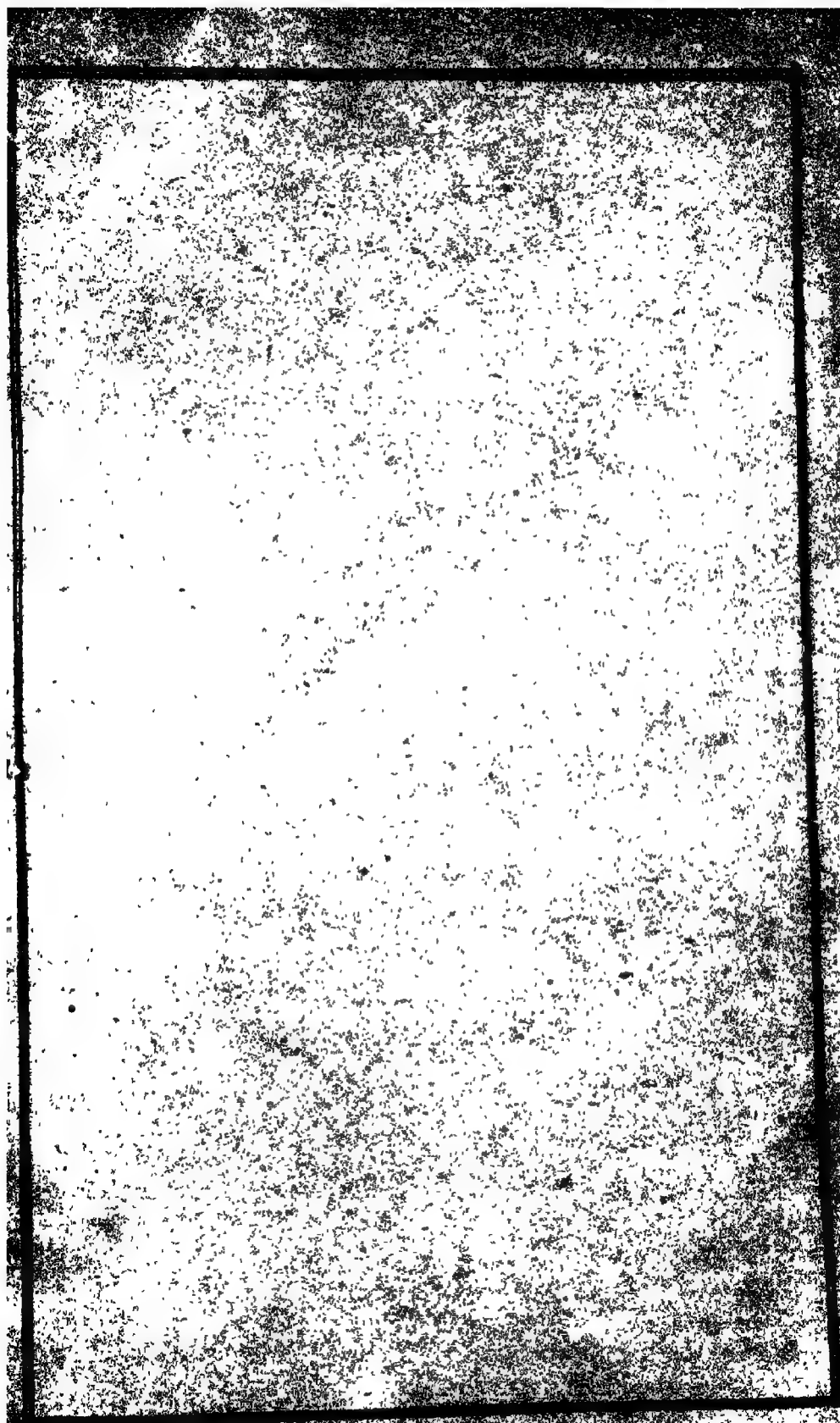
میں پر لازم سرفہرست جو اس کا گیا تہا اتنا تحقیقات پولیس میں ملزماں نے یہ بت سیکہ کیا کہ انہوں نے
غلہ لیا اور اس کا ایک گھرے میں کہسکوا دہنوں نے اوسی وقت پیش کیا چسپا دیا تہا جو جواز کلاطھر
ملی اور جو کار جو رہی گئی تھی اوں دولوں کا ایک ہوا حسب اطمینان مجسٹریٹ مجوزہ کے مجوزہ فیہ
ان اقبالات کے ثابت نہیں ہوا اور برہنہ ان اقبالات کے ملزماں پر حسب م سرفہرست
ثابت قرار دیا گیا۔

تجویر مہوتی کی جب خود قید پانچ جوار کو پیش کیا تو برآمد ہونا خود اوستے فصل سے دفعی عین آیا ورنہ بذریعہ کسی اطلاع کے جو نامبر و گان نے دی ہو۔ پس دفعہ ۲۷۔ ایک شہاد مستحق نہیں ہے اور کو پیش کرنا مال کمانا بت ہوا جو اگر قبائل مشہور و برہم پور میں کے کیا گیا شہادت میں قابل مقبول کے نہیں ہے، مقدمات قیصر ہند نام پنجم (۱) و مکملہ مقدمہ قیصر ہند نام بالوال لال (۲) کی تصدیق کی گئی۔

مذاہب کا کیا اور ہیکہا پر الزام بددیانتی سے ۶ دسمبر ۱۸۸۷ء کو اڈھٹا لے جانے جو اڈھٹا کا کہنا
مسمیٰ راہی جہاز سے لٹکایا گیا اٹھائے تحقیقات پولیس میں نامہ دکان نے رو برو پولیس
کے یہ تسلیم کیا کہ وہ جہاز لٹنے اور اڈھٹا ایک گھنٹے میں چپا دیا تھا کہ جب کو اڈھٹا نے
اوس وقت تکش کیا غصہ لٹنے خوب تنخواز اس مقدمہ کی لگی اون کو اڈھٹا کو مسمیٰ سمجھا
جینہوں نے یہ اظہار دیا کہ مذاہب نے سرفہ کا اقبال کیا او سال بوجہ اقبال مذکور کے برآمد ہو اڈھٹا
ان اقبالات کے حاکم موصوف نے نامہ دکان پر جرم سرفہ کا نامت قرار دیا اڈھٹا کا کیا کو کیا
قید سخت کی سزا دی اور لجا اڈھٹا جرم سابق ہیکہا کے اڈھٹا کو حکم دیا کہ وہ اڈھٹا کو سخت رہیں

تفکیر ثنائی ضمیمہ فوجداری فیروز، ۱۳۸۶ء

(۱) انڈین لٹریچر ٹرسٹ کی قیادت میں ۱۹۵۶ء میں انڈین لٹریچر ٹرسٹ کی قیادت میں ۱۹۵۶ء میں ۵۰۰



کتاب
مجموعہ
نور
نور
نور

قید نے کوئی جوابی نہیں کیا اور اس کو تسلیم نہ کیا کہ وہ بیمار ہے۔
برطبق اسکے مجسٹریٹ ضلع نے یہ استصواب کیا ہے۔

تیسری ماہ میں یہ فیصلہ چند وجوہ سے غلط ہے اول وجہ یہ ہے کہ دفعہ ۶۹ مجموعہ تعزیرات ہند بظاہر اس
غرض کے لئے نہیں وضع کی گئی تھی کہ وہیں اس قسم کے مقدمات شامل کئے جائیں۔
اسیے نسل میں شرکت عورت کی میری رائے میں فعل نہیں کہی جاسکتی اور نہ وہ کسی غیر سے
حرکت چھائی قرار دیا جاسکتی ہے بغرض اس امر کے کہ عورت کو اپنے مرض سے واقفیت ہی ہو جبکہ اس مقدمہ میں
بیان کیا گیا ہے کسی طور سے عقلیت اس فعل کا ایک جز نہیں ہے تہملہ دو دفعات ۲۰۰۳۶۹ کے معلوم ہوتا
کہ وہ غیر زیادہ متعلق ہوگی گو مجھ کو یقین ہے کہ وہ نہ یونین میں سے کوئی دفعہ متعلق مقدمہ نہیں ہے۔
چونکہ تجویز سرسری ہوئی ہے اسلئے کوئی تحریری شہادت علاوہ خانہ درجستہ کے نہیں ہے جس سے
میں کسی طور سے یہ امر ظاہر نہیں سمجھتا کہ بوقت ہم صحیحی عورت کو اپنے مرض سے واقفیت تھی بوقت تجویز
مقدمہ دہ کے اس اقبال کرے کہ وہ جسکے مرض آشک تھی یہ امر ثابت نہیں ہوگا۔

”یہ ظاہر ہے کہ مجسٹریٹ نے کوئی شہادت اس نتیجہ اجماع کی نسبت نہیں لی کہ یا وہ فعل ایسا تھا یا نہیں ہیں
سے مشکل پہلے اسے مرض کا تھا جو زندگی کے لئے خطرناک تھا میں نے کاغذات میں اس خطا کا شامل
کرنا مناسب سمجھا ہے جو اس مقام کے انفسراج نے نام لکھے صاحب یہی ہے جس سے بادی النظر میں وجوہ
یقین کرنا اس امر کے لئے جانتے ہیں کہ وہ فعل ایسا تھا یا نہیں تھا اگرچہ خاص اشخاص اسلئے تھاملائے اور نام لکھا گیا
تھیں یقین کرنا کہ اس امر کا نہیں ہے بلکہ کہ اس مرض آشک بالاعمال اسکی حالت ابتدائی کے زندگی کے
لئے خطرناک ہے یا نہیں اور چونکہ غالباً یہ بحث پیدا ہو سکتی ہے لہذا میری یہ درخواست ہے کہ اگر کوئی نمٹ وکیل
مقرر کرنا مناسب سمجھے تو میری فیصلہ استصواب بلالسی مقرر کیلئے کہ بتائیں ثبوت جرم کے بحث کیجا سکے گی
آپیل اور صاحب ہی این متعلقہ چنانچہ سرکار مقدمہ کے قیود پر نہ نام کر پلاوا اور کتابیں صلیبیت کے جلد ۱۶۷ کا
منجانب دیکھ کوئی حاضر نہیں ہوا۔

دیکھت صاحب جسٹس اگر یہ بات حق ہی کیجئے کہ ایک مرض خطرناک و عقلیت تسلیم نہ کرتی ہے اور نہ
عمل سے محبت ہونے سے بلا لٹا خاص متعلقہ جو نوٹک شخص ہوا ہے اور وہ بالعموم شہر کے ایک صاحب کوئی کہی نہیں
ہیں بلکہ یہ مقدمہ میں کوئی آدمی تھا وہ جو دنا کا قابل السنہ حسبہ فعات، اہل و عیال و عورت ہند کے تھاملائے اور نام لکھا گیا
ہے جسکے شہادت اور کوئی چاہئے کہ محبت کی توفیق بغلانی منجانب شخص لکھ کر کوئی اسلئے کہ تجویز ثبوت اور حکم نہ کر سکیں
تجویز ثبوت جرم اور حکم نہ کر سکیں ہوا۔

صیغہ اپیل فوجداری

اپلاس ویٹ صاحب جسٹس واپس بانی ہر اس صاحب جسٹس کے ایک کس ویکٹ
ملکہ معظمہ قصیرینہ بام
میونسپل ایکٹ کنٹری (۱) سیکشن ۶۶-۶۷ میں مبیہ کا اپنی خاص دکان میں اختیار میونسپل
کا ایسی فروخت کے روئے کار مارکٹ کی تعریف۔

۱۱- اگست ۱۹۵۷ء
صفحہ ۱۰۶

اجرا آباد کی میونسپلٹی نے ایک اشتہار اس مضمون کا جاری کیا کہ کوئی شخص میونسپل مارکٹ
(یعنی بازار) سے چھ سو گز کے اندر دکان بغرض بیچنے خریدنے یا بیروہ کے پبلینس کے کہنے کے نام پر اور
اور کوئی شخص خلاف وندی اس اشتہار کے عمل کرگا تو اس کا تدارک حسب قانون کیا جائیگا۔

لہذا ان کے ایک مکان کو ایہ پیرا اور میونسپل مارکٹ سے چھ سو گز کے اندر داخل کرنے پبلینس
میونسپلٹی کے دکان واسطے بیچے بیروہ کے کوئی میونسپل رجسٹرڈ ہر شخص اس طرح ثابت ہوئے کیا اور پانچ پانچ
روپیہ چھوڑا گیا میونسپلٹی ضلع باندھ لال نقد دیا گیا (۱) کے جو بیروہ ہر کم سزا کو موقوف کیا

مجموعہ میونسپلٹی کو حسب دفعہ ۶۶-۶۷ ایکٹ یعنی سیکشن ۶۶-۶۷ میں مبیہ کرنا اختیار ہے کہ کوئی
شخص کسی جگہ کو اس کے میونسپل مارکٹ یا دیگر مقامات کے بجائے واسطے بطور مارکٹ کے استعمال کئے جائے گا
لیسنس دیا گیا ہو بطور مارکٹ کے استعمال نہ کرے لیکن میونسپلٹی کو ایسا اشتہار جاری کرنے کا اختیار حاصل
نہیں ہے جو دیگر مقامات پر سو اسے مارکٹ کے طور پر استعمال بیچے خریدنے وغیرہ کے استعمال ہو سکتے ہوں ورنہ
جو کہ لہذا دکان کو اسے صرف بغرض بیچے بیروہ کے استعمال کرنے کے لئے دینے واسطے بیچے خریدنے کے کہ

جس میں میں جو ناظر غلط ہے لہذا اس کی معذرت دفعہ ۶۶-۶۷ ایکٹ کے دیکھ کر اسے استعمال پر موقوف نہیں ہو سکتا
اگر میونسپلٹی کی ممانعت کا یہ مقصد تھا کہ وہ لوگوں کے اس حق عامی کو موقوف نہ کرے کہ اپنی دکانوں کو اپنی چیزوں
کے بیچنے کے لئے استعمال کریں تو پھر نیز نہ تیار اس اختیار کے ہے جو بیروہ کو موقوف نہیں کیا گیا ہے۔
جس مکان کو لہذا نے واسطے بیچے اپنی چیزوں کے استعمال کیا وہ حسب دفعہ ۶۶-۶۷ ایکٹ میں مبیہ کرنا ایک مقررہ

مقتضات میروہ و لہذا بام اور ہر میں میونسپلٹس (۱) کی تعلیم کی گئی

مقررہ دیا گیا کہ (۱) کی تصریح کی گئی

اپیل فوجداری سیکشن ۶۶-۶۷

ظاہر و مخفی

ملک
نام
مکن

پہلے مناجات گورنٹ بھی بناراضی حکم جی فی رید صاحب مجسٹریٹ لاہور اول احمد آباد مشعر منسوخی
تجزیر ثبوت جرم و حکم سزا ملزمان پر اعظم جیٹال ہری بانی انجیری مجسٹریٹ درج دوم نے صادر کیا تھا۔
۱۔ مارج مشعر کو میونسپل ایماڈاؤٹے ایک اشتہار بدین معنون شائع کیا کہ کوئی شخص بالیسنس کے
میونسپل مارکٹ سے چھ سو گز کے اندر دکان واسطے بیچے نہ کرے اور یہ کہ کوئی شخص غلام
ورزی اس اشتہار کے عمل کرے گا تو حسب قانون تدارک اؤسکا کیا جاوے گا اور اس اشتہار کے سہ ملزمان نے
ایک مکان کرایہ پر لیا اور دکان واسطے بیچے شرفون کے میونسپل مارکٹ سے چھ سو گز کے اندر بھال
کرے لیسنس میونسپلٹی کے کوئی۔

اوپر میونسپلٹی کے سکریٹری نے حسب دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۸۸۳ ملزمان پر استغاثہ کیا۔
مجسٹریٹ درج دوم نے ملزمان پر جرم ثابت تجویز کیا اور پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کا حکم صادر کیا برطبق
پہلے مجسٹریٹ ضلع نے بتقدیر مقدمہ راجہ بابا کو جی (۱) کے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کیا۔
بناراضی اس حکم برات کے گورنٹ بھی نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔

آئیڈیل راؤ صاحب ہی این مڈل ایک مناجات سرکار مقدمہ راجہ بابا کو جی (۱) لفظ جملہ کی تعریف پر چوکیٹ
بھی ۱۸۸۳ میں منسوخ ہے مٹی ہے لیکن وہ تعریف بذریعہ ایکٹ نمبر ۱۸۸۳ کے منسوخ ہو گئی یہ ایکٹ
۱۰۔ ایکٹ ۱۸۸۳ کو قبل از کتاب جرم کے نافذ ہو چکا تھا نظیر مذکور جسیر عدالت ماتحت نے استدلال کیا ہے
متعلق نہیں ہوتی ضمن ۱۱ دفعہ ۱۱۔ ایکٹ بھی نمبر ۱۸۸۳ میں یہ لکھا ہے کہ اگر خلاف ضمن (۱) کے مال واسطے
بکری کے کوئلہ کہا جاوے تو وہ قابل سزا ہے یعنی اگر وہ ایسی جگہ پر کوئلہ کہا جاوے کہ جسکی نسبت میونسپلٹی
کی یہ ہدایت ہو کہ بطور مارکٹ کے استعمال نہیں کیا ورنہ اس مقدمہ میں ملزمان نے دکان واسطے بیچے شرفون
کے خلاف اشتہار ۱۱۔ مارج مشعر کے کوئی پس وہ حسب دفعہ ۱۱ مستوجب سزا ہیں
ملزمان کی طرف سے کوئی حاضرت نہیں ہوا۔

ولیسٹ صاحب جسٹس۔ پہلے مناجات گورنٹ بھی بناراضی حکم مجسٹریٹ
ضلع احمد آباد مشعر منسوخی اؤس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے ہے جو مکن ہر جیون اور روتی
کو پیر اعظم جیٹال ہری بانی انجیری مجسٹریٹ درج دوم نے بعلت جرم فروخت کرکاری
بالیسنس کے بموجب دفعہ ۱۱ میونسپل ایکٹ بھی نمبر ۱۸۸۳ کے صادر کیا۔

معلوم
کوئی شخص
نام
میں ہرچیز

میں جو پہلی بار اس کے بارے میں ایک اشتہار میں مضمون کا جاری کیا کہ کوئی شخص
میں جو پہلے مارکٹ سے چھ سو گز کے اندر کسی جگہ کو بطور مارکٹ کے واسطے بیچنے نہ کاری یا بیوہ
کے بلا لیسنس کے استعمال نہ کرے اور اگر کوئی شخص خلاف دہدی اس اشتہار کے عمل کرے گا
تو اس کا پورا حق قانون کے تدارک کیا جائیگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ مزارقہ مقدمہ ہمارے ٹیکس پول مارکٹ سے چھ سو گز کے اندر ایک مکان کے
پر لیا اور وہاں واسطے بیچنے بیوہ کے بلا لیسنس میں پولی کے کوئی مجسٹریٹ درجہ دوم سے جرم ثابت
کچھ نہ کیا اور حکم سزا صرف پانچ پانچ روپیہ جرمانہ کا صادر کیا مجسٹریٹ ضلع سے اسناد لاں فیصلہ
سابق عدالت ہلا کے جو ان میں لا پورٹ سلسلہ بیٹی جلد ۲۴ میں صفحہ ۴۲ چھاپا ہے تجویز ثبوت
جرم اور حکم سزا مذکور کو منسوخ کیا۔

ایک پہل میں عدالت میں اس بنا پر وارنٹ ہوئے کہ چونکہ تعریف لفظ جگہ کی ایک ایسی چیز
ہے کہ میں مندرجہ سے بذریعہ ایک مجسٹریٹ کے منسوخ ہو گئی لہذا میں پولی کو یہ کہنا
اختیار حاصل تھا کہ کوئی جگہ یہی تعریف بیچنے کسی ایسی چیز کے استعمال نہ کی جائے اور
وہ فیصلہ میں کا مجسٹریٹ ضلع نے اپنی تجویز میں حوالہ دیا ہے اس مقدمہ سے متعلق
میں ہوتا۔

بھٹ اول جو واسطے تجویز کے پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ آیا اشتہار مذکور فی الواقع اند
دوسرے اختیار کے جو از روئے دفعہ ۱۶ میں پول ایکٹ کے دیا گیا ہے دفعہ مذکور میں یہ لکھا ہوا ہے
میں جو پہلی کو یہ ہدایت کرنا ہائے ہو گا کہ کوئی جگہ بطور مارکٹ کے واسطے بیچنے ہاؤزوں اور
گوشت اور چھل اور نہ کاری کے جو انسان کے کھانے کے واسطے کام میں آتی ہے یا بطور مساجد
سوانے سرکاری مارکٹ اور مساجد کے ... یا ایسے مارکٹ یا مساجد کے جسکی بابت بیوہ پولی
نے لیسنس یا ہوا استعمال نہ کیا جائے گی الخ۔

میں ۲۔ ایکٹ مذکور میں یہ لکھا ہے کہ کوئی شخص خلاف ایسی ہدایت کے یا بلا ایسے
کے حکم اور ذکر کیا گیا کوئی ایسے ہاؤزوں یا چیزوں کو بیچے گا یا بیچنے کے واسطے کہوں کر مارکٹ
یا کسی جگہ کو بطور مساجد کے استعمال کرے گا وہ منسوب دوسرے مارکٹ یا ہوا استعمال نہ کرے
اس میں کوئی روئے میں پولی کو یہی ہدایت کرنے کا اختیار حاصل تھا کہ کوئی شخص کسی جگہ کو
مساجد یا پولی مارکٹ یا دیگر مقامات کے جسکی بابت ہوا مارکٹ کے کام میں لایا گیا لیکن یہ

مقدمہ
مکتبہ مطبوعہ
بنام
کنز و جہون

ہو بطور مارکٹ کے استعمال کرے ایسا اشتہار جاری کرے کہ ایک اختیار میونسپلٹی کو حاصل نہ تھا دیگر مقامات پر جو سوائے مارکٹ کے اور طور پر واسطے بیچنے ترکاری وغیرہ کے استعمال ہو سکتے ہوں موثر ہو۔
مزدان مقدمہ ہڈائے ایک مکان واسطے جمع کرنے اور بیچنے ایک خاص قسم کے میوے (شیرین) کے اور نہ واسطے بیچنے ترکاری کے کہ جس معنی میں عنوان یہ لفظ لایا جاتا ہے کہ یہ پر لیا پس بحث واسطے بخونہ کے یہ ہے کہ اس مقدمہ میں کوئی دکان کا بلا لینس کے ہنزلہ ایسے استعمال ایک مارکٹ کے ہے کہ جس سے یہ فعل میونسپلٹی کی مخالفت میں داخل ہوا اگر یہ فرض ہی کر لیا جائے کہ زمان کا استعمال کرنا دکان مذکور کا ایک معنی میں ہنزلہ استعمال کرنے اور اسے بطور مارکٹ کے ہے تو یہی دوسرا اثر مخالفت مندرجہ ذیل مذکور کا نہیں ہو چنانچہ سکنا کیونکہ صرف میوہ بیچنے کے واسطے وہ دکان استعمال کی جاتی تھی اور نہ واسطے بیچنے ترکاری کے اور دفعہ مذکور میں کوئی بات ایسی نہیں کہ جس سے ہم کو ذمہ میوہ کا اوس میں داخل کرنا جائز ہو۔

اگر میونسپلٹی کی مخالفت کا یہ مقصود تھا کہ وہ لوگوں کے اس حق خاص پر موثر ہو کہ وہ خاص اپنی جگہ کو اپنی چیزوں کے بیچنے کے لئے استعمال کریں تو یہ اثر غیر ملکی تھا اور اوس اختیار کے ہے جو میونسپل ایکٹ ایسی کے دیا گیا۔

لفظ مارکٹ کی تعریف ایکٹ میں مندرج نہیں ہے اور قبل اسکے کہ ہم کسی خاص جگہ کی نسبت یہ کہہ سکیں کہ وہ بطور مارکٹ کے استعمال کی گئی یا نہیں بلکہ اودن مقدمات کا دیکھنا ضروری ہے جو عدالت انجمنان سے نسبت حقوق مارکٹ کے مفصل ہوتے ہیں۔

مقدمہ دی میر وغیرہ آف لندن بنام لوڈ (۱) میں جو کوئٹس بیچ میں ہوا تھا کا کہ بن صاحب جسٹس نے یہ فرمایا ہے قائم کرنا ایک نئے مارکٹ کا اور بڑا اور اسکے پورے مارکٹ کے مکان کے حقوق میں خلل ڈالنا بنفسہ قابل نالش نہیں ہے یہ فعل صرف ایسی وجہ سے قابل نالش ہے کہ اوس کے خلل واقع ہوا ہے لیکن ضرور نہیں ہے کہ حقوق مارکٹ میں خلل ہونے کے لئے بنایا مارکٹ قائم کیا جائے خلل کسی ایسی بات سے ہو سکتا ہے جو بمقابلہ بنایا مارکٹ قائم کرنے کے بہت ہی کم خفیف ہو پس مدعیان کی طرف سے ثابت ہونا کافی ہے کہ مدعیان کے حقوق مارکٹ میں خلل واقع ہوا ہے۔
جلد نظر میں ہے کہ میونسپلٹی ان پر نظریہ سے زیادہ قومی معلوم ہوتی ہے کہ اوس سے صرف اس قدر قائم ہوتا ہے کہ استعمال کسی جگہ کا بطور مارکٹ کے کہ جس سے کسی اور مارکٹ میں خلل واقع ہو صرف اسی اثر سے قائم نہیں ہوتا کہ وہ جگہ بطور دکان کے کام میں لائی گئی بلکہ اس علاقہ اور اسکے

عوض ملے
مقدمہ میراث

تمام
میں ہر چیز

کوئی اور بات اس کے ثابت کرنے کے لئے ہوتی ضرور ہے کہ حقوق مارکٹ میں ضل فافع ہوا۔
مقدمہ میراث میں چتر نام لائیس (۱) میں جیل صاحب اسٹریٹ روڈس نے بعض ۳۰۰ یہ تحریر کیا
ہے زمانہ حال میں کسی مرتبہ یہ تحریر ہو چکی ہے (گورنمنٹ سابق میں کچھ ہوا ہو) کہ معمولی قاعدہ یہ ہے کہ
کوئی شخص خود اپنا مال خود اپنی دکان میں بلسلہ معمولی کاروبار کے حسب دستور بیچے تو اس سے
ضل مارکٹ میں نہیں ہوتا ضل ہوتے کے لئے کوئی اور بات علاوہ اس کے ثابت ہونی چاہئے یہ
ظاہر کرنا اس وقت میرے لئے ضروری نہیں ہے کہ اور کیا کیا بات ہوتی چاہئے جو کافی مقدمہ حال
میں مجھ کو کوئی شہادت ضل کی معلوم نہیں ہوتی بجز محض اس امر کے کہ مدعا علیہم اپنا ہی مال خود اپنی
دکان میں بلسلہ کاروبار فروخت کرتے ہیں میری رائے میں یہ اور بزرگ ضل انداز میں مارکٹ کے نہیں
ہے اور اپیل ڈسٹس ہونا چاہئے۔

اوسے مقدمہ میں بعض ۳۰۰ کاٹن صاحب لارڈ جسٹس نے یہ فرمایا ہے تیر گاہ یہ قرار پایا
ہے کہ جب تک کہ کوئی حق قدیم ثابت نہ ہو کہ جس سے حق خاص مالکان مارکٹ کو حاصل ہوتا ہو گا
اپنی دکانوں میں اپنا مال باٹ کے دن بچنے سے منع نہیں ہیں اس مقدمہ میں مدعا علیہم اپنا
مال اپنی دکانوں میں بطریق معمولی اپنے کاروبار کے بیچتے ہیں کوئی شہادت یہ ثبوت اس امر کے
نہیں ہے کہ مجید عاری رکھنے اپنے کاروبار کے وہ دوسروں کا مال لے لیتے ہیں اور اسکو دکان
پر بیٹے دیتے ہیں یا کہ دے مارکٹ میں لوگوں کو اپنے پاس بولانے کی التجا کرتے کے لئے جا یا کہ
ہیں بلکہ وہ محض اپنا ہی مال اپنی دکان بطریق معمولی کاروبار کے بیچتے ہیں۔

اوسے مقدمہ میں بعض ۳۱۱ باون صاحب لارڈ جسٹس نے یہ تحریر کیا ہے (۱) اور ان کی تحریر کی تائید تحریر
جے مقدمہ میراث میکس فیلڈ بنام بیٹلی (۲) میں یہ تحریر کیا ہے (اور ان کی تحریر کی تائید تحریر
میرن پارک صاحب لارڈ ایچر صاحب مندرجہ مقدمہ میراث میکس فیلڈ بنام چپ میں (۳) سے
ہوتی ہے) کہ کوئی مقدمہ ایسا نہیں ہے کہ جس میں یہ تحریر ہوئی ہو کہ محض فروخت کرنا ایسی
امتیاز کا جو مارکٹ میں فروخت ہوتی ہیں مارکٹ کے دن کسی شخص کی دکان خاص میں جو اندر
حدود مارکٹ کے نہیں ہے قانوناً محض اس مارکٹ کے ہے۔

یہ سب مقدمات پہلے شک دیوانی کے ہیں مگر اسلئے ان میں سے کسی کے ان سے یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ مارکٹ کی شرطیں کیا گیا ہیں۔

(۱) لارڈ جٹ ہائرس ڈوئین جلد ۱ صفحہ ۳۰۰ پر پورٹ بائبل وائٹ لائیس صاحبان جلد ۱ صفحہ ۳۰۰

برہنہ اس نظر کے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زمان نے اس دکان کو واسطے بیچنے کے کارسی کے
یعنی اشتہار کو بطور مارکٹ کے استعمال نہیں کیا۔

عوض
کو منظور نہیں
تمام
مکن جریوں

یہی بحث یا ایک بحث ہم شکل اس کے عدالت کے روبرو نمبر ۱۱۱۱ پیش ہوئی تھی اولاً سپر جڈیل
ہوا تھا وہ انڈین لاپورٹ سلسلہ میں جلد ۱۱ میں ہے کہ جس کا مجسٹریٹ ضلع نے اپنی تجویز
میں حوالہ دیا ہے دو شخصوں پر اس مقدمہ میں الزام ایک ہی جرم کا لگا با گیا تھا ان میں سے ایک
شخص خود اپنا اثبات واسطے بیچنے کے کارسی کے استعمال کرتا تھا اور دوسرے شخص ان کی کہی کرتا تھا
اور ایک آٹا کرایہ پر ملے لیتا تھا شخص آخر الذکر کی درخواست عدالت نے نامعلوم کی کیونکہ
یہ کہا جاسکتا تھا کہ اس نے دکان کو بطور مارکٹ کے استعمال کیا لیکن نسبت شخص اول الذکر کے
عدالت کی یہ رائے ہوئی کہ کسی شخص کی دکان کا استعمال نہ لڑا کے استعمال بطور مارکٹ کے نہیں کیا جاسکتا چونکہ سہ ماہی
میں جاننت یا دست اندازی منجانب مجسٹریٹ کے استعمال ایک ایسے اختیار کا ہے جو ضل اختیار
مجسٹریٹ کے ہے لہذا مجسٹریٹ کے اختیار کی تعبیر سختی کی گئی اور عدالت نے یہ تجویز کیا ہے کہ مزم
نے اس مقدمہ میں جو آٹا استعمال کیا تھا اس سے استعمال اس کا بطور مارکٹ کے نہیں قائم ہوا تھا
میو میپلٹی اس طرح استعمال ہوا اس کا منع نہیں کر سکتی تھی اور پوچھتہ ۶۶۔ ایکٹ مذکور کے
درتخاب کسی جرم کا نہیں ہوا۔

پس ہم مجسٹریٹ ضلع کے فیصلہ میں دست اندازی کرتے سے انکار کرتے ہیں اس پر اس کی کو جو منجانب
گورنمنٹ ہوا ہے دیکھ کر سہ کرتے ہیں۔

ایسٹ ٹیکس ہوا

نگران صیغہ فوجداری

یا جلاس دیش صاحب مجلس ویراؤڈ صاحب مجلس

ملکہ قیصر ہند بنام نام دیوستوا جی

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ، ۱۸۷۵ء) دفعات ۲۰۹ و ۲۱۰ - برہانی لازم کی مجسٹریٹ پر لائن ہے کہ اگر باؤسی انظرین لازم پر مقدمہ ثابت ہو تو اسکو پھر دکرے۔

حسب دفعات ۲۰۹ و ۲۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ، ۱۸۷۵ء) اس مجسٹریٹ کو جو تحقیقات ابتدائی کرنا ہوں لائن ہے کہ جب شہادت اسلئے کافی ہو کہ کسی شخص کی نسبت بخود کہا سے اور ایسی صورت ظاہر اور اس حال میں پیدا ہوتی ہے جب گواہان مقبول سے بیانات کرین جنہر اگر اقتہار کیا جائے تو بخود پیش جرم ہو سکتی ہو لازم کو پھر رسالت سشن کے کرے۔

یہ درخواست بہ صیغہ نظر نانی صیغہ فوجداری (ایکٹ، ۱۸۷۵ء) کے تحت یفرض نظر نانی حکمرانی حسب نمبر ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ، ۱۸۷۵ء) صدر درہ لڑو ہا درنا مین دی مجسٹریٹ (درجہ اول) شعلہ کے ہے۔

لازم پڑا اہم لگا یا گیا کہ اسنے مستغنیف کے کسیت میں ۲۰۹ - ایکٹ ۱۸۷۵ء کو اگ لگائی۔
یوقت تحقیقات ابتدائی جو مجسٹریٹ درجہ اول شعلہ پوسنے کی دو گواہان مدعی تے بیان کیا کہ گواہان نے لازم کو ارتحاب جرم کرتے ہوئے دیکھا گواہ سوم نے بیان کیا کہ اسنے کسیت میں آگ لگنے کے تھوڑی دیر بعد لازم کو مستغنیف کے کسیت سے ہلگتے ہوئے دیکھا مانتا صاحب مجسٹریٹ نے لازم کو حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ، ۱۸۷۵ء) جو وہ ذیل ہا کیا۔

یہ امر شہادت گواہان مدعی اور پلوش منج و پلوش پولیس سٹیشن سے ثابت ہے کہ مستغنیف کا کسیت ہلا گواہ مقدمہ میں صرف اس امر کا بخود کرنا دشوار ہے کہ کسیت میں آگ کس نے لگائی۔

مستغنیف کے تین گواہان ہیں لیکن انکے اس بیان پر کہ انہوں نے لازم کو رات کے اندر پیرے میں بہت دوسرے چھاتا، فوراً اعتبار نہیں کیا جاسکتا علاوہ مدین تحقیقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ لازم نام دیوستوا کے اہل بائین ہمین گواہان جو اچھے سندس میں اسکو پکڑنے سکے اسے کسیت پر شبہ نسبت اسکی مستغنیف ان گواہان کے پیدا ہوتا ہے لہذا میرے نزدیک یہ امر خالی از غلط ہے۔

نگران صیغہ فوجداری قیصر ہند

۱۰ - فروری
صنوا لین لارڈ
۳۵۲

عقیدہ
مکرمہ
بنام
نام دیہندہ

ہین ہیکہ مذکور عدالت سشن میں اسے تجویز کے پیش کیا جائے۔
مستقیف نے مجھ کو سیشن جج شعلہ پور واسطے نظر ثانی حکم ہائی مہسوق لڈکے کے درخواست دی
لیکن حاکم موصوف نے دست اندازی کرنے سے انکار کیا۔
برطین اسکے درخواست حال ہائی کوٹ میں بموجب دفعہ ۲۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ
۱۸۸۴ء) اس بنا پر گدڑی کہ مقدمہ میں شہادت اس امر کے لئے کافی ہے کہ مذکور عدالت سشن میں
سپرد کرنا جائز ہے اور اس امر سے بے انصافی ہوتی ہے کہ مجسٹریٹ نے مذکور کسی جائزہ غیر
مستبرک کے گواہان ثبوت کے رہا کیا ہائی کوٹ سے مسئلہ اور کارروائیات مقدمہ طلب کیں اور اطلاع
بنام مذکور جاری کیا کہ وہ وہاں اس امر کی ظاہر کرے کہ کیمن حکم ہائی منسوخ نہ کیا جائے اور وہ عدالت
سشن میں واسطے تجویز کے سپرد نہ کیا جائے۔

شام راؤ وٹیل منجانب مستقیف۔

گنہت سدا شیو راؤ منجانب ملزم۔

ولسٹ صاحب جسٹس۔ اس مقدمہ میں تین اشخاص نے بیان کیا کہ دونوں نے ملزم کو
مستقیف کے کیت میں لگائے یا میں اس کے بعد دیکھا یا میں نہیں کیا گیا ہے کہ ان گواہان کا
چلن غراب ہے نہ یہ واضح ہونا ہے کہ کوئی شہادت ثبوت اس امر کے پیش کی گئی کہ یہ ممکن نہ تھا کہ وہ
سچ بیان کرتے ملزم پولیس میں لگائے یا میں اس کا بیان ہے اور حسب بیان مجسٹریٹ جو اس خواہش میں لگے کہ
معاملہ کا تصفیہ کر دین اعلیٰ حکام کے مدور و مقدمہ پیش ہوتے سے پیشتر قریب ایک مہینے کے درمیان کسی
بمقدمہ ملکہ مظفر بنام کشو و دہے (۱) یہ تحریر کیا گیا ہے کہ قبل اسکے مجسٹریٹ کسی ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد
کرے تحقیقات مناسب ہوتی چاہئے اور حسب قانون میں تحقیقات ابتدائی کے لئے حکم ہو تو بلا شک
اوسکایہ متعلق ہے کہ تحقیقات اہم قسم کی کیجئے لیکن جیسا کہ مقدمہ محلہ صدر سے ظاہر ہو تا ہے لازم ہے
کہ جب از روئے شہادت گواہان متبرک کے مادی النظر میں مقدمہ نسبت ملزم کے ثابت ہو تو اوسکو پیش کیا جائے
مطابق قانون انگلستان کے جب کسی ایک یا دو گواہان متبرک شہادت ثبوت اس امر کے دین کہ ملزم
جورم قابل نالاش منجانب گردن جو رہی کا بلو ہے تو اوسکی پیشگی مل میں آتی چاہئے (دیکھو ویل صاحب
کتاب متعلق عدالت منجانب سرکار جلد ۱ صفحہ ۱۲۱) واکنس صاحب کی کتاب متعلق عدالت منجانب سرکار
باب ۱۲ مقدمہ کا کس بنام کالج (۲) اور تعریف قسم مقدمہ مادی النظری کی سیمین پیشگی جائز ہے

اسٹیٹوٹ الٹا جلوس کنور با باب ۴۴ دفعہ ۲۰ میں یہ لکھی ہے کہ وہ کسی شخص کی بابت جرم قابل
 تالش نہ کرنا نہ کرنا جو ری کے لئے کافی ہو مطابق یہ اسے مجبورہ ضابطہ فوجداری کی دفعات ۱۰۴
 و ۱۰۵ کے اگر مجسٹریٹ کی رائے میں جوہ کافی واسطے ہوگی کہ وہ یا تو انکو اسکو سپرد کرے یا نہ کرے اس
 امر کی تعریف کسی طرح نہیں کی گئی ہے کہ جوہ کافی واسطے ہوگی کے کیا ہیں لیکن یہ عیاں ہے کہ وہ
 جوہ تجویز ثبوت جرم ایک ہی نہیں ہیں کیونکہ اگر اس کے یہ معنی لئے جائیں تو اس کے احکام مذکور
 مجسٹریٹ کو فی الواقع یہ اختیار ہوگا کہ عدالت سشن سے جس سے فی الواقع تجویز مقدمہ متعلق
 ہے سبقت لے جائے صحیح اصول وہ معلوم ہوتا ہے جو اسٹیٹوٹ انگلستان میں مندرج ہے مجسٹریٹ
 کو چاہئے کہ جب شہادت اس لئے کافی ہو کہ کسی شخص کی نسبت تجویز کی جائے اور یہ صورت
 ظاہر اس حالت میں پیدا ہوتی ہے جب گواہان مقبر ایسے بیانات کریں جن پر اگر اعتبار کیا جائے
 تو تجویز ثبوت جرم ہو سکتی ہو سپردگی عمل میں لائے جانے والی شہادت کی نسبت اور غیر قرین قیاس
 اور خلاف بیانی مزید کے زیادہ صحیح طور پر ایک کام اس عدالت کا ہے جسکو اختیار تجویز مقدمہ کا
 اس مقدمہ میں مرتجا ایک ایسا مقدمہ یا دسی النظری ہوتا کہ مجسٹریٹ کو لازم تھا کہ ملزم کو واسطے
 تجویز کے سپرد کرے چنانچہ ہم یہ حکم دیتے ہیں کہ اسکو مجسٹریٹ ضلع یا ایسا مجسٹریٹ یا تحت
 مجسٹریٹ موصوف جسکو حاکم موصوف بفرض مذکور مقدمہ سپرد کرے ملزم کو سپرد عدالت سشن
 کرے۔

حکم رہائی منسوخ کیا گیا۔

ہا جلاس دسٹ صاحب سٹیشن دیر ڈوڈ صاحب جسٹس
 بمعاذہ درخواست ہما واجی سدا شو ملک

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۴۴) دفعات ۱۳۲ و ۱۳۴۔ مجسٹریٹ کا فرض نسبت
 شہادت حسب دفعہ ۱۳۴۔

حسب دفعہ ۱۳۴ مجبورہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۴۴) کے مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ ہمارے پاس
 حکم کے جو حاکم موصوف صادر کرے گا شہادت لے۔

منصفہ فوجداری تیرہ دہشتہ

۱۸۵۴ء
 ۱۰۔ فروری
 منصفہ فوجداری

۱۸۵۴ء
 ۱۰۔ فروری
 منصفہ فوجداری

محکم دلائل
برائے قاضی
محکم دلائل

میں مال میں کہ ایک مجسٹریٹ نے بلا لینے شہادت کے یہ حکم دیا کہ باخاندہ دور کیا جائے اور معلوم ہوا کہ حکم موصوف نے محض اپنی اس رائے پر عمل کر کے کہ باخاندہ امر باعث تکلیف عام بتایا حکم صادر کیا۔

تجویز ہوئی کہ حاکم موصوف نے خلاف قانون اور خلاف اختیار عمل کیا۔

یہ درخواست حسب دفعہ ۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ - ثلثہ ام) واسطے نظر ثانی ایکٹ ایسے حکم کے ہے جو حسب دفعہ ۳۹ مجموعہ ڈور صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ پنویل نے صادر کیا۔

مجسٹریٹ ضلع کلاہاڑے ایک اطلاع نامہ حسب دفعہ ۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری بنام سایل سایل جاری کیا کہ ایک باخاندہ کو جو اس نے اپنی اراضی پر تعمیر کیا تھا دیکر سے بار ویر دستر ڈور سب ڈویژنل مجسٹریٹ کے حاضر ہو کر دہ اس امر کی ظاہر کرے کہ کیوں باخاندہ مذکور کے دور کرنے کا حکم صادر نہ کیا گیا۔ سائل روپر دستر ڈور کے واسطے ظاہر کرتے دہ کے حاضر ہوا لیکن مجسٹریٹ مجاہد نے شہادت کے محض ملاحظہ موقع کے واسطے گیا اور حاکم موصوف نے خود اپنی اس رائے پر عمل کر کے کہ باخاندہ امر باعث تکلیف عام ہے اس کے دور کرنے کا حکم دیا مجسٹریٹ ضلع نے اس حکم کو بحال کیا۔

طریق اس کے درخواست مال ہائیکورٹ میں واسطے نظر ثانی حکم موقوف لکھ کر کے گذرئی ہائیکورٹ نے سئل اور کارروائیاں مقدمہ ہذا طلب کیں۔

ہائیکورٹ نے ہائیکورٹ شاہ منجانب سایل۔

ہائیکورٹ نے ہائیکورٹ شاہ منجانب سرکار۔

ولیسٹ صاحب سب ڈویژنل سایل کے پاس ایک اطلاع نامہ مجسٹریٹ ضلع

اس معنون کا آیا کہ جو باخاندہ اس کی اراضی پر تعمیر ہوا ہے اور سکودور کرے یا وہ خلاف اس حکم کے روپر دستر ڈور سب ڈویژنل مجسٹریٹ ضلع مذکور کے ظاہر کرے نامبرہ واسطے ظاہر کرنے

دہ کے حاضر ہوا اور بطریق اس کے مجسٹریٹ حسب دفعہ ۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری یہ فرض ہوا کہ بطور رہائش اس حکم کے جو حاکم موصوف صادر کر کے لایا تھا شہادت لے دستر ڈور واسطے ظاہر

موقع کے گیا لیکن مشاء الیہ نے شہادت نہیں لی لہذا حاکم موصوف کی کارروائیاں سے مراد مشاء الیہ کی رائے ظاہر ہوتی ہے کہ تعمیر کو دور امر باعث تکلیف عام ہے اس لئے ہائیکورٹ نے شہادت بنیاداً

نہیں ہوتا کہ باخاندہ مذکور ایک ناجائز مزاحمت یا امر باعث تکلیف عام متعلق راستہ یا محلے آپ ایک عام کے ہے لیکن مجسٹریٹ کے یہ صورت واسطے امتناعی کے ہوئی مجسٹریٹ کو یہ اختیار نہ تھا کہ حکم مذکور صادر یا سکوناً تقدیر میں محض حکم عدالت دینی یا حکم تنظیم سے یہ مضموم نہیں ہو سکتا۔

۱۵۵۵
مہاراجہ در خواست
مہاراجہ اشوٹک

کہ تمام شرائط اختیار سماعت کی تعمیل ہو گئی ہے اور اس مقدمہ میں کارروائیاں سے زیادہ تر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اوں شرائط کا ایفا رہنیں بلو جب کسی قانون میں یہ حکم دیکھ کوئی امر کسی خاص طرح پر کیا جائیگا تو اس کے نفس میں نفی داخل ہے یعنی وہ اور طرح پر نہ کیا جائے گا (ایڈوکیٹ صفحہ ۲۰۶) اگرچہ تمام پانچ (۱) حکم معذورہ سسٹروں سے الفا شرائط ضروری کا نہیں ہوتا ہے حکم کمالی معذورہ محشریٹ ضلع محکمہ ملائکتیف گوارا کرنے کے معذور ہو چکا ہے نیز ہم لوگ منع فر کرنے ہیں۔ حکم منع ہوا۔

صیغہ اپیل فوجداری

۱۵۵۵
۱۰۔ فوجداری

صفحات ۱۰
۳۰۶

با جلاس دیٹ صاحب جسٹس ویرٹوڈ صاحب جسٹس
ملکہ قیصر بہند بنام منکیش جی واجی ۱۰
مجموعہ تقریرات (ایکٹ ۲۵ صفحہ ۴) دفات ۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷-۱۶۸۸-۱۶۸۹-۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-۱۶۹۸-۱۶۹۹-۱۷۰۰-۱۷۰۱-۱۷۰۲-۱۷۰۳-۱۷۰۴-۱۷۰۵-۱۷۰۶-۱۷۰۷-۱۷۰۸-۱۷۰۹-۱۷۱۰-۱۷۱۱-۱۷۱۲-۱۷۱۳-۱۷۱۴-۱۷۱۵-۱۷۱۶-۱۷۱۷-۱۷۱۸-۱۷۱۹-۱۷۲۰-۱۷۲۱-۱۷۲۲-۱۷۲۳-۱۷۲۴-۱۷۲۵-۱۷۲۶-۱۷۲۷-۱۷۲۸-۱۷۲۹-۱۷۳۰-۱۷۳۱-۱۷۳۲-۱۷۳۳-۱۷۳۴-۱۷۳۵-۱۷۳۶-۱۷۳۷-۱۷۳۸-۱۷۳۹-۱۷۴۰-۱۷۴۱-۱۷۴۲-۱۷۴۳-۱۷۴۴-۱۷۴۵-۱۷۴۶-۱۷۴۷-۱۷۴۸-۱۷۴۹-۱۷۵۰-۱۷۵۱-۱۷۵۲-۱۷۵۳-۱۷۵۴-۱۷۵۵-۱۷۵۶-۱۷۵۷-۱۷۵۸-۱۷۵۹-۱۷۶۰-۱۷۶۱-۱۷۶۲-۱۷۶۳-۱۷۶۴-۱۷۶۵-۱۷۶۶-۱۷۶۷-۱۷۶۸-۱۷۶۹-۱۷۷۰-۱۷۷۱-۱۷۷۲-۱۷۷۳-۱۷۷۴-۱۷۷۵-۱۷۷۶-۱۷۷۷-۱۷۷۸-۱۷۷۹-۱۷۸۰-۱۷۸۱-۱۷۸۲-۱۷۸۳-۱۷۸۴-۱۷۸۵-۱۷۸۶-۱۷۸۷-۱۷۸۸-۱۷۸۹-۱۷۹۰-۱۷۹۱-۱۷۹۲-۱۷۹۳-۱۷۹۴-۱۷۹۵-۱۷۹۶-۱۷۹۷-۱۷۹۸-۱۷۹۹-۱۸۰۰-۱۸۰۱-۱۸۰۲-۱۸۰۳-۱۸۰۴-۱۸۰۵-۱۸۰۶-۱۸۰۷-۱۸۰۸-۱۸۰۹-۱۸۱۰-۱۸۱۱-۱۸۱۲-۱۸۱۳-۱۸۱۴-۱۸۱۵-۱۸۱۶-۱۸۱۷-۱۸۱۸-۱۸۱۹-۱۸۲۰-۱۸۲۱-۱۸۲۲-۱۸۲۳-۱۸۲۴-۱۸۲۵-۱۸۲۶-۱۸۲۷-۱۸۲۸-۱۸۲۹-۱۸۳۰-۱۸۳۱-۱۸۳۲-۱۸۳۳-۱۸۳۴-۱۸۳۵-۱۸۳۶-۱۸۳۷-۱۸۳۸-۱۸۳۹-۱۸۴۰-۱۸۴۱-۱۸۴۲-۱۸۴۳-۱۸۴۴-۱۸۴۵-۱۸۴۶-۱۸۴۷-۱۸۴۸-۱۸۴۹-۱۸۵۰-۱۸۵۱-۱۸۵۲-۱۸۵۳-۱۸۵۴-۱۸۵۵-۱۸۵۶-۱۸۵۷-۱۸۵۸-۱۸۵۹-۱۸۶۰-۱۸۶۱-۱۸۶۲-۱۸۶۳-۱۸۶۴-۱۸۶۵-۱۸۶۶-۱۸۶۷-۱۸۶۸-۱۸۶۹-۱۸۷۰-۱۸۷۱-۱۸۷۲-۱۸۷۳-۱۸۷۴-۱۸۷۵-۱۸۷۶-۱۸۷۷-۱۸۷۸-۱۸۷۹-۱۸۸۰-۱۸۸۱-۱۸۸۲-۱۸۸۳-۱۸۸۴-۱۸۸۵-۱۸۸۶-۱۸۸۷-۱۸۸۸-۱۸۸۹-۱۸۹۰-۱۸۹۱-۱۸۹۲-۱۸۹۳-۱۸۹۴-۱۸۹۵-۱۸۹۶-۱۸۹۷-۱۸۹۸-۱۸۹۹-۱۹۰۰-۱۹۰۱-۱۹۰۲-۱۹۰۳-۱۹۰۴-۱۹۰۵-۱۹۰۶-۱۹۰۷-۱۹۰۸-۱۹۰۹-۱۹۱۰-۱۹۱۱-۱۹۱۲-۱۹۱۳-۱۹۱۴-۱۹۱۵-۱۹۱۶-۱۹۱۷-۱۹۱۸-۱۹۱۹-۱۹۲۰-۱۹۲۱-۱۹۲۲-۱۹۲۳-۱۹۲۴-۱۹۲۵-۱۹

مستطوع
کے فیصلے
نام
حکیمین جہادی

از پروردگار صاحب جسٹس باز دے مجموعہ تفریقات جند کے فیصلہ ہوا کہ کسی ایسے فعل کے جو اگر وقوع میں آئے یا موجب مجرمہ کے کوئی مجرم نہ ہو تو کوئی ذمہ داری پورا نہ دے نہ نہیں ہوتی ہے لہذا مقدمہ عالی میں مجرم مجرم اور غیر مجرم مجرمہ کا سوچ سے نہ تاکہ میں فعل سے اس کا مقدمہ تھا اور جس کو اس نے کیا مجرم مذکور کا کوئی جزو اس میں نہ تھا تو وہ مجرم مقدمہ مجرم مذکور کا نہیں ہو سکتا۔

یہ پہل بنیاد رضی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا ختم یکدہ اسی ایم پنج فلٹن صاحب شن جمع بیلگام کے ہے لازم ہوا لازم جرم تحویف مجرمہ نہ بجا لایا ذیل لکھا گیا لازم کہ جو عورت تک صیغہ مکمل میں لائے چشیت محرم کے رہا تا لیکن اس کو ڈیویشنل عہدہ داخل مشرک گر گیا ہے یہ جو غفلت کرنے کے اپنے کار منصبی میں موقوف کر دیا تھا اس کے درخواست بحال کئے جانے کی لیکن مشرک گر گیا ہے انکار کیا یہ طبق اس کے لازم ہے ایک درخواست جعلی بنائی جو منہاجب باشندگان مواضع خاص کے معلوم ہوئی تھی اور تو اس کو حجت میں کشن مال قسمت جن جن کے فیصلہ ڈاک سال کیا اور درخواست میں خود دیگر امور کے یہ دیکھی نہیں جی کہ اگر مشرک میکس گر کسی اور ضلع کو تبدیل نہ کر دیا جاوے گا تو اس کو ہلاک کیا جائیگا کشن مال نے عند تحقیقات یہ دریافت کر کے کہ لازم ہے وہ درخواست لکھی ہے یہ حکم دیا کہ اس کی نسبت کا سوا نیات فوجداری مجرم دفعہ ۵۰ مجموعہ تفریقات (ایکٹ ۵۰ مستطوع) کی جائیں۔

سشن جمع بیلگام نے جسے تجویز قدم با دادا سیشن کی اور اس کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب ذیل ۵۰ مجموعہ تفریقات جند کے بابت اقدام انتخاب جرم تحویف مجرمہ کے کی اور اس کی نسبت حکم سزا چار مہینے کی قید سزا کا صادر کیا حاکم موصوف کی تجویز کے انتخاب مند، بر ذیل سے دوہ تجویز ثبوت جرم ظاہر ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ثابت نہیں ہے لکھنکو کوئی تعلق ذاتی یا سرکاری مشرک گر گیا ہے یہ امر ثابت ہے ثابت نہیں ہے کہ آیا حاکم موصوف کو مشاغل ایسے واقفیت ذاتی سے یا نہیں تعلق باغیاہ عہدہ کے یہ نہیں واضح ہوا کہ مشرک گر گیا کشن کا تخت ہوا وہ کو ہوا اعلیٰ عہدہ دار عالی ملک مذکور کے شخص آغلانک بلا شک نگرانی اکثر صیغہ اسے لازمیت سرکاری کے کام کی کتاب میرے نزدیک یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کو کوئی خاص تعلق افسران اس صیغہ اسے سے ہے جو تابع اس کے احکام کے کام نہیں کرتے ہیں یہ امر بہت ممکن ہے کہ اس کو تعلق ذاتی مشرک گر گیا کی تفری میں ہو لیکن چونکہ کوئی شہادت نسبت اس مذکور کے نہیں ہے میں مقدمہ فوجداری میں دو کسی ایسے خیال کا قیاس نہیں کر سکتا میں میں یہ خیال کرتا ہوں کہ سبیل کی نسبت تجویز ثبوت جرم تحویف مجرمہ کی نہیں ہو سکتی لیکن میرے نزدیک اس کی نسبت تجویز ثبوت جرم اقدام تحویف مجرمہ کی ہو سکتی ہے اس کا ضرور یہ مقصود ہو گا کہ اپنی دیکھی ہے

مجموعہ
تقریرات
نام
تعلیق جدیدی

کوئی اثر پیدا کرے اور نہ جو وہ مرتکب ہو اور کرتا تاکہ کشتہ کو ایسا کافی تعلق مشربیک کرے کہ وہ
اوس دہلی سے غارت ہوگا مجموعہ تقریرات ہندو لغت میں صاحب کی شرح دفعہ ۱۱۰ قسمل (ب) سے ظاہر
ہوتا ہے کہ اقلیم ارتخا بجمہ کا ہندوستان میں قابل سزا ہے گوارتخاب جرم مذکور نامکمل ہو (ملکہ منظور نام
کاشی دبی لا) پس اگر لازم وہ شخص ہے جسے درخواست جی قواد کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب فیہ ۱۰۰
۱۱۰ مجموعہ تقریرات ہند کے ہوتی چاہئے اور گوارتخاب جرم موجب قتل المذکر کے لکھا گیا ہے اوسکی
جوانا تجویز ثبوت جرم بابت اقلیم جرم کے لکھا دفعہ ۱۱۰ مجموعہ ضابطہ فیہ اسی کے ہو سکتی ہے
بناراضی یا س تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے لازم نے ہائی کورٹ میں پل کیا۔

واسد پو گو پال ہینڈل کر منہا نپ جرم

ہانڈورنگ بلہدر (قائم مقام وکیل سرکار) منہا نپ سرکار۔

ولیسٹ صاحب جسٹس قیدی نے ایک بیٹی جو باشندگان بعض موضع کی طرف سے لکھی
ہوئی معلوم ہوتی تھی جعلی بنائی اور اسکو بدعہ ذاک کے کشتہ قحمت جنونی کی خدمت میں سال کیا یہ تجویز
واقعات کی ہے جس بیٹی میں یہ دہلی مندرج تھی کہ پھر اسکے مشربیک کر گیا ذہنل عمدہ وادجنگل کی تھپی کسی
اور مقام کو کچا ہے وہ ہلاک کیا چاہیگا اور میں یہ نہیں مندرج ہے کہ یہ مقصود ہے کہ یہ دہلی مشربیک کر گیا کہ کان
ہونے اور اس طرح اسکو خوف میں لے یا اسکو کسی فعل یا ترک فعل کے کرنے پر مجبور کرے یہ تجویز ہوتی ہے
کہ کشتہ قحمت جنونی کو مشربیک کرے ایسا تعلق نہ تاکہ شخص آزاد لکھ کو دہلی دینے سے بل اصل شخص آخر لکھ
پیدا ہونے کا خیال نہ بلا شک کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ایک شخص کو دوسرے
سے اوس سے زیادہ غرض تھی بقدر ایک انسان کو دوسرے شخص سے ہوتی ہے چنانچہ پیش منج سے
یہ تجویز کی ہے کہ گوارتخاب جرم کے جسکی تقریف دفعہ ۱۰۰ مجموعہ تقریرات ہند (ایکٹ ۱۱۰)
نقلہ ۱۱۰ میں ہے موجود ہیں تاہم کہ فردی ذاتی تعلق موجود نہیں ہے لہذا جرم مذکور کا ارتخا ب
نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا تھا لیکن حاکم موصوف نے یہ تجویز کی ہے کہ قیدی کی نسبت تھی کہ ارتخا ب
جرم کہے اور پھر اسکی نسبت صرف اسوجہ سے پوری نہ ہو سکی کہ اسکی غرض کا عمل میں آنا قدرتی غیر
ممکن تھا مشا را ایہ نے تاہم وہ کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت اقدام ارتخا ب اوس جمع کے جو حسب دفعہ ۱۱۰
کے قابل سزا ہے کی اور مشا را ایہ نے اوسکی نسبت مطابق اسکے حکم سزا صادر کیا۔

ممکن ہے کہ یہ ایک ایسا نازک فرق ہو جس سے اقدام شامل اقدام مقدمہ حال کے اقدام مطابق تعلق

مشتمل
کے غیر متعلقہ
نام
مکتبہ صوفی

ازیرڈ وڈ صاحب جسٹس۔ ازرو سے مجموعہ تفریقات بند کے ذریعہ اہل کام کی بے نیل
کے جو اگر وقوع میں آتا ہے جو جب مجموعہ کے کوئی جرم نہ ہو تو کوئی ذمہ داری پورا نہ دے نہیں ہوتی ہے لہذا مقدمہ اعلیٰ میں لازم
مجموعہ ارتقا بہ خوفیت مجرمانہ کا سوجھ سے نہ تاکہ میں فعل سے اور کلا مضبوط قرار دے جو کہ اس نے کیا جرم مذکور کا کوئی جزو
اوس میں نہ ملتا تو وہ مجرم قائم جرم مذکور کا نہیں ہو سکتا۔

یہ اپیل بنیاد پر رضی تجویز ثبوت جرم و حکم نہ کر سکا کہ وہ ای ایم ایچ ٹن صاحب جسٹس جج بلکام کے ہے
مقدمہ پر الزام جرم خوفیت مجرمانہ بحالات ذیل لگایا گیا لازم کہ جو میں تک صیغہ جنگل میں ملازم چینیٹ محو
کے رہا تھا لیکن اس کو ڈوئرنل عمدہ داخل جنگل مشر میک گر گارتے یہ وہ غفلت کرتے کے اپنے کار منصبی میں
موقوف کر دیا تا اس نے درخواست بحال کئے جانے کی بلکہ مشر میک گر گارتے انکار کیا یہ طبق اسکے لازم
نے ایک درخواست جعلی بنائی جو منجانب باشندگان موضع خاص کے معلوم ہوئی تھی اور لوگوں کو نصیحت
میں کشن مال قسمت بخونی کے ذریعہ ڈاکل سال کیا درخواست میں منجور دیا امور کے یہ وہ کی مندرجہ تھی کہ اگر مشر
میک گر گارتے اور ضلع کو تبدیل نہ کر دیا جاوے گا تو اس کو ہلاک کیا جائیگا کشن مال نے عند تحقیقات یہ دریافت
کر کے کہ مقدمہ سے وہ درخواست لکھی ہے یہ حکم دیا کہ اس کی نسبت کارروائیات فوجداری جرم دفعہ ۵۰ مجموعہ
تفریقات (ایکٹ ۵۰ مشتمل) کی جائیں۔

کشن جج بلکام نے جسے تجویز لازم ملادو اس میں لکھی اور اس کی نسبت تجویز ثبوت جرم صحت فدا ۵۰
مجموعہ تفریقات بند کے بابت اقدام ارتقا ب جرم خوفیت مجرمانہ کے کی اور اس کی نسبت حکم سزا جرمینے کی فیکٹر
کا صادر کیا حاکم موصوف کی تجویز کے انتخاب مندرجہ ذیل سے وجوہ تجویز ثبوت جرم ظاہر ہوئے ہیں۔
میرے نزدیک یہ ثابت نہیں ہے کہ کشن کو کوئی تعلق ذاتی یا سرکاری مشر میک گارتے سے ہے یا امر شہادت
سے ثابت نہیں ہے کہ آیا حاکم موصوف کو مشاغل ایسے واقفیت ذاتی سے یا مشیت تعلق یا اختیار عمدہ کے
یہ نہیں واضح ہوتا کہ مشر میک گر گارتے کا سخت ہوا و گویا و اعلیٰ عمدہ دار عامل ملک مذکور کے شخص آغا انکر
بلا شک نگرانی اکثر صیغہ ہاے ملازمت سرکاری کے کام کی کرنا ہے میرے نزدیک یہ نہیں کہا جاسکتا
کہ اس کو کوئی خاص تعلق افسران و اس صیغہ ہاے سے ہے جو تابع اسکے احکام کے کام نہیں کرتے ہیں
یا امر بہت ممکن ہے کہ اس کو تعلق ذاتی مشر میک گر گارتے کی بہتری میں ہو لیکن چونکہ کوئی شہادت نسبت
مذکور کے نہیں ہے میں مقدمہ فوجداری میں وجوہ کسی ایسے خیال کا قیاس نہیں کر سکتا پس میں یہ
متنبہ کرتا ہوں کہ سبیل کی نسبت تجویز ثبوت جرم خوفیت مجرمانہ کی نہیں ہو سکتی لیکن میرے نزدیک اس کی
نسبت تجویز ثبوت جرم اقدام خوفیت مجرمانہ کی ہو سکتی ہے اس کا ضرور یہ مقصود ہو گا کہ اپنی دیکھی سے

یہ مسئلہ

مکمل نہیں ہوتا

نام

تفہیم

نکلیش جیانی

متعلقہ دفعہ ۱۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷ء) سے علحدہ ہوتا ہو لیکن باقیہ ہمارے نزدیک
 فرق موجود ہے پیش مذکورین فعل کی گیس اوس حد تک ہونی چاہیے کہ اس کی گیس لے سکتا تھا اور اگر اس کی گیس
 ہو جاتی تو وہ اصل جرم ہو جاتا اور اس کی نسبت یہ فرض کیا گیا ہے کہ جو اس امر اتفاق سے پورا ہوا کہ اس وقت
 جیب میں کچھ نہ تھا جس میں بالعموم کچھ چیز ہوتی ہے اگر معمولی حالت جیب کی یہ ہوتی کہ وہ خالی رہتی ہو تو
 واضعاً قانون کا یہ منشا خیال نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اس کو شش کا انداد کر لے جو مقررہ چیز
 کیجا سکتی تھی مقدمہ حال میں اقدام حسب تجویز عدالت سشن بمقابلہ جرم مکمل کے اس امر پر مبنی ہے
 کہ کٹھن قیمت جنونی کو اس دہکی سے جو نسبت مسٹر میک گریر کے تھی خوف میں ڈالنا ناممکن تھا
 واضح ہو کہ یہ رشتہ جس میں کوئی خاص تعلق نہ تھا وادی اور فردوسی رشتہ تھا وہ روز بروز تبدیل ہو جاتا
 نہ تھا اور وہ ایک شے ایسے تعلق کا گزرتا تھا جو بالعموم قائم تھا لیکن اتفاق سے وہ موقع حال پر نہ تھا یہ اقدام
 بلا مبنی ایک ایسی وجہ سے نہیں ہو سکتا تھا جو ہر اقدام کے اثر پذیر ہونے کے مانع ہو سکے کہنے ہی نہ
 وہ کیا جاتا مکن ہے کہ خوف میں ڈالنے کی نیت ہو چونکہ وہ شخص جس کو لکھا گیا تھا اور دراصل اس خوف
 سے کہ جس کے دلایکا قصد کیا گیا غیر قابل اثر پذیر ہوتے کے تھا لہذا کوئی امر یہ لحاظ نوعیت اور خاصیت
 کے ایسا نہ تھا کہ جس سے محفوظ رکھنے کے لئے قانون تعزیری درکار تھا جرم تحریف مجرمانہ کے لئے سزا
 کہ اس کی تعبیر کی گئی ہے ہمارے نزدیک ایسی صورت میں جو مقدمہ حال میں ہے دو شخصوں کا ہونا ضرور
 ہے ایک وہ شخص جس کو دہکی دیجاے اور دوسرا وہ شخص جس سے وہ بالخصوص تعلق رکھتا ہے اور نیت
 ہوتی چاہئے کہ شخص اول الذکر کو ذریعہ اس کو دہکی نقصان ہو چکا ہے شخص اول الذکر کے خوف میں ڈالنے مکن ہے کہ نیت منف
 مکمل ہو گا اور پھر عمل ہو سکتا ہو دیکھو مقدمہ مکمل منظرہ مکمل گواہی لیکن اسے جرم مذکور کے ہمارے نزدیک تعلق کا جو نام ضرور ہے
 اور اسی طرح اقدام جرم کے لئے ہی ضرور ہے درہ اقدام واسطے کہ ایسے امر کے ہو گا جو داخل جرم
 نہیں ہے جرم کی بریت بابت اصل جرم کے اس بنا پر کی گئی ہے کہ اس مقدمہ میں غرض خاص نہ تھی
 جو کہ ہونے اور اس تعلق کے ہمارے نزدیک اقدام ہی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ خود جرم کا عمل میں آنا
 ممکن تھا اور یہ صورت محض کسی اتفاق سے نہ تھی۔

ہر حال جرم نہایت خفیف قسم کا تھا یہ مکن نہ تھا کہ دہکی سے مسٹر میک گریر کو بھی خوف پیدا ہوتا
 ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو جو ہندرجہ صدر متفق کرتے ہیں۔

مرڈ وڈ صاحب سبٹس۔ جکو وڈسٹ صاحب سبٹس سے اتفاق ہے اس میں

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس ویسٹ صاحب جسٹس ویرڈاؤڈ صاحب جسٹس
بمعاذ انت راچندر لونی کر۔

۱۷- نومبر ۱۹۵۹ء

محکمہ قانون کا راجپوت
۲۳-۵

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۹۵۵ء) منظور شدہ فوجداری عدالت ماتحت کیا ہے۔
منظور شدہ فوجداری میں سے تاشن انداز صحت میں منج ماتحت کرنے کا حکم کیا۔ اختیار عدالت
ضلع نسبت عطا کرنے منظور شدہ کے ایسے عدالت میں پیل بنا راضی منج ماتحت ہائیکورٹ میں کیا جائے
معاذات متعلقہ عدالت منظور شدہ فوجداری حسب دفعہ ۱۹۵۵ء مجموعہ ضابطہ فوجداری ہائیکورٹ اسٹیمپ میں
عدالت بطور ماتحت دوسری عدالت کے اوس حالت میں تصور کیا جاتی ہے کہ جب عدالت آخر الذکر عدالت ہو کہ میں
پیل بنا راضی عدالت سابق الذکر کے معمولی طور پر سوتا ہوا در خواست واسطے منظور منج کو کہ جس عدالت میں
خاص صورتوں میں ہی ہونی چاہئے کہ میں میں پیل کسی دیگر عدالت میں مثلاً باج کورٹ میں جائز ہو سکتا ہو۔
ایک دیگر بار منج ماتحت درجہ اول کے معاذ اسٹیمپ منظور شدہ فوجداری بنام اپنے مدیون دگری کے روپ میں
۱۹۵۷ء مجموعہ تفریقات ہند کے ماتحت فریاضی کر کے بعض مال متعلقہ فقیہ قریب مست کے جسکے حوالہ کرنے کا حکم
۱۹۵۷ء دگری کے صادر ہوا متاد درخواست گذار میں درخواست کو منج ماتحت سے منظور کیا جس منج نے دست اندازی
کرنے سے اس بنا پر انکا لکھا کہ کہ دگری قابل پیل عدالت ہائیکورٹ ہی اندازت ہائیکورٹ نسبت درخواست دفعہ ۱۹۵۵ء مجموعہ ضابطہ
فوجداری کے تجویز کر سکتی تھی۔

تجویز ہونی کہ کو دگری مقدمہ مال کی قابل پیل ہائیکورٹ کے تہی کر نامہ منج کو کہ بنا راضی عدالت منج ماتحت
درجہ اول کے معمولی طور پر عدالت ضلع میں معاذ میں اندازت داخل الذکر حسب دفعہ ۱۹۵۵ء مجموعہ ضابطہ فوجداری کے
ماتحت عدالت آخر الذکر تھی۔

یہ درخواست حسب دفعہ ۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ نمبر ۱۹۵۵ء واسطے گزارائی حکم صدر درہ ایچ جی حاکم
قائم مقام منج ضلع رتناگری کے تھی۔

سائل انت راچندر نے ایکٹ گری عدالت منج ماتحت درجہ اول رتناگری سے واسطے تفریق بعض عاید امور عدالت
کے حاصل کی ہو جیٹ گری کے سائل کو مال متعلقہ مالیتی قریب مست کا دلایا گیا تھا جو کہ یہ دگری نے سائل متعلقہ
کو عرض سے منج کر دیا کہ وہ دگری میں لینا جائے لہذا سائل نے منج ماتحت درجہ اول سے درخواست منظور شدہ فوجداری
فوجداری کی نسبت مدیون دگری کے سبب فضاٹ ۲۰۶ و ۲۳۷ مجموعہ تفریقات ہند (ایکٹ نمبر ۱۹۵۵ء) کے کی۔

صیغہ نگرانی فوجداری

بالاس ریٹ صاحب جسٹس ویرڈو صاحب جسٹس

بمحالہ بالکرسن امرت پر دہان

مجموعہ مضابطہ فوجداری (ایکٹ، آئٹم ۲) دفعہ ۱۴۰۔ احتمال مقول امن خلائی میں فوجداری

۱۸۵۵
۲۲۔ جنوری

نظرین لاہور
۵۰۴

رپورٹ پولیس کی۔

ایک پتہ دار نے مجھ کو اراضی واقع ایک موضع کا جس پر گاس تھی پتہ دیا گیا تھا یہ تزلع کی کر سنا کہان موضع کو اختیار
چراغ لے کر نوشی کا اوس اراضی پر موسم برسات میں حاصل نہ تھا وہ گسٹ کے مقام کو اوسے تمام اوسا کہان موضع
کے ویر و جھڑپ و درجہ دوم کے اس بیان سے استغاثہ کیا کہ وہ ناجائز طور پر اپنے ویشی اعلیٰ اراضی پر لے کر اور
اور تھاب جرم نقصان رسائی کا وہ تمبر کے مقام کو کیا اور ہذا نہ دار نے اسے اس استغاثہ کے ساکنان موضع اراضی تباہ
پر جمع ہوا کیوں وقوع میں آیا پھر ان کی نسبت کیوڑی ثبوت جرم صادر ہوئی اور وہ منظر یا ہا ہونے پر طبق اس کے پیش
مجسٹریٹ سے تیار ہوا اکتوبر ۱۸۵۵ء کیوڑی ثبوت جرم کو بحال کیا اوس ویر پولیس کی رپورٹ سے یہ معلوم ہوا کہ
ماہین پتہ دار اور ساکنان موضع کے نسبت استحقاق نامبر دکان بابت چراغ لے کر نوشی کے اوس اراضی پر کہ جس پر گاس
ہے تزلع ہے اور یہ تزلع کے احتمال سے کہ امن علاقہ میں فوجداری سے لہذا سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ہر فرد کی تصور
کیا کہ تحقیقات معاملہ مذکور کی حسب ذیلہ مجموعہ مضابطہ فوجداری (ایکٹ، آئٹم ۲) کے کیا جائے کہ حاکم موصوف
نے تحقیقات کو تا حد درجہ معالجہ مجسٹریٹ ویر دوم بقدر نقصان رسائی فتویٰ کیا اوس مقدمہ میں مجسٹریٹ
نے یہ تجویز کی کہ ساکنان موضع مذکور کو کوئی استحقاق چراغ لے کر نوشی کا اراضی تباہ نہ پر نہیں ہے اور تباہ دار
اوس اراضی پر تباہی ہے پس حاکم موصوف سے یہ تجویز کی کہ ساکنان موضع سے ناجائز طور پر اراضی مذکور میں غلط
کی اگرچہ کہ نقصان ہو گیا ہے لیکن تباہ حاکم موصوف نے ۱۹۔ اکتوبر ۱۸۵۵ء کو اوسا کہان کو اکیلا چوڑی ٹیڈ ٹریل
مجسٹریٹ کی یہ ماسے قرار پائی کہ بعد اس فیصلہ کے احتمال امن خلائی میں فوجداری سے لہذا اوسونوں سے
دفعہ ۱۴۰ مجموعہ مضابطہ فوجداری کے تحقیقات کی حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ ساکنان موضع سے چراغ لے کر نوشی کے
زمین تباہ نہ پر نہ ہیچ میں سے اور نامبر دکان سے احتمال اس حق کا فضلہ آئٹم ۲ میں کیا تباہی حاکم موصوف
حاکم موصوف سے استحقاق چراغ لے کر نوشی ساکنان موضع کے صادر کیا یہ طبق گزرنے درخواست کے منجانب پتہ داران
حسب دفعہ ۱۴۰ مجموعہ مضابطہ فوجداری کے ہائی کورٹ نے۔

درخواست نظر ثانی نمبر ۱۸۵۵

بسم اللہ
بالکشر برکت پروردگار

بیچو نرنگی کہ حکم مذکور ملاقات کا نال ہے گواندہ سے پہلے پولیس کے کسی قدر تحقیقات کا سبب
 دہرہ ۱۴۵ کے نامہ گزرتا ہے ہم جہاں کے حقوق و زمین کی نسبت اسے عدالتا مجسٹریٹ دہرہ دوم نے
 اس مضمون کی خاطر کی تھی کہ ساکنان موضع کو کوئی حق چرانے مویشی کا زمین خزانہ نہیں ہے لہذا کوئی
 حصول اندیشہ قوت میں آنے لشد و مزید کی تھی اور اسلئے کہ ضرورت تحقیقات کی حسب غور ۱۴۵ کے ذمہ
 یہ اندازت حسب غور ۱۴۵ محمود ضابطہ نویداری (ایکٹ ۱۹۱۱ء) کے واسطے نظر ثانی حکم سرور
 سب ڈویژنل مجسٹریٹ مقام علی بلخ مقتضیہ غور ۱۴۵ محمود کے پیش کی گئی۔
 بالکشر سن ۱۹۱۱ء ایک سال پہلے واقع موضع گلگندی گتیبی ملاک جسر گاس جی شہدار تھا ساکنان موضع
 و جوی ایسے حق کا کیا کہ جس سے بالکشر کو انکار تھا یعنی چرانے اپنے مویشی کا اس بارگی رہنا تھا
 میں ۱۴۵ کے نامہ گزرتا ہے کہ بالکشر نے دہرہ دوم علی بلخ کے ایک انخفاۃ نامہ ساکنان
 موضع کے پیش کیا اور یہ الزام قائم کیا کہ یہ سب دکان بھانڈو پر اپنے مویشی اس بارگی پر اپنے جسر
 گاس تھی اور اسوجہ سے محکم نقصان رسائی کے ہوئے وہ سب پر ۱۴۵ کو جب کہ تحقیقات بابت
 اس استخفاۃ کے ہو رہی تھی ساکنان موضع ارغنی خزانہ پر جمع ہوئے اور بلوہ ہوا پولیس نے بھران کو انفر
 کیا اور وہی نسبت تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا ایک مہینہ قید سخت کا صادر ہوا چوتھی اپریل کے سرور
 سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے بتایا ۱۴۵ کو برکت ۱۴۵ تجویز ثبوت جرم کو بحال کیا اگر حکم سزا میں تخفیف کی
 چو نکہ اسی روز پولیس کی رپورٹ سے جو مقدمہ بلوہ میں داخل ہوئی تھی یہ معلوم ہوا کہ نزاع باہم
 بالکشر نے شہدار اور ساکنان موضع کے نسبت و کے حق چرانے مویشی کے ارغنی خزانہ پر ہوا نزاع
 مذکور سے یہ احتمال ہے کہ اس خلاف میں متور پر کیا لہذا سرور یو نے یہ ضروری تصور کیا کہ حسب غور ۱۴۵
 محمود ضابطہ نویداری (ایکٹ ۱۹۱۱ء) کے تحقیقات کیجا سے مگر عالم موصوت نے تحقیقات کو ادھرت
 تک بلنوی کہہ کر مجسٹریٹ دہرہ دوم کے بیان سے فیصلہ اس استخفاۃ کا ہو جائے جو بالکشر نے بنام
 ساکنان موضع کے بابت جرم نقصان رسائی کے کیا تھا مقدمہ مذکور کو مجسٹریٹ دہرہ دوم نے بتایا ۱۴۵
 کو برکت ۱۴۵ فیصلہ کیا مگر موصوت نے بیچو نرنگی کہ بالکشر نے تھا قابض و تصرف ارغنی خزانہ کا طریقہ
 ساکنان موضع مذکور کو کوئی حق چرانے اپنے مویشی کا اس ارغنی پر حال نہیں ہے مگر موصوت نے
 یہ بھی تجویز کیا کہ چند شاخص ساکنان موضع مذکور ناچار بلوہ پر اپنے مویشی ۱۴۵ کے نامہ گزرتا ہے کہ اس میں
 چرانے کے لئے گئے تھے لیکن انکو اس جاپہرہ ہا کیا کہ کوئی نقصان قابل محسوس ہونے کے واقع نہیں
 ہوئے ۱۴۵ کو برکت ۱۴۵ کو سرور یو سب ڈویژنل مجسٹریٹ کی یہ رائے قرار پائی کہ بعد اس فیصلہ کے

بجوامع
بالکڑن امتیاز

احتمال اس خلائق میں قیود پڑنے کا ہے اس وجہ سے کہ فریقین فیصلہ کو اپنے مفید تصور رکھیں لہذا اطلاق
بنام بالکڑن و ساکنان موضع کے واسطے تحقیقات معالجہ حسب فہم مجبور و مضابطہ فوجداری کے جاری کیے
بعد کو نے تحقیقات مذکور کے حاکم موصوف نے پنجویں کی کہ ساکنان موضع کو استحقاق چرانے اپنے پیشانی کا
اوس اراضی چسپیر گاس قبی زمانہ برسات میں حاصل ہے اودنا سب کو گان نے احتمال اس حق کا ہم
گذشتہ میں کیا تھا اوس بالکڑن کا تنہا قبضہ اور نصف اراضی متنازعہ پر نہیں تھا پس حاکم موصوف نے
یکم نو طبرست کو اس بابت سے حکم صادر کیا کہ بالکڑن اوس اراضی پر جو وہی ساکنان موضع کے حق
چرانے مویشی سے بزمانہ برسات کے تنہا قابض رہے۔

بناراضی اس حکم کے بالکڑن نے ہائی کورٹ میں حسب فہم ۲۴۵ مجبور و مضابطہ فوجداری کے دستخط
پیش کی ہائی کورٹ نے عمل مقدمہ کو طلب کیا۔

مشیر فریقین (دبیت گنڈا نام نیلگنڈہ) منجانب سائل۔ عدالت ماتحت کو کوئی اختیار امتیاز نہ دیا
حسب فہم ۱۴۵ ایکٹ ۱۸۸۵ء کے سیکشن ۱۰۵ میں صورت کئے تھا کہ اس خلائق میں قیود پڑنا فوجداری کے بموجب
اپنے چند حکم کی بنام محمد صابر (۱) و سبنا نام ٹھکڑ (۲) ملاحظہ طلب اس صورت میں کوئی احتمال اس
خلائق میں قیود پڑنے کا بعد اسکے تھا کہ محشر ٹھکڑ و دوم نے نسبت حقوق فریقین کے عدالت فیصلہ کر دیا کہ
عدالت ماتحت کو یہ لازم تھا کہ اہل ساکنان موضع سے چھلک لیتی کہ جنہوں نے پیشہ فعل کیا کیا تھا۔

پانڈ و رنگ بلہمدراکننگ گونٹ پلہڈراج منجانب سرکار۔ عدالت ماتحت نے کارروائی پولیس
کی رپورٹ پر کی جس سے واضح ہوتا تھا کہ اس خلائق میں قیود پڑنے کا احتمال تھا پس حسب فہم ۱۴۵ کے
تحقیقات کا کرنا بہت مناسب تھا حسب فہم مذکور موجود حقوق اساسی و دیگر حقوق متعلقہ جائیداد و غیر متعلقہ
اوی طرح یہ حال ہے چاہیں کہ قبضہ موجود حسب فہم ۱۴۵ کے اوس وقت تک قائم رکھا جانا چاہیے
کہ جب تک حقوق فریقین کا فیصلہ عدالت یو آئی سے نہ ہو جائے یہ معاملہ کالی کر سٹو ٹھاکر (۳) و مقدما
ایسبلہ نام پر شاٹنگ (۴) و چند دیگر پودا و بنام چند رکانا گوس (۵) ملاحظہ طلب یہ مقدمہ عدالت میں کرنا
موضع اراضی متنازعہ پر مستحق چرانے مویشی کے پنجویں ہوئے ہیں پس حکم مفید ناہیہر دکان کے قانوناً
جائز اور مناسب ہے۔

- (۱) انجین لاپورٹ مسد کثرت جلد ۱ صفحہ ۷
- (۲) انجین لاپورٹ مسد کثرت جلد ۱ صفحہ ۴
- (۳) انجین لاپورٹ مسد کثرت جلد ۱ صفحہ ۳۶
- (۴) انجین لاپورٹ مسد کثرت جلد ۱ صفحہ ۳۶
- (۵) انجین لاپورٹ مسد کثرت جلد ۱ صفحہ ۵۲

ویٹ صاحب جسٹس۔ ممکن ہے کہ یہ ستمبر ۱۹۵۷ء کی رپورٹ پولیس سے سب ڈویژنل
 مجسٹریٹ کو وجہ کافی اس امر کے حوالہ کرنے یا بہر حال اس قیاس کرنے کی ہو کہ اس وقت تک اس وقت
 استعمال میں تھی متنازعہ کے ایسا تھا کہ جس سے احتمال اس میں خلاف میں ضرور پڑنے کا تھیں حال میں
 کا تحقیقات کرنا یا نہ کرنا لیکن جب انہوں نے ایک مرتبہ تحقیقات ملوثی کی اور اس اثنا میں فیصلہ
 متعلق ان اشخاص کا جس کے باہم نزاع تھی بذریعہ تحقیقات باعنا بطور عدالتی کے اس طرح ہو گیا کہ اس کا
 موضوع کو کوئی حق چرانے اپنے ملوثی کا اراضی متنازعہ پر تھا تو ضرورت تحقیقات قصودہ سابق کی منع ہو گئی
 ہر گاہ کہ محقق فریقین کے عدالت نہ اہل درجہ چند روزہ طور پر تحقیق ہو گئے تھے کو کوئی ضرورت تحقیقات
 کی ادنیٰ بابت تھی اور سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو سنا سب طور پر یہ قیاس کرنا سنا چاہئے تھا کہ بہر نزاع بہت
 ایسے امر کے قائم رہیں گی کہ جو اذرو نے فیصلہ مجسٹریٹ طے ہو رہا تھا چاہئے تھی یہ قیاس کرنا حاکم عدالت
 کہ جو نہ عامہ کئے جانے سزا کے بابت خفیہ نقصان کے فیصلہ کو بہت استحقاق کے عدالت نہ تھا
 بالکل جانتا اس نقصان کا وہ بارہ کیا ہوا غالباً خفیہ تصور نکلیا جائیگا اور اگر وہ لوگ جو بعد اسکے
 کہ عدالت میں خلاف اس کے حقوق منظور کے مستقر ہو گیا بہر پر یہ کسی عدالت حقوق کو نافذ کرنے کے بجائے
 کہ وہ خطہ سزا سے نکلیں گا اور ہاتھ میں ہم یہ ملتا نہیں جانتے ہیں کہ کسی فریق کی طرف سے کوئی
 نقص اس واقعہ ہو بلکہ ہماری رائے ہے کہ بعد فیصلہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۵۷ء کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ کو
 کوئی وجہ محض اندیشہ نقص اس کی تھی۔
 کوئی شہادت مطلق اس امر کی نہیں ہے کہ کسی طرح رازہ فساد کا بعد اس کے ظاہر ہوا یہ قیاس کرنا
 سنا چاہئے تھا کہ فریقین خلاف جو نزاع کے لڑائی کرینگے بلکہ یہ قیاس کرنا چاہئے تھا کہ وہ متابعیت
 اس حکم کی کرینگے غالباً اس پر وہاں میاں ہی کرینگے اور اگر نگین تو سب ڈویژنل مجسٹریٹ ضروری
 کارروائی کر سکتے ہیں لیکن بصورت موجودہ مقدمہ کے محکوم ضرور ہے کہ حکم حاکم عدالت کو جوہر ہونے
 غیر ضروری اور نہ اہل ہونے ناگزیر تھا۔ دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ عدالتی کے منسوخ کریں۔
 حکم منسوخ کیا گیا۔

صیغہ آپس فوجداری

باجلاس ویٹ صاحب بنس و برڈ و صاحب بنس
ملکہ معظمہ فقیر ہند بنام سیتا رام و شمل
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) دفعہ ۱۱۲۔ بیان جو کسی عہدہ دار پولیس نے جب
دفعہ ۱۱۲ قلمبند کیا ہو۔ شہادت۔ ایکٹ شہادت (۱۸۸۴ء) دفعات ۱۵۵ و ۱۵۹

۱۸۸۴ء
۲۳-آئی
صفحات ۱۱۲ و ۱۱۳
۹۵۶

جسٹس جو کسی عہدہ دار پولیس نے جب دفعہ ۱۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء قلمبند کیا ہو وہ
بطور شہادت منجانب ملازم اتھارٹی نہیں کیا جاسکتا لیکن اگر وہ شہادت نہیں ہے مگر عہدہ دار پولیس میں سے
بیان مذکور کیا گیا ہو واسطے تازہ کرنے اپنی یاد کے حسب دفعہ ۱۵۹ ایکٹ شہادت (۱۸۸۴ء) اتھارٹی کے ساتھ
ادواں سے سوالات جمع باتوں کے منجانب اس غرض کے لئے جاسکتے ہیں جس کے خلاف شہادت بطور بیان مذکور ہو
جس شخص نے کہا ہے کہ اس سے یہی بات اس کے سوالات کے لئے جاسکتے ہیں اور بعض اسکے کا وہ
اعتبار کی نسبت اعتراض کیا جاوے عہدہ دار پولیس یا کسی اور شخص کا اظہار حلی شہادت میں بیان مذکور کیا گیا ہو
نسبت امر مذکور کے حسب دفعہ ۱۵۵۔ ایکٹ شہادت کے پایا جاسکتا ہے۔

معدوم ملکہ معظمہ فقیر ہند بنام انتم ہند (۱) کی تقلید کی گئی۔
سیتا رام پولس ملازم اور نو دیگڑا شخص اس پر دروہ و آسٹش سشن جج رتنا گری کے جرم کی تہی اور بعداً
سے دکن کے مال مسروقہ کا حوالہ دیا کہ تہی سے حاصل کیا گیا تھا اور ان کے لگا یا گیا سیتا رام پر جرم مذکورہ بالا
بابت قرار دے گئے اور اس کی نسبت حکم سزا سے قید سخت پانچ سال کا بابت اول جرم کے لئے درود سال
کی قید سخت کا بابت جرم دوم کے صادر ہوا اور یہ سزاؤں ایک جرم ختم ہونے بعد دوسری سزا کے ختم
ہوئے سشن جج نے حکام سزا کو بحال رکھا۔

سیتا رام ملازم نے مافی کو رٹ میں اپیل کیا بھلہ دل بھٹن کے جو منجانب ملازم بوقت تجویز تہی
صیغہ اپیل میں کی گئیں ایک پی سی کا باوہ بیانات جو کسی عہدہ دار پولیس نے حسب دفعہ ۱۱۲ مجموعہ
فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء قلمبند کئے ہوں شہادت میں واسطے قائمہ ملازم کے اتھارٹی کے
جاسکتے ہیں یا نہیں نسبت اس امر کے اسٹنٹ سشن جج نے اپنی رائے کے بغیر فیصلہ کیا
دفعہ ۱۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ۱۸۸۴ء کی ۱۵ سٹس میں بیان جو پولس اصولوں کے ساتھ

اور نہ وہ شہادت میں استعمال کیا جاسکتا تھا دفعہ ۱۱۲۔ ایک شخص سے یہ اتفاق متبرک ہو گئے ہیں اور بجائے اس کے یہ اتفاق اہل کئے گئے ہیں اور نہ بطور شہادت خلاف مضمون کے استعمال کیا جاسکتا ہے جو یہ قانون سابق کے نام قبولی ان بیانات کی صحت ظاہر تھی اور جملہ مقدمات جن کا ذکر اس لئے والا ہے جو مقدمہ ۱۱۳ کے متعلق تھیں یہ صریح ظاہر ہے کہ بیانات اس کا مقابلہ مزمان کے استعمال نہیں ہو سکتے لیکن سوال یہ ہے کہ وہ بطور شہادت شہان مزمان کے جیسی کہ اب استدعا کی گئی ہے متعلق ہو سکتے ہیں یا نہیں بصورتِ سنو نے کسی سند کے جو کہ اس امر کے قرار دینے میں نابل ہے کہ قانون موجود ہے ایسا زیادہ کوئی تبدل واقع ہوا ہے اور میں ان بیانات کو بطور شہادت مفید مضمون کے تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں و اجماعی کار سے منجانب مضمون

آئینہ راجہ دی این منڈلیک منجانب سرکار۔

لہذا عدالت نسبت اس قانونی کے جسکی نسبت اسٹنٹیشن جج نے آغا میں اس باضابطہ اور لائق تجویز کے بحث کی ہے ہم یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ محض فتوہ استثنائہ مندرجہ دفعہ ۱۱۳ مجبورہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۶۱ سے جو مفید مزمان ہے یہ عام اصول فرائض ہو سکتا ہے کوئی بیان جو کسی شخص نے عہدہ دار پولیس سے جو حیثیت مذکور کے کیا ہو وہ بطور شہادت منجانب مضمون کے استعمال کیا جاسکتا ہے جو وہ جہاں اس کے استعمال نہیں ہو سکتا۔

کوئی فقرہ استثنائہ مناسب طور پر فرائض کو کسی حکم قانونی کے کام میں نہیں لیا جاتا اور نہ وہ کوئی جدید مختلف ایڈجسٹمنٹ ایکٹ کو دے سکتا ہے دیکھو مقدمہ سرور فیروہ قائم تحریک بنام لائسنس (۱) کوئی بیان تجویزی جو کسی عہدہ دار پولیس نے جب دفعہ ۱۱۲ ظہیر کیا ہو اسکی لکھا کا تائید نہیں کیا جاسکتا بلکہ شہادت نہیں ہے تاہم وہ پولیس میں سے بیان مذکور کیا گیا ہو بیان مذکور واسطے تازہ کرنے والے حسب دفعہ ۱۵۹ ایکٹ شہادت استعمال کر سکتا ہے اور نسبت اس کے سوالات جمع ہو کو نسل کر سکتا ہے جسکی مراد کے خلاف وہ شہادت کی تائید بیان مذکور سے کی گئی ہے وہی گئی ہو اور یہی کہ عدالت ہند ہر مقدمہ کے متعلق عام اور تحریک (۲) تجویزی ہے اس شخص سے کہ جس نے بیان کیا ہو تجویزی یا اس کے مسائل ہو سکتے ہیں اور فرائض یا تحریک اور بغیر عہدہ دار پولیس یا کسی اور شخص کا اظہار جسکی سماعت میں بیان مذکور کیا گیا ہو بابت امر مذکور کے حسب دفعہ ۱۵۹ ایکٹ شہادت کے کیا جاسکتا ہے [میر جلالہ کو نے شہادت ہر مقدمہ ہذا کے عدالت نے اسل کو جس کیا]۔

صفحہ ۱۸۵
۱۸۵
۲۵۹

باجلاس ولیٹ صاحب شش و بروڈ صاحب شش
ملکہ معظمہ قصیر حیدر بنام اسماعیل ولد قمارو
اجازت مجموعہ ضابطہ نو جداری دایکٹ (۱۸۵۸ء) دفعہ ۱۹ عہدہ دار پولیس جرم جب دفعہ ۱۶
عمل کرتا ہو استغاثہ بابت دینے جوئی شہادت کے روبرو عہدہ دار پولیس کے بیان جو حسب دفعہ ۱۶
تلفینہ کیا گیا ہو شہادت۔

بر بیان کہ اٹھائے تحقیقات پولیس میں کسی پولیس کانسٹیبل نے حسب دفعہ ۱۶ مجموعہ ضابطہ نو جداری
دایکٹ (۱۸۵۸ء) تلفینہ کیا ہو وہ شہادت کسی نویت کا رد اولیٰ ملتی میں نہیں ہے۔
جو پولیس کانسٹیبل جرم دفعہ ۱۶ مجموعہ ضابطہ نو جداری کے کوئی بیان تلفینہ کرے وہ جرم نہیں ہوتا اور
وہ مقام جہاں وہ کار عہدہ کرتا ہے عدالت ہوتا ہے جس میں جب دفعہ ۱۶ مجموعہ ضابطہ نو جداری کے دایکٹ اجازت
واسطے استغاثہ کے بابت ایک جوئی بیان کے جو اس کے سامنے کیا گیا ضروری نہیں ہے عام اس سے
کہ الزام تھا قائم کیا گیا ہو ایسی سبیل البدل۔

پہل بنانہ گوٹنٹ بنارہی حکم برات معذور جی میک کارمل صاحب الیکٹکیشن جج
خانہ پیش کے تھا۔

اٹھائے تحقیقات پولیس میں اسماعیل ولد قمارو نے کچھ بیانات روبرو چیف کانسٹیبل کے کئے
جیسے بعد کے اسے بوقت تجویز مقدمہ روبرو مجسٹریٹ درجہ اول کے انکار کیا پس اس پر الزام
ملی سبیل البدل دینے جوئی شہادت کا یا تو روبرو عہدہ دار پولیس کے حسب دفعہ ۱۶ مجموعہ ضابطہ
نو جداری دایکٹ (۱۸۵۸ء) یا بعد ازاں روبرو مجسٹریٹ تجویز کنندہ کے کہ جس کے روبرو اس نے
اپنے بیان سامنے سے انکار کیا یا اس کی تردید کی قائم کیا گیا مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے ملزم پر تہا
کرتے کی اجازت دی۔

ملزم نے یہ عذر کیا کہ جب وقت اسکا اظہار چیف کانسٹیبل نے کیا وہ حالت نشہ میں تھا اور
اسوج سے اسکو نہیں معلوم کیا وہ سند روبرو عہدہ دار پولیس کے کیا بیان کیا یہ عذر قابل طبع
گاہت نہیں ہو پولیس ملزم پر جرم دفعہ ۱۶ مجموعہ تعزیرات ہند کا ثابت قرار دیا گیا اور حکم سزا
تقدیمت دو ماہ اور دوا سے عہدہ جہانہ کا صادر ہوا۔

بر طبق پہل الیکٹکیشن جج نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ منطوقی
پہل نو جداری نمبر ۱۸۵۸ء

حکومت کا انسپل کی واسطے استغاثہ حال کے حامل نہیں کی گئی حاکم موصوفت کی یہ رائے ہوئی کہ عدالت پولیس جو کوئی بیان حسب فوجداری ۱۹۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحریر کرتا ہے وہ ایک حج واسطے عرض مذکور کے ہوتا ہے اور اس کے اوپر کی منظوری حسب فوجداری ۱۹۰۵ مجموعہ کے ضروری تھی۔

ہمارے اسی حکم برائے کے گورنمنٹ نے مائی کورٹ میں اپیل کیا۔

آنریبل راؤ صاحب دی این منڈلیک منجانب سرکار احمدہ دار پولیس جو حسب فوجداری ۱۹۱۲ ایکٹ ۱۸۵۲ کے عمل کرتا ہو وہ بحیثیت عدالت عمل میں کرتا مقدمہ جلاس کامل ملکہ مظفر قیصر ہند بنام ہیرا (۱) میں یہ رائے قرار پائی کہ مجسٹریٹ جو بیان حسب فوجداری ۱۹۱۲ کے قلمبند کرے وہ عدالت حج کی بجائیں لاتا ہے پس پولیس کا انسپل جبکہ کوئی بیان حسب فوجداری ۱۹۱۲ کے قلمبند کرے ہرگز حاکم عدالت نہیں ہوتا پس دفعہ ۱۱۱۱ متعلق نہیں ہے۔

ولیسٹ صاحب جسٹس صاحب جسٹس جج نے باستدلال نظیر ملکہ مظفر قیصر ہند بنام ہیرا (۲) رائے سنا کہ (۲) یہ تصور کیا کہ عدہ دار پولیس جو بیان حسب فوجداری ۱۹۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تحریر کرے واسطے عرض مذکور کے حاکم عدالت ہوتا ہے پس حاکم موصوفت نے یہ خیال کیا کہ اجازت پولیس کی "بطور عدالت کے اس عرض سے ضروری ہے کہ لازم علی سبیل البدل دینے جوئی شہادت کا یا تو رد و عمدہ دار پولیس کے حسب فوجداری ۱۹۱۲ یا بعد ازاں دو پر مجسٹریٹ درجہ اول کے جبکہ نظر نہ پانے بیان سابق سے انکار اور اس کی تردید کی سماعت ہو سکے۔

زمانہ حال میں مقدمہ ملکہ مظفر قیصر ہند بنام ہیرا (۱) یہ تجویز نہیں کی کہ بیان کو اثباتی تحقیقات پولیس میں مجسٹریٹ درجہ سوم نے حسب فوجداری ۱۹۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری تحریر کیا ہو وہ شہادت کسی خوبت کارروائی عدالت میں نہیں ہے پس وہ بیان کہ جو کسی پولیس کا انسپل نے حسب فوجداری ۱۹۱۲ قلمبند کیا ہو اس سے بھی کمتر شہادت قسم مذکور تصور ہو سکتا ہے دفعہ ۱۱۲ میں یہ محکوم ہے کہ کوئی بیان جو اس طرح قلمبند کیا گیا ہو اس پر سخت بیان کنندہ کے ثبوت ہونے اور چھ نہانہ حال میں بعد اسے ملکہ مظفر قیصر ہند بنام ہیرا (۲) میں (۳) یہ تجویز کی کہ جو یا داشت کا انسپل نے تحریر کیا ہو وہ شہادت نہیں ہے بلکہ وہ اس کے واسطے تارہ کرنے اپنی یاد کے استعمال کر سکتا ہے اور اگر اس سے سوالات حج بابت اس کے منجانب کوئل کئے جاسکتے ہیں جبکہ خلاف مراد شہادت بعد اس کے دیکھی ہے لیکن باوجود

ذکر شہادت اس معنی میں نہیں ہے کہ وہ غیر بطور ثبوت کے یا تو تہا نب یا خلاف لازم کے ملوث رہا بلکہ شہادت اس صمدہ دار پولیس سے احتمال کیا وجہ جسکو منصب اسکے ملاحظہ کا اس شخص سے ہے کہ وہ اپنی یادداشت کو تائید کرے لیکن ۱۱۱ مجموعہ توفیرات ہند میں تعریف و تہنیتی شہادت کی واسطے ان شخص مجموعہ مذکور کے صحت یہ نہیں ہے کہ کوئی جو تہا نبیاں کسی کارروائی عدالتی میں کیا جاوے بلکہ ہر صحت داخل ہے جس میں منظر قانو ناسیح بیان کرنا لازم ہوا اور وہ دفعہ ۱۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (دیکٹ ۱۸۸۵ء) کے ہر شخص پر جس سے پولیس استفسار کرے ہے ورنہ لازم ہے کہ اس کے خطہ اس کے بیان پر نکلے گا ورنہ اگر وہ سچ بیان کرے تو اسے کوئی اپنے نیکو مستوجب سزا حسب مصلحت آخر دفعہ ۱۱۱ مجموعہ توفیرات ہند کے کرتا ہے۔

ساتھ ہی اسکے واضح ہو کہ صمدہ دار پولیس اور وہ ان احکام خاص کے حاکم عدالت نہیں ہو جاتا اور نہ وہ مقام کہ جہاں وہ کاروبار بھی کرتا ہے عدالت ہو جاتا ہے دفعہ ۱۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (دیکٹ ۱۸۸۵ء) اسوجہ سے ایسا متقاضی سے متعلق نہیں ہے جو بات عدالت بیان کرنے پر وہ صمدہ دار پولیس کے کیا جاوے عام اس سے کہ الزام وقوع کوئی کا تہا نب لگایا گیا ہو یا کسی عدالت کے پس ضرور ہے کہ ہم تجویز برائے اس کو جو صاحب شن سچ نے بر بناے وہ قانونی طور سے متفقہ پولیس کے صداد کی منسوخ کریں اور اس حکم سزا کو بحال کریں جو مجسٹریٹ درجہ اول نے جسے مقدمہ کی تجویز کی تھی صداد کیا تھا۔

حکم برائے منسوخ کیا گیا

اجلاس کمال صیفہ نگرانی فوجداری

اجلاس سب چارلس صاحب نیٹ چوٹین ویٹ صاحب نیٹ نایا بھائی بھاس صاحب نیٹ
ملکہ قیسر ہند بنام
مجموعہ ضابطہ فوجداری (دیکٹ ۱۸۸۵ء) دفعہ ۱۱۱- بیان مجسٹریٹ نے تحریر کیا تھا عدالت کراچی
عدالتی سادات شہادت کا ذہن مجموعہ توفیرات ہند (دیکٹ ۱۸۸۵ء) دفعات ۱۹۱ و ۱۹۲-
۱ بیان مجسٹریٹ درجہ سوم نے صمدہ دار پولیس ۱۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (دیکٹ ۱۸۸۵ء) ۲ تحریر کیا ہوا ہے
۲ نگرانی صیفہ فوجداری نمبر ۵۹۵۱۸۵

۴
۱۸۸۵ء
صمدہ دار پولیس
۵۰۲

۱۹۵۶ء

مکتبہ تعمیرِ ہند

نام

برائے

محشریٹ مذکور کو اختیار کرنے تحقیقات ابتدائی کا مقدمہ میں شامل نہ ہو وہ شہادت کسی نوبت کا روائی عدالتی میں مسجل اور دفعات ۱۹۳ و ۱۹۱ مجموعہ تعزیرات ہند کے ایسی نہیں ہے کہ جب بعد ازاں اس بیان کی تردید ہو تو ایسے محشریٹ کے ہو کہ جسکو اختیار حاصل ہو اور وہ اسکا استعمال تحقیقات ابتدائی میں کرتا ہو تو وہ بنائے کافی واسطے جرم سبیل بدل دینے جوئی گواہی کا کارروائی عدالتی میں قرار دیا جائے۔

اٹھائے ایک تحقیقات پولیس میں نسبت قتل مسمی بالا پا کے ہر ما ملزم نے اذروے حلف کے رد پر و محشریٹ درجہ سوم کے یہ بیان کیا کہ اسنے دہنا پا کو بالا پا کو مارنے دیکھا تھا۔

خاص بوجہ اس بیان کے کہ دہنا پا پر جرم قتل عمد کا الزام قائم کیا گیا ہر ما بطور گواہ سرکار کے بوقت تحقیقات ابتدائی رد پر و محشریٹ سپر کنڈنہ کے طلب کیا گیا اپنے اظہار میں نامبروہ نے یہ بیان کیا کہ اسکو کچھ حال قتل کا معلوم نہیں تھا اور اسنے پولیس میں کرنی اطلاع نہیں کی تھی اور کوئی بیانی شہر رد پر و محشریٹ درجہ سوم کے نہیں کیا تھا بطریق اسکے ہر ما پر جرم دفعہ ۱۹۲ مجموعہ تعزیرات ہند دینے جوئی شہادت کا ایک نوبت کا روائی عدالتی میں لگایا گیا کیونکہ اسنے دو مختلف بیانات کئے تھے ایک محشریٹ درجہ سوم کے رد پر و اور دوسرا رد پر و محشریٹ سپر کنڈنہ کے کہ بیانات مذکور میں سے ایک کو نامبروہ جھوٹ جانتا یا باور کرتا تھا او سپر اس جرم کی بابت اجلاس محشریٹ درجہ اول شولا پور سے جرم خلاف قرار دیا گیا اور حکم سزا نو میں قید سخت کا صادر ہوا اپیل میں سیشن جج نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو بحال رکھا۔

بجرم نے ہائی کورٹ میں بھیذا اختیار لگانی ہائی کورٹ درخواست پیش کی۔ عدالت (دیسٹ صاحب جسٹس برڈوڈ صاحب جسٹس) نے بعد ملاحظہ سل مقدمہ کے امر ذیل اجلاس کاٹلی میں ارسال کیا۔

”ایادہ بیان جو رد پر و کسی محشریٹ کے اٹھائے کسی تحقیقات پولیس میں کیا جاوے داخل نوبت کا روائی عدالتی کے اس طرح ہے کہ جزواً بطور بنائے کسی جرم علی سبیل البدل دفعہ ۱۹۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے کافی ہو۔“

شاہنک شاہ جہانگیر شاہ منجانب ملزم۔ جو بیان رد پر و محشریٹ درجہ سوم کے کیا گیا تھا وہ کسی نوبت کا روائی عدالتی میں نہیں کیا گیا تھا مثلاً البہ کو مقدمہ قتل میں تحقیقات ابتدائی کرنے کا کچھ اختیار نہ تھا موصوف البہ بحیثیت عدالت حسب دفعہ ۱۹۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عمل نہیں کرتے تھے پس اسکو حلف دینا شخص بیان کنندہ کو جائز نہ تھا جو محشریٹ کے اختیار عدالت حسب دفعہ ۱۹۲ کے نافذ

مگر اس کا قلمبند کیا ہوا بیان شہادت نہیں ہے۔

گفتہ سدا شہوراء۔ دفعہ ۱۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں یہ حکم ہے کہ مجسٹریٹ بیان کی خبر کا اسی طرح قلمبند کرے گا کہ جیسے شہادت تحریر کی جاتی ہے باب ۵ مجموعہ میں یہ بیان ہے کہ شہادت کسی طرح تحریر کی جائے گی شہادت کو ان کی حلف یا باقرار صاع تحریر کی گئی ہے دفعہ ۲۰ ایک طرف (۱) شہادت میں عدالت کو اختیار عطف دینے کا عطا کیا ہے جو مجسٹریٹ کہ بیان حسب دفعہ ۱۶۴ کے قلمبند کرے ایک عدالت ہے پس اس کو جائز ہے کہ بیان کر نیوالے شخص کو عطف دے اگر بیان جوت ہو تو وہ شخص سنجوب جرم جوتی گواہی دینے کا حسب دفعہ ۱۹۱ مجموعہ تقریرات ہند کے ہے نامبرہ سنجوب سواخذہ حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تقریرات کا یہی ہے تحقیقات پولیس کی قبل کارروائیات رو برو مجسٹریٹ سپر دکنہ کے ہوتی ہے پس یہ بیان نوبت کارروائی عدالتی میں حسب مراد دفعہ ۱۹۳ مجموعہ تقریرات کے کیا گیا تھا حوالہ مقدمات قیصر ہند نام ملکا (۱) سرکار نام اربسا پا (۲) دھکے قیصر ہند بنام پرنس رام رائے سنگھ (۳) کا دیا گیا۔

از عدالت۔ عدالت کی یہ رائے ہے کہ جو بیان مجسٹریٹ درجہ سوم حسب دفعہ ۱۹۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری قلمبند کرے درحالیکہ مجسٹریٹ کو کوہ مقدمہ میں اختیار تحقیقات ابتدائی کرنے کا نوبت شہادت و نوبت کارروائی عدالتی میں حسب مراد دفعہ ۱۹۱ و ۱۹۳ مجموعہ تقریرات ہند کے ایسی نہیں ہے کہ جس سے جب اس بیان کی تردید رو برو ایسے مجسٹریٹ کے ہو کہ جس کو اختیار حاصل ہو اور وہ اس کا استعمال تحقیقات ابتدائی میں نسبت کسی الزام قتل کے کرتا ہو تو وہ پتا سے کافی واسطے جرم علی سبیل البدل جوتی گواہی دینے کے کارروائی عدالتی میں ہوگی۔

تجويز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا گیا

(۱) انڈین لارڈس سلسلہ کی جلد ۲ صفحہ ۶۴۳

(۲) ایضاً " " جلد ۲ صفحہ ۳۴۹

(۳) ایضاً " " جلد ۲ صفحہ ۲۴

نظارہ فوجداری سالہ نظاریہ

صیغہ تصویب فوجداری

بہ واسطہ دست صاحب منشی و برز و دو صاحب منشی و
ملکہ معظمہ قاضی بنام

سلسلہ
۱۱۲ جولائی

صورت بلدیہ

امارت قائم کرنے استغاثہ مجموعہ منالطہ فوجداری (ایکٹ)۔ (۱۱۲) دفعہ ۱۹۵
جمل مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ) ۱۹۴۷ و ضات ۱۹۴۷ و ۱۹۴۷۔ عدالت تحقیقات عدالت تحقیقات
پنفل می۔

سب سے پہلے حسب ایکٹ (۱۱۲) جج نہیں ہے اور اس لیے حسب معنی دفعہ ۱۱۵
مجموعہ منالطہ فوجداری (ایکٹ)۔ عدالت نہیں ہے لہذا وہ کی منظوری و تصدیق کے
جمل کی گنت استغاثہ تمام کیلئے جو دفتر میں ایسے منشی کیلئے پیش ہوئی ہوں وہی منشی
تقریر فرم دیا جائے گا۔

نظر جمل دفعہ ۱۱۵ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ) ۱۹۴۷ میں بطور مقدمہ کہ استعمال ہو
ہو اس میں دفعہ ۱۱۵ مجموعہ منالطہ فوجداری (ایکٹ) ۱۹۴۷ میں یہ مقدمہ جج میں
کار کیا جائے گا۔ اس لیے عدالت تحقیقات ہند و تعزیرات ہند میں شامل ہے۔

مقدمہ
نظام نوعداری

تقریباً عدالت کی جو ایک شہادت ہے اس میں ۱۰۰ سال کی گنتی ہے وہی وہ قاضی ایک
وضع کی گنتی ہے اور عدالت سے باہر موت مذہبی چاہیے۔

تحقیقات عدالتی و انتظامی میں فرق ظاہر کیا گیا۔

یہ استصواب منجانب انیس گنور صاحب سشن جج شولالو حسب دفعہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ
نوعداری (ایکٹ) (۱۵) کے ہے۔

نئی ایڈم و عیار خاص و دیگر اراہم عمل صحت نامہ جو نوشتہ راہ ہاتھونی ظاہر کیا گیا حسب
دفعہ ۱۴ مجموعہ تعزیرات ہند کے لگا یا گیا ۱۱ جنوری ۱۹۱۵ء کو نئی لائے صحت نامہ متعارفہ و بروہر
ایکٹ ۱۵۷۷ء جسٹری کے لیے پیش کیا بنا یہ اہام مذکور مقدمہ ہذا میں جسٹریٹ درجہ اول شولالو
کے یہاں ہفتانہ وار ہوا سبجان نئی ایڈم ابتدائی تحقیقات میں جو بروہر جسٹریٹ سپر کنڈ و غیر ذوق تجویز
عدالت سشن دونوں جگہ ہوتی یہ بحث کی گئی کہ سب جسٹریٹ جو حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۵۷۷ء حکام کرنا ہو
سب ہفتانہ ۱۹ مجموعہ ضابطہ نوعداری (ایکٹ) (۱۵) کے ایک عدالت ہے اور اس لیے
منظوری عمومی البیہ واسطے قائم کرنے استغاثہ اور مدرم کے ضروری ہتی اس بحث کی تائید میں نظر
بمقدمہ و نکٹا چلا (۱) استدلال کیا گیا۔

اس امر پر اسسٹنٹ سشن جج نے کیفیت ذیل تحریر فرمائی۔

”یہ بحث جہاں تک کہ ہائی کورٹ بھی سے متعلق رہتی ہے ظہیر عدالتی سے معرا ہے یہ امر ثابت آسان نہیں ہے
اور میری رائے میں ایسا آہم ہے کہ وہ سپرنٹنڈنٹ یا ناچال ہے حد ایکٹ جسٹریٹ کا پیش کرنے صحت نامہ و اعتبار
تیسرے متعلق ہے جو حسب دفعہ ۱۴ سب جسٹریٹ کو ان صحت نامہ کے منظر کرنا اختیار ہے جو انکسٹیشن کیا ہو
جو انکسٹیشن سے دعویٰ دار میں حسب دفعہ ۱۴ سب جسٹریٹ کو اختیار ہے کہ انکو مفصلہ ذیل کی نسبت پانا اہمان کر سکے
(اول) کہ وہ سبجان اوکھیا اہمانا بطور کیا ہے (دوم) اور وہ بیان کر سکے ہیں (سوم) انکسٹیشن جو ان صحت نامہ کو پیش
ہیں استحقاق انکو جسٹریٹ کو پیش کرنا چاہتے ہیں بجا نہ ہو جو ہوتے کسی فیصلہ ہائی کورٹ پر استغاثہ ہند کے تین
یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ فیصلہ عدالت کی جسٹریٹ کو پیش کرنا چاہتے ہیں بجا نہ ہو جو ہوتے کسی فیصلہ ہائی کورٹ پر استغاثہ ہند کے تین
مد اس سے یہ نتیجہ نکلی ہے کہ سب جسٹریٹ کو جو یہ ایکٹ جسٹریٹ پر ہے وہ اختیار ہے کہ پانا اہمان کر سکے ہیں
بعض امور کی نسبت شہادت کے لئے اور اس لیے عمومی البیہ حسب دفعہ ۱۵ ایکٹ ۱۵۷۷ء کے عمل کرنا ہو جو حسب دفعہ ۱۵
ایکٹ شہادت ہے یہ ہذا ایک عدالت میں جہاں تک کہ کسی کارروائی سب جسٹریٹ کو حسب دفعہ ۱۵ کے متعلق ہے لیکن کہ جسٹریٹ
ہو سکے کہ وہ کو اختیار واسطے اجازت قائم کرنے استغاثہ کے حاصل ہے اور اس عدم موجودگی اور اس واسطے سے کہ جسٹریٹ

حکیم
کے غریبوں پر
دینا

سے شروع ہو جاتی ہے اور ایک ہذا دوسرے شامل ہے اگر ایسا ہو تو نتیجہ محکم ہے کہ جسٹریٹ کو کوئی اختیار نہیں
یا تحقیقات استخانتہ کا بلا اجازت سب جسٹریٹ کے نہیں ہے مگر ایسا کہ سب جسٹریٹ کی کارروائی ملاحظہ کرنا چاہیے
یہ ہونا چاہیے کہ اس تسلیم صحت ظہور کے اس میں یہ خیال کرنا ہوں کہ اس سپردگی کا بلا اختیار سماعت ہو یا جو کرنا چاہیے
”پبلک پراسیکیوٹر“ کے لئے جو مقدمہ عدالت میں چلے گا وہی چلے گا (۱) کیا اور بحث کی کہ کوئی اجازت ہو جسٹریٹ
و حیت نامہ رو برو سب جسٹریٹ کے کوئی ایک مقدمہ نہ لگے بلکہ سے بحث کوئی تعلیم کی تائید نہیں کرنا مقدمہ مذکور میں
تالیف کا نصف بلا سماعت ثبوت کروایا گیا تھا کی کوئی لگتے تھے یہ تجویز کی کہ مذکور حالات عدالت درست تجویز نسبت
دعویٰ کے نہیں کر سکتی تھی اور کوئی اجازت جاری طور پر جو ثبوت داخل کرنا نہیں دیکھتی اور جو چاہیے کہ درخواست چلے
کارروائیات شروع ہوئیں بعد ازاں کرنا کی ضرورت نہ تھی اگرچہ مقدمہ ہی لیکن مقدمہ حال میں کوئی بات اس قسم کی نہیں
یہ سب جسٹریٹ کا کام ہے کہ اس امر پر غور کرے کہ آیا دعویٰ الیہ کو اجازت دینی چاہیے یا نہیں اور نہ عدالت سے نوعداری
کا کام ہے کہ اس کے جائز ہو چکی نسبت بحث کریں مقدمہ ہذا میں کوئی بات نسبت امر تفریح طلب کے نہیں ہے۔
یہ بالکل ظاہر ہے کہ صرف ملزم ہذا رو برو سب جسٹریٹ کی کارروائی میں فرق تھا کیونکہ اس نے وصیت نامہ کو پیش کیا
مناوہرے ملزمان فریقین نہ تھا اور اس لیے ان کی سپردگی قانونی اور مقدمہ جائز ہے جس قدر وہ حق رکھتے ہیں۔
بحث دوم پبلک پراسیکیوٹر کی سپردگی فہم کو جسٹریٹ سپر کنڈنٹ نے استیصال کیا ہے جو بدست نہیں معلوم ہوتی
بلا شک و ستاد و متعلق کارروائی رو برو سب جسٹریٹ کے ہے لیکن کارروائی دستاویز سے ملے ہوئے ذیل میں ہے۔
مدد اس ہائی کورٹ بصرفہ اس نسبت تجویز محمولہ وکیل ملزمان لکھی جاتی ہے چونکہ دستاویز ثبوت میں رو برو دعویٰ الیہ
کے یہی کارروائی ہوئی جس میں سب جسٹریٹ کو تصدیق کرنا تھا کہ آیا دستاویز کی رجسٹری ہوئی چاہیے یا نہیں لہذا یہی لکھا گیا
معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اجازت تحقیقات کے واسطے ضروری ہے۔

اس استصواب کی بحث دسیت صاحب پر ڈوڈ صاحب جہان کے رو برو ۱۳ جولائی ۱۹۰۳ء
کو ہوئی اگرچہ راج صاحب دی این ٹیلر ایک سب صاحب سرکار۔ استخانتہ مقدمہ ہذا میں حسب دفعہ ۴۶۴ جو
تغییرات ہے استخانتہ کے لیے اس دفعہ کے رو سے منظور کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔
گنیت سدا شیور او سب سب جسٹریٹ جو حسب دفعہ ۴۶۴ ایک سب جسٹریٹ (۲) صاحب
عل کرنا ہو حسب دفعہ ۴۶۴ جو معنا بطور نوعداری (ایک)۔ استخانتہ عدالت میں دفعہ ۴۶۴ کو
دفعہ ۴۶۴ جو معنا مذکور کے ساتھ ہونا چاہیے دفعہ ۴۶۴ الذکر میں اول عدالتوں کی تخصیص کی گئی ہے جو
مقدرات تغیر عدالت کے فیصل کی مشائی مجاز نہیں دفعہ ۴۶۴ جو معنا مذکور کے رو سے لوگ گورنر بعض مقدمات
تغیر عدالت میں کسی سب جسٹریٹ کو عدالت دیوالی بنا سکتی ہے لہذا دعویٰ الیہ مقدمات کی میں عدالت

کوئی استغاثہ نسبت کسی ستارہ جلی کے جو فرسوی المیہ میں واسطے رجسٹری کے پیش کی گئی بلا اجازت صاحب موصوف کے آگے نہیں چل سکتا۔

مستند
کی منظوری
تمام

عدالت کو بہت مدد ملتی اگر صاحب پیش جج بجائے اختیار کر لینے وہ اسسٹنٹ سیشن جج جو کسی قدر فضول تین بلا شرکت غیرے اس امر کی تحقیقات خود اپنے وسیع علم و زیادہ تجربہ سے کر سکتے۔
لفظ جمل فقرہ ۷۲ مجموعہ تقریرات ہند میں عام معنی میں استعمال ہوا ہے اور دفعہ مذکور کا حوالہ وسیع معنی میں دفعہ ۱۹۵ مجموعہ مضابطہ فروری میں دیا گیا ہے اس طور پر کہ جملہ اقسام جمل کی سزا کا حکم میں لپیٹ دیا گیا ہے داخل ہو جائیں اور اس میں وہ مقدمہ شامل ہے جو اندر دفعہ ۷۲ مجموعہ تقریرات ہند کے آٹا ہے۔
لہذا اگر سب ججز اراک ایک عدالت ہے اور ستارہ جلی کے رجسٹرڈ ایک عدالت کے پیش کی گئی تو حسب ضمت ۱۰۹ و ۷۲ مجموعہ تقریرات ہند (ایک ۵۰۰ تقریر فروری نامبر وہ واسطے استغاثہ تیار ہوا ہے۔
بلا شک فروری ہے۔

لہذا اب بحث یہ ہے کہ سب ججز اراک عدالت ہے یا نہیں یہ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ درمیان تحقیقات عدالتی و انتظامی کے اسسٹنٹ جج کے ذہن میں سب قدر باہم پیدا ہو تحقیقات یا تجویز حسب مجموعہ مضابطہ فروری میں کہ شہادت قانونی الیہ واسطے مقاصد مجموعہ کے لفظ کا رد واتی عدالتی میں شامل ہے لیکن اس سے نتیجہ لازم نہیں آتا کہ دیگر تحقیقات بھی کا رد واتی عدالتی میں اور سب مضابطہ فروری میں تحقیقات میں جج یا عدالت ہند کے مقدمہ ملکہ مغلیہ نیام راجس (۱) بلکہ کن صاحب پیش فرماتے ہیں کہ در مالیکہ کامن لائیٹی و انتظام قانون کسی شخص پر یہ فرض ملکہ کریں کہ سب حالت موجودگی بعض واقعات کے اپنی اسے قائم کرے نہ فرما۔
غیر فری عمل میں لاوے بلکہ کوئی خاص کام کرے تو بلاشبہ تحقیقات ابتدائی اس باب میں ہو سکتی ہے کہ آبادہ واقعات موجود ہیں اور بلا شک جس شخص پر فرض مذکور ملکہ کیا ہے اس کو کسی قدر اپنی عقل استعمال کرنی چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ آیا واقعات مذکور موجود ہیں مگر جیسا کہ جج فری علم فرما ہیں یہ امر تحقیقات عدالتی سے مختلف ہے جس فرض کی نسبت تحقیقات کی جاتی ہے اس سے اصلیت اس شخص کی دریافت ہوتی ہے پولیس کے آدمی کو فیل گرفتار کر کے کسی شخص کے اکثر تحقیقات کرنی ہوتی ہے مگر اس لئے وہ جج نہیں ہے مقدمہ ملکہ قیصر ہند نیام سال (۱) ایک تحقیقات عدالتی ہوتی ہے اگر اس کی فرض یہ ہو کہ تعلق قانونی جو ایک شخص و دوسرے شخص یا

(۱) لاہور پبلک کونسل شیخ عبدالمصطفی
(۲) انڈین لا بورڈ سلیڈ می جلد ۱ صفحہ ۶۵۹

۱۱۱۱
علامہ غفر فیہ

بنام
ختم

جماعت اشخاص کے ساتھ کہتا ہے یا جو تعلق درمیان دوس شخص اور عام جماعت کے ہو تجویز ہو جائے
لیکن اگر ایک جج بھی بلا مد نظر کہنے ایسی غرض کے عمل کرے تو اس کا کل عدالتانہ نہیں ہے تقدیر
فارسیں بنام امیرالناسیکم (۱) سے ایک تخیل معلوم ہوتی ہے جس میں اختیارات غیر عدالتی جج کے
ذمہ رکھے گئے ہیں سب رجسٹرار کو قانونی تعلقات باہمی فرائض کے جو اون دستاویز سے پیدا
ہوں جج کہ واسطے رجسٹری کے پیش ہوتی ہوں تجویز کرنا نہیں ہے صرف ایک تحقیقات بغرض
اطمینان کے کرتا ہے کہ آیا اسکو رجسٹری کرنے دستاویز کا اختیار ہا یا نہیں ہے جو کہ اس غرض کے
لئے پیش کی گئی ہے و نیز رجسٹرار اس امر کے تجویز کرنے میں کہ آیا دستاویز کی رجسٹری ہونی چاہی
یا نہیں بصورت اسل بنا راضی فیصلہ سب رجسٹرار کے جو اس بنا پر پیش کیا جائے اگر وہ شہادت ہی
لے تو ایسا وہ بطور عدالت کے نہیں کرتا بلکہ بموجب دفعہ ۷۰ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے کرتا ہے کہ
گو یا وہ عدالت تھا "اوپر تحقیقات مثل تحقیقات رجسٹرار عدالت ہذا کے ہے کہ آیا اہلکار یا دیگر ماتحت
اپنے فرض کو مناسب طور پر ادا کیا یا نہیں کوئی اختیار عدالتانہ کام میں نہیں لایا گیا گو کہ دفعہ ۷۰ بموجب
مناظرہ فوجداری سے واضح ہے کہ لوکل گورنمنٹ سب رجسٹرار کو ایک عدالت واسطے اعراض بعض
دفعات کے قرار دیکھتی ہے مثل اس کے جو تجویز ہاے عدالت تمامہ سے یہ تعلق رکھتی ہیں تاہم اس
دفعہ کے مضمون کو فردی خیال کر کے یہ غمنما سمجھنا چاہئے کہ وہ عمدہ وار معمولی اعراض کے لئے
عدالت نہیں متعلق ہو سکتا ہے اس حکم سے کہ کوئی خاص عمدہ وار کسی خاص اعراض کے لئے
ایک عدالت قرار دیا جاوے اس حکم کی توسیع کا اختیار اس طور پر نہیں ہو سکتا ہے کہ نتیجہ سے ایک
مجموعہ قواعد خلاف منابطہ عام کے پیدا ہو ایک حکم جو کہ دفعہ ۷۰ بموجب منابطہ فوجداری میں درج ہے وہ
منابطہ عام پر نافذ ہوا ہے اور احکام استثنائی کے کل اس کے نتائج منطقی انداز میں ہو سکتے
جو امر کہ خلاف قواعد قانون کے تسلیم کیا جاتا ہے وہ نتیجہ انتہائی تک نہیں پہنچ سکتا
اگر یہ رجسٹرار خلاف قیاس طور پر غامض اعراض کے لئے بطور جج کے خیال کیا جائے تو
دوس سے وہ دیگر اعراض کے لئے جج نہیں قرار دیا جاسکتا ہے یہ امر خلاف عام اصول علم قانون
کے ہے کہ کوئی منابطہ کسی استثنائ کی نسبت قائم کیا جائے یا جیسا کہ ہر صاحب نے بیان
کیا ہے کہ یہ باطل صحیح اصول علم قانون کے خلاف ہے کہ کوئی اصول اس قاعدہ سے اخذ کیا جائے

۱۸۵۵ء
ملکہ مظفر قیصر
بنام
تجلی

جو کہ خاص صورت میں بتایا گیا ہو نہ عام قانون کسی جزوی قانون سے جو کہ بغیر اس کے خاص جزاء کے لکھا گیا ہو تبدیل یا موثر ہو تاہم مقدمہ ڈوٹین بنام لارڈ جان نیپرس (۱) ملاحظہ طلب اصول حال میں بمقدمہ جیون برگ بنام ہیلر ہائی جی (۲) متعلق ہو تاہم ای اصول چند مرتبہ ایکٹ وادرسی ہزار حال وکسن کے تعلقات سے جو عام قانون کے ساتھ کہتا ہے متعلق ہو ہے۔

مقدمہ ہذا ہمارے روبرو بہت نامکمل طور سے پیش ہوا ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ سب جہتوں پر اس کی کوئی تحقیقات مطلقاً نہ کی اور تحقیقات کرنے میں ہی یہ مناسب ہو گا کہ عمومی ایہ کہ جو جب اس تقریر عدالت کے ہوا ایک شہادت میں مندرج ہے جن قرار دیں کیونکہ وہ تقریر صرف واسطے اعراض خود ایک مذکورہ کے وضع کی گئی ہے اور اس کی حدود و جایز سے تجاوز نہ کرنا چاہئے مقدمہ اسٹی جرنل بنام مو (۳) ملاحظہ طلب خاص قوانین کی تاثیر دہی غرض خاص پر محدود و معینی چاہئے جو امتیاز کسی قاعدہ کا ہو اس کی رو سے وہ قاعدہ طلب نہوتا چاہئے۔

چونکہ سب جہتوں پر عام اعراض کے لئے ایک عدالت نہیں ہے لہذا وہ اس امر کے تحقیق کرنے کی غرض سے عدالت نہیں ہو سکتا کہ آیا اس سٹاؤن کی جہتوں کرنے کا جو بغیر من جہتوں کرنے کے پیش کی گئی ہے مجاز ہے یا نہیں اور پھر ہوا فی وہ اس وقت جن نہیں ہے جبکہ ایسی تحقیقات بھی نہ کر ہونہ احکام مندرجہ بالا منطبق خودداری متعلق مقدمات تحقیق عدالت روبرو سے جہتوں کی رو سے وہ محدود و واسطے عام اعراض کے جن یا عدالت قرار پاتا ہے۔

پس ہماری یہ رائے ہے کہ اجازت سب جہتوں کی کسی حکمران یا لازم پر استغاثہ قائم کرنے کے لئے ضروری نہیں ہے سپردگی جائز نہی اور ہم ہدایت کرتے ہیں کہ عدالت سٹیشن سپردگی کو منظور کرے اور بخور شرعی کرے۔

حکم بخور شرعی صادر ہوا۔

4.

۱۸۵۵
۱۰ اگست
صوفیہ کالج لاہور
۱۹۱

دفعہ ۵۵: منسلک خودداری (ایکٹ) (تسلیم) کی عرض اختیارات ملکہ سلطان پولیس سے متعلق ہے اور اس کی رو سے کوئی اختیار یا منصب مجسٹریٹ کو در بارہ رسا کر کے اس حکم کے مطابق نہیں کیا گیا ہے کہ تفتیش موقع کی معرفت پولیس کے کسی خاصے یا پولیس سے رپورٹ طلب ہو۔

محبوبین کے لئے یہ عظیم مناسب عین ہے کہ جب کوئی استغاثہ کسی آدم کی دوا معیت کر سکا ہو
 ورنہ دوا سے کیا جاسے نو دوا استغاثہ کو ہر کسی حمد و در و پس اس کے اوپر لازم ہے کہ استغاثہ کو
 منظور کرے اور بعد میں انہما مستغیث کے کاروائی مطابق قانون کے عمل میں لاوے

یہ درخواست واسطے استعمال کرنے اخذ ہزار نظر ثانی ہائیکورٹ کے جسٹس فہم ۲۵ نمبر و مٹا جیلہ
خود ہمارے ایکٹ مٹا مٹا کے تھی۔

[illegible]

موجودین میں اس استقامت کو حقیقت اور پورے کرنے کے لئے پولیس کے سپرو کیا طریق ہو چکے
پولیس کے ماکرم و مومن سے مطالبین دست اندازی کرتے سے انکار کیا۔

مجلس
محکم دلائل و براہین
گور و ستیاری

بعد ازان مستفیث نے بائی کورٹ میں درخواست ولسٹے نظر ثانی کرنے کا روائی مجسٹریٹ کے پیش کی۔
گنیت سدیشو واکو منجانب مستفیث صاحب مجسٹریٹ کی کارروائی خلاف منابطہ فوجداری کو کوئی اختیار
استغاثہ کیادوسٹے تحقیقات اور رپورٹ کے پولیس کے سپرد کرنے کا نہ تھا یہ اختیار صرف جیف پرزیڈنسی مجسٹریٹ
کو دیا گیا ہے وکیو دفعہ، مجموعہ منابطہ فوجداری (ایکٹ، سیکشن ۴) اور سے دفعہ ۲۰۲ کے مجسٹریٹ کو لازماً
ہے کہ قبل دسمس کرنے استغاثہ کے اظہار مستفیث کا ایسے اس مقدمہ میں مستفیث کا اظہار نہیں لیا گیا اور
نہ کوئی حکم شعرو مسی استغاثہ کے صادر کیا گیا ہے کارروائی خلاف منابطہ اور خلاف قانون کے ہے اور اسلئے
منسوخ ہوئی ہے وکیل موصوف نے مقدمات ملکہ قیصر بند بنام پورن (۱) ویدیا ناتھ بنام مسٹریٹ کو کوئی
اس نیت پر عدالت (ولسٹ صاحب جسٹس) پر ڈوڈ صاحب جسٹس نے سماعت خیر
مقدمہ کی ملتوی کی اور یہ مکمل ہوا کہ مجسٹریٹ یہ بیان کرے گا یا اس کو کوئل گوگنٹ نے حسب دفعہ ۲۰۲ مجموعہ
منابطہ فوجداری کے مسیہ اختیار دیا تھا یا نہیں کہ مکمل تحقیقات موقع معرفت پولیس یا طلب پورٹ پولیس سادہ
مجسٹریٹ سے رپورٹ حسب بل رسال کی۔

نیں مود بانہ رپورٹ کرتا ہوں کہ پرزیڈنسی مجسٹریٹ کو ازرو سے دفعہ ۲۰۲ مجموعہ منابطہ فوجداری (ایکٹ
۱۰) کے یہ اختیار حاصل ہے کہ پولیس کو اذن مقدمات میں جو ناقابل سماعت ہوں تفتیش کرنی کی اجازت کرے۔
عرضی استغاثہ میں جو مانگیداس ستیا رام باواسے بنام گنگا داس جیوا داس بارہ دیگر اشخاص کے پیش کی
یہ بیان کیا کہ نامبروگان نے انکھاب جہانہ لاعت کا مکان شوالہ واقع ناگپادامین کیا اور چونکہ یہ معلوم ہوا
کہ پولیس نے پیشتر سے نظر انداز و نقصان من مکن الوقوع کے کارروائی کی تھی لہذا وہ اطلاع کہ جو مستفیث نے
پیش کی تھی پاس پولیس سپرنٹنڈنٹ متعلق کے تحقیقات اور رپورٹ کے لئے ارسال کی گئی۔

بازناتی جانکی داس نے باز یاد الزام سرقہ کے اطلاع پیش کی اور چونکہ یہ جرم قابل سماعت کے تھا
لہذا نامبرو کو یہ اجازت کی گئی کہ اپنا استغاثہ اول مرتبہ درو سپرنٹنڈنٹ پولیس کے کرے جسکے پاس اطلاع
ثانی بھی بھیجی گئی۔

یہ نہیں معلوم ہوا کہ کوئل گوگنٹ نے پرزیڈنسی مجسٹریٹ کو یہ اختیار دیا ہے کہ مکمل تحقیقات موقع کا
صرف مقدمہ وار پولیس کے حسب دفعہ، مجموعہ منابطہ فوجداری (ایکٹ، سیکشن ۴) صادر کرے لیکن مثلاً اور
مراد قانون کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ مجسٹریٹ کو جسکو اختیار سماعت حاصل ہو اس قسم کا اختیار تیزی مقدمات
قابل سماعت میں حاصل ہوتا ہے۔

بعد پوچھنے اس پورٹ کے عدالت (ولسٹ صاحب جسٹس) پر ڈوڈ صاحب جسٹس

نے حکمِ فیل صادر کیا۔

دفعہ کہ انھیں متعلق اختیارات ملے وہ اسان پولیس کے ہے اور انکی مدد سے مجسٹریٹ کو کوئی اختیار نہیں عطا نہیں کیا گیا ہے دفعہ کی مدد سے صرف چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو اختیار اس میں ہے کہ ہدایت کرے کہ تفتیش موقع کی معرفت پولیس کے کچھ ایسے سبزاں ملے کہ اوسی قسم کا اختیار خاص کر پریزیڈنسی مجسٹریٹ درجہ دینی کو عطا کیا گیا ہو۔

محکمہ برٹ کے لئے یہ طریقہ مناسب نہیں ہے کہ جب کوئی استغاثہ کسی جرم کا جسکی سہاحت وہ کر سکتا ہو وہ برواد اسکے کیا جاوے تو وہ استغاثہ کو سپرد کسی عہدہ دار پولیس کے کرے اور یہ لازم ہے کہ جب حالات ایسے ہوں کہ جنسے اسکو اختیار سہاحت حاصل ہو وہ استغاثہ کو منظور کرے اور کارروائی مطابق قانون کے عمل میں لاوے اگر خلاف اسکے عمل کیا جاوے تو اس سے بایمان پیدا ہونگی اور جو مشق قانون یہ ہے کہ استغاثہ میں ضرر رسیدہ کو بلا توسط پولیس کے انصاف حاصل کر چکا موقع سناط ہو جائیگا۔ پس محکمہ برٹ اظہار مستغیث کا لیوے اور بعد اسکے مطابق قانون کے عمل کرے۔

کارروائیات منسوخ کی گئیں۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

! جلاس لیٹ صاحب خٹس، ڈوڈ صاحب خٹس

بہارِ پاور و شو

ازالہ بعینیت عرفی۔ مکر مشہر کیا جانا اسود باعث ازالہ بعینیت عرفی کا جو مشہر مشہر کئے جا چکے ہیں۔
مجموعہ تقریرات ہند (ایک حصہ) (دوسرا حصہ) دوسرا حصہ کیا جانا استقامت کا۔ مجموعہ مناقب و جہاد ساری کتاب
ایک حصہ عیسوی (دوسرا حصہ)۔

ایک منہ مضرب ہوا ۱۹۱۰ء کو جو مشہور بات تھی کہ تمام اہلکان و ایڈیٹرز و صحافیوں نے مل کر ایک اخبار کے
تحتیق نہ کر کے ایسے امر کے جو فعل مثبت یعنی بیان کیا گیا تھا وار کیا گیا تھا پتے سے جس کے رو بہ
انتہا پیش کیا گیا تھا یہ جو یہ کہ جس چیز کے مشہور کرنے کی ضمانت ہے وہ جس کو نہ کرنا یا کر کے مشہور کرنا
ایسی بات کا تھا کہ جو مشہور کیا دوسرے اخبار میں منع ہو مشہور ہو گئی تھی یہی کام جو موصوف کی پہلے سے قراچی
کے کچھ کے اوتار خیر کار دہائی فوری ایبٹ مشہور کے ہاں سے قبل کے مجاہد کے الزام ازاد حقیقت یعنی
کاٹنا اس دور پر تحت مشہور کرتے اہل کے نام نہیں کیا جاسکتا ہیں مگر موصوف نے انتقام کو حسب

دفعہ ۱۰۰ مجبورہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۵ء) کے واسطے کیا۔

تجویز یہ تھی کہ مکمل دھمسی تا واجب تا مجبورہ فقرات مندرجہ ۱۹۱ء میں کوئی امتیاز نسبت
شہر کرنے یا نہ کرنے کے بقا بدستہ کرنے اور نہ کرنے کے نہیں ہے اگر امتیاز مناسب ملے پر نسبت
کرنے ایسے امر کے کیا گیا ہے جو اسی انتظام میں حقیقت عینی ہے تو مجبورہ کو لازم ہے کہ عادت
امتیاز کی کرے اور نسبت اور اس کے مطابق قانون کے کارروائی کرے۔

یہ درخواست بموجب اعتبار نظر ثانی فوجداری ہائیکورٹ کے حسب دفعہ ۱۰۰ مجبورہ مندرجہ فوجداری
ایکٹ ۱۸۷۵ء کے پیش کی گئی۔

ہاورڈ سبیل نے ایک امتیاز عدالت چیف پریریڈنسی مجسٹریٹ میں پیش کیا اور مالکان و ایڈیٹر
و طبع کنندگان اجنادہ تھی محسوم ایکٹ کی آف انڈیا پر الزام ادا حقیقت عینی کا قائم کیا۔

یہ الزام نسبت میں فقرہ ۱۰۰ یارپورٹ کے جو اجنادہ کو عدالت میں بنایا ۱۸۷۵ء۔ ایکٹ ۱۸۷۵ء۔
ستمبر ۱۸۷۵ء شہر کے لئے قائم کیا گیا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ فقرات مندرجہ حقیقت عینی
ہو یا بیان کیا گیا تھا دیگر اجنادہ محسوم پوتا آریزور و دکن ہیر لٹکے میں یارپورٹ ایک نامشہوری
کی جو بنام اور ڈوبھام پوتا دایر کی گئی تھی مندرجہ ہے منتخب کئے گئے تھے۔

صاحب مجسٹریٹ نے بعد اس کے اظہار حقیقت کے حسب دفعہ ۱۰۰ مجبورہ مندرجہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۵ء
۱۸۷۵ء کے امتیاز کو دھمسی کیا اور اس کے بقا بدستہ کرنے اور نہ کرنے کے نہیں ہے اگر امتیاز مناسب ملے پر نسبت
امتیاز نہ کیا جائے اور جو الزام ادا حقیقت عینی کا نسبت اصل یارپورٹ کے جو مندرجہ حقیقت عینی بیان
کی گئی میں ثابت نہ قرار پائے کوئی الزام بقا بدستہ کرنے یا نہ کرنے کے نہیں ہے اگر امتیاز مناسب ملے پر نسبت
یارپورٹوں کے جو پچھلے پوتا کے اجنادہ میں شہر کی گئی تھیں قائم نہیں ہو سکتا حاکم عدالت نے یہ
بھی تجویز کی کہ امتیاز ادا قسم ہے بنیاد اور تکلف دینے کی غرض سے کیا گیا اور اس کا یہ منشا ادا کا
اور طرادان اجنادہ کی جسکے منتظران سے حقیقت کی عادت تھی امانت کی ہے اور ان کو تکلیف دینا ہے۔
بنیاد میں اس مکمل دھمسی کے ہاورڈ نے درخواست ہائی کورٹ میں حسب دفعہ ۱۰۰۔ ایکٹ ۱۸۷۵ء
۱۸۷۵ء مندرجہ فوجداری کے پیش کی۔

عدالت روایت صاحب پیش برٹو و صاحب پیش نے کاغذات مقدمہ کو طلب کیا اور
ساعت سبیل تا بعد اس کی درخواست کے حکم مندرجہ ذیل مندرجہ کیا۔
روایت صاحب پیش فیصلہ صاحب مجسٹریٹ سے جسکی اس سے مقدمے کا کیا گیا۔

۱۸۸۵ء

بہارہ باورڈ

ظاہر ہوتا ہے (گویہ بات قطعاً صاف طور پر ظاہر نہیں کی گئی) کہ دونوں نے یہ خیال کیا کہ جب سید
 معاملہ مثل حقیقت عرفی منظرہ ایک مرتبہ شہر ہو چکا ہے تو بعد ازاں باہر شہر کے مناسطے ارتقاء
 نہیں کیا جاسکتا تاہم کینک نسبت اول شہر کے سیکے وہی کارروائی نہ کیا جو ایکس قانون کا یہ تھا کہ نہیں سمجھتے ہیں
 میں کوئی استثناء نسبت شہر کرنے بار تالی با تالٹ کے بقایا شہر کے فلول کے نہیں بلکہ اس استثناء پر کیا
 بیکار کرنے اصل حکم قانون متعلقہ ازالہ حیثیت عرفی کا ہو گا انگلستان میں یہ معاملہ کو اس امر کے ثابت کرنے کی اجازت نہیں
 دی جاتی ہے کہ کوئی کچھ مشاہدہ کے جسکی بابت سپر ازام لگا لیا ہے پیشتر سے اشتخاص نے شہر کی تہی کی ہے
 استغاثہ نہیں کیا گیا (دیکھو مقدمہ ملکہ منظرہ نام مالٹ (۱) اور اعلیٰ درجہ کرنا کسی عام شہر کا گودہ بات کیسی ہی مشہور ہو
 بطور معذرت شہر کرنے فرد کے مقبول نہیں ہو سکتا (دوسرے میں بنام دیورا (۲) اور جو جب قانون انگلستان کے
 دلایا جانا ہر جہ کا ایک اخبار سے باعث تحقیق نرا کا دوسری تلاش میں جو بمقابلہ دوسرے اخبار کے بابت اعادہ
 کرنے امر تو ہیں کہ گیلگی جو تسلیم نہیں ہوا (ملکہ منظرہ بنام کر (۲) یہ ضرور ہے بلکہ ہم جیت پر زور دینی مجسٹریٹ کو یہ
 حکم دیتے ہیں کہ وہ اس مقدمہ کے استغاثہ پر ہر غور کریں اور اپنی توہما استغاثہ کے حالات پر بلحاظ اذن
 اصول کے جسکا ہم نے بیان کیا ہے مائل کریں اور بعد ازاں فیصلہ استغاثہ کا بلحاظ امور ذیل کے
 صادر کریں۔ ۱۔ راستی اور نیک نیتی استغاثہ۔ ذمہ داری اشخاص ملزم اور انہیں سے ہر واحد کی نسبت
 امر شہر کرنے کے چارم نسبت نوعیت شہر کے سیکے یعنی آیا وہ ازالہ حیثیت عرفی قابل تر ہے یا نہیں
 حکم صاحب مجسٹریٹ شہر دہلی استغاثہ اس غرض سے منسوخ کیا جاتا ہے کہ عام موصوف اور طریقہ
 جو بنے اور بیان کیا ہے عمل کریں۔

نظر ثانی مقدمہ فوجداری

باجلاس برڈاؤ صاحب جسٹس و پارسن صاحب جسٹس

موجبی دیال

بنام

بہا و جیواجی

مجموعہ تفریقات (ایکٹ ۵۵ سشن ۴۸) دفعات ۵۴ و ۵۵ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱۔ فصل جو کسی ایسے شخص سے
 سرزد ہو جس نے امر واقعہ کی غلط فہمی سے تیکہ نئی سے اپنے حقین قانوناؤس کے کر نیکا مجاز باور کیا ہو۔
 اشتقاق خلالت خود اختیاری خلالت فعال لازم سرکاری کے چونکہ نیتی سے باعتبار اپنے عہدہ کے
 کام کرتا ہو ایکٹ ۱۳ سیشن ۴۸ دفعہ ۵۴۔ تیسرے مقول۔ فراغت ساتھ عہدہ دار بلو لیس کے جب کہ

نظر ثانی فوجداری منبر ۲۸ سلسلہ ۱۳۳۳ و ۱۳۳۴ و ۱۳۳۵ و ۱۳۳۶ و ۱۳۳۷ و ۱۳۳۸ و ۱۳۳۹ و ۱۳۴۰ و ۱۳۴۱ و ۱۳۴۲ و ۱۳۴۳ و ۱۳۴۴ و ۱۳۴۵ و ۱۳۴۶ و ۱۳۴۷ و ۱۳۴۸ و ۱۳۴۹ و ۱۳۵۰ و ۱۳۵۱ و ۱۳۵۲ و ۱۳۵۳ و ۱۳۵۴ و ۱۳۵۵ و ۱۳۵۶ و ۱۳۵۷ و ۱۳۵۸ و ۱۳۵۹ و ۱۳۶۰ و ۱۳۶۱ و ۱۳۶۲ و ۱۳۶۳ و ۱۳۶۴ و ۱۳۶۵ و ۱۳۶۶ و ۱۳۶۷ و ۱۳۶۸ و ۱۳۶۹ و ۱۳۷۰ و ۱۳۷۱ و ۱۳۷۲ و ۱۳۷۳ و ۱۳۷۴ و ۱۳۷۵ و ۱۳۷۶ و ۱۳۷۷ و ۱۳۷۸ و ۱۳۷۹ و ۱۳۸۰ و ۱۳۸۱ و ۱۳۸۲ و ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ و ۱۳۸۵ و ۱۳۸۶ و ۱۳۸۷ و ۱۳۸۸ و ۱۳۸۹ و ۱۳۹۰ و ۱۳۹۱ و ۱۳۹۲ و ۱۳۹۳ و ۱۳۹۴ و ۱۳۹۵ و ۱۳۹۶ و ۱۳۹۷ و ۱۳۹۸ و ۱۳۹۹ و ۱۴۰۰ و ۱۴۰۱ و ۱۴۰۲ و ۱۴۰۳ و ۱۴۰۴ و ۱۴۰۵ و ۱۴۰۶ و ۱۴۰۷ و ۱۴۰۸ و ۱۴۰۹ و ۱۴۱۰ و ۱۴۱۱ و ۱۴۱۲ و ۱۴۱۳ و ۱۴۱۴ و ۱۴۱۵ و ۱۴۱۶ و ۱۴۱۷ و ۱۴۱۸ و ۱۴۱۹ و ۱۴۲۰ و ۱۴۲۱ و ۱۴۲۲ و ۱۴۲۳ و ۱۴۲۴ و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۶ و ۱۴۲۷ و ۱۴۲۸ و ۱۴۲۹ و ۱۴۳۰ و ۱۴۳۱ و ۱۴۳۲ و ۱۴۳۳ و ۱۴۳۴ و ۱۴۳۵ و ۱۴۳۶ و ۱۴۳۷ و ۱۴۳۸ و ۱۴۳۹ و ۱۴۴۰ و ۱۴۴۱ و ۱۴۴۲ و ۱۴۴۳ و ۱۴۴۴ و ۱۴۴۵ و ۱۴۴۶ و ۱۴۴۷ و ۱۴۴۸ و ۱۴۴۹ و ۱۴۵۰ و ۱۴۵۱ و ۱۴۵۲ و ۱۴۵۳ و ۱۴۵۴ و ۱۴۵۵ و ۱۴۵۶ و ۱۴۵۷ و ۱۴۵۸ و ۱۴۵۹ و ۱۴۶۰ و ۱۴۶۱ و ۱۴۶۲ و ۱۴۶۳ و ۱۴۶۴ و ۱۴۶۵ و ۱۴۶۶ و ۱۴۶۷ و ۱۴۶۸ و ۱۴۶۹ و ۱۴۷۰ و ۱۴۷۱ و ۱۴۷۲ و ۱۴۷۳ و ۱۴۷۴ و ۱۴۷۵ و ۱۴۷۶ و ۱۴۷۷ و ۱۴۷۸ و ۱۴۷۹ و ۱۴۸۰ و ۱۴۸۱ و ۱۴۸۲ و ۱۴۸۳ و ۱۴۸۴ و ۱۴۸۵ و ۱۴۸۶ و ۱۴۸۷ و ۱۴۸۸ و ۱۴۸۹ و ۱۴۹۰ و ۱۴۹۱ و ۱۴۹۲ و ۱۴۹۳ و ۱۴۹۴ و ۱۴۹۵ و ۱۴۹۶ و ۱۴۹۷ و ۱۴۹۸ و ۱۴۹۹ و ۱۵۰۰ و ۱۵۰۱ و ۱۵۰۲ و ۱۵۰۳ و ۱۵۰۴ و ۱۵۰۵ و ۱۵۰۶ و ۱۵۰۷ و ۱۵۰۸ و ۱۵۰۹ و ۱۵۱۰ و ۱۵۱۱ و ۱۵۱۲ و ۱۵۱۳ و ۱۵۱۴ و ۱۵۱۵ و ۱۵۱۶ و ۱۵۱۷ و ۱۵۱۸ و ۱۵۱۹ و ۱۵۲۰ و ۱۵۲۱ و ۱۵۲۲ و ۱۵۲۳ و ۱۵۲۴ و ۱۵۲۵ و ۱۵۲۶ و ۱۵۲۷ و ۱۵۲۸ و ۱۵۲۹ و ۱۵۳۰ و ۱۵۳۱ و ۱۵۳۲ و ۱۵۳۳ و ۱۵۳۴ و ۱۵۳۵ و ۱۵۳۶ و ۱۵۳۷ و ۱۵۳۸ و ۱۵۳۹ و ۱۵۴۰ و ۱۵۴۱ و ۱۵۴۲ و ۱۵۴۳ و ۱۵۴۴ و ۱۵۴۵ و ۱۵۴۶ و ۱۵۴۷ و ۱۵۴۸ و ۱۵۴۹ و ۱۵۵۰ و ۱۵۵۱ و ۱۵۵۲ و ۱۵۵۳ و ۱۵۵۴ و ۱۵۵۵ و ۱۵۵۶ و ۱۵۵۷ و ۱۵۵۸ و ۱۵۵۹ و ۱۵۶۰ و ۱۵۶۱ و ۱۵۶۲ و ۱۵۶۳ و ۱۵۶۴ و ۱۵۶۵ و ۱۵۶۶ و ۱۵۶۷ و ۱۵۶۸ و ۱۵۶۹ و ۱۵۷۰ و ۱۵۷۱ و ۱۵۷۲ و ۱۵۷۳ و ۱۵۷۴ و ۱۵۷۵ و ۱۵۷۶ و ۱۵۷۷ و ۱۵۷۸ و ۱۵۷۹ و ۱۵۸۰ و ۱۵۸۱ و ۱۵۸۲ و ۱۵۸۳ و ۱۵۸۴ و ۱۵۸۵ و ۱۵۸۶ و ۱۵۸۷ و ۱۵۸۸ و ۱۵۸۹ و ۱۵۹۰ و ۱۵۹۱ و ۱۵۹۲ و ۱۵۹۳ و ۱۵۹۴ و ۱۵۹۵ و ۱۵۹۶ و ۱۵۹۷ و ۱۵۹۸ و ۱۵۹۹ و ۱۶۰۰ و ۱۶۰۱ و ۱۶۰۲ و ۱۶۰۳ و ۱۶۰۴ و ۱۶۰۵ و ۱۶۰۶ و ۱۶۰۷ و ۱۶۰۸ و ۱۶۰۹ و ۱۶۱۰ و ۱۶۱۱ و ۱۶۱۲ و ۱۶۱۳ و ۱۶۱۴ و ۱۶۱۵ و ۱۶۱۶ و ۱۶۱۷ و ۱۶۱۸ و ۱۶۱۹ و ۱۶۲۰ و ۱۶۲۱ و ۱۶۲۲ و ۱۶۲۳ و ۱۶۲۴ و ۱۶۲۵ و ۱۶۲۶ و ۱۶۲۷ و ۱۶۲۸ و ۱۶۲۹ و ۱۶۳۰ و ۱۶۳۱ و ۱۶۳۲ و ۱۶۳۳ و ۱۶۳۴ و ۱۶۳۵ و ۱۶۳۶ و ۱۶۳۷ و ۱۶۳۸ و ۱۶۳۹ و ۱۶۴۰ و ۱۶۴۱ و ۱۶۴۲ و ۱۶۴۳ و ۱۶۴۴ و ۱۶۴۵ و ۱۶۴۶ و ۱۶۴۷ و ۱۶۴۸ و ۱۶۴۹ و ۱۶۵۰ و ۱۶۵۱ و ۱۶۵۲ و ۱۶۵۳ و ۱۶۵۴ و ۱۶۵۵ و ۱۶۵۶ و ۱۶۵۷ و ۱۶۵۸ و ۱۶۵۹ و ۱۶۶۰ و ۱۶۶۱ و ۱۶۶۲ و ۱۶۶۳ و ۱۶۶۴ و ۱۶۶۵ و ۱۶۶۶ و ۱۶۶۷ و ۱۶۶۸ و ۱۶۶۹ و ۱۶۷۰ و ۱۶۷۱ و ۱۶۷۲ و ۱۶۷۳ و ۱۶۷۴ و ۱۶۷۵ و ۱۶۷۶ و ۱۶۷۷ و ۱۶۷۸ و ۱۶۷۹ و ۱۶۸۰ و ۱۶۸۱ و ۱۶۸۲ و ۱۶۸۳ و ۱۶۸۴ و ۱۶۸۵ و ۱۶۸۶ و ۱۶۸۷ و ۱۶۸۸ و ۱۶۸۹ و ۱۶۹۰ و ۱۶۹۱ و ۱۶۹۲ و ۱۶۹۳ و ۱۶۹۴ و ۱۶۹۵ و ۱۶۹۶ و ۱۶۹۷ و ۱۶۹۸ و ۱۶۹۹ و ۱۷۰۰ و ۱۷۰۱ و ۱۷۰۲ و ۱۷۰۳ و ۱۷۰۴ و ۱۷۰۵ و ۱۷۰۶ و ۱۷۰۷ و ۱۷۰۸ و ۱۷۰۹ و ۱۷۱۰ و ۱۷۱۱ و ۱۷۱۲ و ۱۷۱۳ و ۱۷۱۴ و ۱۷۱۵ و ۱۷۱۶ و ۱۷۱۷ و ۱۷۱۸ و ۱۷۱۹ و ۱۷۲۰ و ۱۷۲۱ و ۱۷۲۲ و ۱۷۲۳ و ۱۷۲۴ و ۱۷۲۵ و ۱۷۲۶ و ۱۷۲۷ و ۱۷۲۸ و ۱۷۲۹ و ۱۷۳۰ و ۱۷۳۱ و ۱۷۳۲ و ۱۷۳۳ و ۱۷۳۴ و ۱۷۳۵ و ۱۷۳۶ و ۱۷۳۷ و ۱۷۳۸ و ۱۷۳۹ و ۱۷۴۰ و ۱۷۴۱ و ۱۷۴۲ و ۱۷۴۳ و ۱۷۴۴ و ۱۷۴۵ و ۱۷۴۶ و ۱۷۴۷ و ۱۷۴۸ و ۱۷۴۹ و ۱۷۵۰ و ۱۷۵۱ و ۱۷۵۲ و ۱۷۵۳ و ۱۷۵۴ و ۱۷۵۵ و ۱۷۵۶ و ۱۷۵۷ و ۱۷۵۸ و ۱۷۵۹ و ۱۷۶۰ و ۱۷۶۱ و ۱۷۶۲ و ۱۷۶۳ و ۱۷۶۴ و ۱۷۶۵ و ۱۷۶۶ و ۱۷۶۷ و ۱۷۶۸ و ۱۷۶۹ و ۱۷۷۰ و ۱۷۷۱ و ۱۷۷۲ و ۱۷۷۳ و ۱۷۷۴ و ۱۷۷۵ و ۱۷۷۶ و ۱۷۷۷ و ۱۷۷۸ و ۱۷۷۹ و ۱۷۸۰ و ۱۷۸۱ و ۱۷۸۲ و ۱۷۸۳ و ۱۷۸۴ و ۱۷۸۵ و ۱۷۸۶ و ۱۷۸۷ و ۱۷۸۸ و ۱۷۸۹ و ۱۷۹۰ و ۱۷۹۱ و ۱۷۹۲ و ۱۷۹۳ و ۱۷۹۴ و ۱۷۹۵ و ۱۷۹۶ و ۱۷۹۷ و ۱۷۹۸ و ۱۷۹۹ و ۱۸۰۰ و ۱۸۰۱ و ۱۸۰۲ و ۱۸۰۳ و ۱۸۰۴ و ۱۸۰۵ و ۱۸۰۶ و ۱۸۰۷ و ۱۸۰۸ و ۱۸۰۹ و ۱۸۱۰ و ۱۸۱۱ و ۱۸۱۲ و ۱۸۱۳ و ۱۸۱۴ و ۱۸۱۵ و ۱۸۱۶ و ۱۸۱۷ و ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹ و ۱۸۲۰ و ۱۸۲۱ و ۱۸۲۲ و ۱۸۲۳ و ۱۸۲۴ و ۱۸۲۵ و ۱۸۲۶ و ۱۸۲۷ و ۱۸۲۸ و ۱۸۲۹ و ۱۸۳۰ و ۱۸۳۱ و ۱۸۳۲ و ۱۸۳۳ و ۱۸۳۴ و ۱۸۳۵ و ۱۸۳۶ و ۱۸۳۷ و ۱۸۳۸ و ۱۸۳۹ و ۱۸۴۰ و ۱۸۴۱ و ۱۸۴۲ و ۱۸۴۳ و ۱۸۴۴ و ۱۸۴۵ و ۱۸۴۶ و ۱۸۴۷ و ۱۸۴۸ و ۱۸۴۹ و ۱۸۵۰ و ۱۸۵۱ و ۱۸۵۲ و ۱۸۵۳ و ۱۸۵۴ و ۱۸۵۵ و ۱۸۵۶ و ۱۸۵۷ و ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹ و ۱۸۶۰ و ۱۸۶۱ و ۱۸۶۲ و ۱۸۶۳ و ۱۸۶۴ و ۱۸۶۵ و ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ و ۱۸۷۸ و ۱۸۷۹ و ۱۸۸۰ و ۱۸۸۱ و ۱۸۸۲ و ۱۸۸۳ و ۱۸۸۴ و ۱۸۸۵ و ۱۸۸۶ و ۱۸۸۷ و ۱۸۸۸ و ۱۸۸۹ و ۱۸۹۰ و ۱۸۹۱ و ۱۸۹۲ و ۱۸۹۳ و ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ و ۱۸۹۶ و ۱۸۹۷ و ۱۸۹۸ و ۱۸۹۹ و ۱۹۰۰ و ۱۹۰۱ و ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳ و ۱۹۰۴ و ۱۹۰۵ و ۱۹۰۶ و ۱۹۰۷ و ۱۹۰۸ و ۱۹۰۹ و ۱۹۱۰ و ۱۹۱۱ و ۱۹۱۲ و ۱۹۱۳ و ۱۹۱۴ و ۱۹۱۵ و ۱۹۱۶ و ۱۹۱۷ و ۱۹۱۸ و ۱۹۱۹ و ۱۹۲۰ و ۱۹۲۱ و ۱۹۲۲ و ۱۹۲۳ و ۱۹۲۴ و ۱۹۲۵ و ۱۹۲۶ و ۱۹۲۷ و ۱۹۲۸ و ۱۹۲۹ و ۱۹۳۰ و ۱۹۳۱ و ۱۹۳۲ و ۱۹۳۳ و ۱۹۳۴ و ۱۹۳۵ و ۱۹۳۶ و ۱۹۳۷ و ۱۹۳۸ و ۱۹۳۹ و ۱۹۴۰ و ۱۹۴۱ و ۱۹۴۲ و ۱۹۴۳ و ۱۹۴۴ و ۱۹۴۵ و ۱۹۴۶ و ۱۹۴۷ و ۱۹۴۸ و ۱۹۴۹ و ۱۹۵۰ و ۱۹۵۱ و ۱۹۵۲ و ۱۹۵۳ و ۱۹۵۴ و ۱۹۵۵ و ۱۹۵۶ و ۱۹۵۷ و ۱۹۵۸ و ۱۹۵۹ و ۱۹۶۰ و ۱۹۶۱ و ۱۹۶۲ و ۱۹۶۳ و ۱۹۶۴ و ۱۹۶۵ و ۱۹۶۶ و ۱۹۶۷ و ۱۹۶۸ و ۱۹۶۹ و ۱۹۷۰ و ۱۹۷۱ و ۱۹۷۲ و ۱۹۷۳ و ۱۹۷۴ و ۱۹۷۵ و ۱۹۷۶ و ۱۹۷۷ و ۱۹۷۸ و ۱۹۷۹ و ۱۹۸۰ و ۱۹۸۱ و ۱۹۸۲ و ۱۹۸۳ و ۱۹۸۴ و ۱۹۸۵ و ۱۹۸۶ و ۱۹۸۷ و ۱۹۸۸ و ۱۹۸۹ و ۱۹۹۰ و ۱۹۹۱ و ۱۹۹۲ و ۱۹۹۳ و ۱۹۹۴ و ۱۹۹۵ و ۱۹۹۶ و ۱۹۹۷ و ۱۹۹۸ و ۱۹۹۹ و ۲۰۰۰ و ۲۰۰۱ و ۲۰۰۲ و ۲۰۰۳ و ۲۰۰۴ و ۲۰۰۵ و ۲۰۰۶ و ۲۰۰۷ و ۲۰۰۸ و ۲۰۰۹ و ۲۰۱۰ و ۲۰۱۱ و ۲۰۱۲ و ۲۰۱۳ و ۲۰۱۴ و ۲۰۱۵ و ۲۰۱۶ و ۲۰۱۷ و ۲۰۱۸ و ۲۰۱۹ و ۲۰۲۰ و ۲۰۲۱ و ۲۰۲۲ و ۲۰۲۳ و ۲۰۲۴ و ۲۰۲۵ و ۲۰۲۶ و ۲۰۲۷ و ۲۰۲۸ و ۲۰۲۹ و ۲۰۳۰ و ۲۰۳۱ و ۲۰۳۲ و ۲۰۳۳ و ۲۰۳۴ و ۲۰۳۵ و ۲۰۳۶ و ۲۰۳۷ و ۲۰۳۸ و ۲۰۳۹ و ۲۰۴۰ و ۲۰۴۱ و ۲۰۴۲ و ۲۰۴۳ و ۲۰۴۴ و ۲۰۴۵ و ۲۰۴۶ و ۲۰۴۷ و ۲۰۴۸ و ۲۰۴۹ و ۲۰۵۰ و ۲۰۵۱ و ۲۰۵۲ و ۲۰۵۳ و ۲۰۵۴ و ۲۰۵۵ و ۲۰۵۶ و ۲۰۵۷ و ۲۰۵۸ و ۲۰۵۹ و ۲۰۶۰ و ۲۰۶۱ و ۲۰۶۲ و ۲۰۶۳ و ۲۰۶۴ و ۲۰۶۵ و ۲۰۶۶ و ۲۰۶۷ و ۲۰۶۸ و ۲۰۶۹ و ۲۰۷۰ و ۲۰۷۱ و ۲۰۷۲ و ۲۰۷۳ و ۲۰۷۴ و ۲۰۷۵ و ۲۰۷۶ و ۲۰۷۷ و ۲۰۷۸ و ۲۰۷۹ و ۲۰۸۰ و ۲۰۸۱ و ۲۰۸۲ و ۲۰۸۳ و ۲۰۸۴ و ۲۰۸۵ و ۲۰۸۶ و ۲۰۸۷ و ۲۰۸۸ و ۲۰۸۹ و ۲۰۹۰ و ۲۰۹۱ و ۲۰۹۲ و ۲۰۹۳ و ۲۰۹۴ و ۲۰۹۵ و ۲۰۹۶ و ۲۰۹۷ و ۲۰۹۸ و ۲۰۹۹ و ۲۱۰۰ و ۲۱۰۱ و ۲۱۰۲ و ۲۱۰۳ و ۲۱۰۴ و ۲۱۰۵ و ۲۱۰۶ و ۲۱۰۷ و ۲۱۰۸ و ۲۱۰۹ و ۲۱۱۰ و ۲۱۱۱ و ۲۱۱۲ و ۲۱۱۳ و ۲۱۱۴ و ۲۱۱۵ و ۲۱۱۶ و ۲۱۱۷ و ۲۱۱۸ و ۲۱۱۹ و ۲۱۲۰ و ۲۱۲۱ و ۲۱۲۲ و ۲۱۲۳ و ۲۱۲۴ و ۲۱۲۵ و ۲۱۲۶ و ۲۱۲۷ و ۲۱۲۸ و ۲۱۲۹ و ۲۱۳۰ و ۲۱۳۱ و ۲۱۳۲ و ۲۱۳۳ و ۲۱۳۴ و ۲۱۳۵ و ۲۱۳۶ و ۲۱۳۷ و ۲۱۳۸ و ۲۱۳۹ و ۲۱۴۰ و ۲۱۴۱ و ۲۱۴۲ و ۲۱۴۳ و ۲۱۴۴ و ۲۱۴۵ و ۲۱۴۶ و ۲۱۴۷ و ۲۱۴۸ و ۲۱۴۹ و ۲۱۵۰ و ۲۱۵۱ و ۲۱۵۲ و ۲۱۵۳ و ۲۱۵۴ و ۲۱۵۵ و ۲۱۵۶ و ۲۱۵۷ و ۲۱۵۸ و ۲۱۵۹ و ۲۱۶۰ و ۲۱۶۱ و ۲۱۶۲ و ۲۱۶۳ و ۲۱۶۴ و ۲۱۶۵ و ۲۱۶۶ و ۲۱۶۷ و ۲۱۶۸ و ۲۱۶۹ و ۲۱۷۰ و ۲۱۷۱ و ۲۱۷۲ و ۲۱۷۳ و ۲۱۷۴ و ۲۱۷۵ و ۲۱۷۶ و ۲۱۷۷ و ۲۱۷۸ و ۲۱۷۹ و ۲۱۸۰ و ۲۱۸۱ و ۲۱۸۲ و ۲۱۸۳ و ۲۱۸۴ و ۲۱۸۵ و ۲۱۸۶ و ۲۱۸۷ و ۲۱۸۸ و ۲۱۸۹ و ۲۱۹۰ و ۲۱۹۱ و ۲۱۹۲ و ۲۱۹۳ و ۲۱۹۴ و ۲۱۹۵ و ۲۱۹۶ و ۲۱۹۷ و ۲۱۹۸ و ۲۱۹۹ و ۲۲۰۰ و ۲۲۰۱ و ۲۲۰۲ و ۲۲۰۳ و ۲۲۰۴ و ۲۲۰۵ و ۲۲۰۶ و ۲۲۰۷ و ۲۲۰۸ و ۲۲۰۹ و ۲۲۱۰ و ۲۲۱۱ و ۲۲۱۲ و ۲۲۱۳ و ۲۲۱۴ و ۲۲۱۵ و ۲۲۱۶ و ۲۲۱۷ و ۲۲۱۸ و ۲۲۱۹ و ۲۲۲۰ و ۲۲۲۱ و ۲۲۲۲ و ۲۲۲۳ و ۲۲۲۴ و ۲۲۲۵ و ۲۲۲۶ و ۲۲۲۷ و ۲۲۲۸ و ۲۲۲۹ و ۲۲۳۰ و ۲۲۳۱ و ۲۲۳۲ و ۲۲۳۳ و ۲۲۳۴ و ۲۲۳۵ و ۲۲۳۶ و ۲۲۳۷ و ۲۲۳۸ و ۲۲۳۹ و ۲۲۴۰ و ۲۲۴۱ و ۲۲۴۲ و ۲۲۴۳ و ۲۲۴۴ و ۲۲۴۵ و ۲۲۴۶ و ۲۲۴۷ و ۲۲۴۸ و ۲۲۴۹ و ۲۲۵۰ و ۲۲۵۱ و ۲۲۵۲ و ۲۲۵۳ و ۲۲۵۴ و ۲۲۵۵ و ۲۲۵۶ و ۲۲۵۷ و ۲۲۵۸ و ۲۲۵۹ و ۲۲۶۰ و ۲۲۶۱ و ۲۲۶۲ و ۲۲۶۳ و ۲۲۶۴ و ۲۲۶۵ و ۲۲۶۶ و ۲۲۶۷ و ۲۲۶۸ و ۲۲۶۹ و ۲۲۷۰ و ۲۲۷۱ و ۲۲۷۲ و ۲۲۷۳ و ۲۲۷۴ و ۲۲۷۵ و ۲۲۷۶ و ۲۲۷۷ و ۲۲۷۸ و ۲۲۷۹ و ۲۲۸۰ و ۲۲۸۱ و ۲۲۸۲ و ۲۲۸۳ و ۲۲۸۴ و ۲۲۸۵ و ۲۲۸۶ و ۲۲۸۷ و ۲۲۸۸ و ۲۲۸۹ و ۲۲۹۰ و ۲۲۹۱ و ۲۲۹۲ و ۲۲۹۳ و ۲۲۹۴ و ۲۲۹۵ و ۲۲۹۶ و ۲۲۹۷ و ۲۲۹۸ و ۲۲۹۹ و ۲۳۰۰ و ۲۳۰۱ و ۲۳۰۲ و ۲۳۰۳ و ۲۳۰۴ و ۲۳۰۵ و ۲۳۰۶ و ۲۳۰۷ و ۲۳۰۸ و ۲۳۰۹ و ۲۳۱۰ و ۲۳۱۱ و ۲۳۱۲ و ۲۳۱۳ و ۲۳۱۴ و ۲۳۱۵ و ۲۳۱۶ و ۲۳۱۷ و ۲۳۱۸ و ۲۳۱۹ و ۲۳۲۰ و ۲۳۲۱ و ۲۳۲۲ و ۲۳۲۳ و ۲۳۲۴ و ۲۳۲۵ و ۲۳۲۶ و ۲۳۲۷ و ۲۳۲۸ و ۲۳۲۹ و ۲۳۳۰ و ۲۳۳۱ و ۲۳۳۲ و ۲۳۳۳ و ۲۳۳۴ و ۲۳۳۵ و ۲۳۳۶ و ۲۳۳۷ و ۲۳۳۸ و ۲۳۳۹ و ۲۳۴۰ و ۲۳۴۱ و ۲۳۴۲ و ۲۳۴۳ و ۲۳۴۴ و ۲۳۴۵ و ۲۳۴۶ و ۲۳۴۷ و ۲۳۴۸ و ۲۳۴۹ و ۲۳۵۰ و ۲۳۵۱ و ۲۳۵۲ و ۲۳۵۳ و ۲۳۵۴ و ۲۳۵۵ و ۲۳۵۶ و ۲۳۵۷ و ۲۳۵۸ و ۲۳۵۹ و ۲۳۶۰ و ۲۳۶۱ و ۲۳۶۲ و ۲۳۶۳ و ۲۳۶۴ و ۲۳۶۵ و ۲۳۶۶ و ۲۳۶۷ و ۲۳۶۸ و ۲۳۶۹ و ۲۳۷۰ و ۲۳۷۱ و ۲۳۷۲ و ۲۳۷۳ و ۲۳۷۴ و ۲۳۷۵ و ۲۳۷۶ و ۲۳۷۷ و ۲۳۷۸ و ۲۳۷۹ و ۲۳۸۰ و ۲۳۸۱ و ۲۳۸۲ و ۲۳۸۳ و ۲۳۸۴ و ۲۳۸۵ و ۲۳۸۶ و ۲۳۸۷ و ۲۳۸۸ و ۲۳۸۹ و ۲۳۹۰ و ۲۳۹۱ و ۲۳۹۲ و ۲۳۹۳ و ۲۳۹۴ و ۲۳۹۵ و ۲۳۹۶ و ۲۳۹۷ و ۲۳۹۸ و ۲۳۹۹ و ۲۴۰۰ و ۲۴۰۱ و ۲۴۰۲ و ۲۴۰۳ و ۲۴۰۴ و ۲۴۰۵ و ۲۴۰۶ و ۲۴۰۷ و ۲۴۰۸ و ۲۴۰۹ و ۲۴۱۰ و ۲۴۱۱ و ۲۴۱۲ و ۲۴۱۳ و ۲۴۱۴ و ۲۴۱۵ و ۲۴۱۶ و ۲۴۱۷ و ۲۴۱۸ و ۲۴۱۹ و ۲۴۲۰ و ۲۴۲۱ و ۲۴۲۲ و ۲۴۲۳ و ۲۴۲۴ و ۲۴۲۵ و ۲۴۲۶ و ۲۴۲۷ و ۲۴۲۸ و ۲۴۲۹ و ۲۴۳

۱۵۸۹ء
سہ ماہی
موجودہ
موجودہ

ہائے تہا یہاں مل کیا سلاطین کے نام مستفیض سے تفریق کی طرف سے باقی رہا ہے کہ کمال سے منع
کرنے اپنے اشتباہات کے دلیل نیک نیتی کی ہے جس کی طرف دفعہ ۲۰ مجموعہ تفریبات بند ایکٹ ۲
مستفیض کی پیش نامہ ۱۰ دفعہ ۱۰ مجموعہ دستور کے تحت ہے کہ کوئی ایسا نام کا نام نہ ہو جس سے
یہی کہ کوئی دنیا و کال بلحاظ اوقات کے اس اشتباہ کی طرف متوجہ نہ ہو کہ پڑا مال مسرور نام مستفیض کے
کوئی حق مخالفت خود اختیار کی جائے دفعہ ۱۰ مجموعہ کے حال میں تاکہ کوئی نام نہ ہو جس سے
نتیجہ سے اختیار اپنے حدود کے کل کرتا تھا اور اس میں وہ نام نہ ہو جس سے اس کا نام نہ ہو
کا مستفیض کو جائز نہ تھا کہ نام کو وہ کچھ نہ دیکھنے دینا اور اس کے نام نہ ہو جس سے
اس میں نام نہ ہو جس سے دفعہ ۱۰ مجموعہ ضابطہ فرجاری (ایکٹ ۱۸۸۹ء) کے جو کہ نے فراغت ساتھ
محدود پورے کے بدعتی انجام دے اس کی خدمت کے جہاز طور پر گرفتار کیا گیا۔

تیرہ بجو نہ ہوئی۔ کہ ہائی کورٹ اپنے اختیارات حسب فہات ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷
گستری کے خاص صورتوں میں استعمال کی مشابہت تحقیقات عدالت ماتحت میں ناقص ہوئی۔
یہ درخواست حسب دفعہ ۱۰ مجموعہ ضابطہ فرجاری (ایکٹ ۱۸۸۹ء) کے واسطے نظر ثانی حکم مستفیض
اسے ڈبلیو کرائی بوری صاحب قایم مقام چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے پیش کی گئی۔
۲۹ نومبر ۱۸۸۹ء کو لازم ہوا ایک کانٹینر پولیس سے باہر ۳۰ اور کچھ صبح کے فریڈائے ٹوٹ کر فرار
واقع ہستی کے متعین تھا تو یہ ضابطہ کتاب کے (ماہرین ساڈ ہے چہ اور سات بجے کے نامہ ۱۰
مستفیض کو جو راز تہا میں تہا کو اس کے اپنے فعل میں لیجائے دیکھا با اشتباہ اس امر کے کہ
مل چوری کا تہا نامہ ۱۰ مستفیض کے پاس گیا اور اس سے پہلے لگا کہ اس نے اس کو کس طرح سے
پا ہوا اس مستفیض نے یہ جواب دیا کہ وہ ادل تہا کو اپنی دوکان سے لا ہوا تھا اور وہ انگریزی
کا زمانہ کے تہا نام کو ادل جولیت سے جو مستفیض نے اسے اٹھایا نہیں ہوا ان خصوصیات سے کہ
دو تہا میں پہلے تہا تہا کے چند دستاوی نام خط کجراتی چہا ہوا تھا اور اس نے ایک تہا کو
زیادہ نزدیک سے دیکھنے کے لئے لے لیا مستفیض نے فراغت کی اور اس کو کانٹینر کے ہوتے سے
چھین لیا اور اسے خرچ ہونے اور کا نتیجہ یہ ہوا کہ مستفیض گرفتار کیا گیا بعد مستفیض کو تہا پر لے گئے اور
ادل اس کو ویرا اسپیکٹر پولیس کے پیش کیا لازم نے اسپیکٹر سے کہہ دیا کہ واقع ہوا تھا بیان کیا اور دیکھا
کہ مستفیض نے اس پر حملہ کیا تھا۔ اسپیکٹر کو جب معلوم ہوا کہ اس نے اسے خفیہ تھا کہ اس پر حملہ کیا تھا
مستفیض کو بلا لیتے کسی جھگڑا مانتی کے اور بلا اس کے اس پر کوئی جرم قائم کیا جائے چوڑا دیا

مستفیض
بہادری
نام
سوی دہان

حرامت پولیس میں چار گشت سے زیادہ تک رہا۔

مستفیض نے ۲۔ جووری مشین کو تمام مقام چین پر پرنسپل محکمہ کے حضور میں نالیش کی اور مضمون پر الزام فرامت ہی اور میں بجا کا حسب دفعات ۳۳۵ و ۳۳۶ مجھے ۲۲ فقرات بند (ایکٹ ۳۳۵) ملے لگایا۔

جو ابھی یہی گئی کہ مستفیض نے مضمون پر حملہ کیا تھا اور اس وجہ سے دو گرفتار کیا گیا اور اس وقت تک کہ جب اس کے پتے پوچھے اور اس کو چھوڑ دیا لوالات میں رکھ لیا گیا۔

اپنے اظہار میں مضمون سے یہ بیان کیا کہ اس کو مستفیض کی نسبت شہان (جو وہ سے ہو کہ (اول) وہ جیتے پڑے تھے) (دوم) ایک تھانہ دن کیڑوں میں سے جو مستفیض اپنے منہ میں سے با آواز ملتا تھا (سوم) کپڑا نہ کور رہ رہ جاتی تھی۔

صاحب محشر نے یہ تجویز کی کوئی وجہ اشتباہ کی نہ تھی جس کا ہونا لازم ہے یہ بیان کیا تھا اور کوئی وجہ حصول شہرہ کرنے کی اور مضمون سے سوالات کرنے کی مطلقاً نہ تھی حاکم مولود نے یہ خیال کیا کہ تعصیب کرنا اس امر کا کہ آیا مستفیض نے مضمون پر حملہ کیا یا نہیں تو یہ ہم سب کو نہ کہ اس کی طرف اس فعل کی نسبت سے واقع ہوئی کہ اس نے بلا کسی وجہ جائزہ کے مستفیض کو بطور جوہر سے مشتبہ تصور کیا۔

محشر نے مضمون کو مجرم جس بجا کا حسب دفعہ ۳۳۵ و ۳۳۶ مجھے ۲۲ فقرات بند کے قرار دیا اور اس کو چار جہتیں قید سخت کی سزا دی تجویز محشر کی حسب ذیل تھی۔

بہادری پولیس کا سنبل جہاں قسٹ سی الزام فرامت بجا کرتے اور جس میں کہنے مولیٰ دہان ایک بھانجا کا کوٹہ کا دلال اندو کا ندر ہے لایا گیا ہے اصل حالات یہی بنا پر مجرم قائم کیا گیا مستفیض نے اپنے اظہار میں اس طرح بیان کے جن (محشر نے ایک جزو اظہار کا پڑا) اصل واقعات مندرجہ بیان مستفیض کو کا سنبل مضمون پر اصل اپنے اظہار میں تاریخ مذکور میں تسلیم کیا ہے میرے نزدیک یہ ثابت ہے اول یہ کہ مستفیض روکا گیا تھا اور اس نے مضمون سے سوال نسبت میں تھانہ کے جوہر سے با آواز ملے (دوم) اس بات پر باہم اور کئے تھوڑے (سوم) مستفیض آخر کار گرفتار کیا گیا اور مکران پر گرفتار ہونے کے ساتھ اس کو اول گرفتار پولیس اسٹیشن میں لگئے اور پھر وہی تھوڑے (چارم) وہ پولیس کی حرامت میں چار گشت سے زیادہ تک لگایا گیا اور جو اس کے آخر کار سافٹس اس کے لئے بلانے چلا دیا اور قائم کرنے کی الزام کا ذکر کیا گیا۔

جو ابھی یہی گئی ہے کہ مستفیض نے پولیس کا سنبل پر حملہ کیا اور اس سے اس بات پر اس کو گرفتار کیا اور اس کو لوالات میں اور قسٹ تک لگا کر اس کا نالیش مذکورہ میں ملتا ہے آخر کار اس کے اپنے اظہار میں مستفیض نے تسلیم کیا کہ اس نے

مستند
ہماؤ جو ابی
تنام
مولی دیال

مزم سے لڑائی ہوئی میں نے یہ کہا کہ یہ (تھان) جو رائے ہوئے نہیں ہیں تب وہ تھانوں کو چھینے کا میں نے انکو ایک طرف اور اونے دوسری طرف کینچا سپاہی اس پر نامافض ہو امیر اگر زبان کوٹ کا پڑ لیا اور کہا کہ میں تم کو اس پر پڑے لیٹا ہوں اور تم کو کھلاؤ کھلاؤ کھلاؤ شہرستانے سوالات جرح میں مستفیث سے زیادہ تر تو فیج اس لڑائی کی کرانی اس نے سپاہی کے مارنے سے انکار کیا مگر یہ حکیم کیا کہ میرا تہادو کے جسم سے لگ گیا ہو گا (عشر بیٹ نے شہادت جو اس بارہ میں تھی بڑی) منجانب مدعا علیہ کے دو گواہ بدھوت علامہ مظہر کے پیش کئے گئے پولیس رام موسی رام لون نمبرہ اکا یہ بیان ہے مزم نے کہا کہ تھانوں پر جراتی میں کچھ لکھا ہے مستفیث خصم میں گیا اور مزم کے چاتی پر کھلے ہاتھ سے مارا اور اس کا کوٹ پڑ لیا پھر مستفیث جو ض میں آیا میں نے مستفیث سے کہا جانے دو کیون تم سپاہی سے ٹکرا کر رہے ہو تب اس نے سپاہی کو چھوڑا اور مزم نے مستفیث کا کوٹ پڑ لیا اور یہ کہا کہ تم نے میرے سوالات کے جواب نہیں دیے اور مجھ کو مارا میرے ساتھ چکی پٹا "گویند گن بیت نمبر ۱۶۔ ایک ملازم دکان پان سوپاری کا جو اس جگہ واقع ہے کہ جہاں تکرار ہوئی حسب ذیل بیان کرتا ہے مزم نے کہا کہ اوپر گراتی حوت لگا ہوا ہے اسپر مستفیث نے مزم پر حملہ کیا مستفیث نے مزم کی چاتی پر کھلے ہاتھ سے مارا اور اس کو پڑ لیا دکان میں مرم میں ہی تھا "کل بیانات دلیل بابت اولن حالات کے متفق ہیں کہ جن میں تکرار باتم مستفیث اور مزم کے ہوئی پولیس کانسٹیبل نے کسی کسی دھڑ سے یہ شہد کیا ہا شہد کر کے کا حید کیا کہ تھان کپڑے کے جو مستفیث لئے جا تھا مال مسروقہ ہے۔

مدعا علیہ کی جانب سے جیت کیلنگی (۱) کہ کانسٹیبل کا یہ کام تھا کہ تھان کی ضرورت ہوتی تو حسب دفعہ ۴۵ سیکشن ۴۵۰ مزم کے محل کرتا (۲) کہ یہ اشتباہ مقول تھا (الف) اس وجہ سے کہ یہ بات غیر معمولی تھی کہ تھان کپڑے کے استدر علی الصلاح یعنی پے بیجے یا، بیجے مجھ کو کوئی شخص لئے پیرے (ب) اس وجہ سے کہ مستفیث کو مثل معمولی جہا تھا تا جبر کے پڑوسی اور بڑا سفید کرتہ پہنے تھا مگر کپڑے میلے تھے (۳) اس لئے کہ گو تھان کپڑے کے انگشتان کے کارخانہ کے بنے ہوئے کے بیان کئے گئے تھے مگر گراتی حوت میں ہندوستانی نام اوپر چھاپا تھامیری تو بہ جانب قواعد نمبر ۱۰۰ و ۱۰۱ مضمون تھائی مضمون کتاب ۱۴۰ حکم عام کے بھی دلیل کی گئی۔

مستفیث نے جب یہ کہ جو وجہ کہ بیان کئے گئے وہ واسطے کرتے کسی شہاد کے یا واسطے کسی عرت داخل کے گادی سے نشانہ چاہم نام اس کے دل کی بابت سوالات جرح میں بند ہونے کے جائیں جو مضمون نہ تھے نمبر ۱۰۰ بیان کرتا ہے کہ تھان کا یہ کارخانہ کا یہ پیرا کہ بیجے صبح سے پہلے پہنے تھے میں مستفیث معمولی جہا تھان کی پوشاک پہنے ہوئے تھا جو اون کپڑوں سے جو معمولی قوام کے تھے پیچھے تھیں بالکل مختلف ہے کپڑے حسب معمول مضمون ہندوستانی نام گراتی حوت میں چھاپے جاتے ہیں۔

اندو سے اس شہادت کے جو مضمون مذکور ہے مجھ کو کہنا لازم ہے کہ اگر یہ ہی سہا ہا ہے کہ حالت تھان تھی سے تھی تاہم مجھ کو وہی کسی کوئی دلیل نہیں معلوم ہوتی مجھ کو پولیس کانسٹیبل نے بیان کیا یہ مسئلہ گراتی

مشہور
سبب و وجہ
نام
موجہ ویاں

۱۔ حکایت پولیس کو لایم ہے کہ لوگوں کے شخص کے سر پر جسکی گرفتاری مشورہ فی الواقع چور سے یا قید کو بیکر کے شخص قریباً منتظر
خود حالت قبل کے شخص گرفتار شدہ اس سے زیادہ بے اختیار کیا جائے جو اسے غرور ہو کہ وہ آزاد ہو گا وہ خود مختار ہے
اس سے حسرت چور سے طوطہ خود تسلیم کر لی تاہم باوجود تسلیم کرنے کے متنبہ کی ضمانت ذلت بلا کی ظاہری وجہ یا قدر کے
کیلی جو عمدہ دارن پولیس کو بجا طور پر ان اشخاص پر تشدد کرن چاہو کی حالات میں ہوں وہ محض میں ان روز سے غم ۲۰۔ بیکر بنی
بیکر بیکر کے قابل نہ لے کے بن چکا حکام تمام حلقہ پولیس شہر بکری کی ان تمام قاعدہ اس امر اہم کی جست نہیں تھا لیکن یہی مسئلہ
صاف ظاہر ہے کہ حالات اس گرفتاری کے غیر معمولی اور نامناسب ہے، و قابل جانے کے قانون نہیں ہیں جو کا سہ ایسا کہ شیش پولیس
و قیام میں آئیں اسے دہریں سے ایک ہاں ظاہر ہوتی ہے تو بیان اس حکم پر کا منسلک کیا جانا پڑ گیا تھا، اور محققانہ
سین کیگی کیا گیا یہ کہہ ایسا ضمیمہ تصور کیا گیا کہ روٹی خریدنا جانے کے ضروری تصور لگتی ہے جسکو سائنس نے سمجھ کر نہیں سمجھ کر لکھا
کا منسلک اور اس کے دو اہان نے کہا تھا متنبہ کو روکنا کہ اول بلا لکھا یا فاضلی کے ہتھیار، چاقو کہ کسی جرم کے متعلق پولیس
سوم ہلا اندراج پر پورٹ اس قدر کے واسطے اعلیٰ کشتہ پولیس کے اگرچہ متنبہ کی نسبت اب یہ کہا گیا ہے کہ وہ بابت ایک بہت عجیب جرم
حکم کے لایم سرکار پر بوقت تمیل اس کے کارمنشی کے (دفعہ ۵۰) مجموعہ تفرقات گرفتار کیا گیا تاہم کوئی کارروائی کسی قسم کی حرکت
نہیں لگتی کہ قصور و رد عدالت کے پیش کیا جا یا کا منسلک کی کارروائی کی بابت کوئی تحقیقات امانا بدل میں اسے معلوم ہوتا ہے
کہ سر مشرتا اور عمدہ دارن پولیس حکومتی تھانہ اس امر کو بخوبی جانتے تھے کہ یہ سرری طور پر چور دینا متنبہ کا بعد اس کے کہ اس طرح
ذلت سے گرفتار کیا گیا تھا وہ چار گشتہ تک قید میں رکھا گیا تا ایک ایسا امر ہے جو ان کے مقدمہ کو ضعیف کرتا ہے وہی کہ کوئی بیان
چاہئے سبب و وجہ میں سر مشرتا کو یہ دہریں لگتی تھی کہ جھگڑا انھوں میں جانب قاعدہ ۲۰۔ ایڈیٹنگ پولیس آندرس کے جو نسبت حکم کے
انھوں نے کہا کہ حکام عام پولیس کے ضمیمہ ہے جو بیکرین قاعدہ مذکور قبل ہے ۲۰۔ جو اراکین کے بجانب کا منسلکوں کے اوپر
تحد کے جانے کے پیش کے جاوین وہی تفتیش جو پوچھ میں عمدہ دار پولیس ٹھیک ٹھیک لے لے تحقیقات کے کر لے وہ جاننا ممکن ہے ایسے
استغاثہ کی تفتیش بجائے خود صاحبکہ حد ضعیف ہو باغز کم حال معلوم ہوا اور اس کی آسانی سے چمکتی ہو۔

۲۔ بیان ہے کہ اگر متنبہ جیسا کہ مشرتا اس وقت بیان کرتے ہیں حقیقت بابت جرم دفعہ ۵۲ مجموعہ تفرقات
کے جو جرم کہ خلاف طراز سرکاری کے اس شخص سے کہہ اپنے کارمنشی کے انجام دہی سے باز رکھا جائے گرفتار
کیا گیا تا قیہ قاعدہ بالکل غیر متعلق ہے جو ان دفعہ مذکور کے جرائم نگین ہیں جنکے بابت پولیس کو اختیار طر و عدالت
کے گرفتار کرنے طلبہ بالغا وغیرہ جرائم مذکور قابل ماعت کے ہیں قاعدہ محمولہ صاف طور پر محض ان جملہ سے
عام سے متعلق ہے جو جرائم قابل ماعت نہیں ہیں اور جنکی تجویز مکتومی پیشیت بعد تمیل میں جب ضابطہ کے کر سکتا ہے
اس قاعدہ کی سے سرری جو یہ کہتا ہے ایسے شخص کا جسکی نسبت یہ کہا جائے کہ وہ بابت کسی جرم نگین قابل ماعت
کے گرفتار کیا گیا مطلق جائزہ تا جو شہادت کہ سر مشرتا دریں پیش کرنے نسبت اس امر اہم کے وہی ہے

۱۸۸۵ء
ہماؤ جیواوی
نام
سوی دیال

ہے قواعد محررہ سہیل بن قاصدہ (گر گرفتاری) عہدہ داران پولیس کو چاہئے کہ گرفتار کرنے میں بہت احتیاط رکھیں کہ جو کسی شخص کو اس کی آزادی سے محروم کرنا ایک معاملہ نہایت سخت ہے اور نہایت احتیاط اور ملاحظہ فرمائی جی صورتوں میں فردری ہے کہ جب تک شخص وہ سرے شخص پر کسی جوہر خفیہ کے ارتکاب کا الزام لگا دے (قیدیان) ان کی کسی کوئی شخص ایک تہہ حوالات میں ہو کر گیا ہونو وہ جو حکم عیسیت یا کثیر یا کثیر کے راز کیا جا چکا ہے جی صورتوں کے کہ جو سیاسی جنگی صورتوں میں ہر ایک دم مسئلہ کے گرفتار کئے گئے ہوں وہ حوالہ کام فی کے بموجب اسٹینڈنگ آرڈر کے لئے جاتے ہیں، حکم باسٹن کی دوسرے روکنا کسی شخص کا تہا سے تحقیقات میں قیام کر کے جوہر کے منوع نہیں ہے اگر ممکن ہو تو فرم کا اور وقت کو جو ہونا چاہئے بعد کے خلاف حیانات کے جائز کر پڑا اور ہم ہی ہو کر ان کی کال کال کا منسلک یا کسی عہدہ دار کی کوئی اختیار ہے کہ خود اپنی گرفتاری سے انھیں فرم کو حوالات میں رکھنے سے انکار کر سہیل و کی اسے میں حالات اس قدر کافی ہوں کہ حوالات میں رکھنا اس کی اسے میں جائز نہوا دہ کو اجازت ہے ملے جائیگی و یکساں ہے جو اس کے کہ وہ واقعی حوالات میں رکھے نہ گئے ہوں، لازم تھا کہ انھیں جسے سوچی دیال کو گرفتار کیا اور اس پر سائنڈر جسے اس کو ہا کیا یہ احکام موجودہ اپنے نہیں ہیں میں رکھتے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کلینڈر ان حکام کو نظر انداز کیا اگر سوچی نے ارتکاب ملے یا دیگر جوہر کا واقعی کیا تا تو اس سے زیادہ کوئی بات آسان نہیں کہ اس کا نام اور پتہ دریافت کیا جاتا ہو و جب تاہم اس کے کارروائی بدو مسن سب طریقہ اور مضابطہ کے بجائی کا حوالات مقدمہ کے جگہ مطمئن ہے کہ گرفتاری سوچی دیال کی نہ ہو کہ کسی خیال عدالت عام بلکہ محض واسطے انھیں اختیار گرفتاری احکام ملے پر غرضی اور غیر اس آدمی کے عمل میں آتی ہیں جسے کا منسلک سے اطمینان ہوئی تھی بلکہ کا منسلک نے اور جوہر سے شاید ضرور ہو چکا تھا چاہتا۔

میں نے یہ فرض کیا ہے کہ سوچی دیال جو بد نظریہ عاقلہ کے گرفتار کیا گیا تھا لیکن مستفیض نے شروع سے کچھ نہ کہ یہ بیان کیا کہ نامہ اول میں اسے گرفتار کیا گیا کہ انھیں نے یہ شبہ رہا جانا شبہ کا کیا تا کہ تین تین ایک ٹوکے ال مسرتو سے تاباں اس واسے کے شہادت کثیر مسل میں جو جوہر کے ملے اور قابل لحاظ کے ہے کہ اشتباہ کا منسلک کا خواہ وہ اصلی خواہ وہ جعلی یا محض اس کل نزاع کا تہہ تہا پر چھوڑ کر محض اس بات کی بین کی گئی کہ واقعی دریافت کیا جائے کہ آیا شبہ معتدل اور صحیح بنا پر مبنی تھا یا کوئی الزام خلاف مستفیض کے نسبت تین تین ان کیوں کے قائم کیا جائے کو منسلک مستفیض نے میری توجہ جاننا میں مرے کبھی مائل کی ہے کہ سائنڈر اس ان کی پڑنے بوقت رخصت کرنے فرم کے کچھ ہی بات جو منظرہ کے نہیں کیا بلکہ اس سے یہ کہا کہ سیاسی کا جواب ملے کہ شایستگی سے دینا چاہئے تاہم وہ ملے مضر مقام جاری سنگہ (۱) میں مبین یہ قرار دیا گیا تا کہ پولیس نے اپنے اختیار ان کو مل کر نکلے جہاں استعمال کئے تھے لکھنے یا لکھنے کے تحت و ان کیل میں۔ بلکہ کہ اشتباہ یا شبہ معتدل کیا ہے شخص اور حوالات ہر عام متدبر کے ہے لیکن اصل وجہ کسی امر میں کہ جس سے شخص گرفتار شدہ پر اشتباہ مانا جوتا ہوا اور نہ محض وہی قیاس یا اظہار پر مبنی ہونا چاہئے بر حال پولیس کو اختیار گرفتار کرنے اشخاص کا نہیں ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض اشخاص کو کہیں محض

مشہور
جلد چہارم
نام
مورخ دیال

کوئی وجہ نظر ثانی کی پیش نہیں کی گئی یہ کیا گیا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ نے مناسب طور پر شہادت کی قیمت خیال نہیں کی مگر یہ کوئی وجہ نظر ثانی کی نہیں ہے۔

شہادت سے باز ہوتا ہے کہ اسے مجسٹریٹ کی بہم دہوہ صبح تھی دفعہ ۳۵ ایکٹ ۱۸۵۵ء میں جسکے مطابق ملزم نے عمل کیا یا غائب کیا گیا ہے کہ واسطے کارروائی کرنے کے مشتبہ مقتول کا ہونا لازمی ہے یہ ضرور ہے کہ وجہ مقتول شبہ یا سترقہ یا ذیب کی ہو قبل اسکے کہ کوئی شخص بہ وجہ مذکور کے عمل کرے اور اب یہ امر قابل لحاظ ہے کہ آیا ملزم کے دل میں کوئی وجہ مقتول اشتباہ کی تھی یا نہیں شہادت سے ظاہر ہے کہ مستفیض بطور دکاندار مغرز کے کپڑا پہنے ہوئے تھا اور بھیدوں میں اپنے مال کو اپنے گھل میں چھپا دیر سات بجے صبح کے درمیان میں لے جاتا تھا وہ وقت طلوع غلام معمول تھا نہ تو وہ وہ آدمی رات کا اور نہ بہت سویرے کا تھا کہ جب وقت بیان کیا گیا ہے کہ چور اپنا حملہ کرتے ہیں اور مال کو لے جاتے ہیں۔

[مرڈاؤ صاحب جسٹس مجسٹریٹ نے بروے شہادت مقدمہ کی چونکہ یہ مستفیض جو ایک بہانہ دلال کیڑے کا اور دکاندار ہے ملزم نے جو کاشٹل فرج پولیس مقام کبڑی کا تارو کاٹاؤ نسبت میں تھان کپڑے کے پودہ لے جاتا تھا سوالات کیا اور باہم اونگے تکرار ہوئی اور آخر کار مستفیض گرفتار کیا گیا اور سرکون پر پوکر تھنک کے ساتھ اسکو اول گرام پولیس اسٹیشن میں لے گئے اور پھر دھوبلی تھانہ کو اور وہ پولیس کی حراست میں چار گنٹھ سے زیادہ قید رکھا گیا اور بعد اسکے آخر کار رسائڈرس الیکٹرک بلانے جھلکے اور بلاؤ سپر قائم کرنے کسی الزام کے رکھا گیا ملزم نے اپنے انہار میں جو روبرو مجسٹریٹ کے ہوا یہ کہا کہ اوس نے مستفیض کو اس لئے حراست میں رکھا کہ اوس نے ادھر حملہ کیا تھا مستفیض نے اس امر سے انکار کیا کہ اوس نے ملزم کو مارا مگر یہ تسلیم کیا کہ اوس سے اور ملزم سے لڑائی ہوئی تھی اور اسکا ہاتھ ملزم کے جسم سے لگ گیا ہو گا عدالت ماتحت میں منجانب ملزم کے یہ حجت کی گئی کہ جو تحقیقات کہ اوس نے نسبت کپڑا کے کی وہ داخل اس کے منصب کے تھی کیونکہ مستفیض کپڑہ کو غیر معمولی وقت ۱۱ یا ۱۲ بجے صبح کو لے جاتا تھا اور حالات ایسے تھے کہ جس سے یہ شبہ مقتول ہو سکتا تھا کہ کپڑہ مذکور مال سرودہ تھا کیونکہ مستفیض کے کپڑے پہلے تھے اور مستفیض نے بیان کیا کہ تھان کپڑا کے انگلستان کے بنے ہوئے ہیں حالانکہ ادھر ہندوستانی نام تجارتی خط میں چھپا ہوا تھا لیکن مجسٹریٹ کو مطلقاً کوئی وجہ صبح مشتبہ کی جھکا ہوا ملزم نے بیان کیا تھا معلوم نہیں ہوئی اور انکی یہہ اسے چوٹی کہ

مقدم
ہوا چوباسی
چشم
سوی دیاں

مستفیث نے مطابق خاصہ انسانی کے اون سوالات کو بطور توہین اور غفلت الزام ہر دہائی
بھکھڑا مانا حاکم موصوف کی یہ بھی رائے تھی کہ اس مقدمہ میں یہ امر نہایت اہم نہیں ہے کہ کیا
مستفیث نے کانسٹیبل کو دھکا دیا کھلے ہاتھوں سے اور سکو آہستہ مارا کیونکہ یہ ضمانت ظاہر ہے
کہ لڑائی محض اس ہی فعل مزم سے ہوئی کہ اس نے مستفیث پر ہلکسی دھبہ جائز کے اشتباہ
پور ہو نیک کیا اس معاملہ میں مجسٹریٹ نے اپنی رائے متعلقہ قانون میں غلطی کی کیونکہ اگر یہ بالفعل
فرض کیا جائے کہ اس وقت تک کہ مزم نے کپڑا کو بوقت پناہ جانے جوابات اون سوالات کے
جو اس نے مزم سے کئے تھے اپنے ہاتھ میں لیا اور مکافض بالکل خلاف قانون بتاتا ہم اس امر سے
مستفیث کا ہاتھ سے مارنا اگر اس نے واقعی مزم کو مارا ہو اور نہ یہ کہ صرف اس کا ہاتھ دھکے جسم سے
لگ گیا ہو یا اس کو بوقت لڑائی کے جو او بکے ساتھ ہوئی ہو اپنے کپڑا کے پھانے کے لئے دھکا دیا
جائز ہو گا اگر فعل مزم خلاف قانون کے تھا تو مستفیث اپنے کو اور مال کو چھوڑنے کی غرض سے
قانون نافذ کر سکتا تھا مگر دفعہ ۹۹ مجموعہ تعویذات ہند کی رو سے بالارادہ مزم کو مارنا جائز نہیں اگر مجسٹریٹ بطور
امرواح کے یہ تجویز کرتے کہ مستفیث نے ہاتھ سے حسب بیان دو گواہان مدعا علیہ کے مارا تھا تو
طے ہو جاتا ہے کیونکہ بلاشبہ اس صورت میں مزم مستفیث کو بطور صیغہ گرفتار کر سکتا تھا۔
یہ بات بہت شاذ صورتوں میں ہوتی ہے کہ یہ عدالت اجلاس صیغہ نظر ثانی میں نسبت امور شہادت
کے لحاظ کرے اور تجویز عدالت ماتحت میں دست اندازی یا توہین برہنہ نام واقعات کے کرے
دیکھو مقدمہ ملکہ مظہر قیصر ہند بنام شیخ صاحب بدرالدین (۱) لیکن عدالت ایسا واسطے اغراض
انصاف کے اس حالت میں کرتی ہے کہ جب تحقیقات عدالت ماتحت کی ناقص ہوئی ہو تو میں کرشنا
بنام رشک لال (۲) اگر مقدمہ حال میں ایسا کرے کی ضرورت ہوتی تو ہم خود اس شہادت پر متعلقہ
اس خاص امر کے جس کے اوپر بوقت تجویز مقدمہ دربارہ جائز ہونے کے گرفتاری کے استدلال کیا گیا
غور کرتے کیونکہ وقت تجویز مقدمہ کے مجسٹریٹ نے بہت سی شہادت نسبت معزز ہوئے مستفیث
کے شامل مسل کی کہ یہ شہادت صرف اس صورت میں قابل پذیرائی کے ہوتی کہ یہ ثابت ہوتا
کہ مستفیث کو قبل اس صبح کے کہ جب وہ گرفتار کیا گیا مزم پہاڑا تیار فرماتا ہے جاننا تھا کہ وہ ایک
معزز آدمی ہے یہ شہادت فوراً نامعلوم ہونی چاہئے تھی معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ کو انشائے کلام دانی

(۱) افرین لارہرٹ سلسلہ جہن جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۹۔

(۲) ایضاً - کلکتہ ۱۰ صفحہ ۱۰۴۔

مقدمہ میں یہ معلوم ہوا کہ وہ شہادت غیر متعلق ہے لیکن جب کہ وہ ایک مرتبہ داخل ہو چکی تھی تب یہ کہنا
 ممکن نہیں ہے کہ اس خیال سے جو عالم موصوف کے ذہن میں نسبت حیثیت مستفیث کے
 پیدا ہوا عالم موصوف نے بجا وقت بعض جزو او کی شہادت کو جو نسبت طریق عمل ملزم کے متقی
 نہیں دی علاوہ برین نسبت اس لہر کے کہ آیا محض منظرہ سنگین تھا یا نہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو مرتبہ
 نے زیادہ اس واسے پر محاذ کیا ہے جو نسبت نوعیت عمل کے ملزم کے حصرہ وار بالادست کی تھی
 نہ اس شہادت متعلقہ معاملہ پر جو مقدمہ میں پیش کی گئی تھی اس کی بنا پر نسبت اس امر کے فیصلہ کا
 لیکن ہم فیصلہ اس درخواست کا جو ہمارے رد و پیش ہے ملاخود فیصلہ کرتے یا مجسرت سے فیصلہ کرتے
 اس امر کے کر سکتے ہیں کہ آیا بطور اموالہ مستفیث نے ملزم کو حسب منظرہ ملا تھا یا نہیں۔
 ہماری دانست میں مجسرت کو اس مقدمہ کی تجویز کرنے میں اسوجہ سے غلطی ہوئی کہ اوہ منوں رتے
 صحیح طور پر غور نہیں کیا کہ آیا ملزم کا یہ عمل نیک نیتی سے تھا یا نہیں کہ مستفیث سے سوالات کیا اور اس نے
 مانعہ میں اس کے کپڑے کی گھڑی لی ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم کی حسب قدم ہم مجموعہ تغیرات بہت
 بابت جس بجا مستفیث کے صادر کی گئی ہے یعنی بالا راہ اس طرح سے اس کا سدا رہ ہوا کہ اس
 شخص کو کسی ایسی سمت میں جانے سے روکا جس میں وہ جائیگا استحقاق رکھتا تھا اور اس شخص کو کسی
 خاص حدود کے باہر جانے سے روکا پس اگر یہ فرض کیا جائے کہ مستفیث نے ملزم کو نہیں مارا
 بلکہ بغرض چھوڑے اپنے مال کے صرف اس کے ساتھ زور کیا تو گرفتاری ملزم کی خلاف اس فقرہ کے
 صرف اسی صورت میں جرم ہوگی مستفیث کو نسبت اس فعل کے کہ ملزم نے اس کا مال اپنے ہاتھ میں
 لیا ضمانت کرنا باجائز ہو ہم ایک لمحہ کے واسطے ہی یہ قرار نہیں دیکھتے کہ اس سوالات سے لازم
 ہونا باجائز تھا جو اس سے کئے گئے تھے کیونکہ ہکویہ صاف واضح ہوتا ہے کہ سوالات جو کئے گئے
 وہ بغرض تکلیف دی مستفیث کے یا محض بھڑکانے اور بغیر ضروری خواہش تفتیش کے نہیں کئے
 گئے بلکہ بغرض رخ کرتے ایک ایسے اشتباہ کے کئے گئے جو دل میں کالتنبیل کے نیک نیی سے
 تھا یعنی کہ گھڑی مال سرودہ ہو ملزم مستفیث کو نہیں پہچانتا تھا اور ہماری دانست میں وہ بوجہ
 کسی عداوت کے نہیں کر سکتا تھا مگر وہ اپنے مقام تعیناتی پر تھا اور ملزم اس جگہ پر ہے
 سے بے محنت رہنا لازم تھا اور اس کا خاص کام تھا کہ چوروں کو جوہر لیں سے بچکر
 مال سرودہ کے ماننے کی کوشش کریں دیجائے دے نا بردہ سے مستفیث کو جوہر
 سرودہ کی گاڑی کے کپڑے اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے ساتھ ہے چہ بیکے یا اس سے کسی تعیناتی

مقدمہ
 باوجودی
 نام
 سوچی خیال

۲۹ دسمبر کی صبح یعنی ظاہر قبل طلوع آفتاب کے کچھ اتراد کیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ محبت لازم کے کونسل کی روبرو حالت ماتحت کے بے وقت تھی کہ وہ وقت کھڑے جیسے کے لئے غیر معمولی شہا لازم نے خود اپنے اظہار میں بیان کیا کہ اوسکو مستفیض کی نسبت شہد سوجہ سے ہوا کہ وہ میلے کپڑے پہنے تھا اور سوجہ سے کہ عین تہافون میں سے سب سے اوپر کا تان میلانا اگر اوسکو نیک نیتی سے شبہ ہوا جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہوا تھا تو گواہ نہیں واقعات سے کوئی اشتباہ دل میں کسی عمدہ وار ورجہ اعلیٰ پولیس کے نہیں ہوتا تاہم ہماری دانست میں اسے کما حقہ کاغذ اور سوالات کے کرنے میں کیا کہ جگہ جوابات سے اس کے شبہات رفع ہو سکتے تھے اندرین حالات سوالات کا کرنا بنفسہ ایک فحوت نیک نیتی کا حسب تعریف دفعہ ۲۹ مجموعہ تعزیرات کے تھا نامزدہ نے تجویز کے وقت یہ کہا کہ میرے سوالات کے جوابات مجھ کو نہیں ملے یہ امر قابل افسوس ہے کہ اس سے سوال فریڈ نہ کیا گیا اس بات کے کہنے سے اس کی کیا مراد تھی مثلاً اس کی یہ مراد تھی کہ اس نے پہلے کوئی جواب نہیں پایا یا اس کی یہ غرض تھی کہ اس نے بالکل کچھ جواب نہیں پایا کیونکہ اس نے بلاشبہ سائنڈس انسپکٹر سے وہ جوابات بیان کئے جو اسکو دیئے گئے تھے اور وقت تجویز کے گواہوں کو پیش کیا جنہوں نے اسے گنگو کی بابت جو ہوئی تھی شہادت دی نامزدہ نے بلا شک جوابات اپنے سوالات کے پائے اور ظاہر جوابات سے مطمئن نہیں ہوا اور معلوم ہوتا ہے کہ تب اس نے اپنے ہاتھ میں گھڑی لی اور مستفیض نے مزاحمت کی مگر یہ کہ اس نے بوجہ کم عقلی کے مستفیض کے اس جواب کو کہ کچھ اندکوبہ کارخانہ انگلستان کا بنا ہوا ہے گواہ پر ایک نام بظاہر اتنی چپا ہوا ہے قابل اطمینان کے نہیں سمجھا مگر کچھ اس میں شبہ نہیں ہے کہ اس جواب سے اطمینان نسبت نامزدہ کی مستفیض کے نہیں ہوا جیسا کہ ہم خیال کرتے ہیں اس سے خود یہ باور کیا کہ اوسکو قانوناً جائز تھا کہ کپڑے کو حراست میں لے اور گو کہ اس سے سراسر نسبت چال وطن مستفیض کے غلطی بھی ہوئی ہو لیکن ہماری دانست میں جو کچھ اس نے نسبت مستفیض کے حق قانونی کے باور کیا وہ نیک نیتی سے تھا اور وہ اندر سے دفعہ ۲۹ مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۵۴ سنہ ۱۹۰۷ء) کے محفوظ ہے۔

ہم یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ حسب فقرہ اول دفعہ ۲۹ کے مستفیض کو کوئی استحقاق مزاحمت کرنے کا ساتھ لازم کے جیکہ اس نے کپڑے کو حراست میں لینا چاہا مگر انہیں تہا بصلہ مقدمہ مگرانی بحقیقت اس امر پر منحصر ہے کہ کیا لازم نے نیک نیتی سے عمل کیا تا یا نہیں اور یہ امر لحاظ حیثیت لازم عدول حالات کے قابل

مستفیض
شاہد چوہدری
نام
سوجہ دیکھا

تسلیم کے لئے کہ جس کے بموجب اس نے عمل کیا اور اگر اس نے اس طرح کا حقہ کاغذ اور تو جس کے ساتھ
عمل کیا جیسا کہ ایسے کانسبل سے جو اس کی حالت میں ہوا ہے حالات میں کہ جس میں وہ تبا کرنے کی
امید کی جاسکتی ہے تو اس نے نیک نیتی سے عمل کیا نیک نیک کاغذ نا جائز ہی نہوا اور گواس امر کے
لئے واقعات ایسے سنوں کہ جسکی بنا پر یہ شبہ معقول کہ اگر مال مسروقہ تھا بخوبی جائز ہوتا ہم تنفیث کو کوئی
حق مخالفت خود اختیاری کا حامل نہیں تھا کیونکہ مضموم کیفیت ملازم سرکاری عمل کرتا تھا اور اس کا فعل ایسا
تھا کہ جس سے اندیشہ ہلاکت یا ضرر شدید کا ہو دیکھو مقدمہ ملکہ مستعدہ بنام ونگٹارو (۱) امر نیک نیتی کو
جس متک کہ وہ متعلق واقعات کے ہے اس مقدمہ میں ہم خود تسلیم کرتے کے لئے آماہ میں
جیسا کہ ہم نے پیشتر بیان کیا ہے ہماری دانست میں مضموم کا تنفیث کے سوالات کرنا جائز تھا اور
ہم یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ نابزہ کو اس وجہ سے مجرم قرار دینا درست نہیں ہے کہ اس کو بعد اس امر کی
کو شکش کرنے کے کہ اپنا اطمینان کر لے کہ آیا اس کے اشتباہات صحیح تھے یا نہیں اطمینان اور
جوابات سے نہیں ہوا کہ جو اس نے پانے تھے جو جوابات مذکور سے اطمینان کسی زیادہ تر متسل
آدمی یا کسی اعلیٰ درجہ کے آدمی کا ہو جاتا اور نہ اس لئے کہ بعد ازاں اس نے اپنے ہاتھ میں وہ مال
لیا کہ جسکو وہ مسروقہ باور کرتا تھا خواہ یہ بات اس نے اس نیت سے کی ہو کہ وہ اپنی طرح سے اس کو
دینے یا مضموم کو جوہر کاغذ ہونے مال مذکور کے گرفتار کرے ہم یہ قرار نہیں دیتے کہ قانون کی رو سے
یکساں کاغذ اور توہر کرنا جملہ ملازمان سرکاری کا بلا کاغذ اس حیثیت کے کہ جو ان کو حاصل ہو ضروری ہے
اگر کانسبل سے اس قدر ہوشیاری درکار ہو کہ جیسی کشن پر لیس سے ہے تو یہ غیر ممکن ہے
کہ کانسبل اور مخدوم ہون پر نوکری کے لئے عین جو کہ سرکار اور گواسے کاموں کے لئے دینی ہے
کہ جیسا مضموم کرتا تھا پس بلکہ مجبوراً اس امر پر غور کرنا ہے کہ آیا کوئی وجہ اشتباہ کی تھی اور آیا مضموم بنے
اور حالات میں نہیں وہ تھا ایسی احتیاط سے کام کیا کہ جو واسطے اس کی محفوظی کے مقدمہ فوجداری
سے کافی تھی یا نہیں گو بلاشبہ ہماری دانست میں بہت کم وجہ اس امر میں اشتباہ معقول کے
ہونے کی تھی کہ پھر اند کو مال مسروقہ ہے تاہم ہماری دانست میں کسی قدر وجہ تھی کہ جس کے سبب سے
مضموم کی جانب سے نیک نیتی سے بعد اس تحقیقات کے جو وہ کر سکتا تھا یہ باور ہو کہ ایسے حالات
موجود ہیں کہ جس سے اس کا عمل کرنا جائز ہے پس ہماری دانست میں جمشیرٹ کو اس مقدمہ
میں یہ تجویز کرنا لازم تھا کہ مضموم نے نیک نیتی سے عمل کیا اور گواس کا عمل نیک از رو سے قانون

درست تھا مگر مستفیث کو کچھ منصب تھا کہ اس کے ساتھ مقابلہ کرے چونکہ مستفیث نے مہزم سے
اوس وقت میں فراغت کی کہ جب وہ اپنے کار منصبی کے انجام کرنے میں عمل کرتا تھا لہذا گرفتاری
حسب دفعہ ۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ۔ ۱۸۸۴ء) کے جائز تھی۔

پس ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہیں اور مہزم کو اوس جرم سے جو اس کے در پر تھا
قرار دیا گیا بری کرتے ہیں اور یہ ہدایت کرتے ہیں کہ وہ رہا کیا جائے ہم کوئی راسے نسبت اوس
امر کے ظاہر نہیں کرتے کہ آیا کارروائی مشر سائرس انسپکٹر کی دوبارہ رہا کرنے مستفیث کے
بلا رپورٹ کرنے مقدمہ کے بحضور کشر پولیس کے قانوناً درست تھی یا نہیں کیونکہ ہمارے خیانت
میں یہ امر کو نسبت اس کے مجسٹریٹ سے بحث کی ایسا نہیں ہے کہ جس سے جواز اوس
گرفتاری میں غلطی آوے جو مہزم سے کی تھی۔

پارسلنس صاحب جیلٹس۔ حالات سلسلہ اس مقدمہ کے کم اور سادہ ہیں مہزم
ایک پولیس کا سپاہی ہے تھوڑے عرصہ کے لئے قریب بازار آرتھر کراؤڈ کے پہرہ پر متعین تھا
اوس کا پہرہ ۴ بجے سے ۵ بجے تک متا قریب ۱ بجے کے یاد میان اوس وقت اور بجے
کے اوس نے مستفیث کو اوس جگہ دیکھا کہ اپنی بھل میں تین تھان کپڑے کے لئے جا رہا ہے
چونکہ اوس کو یہ شبہ ہوا کہ شاید یہ کپڑا مال مسروقہ ہے لہذا وہ مستفیث کے پاس تک گیا اور
اوس کی نسبت سوالات کرنے لگا مستفیث نے جواب سوالات کے ظاہر اسی طرح دیئے مگر
جوابات مذکور میں سے ایک یہ تھا کہ کپڑا انگلستان کا بنا ہوا ہے واضح ہو کہ ان تھانوں پر
گجراتی نام تھے اور مہزم نے جب کو یہ نہیں معلوم تھا (اور یہ لاعلمی قرین قیاس ہے) کہ یہ نام
انگلستان کے بنائے ہوئے مال پر ڈالے جاتے ہیں یہ خیال کیا کہ جواب مذکور جو تھان
اور مال مسروقہ تھا لیکن اوس نے مستفیث کو فوراً گرفتار نہیں کیا بلکہ اون تھانوں میں سے
ایک تھان اپنے ہاتھ میں لے لیا کہ اوس کو زیادہ نزدیک سے دیکھے مستفیث نے نسبت اس کے
اعتراف کیا وہ کپڑے کو کپڑے رہا اور مہزم سے فراہم ہوا اور لٹائی ہوئی دونوں میں سے
ہر ایک سے کپڑے کے لینے کی کوشش کی اس کے بعد مہزم نے مستفیث کو گرفتار کر لیا اس کے
بعد کے حالات اجماع نہیں ہیں مگر یہ بیان کیا جاسکتا ہے کہ مہزم مستفیث کو ایک پورے میں انکپٹر
کے پاس لے گیا جگہ پر وہ رونا مہر دہنے واقعات بیان کئے اور صاف صاف یہ بیان کیا
کہ اوس نے مستفیث کو اس وجہ سے گرفتار کیا کہ اوس نے اس پر حملہ کیا تھا اور انکپٹر نے یہ دیکھا

۴۴۴
باد چو اچی
بنام
موسی دیار

مقدمہ
بہاولپور
نام
موجودی

کہ مستغنیٹ پورہ آدمی ہے اور ملازم ہے یہ کہا کہ اس کے چوت نہیں لگی ہے اس نے مستغنیٹ کو پورہ
امر نرہی اس مقدمہ میں یہ ہے کہ کیا واقعی جملہ ہوا تھا یعنی آیا مستغنیٹ نے ملازم کو ہاتھ سے مارا یا نہیں
میں اس امر واقعہ کی نسبت و نیز اس امر کی نسبت کہ آیا یہ عدالت کسی امر واقعہ کی نسبت بحث کرتے
کی مجاز تھی یا نہیں اگر ضرورت ہوگی تو بعد ازین تجویز کروں گا مجسٹریٹ نے یہ خیال کیا کہ نصفہ کرنا
اس امر کا ضرور نہیں ہے بلکہ بلحاظ واقعات مسئلہ کے حاکم موصوف نے ملازم پر جرم جس سے بجا
ثابت قرار دیکر حکم قید سخت چار مہینے کا حسب دفعہ ۳۴۴ مجموعہ تعزیرات کے صادر کیا ہوا ہے
رو برو بحث نسبت قانوناً جائز ہونے اس حکم اور نرہ کے پیش ہے۔

واضح ہو کہ خود مجسٹریٹ کی تجویز سے یہ صاف واضح ہے کہ اس نے اپنے فیصلہ کے طریق کار وائی
میں غلطی کی کیونکہ حاکم موصوف نے دراصل تجویز اس امر کی نہیں کی کہ آیا ملازم کسی جرم فوجداری کا
مرتکب ہوا یا نہیں اپنی تجویز میں حاکم موصوف نے کسی طرح ذکر اس موقوف علی کا نہیں کیا کہ جو قانون
کی رو سے نسبت کسی ایسے فعل کے ہے جو کسی ایسے شخص نے کیا ہو جو کسی امر و قومی کی غلطی
کے سبب سے اپنی نسبت نیک نیتی سے یہ باور کیا ہو کہ اس امر کا کرنا اوپر قانوناً واجب ہے
یا قانوناً ایسا کرنا جائز ہے (دفاع ۶، ۷، ۹، مجموعہ تعزیرات) بلکہ صاحب مجسٹریٹ نے ذکر اس حکم
قانون کا ہی نہیں کیا کہ جس فعل سے ہلاکت یا ضرر شدید کا اندیشہ مقول وجہ سے ہوا اس فعل کے
ذمہ دین کوئی استحقاق حفاظت خود اختیاری حاصل نہیں ہے اس حال میں کہ اس فعل کا
ارتکاب یا اقدام کسی ملازم سرکاری کی جانب سے نیک نیتی کے ساتھ یا اعتبار اس کے حملے
کے تصور میں آئے گو وہ فعل قانون کی رو سے دراصل جائز ہو (دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات) پیش
مجسٹریٹ نے فیصلہ مقدمہ کا اس طور پر کیا ہے کہ گویا یہ نانش دیوانی کی بغرض دلیا پانے پر
کے تھی اور نہ لازم جرم فوجداری کی اور مجسٹریٹ نے ملازم پر جرم ثابت قرار دیا ہے گو حاکم
موصوف نے کسی جگہ یہ نہیں تجویز کیا ہے کہ ملازم نیک نیتی سے عمل نہیں کرتا تا حال مقدمہ اصل
میں اس امر پر منحصر ہے کہ آیا ملازم نے نیک نیتی سے عمل کیا تھا یا نہیں اگر نیک نیتی سے عمل کیا
تو وہ مجرم جرم فوجداری کا نہیں ہے گو کہ وہ فعل اوسکا بچا اور قابل مواخذہ دیوانی کے ہوگا
اوس نے نیک نیتی سے عمل نہیں کیا تو وہ مجرم ایک جرم کا ہے بجز اس کے کہ اوس نے مستغنیٹ کو
پورہ اپنے اوپر صریح حملہ ہونے کے گرفتار کیا ہو جس سے وہ امر ہے کہ جس پر اول غور ہونا چاہئے یعنی
یہ کہ آیا ملازم نے گرفتاری مستغنیٹ میں نیک نیتی یا بالفاظ دیگر ساتھ لکھا تو جہاں تک اس کے عمل کیا

۵۵۵
مبادی و اصول
نام
سوی دیال

یائینین (دیکھو دفعہ ۵۵ مجموعہ قوانین) سٹینٹ کے کونسل تے یہ بھٹکی ہے کہ میرا موکل فرت دار
نفس تاجر ہے اور بوقت اپنی گرفتاری کے کپڑے اچھے پئے تھا اور اپنے معمولی کام پیشہ میں
معمولی وقت پر مصروف ہوا اور عمدہ دار پولیس کو مطلق یہ منصب تھا کہ ایسے شخص سے بابت کسی
چیز کے جو وہ اپنی نفل میں لئے جاتا ہو سوال ہی کہ سطور مزمن سے اس سے سوالات کرنے میں
بلا ذرہ بھی کسی شبہ قابل امکان کے عمل کیا اور اسوجہ سے اس کے موکل کو حق کامل اس بات کا
مامل تھا کہ استمال جبر کا کرے اور مزمن کو اپنے پر غالب ہونے اور کپڑا کو لے جاتے نہ دیوے
اس میں شک نہیں کہ یہ سچ ہے کہ قانون میں یا بالفاظ میں کسی عمدہ دار پولیس کو یہ اختیار عطا نہیں
کیا گیا ہے کہ کسی شخص سے بغرض دریافت کرنے اس امر کے سوال کرے کہ جو مال اس کے
قبضہ میں ہے سرودہ ہے یا نہیں لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ قانون میں یہ فرض کر لیا گیا ہے
کہ ہر شخص ایک دوسرے سے بات کرنا کا حق ہے قانون کی رو سے اس عمدہ دار کو پولیس
اسٹیشن کا منتظم ہو اختیار گرفتار کرنے ایسے شخص کا ہے کہ جو اپنا مال قابل اطمینان بیان نہ کر سکے
(دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سٹنٹم) اس سے لازم آتا ہے کہ کسی قسم کے سوالات پوچھنے کے
مہائے قانونا کسی عمدہ دار پولیس کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ ایسے ہر شخص کو جس کے قبضہ میں ایسا
کوئی مال پایا ہوا ہے جسکی نسبت مال سرودہ ہونے کا شبہ مقول ہو اور اس بات کا شبہ مقول ہو
کہ اس نے کوئی جرم نسبت شے مذکور کے کیا ہے گرفتار کرے (دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سٹنٹم)
۱۸۷۶-۷۷ ایکٹ ۱۲ سٹنٹم) ہماری دانست میں بطور صحیح یہ محبت نہیں کیا جاسکتی کہ دونوں مجرہ
میں سے کسی مجموعہ کی رو سے کوئی عمدہ دار پولیس جسکو اختیار گرفتار کرنا ہو فوراً استمال اختیار
کا کرنے اور قبل گرفتاری کے اسکو یہ اختیار نہیں ہے کہ ایسے سوالات کرے کہ جسکے جوابات
سے اسکو یہ معلوم ہو کہ آیا جو اشتباہات کہ اسکو پیشتر پیدا ہوئے وہ صحیح ہیں یا نہیں میں ایسا
تصور کرتا ہوں کہ خود اس امر سے کہ سوالات مذکور کئے گئے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عمدہ دار پولیس
کھانا اور توجہ سے اس پر نہ جلدی میں اور بلاشبہ ہونے عمل کرتا تھا الفاظ شبہ مقول ہو مندرجہ
دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے الجہ اہم ہیں اگر یہ ثابت کیا جاسکتا کہ مزمن سٹینٹ کو اختیار
سے جاننا تھا کہ وہ ایک سفر تاجر ہے اور اگر سٹینٹ اس وقت اپنے کپڑے پئے تھا اور اگر یہ
مجھے ہے کہ جو اشتباس مال سرودہ لہجائے ہیں وہ یا تو اس کے کپڑے ہیں پہنتے ہیں یا سٹینٹ
کے کپڑوں سے مختلف قسم کا پتہ پہنتے ہیں یا اگر ظاہر ہو کہ بوقت کہ سٹینٹ دیکھا گیا تھا وہ

بہارِ برہان
نام
محبوب دیکھ

وقت معمولی اور اسکے کاروبار کے مطابق تھا تو بلاشبہ اچھے طور سے یہ دلیل کجا سکتی ہے کہ مہرم کو
اوپر اشتباہ کرنے کی کوئی وجہ تھی لیکن یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ مہرم مستغیث کو پیشتر سے نہیں جانتا تھا
اور نہ اس نے اس کو کبھی دیکھا تھا یہ ثابت کیا گیا ہے کہ قاضی مال مسروقہ کے ہمیشہ پرے پرے
پہنتے ہیں یا کوئی خاص پوشاک پہنتے ہیں اور خود مستغیث نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ وقت کہ حروف
وہ باہر تھا اسکے کاروبار کے لحاظ سے بہت سویرے تھا جس سے میں یہ خیال کرتا ہوں کہ خود
اوس کے لئے یا دیگر تجارتی کاران کے لئے اوس وقت نہان کپڑے کے بچا ہوا معمولی نہیں تھا۔

لیکن اس مقدمہ میں حرن یہ ثابت کرنا کافی ہو گا کہ مہرم کو کوئی وجہ اشتباہ کی بلحاظ ادون
حالات کے جو بعد از ان معلوم ہوئے نہ تھی کیونکہ مہرم یہ ثابت کر سکتا ہے کہ ایسے حالات ہو چکے ہیں
کہ جن سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مستغیث کی نسبت شبہہ کر سکتے ہیں وہ نیک نیتی یعنی کما حقہ کا تھا اور
تو جسے عمل کرتا تھا میں نے یہ کہا ہے کہ مہرم اپنے کام پر کچھ عرصہ کے لئے تعینات تھا یہ پہلے
۳ بجے سے ۴ بجے تک اس غرض سے مقرر کئے گئے ہیں کہ مال مسروقہ لیجائے گا اس لئے دیکھا جا
جب چور پولیس سے پکڑا مال لیجائے کی کوشش کریں ایک قاعدہ منجھ قواعد نوچ پولیس کے
ہے کا مشہور ہون کو لازم ہے کہ ادون اشخاص کی طرف نظر رکھیں جو پاس اور ہڈل وغیرہ وقت
غیر معمولی پر یا اندر مشتبہ حالات کے لئے جاتے ہوں اور اگر وجہ کافی ہوں تو ادون ہڈل ہون کی
تلاشی یعنی چاہئے اور عہدہ دار پولیس کو ادون قواعد میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کسی شخص کو
جبکی نسبت یہ اشتباہ ہو کہ اوس کے پاس کوئی چیز مسروقہ یا خلاف قانون کے حاصل ہوئی ہے
روکے یا اوسکی تلاشی لے یا اوسکو حراست میں رکھے یہ قرار دینا میری دامت میں آسان
نہیں ہے کہ مہرم نے ملا کما حقہ کا اور توجہ کے محض بجا آوری ادون قواعد میں جو مرتب ہو کر
گورنمنٹ سے حسب دفعہ ۸ سلیکٹ ۱۳۱۳ء کے منظور کئے گئے ہیں اور جو چند سالہ
گذشتہ سے نافذ ہیں عمل کیا تھا بوقت تجویز کئے جاتے خود مقدمہ کے یہ ہرگز بیان نہیں کیا گیا
کہ مہرم نے کوئی عداوت تھی بلاشبہ مستغیث نے اپنی اطلاع میں یہ بیان کیا ہے کہ مہرم کو دیگر
اشخاص نے یہ ترغیب دی تھی کہ مستغیث کو بغرض ہرباد کرنے اوس کے کاخانہ کے گرد گھومتے
مگر اس بیان کا ثبوت نہیں دیا گیا اور اس میں شبہہ نہیں ہو سکتا کہ یہ بیان جو وہ مجسٹریٹ کی
تجوہز میں یہ مندرج نہیں ہے اور نہ میں نے فی الواقع اثنائے تمام مباحث میں یہ سننا ہے
کہ مہرم نے نیک نیتی سے یہ باور نہیں کیا کہ اوس کو قانون کی رو سے یہ جائز تھا کہ اوس کو مال کرے

۱۹۸۸ء
سہ ماہی
نام
موسیٰ دیا

تب روکے اور اس کے بعد مستفیض کو گرفتار کر کے بیان مستفیض اور تجویز ثبوت جرم کی یہ ہیں کہ گرفتاری
اس وجہ سے ناجائز تھی کہ کوئی وجہ مقول ملزم کے لئے ابتداء میں اشتباہ کرنے کی تھی کہ مستفیض مال سر
لئے جاتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ اس امر سے شاید مقدمہ دیوانی میں جرح دلائل
جائز ہو کر یا مر اس لئے ختمہ کافی نہیں ہے کہ تجویز ثبوت جرم فوجداری کی جائز ہو اگر ملزم یہ ثابت
کر سکتا ہے کہ اس نے کما حقہ کھاؤ اور توجہ سے عمل کیا اور وہ نیک نیتی سے یہ باور کرتا تھا کہ
شہسہ اور اس کا مقول ہے اور اس کا مستفیض سے سوالات کرنا اور اس کی گٹھری کی تلاشی لینا اور اس کو
گرفتار کرنا قانون کی رو سے جائز ہے تو تاہم وہ مستفیض پر اصرار کا ہے یہ صورت بلا کما حقہ اور اس
کوشش مستفیض کے ہے جو اس غرض سے کی گئی ملزم اور اس کے گٹھری پکڑنے کو نہ کہ اس کے
کیونکہ اگر ملزم اس صورت میں کہ وہ مستفیض کو قبل اسکے گرفتار کرنا کہ مستفیض نے کوشش اس کے
باز رکھنے کی اور اس کے کار منصبی سے جو وہ نیک نیتی سے کرتا تھا کی تھی مستوجب جرم فوجداری کا نہ تھا
تو کس قدر زیادہ محفوظی ملزم کی ایسی صورت میں ہوتی کہ جب یہ ثابت ہوتا کہ اس نے مستفیض کو
اس وقت تک گرفتار نہیں کیا کہ جب تک مستفیض نے اس کے ساتھ اس طرح مزاحمت نہیں کی
اس میں شک نہیں کہ مستفیض اس وقت کہ جب اس سے بابت اس کی گٹھری کے سوال کیا گیا طبیعتہ
خفیہ میں آیا لیکن اس کو اس بات کا خیال کرنا لازم تھا کہ اس سے کون شخص سوال کرتا ہے
عام حفاظت غلاق کی زیادہ تر اہم نسبت اس کے تصور ہونی چاہئے کہ کوئی شخص مثل مستفیض
کے حوالات میں رکھا جائے کیونکہ اگر وہ شخص جیسی کہ یہ صورت تھی بجا طور پر گرفتار کیا جائے تو بہت
جلدی وہ اپنی صفائی کر سکتا ہے میری یہ صاف رائے ہے کہ ملزم نے مستفیض پر شہسہ کو پکڑنے
کو زیادہ نزدیک سے دیکھنا چاہئے میں نیک نیتی سے شہسہ اپنے کا مقدمہ کے عمل کیا بتا بلکہ
اس کے افعال کے اگر وہ قانون کی رو سے صحیح طور پر جائز نہ بھی ہوں کوئی استحقاق حفاظت خود
اختیاری مال کا مطلقا تھا اور نہ جسم کا بجز اسکے کہ وہ افعال ایسے ہوں کہ جن سے احتمال ہلاکت
یا ضرر شدید کا ہو اس مقدمہ میں افعال ملزم کے اگر وہ بتا بلکہ مستفیض کے ہی کئے گئے ہوں
اس قسم کے تھے پس مستفیض کو یہ جائز تھا کہ ملزم کو کپڑے دیکھنے سے منع کرے اور اس سے
چپین لے اور لڑائی کرے اور جب اس نے ایسا کیا تو یہ تصور کرنا چاہئے کہ اس نے ایک عدد
پولیس سے بہت قریب اس کے کار منصبی کے مزاحمت کی یہ تجویز کرنا خطرناک ہے کہ کوئی شخص کو
کیسا ہی اچھے کرتے ہیں جو عمدہ وار پولیس کو دیکھے کسی گٹھری سے جو وہ لئے جاتا ہو کر سکتا ہے

مستند
بجاء دیگر
نام
سوی میل

جب کہ عددہ دار مذکور کو شبہ مقول نسبت اوس مال کے ہو جو گٹھری مذکور میں ہواور کہ تاثر دینے
اٹھار کی تائید میں جبراً عمل کر سکتا ہے کیونکہ ہواور اوس فراحت کے ہواور کے ساتھ بوقت بجاوردی
اوس کے کار منصبی کے کی گئی مزم مستغیت کو حسب دفعہ ۵ (۵) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کرتا کر سکتا
تتا پس عام اس سے کہ گرفتاری پنجہ شبہ مقول کا نسبت مستغیت کے ہو کہ جیسا کہ معلوم
ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے خیال کیا ہے یا کہ وہ مال مسروقہ اپنے قبضہ میں رکھتا ہے یا گرفتاری
اس وجہ سے عمل میں آئی ہو کہ مستغیت نے بوقت قبیل کار منصبی مزم کے اوس سے فراحت
کی جیسا کہ مزم کتاب ہے اور جیسا کہ شہادت کیثرت موجودہ مسل سے ظاہر ہوتا ہے ہر دو صورت
میں پیری یہ رائے ہے کہ تجویز ثبوت جرم نسبت مزم کے حسب دفعہ ۲۲ کے قانون کی رو سے
قابل پیرائی کے نہیں ہے پس میرے لئے اس امر کا غور کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا گرفتاری
اس وجہ سے عمل میں آئی یا نہیں کہ نہایت مستغیت کے صاف صاف ارتکاب حوالہ کیا گیا
میں اس امر میں اتفاق کرتا ہوں کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم منرا منسوخ ہواور یہ حکم دیا جائے
کہ مزم مدعی اور رہا کیا جائے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم منرا منسوخ کئے گئے۔

نوٹ۔ دیکھو مقدمہ لارنس بنام جبر (۱) جس میں مدعی کو جو شرک پر شہر لندن کے اپنے ہاتھ میں گٹھری سے
ہوئے ۱۰ ایک عدالت کی جاتا تھا ایک چوکیدار نے روکا اور چوکیدار مذکور کو مدعا علیہ کے پاس جو ایک ٹیڈل نہا گیا
بیشل سے اوس سے دریافت کیا کہ تمہاری گٹھری میں کیا چیز ہے اور کس نے یہ گٹھری نکودی ہے مدعی نے یہ جواب دیا
کہ مجھ کو معلوم نہیں اور میں گٹھری اپنی میں کے پاس بہت نام سنٹ باج فیلڈ میں لئے جاتا ہوں اور مدعی نے اوس کو
دلہ کے ایک مکان کا مظان دیا معاملہ نے اوس جگہ تحقیقات نہیں کی بلکہ مدعی کو پوچھ کر کہ میں کاشٹر میں بیجا اور مزم کو
ہر دو ماہ مذہب مقام مذکور کے نہایت مشیون کا مشیل کے شبہ بہرے لئے کیا اوسکی صبح اللہ میں اجلاس کھنڈ
نے مدعی کو رہا کیا نہایت مدعی کے یہ حجت کی گئی کہ چونکہ اختیار حالات میں رکھنے اور قید کرنے کا مشیل کو صرف رات
بہر کے لئے دیا گیا ہے لہذا بیشل کو کوئی اختیار حراست میں رکھنے اور قید کرنے کا نہایت صاحب بیشل نے
یہ تجویز کی کہ اس بات سے بہت نقصان ہو گا کہ مدعا علیہ کی مشیت کا مشیل کی واسطے انجام دی جائے جس کے
کافی طور پر نہ تصور کی جائے اور یہ امر کہ چوکیدار مدعی کو گرفتار کر سکتا تھا اور یہ کا مشیل کا کام تھا کہ چوکیدار

ششہ
ہما دیو جی
نام
سوجی دیا کی

مین نے جب وہ اس طور پر گرفتار کیا گیا تھا مہرزی الیہ نے یہ فرمایا ہر اولیٰ میں بہت سے اشخاص کی نسبت
ہند اسکے کہ انکو چوکیدار سے اس وقت پر حراست میں لیا ہو کہ جب وہ اس طرح پر گنہگار بن گئے جاتے ہوں تو جیڑوں
ہرم کی کی جاتی ہے لارنس صاحب جس نے فرمایا کہ کوئی عورت جو گلی میں ایک طرف اور دوسری طرف مردوں
کے بلائے کو گومتی ہو یعنی از قسم طوائف کے ہو گرفتار کی جا سکتی ہے مگر اسکا جرم اوس سے بہت کم ہے
کہ جسکا اشتباہ اس مقدمہ میں کیا گیا ہے چیریس صاحب جس نے یہ فرمایا رات میں جب کہ شہر کے
لوگ سوتے ہیں اور یہ خاص کام ان چوکیداران کا اور دیگر عہدہ داران کا ہے کہ حیران سے حفاظت کریں
تو یہ نہایت ضروری ہے کہ انکو اس قسم کا اختیار حراست میں لینے کا حاصل ہو اور اس مقدمہ میں آپ
نسبت اشتباہ بلا وہ کے کیا فرماتے ہیں۔ اس مقدمہ میں وہ اشتباہ کی کثرت تھی بلکہ بہت افسوس
ہونا اگر قانون غلات اسکے ہوتا۔

صیفہ نگرانی فوجداری

باجلاس بروڈ صاحب جسٹس و پیرسن صاحب جسٹس

ملکہ مضطرہ قیصر ہند بنام بہراجی ایدجی
امریات ملکیت عام۔ مجموعہ تقریرات (ایکٹ ۴۸ ششہ ۴۸ دفعات ۲۶ و ۲۷)۔ انڈیا کی
رقہ مذہبی کو۔ خاص امریات ملکیت۔

مزم نے اپنے برآمدہ میں گوشت جو واسطے اہل دعوت کے بچائے جاتے کو تانکٹا اور وہ
اہل اشخاص کو جو شرک سے ہو کر نکلتے تھے اور جنہیں سے چند اشخاص مذہب میں گئے تھے
اور جسکا مندر قریب تھا نظر آتا تھا جنہوں نے صاحب مجسٹریٹ کے رو برو شکایت کی مزم نے ہاکو
منہ کر دیا اور باعث اذیہ اکا ہوا مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ گوشت کسی حالت میں نہیں تنہا مزم کو مجرم
جرم از کتاب امریات ملکیت عام کا حسب دفعہ ۴۸ مجموعہ تقریرات ہند کے اس بنا پر قرار دیا کہ نامزد نے
ایسا عمل کیا کہ جس سے چند اشخاص کو جو جینی سے بہت اذیہ پہنچی کہ یہ کہ یہ حال بخوبی معلوم تھا کہ وہ خیر
کے ہاں اور دن کے مار ڈالنے سے بہت نفرت رکھتے تھے۔

بجنوخی تجویز ثبوت جرم اور حکم نرا کے یہ تجویز ہوئی کہ اس مقدمہ میں کوئی دافعی ہو نہ با مضرت
محمود نام کو مالون اشخاص کو جو عموماً قرب و جوار میں رہتے ہیں ہوئی اور کہ یہ مقدمہ بہ نسبت عام

درخواست نظر ثانی نمبر ۳۳ ششہ ۴۸

ششہ ۴۸
مکرم دسمبر
صفو اشہین ماہ ۱۳۰۷
۳۲۷

خاص تکلیف کا ہے اور اس وجہ سے اس قسم کا نہیں ہے کہ جو داخل فتنہ سے قانون فوجداری کے ہو
فصل ساس نہ تکلیف کا محض اس وجہ سے تھا کہ اس سے بیخ طبعیت جینوں کو بچو چاکہ جاکو جانور دن
مارنے سے قوت ہے اور اس سے جرم تعقیبہ دفعہ ۲۵۰ مجموعہ تعزیرات ہند قائم نہیں ہوتا ہے
مقدمہ منویہ اہنام ملکہ مظفر قید ہند کا حوالہ دیا گیا۔

مقدمہ
ملکہ مظفر قید ہند
بنام
برامجی ایڈوکیٹ

یہ درخواست بموجب دفعہ ۲۵۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۴ء) کے گذری سائل
کی نسبت تجویز ثبوت جرم مقبضہ ۲۶۸ مجموعہ تعزیرات ہند کے بابت جرم باعث امر تکلیف عام بطریق استغاثہ
رایجہ سو بہابی کے ہونی مستغیث مذہب کی رو سے جین ہے اور اس سے یہ بیان کیا کہ جو در
مشتہء کو مزم سے چار بوچر گوشت کاٹنے کے لئے اپنے مکان کے برآمدہ میں جو شائع عام پر
اور قریب مندر جین کے بے مقصد کے مستغیث کو اور اکثر دیگر اشخاص کو جس وقت کہ وہ شرک سے
ہو کر مندر کو جاتے تھے دیکھنے اور گوشت کی بوسے جو مقام پاک سے چند گز کے اندر کھڑا
رکھا تھا بہت ایذا ہونی لوگوں نے مزم سے حجت کی مگر کہ یہ قید ہوا یہ طریق اسکے مستغیث نے
اوپر الزام امر باعث تکلیف عام کا حسب دفعہ ۲۶۸ مجموعہ تعزیرات ہند کے لگایا۔

مزم نے مذہب قصوری کا کیا تا سبرہ دے یہ بیان کیا کہ اس دن پڑا تو ہمارا تالا دھونے
ممانوں کو ادھوت کمانے کے لئے بلایا تھا اس کی تیاری میں اس نے گوشت اپنے مکان کے
برآمدہ میں علی الصبح کھنوا یا تھا اور یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس کی وجہ سے باعث کسی ایذا کا عوام کو پہنکا
یا احتمال باعث ایذا ہونے کا ہے۔

محشر پٹ درجہ اول نے جسے تجویز مقدمہ کی سرسری طور کی حسب احکام باب ۲۲ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۴ء) کے مزم پر جرم امر باعث تکلیف عام کا حسب دفعہ ۲۶۸ مجموعہ تعزیرات ہند
کے ثبات قرار دیا اور حکم دیا کہ تا سبرہ نہا جرمانہ ادا کرے حاکم موصوف نے وجوہ ثبوت جرم کے
حسب ذیل تحریر کئے۔

شہادت اس امر کی موجود ہے کہ اکثر اشخاص کو جو جین ہیں اس فعل سے جو مزم نے کیا
ایذا پہنچی کہونکہ یہاں بخوبی معلوم تھا کہ انکو ہر قسم کے جانور کے مارے جانے سے بڑی نفرت ہے
تا سبرہ دکان ستیحق استعمال راستہ اپنے مندر کے وزیر خود مندر کے بلاروک و مزاحمت کے ہیں بخلان
اسکے مزم کو استحقاق استعمال کرتے اپنے اوٹھائی جیو ترہ کا حسب خواہش اپنے کے ہے لیکن بلا رنگ

۱۸۸۸ء
ملکہ مظفر قیصر

نام
ہر جمعی ایچی

اوسکو کوئی حق کہنے ہوئے رکھنے ایک ڈھیر گوشت کا شارع عام میں نہیں ہے جس طرح پرکار اوسنے کیا مستغنیث اور اوسکے گواہان مقررین کہ بدبوسے اوس مقام پر اذکویہ ضرر ہوا کہ وہ اپنی ناک کترے سے بند کرین لیکن میڈیسیل انسپکٹر کو جو فوراً بعد از ان اوس مقام پر گیا کچھ بوجہ معلوم نہیں ہوئی غالباً وجہ یہ تھی کہ وہ جگہ بعد ہٹانے گوشت کے صاف کر دی گئی تھی پس میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ملزم باعث ایذا کا لحاظ استعمال حق عام کے اوپر ایک جزو طبقہ مذکور کے ہوا چنانچہ میں ملزم پر جرم ثابت قرار دیتا ہوں۔

بناراضی اس تجویز ثبوت جرم کے ملزم نے ہائی کورٹ میں بوجہ اختیار نگرانی ہائی کورٹ مقدمات فوجداری کے درخواست پیش کی۔
مالک شاہ جہانگیر شاہ منجانب سائل۔
گنہت سداشیور او منجانب فریق ثانی

از عدالت۔ اس مقدمہ میں سائل مجرم از کتاب جرم امر باعث تکلیف عام کا جسکی مراد دفعہ ۲۶۰ مجموعہ تعزیرات ہند میں کی گئی ہے قرار دیا گیا اور اوسکو حسب دفعہ ۲۹۰ کے نرا دی گئی ہے۔ اس امر کی ضرورت سے کہ اوسکو لوگوں کی ضیافت کرنی منظور تھی اوسے گوشت کو کٹوا یا جو کھانے کے لئے برآمد (اؤٹ) میں اوسکے مکان کے پکانے جانے کو تھا اور اس طور سے اون اشخاص راگیر ٹرک کو کہ جنہیں چند چین تھے جکا مندر مکان مذکور کے قریب تھا نظر آیا نام درگلان نے روبرو مجسٹریٹ کے یہ استغاثہ کیا کہ اس فعل سے سائل نے ہوا کو مضر کر دیا اور دیکھنے میں ایذا پیدا ہوئی، مجسٹریٹ نے یہ تجویز نہیں کی ہے کہ گوشت مذکور حالت بد بو میں تھا بلکہ حاکم موصوف نے سائل کو مجرم امر باعث تکلیف عام کا اس بنا پر قرار دیا ہے کہ سائل نے ایسا فعل کیا کہ جس سے اکثر اشخاص کو جو چین میں ایذا پہونچی کیونکہ عید امر بخوبی معلوم تھا کہ اونکو (جینیون کو) مارنے جانوروں ہر قسم سے بڑی نفرت ہے۔

واضح ہو کہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ بغرض قائم کرتے امر باعث تکلیف کے نہ صرف برائے نام بلکہ ایسا منظر اور واقعی ہر جہ ہونا چاہیے کہ جسکو کوئی شخص ذی ہوش ++ ضرر رسان سمجھے مقدمہ اسکاٹ بنام فرتمہ (۱) ملاحظہ طلب مقدمہ حال میں کوئی واقعی ہر جہ یا ضرر جہور اتام کو ماواں اشخاص جو عموماً قریب میں رہتے ہیں ہونا بیان نہیں کیا گیا ہے بلکہ صرف ایذا محض اون نینیون کو پہونچی جو اوس

ششہم
محلہ قلعہ ہند
بنام
برائے جانی

شرک پر ہو کر سائل کے مکان کے سامنے ہے اور سوقت جاتے تھے کہ جب گوشت اس جگہ
کاٹا جاتا تھا یا کھلا ہوا کرتا تھا اگر یہ صورت تھی تو یہ خاص نہ کہ تکلیف عام تھی اور اس لئے ایسی تھی
کہ جو داخل منشاے قانون فوجداری کے ہو دیکھو مقدمہ گنگ بنام لاند (۱) فریڈ بران یہ
ایڈا جیسی کہ یہ تھی ایسی تھی کہ جس سے نہ کوئی موثر اور نہ واقعی ہر چیز جو میں آیا اور نہ اسکا تھا
ایڈا نہ کوئی محض اسوجہ سے ہوئی تھی کہ اس سے رنج طبیعت جینیون کو پہونچا کہ جنگو جانوروں کے
مارنے سے نفرت ہے پس یہ ایک رنج خیالی تھا کہ جو مرث اور بین اشخاص کو معلوم ہو سکتا ہے
کہ جو بعض آراءے نسبت مارنے جانوروں کے قائم کرتے ہیں۔

مقدمہ تو میرا بنام ملکہ مظفر قمر ہند (۲) میں یہ قرار پایا تھا کہ دفعہ ۶۸، مجموعہ تفریحات کا
ایسے افعال یا ترک سے متعلق کیا جاتا تھا مقصود نہ تھا کہ جس سے ایک فرقہ کے اشخاص کے خیالات
میں تکلیف کا ہونا معلوم کیا جاسکتا ہے اور قائم کہ ناخلاست محمدی کا قربت میں ہندو مندر کے
امر باعث تکلیف عام نہیں ہے گو سخت ایذا عام ہندو کو پہونچا قرین قیاس ہے مقدمہ حال
میں جاری یہ بھی رائے ہے کہ فعل سائل کا داخل ایسے جرم کے نہیں ہے کہ جو محض دفعہ ۲۹
مجموعہ تفریحات ہند کے قابل سزا ہے، جو تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہیں اور یہ مگر
دیتے ہیں کہ جرمانہ واپس دیا جاوے۔

تجویر ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہو

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس ہلی صاحب (قائم مقام چیف جسٹس) اور ڈاؤ صاحب جسٹس واپس صاحب جسٹس
ملکہ قمر ہند بنام گھنوسو بنیا ویک کس دیگر *
ایک شہادت (ممبر ششہم) دفعہ ۱۳۴ - محفوظی جو نسبت اور جوابات کے عطا کی گئی ہے
جسکے دینے پر کوئی گواہ مجبور کیا جاسے۔ "وینے پر مجبور کیا جاسے" معنی الحاقاً مذکور کے ایک
طرف ہند (ممبر ششہم) دفعہ ۱۴۔

ششہم
محلہ قلعہ ہند
بنام
برائے جانی

(۱) رپورٹ ایسپن سائنس صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۹۶

(۲) انجین لارپورٹ سلسلہ مدارس جلد ۱ صفحہ ۵۹

* اپیل ہائے فوجداری نمبر سے ۱۸۰۵ تا ۱۸۰۸ ششہم

۱۸۸۵ء
ملکہ قیصر ہند
بنام
گنہ سوبنا

دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ شہادت (جنرل اسٹیم) کی رو سے مابین اون صورتوں کے کہ تین کوئی گواہ بنی خود جواب کسی سوال کا دے اور اون صورتوں کے کہ تین وہ جواب دینے پر مجبور کیا جائے فرق ہے اور تاہم وہ کو صرف ان صورتوں سے آزاد کر دینے میں مختصی عطا کی گئی ہے مختصی صرف اون جوابات کی نسبت عطا کی جاتی ہے کہ جبکی نسبت گواہ متضرر ہو یا جبکی نسبت اس نے اسد ماسعافی کی دینے سے کی ہو اور بعد ازاں وہ عدالت سے جوابات کے دینے پر مجبور کیا جائے۔

مقدمہ ملکہ منظرہ بنام گویال داس (۱۸۸۵ء) کی تقلید کی گئی۔

ازیر ڈوڈ صاحب جسٹس (مختلف الٹے) دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ شہادت (جنرل اسٹیم) کی رو سے ملکہ ساتھ دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ ملٹ ہند (جنرل اسٹیم) کے پڑھنا چاہیے ہر گواہ جواب اون سوالات کا کہ جن سے وہ مجرم قرار پاوے دینے پر مجبور کیا جاتا ہے اور از رو سے شرط دفعہ ۱۳۲ کے وہ ناش فوجداری سے بابت کسی جرم کے کہ جبکہ وہ مراضہ یا غیر مراضہ اپنے جواب کے دینے سے مجرم ہو سوائے استغاثہ اداے شہادت کا ذہ کے جو جواب مذکور کے دینے سے عمل میں آیا ہو مختصراً کہا گیا ہے یہ بات صرف اس صورت میں نہیں ہے کہ جب کوئی گواہ اسد ماسعافی کی ایسے جواب کے دینے سے کہ جس سے وہ مجرم قرار پاوے اور اسکی اسد ماسعافی کی کی جاوے اور وہ سب معنی شرط مذکور کے جواب دینے پر مجبور کیا جاتا ہے "مجبوری" منسوبہ عام سے کہ وہ جواب کے دینے سے اسد ماسعافی کے کرے یا جواب بلا ایسے اسد ماسعافی کے دے۔

اپلیا سے بنا راضی تجاویز ثبوت جرم و احکام سزا تحریر کردہ سری پت بی شہاکر قائم مقام ششمنج ریتاگری بمقدمہ ملکہ منظرہ قیصر ہند بنام سر سوئی بانی وغیرہ۔

واقعات اس مقدمہ کے جہاننگ کہ وہ واسطے اس رپورٹ کے اہم ہیں جسٹس مل ہیں۔
ہمسایہ باہمی باہمی نے ایک ڈگری بنام کیشورام لکاکے واسطے دخل تین ٹھکان کے حاصل کی اور اسکے اجراء میں ۲۷ جون ۱۸۸۵ء کو ایک ٹھکان پر دخل حاصل کیا برطبق اسکے سر سوئی بائی ہمشیرہ کیشورے حسب دفعہ ۲۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۸۸۵ء) کے اس بیان سے کہ خود مستعیش کی کہ ٹھکان متنازعہ اذان سماء ہے اور سماء نے اسکو رام بھگوان اپنے باپ سے حسب بینامہ موخر ۲۷ نومبر ۱۸۸۵ء کے خرید کیا تھا اور تب سے وہ ادھیر قالمی تھی اور اسے ڈگری ساہی میں بیجا طور پر پیدل کر دی گئی۔

مستند
ملک چیت
نام
گنوسو

جمع ہمت نے معاملہ کی تحقیقات کی اثنائے تحقیقات میں گنوسو بنا اور بیکا جی ہری کا اظہار بطور
گواہان سرسوتی بانی کے لیا گیا نامبر دکان نے یہ بیان کیا کہ بینامہ ہر نومبر ششم کو رام گنوں
نے اونکے روبرو تحریر کیا تھا اور دونوں شخصوں نے اوپر گواہی کی تھی مگر جمع ماتحت نے
شہادت کو نامعتبر سمجھا اور بینامہ مصنوعی تحریر کیا اور سرسوتی بانی اور اوسکے شرکاء کو بیٹھ کر گنواور
بیکا جی اور ٹوکیا کو سپرد عدالت سشن کے اس غرض سے کیا کہ نسبت اول دواشخص کے
بابت جرم جلساری کے اور نسبت دیگر اشخاص کے بابت عدالت جلساری کے تجویز عمل میں آوے۔
سب ملزمان کی تحقیقات یکجائی عمل میں آئی نامبر دکان نے عذر کیا کہ وہ جرم میں قائم مقام
سشن جج نے بینامہ ماہر البعث کو جعلی قرار دیا اور نسبت سرسوتی بانی اور کیشو کے منہیات
۲۶۶ء و ۲۶۷ء مجموعہ فتویات ہند کے تجویز ثبوت جرم مدار کی نسبت گنواور بیکا جی کے حاکم موصوف
نے اظہارات نامبر دکان کو جمع ماتحت نے تحقیقات سرسری میں تحریر کئے تھے تسلیم کیا اور
محض بقوت ان اظہارات کے دونوں کو مجرم اعانت جلساری کا سبب وفات ۱۰۹ء و ۲۶۷ء
مجموعہ فتویات ہند کے قرار دیا اور ہر ایک کی نسبت حکم سزا سے قید سخت ایک سال کا صادر کیا۔
بناراضی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے گنواور بیکا جی دونوں نے ہائیکورٹ میں درخواست
پیش کی۔

منجانب ملزم باسرکار کے کوئی حاضر نہیں ہوا۔

برڈ وڈ صاحب جسٹس۔ تجویز ثبوت جرم جو نسبت سلطان کے بہ نظرات

نامبر دکان پر جو ادنون نے عیضہ اجرایہ گری میں دئے تھے منحصر ہے جس میں نامبر دکان نے
اپنی گواہی بینامہ پر جو از روے شہادت کے مقدمہ حال میں جعلی ثابت ہو ہے تسلیم کی ہے
اپنے اظہار میں جو نامبر دکان کا مقدمہ حال میں لیا گیا وہ اپنی گواہی سے انکار کرتے ہیں اور
اگر اظہارات نامبر دکان پر جو مقدمہ سابق میں دیئے گئے تھے بحاکم کیا جائے تو کوئی امر ثبوت
اس بات کے نہیں ہے کہ نامبر دکان نے بینامہ کی تصدیق کی تھی سشن جج نے باستلال
کثرت رائے اون حکام کے جو شامل اجلاس کامل کے مقدمہ ملکہ مغلہ بنام گوپال داس (۵)
میں تھے اور جب کا فیصلہ ہر فردی ششم کو بانی کورٹ مدراس سے عمل میں آیا اظہارات کو
تسلیم کیا ہے مگر میں رائے دو حکام (کرزن صاحب جسٹس و متواسامی ایڈر صاحب جسٹس)
(۱) اٹورن لارڈ رٹ ملکہ مدراس جلد ۱ صفحہ ۲۶۱۔

۱۹۹۸ء
ملکہ میر تقی
نام
مکتوبہ سونیا

سے جنون نے فیصلہ مذکور سے اختلاف کیا اتفاق کرتا ہوں میری دانت میں بموجب نمبر ۱۱
ایک شہادت بشمول دفعہ ۱۱۱ ایک ۱۸۸۴ء کے ہر گواہ جواب اور سوالات کے دیکھ
کہ جن سے وہ مجرم قرار پاوے مجبور ہے اور از روئے شرط دفعہ ۱۳۲ کے وہ تالش
نوبدار کی کسی جرم سے کہ جس کا وہ ملاحظہ یا غیر ملوث اپنے جواب کے دینے سے مجرم قرار پاوے
سوائے استغاثہ اداے شہادت کا وہ کہ جو جواب مذکور سے عمل میں آیا ہو ملحوظ رکھا
گیا ہے صرف اس صورت میں کہ جب کوئی گواہ استدعا معافی کی ایسے جواب کے دینے
سے کہے کہ جس سے وہ مجرم قرار پاوے اور اس کی استدعا منظور کی جاوے میری
راے میں وہ حسب معنی شرط مذکور کے جواب دینے پر مجبور کیا جاتا ہے مجبوری موثر ہے
عام اس سے کہ وہ جواب کے دینے سے استدعا معافی کی کرے یا بلا استدعا معافی
کے جواب دے پس میری راے ہے کہ اپلا نشان بری کے جاوین لیکن چونکہ پارسنس صاحب
جسٹس کو اس راے سے اتفاق نہیں ہے لہذا یہ مقدمہ سبٹ نمبر ۲۰۶ مجموعہ ضابطہ نوہداری
(ایکٹ ۱۸۸۴ء) کے ایک اور حاکم کے اجلاس میں پیش ہونا چاہیے۔

پارسنس صاحب جسٹس مجھ کو اس راے سے اتفاق ہے کہ جو کثرت راے
حکام نے مقدمہ ملکہ منگہ بنام گوپال داس (۱) میں ظاہر کی ہے اور میں شہادت کو تسلیم کر دیکھا
دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ شہادت کو بطور تمام وکال کے پڑھنے سے میں بخراستے کوئی اور نتیجہ اخذ نہیں کرتا
کہ واضعان قانون نے اس کی روئے اور صورتوں میں کہ جن میں کوئی گواہ برضی خود کسی سوال کا
جواب دے اور ان صورتوں میں کہ جن میں وہ جواب دینے پر مجبور کیا جائے صاف فوق قائم کیا ہے
اور صرف صورت ہائے آخر الذکر میں گواہ کو ملحوظ رکھا ہے اگر محفوظی ہر صورت میں جہین کوئی گواہ
جواب دے روار کبھی گئی تھی تو الفاظ مجبور کیا جائے استدعا بہ شرط مذکور بالکل فضول ہیں الفاظ
مذکور کے ادخال سے مجھ کو صاف واضح ہوتا ہے کہ محفوظی صرف ثبت اور جوابات کے حفاظتی
گئی ہے کہ جبکہ دینے سے کسی گواہ نے ضد کیا ہو یا جبکہ دینے سے اس نے استدعا معافی
کی کی ہو اور جبکی نسبت بعد ازاں وہ عدالت سے دینے کو مجبور کیا جائے (دیکھو قانون شہادت
مؤلفہ فیملہ صاحب صفحہ ۲۴۴ طبع چارم) مقدمہ حال میں دونوں فرمون کا اظہار عدالت
تحت میں منجانب سرسوتی اور کشپو کے بیگیا تھا اور نامہ درگاہان نے آزادانہ طور پر اور برضی خود

مشہد
ملکہ خیرت
نام
حنو سونیا

وہاں شہادت اس مضمون کی دی کہ اوہاں نے اوس دستاویز پر گواہی کی تھی جس پر سر سوئی اور کیشو نے استدلال کیا یہ دستاویز جعلی قرار پائی سر سوئی اور کیشو پر مقدمہ جلسہ سازی قائم ہوا اور ثابت قرار دیا گیا اور ملزمان کی نسبت بشمول اوس کے تجویز کی گئی اور وہ جرم جلسہ سازی مذکور کی اعانت کے مجرم قرار پائے اور اوس کے جوابات جو اوہاں نے عدالت جج ماتحت میں دیے تھے شہادت میں خلاف نامبردگان کے تسلیم کئے گئے تھے میری یہ رائے ہے کہ چونکہ یہ جوابات صاف برصا و رفیت دئے گئے تھے اور نہ ایسے جوابات تھے کہ جنکے دینے کے لئے کسی طرح مجبور کئے گئے تھے پس وہ تجویز حال میں خلاف نامبردگان کے ثابت ہو سکتے ہیں اور چونکہ وہ ثابت ہیں لہذا میں ان اپیلوں کو دسمس کرونگا۔

چنانچہ مقدمہ بلی صاحب قائم مقام چیف جسٹس کے پاس بھیجا گیا اور حاکم معصوم نے تجویز ذیل صادر فرمائی۔

مضبوط وجود منظرہ سر پارلس ٹرنز صاحب چیف جسٹس مندرجہ مقدمہ ملکہ منظرہ نام کو پارلس (۱) کے میری دانست میں شہادت مذکور قابل پذیرائی ہے اور مجکو پارلس صاحب جسٹس سے دوبارہ دسمس کرنے اپیلوں کے اتفاق ہے۔

مقدمات اپیل دسمس ہوئے۔

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس برڈوڈ صاحب جنس و پارسنس صاحب جنس
قیصر ہند بنام جے کرانت

ریت برطانیہ اہل یورپ - رعایت - لادو علی - ہائی کورٹ - اختیار سماعت ہائی کورٹ نسبت
رعایت برطانیہ اہل یورپ واقع سندھ - مجبورہ منابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۳ء) و حیات ۴۴ ضمن (۵)
۱۸۵۳ء و ۱۸۵۴ء و ۱۸۵۵ء ایکٹ بریتانیہ ۱۲ ستمبر ۱۸۷۳ء

جب کوئی ریت برطانیہ اہل یورپ اپنے اس حق سے دست برداری کرے کہ کوئی نسبت نخل رعیت مذکورہ معبریت
جوڑ عمل کرے شخص مذکورہ ایسا کرنے سے اون جوڈ منابطہ خاص کو جو جوہر باب ۲۲ مجبورہ منابطہ فوجداری
مستندہ کے لئے لکھو میں جس کے کوئی کسی پرزہ دانی ہائی کورٹ میں اپنے مقدمہ کی کارروائیات کی نظر ثانی
کرائے بشیر شکہ کوئی دوسری عدالت اعلیٰ ترین اختیارات نظر ثانی کو مجبورہ منابطہ مذکورہ کے سواے اون عدالت
کے جو نسبت رہا یا سے برطانیہ اہل یورپ کے ہون دیگر رعیت میں اوس جگہ جہاں نامیہ کی تخریر کیا جاتی ہے عمل میں لائے
تقریرت ایکٹ مندرجہ دفعہ ۲ ضمن (۵) مجبورہ منابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۳ء) کو لکھا تاکہ کارروائیات
میں بلد رعایت برطانیہ اہل یورپ کے جیسا کہ باب ۲۲ میں ضمن (۵) اور نہ جہاں کارروائیات عام بقابلہ ایمان چاہئے
حق اون کارروائیات کے میں میں جسے اپنے حقوق سے اذروے باب مذکورہ دست برداری کرین پڑھنا چاہئے۔
اسلئے اگر کسی خاص مقدمہ میں خود خاص مندرجہ باب ۲۲ منابطہ مذکور قطع مافی ضعیفہ و تقریرت ہائی کورٹ مندرجہ
جزوہ اعلیٰ دفعہ ۲ ضمن (۵) ہی ایسے مقدمہ سے غیر متعلق ہو جائے اور اوس حالت میں تقریرت جزوہ اخیر و مذکورہ نظام
برہتی ہے اور یہ شکل داخل حالت دیگر مقدمہ کے ہونی ہے جس سے وہ جزوہ دفعہ مذکورہ کا متعلق ہے۔

مزم ایک نسبت برطانیہ اہل یورپ کی تخریر میں جبریت کرانچی کے رو برو ہونی اور تخریر ثبوت جرم ضامن
کی صیغہ ۲۲ مجبورہ مندرجات ہند کے ہونی اور چہ ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

بروقت تخریر کے لئے اپنے اس حق سے لاکھ نسبت معینیت ریت برطانیہ اہل یورپ تخریر کیا جائے دست برداری کی
تخریر ہوئی۔ کہ مزم اختیار نظر ثانی ہائی کورٹ کے تابع نہیں ہے کیونکہ مزم کی تخریر اذروے اوس
منابطہ خاص کے ضمن (۵) ہونی چھوڑا یا سے برطانیہ اہل یورپ کی تخریر کے لئے مقدمہ عدالت صدر واقع سندھ جوڈ
ایکٹ بریتانیہ ۱۸۷۳ء کے حالات اعلیٰ جہد معاملات دیوانی فوجداری واقع سندھ کے لئے ہے اوسکو اختیار

فیہ ہند
بہ گرانٹ

نظر ثانی ہائی کورٹ کے مقدمہ میں باعتبار خدو و خدو منہا مجموعہ منابطہ فوجداری کے حاصل ہیں۔ منبت
ملازم جس گرانٹ کی تجویز فرانسس گبن صاحب سٹی مجسٹریٹ کراچی کے روبرو ہوئی اور اسکی
تجویز ثبوت جرم حیانت مجرمانہ حسب دفعہ ۱۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۵۸ء کے تحت ہوئی اور
چھ ماہ قید محض کی سزا دی گئی۔

یوقت تجویز کے ملازم نے اپنے حق سے بحیثیت رعیت برطانیہ اہل یورپ کے تجویز کئے جانیکے ساتھ
بروقت ملاحظہ نقشہ فوجداری مجسٹریٹ کے جسکوچ عدالت صدر سندھ نے بطور نقشہ تجویز عایا
برطانیہ اہل یورپ کے ارسال کیا تھا ہائی کورٹ نے کاغذات اور کاروائیات مقدمہ کو طلب کیا اور یہ خیال
کر کے کہ حکم سزا ظاہر غیر کافی اور نیز خلاف قانون کے ہے ملازم کے نام ایک اطلاع نامہ جس نمبر ۲۲۰ مجموعہ
منابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۸ء) واسطے اٹھارہ سو چھ کے کہ کیوں تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ
نہ کیا جائے اور کیوں ملازم واسطے تجویز کے ہائی کورٹ میں سپرد نہ کیا جائے جاری کیا۔
مقدمہ کی بحث برڈ وڈ صاحب جسٹس اور پارسن صاحب جسٹس کے روبرو کی گئی۔

انور پرانی منجانب ملازم ہائی کورٹ کو کوئی اختیار نظر ثانی کاروائیات مقدمہ ہذا کا نہیں ہے
ملازم نے اپنے حق سے بطور رعیت برطانیہ اہل یورپ تجویز کئے جاتے کے دست برداری کی ابتدا کرنے
اپنے جملہ فائدہ منابطہ خاص مندرجہ باب ۲۲ مجموعہ منابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۸ء) کو کوہد یا اوس باب
کی سسے اختیار عدالتاے فوجداری بمولی کا جاتا نہیں رہتا ہے اسکی سسے رعایاے برطانیہ اہل یورپ
حق تجویز کئے جاتے خاص درجہ کی عدالتوں سے حاصل ہے نہ دوسری عدالتوں سے ایسے حق سے ملازم
دست برداری کر سکتا ہے اور جب دست برداری کے تو ملازم معمولی عدالتوں کے زیر اختیار سماعت ہو جاتا
مقدمہ حال میں چونکہ ملازم نے اپنے حق سے دست برداری کی پس اسکی نیت یہ سمجھا جاسکتے کہ جب عام
مجموعہ مذکور کے اسکی تجویز عمل میں آئی اسلئے صرف عدالت جو مقدمہ ہذا کی کاروائیات کی نظر ثانی کر سکتی ہے
عدالت صدر واقع سندھ ہے جو بموجب ایکٹ ۱۸۷۱ء قلم ۱ کے علی عدالت اپیل لوائی اور فیوجداری
کے معاملات واقع سندھ کی ہے عدالت مذکور مقدمہ ہذا کی اعراض کے لئے داخل تعریف نظر ثانی کورٹ
جیسا کہ دفعہ ۱۰۹ من (۱) ایکٹ ۱۸۷۸ء میں بیان کیا گیا ہے لہذا اس عدالت کو کوئی اختیار نظر ثانی
کرنے کا ردوائیات بھکت کا حاصل نہیں ہے نظیر معاملہ درخواست کو ریاس (۱) کا حوالہ دیا۔

برڈ وڈ صاحب جسٹس۔ ہم نے بروقت ملاحظہ نقشہ فوجداری سٹی مجسٹریٹ کراچی باجنت می

گزشتہ کے جسکو صاحب مہنچ عدالت صدر سندھ نے بطور مقدمہ تجویز رعیت برطانیہ اہل یورپ کے پاس ارسال کیا تھا اس مقدمہ کو طلب کیا بروقت معائنہ مثل و کار دایات کے حکم سزا جو مشی مشی نے صادر کیا تھا جو مناسب معلوم ہوا اور اگر لازم بطور رعیت برطانیہ اہل یورپ کے سمجھا جاسکے تو حکم مذکور خلاف قانون ہوتا لہذا ہم نے ایک اطلاع نامہ تمام ملزم حسب ذیل ۲۴ محرم منابہ مذکور واسطے انہما رس وجہ کے جاری کیا کہ کیوں تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہونا چاہئے اور کیوں ملزم تجویز کے لئے سپرد بالی کو رٹ ہونا چاہئے۔

سزا زبردستی ذمی حکم کو تسلیم نہ جانے پر ملزم نے یہ بحث کی کہ چونکہ اسے بروقت سماعت کے دعویٰ تجویز کے جاسے بطور رعیت برطانیہ اہل یورپ کے نہیں کیا تو وہ اب ایسا خیال نہیں کیا جاسکتا ہے اور چونکہ جرم کا ارتکاب سندھ میں ہو جہاں کہ علی عدالت اپیل فوجداری یا نظر ثانی کی عدالت صدر کے تو مقدمہ سندھ تو مقدمہ عام مجرمہ منابہ فوجداری کے داخل ہے نہ کہ قواعد خاص مندرجہ باب ۳ میں اور اسلئے ہائی کورٹ ایسی کو کوئی اختیار نظر ثانی مقدمہ کا حسب باب ۲ کے حامل نہیں ہے اس بحث کی تائید میں فیصلہ ہائیکورٹ گلکے مقدمہ کویروس ویکس دیگر (۱) پر استدلال کیا گیا ہے مقدمہ مذکور میں کویروس اور مانڈرس اور چند دیگر گسان سب رعایا سے برطانیہ اہل یورپ پر جرم بلوہ اور فساد کا اسٹینٹ مجسٹریٹ کے روبرو سے جسکو حرف مجسٹریٹ درجہ دوم کے اختیارات حاصل تھے لگایا گیا تھا بوجہ ذیل ۲۴ محرم منابہ فوجداری بخشہ ۱۴ کے نامبروگان قابل تجویز حرف مجسٹریٹ درجہ اول کے تھے جو مشیٹ آف دی میں ہی ہو قبل اسکے کا وہ کی نسبت تجویز کیجاسے مجسٹریٹ درجہ دوم نے اول میں سے ہر ایک سے دریافت کیا کہ آیا اسکو مجسٹریٹ مذکور سے تجویز کئے جانے کی نسبت مذکور ہے مگر مجسٹریٹ مذکور نے انکو مطلع نہیں کیا کہ اسکو اس وقت کے اسکو اختیار سماعت کا نہیں ہے اور یہ کہ نامبروگان کی نسبت تجویز حرف مجسٹریٹ درجہ اول کر سکتا ہے کسی ملزم نے مذکورہ اور تجویز شروع ہوئی اور تجویز ثبوت جرم پر ختم ہوئی کویروس اور مانڈرس نے ہائی کورٹ میں واسطے منسوخی کار دایات کے اس بنا پر درخواست کی کہ مجسٹریٹ کو اختیار تجویز ثبوت جرم کئے رعایا سے برطانیہ اہل یورپ کا حامل نہیں تھا ہائی کورٹ نے کار دایات کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ مجسٹریٹ نے سائیلان سے یہ دریافت کرتے سے پیشتر کیا یا اونہوں نے اپنے اس حق کا انکی نسبت بحث رعایا سے برطانیہ اہل یورپ کے تجویز کیجاسے دست برداری کی انکو اس خاص حق سے مطلع نہیں کیا

مقدمہ
نظم
چھ گزشتہ

مقدمہ - ایک شہداء کی رو سے انکو دیا گیا ہے مقدمہ مذکور کی تہذیب کے میں سب سے
جسٹس اور شائستہ صاحب جسٹس نے اپنی رائے (صفحہ ۱۰) میں نسبت مجمع تہذیب و تمدن، ایک مذکور
اور نیز دفعہ ۲۵ کے مطابق دفعہ ۵۴ مجرہ تسلیم کے ہے ظاہر کی مشاعرہ لیس نے تہذیب کی کہ احکام
دفعہ ۲۵ فی الحقیقت سب سے مقدمہ ہوا ہے یعنی یہ کہ وہ زیادہ و ایسے الفاظ بظاہر جن کے جسے کل اختیار
سماعت خیال لیا جائے بلکہ ایسے الفاظ جن جسے رعایا سے برطانیہ اہل یورپ کو ایک حق خاص و درجہ
کے مجسٹریٹوں سے تہذیب کے جانے کا کہ اور مجسٹریٹوں سے عطا ہوا ہے جس حق سے مجبور ہو کر
امیر دکان و صنعت برادری کر سکتے ہیں جس دست برادری کا حوالہ دفعہ ۱۸ میں ہے اور کی نسبت
حاکمان و تسلیم نے (صفحہ ۱۰) میں لکھا ہے کہ یہ قطعی دست برادری جو حقوق سے ملے اس با مجبور
مناظرہ و جہاد برادری کے جو رعیت برطانیہ اہل یورپ کو حاصل ہے ہونی چاہئے اور الفاظ مجسٹریٹ کے رد و
تہذیب سے مراد جو انہوں میں جو اس باب میں داخل ہیں یعنی وہ حالات جسکو اختیار سماعت مقدمہ حاصل
ہو عطا لیا اور نیز تہذیب کہ جب کا نام بردہ مستوجب ہو گا یہ ایک ایسی تہذیب ہے جسکو ہم بعد ایک مناسب تہذیب
دفعہ ۵۴ مجرہ حال کے تسلیم کئے کو آدہ بین لیکن وہ کافی طور سے اس وقت کو رفع نہیں کرتی جو قضا
حال میں بلحاظ تہذیب عبارت ہائی کو رٹ مندرجہ دفعہ ۱۸ میں لکھا ہے مجبور مذکور کے پیدا ہوتی ہے اس حق
دست برادری کی کچھ اس کے لفظ و رعیت برطانیہ اہل یورپ کے سنی مجسٹریٹوں کی نسبت تہذیب کے ملزم مقدمہ
حال کو کوئی استحقاق یا دل و خواست انسانی میں اس کے کہ نیکانہ ہو گا کہ سنی مجسٹریٹ سے ملزم کو
تین ماہ سے زائد قید کی سزا دینے سے اور اختیارات سے تہذیب کیا جو اور سے دفعہ ۵۴ مجرہ کے
اور سکو عطا ہوئے ہیں کیونکہ دفعہ ۵۴ کی مد سے بعراض ایسی شکایت کی مقدمہ کی نسبت و بعد
مانند کہ کوئی حق جسکو ملزم اور سے باب ۲۵ کے ظاہر کر سکتا متنازعہ اب کسی حالت میں ظاہر نہیں کر سکتا
ہے لیکن یہاں سے رد و اور مجسٹریٹ طلب یہ ہے کہ کیا یہ جو دست برادری اپنے اس حق کے کہ لفظ و رعیت برطانیہ
اہل یورپ کے سنی مجسٹریٹ کے رد و ملزم کی نسبت مذرات کی اسے ملزم مذکور باب اختیار ملزم کے
حالات ہذا کے اس اختیار سماعت ذیل کر سکتا ہے جو لفظ و دیگر یہ باب اس کے نسبت انسانی
کے کا مدعا یا سنی مجسٹریٹ کے حاصل ہوتا اور اختیار ملزم کے عدالت مقام سند مذکور ایسا
اختیار سماعت کی کتاب ہے اور سے ایک ایسی تہذیب کے مقدمہ کے عدالت مذکور ملزم کی نسبت
ویرانی و جہاد برادری واقع سند حسب مذکور مذکور کے ہے ملزم میں نسبت عدالت مذکور اختیار
انسانی ہائی کو رٹ کے مقدمہ حال میں باعتبار جہاد و تہذیب مقدمہ برادری ملزم لکھا ہے کہ اس کے حاصل

ہو گئے ہر ایک شریعت کے لئے جو اہل حق میں مذکور ہے اس کے احکام باب ۲۲ اور خصوصاً دفعہ ۲۲
مذکورہ اگر تورات مذکور میں دفعہ ۲۲ اور تورات میں ہے تو چونکہ کاسدوائیات متعدد فراموشی غلام ایک
صحت پر مبنی ہیں اس کے میں ہر ایک جرم مذکورہ پر تورات ہی کا لکھا ہے میں عبارت اپنی کوئی
جواب باب ۲۲ میں محال کی ہے اس لئے کہ اس کے اس طرح تفسیر کی کہ جس سے ایک
ایسی مراد ہو کسی خاص قسم کے مقدمات میں اختیار عدالت اسے اہل کا انخاص بارہم کی مرضی پر منحصر ہے
سے ایک ہر ایک وقت ہے علاوہ میں باب ۲۲ کی وجہ سے زیادہ تر نسبت قدر مناسب ہوا تھا اختیار
ساعت اختیار اپنی کے لئے تہذیبیہ رعایا سے برطانیہ اہل یورپ کے لئے ہر قدر عدالت اپیل واسطے خاص مقدمات
کے میں ایچا دفعہ ۲۲ میں حکوم سے چونکہ کوئی تذکرہ کاسدوائیات توراتی کا باب ۲۲ میں عبارت
میں ہے پس یہ عدالت کوئی ایسی تفسیر دفعہ ۲۲ کی قرآن تسلیم نہیں کرے گی جس سے کسی مقدم میں اس کا
اختیار ساعت شامل ہو جائے اس لئے یہ امر قابلِ مذہب نہیں ہے کہ مقدمہ حال میں مشر فیہ
کی رائے قانونی کو تسلیم کرنے کی طرف ہم مائل ہوتے ہیں۔

ہماری یہ رائے ہے کہ تفریق دفعہ ۲۲ کی بلحاظ کارروائیات خاص نسبت رعایا سے برطانیہ اہل یورپ
مذکورہ باب ۲۲ کے ہر ایک چاہئے ایسے بلحاظ کارروائیات عام بقا بلحاظ اہل یورپ کے میں ان
کارروائیات کے جن میں اہل یورپ کے اندر سے باب مذکور اپنے حقوق سے دست برداری کی
ہو ہماری رائے میں داستان قانون کا یہ نشانہ نہیں ہے کہ ہر تفریق تفسیری اپنی کو رٹ کے عدالتوں میں
اصلی اختیار ساعت کا موجود ہونا یا قطعی اختیار ساعت کا ان عدالتوں کو نسبت کل رعایا سے
برطانیہ اہل یورپ کے ہر کسی جزیرہ تفریق تفسیری میں مستوجب کارروائیات خودداری ہوں مائل ہونا نہیں
اگر ایسا مشا رہوتا تو وہ عجیب کے کسی حصہ میں عبارت صریح علاوہ اس حصہ کے ہر حصہ سے پہلے
اس کے حصہ میں کیا گیا ہے ثابت کیا جاتا کہ مذکور باب ۲۲ میں یا اہل عدالتوں یا یورپ میں
ہر متعلق اپیل نظر تفریق کے میں تحریر کیا جاتا چونکہ ہر کوئی ایسا حکم کوئی مجبور کے تن میں نہیں پائے
ملا کہ ایک باب ۲۲ کا کارروائیات بقا بلحاظ اہل یورپ و امریکہ کے حصہ میں ہے پس عدالت مذکورہ
دفعہ ۲۲ میں ساعت کو کارروائوں کے ہر رعایا سے برطانیہ اہل یورپ کے متعلق میں نہیں پائے
کے ہر ایک کے کہ ان میں کارروائیات کا ہر حصہ سے ہر رعایا سے ہر ایک کے ہر حصہ میں
ہر ایک کے ہر حصہ میں باب ۲۲ میں خاص حکم سے لگا کر کسی خاص مقدم میں خود عدالت
مذکورہ باب ۲۲ میں ساعت کو تفریق تفریق اپنی کوئی تذکرہ دفعہ ۲۲ رعایا سے مقدمہ سے کسی

بنام چو لعل (۱۱) واری شری پرشاد بنام شام لعل (۱۲) کا دیا گیا۔

پنی ایم ستارہ صیت این جی چنداؤنگر پنجاب رجا پارلمن دفات ۱۹۵۵ء، سائیکٹ سٹیشن ۱۹۵۵ء کو ایک ساتھ پڑھنا چاہئے دفعہ ۱۲، ہم میں وہ ضابطہ مقدم ہے کہ سپر عدالت کو جیکہ استغاثہ سے دفعہ ۱۹۵۵ کے کیا جائے عمل کرنا چاہئے منظور کی کے فیذاستغاثہ پنجاب کسی عام شخص کے خواہ کسی عدالت کے ہو سکتا اگر کوئی استغاثہ کسی عام شخص کی جانب سے ہو تو یہ تسلیم کیا گیا ہے منظوری مذکور قابل فرسوخ کے ہے منظوری مذکور جیکہ کوئی استغاثہ پنجاب عدالت کے کیا جائے کس لئے قابل فرسوخ کے نہیں ہے کوئی وجہ اس بات کی غماز نہیں کی گئی ہے کہ ایک ہی اصول دونوں صورتوں سے کیوں تعلق نہ کیا جائے معلوم ہوتا کہ واضحان قانون نے کوئی فرق مابین دونوں صورتوں کے نہیں قائم کیا اب الفاظ منظوری اور استغاثہ کے دفعہ ۱۹۵۵ میں بمقابلہ ایک دوسرے کے استعمال نہیں کئے گئے ہیں میری رجحان ہے کہ الفاظ مذکور ہم معنی ہیں استغاثہ سے منظوری کا پہلے سے عطا ہونا مستند ہوتا ہے اور منظوری مزید ضروری ہوتی خواہ استغاثہ پنجاب کسی عدالت کے خواہ پنجاب کسی عام شخص کے کیا جائے ہر دو صورت میں منظوری ضروری ہوجا رہی ہے دونوں صورتوں میں ملحدرا ایک ہی اصول پر ہونا چاہئے حوالہ مقامات ملکہ منظر بنام گنوا (۱۳) و ملکہ منظر بنام محمد خان (۱۴) کا دیا گیا۔

مقام راؤ ڈھیل پنجاب ایر پارلمن سے جواب طلب نہیں کیا گیا۔

برڈ اوڈ صاحب جس مجسٹریٹ ضلع نے ہمارے روبرو دو مقدمات میں استغواب کیا ہے اول بمقدمہ ملکہ منظر بنام رجا پاپا اور دوم بمقدمہ ملکہ منظر بنام ایر پارلمن مقدمات ایک ہی عمل کے نہیں ہیں لیکن ہم فیصلہ کا ایک ساتھ آسانی سے کر سکتے ہیں دونوں مقدمات میں منظوری استغاثہ بنام پارلمن جب دفعہ ۱۱۵ میں (ب) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دی گئی تھی منظوری استغاثہ بنام رجا پاپا کی حج اہمیت سبکی نے عطا کی تھی جنہوں سے بعد عطا کرنے منظوری کے مقدمہ کو اسے تحقیقات و تخریب و دفعہ ۱۲، محمود علی کے مجسٹریٹ درجہ اول مقام پہلی کے پاس ارسال کیا استغاثہ بنام ایر پارلمن کی منظوری درجہ اول مقام پہلی عطا کی تھی اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے مقدمہ تحقیقات و تخریب کے لئے جب اقتضا سے دفعہ ۱۲ کے کسی دوسرے مجسٹریٹ کے پاس ارسال نہیں کیا واضح ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نے مجسٹریٹ درجہ اول اپنے وقت کے تمام حکم تخریب کوئے مقدمہ کا بمقابلہ بلایا کے صادر کیا لیکن

ہجرت نہیں معلوم ہوتا کہ کسی ایسے ضابطہ پر جیسا کہ دفعہ ۲۷ میں حکم ہے اس مقدمہ میں عمل نہیں کیا گیا اور فون مقدمات میں صاحب جج ضلع دہلی نے منظوری عطیہ کر کے حکم کیا ہے کہ کوئی وجہ نہ ہوگی کہ اس حکم میں جو حکم مدعو نے مقدمہ ایرالیا صادر کیا نہیں معلوم ہوگی کیونکہ ہم اسکو صرف ایک حکم شہر منشی منظوری عطیہ عدالت ماتحت کے صدر کرتے ہیں کوئی حیثیت نسبت تفتیح جج ضلع دہلی صادر کرتے اس قسم کے حکم کے پیدا نہیں ہوتی بلکہ ایسا حکم ہے کہ جسکے صادر کرنے کا اختیار عام مدعو کو صحت اور دفعہ ۱۹۵ کے تحت ہے اور کوئی درخواست ہمارے رد پر جواب کسی فریق کے جواب سے تارض ہو واسطے اسکی منوشی کے پیش نہیں کی گئی ہے دفعہ ۱۹۵ میں مابین اوس منظوری کے جو عدالت سے نسبت استغاثہ کے عطا کی گئی ہو اور اوس استغاثہ کے جو عدالت سے کیا جائے فرق نہ کیا گیا ہے عدالت مجاہد ہے کہ منظوری یا تو کسی عام شخص کو عدا کرے یا بلا عطائے یا مع عطائے منظوری یا ضابطہ خود اوس ضابطہ پر عمل کرے جو دفعہ ۲۷ میں حکم ہے اگر عدالت منظوری عدا کرے اور صرف ملزم کو کسی جج شہرٹ کی عدالت میں ارسال کرے تو عدالت تکمیل کو لازم دفعہ ۲۷ میں کی نہیں کرتی لیکن اگر عدالت مذکور ایسی تحقیقات کرے جو دفعہ مذکور کی رو سے ضروری ہو اور بعد ازاں مقدمہ کو واسطے تحقیقات و جوڑنے جج شہرٹ درجہ اول قریب ترین کے پاس ارسال کرے یا اگر وہ عدالت کے جسکے ماتحت عدالت مذکور ضابطہ مذکور کو اختیار کرے تو یہ فعل تا حد تک ایسے استغاثہ کے ہونے چاہئے جو اصل منشائے دفعہ ۱۵۵ کے ہے اور جس میں اوس استغاثہ سے جو مجاہد کسی شخص عام کے جسکو منظوری حسب دفعہ مذکور عطا کی ہو پیش کیا جائے فرق ہے دیکھو انہیں لارپورٹ سلسلہ الزام جلد ۱ صفحہ ۱۷۷ فرق مذکور مقدمہ بلکہ مقدمہ بنام جیو لال (۱) و مقدمہ گلیان چند راے بنام پرتاب چند راے اوس ۲۲۷ میں حکم کیا گیا ہے کہ کوئی عدالت اعلیٰ اوس منظوری کو جو عدالت ماتحت نے عطا کی ہو منسوخ کر سکتی ہے مگر اسکو کوئی اختیار منسوخ کرنے کسی استغاثہ کا جو ضابطہ منظور مجاہد کسی عدالت ماتحت کے پیش کیا جائے عمل نہیں ہے ہماری دانست میں یہ صحت منشائے واضع ان قانون ہے کہ جب کسی عدالت کو یہ ضرورت معلوم ہو کہ عدالتی فریق استغاثہ عمل میں لاوے تو اسکو ایسا کرنے کا اسی طرح اختیار ہوتا ہے جتنا ہوتا ہے کہ جیسا کسی نام شخص کو جسکو ضرورت عدالت سے خود ہماری سے تحریک کرنے کی خلاف ملزم کے ہوا اور اگر کسی عدالت اعلیٰ کو اختیار کا عدم قرار دیکے کسی کا عدالتی فریق استغاثہ یا ضابطہ کا جو کسی عدالت کے قریب قانون کے کیا ہو حاصل نہیں ہے جب کوئی مقدمہ یا ضابطہ منظور کسی جج شہرٹ کے پاس کسی

سے ہوتی ہے جس میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ فقر و مشربہ مندرجہ دفعہ مذکور کہ منظوری مذکور چھ مہینے سے زیادہ کے لئے نافذ نہیں رہ سکتی کسی استغاثہ سے متعلق نہیں ہے اگر شرط مذکور متعلق نہیں ہے تو لایا آتا ہے کہ دیگر احکام ہم قسم استغاثہ سے متعلق نہیں ہیں اور میری یہ رائے ہے کہ یہی صورت ہے پس اس اصول کو اول مقدمات سے جن میں مجھے اشتہاب کیا گیا ہے متعلق کرنے سے یہ واضح ہوگا کہ شش بج کو اختیار دست اندازی کرنے کا مقدمہ پراپا میں حال تھا کیونکہ اس مقدمہ میں صرف منظوری دی گئی تھی اور کوئی استغاثہ نہیں کیا گیا تھا میری یہ رائے ہے کہ حاکم موصوف کو مقدمات پراپا میں دست اندازی کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا کیونکہ ایک عدالت کے مطابق اول اختیار راست کے جو اس کو از روئے دفعہ ۱۱۱ کے عطا کئے گئے ہیں مقدمہ کو پاس ایک مجسٹریٹ کے ارسال کیا تھا حکم صدر وہ مقدمہ پراپا منسوخ کیا گیا۔

ملکہ میرزا
بنام
چایا

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برٹوڈ صاحب جسٹس و پارسن صاحب جسٹس
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ویا ہیما وغیرہ

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء) دفعہ ۱۱۱ استغاثہ متروک ہو تا رہا ہے باطل ہند کا بابت اول برٹم کے جنگا اور کتاب بیرون برٹش انڈیا ہوا ہو۔

۱۸۸۵ء
۵۔ جولائی
ملکہ کتاب
انجمن لاہور
۱۴۴

نسبت مزمان کے از م ص ۱۰۰ مجموعہ قریب بابت ہند ایکٹ ۱۸۶۱ء بابت ہم خیانت جرمانہ نسبت بعض مال کے جو ان کے سپر بحیثیت بزرگان مال کیا گیا تھا لایا گیا جملہ مزمان رعایا سے باشندگان ہند حضور ملکہ معظمہ ام قیام کے تھے بیان کیا گیا تھا کہ اگر کتاب جرم کا ظہور پرنگالی میں ہوا تھا اور مزمان ایک مقام واقع قلم در طانیہ میں دستیاب ہوئے۔

تجویم موعی۔ کہ بموجب دفعہ ۱۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۶۱ء) کے مزمان کی نسبت اس مقام پر تجویز ہو سکتی تھی جہاں کہ وہ دستیاب ہوئے تھے

یہ اہل بظاہر گورنمنٹ ٹی بی بنا راضی حکم بدست صدر رجی جیک صاحب ہائٹ شش بج احمد آباد کے تھا

جملہ مزمان ساکنان قلعہ گوگھا واقع ضلع احمد آباد کے تھے نامبروگان غلامیان لازم جہان مند ستانی

موسوہ پٹی ماری کے تھے ۱۔ اپریل ۱۸۵۷ء کو ماضی گئے روٹی کے نان میں سٹران گادوم بائیل و کپٹی
سہو نامہ دکان اس غرض سے کئے گئے کہ بھاؤ نکو سے بیٹی کو بونپنا بیچ بیان کیا گیا تاکہ اٹھائے سفر فرجی
میں اونہوں نے جہان کو آبادی پرنگالی مقام دامن برٹرا یا تہا اور بان اونہوں نے روٹی کے گدہوں کو
بیچ ڈالا اور قیمت اپنے موت میں لے لے بعد نامہ دکان مفرد ہو گئے اور بعد ازاں ایک مقام واقع ضلع
احمد آباد میں دستیاب ہوئے۔

برطانیہ کے نگران نمبر ۲ و ۳ چرپ فوہ ۷۰۰ مجموعہ نفیرات ہند کے نگرانہ دکان جرم خیانت جرم
نسبت ماضی گئے روٹی کے اور نگران نمبر ۵۵ پر الزام اعانت جرم مذکور کا لگا لگا
جانت شین بیچ احمد آباد نے نہنوں نے تجویز نگران کی بعد دایسٹرن کی اوکواس بنا پر بری کیا کہ جرم
منظرہ کا ارتکاب بیرون برٹش انڈیا ہوا تھا اور اس کے نگران مستوجب سزا بموجب مجموعہ نفیرات ہند کے تھے
اونہوں نے اپنے وجوہ برات حسبِ تیل بیان کئے تھے۔

بیان کیا گیا ہے کہ جرم خیانت جرم مانہ کا ارتکاب مقام دامن ہوا جو برٹش انڈیا کے اندر مین ہے
پس بغرض اس کے وہ واقعات جو نہانہ ثبوت بیان کئے گئے ہیں بخوبی ثابت ہو گئے جاویں گے اور ان
مستوجب سزا بموجب مجموعہ نفیرات ہند کے ہونے کے دو کیو دفعات ۱۷۱ و ۱۷۲ کے بموجب کسی قانون
معدومہ نواب گورنر جنرل باجلاس کونسل کے نامہ دکان بموجب احکام دفعہ ۷۰ مجموعہ مذکور بموجب
سزا قرار دے جاسکتے ہیں دفعہ ۱۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے ظاہر امیری دانست میں یہ اختیار
ایسے جرم کے جس کا ارتکاب کسی قلمرو میں جو فکر کسی نہیں بنیاد ریاست واقع ہند نہ ہو ہوا نہیں لایا
ہے اور دفعہ ۱۸۶ کو کچھ تعلق نہیں ہے بخیر اس کے کہ جرم برٹش انڈیا میں قابلِ تجویز ہو۔

ٹیکل پر ایک پورٹ نے فقرہ ۱۸۰ ضمیمہ سلسلہ ایکٹ متعلقہ عہد نامہ پرنگالی نمبر ۲۸۸ پر استدلال کیا
لیکن تھیں ایکٹ مذکور اور عبارت خود ایکٹ مذکور سے میری رائے میں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ الفاظ ایکٹ
و نہ بائی برٹش انڈیا تیار نہیں یعنی حکام برطانیہ ہند میں کرینگے تجویز عدالت برطانیہ واقع ہند پر نہایت ایسے
جرم کے جس کا ارتکاب قلمرو پرنگالی میں ہوا ہو مادی نہیں ہیں۔

ضمیمہ ایکٹ مذکور میں صراحت صرف ایک دوسرے کے جواکر دینے اور ان اشخاص کا ذکر ہے نہ
الزام ایسے جرائم کا لگا لگا لگا ہوا جس کی نسبت تجویز ثبوت ایسے جرائم کی صادر نہیں ہو جس کا ارتکاب قلمرو یا اختیار
صاحت ہند میں ہوا ہو بلکہ شخص مذکور قلمرو یا اختیار صاحت ہند میں ثانی میں پایا جاسے اور خود ایکٹ
ضمیمہ سلسلہ ایکٹ مذکور میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جس سے منشا اس بات کا ظاہر ہو کہ اختیار صاحت

۱۸۵۷ء
مذکورہ
نظام
دیا گیا

۱۲۹

مذلت ایک فرق کا ادھن جڑم برادری کیا جاوے۔ جکا اور کاب ظہر و فریق ثانی میں ہوا ہو۔
قیصلہ دیوہ لکھی نام لکھ لکھ (۱۰) بھی مشق سے کوئی شہادت و ثبوت اس امر کے نہیں ہے نہ کوئی
وجہ اس بات کی خیال کر سکتی ہے کہ قصوف یا مال کا کسی مقام پر رسوا سے دامن کے جہاں ملان ستیا
ہو لکھا گیا۔

چونکہ تجویز اس جرم کی بذریعہ جوری کے عرف بدو اس سلطان کے کی گئی ہے لہذا یہ امر ضروری ہے
کہ یہ معاملہ دوبارہ اس کے واسطے تجویزات کے پیش کیا جاوے۔

۱۲۹ مذلت حسب دفعہ ۹۹ تجویز برائے دکن ملزمان نمبر ثانیہ نسبت الزام دفعہ ۹۹ دکن ملزمان
۱۲۹ مذلت حسب الزام دفعات ۱۰۹-۱۰۸ مجموعہ تجویزات ہند کے قلمبند کرتی ہے اور ہدایت کرتی ہے کہ

نامہ دکان ریل کے جاویرت۔
بناوہی اس حکم برائے کے کو فرشتہ بنی سے ہائی کو رش بین اہل کیا۔

راکھاب دی این منڈیک لکیل سرکار صاحب سرکار مذلت انخت کو اختیار تجویز ملزمان کا حال
تمام مقدمہ حل تابع دفعہ ۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے سے ملزمان ساکن گوگامہ میں جو ایک مقام واقع قلعہ
برطانیہ ہے اور گوار کاب جرم کا قلعہ برطانیہ کے باہر ہو اگرچہ ملزمان ضلع احمد آباد میں دستیاب ہوئے
لہذا انکی نسبت صحیح طور پر مقام مذکور تجویز ہو سکتی تھی۔

مہاسب ملزمان کوئی حاضر نہیں ہوا۔
از عدالت۔ چونکہ خزانہ مایہ باشندگان ہند خد ملکہ مغلوہ ام قباہما کے ہیں خیر الزام از کاب

جرم حسب دفعہ ۱۰۰ و دفعات ۱۰۸-۹۹ مجموعہ تجویزات ہند ایسے مقام پر وجود و پیش اثبات کے باہر ہے
لکھا گیا ہے لہذا انکی نسبت حسب احکام دفعہ ۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری درباب جرائم مذکور اسی طور پر
حل کیا جا سکتا ہے کہ گوار کاب کسی ایسے مقام واقع پیش اثبات میں ہوا جہاں ملزمان پکڑے گئے
مقدمہ حال میں ملزمان ایک مقام واقع ضلع احمد آباد میں پکڑے گئے پس انکی نسبت ضلع مذکور میں تجویز
ہو سکتی ہے۔ دیکھو مقدمہ قبیر ہند نام کن لال (۱۲) مشورہ متعلقہ دفعہ ۹۹ کو مقدمہ حال سے کہ مشق

نہیں ہے کیونکہ قلعہ و برطانوی دامن میں جہاں اول جرائم کا انکاب ہو نہ بیان کیا گیا ہے جکا الزام
ملزمان پر لکھا گیا ہے کوئی پولیس ایجنٹ نہیں ہے نہ ملاوٹ حکم برائے مصدر صاحب جانشین
شریح کو نسخ کرتی ہے اور ہدایت کرتی ہے کہ ملزمان کی نسبت مذلت مشن مقام احمد آباد میں

جس کے سپرد نامہ برگان حسب منابہ کئے گئے ہیں جو نیکی دے۔

مکرم فرمایا۔

صیفہ نگرانی فوج داری

باجلاس برہوڈ صاحب شہنشاہ و پارس صاحب شہنشاہ

ملکہ معظمہ فقیر مہندہ بنام ملکسی رام

مجموعہ تعزیرات (ایکٹ ۵۴۳۷ء) دفعات ۹۹ و ۱۰۶۔ لازم منصبی کی انجام دہی میں سرکاری ملازم کی بالا راہ فراغت کرنی۔ جو گری معاملات دار اجرا منجانب سرور پر موجب حکم صاحب ملک لکھنؤ منصبی۔ استحقاق حفاظت خود اختیار۔

ایک نالاش میں جو عدالت معاملات دارین موجب ایکٹ ۵۴۳۷ء کے ایکٹ ۱۰۱ میں سے نگرانی نامہ رقم واسطے بعد ایک خاص قطعہ رانی کے محل کی جب حالت دہشت گردی کو جاری کرنا چاہا تو وہ کو روک دیا گیا اور ارضی مطالبہ عدد دوم عرضی نالاش کے نتیجے اور فریقین ایکٹ ۵۴۳۷ء کے تحت راجہ منشاہ کے لئے چونکہ حالت اور نگرانی کے جاری کرنے سے بعد راجہ منشاہ نے صاحب ملک لکھنؤ کے واسطے ارسال کیا صاحب ملک لکھنؤ نے بعد واسطہ کا نکات مقدمہ کے سرور پر حکم دیا کہ راجہ منشاہ کو قید کر کے ڈاکو کر کے اپنے حصہ پر قابض کر کے ڈاکو کا اہل عمل میں لادے۔

ڈاکو کے ہمارے اقدام میں ملزم نے سرور پر کی فراغت کی جس طرح طبق اس کے ملزم پر بات جرم ملزم منصبی کی انجام دہی میں سرکاری ملازم کی بالا راہ فراغت کرنے کے حسب خود ۱۸۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۳۵ سے نامہ تجویز کی گئی اور تجویز نمٹ جرم صادر کی گئی۔

مہنہ سنی تجویز جرم پر تجویز مہنہ کی کہ لکھنؤ صاحب ملک لکھنؤ اختیار عالی امرا سے حکم بنام سرور پر کو ڈاکو کی حالت دار نہ تھا لہذا موجب حکم ڈاکو کے محل کو ملزم میں سرور پر کی حد سے منصبی کو انجام نہیں دینا اور فعل ملزم کوئی جرم خلاف دفعہ ۱۸۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند نہ تھا۔

مزید بیان یہ تجویز مہنہ کی کہ حکم صاحب ملک لکھنؤ اس وجہ خلاف اختیار ہا کوئی گنجائش نہیں دیتے ضمنی ل خواہ ضمن دوم دفعہ ۱۸۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند کی باقی رہی۔

یہ درخواست حسب مقدمہ ۳۵ مجموعہ منابہ فوج داری ایکٹ ۵۴۳۷ء کے تھی۔

ایک شخص سنی اکیس ماہارے ایکٹ لکھی بنام ملزم عدالت معاملات دار سے حسب ایکٹ ۱۰۱ سے

ملکہ معظمہ
بنام

۳۰
۱۰
۹۶

فلسفۂ فوجداری
تعلیمی نام

۱۔ واسطے قبضہ ایک خاص قطعہ راضی کے مائل کی جسی نسبت اس کا یہ بیان تھا کہ
کہ اس سے ملو مٹاؤ و سکو جبراً بیدخل کر دیا تھا۔

جب معاملات دار نے دگرگی کا اجراء کرنا چاہا تو او کو دریافت ہوا کہ کوئی راضی مطابق مدد و معیت
عرضی نالیش یا معصہ دگرگی کے نہ تھی اور وہ راضی جو قبضہ ملزم تھی بعض راضی انعام تھی جبہ
ملزم و نیز دگرگی و اثر مشترک کا بعض تھا اور جبکہ تقسیم کرنے کا او کو کو اختیار حاصل نہ تھا دگرگی کے
اثر سے اس پر مجبور نہ ہو کر معاملات دار نے اس معاملہ کو صاحب کلکٹر کے پاس واسطے شور و کے ارسال کیا۔
صاحب کلکٹر نے بعد ملاحظہ مسل مقدمہ کے ایک سرور کو یہ حکم دیا کہ راضی مقبوضہ مشترکہ ملزم و دگرگی
کی تالیش کرے اور دونوں کے معصن تحقیق کر کے بعد دگرگی کو اپنے حصہ راضی پر جدا گانہ قابلہ کر دے
جب سرور نے راضی کی تالیش کرنی چاہی تو ملزم نے اس بنا پر اس کی فراغت کی کہ نہ تو اس کو
اور نہ صاحب کلکٹر کو راضی کے تقسیم کرنے کا اختیار حاصل تھا۔

بطریق اسکے مجسٹریٹ درجہ اول آئین دگرگی نسبت ملزم کے تجویز جرم لوازم منصبی کی انجام دہی میں
سرکاری ملازم کی بالارادہ فراغت کرنے کی حسب فہم ۱۸۶۶ مجموعہ تجویزات ہندو ایکٹ ۵۸ سشن ۱۸۶۶ کی
اور اس کی نسبت تجویز ثبوت جرم صاف کی اور اس کو یہ حکم دیا کہ مبلغ صد روپے ماندا کرے یا بحالت عدم ادا
دو ہفتہ قید سخت ہے۔

بنابر راضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کے ملزم نے مانی کورٹ میں سب فہم ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۰ سشن ۱۸۸۲) کے درجہ است پیش کی۔

این جی چنداؤر کر سہاناب ملزم علی صاحب کلکٹر صاحبہ خلاف قانون تھا صاحب کلکٹر بطور سیرٹل
۴۔ دار عدالت دیوانی کے عمل نہیں کرتے تھے دگرگی معاملات دار اس کے پاس بغرض اجراء نہیں
بھیجی گئی تھی اس دگرگی میں ہدایت تقسیم جائداد مشترکہ کی نہ تھی نہ اس میں ایسی ہدایت ہو سکتی تھی
با اینصہ باجرلے اس دگرگی کے صاحب کلکٹر نے سرور کو حکم جائداد مشترکہ کے تقسیم کرنے کا دیا
پس حکم صاحب کلکٹر خلاف قانون تھا بموجب ایسے حکم کے عمل کرنے میں سرور کسی خدمت منصبی کو
انجام نہیں دیتا تھا پس ملزم کہہ طرح کا استحقاق فعل خلاف قانون کے فراغت کا حاصل تھا
مقتدات ملکہ مظہر نام غازی (۱) و ملکہ مظہر نام داری کلون (۲) و مجاہدہ سادات (۳) کا حوالہ دیا

(۱) رپورٹ مانی کورٹ جی مقتدات فوجداری جلد ۲ صفحہ ۸۳ - (۲) رپورٹ مانی کورٹ جی جلد ۹ صفحہ ۱۶۵

۵۸ آئین لاہور سلسلہ جی جلد ۹ صفحہ ۱۳

۱۲۹۹
ملک مسعود فیضیہ
بنام
موسیٰ بنام

پانڈورنگ بلبند ریخانب سرکار سرور بموجب حکم صاحب کلکٹر کے عمل کرتا تھا سرور بموجب بینگی مٹی
ظاہر لیا اعتبار اپنے عہدہ کے عمل کرتا تھا گواہ کا عمل ٹیک ٹیک مطابق قانون کے جائز نہ تھا پس
ملزم کو کوئی استحقاق فراغت سرور کا انجام دہی اسکی خدمات میں نہ تھا دفعہ ۹ ضمن ۱۱ مجموعہ
تقریرات ہند میں کوئی استحقاق حفاظت خود اختیار ہی اس قسم کی صورت میں نہیں دیا گیا ہے سرکار ہنگام
وینکٹار اوسری نواس (۱) ملکہ مسقطیہ فیضیہ بنام جانکی پرشاد (۲) ہما دیو جی بنام موہی دیال (۳)
برواڈو صاحب شیش۔ ملزم کی نسبت اس مقدمہ میں تجویز ثبوت جرم ملزم سکا کی
کے انجام دہی لوازم قضیہ میں بالاداد و فراغت کرنے کی صادر ہوئی ہے ملزم نے ایک سرور
کی فراغت کی ہے جسکو صاحب کلکٹر نے بغض پیمائش اراضی دہان مقبوضہ ملزم کے اور دینے قبضہ
ارامی مذکور کے ڈگریار ایک نالاش کو جو بنام ملزم عدالت معاملات دار میں حسب ایکٹ ٹی بی نمبر ۱۹۶۱
رجوع ہوئی تھی ہیجا تا معاملت و اگر کسی قدر وقت اجرائی گئی میں اس طرح جو مقصود ایکٹ ہے
معلوم ہوئی تھی کیونکہ ملازمان جو سے نے رپورٹ کی تھی کو کوئی اراضی مطابق حدود و حدود عرضی نالاش کے
نہیں ہے اور فریقین اراضی متنازعہ کے مالکان مشترک اور مشترک او سپر قابض ہیں ڈگریار نے واسطے
ایک حصہ مخصوص اراضی کے نالاش کی تھی اور نہ واسطے تقسیم کئی الاصل ڈگریار نالاش تقسیم عدالت
معاملت دار میں رجوع نہیں کر سکتا تھا نہ معاملت ڈگری تقسیم کی صادر کر سکتے تھے جب معاملت دار
وقت پیش آئی تو دونوں نے صاحب کلکٹر سے ہدایت و مشورہ چاہا اور صاحب کلکٹر نے کاغذات
مقدمہ کو طلب کر کے ایک حکم بنام سرور واسطے جاری کرنے ڈگری کے صادر کیا یہ ایسا حکم تھا
جسکے صادر کرنے کا صاحب کلکٹر کو کچھ اختیار نہ تھا معاملت دار نے صاحب کلکٹر سے اپنی ڈگری کے
جاری کرنے کی اسے عائن میں کی تھی حقیقت میں معاملت دار صاحب کلکٹر سے قانوناً استدعا اجراء
اپنی ڈگری کی نہیں کر سکتے تھے پس جب سرور بموجب احکام صاحب کلکٹر کے عمل کرتا تھا تو وہ کوئی
خدمت منصبی انجام نہیں دیتا تھا اور فعل ملزم ایک جرم خلاف دفعہ ۱۹ مجموعہ تقریرات کے نہیں کیا تھا
محتاج وکیل بہ کار نہ دلیل کی گئی ہے کہ سرور بموجب فقرہ اول دفعہ ۹۹ مجموعہ مذکور کے ممنوع
اور کوئی استحقاق حفاظت خود اختیار ہی بمقابلہ کسی ایسے فعل کے نہ تھا جو اس نے بینگی مٹی ظاہر
با اعتبار اپنے عہدہ کے کیا ہو مگر یہ صورت نہ تھی کیونکہ جو حفاظت بموجب دفعہ مذکور کے ایسے عہدہ (۱) رکھنا چاہی

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقدمات نو جداری جلد صفحہ ۵۰ - (۲) انڈین لاپورٹ سلسلہ آباد جلد صفحہ ۲۹۳

۶۱۸۸۹

۶۱۸۸۹
۶۱۸۸۹

سرحدت کا اختتام باب ۹ میں کیا گیا ہے

مقدم نے جو قباضہ نمبر پیمائشی ۲۸ کا تہا اندر حدود ہاتھ کے نشانانات سرحدی سے جو جانب پورب نمبر ۱۶ کو کے واقعہ تھے پیمائشی اور پیمائشی اس فعل کے بموجب قواعد نمبر ۱۰ و ۱۱ ضمن ۳ دالفت منجملہ قواعد نمبر ۱۰ کو فرسٹ حسب فحاش ۲۱۴ و ۲۱۵ مجموعہ مالکداری اراضی پیمائشی ایکٹ نمبر ۱۹۵۷ کے استقامت کیا گیا۔

قاعدہ نمبر ۱۰ میں یہ حکم ہے کہ کوہو نامی کسی نشان سرحدی کا قریب او سکے اس پاس کے قبضہ او سکے مرمت کرنے کے ممنوع ہے دو ہاتھ جوڑی اراضی چاروں طرف نشان نمبر ۱۶ کے بلا دست اندازی کے اس طرح پر چوڑی چاہئے کہ کوئی نقصان نشان میں بوجہ رہنے پائی کے اوں گٹھوں میں جن میں سے ٹی ولسٹ مرمت کے بجائے نہ پونچے (۱) قاعدہ نمبر ۱۱ ضمن ۳ دالفت میں یہ حکم ہے جو شخص کو اندر حدود ہاتھ کے کسی سرحد سے ٹی کوٹ او سکے مندرجہ نامی کی دیجاوگی جو عہد (۲) کی حد تک ہو سکتا ہے۔

دالفت مشورین بیاقون کے جو جملہ اشخاص حکم مقررہ حسب دفعہ ۲۱ کے لئے مطلوب ہو دے مشور نظام اختیار کرمانہ کرنے و تنزل کرنے و عمل کرنے و موقوف کرنے عہدہ داران مال کے حسب دفعہ ۳ دے مشور مقرر کرنے اوں اغراض کے چکے لئے اراضی مستوجب اداسے مالکداری اراضی مخصوص کجائے حسب دفعہ ۴ (دو) مشور نظام قاعدہ و طریقہ تخصیص اراضی نسبت مالکداری اراضی کے حسب فحاش ۱۰۵۲ (دو) دالفت فیصلہ مقبوضات منعقد یا کاشتہاے متعلقہ کے حسب دفعہ ۵۴

دو مشور تقرر صفایت رقم جہا نہ قابل دفعہ حسب دفعہ ۱۲ کے جب وہ اراضی کہ جہر قبضہ بلا اختیار کے کیا گیا ہو کسی غرض علاوہ کاشتہ کاری کے لئے مخصوص کی گئی ہو۔

(۳) واسطی ہشام کسی بندہ بست پیمائشی کے

(دو) مشور تقرر طرز نمونہ و طریقہ کے جسکے مطابق اپیلہاے حسب باب ۱۱۳۔ اس ایکٹ کے مرتب اوٹس کے جائینگے

دو عوام و اسطواریت جملہ اشخاص کے معاملات متعلقہ نفاذ اس ایکٹ کے یا اوں صورتیں میں جسکے لئے عری کوئی حکم اس ایکٹ میں نہ ہو۔

(۱) دیکھو کو فرسٹ گرٹ پیمائشی حصہ ۱ صفر ۸۰۹ بابت ۱۹۵۷

(۲) دیکھو کو فرسٹ گرٹ پیمائشی حصہ ۱ صفر ۸۱۱ بابت ۱۹۵۷

۵۸ اپنی مرضی سے اس کے ذریعہ برسات کو رہا تھا۔

محشریت تجویز کنندہ نے اس مذکور ثابت قرار دیا اور ملزم کو حسب دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) رہا کیا۔

سشن ج نے یہ تجویزی کہ ملزم نے مستغیث کو اپنے ذریعہ برسات کو رکھا تاہم تاہم تاہم کسی جرم کا مجرم جب مجموعہ تعزیرات کے تحت کیا گیا اور اسے بلا عداوت اور مطالب اپنی بہترین رائے کے عمل کیا لہذا حاکم موصوف نے دست اندازی کرنے کا حکم تحقیقات کے دینے سے احتراز کیا۔

ہائی کورٹ سے بصیغہ نظر ثانی تجویز ہوئی۔ کہ محشریت تجویز کنندہ نے بجا طور سے ادنیٰ اقبالات بہرہ حاصل نہیں کیا جو ملزم نے اپنے اظہار میں مقدمہ دہن جی بہائی کے لئے تھے اقبالات مذکور بتایا بلکہ شہادت میں قابل پذیرائی تھے اور چونکہ اوپر بحال نہیں کیا گیا لہذا تحقیق قاضی کو زیادہ جزاء ناقام وغیرہ مکمل ہوتی پس تحقیقات مزید کا حکم دیا گیا۔

محض اس امر سے کہ ملزم نے بلا عداوت اور مطالب اپنی بہترین رائے کے عمل کیا وہ بخوف نہیں رہا لہذا اگر اس کا فعل اور مطالب تعزیرات مندرجہ دفعہ ۳۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت۔

یہ درخواست حسب دفعہ ۲۳۵- مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے تحت۔

ملزم ایک انسپکٹر آبکاری پر الزام حسب دفعہ ۳۲۲- مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۸۲ء) کے تحت بابت دہانیا مستغیث کو نہ جالات مندرجہ ذیل کے جس سے بجا میں رکھنے کے لگا دیا گیا وہ میرٹھ میں موضع سوہا علاقہ اولیا زمین ایک میلہ ہوا ایک شخص سسی دیال فقیر نے اس میلہ میں چند روزہ کان تاری کو مٹنے کا بیسٹس چل کیا تاہم دیال نے دہانیا مستغیث اور سسی دین جی بہائی کو اپنا اہمیت واسطے فروخت کرنے تاری کے مقرر کیا تھا ملزم بحیثیت انسپکٹر آبکاری کان مذکور پر معاینہ کو گیا اور چونکہ وہ سکو وجہ یہ شبہ کرنے کی ہوئی کہ جرم حسب ایکٹ آبکاری کا ارتکاب ہوا ہے لہذا اس نے معاملہ مذکور میں تحقیقات کی اثنائے اس تحقیقات میں دہانیا نے کچھ بیانات کئے جس سے ثابت ہوا کہ ارتکاب ایک جرم کا ہوا ہے اور زمین جی بہائی قابل مانعہ ذمی ہے برطین اسکے ملزم نے یہ ارادہ کیا کہ زمین جی بہائی پر استغاثہ کرے اور مقدمہ مذکور میں دہانیا کو گواہ بنائے بغرض اس امر کے کہ دہانیا تک کوئی نہ پہونچے اور اس کو نہ سکھائے ملزم نے اپنے سپاہی کو یہ حکم دیا کہ دہانیا کو اس کے ذریعہ پر لٹایا سے بیان اس کے بیانات قلمبند کئے گئے اور اس کو رات بہرہ دہان

۱۸۸۹ء
دہلی
۳۷
۱۸۸۹ء

دہان رکھا اور دوسرے روز صبح کو اوس نے محض ایک سہاٹی کے عدالت مجسٹریٹ
درجہ دوم مقام اولیا کو بھیجا جہاں اوس نے وہی بیانات مجدد پر مضمون کے لئے تھے
طلعت سے کئے بعد از ان اوسکو اجازت پلے جانے کی دی گئی۔

۳۷۸ ملزم نے دہن جی بہانی پر بابت جرم حسب ایکٹ انگارہی کے روبرو مجسٹریٹ درجہ
دوم مقام اولیا کے استغاثہ کیا اثبات اس کارروائی میں اوسکا اظہار بطور مستفیض
کے ہوا اور اوس نے بیانات ذیل کئے۔

میں نے دہانیا اور دہن جی بہانی کو اپنے چہرہ اسی کے سپرد کیا + + +

+ + + میں دوسرے روز صبح دہانیا کو عدالت ہذا میں بغرض تصدیق اون بیانات کے
جو اوس نے مجھے کئے تھے لایا + + + وہ میرے چہرہ اسی کے پاس میرے
ڈیس کے قریب رہا اوسکو دوسرے روز بعد تصدیق اپنے بیان کے بائیں دواوا
میں بچے دن کے جانے دیا + + +

میں نے دہانیا کو اس لئے روک رکھا کہ ملزم اوسکو اپنا بیان تبدیل کرنے کی غرض
سے اگر جھگڑے یا دے بے بھجن جی دوسرا تاہی فروش آیا اور اوس نے مجھے کہا
کہ دہانیا کو چورہ دواور جہاں تک کہ جھگڑا علم ہے اوس نے ضامن ہونے کو کہا میں نے
اوسکو ضمانت پر نہیں چھوڑا میں نے یہ دریافت نہیں کیا کہ دہانیا کون ہے مجھے یہ
بیان کیا گیا کہ دہانیا ایک شخص درمیانی ماہین خریدار اور فروشنده کے منجانب
دہن جی بہانی فروشنده کے تھا + + +

سوال۔ کس اختیار قانونی خواہ اختیار مجسٹریٹ سے تم نے دہانیا کو عینا کہ تم نے
کل بیان کیا تھا روکا۔

جواب۔ دہانیا روکے جانے پر رضا مند تھا۔

سوال۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تم نے دہانیا کو ضمانت پر نہیں چھوڑا۔

جواب۔ دہانیا نے مجھے یہ نہیں کہا کہ مجھے ضمانت پر چھوڑ دینا میں نے
مجھے کہا تھا کہ دہانیا کو ضمانت پر چھوڑ دیکر دہانیا کی موجودگی میں میں نے کہا تھا جھگڑا علم
میں کہ دہانیا اور سوت کمان ضامن نہال کو تاکہ وہ میرے سپاہی کے پاس ہے

دائیں
بیت انکلیف

مین نے دہانیا کو اپنے سپاہی کے سپرد کیا تھا + + + + +
تین کسی سند کا حوالہ واسطے بھیجے ہواست مین گواہ کے عدالت مین یا اسکو واسطے تعلق
بیان کے روک رکھنے کے نہیں دیکھتا

مہتمم ہونے دین جی بہائی کی تجویز کے دہانیا نے استغاثہ حال بنام کلیفٹن ڈائر کیا اور پھر
اوسوقت سے جب سے اسکو دکان تارسی سے موجب حکم کلیفٹن کے لے گئے اوسوقت تک جب
اسکو مجسٹریٹ کے رو برو پٹے جانے کی اجازت ملی ازام جس سجا کا لگایا۔

کلیفٹن کا جواب یہ تھا کہ مستغیث از خود دکان تارسی سے اس کے ڈیرہ پر اسفرغ سے گیا کہ
اوسکا بیان قلمبند کیا جائے اور وہ اس امر پر رونا مندا ہو کہ وہاں رات کو رہے اور وہ خود
اپنی مرضی سے سپاہی کے ساتھ عدالت مجسٹریٹ او لیا دو کو دوسرے رو بھیج گیا۔

مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے اس سند کو ثابت قرار دیا اور ملزم کو حسب دفعہ ۲۵۳ مجموعہ مضابطہ ذیل
رہا کیا

برطین اسکے مستغیث نے نشن ج سورت کو یہ درخواست دی کہ معاملہ مذکور کی تحقیقات
ماضیوں اسوجہ سے کی جائے کہ مجسٹریٹ تجویز کنندہ نے کلیفٹن کے اون بیانات پر یہ مقدمہ
دین جی بہائی کا زمین کیا جسے جرم جس سجا میں ثابت تھا۔

نشن ج نے حکم تحقیقات مذکور صادر کرنے سے انکار کیا حاکم موصوف کی یہ رہے
ہوئی کہ گو ملزم کا فعل بابت اپنے ڈیرہ پر روک رکھنے مستغیث کے داخل ہڈیاں دفعہ
۳۳۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے متناہم چونکہ اس نے بلا مدوت اور مطالب اپنی بہترین
راے کے عمل کیا وہ مجرم کسی جرم کا بموجب مجموعہ کے نہ تھا وجہ حاکم موصوف انتخاب
تجویز مند جہ ذیل تجویز حاکم موصوف مین مندرج ہیں۔

اگر دہانیا کو سند اسکے کہ اسکا بیان کلیفٹن کے ڈیرہ پر قلمبند ہوا چلے جانے کی اجازت
دیجاتی تو میرے نزدیک ازام جس سجا منظور نہیں ہو سکتا تھا کلیفٹن کا یہ کارنہ بھی ہوتا
کہ جرائم ایکٹ انکاری کا سڈخ لگائے اور اونکو ظاہر کرے اور یہ قیاس کر لینا چاہیے
کہ بعض ایسا کرنے کے اسکو اختیار تھا کہ اون اشخاص سے سوالات کرے جنکو ظاہر
جرائم مذکور کا علم ہو اور اسکے جوابات قلمبند کرے اگر غلط سہولت اوس نے کسی شخص
کو یہ حکم دیا کہ اوس کے ڈیرہ پر آئے یا اپنے سپاہی کو یہ حکم دیا کہ اسکو ڈیرہ پر لے آئے

۱۸۸۸ء

دعا

نام

ایف ایکلیف

تو یہ تکلیف اگر وہ کوئی تکلیف ہو ایسی ضعیف ہے کہ کوئی شخص معمولی عقل و مزاج کا
اوسکی شکایت نہ کرے گا اور بدین وجہ فعل مذکور کوئی جرم حسب دفعہ ۹۵ مجموعہ تعزیرات
ہند کے نہوگا۔

۳۸۰ لہذا اگر کلیفرڈ مرکب جیس جیسا کہ ہوا ہے تو وہ بوجہ اوسکے فعل مشعر رات
کو روک رکھنے دہانیا کے اپنے ڈیرہ پر اور دوسرے روز اسکو بجا است سپاہی کے
اولیاد بھیجنے کے ہوا ہوگا میرے نزدیک کلیفرڈ کی یہ حجت کرنی فضول ہے کہ
دہانیا اپنی مرضی سے اوسکے ڈیرہ پر تمام رات رہا اور دوسرے روز سپاہی کے
ساتھ اولیاد گیا میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ شہادت سے غلام ثابت ہوتا ہے کہ وہ
نے بہت عذریا کوشش و کسٹے ملے جانے کے نہیں کی لیکن کوئی شخص
ذرا ہی یہ خیال نہیں کر سکتا ہے کہ دہانیا کلیفرڈ کے ڈیرے پر سے نہ چلا جاتا اگر اوسکی
بذریعہ کسی مرضی یا اختیار علاوہ خود اپنی مرضی یا اختیار کے کہ جو مرضی یا اختیار کلیفرڈ
کا تھا مراحت نہ کی جاتی۔

لہذا میری یہ رائے ہے کہ کلیفرڈ نے دہانیا کی ایک قسم کی فراحت کی جسکی
وجہ سے اوس نے نامبرہ کو کسی ایسی سمت میں جانے سے روکا جس میں وہ جاتا
کا اشتقاق رکھتا تھا اور بدین وجہ کلیفرڈ کے فعل سے تعزیرات جیس جیسا مجموعہ تعزیرات
دفعہ ۲۹ کا ایفا ہوتا ہے۔

اب باقی رہا دیکھنا اس امر کا کہ آیا کلیفرڈ اوسکے ذریعہ سے مرکب کسی ایسے
جرم کا ہوا جو ارورے مجموعہ تعزیرات ہند قابل نرا ہے میرے نزدیک وہ مرکب نہیں
ہوا یہ بیان کیا گیا ہے اور حالات مقدمہ سے ذرا ہی وجہ یہ خیال کرنے کی نہیں
پائی جاتی ہے کہ کلیفرڈ نے دہانیا کو بوجہ عداوت روکا اوس نے بلا شک جیسا کہ بہتر
سمجھا اوسکو روکا یہ امر واسطے فائدہ گورنمنٹ اور رعایا کے نہایت قرین مصلحت تھا
کہ جرائم ایکٹ کی سزا کی سزا کی گئی ہے اور مجرمان کو سزا دی جاوے نامبرہ
نے یہ تصور کیا کہ اگر مجرمان دہانیا تک پہنچ جائیں گے تو وہ اوسکے ساتھ سازش
کر کے انصاف سے بچ جائیں گے یہ امر مقرر آمدنی گورنمنٹ و فائدہ عوام الناس کے
ہوگا اور بدین وجہ اوس نے یہ نیک نیتی بغرض انصاف اس نقصان کے دہانیا کو

نظامت عارضی میں رکھا کلیف ڈکا بیان روہدو مجسٹریٹ درجہ دوم کے یہ تہا
 میں نے دہانیا کو اس لئے روکا کہ اس کو ملزم اسے بیان کے بدلنے کی ترغیب
 دے یہ بیان میری رائے میں واقعی جواب فعل مذکور کا ہے گواؤ کو جب وہ روہدو
 مجسٹریٹ درجہ اول کے لایا گیا یہ بیان کرنے کی غلط صلاح دی گئی کہ دہانیا خود اپنی مرضی
 سے اس کے ذریعہ پردہ ہا اور سپاہی کے ساتھ اولیاد گیا نسبت اس امر کے
 کہ آیا اگر دہانیا کو اپنے راستہ جانے دیا جاتا تو وہ سازش کرنا ایک ایسا امر ہے
 کہ جسکی نسبت شہادت صریح پیش نہیں کی گئی ہے لیکن اس امر کے دریافت
 کرنے کے لئے بہت تھوڑی سی واقفیت ملک کی درکار ہے کہ پیچیدہ اس قدر
 قیاس تھا کہ دراصل یقینی تھا آیا وہ نقصان جسکا انبدا کیا گیا اس قسم کا تہا یا نہیں
 کہ کلیف ڈکو دہانیا کا روک رکھنا جائز ہو ایک ایسا امر ہے جسکی نسبت دوراے
 ہو سکتی ہیں مگر کلیف ڈ نے صریحاً بلا عداوت مطابق اپنی بہترین رائے کے عمل کیا
 اور فرض کرو کہ اس نے غلطی کی تو محض ایک غلطی رائے قطع نظر کسی نیت نقصان
 پہونچانے کے میری رائے میں داخل جرم نہیں ہے اگر دہانیا کو کوئی نقصان یا کلیف
 کلیف ڈ کے فعل سے ہوئی تو اس کو اختیار ہے کہ کلیف ڈ کو بذریعہ نالیش دیوانی ہر جہ
 کے ادا کرنے پر مجبور کرے لیکن میرے نزدیک یہ امر مطابق منشاے مجموعہ تعزیرات
 کے نہ ہوگا کہ ایسے فعل پر الزام مجرمانہ ہونے کا لگایا جائے جو بلا عداوت اور بغرض اسد
 بے انصافی کے کیا گیا ہو دفعہ ۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں یہ حکم ہے کہ جب کوئی
 گواہ عدالت مجسٹریٹ کو جاتا ہو اس کو یہ حکم نہ ہوگا کہ وہ اہلکار پولیس کے ساتھ جائے
 یہ حکم اس بات میں واقع ہے جو متعلق اختیارات پولیس دربارہ تحقیق کے ہے لیکن
 کلیف ڈ اہلکار پولیس نہیں ہے اور یہ دلیل واجب ہے کہ اگر فعل مذکور از روے
 مجموعہ تعزیرات ہند کے کوئی جرم ہوتا تو کوئی حکم خاص و لفظ اس کے انسداد کے مجموعہ
 ضابطہ فوجداری میں نہ ہوتا

بناراضی اس حکم کے مستقیمت نے ہائی کورٹ میں بصیفہ نظر ثانی درخواست دی
 ملک شاہ جہانگیر شاہ منجانب متغیث -
 گنپت سد اشو راور منجانب ملزم -

۱۸۸۸ء
 دہلی
 ایٹا بل کلیف ڈ

۳۸۱

برڈا و ڈھانچہ حبش - ہمارے نزدیک اس مقدمہ میں تحقیقات مزید
 حکم ہونا چاہئے کیونکہ ملزم نے کچھ اقبالات اپنے اوس اظہار میں کئے جو درجہ
 درجہ دوم کے اوس مقدمہ میں ہوا جس میں اوس نے سہمی دہن جی ہائی پٹنٹ
 کیا تھا اور جسکی تاثیر پر مجسٹریٹ نے بوقت تجویز نسبت استغاثہ بذات کے سہمی
 کیا ہے اظہار مذکور ہر گجالیسے حالات میں دیا گیا تھا جن میں اوسکی پذیرائی
 بطور شہادت بمقابلہ ملزم کے جائز تھی (ملکہ قیصر ہند بنام گینوس بنیاد) اور
 اظہار مذکور میں ملزم نے بیان کیا کہ اوس نے اپنے سپاہی سے کہا کہ وہ اپنا
 مستغیث حال کو اوسکے دفتر واقع اوسکے ڈیرہ میں لے آئے اوس نے یہ بھی
 بیان کیا کہ سپاہی وہ اپنا مذکور کولایا اور وہ اپنا سپاہی کے ساتھ رات بسر رہا اور نامبرو
 نے وہ اپنا کولائے روک رکھا دہن جی ہائی اوسکو اپنا بیان تبدیل کرنے کی ترغیب دے
 علاوہ برین اوس نے بیان کیا کہ نا خدا اوسکے علم کے بہن جی ٹارمی فروشس آیا اور
 اوس سے کہا کہ وہ اپنا کو چوڑو اور ضامن ہونے کو کہا اور اوس نے اوسکو ضمانت پر
 نہیں چوڑا وہ اظہار جن میں یہ بیانات مندرج تھے مجسٹریٹ دیکھ سکتا تھا اور بیانات
 مندرجہ اظہار مذکور متعلقہ استغاثہ جو سو منہ ملزم پر لحاظ ہونا چاہئے تاہم کوئی رائے نسبت
 واختات مقدمہ کے ظاہر نہیں کرتے لیکن ہماری صیر گجالیسے کے تحقیقات
 نامکمل ہوئی ہے اور برین و جہر ہائی بجائی کیشن جج نے یہ تصور کیا کہ مستغیث
 کو ملزم نے روک رکھا لیکن ملزم مرکب کسی جرم کا نہیں ہوا ہے کیونکہ اوس نے
 صبر و تحمل اعداوت اور مطالب اپنی بہترین رائے کے عمل کیا لیکن جرم جس میں
 اوس وقت مکمل ہو جاتا ہے جب کسی شخص کی فراغت سچا اس طرح ہو کہ
 کہ وہ شخص خاص حدود کے باہر جانے سے روکا جائے اور دفعہ
 ۳۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند اور کسی شخص کی فراغت سچا کی جاتی ہے
 اگر اوس شخص کی کوئی بالا راہ اس طرح ہو کہ وہ اس شخص کو
 کسی ایسی سمت میں جانے سے روکے جس میں وہ جانے کا استحقاق
 رکھتا ہو (دفعہ ۳۴۹ مجموعہ تعزیرات ہند) لہذا ممکن ہے کہ کوئی شخص

پیدا ہونے کا وقت معلوم کرنا ہے بلاشبہ ایک
سوال ہو سکتا ہے کہ آیا شخص کو کورازہ دے دینا مجبورہ فقیرانہ میں
مخلوط ہے یا نہیں لیکن کسی ایسی بحث سے جو ممکن ہے کہ مقدمہ حال میں
پیدا ہونے کا فصل فطری نہیں ہے
ہم بشریہ ضلع کو صوبہ دفعہ ۲۲ مجبورہ مقابلہ فوجہ داری کے
دیتے ہیں کہ خود یا بذریعہ اپنے کسی عہدہ دار یا تحت کے نسبت عزم کے نتیجہ

فرنگی کے جابر وین صاحب جسٹس۔ چونکہ یہ مقدمہ اس وجہ سے اہم ہے کہ آزادی ذاتی کو تسلیم ہے جو کہ میرے برادر ذی علم نے تحریر کیا ہے اوسمیں میں یہ اور اضافہ کروں گا کہ جھگڑا جسٹس جج کی رائے قانونی سے اختلاف ہے جھگڑا مقدمہ پر ان کو شتم نرا یہ ہینٹو لو بنام کپتان ارے سی اسٹوارٹ (۱) سے اتفاق ہے جسکا فیصلہ بعد غور کرنے اور یہ مقدمہ بڑا بنام جسٹس (۲) کیا گیا تھا جس میں کسی سمیت میں جانے کا سہرا ہونے اور قید میں فرق کیا گیا ہے کہ وجہ صاحب جسٹس (۳) نے یہ فرمایا ہے کہ میری یہ رائے ہے کہ یہ قید نہیں تھی اور کو قید نامزد کرنے سے میری دانست میں جزو انرا محنت و غل امانی کو ساتھ قطعی فراغت اور روک رکھنے کے گڑبڑ کرنا ہے ممکن ہے کہ کسی مجلس کی حدود وسیع یا تنگ ہوں یا نظر میں آسکین قابل محسوس ہوں یا گود واقعی ہوں یا ہم صرف خیال ہی میں ہوں ممکن ہے کہ وہ ہفتہ متحرک ہو یا معین ہوں لیکن حد کوئی نہ کوئی ہونی چاہئے اور جو شخص کہ قید کیا جائے اسکو حد مذکور سے باہر نہ جانے کی امتناع ہونی چاہئے اور اسکو اس جگہ سے جانے کی ممانعت ہونی چاہئے جسکے خطہ میں قید کنندہ اسکو مقید کرے جو اس کے قید خانے کے قاعدہ کی خلاف ورزی کی جائے میری دانست میں جس کی قید کے لئے

استصواب صنف فوجداری

یا جلاس برڈاؤ صاحب جسٹس جارجین صاحب جسٹس
ملکہ فیض بہن بنام

اجادت ارجاع استغاثہ۔ مجموعہ منابض فوجداری (ایکٹ ۱۹۲۰ء) دفعات ۱۹ و ۲۰۔ عدالت کا اختیار نسبت کرنے کا رد وائی حسب دفعہ ۴۰۰ بعد دینے اجازت کے کسی شخص غیر سرکاری کو۔ دوسری اوس استغاثہ کی جو کسی شخص غیر سرکاری نے کیا ہو مانع کارروائیات حسب دفعہ ۴۰۰ کا نہیں ہے۔

دیلا مانت کا کسی شخص غیر سرکاری کا حسب جنس (ج) دفعہ ۱۰۰ مجموعہ منابض فوجداری (ایکٹ ۱۹۲۰ء) عدالت دیوانی کو مانع کرنے کا رد وائی حسب دفعہ ۴۰۰ کا نہیں ہے نہ دوسرے کرنا مجتہد کا کسی ایسے استغاثہ کو جو کسی شخص غیر سرکاری نے کیا ہو تاؤ تیکوہ منشی نہ کیا جائے مانع کارروائی حسب دفعہ مذکور ہو سکتا ہے۔

ہیاستصواب جی میک کارکل صاحب شن جج کمار نے حسب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ منابض فوجداری (ایکٹ ۱۹۲۰ء) کیا۔

استصواب مذکور عبارت ذیل کیا گیا۔ ملزم مقدمہ ہذا کو واسطے تجویز کے حسب حکام دفعات ۱۹ و ۲۰ مجموعہ منابض فوجداری راؤ صاحب شونت دیکھنے والے نے مجرم دفعات ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۱۱۰ و مجموعہ منابض ہند کے سپرد کیا جب ملزم اول مرتبہ روبرو عدالت شن کے حاضر ہوا معلوم ہوا کہ اس کی عقل ایسی حالت میں نہیں ہے کہ اس کی نسبت تجویز کی جائے چنانچہ تجویز ۲۰ نمبر تک ملتوی رہی کہ اوس تاریخ کو ملزم حاضر ہوا اور معلوم ہوا کہ اس کی عقل اس قدر بہتر ہو گئی ہے کہ وہ اس کی حالت میں ہے کہ الزام کا جواب دے سکے اور اپنے وکیل کو ہدایت اور اور طرہ پر اپنے مقدمہ کی پردہ کی کر سکے جب فرود قرار و اجرم ملزم کو سنائے جائے کوئی مستند پرلام سہارنے جو چھینٹ اوس کے وکیل کے حاضر ہوا نسبت جواز پر دی کے منکر کیا وہ جو ذہنی بنا پر نسبت پر دی کے اعتراف کیا گیا ہے حسب ذیل میں اپنی وکیل کے تحت حسب دفعہ ۱۰۰ مجموعہ منابض فوجداری ایک شخص غیر سرکاری کو اجازت دی لٹائر جج پوٹ کو جانے تھا کہ کوئی کارروائی نسبت دوسری الزام کے بقا بلایم کو کسی کارروائیات نسبت ملزم کے بعد گذرنے چھ مہینے سے زیادہ کے اوس تاریخ سے جب اجازت دی گئی تھی نہیں ۱۰۳ ایکٹ منصف غیر سرکاری نے استغاثہ ۲۰ جو لائی کو روبرو مجتہد سہ تہا درجہ اول کے دائرہ کی جس نے استغاثہ مذکور کو

کیا اور جہت کسی اور شخص کو یہ اختیار تھا کہ استغاثہ جدیدہ و ان کے نام و قیام کے حکم مشعر و سنی استغاثہ اول
 منسوخ نہ کیا جائے۔ گو نسبت کارروائی محشریٹ جہت کے اس وقت ذکر کیا گیا جب کہ حاملہ مذکور و دروہا حکم
 موصوف پیش ہوا مگر محشریٹ موصوف کے غرض مذکور پر کہہ چکا تھا نہیں کیا بلکہ تدریجی طور پر واسطے توجہ کے سپرد
 کیا ہے مقدمہ میں دو امور عظام پر مبنی ہیں۔ اسے یا جب کسی عدالت نے اجازت کسی شخص غیر سرکاری کو جس
 دفعہ وہ مجموعہ ضابطہ فوجداری دی ہو تو عدالت موصوف مجاز ہے یا نہیں کہ کارروائیات جن نام کسی شخص کے
 استغاثہ کرنا کی اجازت ہے۔ وہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی ہر اوصاف میں جہت میں جہت مذکور نافذ ہوا موصوف کے
 دائرہ کے یا جب کسی عدالت نے اجازت کسی شخص غیر سرکاری کو جس دفعہ وہ مجموعہ ضابطہ فوجداری دی ہو تو اس شخص نے
 جسکو اجازت دی ہو استغاثہ جدیدہ و واسطے محشریٹ جہت کے بعد میں سماعت توجہ استغاثہ مذکور کے ذکر کیا ہو جسکو استغاثہ
 استغاثہ توجہ استغاثہ مذکور کا ہر دفعہ استغاثہ مذکور محشریٹ کے نام کیا ہو تو اس شخص نے اجازت مذکور دی ہو چنانچہ
 ہے یا نہیں کہ کارروائیات جدیدہ و نام اس شخص کے جس استغاثہ کرنا کی اجازت کی ہو بلکہ منسوخ کر کے حکم مشعر و سنی استغاثہ
 حکم مجاز کارروائیات جدیدہ شروع کر کے سرکاری راین ان دنوں کی حالت کا جو نہیں میں یا جانا چاہا جو واقعات تدریجاً
 ہوئے کہ مطلوب ذرا کے ضروری ہیں جن میں معلوم ہو کہ یہ نام حال کیا نش میں جو عدالت جہت ہونا درمیں ہی
 مدعی تھا مقدمہ مذکور میں وجوہ لای مشتمل کوراضی نامہ ہو اور مدعا علیہ نے عن مقدمہ عیون کے اولیٰ یک
 تاریخ معین پر ادا کرنے کا وعدہ کیا یہ شرط راضی نامہ قلمبند کئے گئے یہ راضی نامہ باضابطہ مکمل ہو
 عیون دیا گیا کہ وہ اسکو عدالت میں تحریر کیا لے مگر بجائے پیش کرتے اس دستاویز کے نامبرہ نے اہل
 راضی نامہ سے ایک اہل مختلف راضی نامہ پیش کیا اور صاحب چند نوکیش چاکی جہت جہت ہے
 یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ عدالت (راؤ صاحب چند نوکیش) نے کوئی کارروائی واسطے کرنے نہ
 اوپر مضمون کے کی لیکن ۷۶۔ پارہ ششم کو منجیاد مدعا علیہ نالاش دیوانی نے ایک بغاوت واسطے عطا
 اجازت کے لکھرائی اور اسے مذکور کو حکم مشعر عطا ہے اجازت ضروری کے صادر ہو منجیاد واسطے
 لینے اجازت کے کہی حاضر نہیں آیا اور آخر کار نامبرہ کو ایک اطلاع عیدہ بھی لیا جو اب اس اطلاع نامہ کے عدالت
 کو یہ اطلاع دی کہ منجیاد فوت ہو گیا مگر ایسا یہ منجیاد حاضر ہو اور یہ درخواست کی کہ اجازت اس کے نام
 دی جائے ایسا کیا گیا لہذا اجازت باضابطہ مرضہ ۷۶ جنوری مشتمل تھی یہ نہیں ظاہر ہوتا ہے کہ نامبرہ کو
 کوئی اطلاع قبل حکم ۷۶۔ پارہ ششم یا عطا کئے جانے اجازت ۷۶ جنوری مشتمل کے کوئی مضمون کو موقع
 وہ منظرہ مگر نہ گاہ دیا جاتا میری رہے میں ایک بہت شدید اعتراض لیکن جو کہ نسبت ضرورت اطلاع
 کے اسی صورت میں اسناد مخالف یکدیگر ہیں لہذا کہنا ناممکن ہے کہ بے ضابطگی مذکور ناجوازی کی

۶۱۰۰۰
 ملکہ و قمر شہ
 نام
 شکر

۳۸۹

۳۸۸
جلد ہفتم
نام
شکر

جج کے ہجری ایسا استغاثہ اور استغاثہ جیسے بالکل مختلف ہے جو برطبق استغاثہ کسی شخص غیر سرکاری کے دائرہ کار میں
 جہاں اور عدالت سے محض اجازت عطا کی ہو مقدمہ ملکہ فیروزہ بند بنام محمد لال (۱) ملاحظہ طلب عرض
 جلد استغاثوں کی ہے کہ بابت اون جرائم کے جنکا ارتکاب ہو سزا دی جائے لیکن اگر وہ اسے جویشن
 نے قائم کی صحیح تہیز من بہت سے مقدمات میں شامل ہو جائیگی مثلاً جس مقدمہ میں کوئی شخص
 غیر سرکاری جسے اجازت حاصل کی ہے بابت جرم مذکور کے مصباحت کو لے یا دیگر دوائتہ استدر
 تساہل کرے کہ مبادا چہ میت کی گذر جائے مقدمہ فیروزہ بند بنام گوری شکر ملاحظہ طلب استدر
 دست اندازی کیلئے جو کوئی تحقیق سرکاری نسبت کرنے استغاثہ بابت جرائم کے کیا جائے قانون میں ضروری
 ہوگا لیکن مجبور ایسا کوئی قاعدہ مجبورہ ضابطہ نو جداری میں خذ کسی اور مجبورہ معلوم نہیں ہو تا ہے کہ
 نظام کے جن نظام کار میں حوالہ دیا ہے یہ نزدیکی خلاف اسے شن جنج کے بن اسی قسم کے دعوہ تاثیر
 و قسمی استغاثہ شخص غیر سرکاری حسب دفعہ ۲۰۰ مجبورہ ضابطہ نو جداری سے تعلق نہیں دفعہ ۲۰۰ میں
 یہ قرار دیا گیا ہے کہ قسمی ایسی بابت نہیں ہے جو مانع تجویز جدید بابت اسی جرم کے ہو سزا
 مذکور ملزم بطور عذر جائزیت اپنی تجویز کے بوقت سپردی عدالت شن کے نہیں کر سکتا ہے چنانچہ وہ
 مشابہ ایک ایسے استغاثہ کے ہے جو رد و گرا ندر جو سی کے پیش کیا جائے اور وہ اسکو خارج
 کرے اسکا عذر بعد ازان بطور بابت کے نہیں کیا جا سکتا بلکہ پورٹ پلیٹیف کر اون مولفہ بل ضابطہ
 جلد ۱ صفحہ ۲۷۷ ملاحظہ طلب نیز دیکھو مقدمہ فیروزہ بند برطبق استغاثہ بکندر و ناتہ بوس بنام لاسن (۲)
 جو مقدمہ کہ ہمارے رد و بدو میں سے مقدمہ قابل اجراء کے سن نہیں ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ میری
 تحریرات ایسی تصور کی جان کہ او کو کوئی تعلق فیروزہ بند ۲۰۰ مجبورہ ضابطہ نو جداری سے ہے شن
 نے اس امر واقعہ کو کس قدر شبہ میں چھوڑا ہے کہ آیا استغاثہ ڈمس ہو اتھا یا نہیں اب یہ فرض کر کے
 کہ وہ ڈمس نہیں ہو جاوے اجازت ہو چہ امتداد زمانہ منقعی البیاد ہو کسی بھی مقدمہ فیروزہ بند بنام
 نیچا (۳) یہ تجویز ہوئی کہ در حالیکہ وہ شخص جسکو اجازت دی گئی تھی اس سے مستفید نہیں ہوا لہذا
 مجسٹریٹ منسلح حسب دفعہ ۲۰۰ مجبورہ ضابطہ نو جداری ششتم مجاز ساعت کرنے مقدمہ کا بلا استغاثہ
 کے متاعرض باب ۲۰۰ مجبورہ ضابطہ نو جداری کی ہے کہ عدالتین فوراً اگر پراثر ذریعہ واسطے کرنے
 استغاثہ جات بابت ایسے جرائم کے جو عمل عدل کسری ہوں عمل میں لاسکن اون مقدمات سے
 جنکا ایسی حوالہ دیا گیا ہے ظاہر ہو تا ہے کہ یہ عرض حاصل قانون کی بہت سی صورتوں میں ملتی ہے اور

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۰ (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۱

وہاں ہر جگہ ایسی اگر یہ تجویز کی جائے کہ حیب کوئی عدالت اہانت کسی شخص غیر سرکاری کو نہ دے وہاں کیا ہوتا
منقل کرتی ہے لہذا بجائے اسکے کہ ہم نسبت سپردگی عدالت شن کے اعتراض کریں یہ کہو چاہیے کہ عدالت
منع کو یہ حمایت کریں کہ تجویز کی کارروائی کرے۔

نظر ثانی صیغہ فوجیاری

باجلاس اسکاٹ صاحب حسین و پارسنس صاحب حسین

ملکہ فیہر ہند بنام مرارجی کوکل داس +
ایکٹ حلفت کچہ ہند (عاشقہ) دفعات موہو ادا۔ متعلق ہونا کارروائیات فوہلاری
فرق کارروائی عدالتی میں مستغیث یا ملزم داخل نہیں ہے۔

احکام و فرائض، عقیقہ، ایک مضمون، ہندو مت، اسلام، کار و کرات، فوجداری سے متعلق نہیں ہیں۔

عبارت تفریح کا سراغ ملتا ہے موقوفہ دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور میں مستثنیات باطلہ کی مقدمہ فوجداری کا داخل نہیں ہے۔

[illegible]

تجزیہ ہوئی۔ کہ مجسٹریٹ ہائینہا کہ دلیل مقدمہ کا برہانہ شہادتیں اس گواہ کے کہ جس نے علی حاضر نہیں کیا تھا

یہ درخواست بعینہ نظر ثانی صیفہ خود جاری عدالت ہائی کورٹ بنا راضی حکم صدرہ اسے ڈبلو کر لی
بعدی صاحب قاضی تمام مقام حیفہ پر ریڈیسی مجسٹریٹ بمبئی بمقدمہ فیقر بند تمام وارچی کوکل واس گذری
ملزم بہ الزام لگا گیا کہ اس نے اپنی مان پر کٹر اڈون سے حکم کیا وراثت کے تجویز وکیل مستغنی
بیان کیا کہ وہ نفسی پر مجرمی کے حلف کا پابند ہوگا بشرطیکہ وہ گتہ (۱) ایک نمبر کہ کتاب بل ہنود (۲) پر
کے دو ایک صاف اصطلاحی انکار حملہ نمودے کہ نفسی سے گیتا پر حلف لیا گیا اور اس نے اپنے
انکار میں بیان کیا کہ ملزم ترکب کسی حملہ کا نہیں جو بالکل اس نے اپنی مان کا صرف ہاتھ پیر کیا تھا بڑی
اس بیان کے وکیل ملزم نے عدالت سے استدعا کی کہ استغاثہ دوسرے کیا جائے لیکن عدالت نے استغاثہ
نفسی کو بطور قطعی قرار دے کر اسے اس سبب پر انکار کیا کہ وہ قمر زل اور گول گول طر سے دیکھ کر
لہذا مجرمین کا روٹی فریگیٹی اور بالآخر ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جہم بابت حملہ کے منہج مشہور مادی کیا

بناراضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم نثر کے ملزم نے اپنی کورٹ میں درخواست دی۔

عدالت نے مثل اور کارروائیات مقدمہ طلب کیں۔

انویر پرینی ریجمینٹ ہسپتالی کا ڈسپنری نے سنجاب ملزم کے دفاتر لغاتیہ ۱۱- ایکٹ حلف پر استلال کیا اور یہ محبت کی کہ شہادت سی گواہ بابت راستی اور بیانات کے جو اس میں تھے قطعی تھی اور مجسٹریٹ مجاز نہ تھا کہ کسی اور شہادت پر غور کرے۔

منجانب سرکار خواہ منجانب مستغنیث کوئی حاضر نہیں ہوا۔

از عدالت۔ اس مقدمہ میں جرم حکم الزام لگا یا گیا جرم حکم کرنے کا کڑاؤن سے متاثر ہوا مدعی و مدعا علیہ دونوں اس امر پر رضامند ہوئے کہ اگر گواہ اپنی شہادت ایسے حلف پر دے جو

بالخصوص قابل پابندی ہو یعنی گیتا پر۔ تو نامہ دکان حسب فحاش لغاتیہ ۱۱- ایکٹ حلف کے شہادت کو بطور ثبوت قطعی معاملہ میں کے قبول کرینگے گواہ مذکور نے حلف قرار یافتہ کیا اور دوسرے

فی الواقع یہ بیان کیا کہ صرف یہی نہیں کہ کڑاؤن سے حملہ نہیں کیا گیا بلکہ حملہ بالکل نہیں کیا گیا۔ صرف ہاتھ سے پکڑ لیا تھا مجسٹریٹ نے بلا کر نے محبت نسبت اس امر فاقہ کے جواب پیش کیا گیا جس

شہادت کوئی الواقع قطعی تصور کرنے سے انکار کیا اور ملزم کو مجرم قرار دیکر دوسرے سلسلے میں جرم کیا مقدمہ مذکور مار سے روبرو صیفہ لڑائی اس بنا پر پیش ہوا ہے کہ اقرار حسب ایکٹ حلف پر مجسٹریٹ

کو عمل کرنا چاہئے تھا اقرار مذکور بلا شک و شبہ روایات صیفہ دیوانی میں قابل پابندی ہوتا لیکن کاٹری صیفہ فوجداری میں اور جگہ اس امر پر غور کرنا ہے کہ ایسا عبارت دفعہ ۱۱- ایکٹ حلف تفریق کی سبب

عدالتی میں مستغنیث کسی کارروائی صیفہ فوجداری کا داخل ہے یا نہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جہیزیم عامہ خلیان اور غیر شخص متغیر پر موثر ہے اور جہاں استغاثہ مات میں سرکار مدعی ہوتی ہے لفظ تفریق

معنی اصطلاحی مجموعہ ضابطہ فوجداری میں واقع نہیں ہے ہر مقدمہ کی پروسیجر ایک ایسی کیوٹری کرنا ہے اور اگر کوئی شخص غیر سرکاری کسی دلیل کو استغاثہ کی ہدایت کرنا ہے وہ دلیل زیر ہدایت

ایک پر اس کیوٹری کے عمل کرنا ہے دفعہ ۱۱- ایکٹ استغاثہ کا مدعی مذکور ہوتا ہے کہ روایات میں سرکار و ملزم تصور کیا جاتی ہے سرکار یا تو خود کارروائی کرتی ہے یا اپنے خاتم کی امداد دیتی ہے جرم ایکٹ فوجداری

اسن خلاصہ تصور کیا جاتی ہے اور یہ شخص اس میں تین تین ملزم کے ہر صورت ایک مثال ایسی ملتی ہے جس میں کارروائی صیفہ فوجداری میں ایک مدعی یا میں ہی اور ملزم کے بطور کیا جاتی ہے اور یہ استغاثہ واسطے عرض

کیا گیا اور کو قانون بنانے کے واسطے و اضاعت قانون کی ضروری ہوتی ہے ہم حوالہ دفعہ ۱۱- ایکٹ

سرکاری کوکل ہاؤس

نظام فیوض کا یہ ہے کہ کوئی شخص یا قبل اس فقرہ طریق کار دیوانی و ملکی ہو تو وہ یہ سہ ماہی کی زمین ملتی ہے ہر ماہ اس کی تعمیر کی نسبت بحث کر سکتے ہیں کہ آیا اس میں کار دیوانی معینہ فوجی داخل ہے یا نہیں یا وہ صرف کار دیوانیات معینہ دیوانی پر محدود ہے حیالات دولت و دلیل ہر معنی محدود تر کے ہیں ہماری رائے میں ایسا اقرار باہین مستغنیہ و ملزم کے ایک کار دیوانی فوجی نہیں ہو سکتا ہے سرکار بد زید پبلک پراسیکیوٹر فریق ہے اور یہ مستغنیہ دلیل کی گئی ہے بلکہ اگر ملزم اس وجہ سے قابل پابندی ہے کہ مجرم قابل راضی نامہ ہے لیکن اس مقدمہ میں ہی جسکی وجہ سے اختیار راضی نامہ کرنے کا قائم کیا گیا ہے (دفعہ ۳۴۸) مستغنیہ فریق بیان نہیں کیا گیا بلکہ صرف وہ شخص جسکو ضرر پہنچا ہو ملزم ہمارے نزدیک مستغنیہ راضی نامہ نہیں کر سکتا تا کیوں کہ سرکار کل استغاثہ جات میں مدعی ہوتی ہے یہ حسب مدار و دفعہ مذکور ملزم فریق ہو سکتا ہے اگر وہ ملزم مدار و دفعہ بل فریق ہے ملزم صرف ہی نہیں کہہ سکتا ہے کہ وہ فریق ثانی کے حلف کا پابند ہوگا بلکہ فریق ثانی کہہ سکتا ہے کہ وہ ملزم حلف کا پابند ہوگا یا نہیں ملزم مدار و دفعہ ہی قسم کا حلف کرنے کے ناقابل قرار دیا گیا ہے علاوہ بین اس کار دیوانی میں دست برداری اپنے معمولی حقوق کی انجام ملزم داخل ہے تاہم کوئی فیصلہ بروقت اپنی تجویز کے کسی امر پر رضا مند نہیں ہو سکتا ہے مقدمہ سائنس جبریل بنام برٹنڈ (۱) ملاحظہ طلب۔

اس ضابطہ کے حلف خاص کو زیادہ وقت دیجائے مشابہ ضابطہ طریقہ بر اعظم میں ہے کہ جب فریقین یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس اقرار صانع کے جسکو سنٹ ڈی سورسٹے ہیں نسبت راضی یا دروغ ہوئے دعویٰ کے پابند ہونگے لیکن ضابطہ مجبورہ متعلقہ بر اعظم کا صرف نزاع معینہ دیوانی پر محدود ہے ہمارے نزدیک اسی قسم کی قید و اعتدال قانون کو ایک حلف میں مقصود تھی۔

نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے نزدیک وضاحت و نقایہ ۱۱۔ ایک حلف کا یہ مقصود نہیں ہے کہ کار دیوانیات فوجی کے متعلق ہوں پس مشیر پیش اس امر کا پابند نہ تھا کہ فیصلہ مقدمہ کا بر بنائے شہادت ہوس گواہ کے کرے جسے حلف خاص ملوث کیا۔

دعویٰ میں نامعلوم ہوئی۔

استعدادات حلیفہ فوجداروں کی

ہم اس میں اس کے لئے ایک خاص قسم کی تربیت دیتے ہیں۔

دوسرے دو قسم کی تربیت کے لئے ایک خاص قسم کی تربیت دیتے ہیں۔

میں کو گاڑی استعمال کی تھی جس میں نے اس بات پر غور کیا کہ اگر وہ جو وہ

جس میں میں نے اس بات پر غور کیا کہ اگر وہ جو وہ

میں نے اس بات پر غور کیا کہ اگر وہ جو وہ

میں نے اس بات پر غور کیا کہ اگر وہ جو وہ

۵۵۵۹
مقدمہ
گنبد یا

مقدمہ کے واقعہ نہ تھے کہ یہ معاملہ دینکے اقتدار سماعت سے خارج ہے اور تجویز کے لئے مقدمہ
محشریٹ مجاز کے یہاں بھیجئے اوکلی کاروائیات نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات
ہند بموجب دفعہ ۱۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے ابتدا سے ناجائز معلوم ہوتی ہیں اور میں سفارش
کرتا ہوں کہ تجاویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ہند فسخ کر دیا وین تقدیرات جنکا فریزر
صاحب نے توالو دیا مستقل نہیں ہیں۔ اور ان مقدمات میں محشریٹوں کو اختیار سماعت حاصل تھا
لیکن انہوں نے مجموعہ کی غلط دفعہ متعلق کی تھی
منجانب سرکار یا ملزمان کے کوئی حاضر نہوا۔

چار ڈین صاحب جسٹس۔ اور صاحب ناراین داس محشریٹ درجہ دوم جنہوں نے مقدمہ
کی تجویز کی ملزموں کی نسبت حسب دفعہ ۳۲۵ مجموعہ تعزیرات ہند تجویز ثبوت جرم ضرر شدہ متباد
کی لاک صاحب و فریزر صاحب محشریٹوں کی رائے میں جنہوں نے مقدمات اپیل سماعت کئے
جرم جو شہادت سے ظاہر ہوا خطرناک آگ سے ضرر شدید ہو چکا ہے تاکہ تا جوب حسب دفعہ ۳۲۶ قابل
سزا ہے اور محشریٹ درجہ دوم کی سماعت سے خارج ہے جنہوں نے اس بات پر ضرر ہو چکا ہے
میں کو لٹاری استعمال ہوئی تھی ظاہر الحاد نہیں کیا۔ وہی علم سشن جج نے اس مقدمہ کو اور یہ مقدمہ
اپیل مفصلہ فریزر صاحب کو عدالت بڑا میں اٹھوا یا اس بنیاد پر بھیجا ہے کہ کاروائیات حسب دفعہ
۳۲۵ ضمنی (۱) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ابتدا سے ناجائز تھیں اس ضمنی سے کاروائیا
کسی محشریٹ کی کالعدم ہوئی اگر وہ کسی مجرم کی تجویز کرے درحالیکہ وہ اس بار میں تالو ناجائز
یہ بیان نہیں ہوا ہے کہ ملزموں کو حضرت پہنچی ہے نہ یہ کہ احکام سزا سے صدر رہ نہایت زیادہ
علامہ میں ہم اس لئے صرف بحث اختیار سماعت پر لگا کر تھے ہیں۔

اسی بحث کی نسبت بہت مباحثہ عدالت کیسچیکر میں بمعاملہ طامسن ہوا تھا (۱) جہاں کہ وہ علم
صاحبان جج مختلف الراء تھے اور تجویز ثبوت جرم میں پیشیگاہ جہشسان سے دست اندازی
نہیں ہوئی مقدمہ ملکہ مظہر بیام حسین غلیبو (۲) ایک ایسا مقدمہ نہا جس میں عدالت کے دو درجہ
ایک امر بہت مشابہہ حال کے تھا عدالت نے دست اندازی سے انکار کیا اور احکام دفعہ ۳۲۵
مجموعہ ضابطہ فوجداری کی طرف توجہ مائل کی اس مقدمہ میں جہاں سے دو درجہ کوئی حاضر نہیں آیا
اور موجودہ حالت اسناد میں ہم تجویز کرنے سے معذور ہیں کہ محشریٹ درجہ دوم بالکل بلا اختیار

(۱) لاہور سلسلہ جدید مقدمات عدالت گنڈاں صاحب جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۱۔ (۲) انجمن لاہور سلسلہ مبینی جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۱

ماہنامہ شہسب فہمہ ۲۹ ایکٹ ۱۰۱۷ اور کارروائیات کو منسوخ اور جو بنیاد کا مکمل دیکھتی تھی وہاں
 حجاز میں نسبت اوس امر کے جہاز سے روپوش ہے میں کوئی وجہ دست اندازی کی نہیں دیکھتا۔

صدیخہ آپس فوجداری

باجلاس جازوین صاحب شمس و کینیدی صاحب شمس
ملکہ معظمہ

گنیش کمانڈے راؤ گنیش دولت

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۹۶۵ء) دفعہ ۱۸۲- کسی سرکاری ملازم کو جہتی خبر دینا۔

تجلی

حسب دفعہ ۱۷۱ مجموعہ تغیرات ہند (ایکٹ ۱۹۳۵ء) میں کسی سرکاری ملازم کو جو کوئی ضرورتاً تغیری
ہو، نیکہ جو کوئی ضرورتاً دینے سے بخلاؤں دو تہائی کے کسی ایک کاغذ میں نام، مقصد، پر یا عہد میں آنے کا تین قبلا
ہونا معلوم ہو۔ اول یہ کہ سرکاری ملازم سے اس سرکاری ملازم کا اختیار جائز کسی شخص کو نقصان یا پریشانی
کے لئے نافذ کرنا یا جاوے اور وہ سرایہ کسی سرکاری ملازم سے کوئی ایسا امر کرانے یا ترک کرانے جبکہ کرنا
یا ترک کرنا اس سرکاری ملازم کو نہ چاہئے تھا اگر اودن واقعات کا صحیح حال شبہ نسبت وہ خبر دی گئی ہے
اوسکو معلوم ہو۔

جنہ اظہر کے بموجب جہم قائم کرنے میں یہ ثابت کو تا نرو نہیں ہے کہ فعل مذکور سے کسی شخص ناکہ نقصان یا رنج پہونچا ہو۔

ایک امتحان میں کہ جو امتحان درجہ ششم ویسی زبان کا مشہور تلامذہ نے اپنے آپ کو بیکر بنایا
عمرو نے امتحان پاس کیا اور سرائفیکٹ بکر کے نام سے عمدہ داران سررشتہ تعلیم سے حاصل کیا۔ اور
بکر نے درخواست اسٹنٹ کلکٹر کے رو برو اپنا نام فرست اسید داران ملازمت محکمہ مال میں درج ہونے
کے لئے گذارنی دوس نے اس درخواست کے ساتھ سرائفیکٹ جو اسکے نام جاری ہوا تھا بھی کیا۔ کیونکہ
گو فرنیٹ کا یہ قاعدہ تھا کہ صرف اشخاص جو امتحان درجہ ششم میں کامیاب ہو گئے ہوں محکمہ مال میں
ملازمت کے لائق تصور کئے جائیں اس عرضی کے پہونچنے پر اسٹنٹ کلکٹر نے بکر کا نام فرست

پلا صیفیہ ایل فوجدارۃ العسکریہ ۱۹۱۸ء

۱۸۵۵ء
ملکہ مظفر
نام
کنش کا
روکلین دیت

امیدواران میں درج ہونے کا حکم دیا

تجویز ہوئی کہ بیکر سرکاری ملازم کو جوٹی خبر دینے کے جرم کا حبس خواہے خبر آخرو دفعہ ۱۸۲
مجموعہ تعزیرات ہند کے مجرم تھا۔

اپیل متجانب گورنمنٹ میپٹی بنا راضی حکم رہائی معصومہ وہ ای ہاسٹنگ صاحب شن جج بمقام
اپیل فوجداری نمبری ۳۱۸۸۵ء۔

واقعات اس مقدمہ کے مختصر حسب ذیل میں۔ اکتوبر ۱۸۸۵ء میں ایک امتحان جو امتحان
درجہ ششم دیسی زبان کا مشہور تھا احمد نگر میں ہوا تھا اس امتحان میں ملازم نمبر کنیشن دولت
نے اپنے آپ کو ملازم نمبر کنیشن کماڈسے راؤ بنایا اس نے امتحان پاس کیا اور عہدہ داران
سر ششم تعلیم سے ملازم نمبر کے نام سے ساڑیفیکٹ حاصل کیا۔

اوپر ملازم نمبر کے اسٹنٹ کلکٹر کے روبرو درخواست فہرست امیدواران عہدہ یا
تالاتی اوکارکر میں درج ہونے کے لئے پیش کی اس نے ساڑیفیکٹ کو اس درخواست
کے ساتھ پیش کیا کیونکہ محکمہ مال کا یہ قاعدہ تھا کہ کوئی شخص علاوہ اس کے جو امتحان درجہ
ششم دیسی زبان میں کامیاب ہوئے اس ساڑیفیکٹ نہ رکھتے ہوں وہ اوں عہدہ داران کے
قابل تصور ہے۔ اسٹنٹ کلکٹر نے اس درخواست کو منظور کیا اور ہدایت کی کہ سائل
کا نام امیدواران ملازمت سرکاری میں درج کر دیا جاوے۔

انہیں حالات ملازم نمبر حسب دفعہ ۴۷۱۔ مجموعہ تعزیرات ہند سرکاری ملازمت کے
لئے کھلی دستاویز کو دیدہ و دانستہ صحیح دستاویز کی حیثیت سے فرمایا کام میں لانے کا الزام
لگایا گیا اور نیز حسب دفعہ ۱۸۲۔ اسٹنٹ کلکٹر کو سرکاری ملازمت کے امتحان پاس ہونے کی
نسبت جوٹی خبر دینے کا الزام لگایا گیا جس سے یہ مقصود تھا کہ عہدہ دار کو راؤ کا نام فہرست
امیدواران میں درج کرنے کے لئے ملازم نمبر حسب دفعہ ۱۰۹۔ اعانت جرائمہ بکورا کا الزام لگایا گیا۔

اسٹنٹ سشن جج جنھوں نے تجویز مقدمہ کی بہ مدد ایسراں کی نسبت ملازم نمبر کے
تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۱۸۲۔ اور نسبت ملازم نمبر کے حسب نجات ۱۰۹ و ۱۸۱ مجموعہ تعزیرات
ہند صدار کی اور ہر ایک کی نسبت حکم سنہ اسے قید سخت دو ماہ کا صادر کیا۔

اپیل میں سشن جج کی تجویز بہ اعتبار نظر سمعہ درخواست ملازم احمد قاضی (۱) ملکہ مظفر
ہنام سپریمینٹ (۲) ملازمان حسب دفعہ ۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند یا بوجیب کسی دوسری دفعہ یا ایکٹ

کے کسی جرم کے مجرم نہ تھے شہن جج نے یہ تجویز کیا باوی النظر میں واقعات سے جرم کا قائم ہونا موجب جزو آخر دفعہ ۱۸۲ کے علوم ہو گا لیکن ہوا فی نظر برہمنی کورٹ ملکہ کے عا پر کرنا چاہئے کہ فعل مرکب سے کسی تیسرے شخص کو نقصان پہنچ ہو چنے کا اور بموجب نظر نو نوں باوی کورٹوں کے کوئی خاص شخص ہونا چاہئے جبکہ ظانات اطلاع کی گئی ہو اور اس فعل مرکب سے فوراً شخص مذکور کو مضرت پہنچی ہو۔ مقدمہ حال میں جہن خبر سے کسی خاص شخص کو مضرت پہنچی گواہوں سے اور یہ مضرت ایک شخص ثالث کو اسطور پر پہنچی کہ اسکو نوکری ملنے میں توقف ہوا نوکری نہ ملے بوجہ اسکے کہ گنیش کشماڑ سے راو (مازم نمبر ۱) نے نوکری بذریعہ جوٹے میلون کے حاصل کر لی۔ ان وجوہ سے شہن جج نے تجاویز ثبوت جرم اور احکام سزا منسوخ کئے اور ہدایت کی کہ وہ ملزم برہمن ہو۔

بناراضی اس حکم برائت کے گورنٹ بمبئی نے اپیل بجنور باوی کورٹ میں کیا۔ راو صاحب دی ان منڈیک دیل سرکار مخاب سرکار شہن جج نے مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۱۸۲ کی تعبیر غلط کی ہے دفعہ مذکور وہاں گا حصوں میں شامل ہے اور ایک حصہ دوسرے سے خواہ مخواہ متعلق نہیں ہے دفعہ مذکور کے جزو اخیر میں ان الفاظ کا ہے کسی شخص کو نقصان یا ضرر پہنچانا شامل کرنا ضروری نہیں ہے کوئی جزو ضروری جرم کا بموجب جزو اخیر کے نہیں ہے کہ شخص ثالث کو مضرت پہنچے یہ کافی ہے کہ سرکاری ملازم کوئی ایسا امر کرے یا ترک کرے جس سے کرنا یا ترک کرنا اسکو چاہئے تھا اگر واقعات سے صحیح حال اسکو معلوم ہوتا مقدمہ حال جزو اخیر دفعہ ۱۸۲ کے اندر آتا ہے حوالہ مقدمہ ملکہ مسئلہ بنام وٹیل ٹرائین جوشی (۱) کا دیا گیا ملزمان بموجب دفعہ ۱۸۲ کے جرم دغا کے بھی مجرم ہیں۔

شائستہ رام ناراین نے مخاب ملزمان مقدمہ بمعالہ در خواست غلام احمد قاضی (۲) مقدمات ملکہ مسئلہ بنام پیرامن دسملہ و ملکہ مسئلہ قیصر ہند بنام ماہو (۳) پر استدلال کیا۔ تجویز عدالت (جبار دین صاحب کیڈشی صاحب جسٹس) کو جبار دین صاحب جسٹس نے صادر فرمایا۔

جبار دین صاحب جسٹس۔ یہ اپیل حب ہدایت گورنٹ بمبئی بموجب دفعہ ۱۸۲

(۲) انڈین لارڈزٹ سلسلہ ملکہ مسئلہ ۱۸۲

(۱) دیکھو صفحہ ۵۱۵

(۳) دیکھو صفحہ ۴۹۸

(۴) انڈین لارڈزٹ سلسلہ ملکہ مسئلہ ۱۸۲

لازم کو نہ چاہئے تھا اگر اوں واقعات کا صحیح حال منجلی نسبت وہ خبر دی گئی ہے او سکو معلوم ہوتا۔
 ہماری یہ رائے ہے کہ دفعہ ہذا کی تعبیر درست ہے لیکن چونکہ بادی النظر میں معلوم ہوتا ہے
 کہ یہ رائے اوس رائے سے مختلف ہے جو اوں حکام ذی علم نے جنہوں نے مقدمہ غلام احمد قاضی
 دہا کا فیصلہ کیا ظاہر کی تھی اور چونکہ تعبیر کسی عام قانون سرکاری ایک امر نہایت اہم ہے اس لئے
 ہم خیال کرتے ہیں کہ ہکو اپنے وجود کسی قدر طوالت کے ساتھ بیان کرنے چاہئیں۔
 یہ مقدمہ شاہ بنام باشندگان باؤنٹ (۷) بیان کیا گیا تھا یہ درست نہیں ہے کہ مدالوں
 تو زمین غریبی کی تعبیر کرنے میں مبنی کو محدود کرنا چاہئے ہکو اولاً الفاظ پر غور کرنا چاہئے اور جہاں
 وہ سے صحیح ہوں ہکو اوں کے مطابق فیصلہ کرنا چاہئے اگر وہ شائبہ ہوں تو ہکو مضمون پر غور کرنا
 چاہئے لیکن ہر حال یہ صرف قاعدہ درجہ دوم ہے دفعہ ۱۸۱ کے الفاظ کے لحاظ سے ہکو کوئی
 مشکل اونے اس امر کی تعبیر کرنے میں پیش نہیں آتی کہ وہ زمین دو نتائج کا بیان ہے جو ایک دوسرے
 سے بالکل مختلف ہیں نہ مقدمہ غلام احمد قاضی (۱) میں اس امر کا بیان کیا گیا ہے کہ او اسکے
 ظاہر اسمنی نہیں ہوتے ہیں تو مبنی میں یا فرض یا قانون کے نقص میں کوئی ایسا امر ہے جس سے
 کہہ لازم آتا ہے کہ قطعی معنی محدود کئے جائیں یہ مقدمہ غلام احمد قاضی دہا حکام ذی علم نے اپنی
 رائے یہ تحریر کی کہ لازم کا فعل محض دلگی سے کچھ زیادہ نہ تھا اور جس صورت میں یہ رائے واقعات
 سے متعلق ہوتی ہے یہ تجویز کرنا کہ کوئی جرم نہیں ہوا کم مشکل ہے لیکن درحالیکہ کوئی امر دلگی سے
 کچھ زیادہ ہو تو وہ شخص جو غلط خبر لازم سرکاری کو بہ نیت پیدا کرنے اثر او پر او اسکے طریق عمل کے
 وے مواخذہ غریبی سے قابل محفوظ ہے بجز اسکے کہ نتیجہ غالب نقصان بانج شخص ثالث کا
 ہو بان الفاظ میں بلاشبہ وہ گرفتاری و اخل ہے جو واسطے تلاشی مکان کسی شخص کے کرانی گئی ہو
 لیکن شدید پہلچ اور خطرہ کا ہونا نسبت رفاه عام کے یا جماعت کے واسطے عام الناس کے خیال سے نا
 آسان ہے جبکہ لازم سرکاری کو چھوٹی اطلاع وہی سے ترغیب واسطے کرنے یا ترک کرنے کسی کام
 کے دیجاے جو او سکو کرنا یا ترک کرنا نہ چاہئے اور ہم خیال کرتے ہیں کہ دفعہ سبکی ہکو تعبیر کرنا ہے
 وہ اوس نقصان سے متعلق ہے عبارت دفعہ مذکور ایسے لازم سرکاری کو کرنا یا ترک کرنا چاہئے
 ہماری رائے میں مشاہد ان الفاظ کے ہے استعمال کرنا اختیار جائز ایسے لازم سرکاری کا

۱۹۰۹ء
 کلکتہ
 کنیشن کمار گھر راز
 کنیشن دولت

۱۸۵۹ء
ملکہ مستعدہ
نام
کنیش کمانڈر سادہ
کنیش دولت

لارڈ میکالے صاحب کے کمیشن نے مرتب کیا نظر مین آتا دوسری رپورٹ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۸۵۹ء دفعہ ۱۰۲ میں حوالہ ایک تجویز کا ڈاکٹریٹ قانون انگریزی میں بابت اس امر کے دیا گیا ہے کہ زیر قریب سب شدہ عہدہ داران سرکاری کے "ادن اسٹھان کو سرادیکار جو عہدہ سرکاری ملازمان کو چوٹی اطلاع دیتے ہیں۔

بلا شک عدالتوں کو خاص احوال کے تخمینہ کرنے میں باہم اختلاف ہے اور ان فیصلوں کی تطبیق بہ آسانی نہیں ہو سکتی و مقابلہ کرد نظامی ایگورٹ مراس جلد ۲ صفحہ ۱۲ کو سبتہ سہدات، ملکہ مستعدہ بنام لوتی پوہ کے (۱۱) اور ملکہ مستعدہ بنام ہوانی شینگ کے (۱۲) مقدمہ قریب ہند بنام وڈار کاپٹ (۱۳) اور مل صاحب جس نے یہ تجویز کی کہ ایک شخص جنگل گوش کی واسطہ داخل ہونے بطور نگر و غلط پولیس میں بذریعہ ایسی اطلاع بات اپنے پرنٹڈ پولیس ضلع کو جبکہ وہ غلط جانتا تھا اسکا ب جرم قابل مزاحمت دفعہ ۱۰۲ یا دفعہ ۱۰۳ مجموعہ تفسیر ہند کے نہیں کیا تیر نسبت میں لفظ قریب ہی دیکھ مقدمہ ملکہ مستعدہ بنام لال محمد (۱۴) لیکن یہ مقدمہ قریب ہند بنام دھرم قاضی (۱۵) تاس صاحب جس نے مال صاحب جس کی تجویز کا حوالہ بقدر ملکہ مستعدہ بنام فیش (۱۶) دیا کہ یہ امر ضروری نہیں ہے کہ کوئی شخص قریب سے جانے کے موقع پر ہوتی مقدمہ بنامین اسسٹنٹ جس نے یہ تجویز کی کہ کسی قاعدہ کو رست کی سوت صرف وہ شخص جو امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں جسکو چٹوان درج زبان دیسی کاستے میں حکمران میں ملازم ہو سکتے ہیں اور مل گنیش کمانڈرے راولے اسسٹنٹ کلکٹر کو غلط اطلاع دی کہ اس نے اس امتحان میں کامیابی حاصل کی تھی اس سے نامزدہ کی یہ نیت تھی کہ اسسٹنٹ کلکٹر حکمران میں او سکودہ دے یہ امر اسسٹنٹ کلکٹر کو ذکر ناچاہئے تھا اور وہ اصلی واقعات سے واقف ہوتا اور گنیش دولت نے گنیش کمانڈرے سا کو بذریعہ سینئر سارٹیکٹ کامیابی امتحان کے اسکی اعانت کی حالانکہ وہ گنیش دولت تاس صاحب نے امتحان میں گنیش کمانڈرے سا کو ملکہ کامیابی حاصل کی اسسٹنٹ سشن جج نے تجویز کی کہ اگر وہ ان واقعات کے مقدمہ داخل

(۱۱) بنگال لارڈ پورٹ فوبلاری جلد ۲ صفحہ ۲۵-۲۶ (۱۲) رپورٹ ایگورٹ میں جلد ۱ صفحہ ۳۰

(۱۳) انڈین لارڈ پورٹ سلسلہ ۱۰۶ جلد ۲ صفحہ ۶۹-۷۰ (۱۴) ویکلی رپورٹ کلکتہ تجاویز فوبلاری جلد ۲ صفحہ ۸۰

(۱۵) انڈین لارڈ پورٹ سلسلہ ۱۰۶ جلد ۲ صفحہ ۶۹-۷۰ (۱۶) مقدمہ فوبلاری میں جلد ۲ صفحہ ۵۰ اور اصل سند یہ مقدمات

فہرست
کلمہ منقذہ
نام
کنیش کا خطہ
کنیش عدالت

دفعہ ۱۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند جو گیارہ سال پہلے دی وی دلیل متعلق کی ہے جسکی بنا پر ہم نے
اوس دفعہ کی تفسیر کی ہے مشائرا یہ لکھتے ہیں ملازمان سرکاری کے اکثر افعال ایسے ہوتے ہیں
جیسے کہ مقدمہ ہذا میں جہان کوئی خاص نقصان کسی خاص شخص کا نہ ہو لیکن تاہم ملازم سرکاری کو
وہ فعل نہ کرنا چاہئے بلکہ یہ ہے کہ آیا اس سٹنٹ کلکٹر کو غلط اطلاع دینا اس عرض
سے کہ سرکاری ملازمت کا عہدہ ملے جس کا عطا کرنا سایل کو اس سٹنٹ کلکٹر کے لئے نا جائز
ہوتا اگر تائبہ کو اصلی حالات سے واقفیت ہوتی داخل عبارت اور معنی جزو اخیر دفعہ ۱۲۰ اس
ہے ہماری دانست میں وہ واضح ہے تنقید اور محض فریب میں تفاوت نکالنا ایک جانب
اور جہاں فوجداری میں دوسری جانب عدالتوں کو قانون کی مصلحت عامہ پر لحاظ رکھنا چاہئے
یہ امر موافق مصلحت عامہ کے ہے کہ کل محکمان سلطنت میں عہدہ خد بنگلہ داری عمل میں آوے
یہ حق اور فرض گورنمنٹ کا ہے کہ لایق لوگ جو ان اور احتیاط اس بات کی رہے کہ دفتر دینی
کام لایق لوگ نہ بہرے پاویں۔

لہذا ہماری یہ رائے ہے کہ غلط اطلاع دہی چونکہ داخل عبارت کے ہے اوسیلے طرح وہ اندر نشا
دہنی کے ہی داخل ہے اور بطور مناسب اسکی بابت سزاے فوجداری ہو سکتی ہے خاص کر اگر اطلاع دہی
نہ کو بطور محض تنقید کے بلکہ بغرض حصول عہدہ کے دی گئی ہماری اس رائے کی تائید اوس تجویز
نوعیت پر مانہ ایک نفل مشابہ سے ہوتی ہے جو ویسٹ صاحب جسٹس ناٹا بھائی صاحب جسٹس نے مقدمہ خیر پور
شدہ ملکہ منظر قیصر بند بنام وائل زاین چوٹی میں قائم کی تھی اس مقدمہ میں قیدی نے صاحب کلکٹر کو
اس بات پر راجب کرنے کے واسطے کہ نامبروہ اسکو عہدہ دے ایک ساری شکایت کو استعمال کیا
تسبیح اسکی عمر ۲۳ سال مندرجہ ہی لیکن اسنے اسکو اس طے سے تبدیل کیا تھا جس سے وہ صرف
۱۰ سال معلوم ہو ذی عاں جو ان نے لکھا ہے ٹنڈر انیلے نے مخائب لازم یہ دلیل کی کہ حسب مشاف
دفعہ ۲۴۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے کوئی بددیانتی نہیں تھی اسوجہ سے کہ ملازم کو اگر کوئی عہدہ ہی
ملا تو اسکو اپنی کارکردگی کی صرف اجرت ملتی لیکن اگر فرض کیا تبدیلی کی گئی تو وہ واسطے اعراض
دفعہ ۲۶۰ کے کافی ہے جیسا کہ تشریح کردہ اسے ظاہر ہے اور اوس تشریح سے یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ محض ایک جوئے ساری شکایت چال چلنے سے بنا پنے سے غریب کا قیاس پیدا ہوتا ہے لی بلین صاحب
جسٹس نے یہ تجویز کی کہ جسکو ایک حدی گزری کہ فریب سے ایک نیت و عاقبتی مراد
ہے یہ امر غیر ضروری ہے کہ خود اس غرض کو کوئی امید نفع ہو یا عداوت دوسرے کی

جانب ہو مقدمہ ہے کرافٹ بنام کری ری (۱) ملاحظہ طلب۔

نسبت تاثیر و فوہا، ہر کے واضح ہو تشریح ہو کہ دفعہ ۶۴ کی ایک فہرہ سے ویسی ہی متعلق ہے جیسی کہ دوسری سے صاحب کلکٹر کو ترغیب دینا اس لئے کہ ایک معاہدہ واسطے تقرری علی من مقرر ہو بطور کارکن باعتبار ترغیب جلی سار تھیلٹ کے کیا جاسے کہ وہ پچیس سال کی عمر سے زائد نہیں تمام مقدمہ کو داخل و فوہا، کرتا ہے یہ مقدمہ بہت صحیح طرح سے داخل تشریف استعمال کرنے جلی دستاویز کے آئندہ ہے

اس قسم کے افعال کو ایسا تصور کرنے کے لئے ہم اور بھی وجہ غور ظاہر کر سکتے ہیں کہ اضافہ قانون کا منشا بذریعہ قانون تحریری اور نئے انداز کا ہو کہ سے قانون انگلستان میں بریلینی کی حد تک پہنچے ہیں یہ ایک قائمہ مثبت معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ علانیہ شایستگی کے خلاف ہوتا ہے اور اخلاق عامہ میں خلل ڈالتا ہے وہ کامن لاین داخل بریلینی ہے اور کیو تشریحات بلیکین صاحب جلد ۴ صفحہ ۶۵ و رسالہ پلیز آف دی کروٹن مولفہ بالکنس صاحب جلد باب ۵ دفعہ ۴۲ - بذریعہ رشوت کے سرکاری ملازمت حاصل کرنے کی کوشش کرنا بد بریلینی ہے مقدمہ ملکہ مغلہ بنام داگن (۱۶) ملاحظہ طلب ایک وجہ یہ ہے کہ بعد اس طرح سے نالایق امتحان کے ہاتھوں میں پہنچ جائے ہیں جیسا کہ بالکنس صاحب نے اپنے رسالہ پلیز آف دی کروٹن میں بیان کیا ہے یہی امر وہاں بھی ہو سکتا ہے جہاں بذریعہ غلط بیانات کے عہدہ حاصل کیا جاتا ہے مغرت از قسم عام ہے مقدمہ گنگ بنام پریٹن (۱۳) ملاحظہ طلب رسالہ جنرل دیو آف دی کرسنل لا صوفہ ۹۹ میں سرلی جیمس اسٹیفن صاحب لکھتے ہیں نقصانات اور بد چلنیوں میں مشابہت فوہی ہے ہر ایک داخل خلاف ورزی اور اس فرض کے سبب جو از روسے قانون یا کامن لاء کے عاید کیا گیا ہے اور بریلینی قسم ان افراد پر مشتمل ہے جنکا متعلق ہونا اس سے ظاہر کیا گیا ہے نہ لہذا کسی فرسٹ معین کے مثل اور سبب بطور بریلیم کیمبر کے مرتبہ کئے جاسکتے ہیں بلکہ بحوالہ عام اصول وسیع کے صفحہ ۵۹ میں مروج الیہ لکھتے ہیں فی الحقیقت مالش بد چلنی اور نالائقی نقصان لکھل سے تیز تر ہونے کے قابل ہے جہین ملکہ مغلہ مدعیہ ہو اور جہین بوجھ خسارہ کے سزاہت ہے یہ صحیح ہے جہاں تک کہ ضابطہ بریلیم کیمبر سے متعلق ہے اور کوئی معقول فرق لاین قانونی بد چلنی (جیسا کہ مذکور

(۱) - رپورٹ ایسٹ صاحب جلد ۲ صفحہ ۹۲ لکھنؤ ۱۰ - (۲) - رپورٹ برادر صاحب جلد ۴ صفحہ ۹۹ - ۲۴۹۹ -

(۳) - رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۶۳۴ لکھنؤ ۶۳۴ -

غلط حیلوں کے اسباب حاصل کرنا اور جو اہم کبیرہ کے بہت کم فرق سے بلکہ کوئی مقول فرق نہیں ہے لیکن اس سوال کا کہ کاسن لائین برطانیہ کیا ہے بمشکل کوئی بہتر جواب اس سے ہوگا کہ وہ ایک نقصان ہے جسکا استثناء سرکار کی جانب سے کیا گیا ہے۔

۹۹۹

ملکہ مندر

نام

نیشنل سائنس سائنس

گنتیش دولت

ت

ہماری رائے میں اس نوبت مقدمہ پر اس بحث کا تعقیب کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا وغایا کوئی دوسرا جرم کیا گیا ہیں وجوہ ہم حکم رہائی کو جو دلیما سشن جے نے اس میں مقرر کیا منسوخ کرتے ہیں چونکہ عمومی البتہ یہ دلیل کو صرف قانونی بحث پر نہیں کیا ہے جسکو چھپے تجویز کیا ہے اور نیز تجویز کرنے دہ کے تابع اختیار سماعت ارضی کے جو اس وقت پر پیش کی گئی ہے لیکن جو کسی قدر واقعات پر مبنی ہے لہذا اب ہم حسب دفعہ ۴۲۳- مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہدایت کرتے ہیں کہ اپیل قیدی کو سشن جج از سر نو تجویز کریں ایسے حکم کی نسبت ہم ایک نظر مقدمہ گورنمنٹ بنگال بنام گوکل چندر چودھری (۱) پاتے ہیں مقدمہ مذکور سب مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ہے لیکن ہماری یہ رائے ہے کہ عبارت متعلق تجویز مندر بہ مجموعہ حال دفعہ ۴۲۳- بہت وسیع معنی میں استعمال ہونی چاہئے اور تجویز مقدمات اپیل حسب مندر بہ دفعات ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵ اور بعض دفعات باب ۲۵ کو شامل کرتی ہے۔

حکم رہائی منسوخ کیا گیا اور ہدایت کی گئی کہ اپیل کو سشن جج از سر نو تجویز کریں۔

نوٹ - فیصلہ ذیل ریٹ صاحب جس دن نامہ بانی صاحب جس کا مقدمہ ملکہ مندر مندر بنام وٹل نراین (اپیل فوجداری نمبر ۲۰۰۰) محولہ تجویز صدر رہے۔

اپیل بد اسباب گورنمنٹ بمبئی نا اعلیٰ حکم رہائی صدر اس سیشن سشن جج پونا مقدمہ ملکہ مندر بنام وٹل نراین جوشی کے ہے جس پر از سر نو استعمال کرنے پہلی دستاویز کو بطور اصلی کے حسب دفعہ ۴۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں لکھا گیا لازم امتحان بلکہ مردس میں (جسکو ملکی امتحان کہتے ہیں) سلسلہ میں کامیاب ہوا اور سفت ہو سکی عمر ۲۳ سال کی تھی اور اس ریٹکٹ میں جسکو حکام سر ریختہ تعلیم نے ترقی کیا اس کی عمر ۲۳ سال کی تھی لکھی گئی فیصلہ ریٹکٹ میں جو لازم کے حوالہ کی گئی اس کی عمر ۲۳ سے ۲۰ بتیل ہونا معلوم ہوتی ہے یہ اور خود دستاویز سے ظاہر لازم تسلیم کرتا ہے کہ وہ ۲۳ برس کا تھا جب امتحان میں کامیاب ہوا اور یہ کہ اس نے اس مارٹیکٹ کو مدد اپنی درخواست نوکری کے صاحب کلکٹر کے پاس بھیجا۔

۱۸۵۹ء
ملکہ شہنشاہ
نام
کنیش کھانڈراو
کنیش دولت

اسٹینٹ سسٹن جج مسٹر اسٹوارڈ نے ملزم کو اسس بنا کر ہاکیا کرکے اس نے صاحب کلکٹر کو فریب دینے کے لئے بذریعہ غلط بیان اپنی عمر کے کہ اسکو ملازمت سسکار می میں قبول کرے پتہ کی تاہم وہ صاحب کلکٹر کو فریب دہی کی حد تک نہیں پہنچا۔

امور غور طلب یہ ہیں۔

(اول) آیا اس سارٹیفکٹ میں جو ملزم کو دیا گیا ہے اسکی عمر ۲۳ سال چنان کی گئی ہے جو بعد ۲۰۰۰ میں تبدیل کی گئی۔

(دوم) آیا ملزم حسب دفعہ ۴۴ مجموعہ قریبات ہند (ایکٹ ۱۸۵۷ء) کے مجرم استعمال کرنے کے قابل ہے۔

در نسبت واقعات مقدمہ سسٹنٹ جج نے صاف طور سے تجویز کیا ہے کہ عدد ۲۳ ہیریٹک کی کے ۲۰ بنایا گیا اور یہ کہ وہ صاحب کلکٹر کے پاس پینسے سے قبل تبدیل کیا گیا قطع نظر اس بحث کے کہ کیا ایک شخص کو جعلی دستاویز کے استعمال کرنے میں اعراض دہانی کے لئے ذمہ دار ہونا چاہئے یہ ضرور ہے کہ اعراض خود جاری کرنے اس امر کا ثبوت ایسا ہونا چاہئے کہ حسین کو فی طلبہ معقول منورے کہ کار سازی یا تبدیلی فعل ملزم ہے یا یہ کہ وہ اس سے واقف ہے۔

”عمر ملزم جیسا کہ اسکو خود تسلیم ہے بتاریخ سارٹیفکٹ کے ۲۳ سال کی متی نقل کاغذ موجود دفتر میں ۲۳ سال مندرج ہے چونکہ اسکو تہیہ کی فکر ہوگی جب وہ شریک امتحان ہوا اور جگہ کا پتہ سے وہ پاس ہوا تھا لہذا سارٹیفکٹ کو اس نے بہ احتیاط کافی ضرور دیکھا ہوگا کہ جس سے اسکو معلوم ہو کہ آبا اسکی عمر ۲۳ سال مندرج ہے یا ۲۰ سال اگر اس میں ۲۰ کا عدد تھا تو وہ اسکو فوراً معلوم ہو جاتا اور اسکو صحیح کرنا وہ ایک مختصر دستاویز تھی اور یہ یقین فرم کیا جاسکتا کہ عدد اسکو نہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اسکو ملی یا جبکہ اس نے اسکو صاحب کلکٹر کے پاس پہنچا صرف ممکن نتیجہ یہ ہے کہ عمر ملزم اس سارٹیفکٹ میں ۲۳ مندرج تھی یہ اسکا فرض بجانب عوام الناس تھا اور اسکا ذاتی نفع بھی تھا کہ سارٹیفکٹ کو بے نقص کہتا وہ صرف اسکی منفعت کے لئے تبدیل کیا گیا لہذا یہ تجویز ہونی چاہئے کہ خود ملزم نے رد و بدل کیا یا کسی کی ترغیب اور ظاہر الغرض ترغیب دینے صاحب کلکٹر کے نسبت باور کرے اس امر کے کہ وہ اپنی اصلی عمر سے کم ہے جس سے اسکو زیادہ زمانہ ملازمت سرکاری کا دیا جاسے مسٹر ایٹلے نے سخائب ملزم کے یہ بحث کی کہ حسب مراد دفعہ ۲۴ مجموعہ قریبات ہند کے

نظارہ فوجداری

جلد ۱۳

۳۴

کوئی بددیانتی نہیں تھی اسوجہ سے کہ ملزم کو اگر کوئی عہدہ بھی ملتا تو اسکو اپنی کارکردگی کی مرمت
اجرت ملتی لیکن اگر تبدیلی فریبائی گئی تو وہ واسطے اعزاعن دفعہ ۴۶۴ کے کافی ہے جیسا کہ
تشریح رک، سے ظاہر ہے اور اس تشریح سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ محض ایک جوئے کے لئے
جالی عین سے قیاس فریب کا ہوتا ہے بی ملنگ صاحب جس نے یہ تجویز کی کہ حبس کو ایک حد تک
گذری کہ فریب سے نیت دغا دہی مراد ہے یہ امر غیر فریبی ہے کہ خود اس فریق کو کوئی
امید لغو ہو یا عداوت دوسرے کی جانب ہو مقدمہ ہے کرائٹ نام کر بری (۱) ملاحظہ طلب
نسبت تاثیرہ دفعہ ۴۱۱ کے واضح ہو کہ تشریح رک، دفعہ ۴۶۴ کی ایک دفعہ سے دیسی جہا
متعلق ہے جیسی کہ دوسری سے صاحب کلانہ کو ترغیب دینا اسلئے کہ ایک معاہدہ واسطے تقرری
اس شخص کے بطور کارکن باعتبار ترغیب جلی ساریفلٹ کے کیا جاوے کہ وہ پچیس سال کی عمر سے
زائد نہیں ہے مقدمہ کو دماغی نمبر ۴۴ کرنا ہے۔

یہ مقدمہ بہت صحیح طرح سے داخل ترین استعمال کرنے جلی دستاویز کے ہوتا ہے۔
لہذا ہم حکمرانی صدرہ اسسٹنٹ سشن جج کو منسوخ کرنے میں اور یہ ہدایت کرنے میں کہ
ملزم کی از سر نو تجویز کی جاوے۔

۲۴۔ جون ۱۹۷۷ء

۹۰۰۰
- کلکٹر
بنام
جنرل کنیش کھانڈراؤ
تذہب کنیش دولت

اجلاس کامل

صیفہ نگرانی فوجداری

بانلاس سرپارس صاحب نیٹ چیف جسٹس دیلی صاحب جسٹس واسکاٹ صاحب

جسٹس ناٹابھائی ہریاس صاحب جسٹس

بمعاہدہ درخواست کنیشن ناراین سائے +

۱۹۹۹
۲۸ جنوری
سوکا بکریٹ
۵۴

مجموعہ ضابطہ فوجداری راکٹ (۱۸ شہ ۴) دفعہ ۴۰۲- ڈسمسی استغاثہ محبثیت کا اختیار تیزی
نوعیت اور حد اختیار تیزی مذکور کی۔ وجہ کافی کے معنی مستفیث کی غرض۔

محبثیت کوئی استغاثہ حسب دفعہ ۴۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری راکٹ (۱۸ شہ ۴) ڈسمس نہیں کر سکتا تاہم

مستفیث کا اظہار اس غرض سے نہ لے کر آیا بادی النظرین شہادت کسی جرم فوجداری کی جسے یا نہیں اپنے

اختیار تیزی حسب دفعہ ۴۰۲ کے استعمال کرنے میں محبثیت کو چاہئے کہ اپنی رائے پر اس غرض کے خیال کا اثر

نہ لے لے جسکی وجہ سے مستفیث نے معاملہ پیش کیا ہو نہ کسی ایسے اور خیال کا جو ادون واقعات سے باہر ہو

جو مستفیث نے بنائیدہ ہے استغاثہ کے پیش کئے ہوں۔

۵۹۱ ایک شخص مسیحی ہمنٹ راؤ جاگیردار کی نسبت تجویز محبثیت ضلع پونا نے بابت لینے رشوت کے

حسب قعات ۱۹۲ و ۴۰۲ مجموعہ تعزیرات ہند کے کر کے جرم ثابت قرار دیا درشتاے او کی تجویز کے چند

معاملت داران نے شہادت بطور استغاثان بطور گواہان ثبوت کے تسلیم اس مر کے دی کہ ادھون

بذریعہ اس رشوت کے جو ہمنٹ راؤ کو بطور انعام کے بابت اس امر کے دی گئی کہ اس نے اپنا

ذاتی دباؤ مشرٹے کی کراؤ صاحب کشن مال سی ٹی کے ساتھ نامبر دگان کے فائدہ کے لئے

استعمال کرتی عمدہ اور تبدیلی ایک ضلع سے دوسرے ضلع کو حاصل کی تھی۔

بعد تجویز ثبوت جرم نسبت ہمنٹ راؤ کے جب کہ تحقیقات ردیر و اپیشل کمیشن کے بابت اپنا

الزامات رشوت ستانی کے جو مشرکرا فرڈ پر لگائے گئے تھے ہو رہی تھی ایک شخص مسیحی کنیشن ناراین سائے

نے ایک استغاثہ عدالت محبثیت ضلع پونا میں بالکشن گو بند سندیکرا اور پانچ دیگر معاملہ داران پر ہونے

بوقت تجویز نسبت ہمنٹ راؤ کے شہادت دی تھی کیا اور الزام عانت رشوت ستانی کا حسب دفعات ۱۶

مقدمہ نگرانی فوجداری نمبر ۱۹۹۹ شہ ۴

اشخاص نے مسٹر منت راؤ کو دینا بیان کیا ہے اوسکو اونکی حیثیت سرکاری سے کچھ تعلق نہیں صرف اوس صورت میں کہ جب کوئی ملازم سرکار خود ناجائز یا بااحتفاظ لیتا ہے منظوری گورنمنٹ کی اوسپر استغاثہ کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے لیکن مقدمہ ذرا میں صورت بالکل خلاف ہے اور اسوجہ نسبت ان اشخاص کے قانوناً تجویز بابت اون جرائم کے جسکے وہ اسطرح مرتکب ہوئے ہیں طبقاً ریاست کسی شخص کے۔ گو وہ ایک شخص عام ظالین سے ہی ہو عمل میں آسکتی ہے۔

۲۔ علاوہ برین کارروائیات مذکور کے ملاحظہ سرسری سے ہی شخص یہ باور کیا کہ ان اشخاص ناگورنمنٹ بمبئی اور اسکے عہدہ داران نے یہ اطمینان کر دیا ہے کہ اونکی نسبت تجویز بابت جرائم مذکور کے نہ کی جائیگی نوعیت اور شرائط کسی ایسے اطمینان کی کچھ ہی ہوں اگر کوئی ایسا وعدہ اون ساتھ حکام نے کسی طرح کیا ہو، مگر بلحاظ قانون موجودہ کے کوئی ایسا حکم قانونی معلوم نہیں ہوتا ہے جسکی مدد سے گورنمنٹ مجاز عمل میں لائے کسی ایسے اختیار کی ہوسکے بخلاف اسکے قانون میں نہایت صراحت کے ساتھ یہ مندرج ہے کہ شرائط معافی مجرمان گنہگار ان سے ساتھ صرف صورتاً خاص اور شاذ میں کبھی سکتیں ہیں۔ یعنی صرف ایسے مقدمات میں جو صرف قابل تجویز عدالت سشن کے ہیں۔

۵۹۳ میں نہایت احتیاط اور صبر کے ساتھ کارروائیات مذکور اور سلسلہ واقعات مابعد متعلقہ کارروائیات مذکور کو دیکھتا رہا ہوں اور میں معمولی طرح پر امید کرتا تھا کہ عین بعد تجویز ثبوت جرم مسٹر منت راؤ کے گورنمنٹ اور حکام باختیار مجسٹریٹ ضلع ذرا اس امر کی تدبیر کرینگے کہ اشخاص مذکور بعض تجویز نسبت الزامات مذکور کے اپنے رویہ و پیش کر لیں لیکن اس معاملہ میں میں بالکل ناامید ہوا لہذا محض پوجہ خواہش و عدل و انصاف کے تعظیم تمام میں یہ استغاثہ رویہ عدالت ذرا کے پرنسپل اسد عا پیش کرتا ہوں کہ یہاں مہربانی ان چہ کس بلزمان پر بابت جرائم مذکور کے وارنٹ جاری کئے جائیں اور اونکی تجویز بابت الزامات مذکور کی جائے اور مطابق اسکے سزا دی جائے۔

گنیش ناراین ساتے

دکان دار متصل واڈا ابٹکر واقع

شکر دار تہیہ

مقام پونا سہراکتوبر ۱۸۸۷ء

مجسٹریٹ ضلع نے بلا لینے اظہار مستغنیہ ملاحظہ اوس شہادت کے جو گورنمنٹ راؤ کے

مقدمین قلمبند ہوئی تھی حکم ذیل صادر کیا۔

”چونکہ عدالت کی رائے میں وجوہ کافی استقدمین کارروائی کرنے کے لئے نہیں ہیں لہذا استغاثہ حسب دفعہ ۴۰۰ مجبوراً ضابطہ فوجداری ۱۸۹۷ء کے ایکٹ ۱۸۹۷ء دسس کیا جاتا ہے۔“

ایک ڈویژنل منیج بائی کورٹ نے جس میں یہ ڈیوڈ صاحب جسٹس و جارجین صاحب جسٹس اجلاس فرماتے، استعمال اپنے اختیار نظر ثانی کے تحت ایک رپورٹ ترمیم وجوہ دسکی استغاثہ کے طلب کی اس رپورٹ میں مجسٹریٹ نے وجوہ ذیل بابت دسسی استغاثہ کے لئے تحریر کی۔

”استغاثہ قبل اوس کے پیش کیا گیا کہ جب یہ امید کی جاسکتی تھی کہ جن مقدمات میں جو زیر تحقیقات تھے شہادت کرافز کمیشن کو حاصل ہوگی جن مقدمات میں کہ اون اشخاص کا جنکی نسبت استغاثہ تھا قیاساً بطور گواہان کے اٹھارہ ہونیوالا تھا اور استغاثہ مذکور ایک ایسے شخص نے پیش کیا تھا جسکو ظاہر کوئی وجہ خود اختیار کر لینے خدمات پبلک پراسیکیوٹر کی نہ تھی بجز اس اظہار مندرجہ کے کہ وہ خواہش عدل و انصاف ہونے کی رکھتا تھا۔“

مقررہ اوسیوقت کے کہ جب مستغیث نے اپنا استغاثہ اصراراً پیش کیا میرے پاس جنٹی رجسٹری شدہ پیشی استغاثہ مذکور کا ہونے کا پتہ نہ تھا۔

اون حالات سے جن میں استغاثہ مذکور داخل کیا گیا میرے دل میں ایک شبہ قومی پیدا ہوا کہ استغاثہ مذکور ٹینک نیٹ نہیں کیا گیا ہے اور غرض مستغیث یا اوس شخص یا اون اشخاص کی جنکی ترمیم سے اس نے استغاثہ کیا ہے تھی کہ اون گواہان کی تحریف کرے جس پر قیاس کیا جاتا تھا کہ اون کارروائیاں میں جو روبرو کرافز کمیشن کے پیش تھیں مدعی کو استدلال بتا میں نے یہ تصور کیا کہ اگر میں کوئی کارروائی مزید بر طبق استغاثہ مذکور نہ تو یہ ایک استعمال عام لانا اختیار کرے گا۔ میں یہ بھی تحریر کرتا ہوں کہ بعد کو تائید اوس شبہ کی جو مج کو نسبت غرض استغاثہ کے ہوانہ دہنایت صریح خواہش مستغیث یا اون اشخاص کے جو ادھر کے شریک تھے ہوئی کہ اوسکو فوراً مشہور کر اٹھیں اور الزام مذکور گواہان مذکور پر جب تک ممکن ہو قائم رکھیں۔

۴۔ اکتوبر کی صبح کو استغاثہ مذکور ہونا کے ایک اخبار (کن ہیرالڈ) میں شہر کیا گیا کہ کوئی رپورٹر اوسیوقت موجود نہ تھا جب استغاثہ مذکور میری عدالت میں پیش کیا گیا تھا اور صرف یہ نہیں کیا گیا کہ اوسیوقت استغاثہ شہر کیا گیا بلکہ اوسکے شامل ایک اعتراض نسبت حکم دسسی استغاثہ کے بھی تھا یہ اعتراض مستغیث نے اصراراً بذریعہ ایک وکیل کا پیش نہیں کیا تھا بلکہ بذریعہ

نظام فوجداری
جلد ۱۳
صفحہ ۱۳۷

ڈاک کے سہی ہوتا اور جکو چند گنٹھ بعد شہر ہونے کے ملا رہا تھا۔

۱۹۰۶ء
میرا دل درخواست
کنیت ناراین ستا

دوسرے روز (۲۶) تاریخ میرے پاس بذریعہ ڈاک کے ایک اور تحریر یہی آئی جو منجانب مستغنیہ کے معلوم ہوئی تھی جس میں مجھ سے یہ استدعا کی گئی تھی کہ میں دوسرا پرچہ کوئی ہیرا لڑکا کا ملاحظہ کروں اور اس میں نقل اوس جٹپی کی بغور پڑھوں جسکی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ مسٹر نارٹن وکیل مدراس کو بدین درخواست لکھی گئی تھی کہ میرے روبرو حاضر ہو کر مقدمہ کو درمیں بحث کرے اور مزید بیان مجھے یہ استدعا کی گئی تھی کہ نسبت درخواست مزید کے جو مستغنیہ نے کی ہے تا وقتیکہ اوسکی جانب سے کونسل حاضر نہ ہو کوئی حکم صادر نہ کروں۔

اُسو وقت سے میرے روبرو کوئی درخواست مزید معاطلہ کو درمیں پیش نہیں کی گئی ہے۔ برطبق پہونچنے اس رپورٹ کے اے کی کورٹ رپورٹ و صاحب جسٹس و جارجین صاحب جسٹس نے اطلاعاً محبت بنام ملزمان جاری کئے کہ وہ وجہ اس امر کی ظاہر کریں کہ جسٹس کا حکم شعریہ سمی استغناء منسوخ کیوں نہ کیا جائے۔ وکیل سرکار اور مستغنیہ کو سہی اطلاع سماعت مقدمہ کی دی گئی۔

مقدمہ کی بحث روبرو اجلاس کامل کے جس میں صاحب جسٹس وکیل صاحب جسٹس و اسکاٹ صاحب جسٹس و ناٹا بانی ہریاس صاحب جسٹس و اجلاس فرماتے ۲۸ جنوری ۱۹۰۶ء کو ہوئی۔

جارجین و جکو مسٹران ٹل و اہمہ و فری و ٹکلس نے ہدایت کی (منجانب ملزمان واسطے ظاہر وجہ کے حاضر ہوا۔

راؤ صاحب دی این منڈلیک ہی واسطے ظاہر کرنے وجہ کے منجانب ملزمان ہرگز حاضر ہوئے مستغنیہ حاضر نہیں ہوا۔

جارجین۔ استغناء کلیتاً اظہارات ملزمان بہ مقدمہ نہایت پر مبنی ہے بلکہ دل غدر یہ ہے کہ لاطلاہت مذکور سے کوئی جرم ظاہر نہیں ہوتا ہے میں عدالت سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ وہ اظہارات ملاحظہ کئے جائیں۔

ر صاحب جسٹس وکیل صاحب جسٹس۔ کیا ہکو اس امر کی ضرورت ہے کہ اس معاملہ میں بحث کریں ہمارے روبرو بحث یہ ہے کہ آیا مسٹر وکیل کا حکم صحیح ہے یا نہیں؟ جارجین۔ مجھ کو لازم ہے کہ بغیر مزق سے اپنے کولان کے نسبت اوس شہادت کے بحث

بھارتی حکومت
میں تیار کیا گیا

کہ وہ جسے استغاثہ نہیں ہے۔

[سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - مشرو ذوال - نے نسبت شہادت کے بحث نہیں کی ہے
سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - حاکم موصوف نے صرف یہ تحریر کیا ہے کہ
غرض استغاثہ کی یہ نیک نیتی نہیں ہے]

جاری ہیں - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اذروے اظہار کے کوئی شہادت جرم کی نہیں ہے مثلاً
سندیکر کا مقدمہ دیکھو۔

[سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - بحیثیت عدالت نظرائی اجلاس فرما ہیں ہم
یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ آیا مشرو ذوال کو باوجود انظر میں کوئی مقدمہ معلوم ہوا یا نہیں اور ہم
یہ نہیں چاہتے کہ کوئی اسے نسبت امر ہمارے کے ظاہر کریں]

جاری ہیں - میں یہ عرض کرتا ہوں کہ طزمان کے طریق عمل سے کوئی جرم قائم نہیں ہوتا مثلاً
رشوت از خود نہیں دی نہ منت راو منے اون سے نہ بدستی رشوت لی لہذا وہ مجرم کسی جرم
کے نہیں ہیں لارڈ میکالے صاحب اور دیگر کشنران نے جنوں نے نسبت محبوبہ لغزیرات کے
رپورٹ کی اپنی رپورٹ میں یہ تحریر کیا ہے کہ جب کوئی ایسا شخص جس سے رشوت طلب کیا
رشوت سے تو اوپر استغاثہ نہیں کیا ہونا چاہئے "کشنران" نے یہ تحریر کیا ہے کہ ایسے شخص
کو سزا نہیں دی جانی چاہئے۔

[سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - یہ محبوبہ میں داخل نہیں ہے]
جاری ہیں - میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ محبوبہ میں نہیں ہے میں اسکا حوالہ زیادہ تر بطور ایک
کے دیتا ہوں کہ جسکی عدالت بہت تعظیم کر گئی۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - ہم کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ کوئی
اور شہادت نہیں ہے ممکن ہے کہ منت راو نے کہے کہ طزمان او سے پاس خود اپنی مرضی سے گئے
اور رشوت از خود ہی ہم کس طرح یہ کہہ سکتے ہیں کہ یا اسی انتظار میں کوئی مقدمہ نہیں ہے]
جاری ہیں - اطلاع میں کسی اور شہادت کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ اطلاع کو دیکھیں جس
با وہ آپ نہیں جاسکتے۔

[سارجنٹ صاحب چیف جسٹس - انکو لازم ہے کہ اسکو واسطے نفی
محشریت کے چوڑیں]

۹۹۹
بجاء درخواست
تفیس ناما میں ملتا ہے

جاذبہ زمین۔ اگر حکام عالی مقام کی یہ رائے ہے کہ زمین نسبت امرڈاکو کے عدالت بڑا زمین بحث
نہیں کر سکتا تو زمین دیگر امور کی نسبت بحث کر دھنگا میرا دوسرا عندیہ ہے کہ بموجب دفعہ ۱۴۱ البتہ
شہادت کے برہنہ ہے اوس جواب کے جسکے دیئے پر گواہ مجبور کیا جائے اور اس پر استغاثہ نہیں کیا
جاسکتا و کچھ مقدمہ کے مقررہ فیصلہ میں غلطی نہ ہو (۱)

[سارا جینٹ صاحب پرفیکشنس :- ایک ایسا عذیبہ جو روبرو مشروٹ وال کے کیا جانا چاہئے]

بارڈین - میرا اخیر عذر یہ ہے کہ مجسٹریٹ نے استغاثہ کے دس کرٹے میں ماطلاہ استعمال اختیار کرنے کی کارہائے حاکم موصوف نے اطلاعات ملزمان کے نہمت راؤ کے مقدمہ میں قلمبند کئے تھے اور مثلاً الیہ کہ کل معاملہ سے بخوبی واقفیت تھی جو مجسٹریٹ نے اخذ کیا ہے وہ صحیح ہے یعنی یہ استغاثہ مذکور بغرض تنجوعین دائر کیا گیا تھا مسقینٹ ایک عام شخص کم رتبہ ہے اور انکی خاص غرض یہ تھی کہ گولان کی سخیفت ہو اور وہ قریب قریب اوس وقت گرفتار کئے جاویں کہ جب وہ روبرو گرفتار و کیشن کے شہادت دینے کو جلتے ہوں میں یہ عرض کرتا ہوں کہ مجسٹریٹ کا حکم ایک حکم مناسب تھا اور حاکم موصوف کو یہ ہدایت سنیں ہوئی چاہئے کہ مقدمہ اس کارروائی فرم کرے۔

تجویز ایسا اس کامل ساجنت صاحب چیف جسٹس نے صادر فرمائی۔

سار جینٹ صاحب حقیقت حبش۔ اس مقدمہ میں برٹو صاحب حبش
 و جارج ڈین صاحب حبش نے باستعمال اختیار نظر ثانی عدالت ہذا کے ایک حکم پر مبنی
 صادر کیا کہ اطلاعاً مجاہد کی تعمیل بالکریشن کو وندرسندیکر و بلونت نارین وایر و ہما دیو کیشو کئے کر
 دراجنڈر گوپال جوارکر و نارین شام راؤ سات بھاتی پر اس عرض سے کیا جاسے کہ وہ وجہ اس
 کی ظاہر کریں کہ مجسٹریٹ کا حکم مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء مشرد سمسٹی استغاثہ سمسٹی گنیش نارین
 ساتے متونخ کیونچ کیا جاسے یہ بھی حکم ہوا اتنا کہ دیل سرکار اور مستفیث کو بھی اطلاع دیجاسے
 سماعت حکم نہ کر کے بجز طرمان کے جنگی طرک سے کونسل حاضر ہوا اور کوئی حاضر نہیں ہوا یہ حکم
 اس چٹھی کے صادر کیا گیا تھا جو ۶۔ نومبر ۱۹۲۸ء کو مجسٹریٹ ضلع پونا نے بھوجا اس تحریر برٹو
 صاحب حبش اور جارج ڈین صاحب حبش کے پہنچی تھی مجسٹریٹ یہ تحریر کے کہ اوس نے استغاثہ
 کو جو گنیش نارین ساتے نے کیا تھا کس طرح چلے کیا اوس چٹھی میں مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا کہ اوس

معاوضہ جو مست
گنیش تارا بن سہ

استغاثہ کو حسب دفعہ ۳۰ مجبوراً عطا بطور فوجداری (الیکٹ ۱۸۸۴ء) سرسری طور پر ڈسمس کیا گیا کیونکہ
حاکم موصوف کی رائے میں مقدمہ مذکور میں کارروائی مزید کرنے کے لئے کوئی وجہ کافی نہ تھے بطور
اپنے وجہ واسطے اسطور پر عمل کرنے کے محبٹرٹ منسلع نے یہ بھی تحریر کیا کہ اودن حالات سے جن میں
استغاثہ داخل کیا گیا میرے دل میں ایک شبہ قوی پیدا ہوا کہ استغاثہ مذکور بہ نیک نیتی نہیں کیا گیا
ہے اور غرض مستغیث یا اوس شخص یا اودن اشخاص کی جنگی ترغیب سے اوسنے استغاثہ کیا یہ تھی
کہ اودن گواہان کی تحویف کہے جنہرہ قیاس کیا جاتا تھا کہ اودن کارروائیات میں جو روبرو کر افری
کیشن کے پیش رفتیں مدعی کو استدلال تھا میں نے یہ تصور کیا کہ اگر میں کوئی کارروائی مزید پر طبق استغاثہ
ڈھکرون تو یہ ایک استعمال عاقلانہ اختیار تیزی کا ہو گا۔

ہم شروع میں یہ تحریر کرتے ہیں کہ محبٹرٹ استغاثہ کو حسب دفعہ ۳۰ ڈسمس نہیں کر سکتا تھا
تا وقتیکہ وہ مستغیث کا اظہار نہ لیتا اور نہ 'لوم ہوتا'، ہر کہ محبٹرٹ نے اوسکا اظہار نہیں کیا۔
اوس وجہ کے جو حاکم موصوف نے بابت ڈسمس کئے استغاثہ کے تحریر کی یہ ظاہر ہے کہ اوسنے اپنی رائے
پر اودن خیالات کا اثر ہونے و یا جو اودن واقعات سے پہلے علیحدہ جے جے مستغیث نے بتائید الزام کے
پیش کئے اور حاکم موصوف نے محض بر بنائے اوسل مر کے کارروائی کی جسکو حاکم موصوف نے دیگر
حالات سے اوس غرض کا ہونا قیاس کیا جسکی وجہ سے مستغیث نے معاملہ مذکور پیش کیا ہمارے
نزدیک حاکم موصوف ایسا کرنے سے اپنا اختیار تیزی سرسری طور پر ڈسمس کر نیکا اندر اودن حدود
کے جو اوس اختیار کے لئے اذروے دفعہ ۳۰ مجبوراً عطا بطور فوجداری (الیکٹ ۱۸۸۴ء) مقرر کی گئی ہیں
عمل میں لانے سے قاصر رہا یا میں اختیار مذکور اور اوس اختیار تیزی کے جو محبٹرٹ کو انگلستان میں
سمن یا وارنٹ جاری کرنے سے انکار کرنے کی نسبت جمل سے نہایت مشابہت ہے مقدمہ کی طرف اولت
جسکا حوالہ مقدمہ ملکہ مظفر بنام ایلمسن (۱) دیا گیا ہے ایک حکمائے عطا کیا گیا تھا اور حالیکہ محبٹرٹ نے
حکمناہ کے جاری کرنے سے اس بنا پر انکار کیا تھا کہ حاکم موصوف کے نزدیک ایک کوئش اس
امر کی پائی گئی کہ نفاذ ایک حق دہوانی کا بذریعہ عدالت فوجداری کے کرایا جاوے مقدمہ ملکہ مظفر
بنام ایلمسن (۲) جس میں الزام سازش بغرض نقص اس اور پوچھانے نقصان شدہ جیسانی کے
تھا جو ایک ایسے بلوہ پر مبنی تھا جو ایک جلسہ عام میں وقوع پذیر ہوا تھا اور محبٹرٹ نے سمن جاری
کرنے سے انکار کیا تھا عدالت کوئش پہنچنے سے جس میں کا کبرن صاحب جیف حبش و دیگرین عطا

(۱) لاہورٹ کوئش فیچ ڈیورن جلد ۱ ص ۲۰۴

(۲) لاہورٹ کوئش فیچ ڈیورن جلد ۱ ص ۲۰۴

۵۹۹
معاذ و درخواست
کنش نارین مانتے

جس ویلڈ صاحب جسٹس اجلاس فرماتے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ محبٹر ٹیون نے مسبب الفاظ چیف جسٹس صاحب ایکٹ ایسے امور کے خیال پر عمل کیا تا جو غیر متعلق اور غیر عدالتی تھا اور استعمال اپنے اختیار تمیزی کا بر بنا رہے اور واقعات کے جو اد کے روبرو پیش کئے گئے تھے نہیں کیا تھا اور مقدمہ کو بیع اس اظہار رائے کے اور محبٹر ٹیون کے پاس واپس بھیجا ویلڈ صاحب جسٹس نے یہ فرمایا (صفحہ ۷۷) جسٹس ان اس امر پر غور کرتا ہے کہ آیا شہادت بادی النظری کسی ایسے جرم فوجداری کی ہے یا نہیں جسکی وجہ سے حکام مدوح کی رائے میں مجرم نظر ہو کو جواب دینا ضروری ہو اور ہمارے نزدیک یہی نوعیت سے مقدمہ اس اعتبار تمیزی کی ہے جو محبٹر ٹیون کو حسب دفعہ ۲۰ نسبت تجویز کرنے کے امر کے ہے کہ آیا حاکم موصوف کو استغاثہ دس کرنا چاہئے یا نہیں کارروائی کرنی چاہئے الفاظ وجہ کافی سے محض اور واقعات سے مراد ہے جنگی اطلاع محبٹر ٹیون کو مستغیث کر کے اور اس امر سے مراد ہے کہ اور واقعات سے ایک بادی النظری قابل اعتبار بیان بمقابلہ ملزم ثابت ہوتا ہو وہ انظر ہر جنگی وجہ سے مستغیثان عمل کرتے ہیں خواہ مخواہ ضرور ہے کہ نہایت مختلف قسم کی ہوں اور اگر کوئی کوشش اد کے تجویز کرنے کی کہجائے تو ایک مبتدیع اور خیالی گنجائش تحقیقات کی پیدا ہوگی محرم مجموعہ منابطہ فوجداری کی یہ ہے کہ ایک ذریعہ واسطے مزا اور اشخاص کے مقرر کیا جائے جو مجرم خلاف اصلی قانون فوجداری کے ہوں اگر یہ منشا ہو تا کہ محبٹر ٹیون صرف تحقیقات نسبت جرم نظر کے اوس صورت میں کرے کہ جب مستغیث کی اغراض ایسی ہوں کہ جنکو وہ پسند کر سکے تو ہیکو ایڈ کر نی چاہئے کہ بہت مختلف عبارت استعمال کی جاتی لیکن ہمارے روبرو دلیل کی گئی ہے کہ محبٹر ٹیون کو یہ اختیار تھا کہ قطع نظر بحث غرض مستغیث کے اوس اثر پر غور کرتا جو کارروائیات مزید کا اوس تحقیقات پر ہوتا جو مدعوہ کر اڈ کمیشن کے ہو رہی تھی لیکن تحقیقات مذکور ایک معاملہ کلیتاً غیر متعلق اور واقعات سے تھا جو جرم نظر سے تعلق رکھتے تھے اور اوسکو بدنیہ وجہ محبٹر ٹیون ہمارے میں اوس بحث میں داخل نہیں کر سکتا تھا جو اد کے روبرو پیش تھی مگر ہمارے روبرو یہ بیان کیا گیا ہے کہ محبٹر ٹیون کے روبرو شہادت میں صرف وہ اقوال تھے جو ملزمان نے اٹھائے تھے تجویز ہمنٹ ملکان میں کئے تھے اور اقوال مذکور بلحاظ دفعہ ۲۴ ایکٹ شہادت اٹھائے اور مصلحت قانون حال مجرہ ہند کے بطور بنائے کارروائیات فوجداری بمقابلہ ملزمان کے استعمال نہیں کئے جاسکتے تھے چونکہ محبٹر ٹیون نے مستغیث کا اظہار نہیں لیا لہذا یہ کہنا نامکن ہے کہ آیا کوئی اور شہادت تباہ اند استغاثہ کے موجود تھی یا نہیں اور یہ تحریر کیا جانا چاہئے کہ مستغیث کی بدو سری چہی موسومہ محبٹر

۹۰
معاذ گنیش
ناراین سائے

جبکہ وہ جہم جبکہ الزام لگا یا گیا ہو کامل اجزائے وارنٹ ہو تو قابل اجراء نہیں تو محض ریٹ کو چاہئے کہ باجود دست برداری استغاثہ کے تحقیقات بااختیار کرے اگر محض ریٹ موافق کے نزدیک کوئی جرم اور واقعات سے پیدا ہوا ہو جو استغاثہ میں منسلک ہیں۔

دفعہ ۱۰۸ مجبوسہ و ضابطہ فوجداری میں تفویضات قابل اجراء سے منسلک ہیں۔

تجویر ضمنی مستفیض الیہ گواہین ہیں جبکہ جواب دہ سے انکار کر کے ریٹ کی بابت حسب دفعہ

۱۰۸ مجبوسہ و ضابطہ فوجداری یا حسب دفعہ ۱۰۸ مجبوسہ و تعزیرات سزا دہانے

یہ استغاثہ گنیش ناراین سائے نے عدالت محض ریٹ ضلع پونا میں بنام مالکشن گووند پندیک اور باج و دیگر معاملہ اران کے دائرہ کار کے اندر اپنے نذر الزام لگا یا کر اور انہوں نے سرکاری عہدہ پر بطور ایک غیر رسمی نمائندہ واقعہ کار کے خریدنے کی جسکی نسبت بیان کیا گیا کہ اسکا دباؤ نے فی کرار فرود صاحب کٹنر مال سی ڈی پر تھا۔

استغاثہ مذکور ویدان صاحب محض ریٹ ضلع نے حسب دفعہ ۱۰۸ مجبوسہ و ضابطہ فوجداری یا حسب دفعہ ۱۰۸ ایس۔ ایس۔ ایس۔ کاٹنر مال سی ڈی کو ریٹ سے حکم و محسوسہ و ضابطہ فوجداری کے واسطے تحقیقات کے واسطے (۱) جب تحقیقات کے اندر سرخ کی گئی مستفیض سے اولاً عدالت میں حاضر ہونے سے اعذار کیا جب نامبر و آخر کار دو رو محض ریٹ کے حاضر ہوا اوستہ یہ درخواست کی کہ اسکا استغاثہ سے دست بردار ہونے کی اجازت دیجائے اور بیان کیا کہ اسکا واقعیت ذاتی اور واقعات سے منہیں ہے جو اس کے استغاثہ میں مندرج ہیں بطریق اسکے ایسٹ صاحب نے جو بجائے عدالت صاحب کے محض ریٹ ضلع مندرجہ ہوئے تھے مستفیض سے بہت طوالت کے ساتھ نسبت اور ان اعتراض کے جیسے اسکا استغاثہ داخل کرنے کی ترغیب ہوئی تھی اور نسبت اسکا ان اعتراض کے جسکی ترغیب سے وہ عمل کر رہا تھا سوالات کے مستفیض نے ان سوالات کا جواب دینے سے انکار کیا محض ریٹ نے اسکی نسبت یہ حکم دیا کہ ساتھ ساتھ ایک قید ہے اور استغاثہ کو واپس کیا۔

محض ریٹ نے وجوہ مندرجہ ذیل بابت جیسی استغاثہ کے تحریر کئے۔

تجویر واقعات کر میں نے نامبر و دست آخر کئے ہیں کہ اسکو اس معاملہ سے جسکی بابت اسکا استغاثہ ذاتی واقعیت کہجی نہیں ہے اور وہ خود اپنے استغاثہ کو صحیح طور پر نہیں پڑھ سکتا اور نہ ہی رسمی اور عدلیہ اور بعض دیگر اشخاص کے کہنے کے مطابق عمل کرتا ہے جبکہ اسکا اس کے مندرجہ کی جواب دہی تحقیق ذاتی ہے پس میرے دور کوئی شرارت یا دبی نظر کسی ایسے

۱۹۹۹ء
مباحثہ کنٹینر
تاریخ سائنس

جرم کو جہاد کی مہین ہے جس کا جواب دینا میری فہمیت میں مجرمان مظہر پر لازم ہو لیکن علاوہ ہمیں میری دانست میں میرے رد و رد کوئی استغاثہ نہ تھا کیونکہ حکام عالی مقام نے یہ تجویز کی ہے کہ استغاثہ بلا لانا مستفیٹ کے غیر مکمل تھا اور قبل اسکے کہ انکار لیا جاسکے مستفیٹ کے کارروائی کئے جانے سے انکار کیا اور وجوہ قبل واسطے ایسا کرنے کے ظاہر کئے۔

ایک اور وجہ دسمسی استغناء کا محسوس ہونے کے حساب ذیل تحریر کی۔

[illegible]

”البت نے تاجا وزیر منہرجہ ذیل تحریر فرمائیں۔“

اسکاٹ صاحب جسٹس۔ یہ استغاثہ عدالت محکمہ ریٹ منسلع پونا میں ایک شخص سے مل کر

ساتھ نے بنام بعض عہدہ داران ماتحت و اس کے اہل جنوں نے بقدر مرقعہ ہند بنام ہمنست راوشماوت
دوسری تہ اور استغاثہ اوس رہنماوت رہنے رہتا جو اونہوں نے دی تھی جسکی حفاظت خانہ عدالت خود

محکم دلائل سے مزین و متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں جو کہ مجسٹریٹ نے غلطی کی کہ اپنے فیصلہ پر خیالِ اعراضِ ستغینت کا اثر ہونے دعا عدالت نے

کی جیسے بائینین استغاثہ بطریق واسپی ایک اور محبٹر ٹیٹس کے رد و بر و پیش ہوا اور بہرہ دوسم ہوا اور کفر غلات
 ایا کورٹ نے ایک مرتبہ یہ طلب کیے ادا اب رد و رواور ڈوڈ ایا کورٹ ٹیٹس کے واسطہ فیصلہ کے

میش ہوئے ہیں، احتیاطاً غور کرنے اور کارروایات کے میری پاس ہے کہ محکمہ نے مقدر کی

سے متعلق ہے اور مجھ کو فضا بطور عبادت میں مندرج ہے میں نے کوئی ٹکے کسی قسم کی نسبت پر

کیا تھا اور نظراون واقعات کے جو بعد استغاثہ کے ادلائے تھے وہ نئے کے ظہور میں آئے تھے میرے

بجاء وکیل مارا
ساتھ

نزدیک بائی کورٹ کو فروغ نہیں ہے کہ باستعمال اپنے اختیار تیزی نسبت اور اختیارات نظر ثانی کے جو اسکواڈر سے دفعہ ۱۱۱ مجبورہ ضابطہ فوجداری کے غلط ہونے میں استغاثہ کو ایک تہ اور واپس بیٹھنے کی نہایت ضروری امر ہے کہ بھیج ضابطہ پر استغاثہ جات کی تحقیقات میں موبائل کیا جائے لہذا میرے نزدیک اس کا ظاہر کرنا ضروری ہے کہ میری ریسے میں کس جگہ پر اس کے اختیارات کیا گئی ہیں۔

۱۔ اس میں شک نہیں کہ شخص کو جسکو ارتکاب کسی جرم کا علم ہو جائز ہے کہ تحریک قانون کی بنیاد پر استغاثہ کے کمرے کو خود ادسکی ذات کو نقصان یا اثر جرم مذکور کے نہ پہنچا ہوا ہینین صاحب کی اہل سے عام نسبت قانون فوجداری صفحہ ۱۱۱ مقدمہ حال میں اس امر کا تحریر کرنا اہم ہے کہ جس جرم کا الزام لگا یا گیا ہے ایک جرم خلاف مصلحت عام کے ہے اگر معاملہ مذکور بابت محض فریب ذاتی ہے ہوتا تو شاید مجسٹریٹ ایسے سفیٹ کی تہذیب کی ماعت کرنے سے انکار کر سکتا تھا جسکو اور اشخاص نے بطور ذریعہ کے استعمال کیا جبکہ یہ منشا تھا کہ ایک عرض ہیجاسے کا ردوائی عدالت کے تین لیکن نہ حکم جرم خلاف قواعد عام خلاف کے ہے صرف راستی استغاثہ اور اس مقدار شہادت جرم پر جو اس سے ظاہر ہو غور کیا جانا چاہئے۔ کنگ بنام ایٹورڈ (۱) لہذا مجسٹریٹ نے یہ غلطی کی کہ اس امر کو کہ نقصان ذاتی سفیٹ کا نہیں ہوا اور سفیٹ محض ایک ذریعہ ہے واسطے دہمسی استغاثہ کے بطور ایک وجہ کافی تحریر کیا۔

۲۔ اب اس امر کا ذکر کیا جاتا کہ وہ دست برداری جسکی کوشش سفیٹ نے کی ایک وجہ دہمسی کی ہے یا نہیں وہ جرم جسکا الزام لگا یا گیا ایک مقدمہ قابل اہل سے وارنٹ ہے ورنہ قابل اہل سے سمع اور دفعہ ۱۱۱ متعلق نہیں ہے حسب دفعہ ۱۱۱ مجبورہ ضابطہ فوجداری کوئی مجسٹریٹ سماعت کسی جرم کی بطریق پہونچنے شکایت اور واقعات کے جسے جرم مذکور قائم ہوتا ہو کر سکتا ہے لہذا مجسٹریٹ کو اختیار تھا کہ بموجب دفعہ مذکور مقدمہ بنامین باوجود دست برداری استغاثہ کے کارروائی کرنا اگر حاکم موصوف کے نزدیک کوئی جرم واقعات مندرجہ استغاثہ سے پیدا ہوتا تھا بلا وہ بین حاکم موصوف نے از روئے دفعات ۱۱۱ نفایت مجبورہ ضابطہ فوجداری کے غلطی کی اگر مشاعرہ الیہ نے مقدمہ کو بار لینے اظہار سفیٹ اور جانچنے استغاثہ کے دہمسی کیا بائی کورٹ کلکتہ نے بمقدمہ بیان تہہ بنام سپراٹ (۲) یہ تحریر کیا ہے کہ از روئے دفعات مذکور مجسٹریٹ کو چاہئے کہ استغاثہ کو دہمسی

کرے (۱) اگر مجسٹریٹ کو از روئے ایمان مستغنیث (یعنی استغاثہ کے) معلوم ہو کہ کسی جرم کا ارتکاب نہیں ہوا ہے (۲) اگر مجسٹریٹ کو راستی بیان کا یقین ہو اور (۳) اگر جب تحقیقات فریہ حاکم موصوف کو معلوم ہو کہ واسطے کرنے کا ردوائی کے کوئی وجہ کافی نہیں ہے عدالت موصوف نے یہ فرمایا کہ یہ تین صورتیں ہیں جن میں مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ حسب دفعہ ۲۰۲ استغاثہ کو ڈسمس کرے۔ میں اس طے قانونی تقلید کرتا ہوں حاکم موصوف نے اس شہادت کو نہیں جانچا جس پر استغاثہ مبنی تھا حالانکہ کاغذات شہادت مذکور خود اسکی عدالت کے محافظ خانہ میں موجود تھے حاکم موصوف نے استغاثہ کو محض واسطے ڈسمس کیا (۱) کہ حاکم موصوف باور کرتا تھا کہ مستغنیث کو کوئی وجہ اتنی واسطے شکایت کے نہ تھی اور (۲) اسوجہ سے کہ حاکم موصوف نے باور کیا کہ مستغنیث نے اپنے آپکو ذریعہ اس امر کا بنایا ہے کہ اور اشخاص مستغاثہ اس کے ذریعہ سے پیش کریں فیصلہ کرنے میں میرے نزدیک مجسٹریٹ نے اس تجویز بائی کورٹ کی پر دی نہیں کی جو اسکے پاس دسکی ہدایت کے لئے بھیجی گئی تھی۔

۲۔ بغرض متحقق کرنے اس امر کے کہ اصل مستغنیثان کون تھے مجسٹریٹ نے مستغنیث سے سوالات کئے اور جب اس نے جواب دینے سے انکار کیا تو اس نے نامبرہ کے قید کئے جانے کا حکم دیا مگر یہ سوالات اس اصل امر متعلق طلب سے غیر متعلق تھے کہ کیا کوئی مقدمہ بادی النظری جرم کا ثابت کیا گیا ہے یا نہیں بغرض اس امر کے ہی کہ مجسٹریٹ نے سوالات مذکور کو متعلق سمجھا اس امر میں بہت شک ہے کہ آیا حاکم موصوف ایسے مستغنیث کو جس نے از خود استغاثہ کیا جواب دینے پر مجبور کر سکتا تھا یہ تصور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ مستغنیث ایک ایسا گواہ ہے کہ جسکو جواب دینے سے انکار کرنے کی بابت از روئے دفعہ ۲۰۲ یا دفعہ ۲۰۳ یہ سبب و تہذیرات یا مجبورہ صناعہ فوجداری کے مندرجہ جاسکتی ہے مجھ کو کوئی ایسی صورت معلوم نہیں ہوتی ہے جس میں مستغنیث ادون احکام تہذیری میں داخل ہو سکے یہ حال قید کرنا ایک استعمال تیار اختیار تیزی کا تھا کیونکہ مجسٹریٹ کا کار منصبی محض یہ تھا کہ اس امر کو متحقق کرے کہ آیا مستغنیث نے بذریعہ اپنے استغاثہ کے ایک مقدمہ بادی النظری ثابت کیا ہے یا نہیں اور نیز کہ تحقیقات ادون اغراض اور وجہ کی کرے کہ جسے استغاثہ دایر کیا گیا اگر مجسٹریٹ اس قاعدہ کی پر دی کرتا جو تجویز اجلاس کامل معدومہ و جنورہ گذشتہ میں جب معاملہ بذمہ و بائی کورٹ کے پیش ہوا تھا قرار دیا گیا تھا تو حاکم موصوف صرف اس امر کا خیال

۶۱۸۹
بجائے کنیشن نا ہیں
ساتھ

مگر تا کہ یا شہادت بادی انظری کسی جرم فوجداری کی ہے جسکی جو ادبی حاکم موصوف کی رائے میں
مجران مظہرہ کو کرنی لازم تھی بائی کورٹ نے یہ تجویز کی کہ تو عینیت اور مقدار اوس اختیار تیزی
کی ہے جو مجسٹریٹ کو حسب دفعہ ۲۰۳ء حاصل ہے استغاثہ حاکم موصوف کے پاس معہ تجویز مذکور
غرض سے واپس بھیجا گیا تھا کہ انہیں مطابق قانون کے کارروائی کرے اور میری یہ رائے ہے کہ مجسٹریٹ
نے ایسا نہیں کیا لیکن بوجہ کارروائی صیغہ لکھ کر پوٹا و ماون دیگر واقعات کے جو بعد داخل ہوئے
استغاثہ کے ظہور میں آئے میرے نزدیک اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی کارروائی مزید نہ
خاص میں کی جائے مثل عدالت پونا میں واپس بھیجی جائے۔

جارج ڈوین صاحب جسٹس۔ میری بھی یہی رائے ہے میرے نزدیک ویسی ہی
غلطیاں متعلق منابط ایسٹ صاحب نے کی ہیں جیسی ویڈال صاحب نے اسی مقدمہ میں کی
تھیں جسکی نسبت اجلاس کامل میں ساجنٹ صاحب چیف جسٹس و بلی صاحب جسٹس واسکاٹ
صاحب جسٹس و ناٹا بہائی صاحب جسٹس نے ۲۸ جنوری گذشتہ کو ایک فیصلہ میں تجویز کی جو
بہت اہم ہے (۱) دونوں صدور تو ان میں نتیجہ غلطیوں کا ایک ہی بنے نسبت راستی استغاثہ کے
تحقیقات نہیں کی گئی ہے اور وہ اشخاص جن پر استغاثہ کیا گیا تھا آج تک تحقیقات جرایم رشوت
ستانی سے معذور ہیں کہ جسکی بابت استغاثہ تا قبل کرنے تجویز نسبت کارروائی مجسٹریٹ
کے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرے نزدیک غلطیاں مذکور زیادہ تر غلطیاں متعلق قانون میں اور نہ
غلطیاں رائے کی اور غلطیاں مذکور جزواً بسبب طریق مستفیث کے اور نیز جزواً بسبب اسکے
ہوئی ہیں کہ کوئی مفصلہ جات رپورٹ شدہ نسبت ان امور کے نہیں ہیں۔ کون استغاثہ کر سکتا
ہے اور کس قسم کی توجہ مجسٹریٹ کو اوس صورت میں عمل میں لانی چاہئے جب مستفیث کمون مزاجی
یا بجا طور پر کوشش میں امر کی کرے کہ کسی جرم شدید کے استغاثہ کی پیروی سے دست بردار ہو۔
بعض اس امر کے کہ تجویز نا میں کسی قسم کا ابہام نہ ہے اور کوئی موقع اون اشخاص کے حق میں
بے انصافی ہونے کا نہ ہو جسکی نسبت تجویز نہیں ہوتی ہے میں یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ میں اشخاص
مذکور کو محض ملزم ہی سمجھتا ہوں اور میری غرض یہ نہیں سمجھنی چاہئے کہ میں کیسٹر جریہ قیاس کرتا ہوں
کہ وہ ترکیب یعنی جرم کے ہونے یا کسی جرم کا ارتکاب ہوا ان امور کی نسبت تحقیقات نہیں کی
ہے میرے نزدیک غلطیوں مذکور کردہ توقع میں آنے سے عدالت پر یہ فرض ہو گیا کہ اظہار

مستند
بعضا مالیش نامہ
ساتھ

قانون کا نسبت دو امور مذکورہ کے کرے اور یہ امر باعث اسکا ہو گا کہ نسبت جرائم مذکور کے محض بطور
امرقانونی کے بحث کروں اور واقعات کو ملحدہ چوندون جرائم ماہ الاجتہاد یہ ہیں کہ عمدہ ہاے
سرکار بھی خرید کئے گئے اور اس امر سے صفائی عمل تسری میں فرق آتا ہے لہذا میں اس معاملہ کو کامل
طور پر قانون متعلقہ ضابطہ مقدمہ کرونگا اور ایسا ہی تصور کرتا ہوں جو غلطیاں متعلق ضابطہ کے ہوتی
ہیں وہ میرے نزدیک جزو اس میں سمجھ کر ہو مگر محشریٹ نے اس برائی پر غور کامل نہیں کیا جو
فہم ہاے الضاف میں داغ لئے سے پیدا ہوئی ہے۔

استغاثہ ثابت اعانت رشوت ستانی کے ہے استغاثہ مذکور تحریری اور مصفیہ ہے (نقد ان
حاکم و معلوم نے وہ استغاثہ پڑھا جو صفحہ اقبل ۵۹۱ میں مندرج ہے اور یہ فرمایا) جب وڈال صاحب نے
استغاثہ پڑا میں کیا ردوائی کرنے سے انکار کیا تب نسبت انکار مذکور کے عدالت ہڈائے تحقیقات کی
اور محکمہ احلاس کامل میں یہ ہدایت کی گئی کہ استغاثہ محشریٹ ضلع کے پاس اس لئے واپس بھیجا جاوے
کہ وہ اولیٰ نسبت مطابق قانون کے عمل کرے۔

ایسٹ صاحب کو جو بجاے وڈال صاحب کے محشریٹ ضلع پوتا مقرر ہوئے کستدر وقت مستغنیث
کے حاضر کرانے میں ہوتی جب وہ حاضر ہوا اور سننے یہ اسد عاکی کہ اسکو استغاثہ سے دست بردار
ہونے کی اجازت دیکھاے اور بیان کیا کہ اسکو واقعات سے ذاتی واقفیت نہیں ہے پس بحث
یہ پیدا ہوئی ہے کہ اگر ان حالات کے محشریٹ کا کیا فرم تھا۔

میری پٹاے ہے کہ محشریٹ کو کوئی اختیار نہ تھا کہ استغاثہ سے دست برداری کی اجازت
دیتا اور حاکم موصوف کو لازم تھا کہ امر ہڈائے مستغنیث کو مطلع کر دیتا مقدمہ ملکہ مظفر قیہر ہند بنام
لیلا و ہرم نے تجویز ذیل نسبت شکایت سرور کے صادر کی تھی محشریٹ کو حسب دفعہ ۴۴۴ مجھو عد
ضابطہ فوجداری کے یہ اختیار نہ تھا کہ اسکو مقدمہ میں جو مسماۃ پر تھا اعانت صلح نامہ کو سننے لگی جسے جرم
مذکور ایسا جرم نہ تھا جسکی نسبت محشریٹ حسب دفعہ ۴۴۴ معافی عطا کر سکے یا جس میں محشریٹ جاتا
استغاثہ سے دست برداری کی حسب دفعہ ۴۴۴ دیکھ کر کیونکہ مقدمہ حال میں استغاثہ ایک مقدمہ
قابل اجراء ہے نہ قابل اجراء کے سن دفعہ ۴۴۴ صرف ادون مقدمات سے متعلق ہے جن
میں چہ مینہ سے زیادہ کی قید کی سزا نہ دیا جاسکتی ہو اور کہ استغاثہ بابت جرم خیف قسم ہڈائے ہی
مستغنیث دست برداری میں نہیں کر سکتا ہے بخیر کے کہ وہ مجھو عد کا اطمینان کرے کہ وہ وجوہ کافی
ہیں لیکن استغاثہ مقدمہ حال میں بابت ایسے جرائم کے ہے جنکی بابت زیادہ سزا ہو سکتی ہے

بجاء پیشہ واریت
سلسلہ

اور جو واقعات کہ بیان کئے گئے ہیں او ان سے معلومت عامہ اور عدل گسٹری کو نہایت تعلق ہے
دیکھو مقدمہ وایٹ منور بنام فارلی (۱) و مقدمہ کیر بنام لیمکن (۲) پس از روئے قاعدہ مندرجہ قلم
کے اجازت اس رعایت کی کہ بین ہے جو دفعہ ۴۸ میں درج ہے اور بدینہ جو بطور ایک ٹیک
قانونی معاملہ کے خواہش مستغث کی بابت دست برداری کے غیر متعلق و غیر اہم تھی یہ تجویز ہوئی
ہے کہ البصورت منوئے درج کیے ہی گریڈ جوری کو جائز ہے کہ مجمع رائے مجرم ہونے کی ظاہر کرے
اگر اور شہادت سے تائید جرم کی ہوتی ہو جیسا کہ اجلاس کامل سے ظاہر کیا ہے غرض ضابطہ
کی یہ ہے کہ جرم کی منرا دی جائے میرے نزدیک جو کوشش کہ محبٹ پر کرنے وہ کل حالات مقدمہ
اور شدید ہونے جرم اور موجودگی یا عدم موجودگی اس امر پر جو بطور ثبوت بیان کیا گیا ہو منحصر
ہونی چاہئے یہ ظاہر ہے کہ بہت سے جرائم کی بابت اگر محبٹ پر او نکی تحقیقات سے مستغث یا
محجر کے خواہش دست برداری ظاہر کرنے پر باز رہے منرا نگی یہ بخوبی عیان ہے کہ
اس قسم کی خواہش نہ صرف اسوجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ وہ خبی یا وقت سے بچے بلکہ اکثر صورتوں
میں اسوجہ سے ہی پیدا ہوا ہوتا ہے کہ مستغث یا محجر سے استدعا لازم یا اس کے دوست کہتے
ہیں یہ ایک معاملہ ہوتا ہے تجربہ کا ہے۔ اس زمانہ کلکسب کا ایٹیلوٹ وٹین ہے اور
وڈ لبارڈ صاحب کے ایری ناک کا عہدہ جسٹس آف دی پیس زمانہ کلکسب کے صفحہ ۱۵۵ طبع
۱۹۰۷ء میں مندرج ہے جس میں بوقت ذکر کرنے اس باب کے کہ مستغث کو اس حکم کے دینے کی
کراستی استغث کی بابت حلف لے کیا وجہ ہے صنعت نے یہ تحریر کیا ہے۔ محکو تجربے سے معلوم
ہوا ہے کہ بلا ایسے حالت کے بہت سے محجر بے پروائی سے خلاف کسی بد معاش کے و بر جسٹس
کے بیان کرتے ہیں اور غالباً اپنا معاملہ مجرم یا اس کے دوستوں سے قبل اسکے کہ جسٹس مقدمہ
سماعت کرے کر لیتے ہیں یہ ایک وجہ اس کی ہے کہ مستغث کی ضمانت بوقت تجویز حاضر ہونے کے
لئے لیجاتی ہے یہ تحریر کیا جاسکتا ہے کہ او ان قوانین میں جو لارڈ کارن واس صاحب نے تقریباً
کے ہوئے اسٹریٹس سے صادر ہوئے کہ انہی اور شہوت متانی عہدہ داران کا کیا جاسے یہ حکم داخل
کیا تا کہ جو شخص عدالت مقامی میں حاضر ہوا اور اطلاع سے اس سے حاضر ہونے کی ضمانت کی ہے
محبٹ پر ملوں کو یہی حکم ہے کہ تو جس کے ساتھ عمل کریں اور نیز او ان قوانین کے نافذ کرنے میں ضمانت
تجزی عمل میں لائیں چنانچہ رو سے جرایم کی منرا دی جاتی ہے جسٹس آف رائٹ در خواست تحقیق

(۱) رپورٹ کسٹنس صاحبان جلد ۱۳ صفحہ ۷۱ (۲) رپورٹ کسٹنس جلد ۱۳ صفحہ ۷۱

سلسلہ
بہاؤ الدین ناریں
ساتھ

میں ایک شکایت یہ ہے کہ چند شدید مجرمان اٹون مزانوں سے جو انکو از رو سے قوانین و ضوابط سے
آپ کی اس سلطنت کے موافق چاہئے تھیں اسوجہ سے نہ کہ آپ کے چند عہدہ داران بلا زمان
متعلقہ عدل کستری نے بجا طور پر مجرمان مذکور کی نسبت مطابق قوانین و ضوابط سے انکو کئے گئے روٹی
کرنے سے انکار کیا یا باز ہے جناب ملکہ فخریہ دام اقبال کو اس معاملہ سے تعلق ہے کیونکہ جناب
محمد و ص کو اس امر کا دیکھنا لازم ہے کہ ان کے ماتحت حکام اپنا کار منصبی انجام دیتے ہیں اور ان کی کل
رعایا کا بخوبی اصفاف ہوتا ہے۔ ہرین بنام بش (۱۱) اگر صاحبان محبٹریت جب کہیں کوئی مستغنیث
چاہئے کہ دست بردار ہو یا جواب دینے سے انکار کرے تحقیقات کرنی چوڑ دین تو بہت سے
جو ائمہ بلا سزا بجا نیگے اور اس کا قائم رکھنا یا جایداد کی حفاظت کرنا دشوار ہو گا اور رعایا کو اکثر و حفا
ذلیل جو انکو سرکار سے ملنی چاہئے اور خود سرکار کے خلاف پوشیدہ یا ظاہر سازشیں وقوع پذیر ہوگی
ایسا اکثر ہوتا ہے کہ سرکار کو جرائم کی گرفت کرنے میں دقت ہوتی ہے اور بعض اوقات برہنہ سے
اشتبہ اعلیٰ کرنا پڑتا ہے اور اکثر ایسے ذلیل و سائل کو استعمال کرنا پڑتا ہے جیسے کہ گویا بان سرکاری
اور مخبران ہیں جو خود اپنے افعال و شرارت ظاہر کرتے ہیں اور اپنے ترکا جرم کو پھینا دیتے ہیں۔
سرکار بنام ڈیپسٹر (۲) چنانچہ اٹون عہدہ داران کو جنکے اختیار میں حفاظت امن سرکار سے کہیں لپی ہے
ایسے اختیارات دئے گئے ہیں کہ وہ توجہ اور گرم چوٹی کے ساتھ اس صورت میں اپنی عمل کر سکتی
ہیں کہ جب کوئی مستغنیث مافرنو محبٹریت ضلع اور دیگر محبٹریتان بعض بدجوئے یا جنگلو اختیار خا
ہئے گئے ہوں حسب دفعہ ۱۹ مجموعہ ضابطہ قوجداری برہنہ سے ایسی اطلاع کے جو کسی اور شخص سولے
اہلکار پولیس کے پونچنے یا برہنہ سے خود اپنے علم یا اس اشتباہ کے کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہے عمل
کر سکتے ہیں ایسا اس صورت میں کیا جاسکتا ہے جب ارتکاب کسی جرم خلاف عدالت عامہ کا
بذریعہ لگانے جو ملے الزام کے ملو ہوا و مدعی اوکی پیروی نہ کرے۔ قیفر بند بنام بچا (۱۱) محکوم
صاحب حبش کی اس ٹے معاملہ درخواست موذیرانہ رائے (۲) سے اتفاق ہے کہ یہ ایک حکم
قانون اسلئے ہے کہ سرکاری عہدہ دار اس امر کی احتیاط کر سکے کہ انصاف کی تائید کیجئے باوجودیکہ
وہ اشتباہ جن جنم غلط ہوں استغاثہ نہ کرنا چاہئے ہوں یا نہ کر سکتے ہوں اٹون اشخاص کو جنکو اختیار
عدالتی عطا کیا گیا ہے لازم ہے کہ قانون کو نافذ کریں گواہی یہ رائے ہو کہ اس مقدمہ میں جو انکے
روبرو پیش ہے اثر اسکا بجا ہوا اور گواہ کو از رو سے قانون اختیار ترمیزی حاصل ہو گا کیونکہ

(۱) ریڈھائیں ویکٹری صاحبان عہدہ مضمون ۴۳ دلائل (سلسلہ جدید) کو مبین پنج عہدہ ۴ صفحہ ۲۰

(۲) مستغنیثان موفدہ اہل صاحب عہدہ مضمون ۴۳ دلائل (سلسلہ جدید) کو مبین پنج عہدہ ۴ صفحہ ۲۰

۱۸۹۹ء
مہاراجہ کیشو نارای
ساتھ

برامول صاحب لارڈ سٹینس بمقدور ملکہ مظفر بنام شپ آف انکسٹوٹ (۱) کسی مجلس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ جسکو چاہے واسطے معاف کرنے یا دوسرے نالاش کرنے کے منتخب کرے اور خود ہی کو یہ نسبت مجلس دی جسکی ہی اختیار ملکہ حیدر منتخب کرنا کمتر حاصل ہے۔ تجویز لارڈ فیفیلڈ صاحب بمقدور سرکار بنام رود (۳) ملاحظہ طلب۔

میرے نزدیک تحریرات مندرجہ صدر سے لازم آتا ہے کہ محبرٹ ضلع کو چاہئے تھا کہ اسل مندرجہ متذکرہ استغاثہ کو بغرض دیکھنے اس امر کے ملاحظہ کرتا کہ آیا یہ سچ ہے یا نہیں کہ خود ملزمان سے ایسے بیانات لئے گئے تھے جو بطور شہادت جرم نامہ درگاہ کے استعمال کیا جاسکتے، یہن موجود ہوتا ایسی شہادت کا استغاثہ کی دفعہ ۴ میں بیان کیا گیا ہے محبرٹ کو لازم تھا کہ اس بغیر دفعہ ۱۳۲۔ ایکٹ شہادت محبرٹ سے ہند کی پیروی کرتا جو عدالت بذاتے بمقدور ملکہ مظفر بنام گینوسو بنا (۴) کی ہے جبکہ تجویز مذکور منوع نہیں تھی بجائے قائم کرنے کے نسبت اس امر کے کہ آیا ایسی شہادت موجود ہے یا نہیں اور آیا اسکی رو سے مقدمہ باوی انظر میں قائم ہوتا ہے یا نہیں محبرٹ نے تحقیقات سخت نسبت اور انموکھی جو مطابق تجویز احکامہ کامل کے متوافق تھے۔ میری مراد اسغرض سے جس سے سختی کو ترغیب دلا کر اسنے استغاثہ کی ہوئی تھی اور اسامان اشخاص سے جنہوں نے اسکی مدد ترتیب استغاثہ میں کی تھی اس امر کا تحریر کرنا اہم ہے کہ تجویز احکامہ کامل میں ذکر اور ان اقبالات کا کیا کیا ہے جو اور ان اشخاص نے جنہیں استغاثہ کیا گیا ہے تو تجویز ایک شخص صلی منت راؤ کے لئے اور یہ بحث ظاہر کی گئی ہے کہ آیا کوئی اور شہادت علاوہ اونکے تھی یا نہیں اسل اس مقدمہ کی خود عدالت محبرٹ ضلع کی ایک سلسل تھی اور خود اختیار اور فیصلہ ہند مقدمہ منت راؤ کا بصیغہ اپیل رو برکٹ ڈی صاحب شریج کے کیا اور تجویز صیغہ اپیل میں جسکو صاحب جج ذیل علم نے محبرٹ ضلع کے پاس بھیجا فقرہ مندرجہ ذیل درج ہے جس میں اور اشخاص میں سے چند اب الزام لگایا گیا ہے تین اشخاص کا ذکر ہے اور انکے نام مندرج ہیں پس کس طرح دایرہ وسار بنائی وجوہ شریک منت راؤ کے جرم مظہر میں ہیں جواب یہ ہے کہ اسوجہ سے کہ اونکا یہ بیان ہے کہ انہوں نے روپیہ دیا یا روپیہ دیتے ہیں مدد کی تشکیل (الف) متعلقہ دفعہ ۱۰۹ مجموعہ تقریرات ہند حسب ذیل ہے۔

زید بکر جو سرکاری ملازم ہے حق اسکی کے طور پر اسلے رشوت دینی کرے کہ کہ اپنے لازم منصبی کے انفاذ میں زید کے ساتھ کچھ رعایت کرے اور بکر اس رشوت کو قبول کرے تو زید نے اس جرم میں انفاذ کی جسکی تقریر دفعہ ۱۷ میں کی گئی ہے واضح ہو کہ گو اس اسے عدالتی کا یہ فتنہ تھا کہ اسکی رو سے

(۱) رپورٹ کونسل پیش ڈوئین جلد ۲ صفحہ ۴۵ (۲) رپورٹ کوہ صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۲ (۳) صفحہ ۶۲

مستند
ہوا کرتا ہے تاہم
ساتھ

تصدیق جرم ہائے جرمی اور ان اشخاص کا ہونا جسے جنکی نسبت بخود نہیں ہوتی مگر یہ ایک اطلاع
منجانب نشن نہ جس کے ایک عدالت ماتحت کو ہستی جو اسلئے کافی ہستی کہ عدالت موصوف یعنی مجسٹریٹ
منصوب تحقیقات اور جانچ مسل فکوری کی اوس وقت کرے کہ جب مجسٹریٹ ضلع کو اس امر پر غور کرنا مانتا
ہو کہ آیا یہ امر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے صحیح ہے یا نہیں کہ مسل فکوری میں ثبوت جرم مذکور کا موجود ہے
ایٹ صاحب کا حکم دھمسی کا جو دمندر جہ ذیل متعلق امر مذکور کے ہے حاکم موصوف نے نسبت
ستیفیت کے یہ تحریر کیا ہے اوسکو کوئی واقعات سوائے اوسکے معلوم نہیں ہیں جو اسنے اخبار
میں جڑے ہیں فعل مظہرہ اور ان اشخاص سے جبراً اسنے الزام لگایا اوسکو موصوف کوئی نقصان نہیں
ہو چکا اور نقصان غیر موجب یا رنج حواہ اس سے اوسکے دل پر چوٹ ہو چکی یا اوسکے ساتھیوں کا اعتبار
کہ ہو گیا یا نہ ہو گیا اسی خفیف قسم کا تھا کہ یہ امید نہیں کی جاسکتی کہ قانون اوس پر بحال کرے یہ قیاس
کیا جاسکتا ہے کہ اگر استغاثہ بابت بغاوت یا قتل عہد یا کسی اور نذر عظیم سرکار کے ہوتا مجسٹریٹ
یا وجود کسی حواہس ستیفیت بابت دست برداری کے استغاثہ سے یہ وقت گوارا کرے کہ اس امر کو
کہ آیا یہ امر واقعہ تھا یا نہیں کہ خود اوسکی مسل میں ثبوت جرم کا موجود تھا نسبت ایسے استغاثہ کے
بھی جو بابت کسی جرم عظیم کے ہو سکا اور کیا سکوئی شخص مکرر کرنا چاہتا ہو یہی کہا جاسکتا ہے اسی
طرح اگر کسی کو روک لیا جواسے دست اندازات کا جو اوسکے قبضہ میں ہوں بطور شہادت سمجھ کر
قلح ہو کر دیا جاسے یا اس سے یہ استدعا کی جائے کہ واسطے اپنے اطمینان نسبت اس امر کے کہ کوئی
نفس پڑی ہے چند قدم پہلے تو بخود اپنے شک نہیں بنے کہ وہ اسقدر آسان تو بہ عمل میں لایا گیا کہ شہاد
سنے انوس ظاہر کیا جو کہ اسنے عہدہ دار حفظ امن کے ذرا اطلاع نہیں کی مگر مقدمہ حال ایک
استغاثہ بمقابلہ بعض مجسٹریٹوں کے ہے جو بحیثیت معاملہ داران کے سوال جج ہی میں اور اختیار وسیع
بلا اپیل حسب ایکٹ مجبئی نہیں ہر شہادت عمل میں لاسے ہیں استغاثہ متعلق اس امر کے ہے کہ انوش نے
سرکاری عہد سے زید کے پس بحث یہ ہے کہ آیا یہ جرم ایسا خفیف مقصور ہونا چاہئے یا نہیں کہ مجسٹریٹ
کو جائز ہو کہ استغاثہ کو بلا کرنے بحث نسبت ایسی شہادت کے جس سے جرم ثابت ہونا: و اور جو نشن
رج نے نشان دی دھمسی کرے اب ہلکویہ: یکہنا چاہئے کہ از دو اسناد کے اس مبادی کی کیا جاسکتی
بمقدمہ ہرین بنام پیش (۱) لارڈ کیمبل جٹا لارڈ چیف جسٹس انگلستان نے ایک تجویز صادر کی
جس میں یہ قرار دیا کہ رعایا کو یہ حق حاصل ہے کہ جناب ملکہ مظاہر کے سکرٹری آف اسٹیٹ کو یہ درخواست ہے
کہ ایسے مجسٹریٹ کو موقوف کیا جاسے جو مجرمہ بد اعمالی کا ہوا ہے عدالت کو شس پہنچ کی یہ رائے ہوئی

۹۹۹ء
سیدنا محمد عیسیٰ خاں
ساجد

کہ رعیت کا حق یہ حق ہی نہیں ہے بلکہ اوپر فرض ہے کہ بد اعمالی کی تحقیقات کرانے اور سزا دلانے کا یہ صاحب نے فرمایا۔ مقدمہ حال میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس امر کے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ جبکہ منشائے جبر سے تعلق تھا اور اوپر فرض تھا بفرض اس کے ڈاکٹر میرسن نے بحیثیت محبشرٹ بطریق منظرہ بد اعمالی کی جملہ انتخاب کنندگان اور باشندگان قزوم پر اس امر سے ظہور کیا کہ جو میرسن نے بجائے بلوہ کا استدلال کرنے کے اسکی اشتغالک دی اور بجائے حفاظت جان مال و راق برود کے اوکو خطرہ میں ڈالا اوکو اس امر سے تعلق ہے کہ وہ تابع اختیار اس محبشرٹ کے ہیں جو اس طرح خلاف دزدی قانون کی کرے علاوہ برین اگر ڈاکٹر میرسن نے بحیثیت محبشرٹ کے ایسی بد اعمالی کی تو وہ قلمب ایک جرم کا ہوا اور ان اشخاص پر جنہوں نے بد اعمالی مذکور کہیں فرض تھا کہ نہ لید اور نہ جملہ معقول و سائل کے جو اوکے اختیار میں ہوں کو شل اس امر کی کریں کہ اوکے تحقیقات ہو کر سزا دی جائے فرض ذریعہ مجوزہ میں صرف ایسے فرائض قانونی پر محدود نہیں کیا جاسکتا ہے جبکہ نفاذ بندیدہ الزام تحریری یا لاش یا حکم نامہ میں نہیں کے کیا جاسکتا ہے بلکہ دوسرے فرائض اخلاقی و مدنی کہ جنگی تیسل غیر مکمل طور پر کرائی جاسکتی ہے داخل ہیں ایک طریقہ کار روانی واسطے اس جرم کے یہ ہوتا کہ ہم سے درخواست بذریعہ استغاثہ فوجداری کے کی جاتی اور یہ استدعا کی جاتی کہ مجرم کو سزا سے جبرانہ و قیدہ دی جائے لیکن ایک اور طریقہ اگرچہ نرم تر لیکن زیادہ براہ ہوتا ہے کہ مجرم بذریعہ جاری اور معمولی طریقہ کے کی جاتی اور مجرم کو عدالت فوجداری سے بلا صادر کرانے حکم سزا کے عہدہ سے برخاست کرایا جاتا اس ملک میں جہاں قانون اور آزادی و دونوں میں کل اشخاص جو ناما سف ہوں استدعا سے چارہ کار کر سکتے ہیں اور اطلاع بد اعمالی منظرہ کسی شخص کی ادا میں سے جنگو اختیار سے بجانب سرکار حاصل ہیں ادا اشخاص کو کیجا سکتی ہے جنگو اختیار سے اور جنگو یہ کار منصب ہے کہ اسکی تحقیقات کریں اور ایسی تہمیدیں میں لائیں جس سے اسکی ہر دفعہ میں اس کا استدعا ہو اس کے بعد میں ڈاکڑوں جو رات حکام عالی مقام پر یومی کونسل کا کرد لگا جو جاملہ گرانٹ (۱) کی گین جو اسی طرح کی ہیں یہ ایک قدیم اصول عدلی انگلیشہ کا ہے کہ محبشرٹ اور جیسے اشخاص جو جاملہ جو قانون کے پابند ہوں دفعہ ۴۴ (میکنا کارٹا) فرمان شاہی میں سلطان نے حسب ذیل وعدہ کیا ہے ہم کسی شخص کو سوائے ایسے اشخاص کے جو قانون سلطنت سے واقف ہوں اور جنگو منشائے ہو کہ اوپر کوئی عمل کریں جسٹس یا کانسبل یا شیپ یا بیلن مقررین

(۱) اس مقررہات پر یومی کونسل مولفہ مور صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ -

۱۲۰۹
تاریخ کنیشن قادیان
ساتھ

مگر گئیے بلا شک یہ مناسب ہے کہ جو شخص مجسٹریٹ پر الزام لگائے وہ عدالت میں اس طرح آئے کہ خود ادا ہو کر فی الزام نہ ہو لیکن یہ امر اوس صورت میں اہم نہیں ہے جب معاملہ ایسا ہو کہ وہ عامہ خلافین پر موقوف ہو کہ کتاب شاہ صاحب دربارہ اطلاع رسائی صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۳) گنگ نام لائیں اگر گنگ نام اسٹیشنڈ (۱۲) بمقام گنگ نام ہیورڈ لارڈ سنڈرلن صاحب جیسٹس نے بوقت منظور کرنے استغاثہ فوجداری بابت اگر اوی دربارہ تحقیق کرنے ایک ایڈورس کے برتناسے محض شہادت ایک شریک جرم کے جسکی تردید نہیں کی گئی تھی صورت مذکور اور صورت ضرب غیر سرکاری کے مہارت ذیل فرق کیا (صفحہ ۱۲)۔ پھر جرم نسبت مصلحت عامہ کے ہے اور ایک ایسے عہدہ سے تعلق رکھتا ہے جسکا کاروبار منصفی علاوہ دیگر کام۔ اس منصبی کے کاروبار نہیں ہے یہ فرق بہت اہم ہے جو جرم شدید ہوئے گا اندازہ کرنے میں عدالتیں علاوہ مقدار سزا کے دیگر امور پر اور اس امر پر کہ اگر عدالتوں بابت جرم مذکور کے مصلحت عامہ ہے یا نہیں نظر کرتی ہیں حالات مذکور پیش مقدمہ محو عہدہ کے بالخصوص بلحاظ مصلحت عامہ وغیرہ کیا جاتا ہے جسکے لئے لازم ہے کہ وہ اشخاص بے لوث ہوں جو عدل گسٹری کرتے ہوں عدالتوں کو نیکو رائے ان جرائم کو ایسا ہی تصور کریں جیسا کہ اوٹکو بار لیمنٹ شاہی اور اعلیٰ و اصناف قانون اور جناب ملکہ منظمہ کی جو کنیشن کمیٹی پر یو سی کونسل یعنی اعلیٰ ترین عدالت نے تصور کیا ہے۔ ایک مشہور مقدمہ میں فوجداری عہدہ ہا سے جوڈیشل کی ایک خلاف ورزی میکانا کارنا کی تصور کی گئی تھی جو (مجلد ۱۳) امر کے کہنے کی ضرورت نہیں ہے) ایک مجملہ اون قواعد کے ہے جس پر اطاعت رعایا خضر ہے (دیکھو تحریرات نازین صاحب جسٹس بمبائلہ امیر خان) وہ مقدمہ جرم کا میں جو ادا کرتا ہوں مقدمہ الزام بداعمالی ارل نیک کسفیڈ صاحب لارڈ ہائی چانسلر سو فوہ صفحہ ۱۲۲) بابت جرم کبیرہ وغیرہ کے تنازع جرم کی بابت ارل ہو صوف کی نسبت تجویز ثبوت جرم مطابق تجویز بالاتفاق ہوس آف لارڈس کے عمل میں آئی ارل ملزم نے بیان کیا کہ اوسکا عہدہ ہا سے جوڈیشل کو فروخت کرنا جائز تھا اور رپورٹ طویل مقدمہ تجویز شاہی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ارل ہو صوف نے اس امر کی کوشش کی کہ جواب اوس دلیل ہوس آف کامنس انگلستان کا جو میکانا کارنامین سے لٹکا لی گئی تھی بذریعہ اس جواب کے دے کہ مابین خود ادا سے منس فروخت کرنے عہدہ جسٹس کے اور فعل لارڈ چانسلر لیکن صاحب بابت فروخت کرنے

(۲) رپورٹ بارنٹال وایا الحسن صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱۲۲۔

(۱) رپورٹ کین صاحب جلد ۲ صفحہ ۳۰۔

(۳) اسٹیٹ ڈائریکٹورس مال صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۲۲۔

(۴) جنگل لارڈ جلد ۲ صفحہ ۳۵۲۔

مہاراجہ
مستع
مستع

مضامین بذریعہ رشتہ کے نقل مقدمہ سے بہت بڑا فرق ہے عیاں مذکور بار بار مہاراجہ سیران
کیا گیا تھا لیکن کامنٹ نے اس امر پر استدلال کیا کہ اس مشہور مقدمہ میں غلط فہم زبان شاہی گنگ جان کی
کہ ہم کسی شخص کے ہاتھ انصاف یا حق فروخت نہ کریں گے نہ کسی انصاف کرنے یا سیکوین عطا کرنے
سے انکار کریں گے۔ بذریعہ فروخت کوئے عہدہ ہاسے کے خلاف درزی کی گئی ہے اور مغزی الیم نے
یہ فرمایا کہ اگر وہ فروخت کرنا اور وہ قدیم قانون انگلستان اور اندوے اون ایکٹ ہاسے پالیٹ
کے جٹکا اور انہوں نے حوالہ دیا اور اندوے فرمان مٹا ہی پادشاہان کے منع ہے یہ بیان کیا گیا تھا
کہ فرق باہن اوس جٹس آف دی پیر کے جسے اپنا عہدہ خرید کیا یا بابت اوسکے معاملہ کیا اور ان
بہترین اور مجاز ترین اشخاص کے جو صرف مقرر کئے جائیں صد ہا سال ہونے کے سبب تو تحقیق ہو چکا ہے
اور جو امر بایات واسطے چانسٹن مندرجہ اسٹیٹوٹ سلسلہ جلوس جٹو دوم باہم واسٹیٹوٹ سلسلہ
جلوس ہنری چہارم رول پارلیمنٹ مذکور سے ظاہر ہوتا ہے یہ بیان کیا گیا تھا کہ اس رعایت سے جو
خرید و فروخت عہدہ ہاسے میں مجاز رہی تھی اور اس اجازت سے کہ عہدہ داران اپنا قائمہ ذاتی
عہدہ ہاسے جو ڈیشیل سے حاصل کریں بہت لوگوں پر ظلم ہوا ہے فقرات مندرجہ ذیل کامنٹ انگلستان
کی دلیل میں ہے۔

بعضہ ۱۳۳۔ لیکن کلہا اور مختلف اکتیہاے پارلیمنٹ سابق الذکر صرف ہی نہیں کہ ابھی نسبت
لارڈ چانسلر کے ناقدین بلکہ بذریعہ دیگر اسٹیٹوٹس کے بحال رکھے گئے ہیں اور ناقد کئے گئے ہیں اور فرمان شاہی عظیم
نسبت جاری کیا گیا تھا کہ باب ۴۰۔ اسٹیٹوٹ کوئل متاخذ ۱۸۵۵ء کا مضمون ہے انصاف و راستی میں نہیں ہوگا
جو مطالب میرے لارڈ کوئل صاحب کی توقع کے خلاف و پادشاہ نے کئے ہیں اور جو اس سے قانون اپنی
عدالت ہاسے انصاف میں موجود رہتا ہے اور بعد کئے ان الفاظ کے جسے (حاکم عدوت فرماتے ہیں) مقصد
محال ہوتا ہے اور جو انصاف ہے اور وہ وسیلہ ہے جسکے ذریعہ سے انصاف حاصل ہو سکتا ہے اور جو نا
ہے یا جس سے مراد ہمیں چاہئے کہ عدالت تشریحی قانون بذریعہ عہدہ داران انصاف کے ہوتی ہے مجھ کے کہ
اوسہ خیال کیا جائے کہ قانون میں نہایت خف برائیوں کے حکم ہے لیکن نقصانات عظیم اسکی دوسے
مجاز رکھے گئے ہیں اور اس میں متنازع فروخت کوئے کسی خاص ایسی ڈگری یا حکم کی ہے جو نفع دہست اور
صحیح ہوا اور اسکی رو سے پادشاہ کے اعلیٰ عہدہ داران کو اجازت ہے کہ عدالت کے کل کردہ اہل عدوت
کو بحیثیت مجموعی فروخت کریں اور مشار الیم عہدہ داران ماتحت سے زیر کستی روپیہ وصول اور اوپر ظلم
کریں اور اونسے مطالبہ فیض کا خلاف قانون اور حق کے کریں پس اگر اول مجرم کی صورت میں یہ قاعدہ

مجامع گنتیش نارین
ساتے

میرے لارڈ کوک صاحب کا محادثہ آج عدالت چائرسری میں تھے اور جہان اہل موصوف ذات بادشاہ کا عین قائم مقام تھا اور اگر ایک تہہ درجہ لیکر وہ عدالت میں باہر اپنے ماضیوں کے جنون سے بات اپنے عہدوں کے اہل معاہدہ کے دل میں سے بے بہہ دیا اصرہات میں اہل قدر سے یہ اعلان جلیل القدر کرتے تو ظاہر ہے کہ یہ بات نہایت خلاف کم عقل آدمی کی رائے میں ہی معلوم ہوتی پس یہ ظاہر ہے کہ نسبت ایسے عہدہ کے جو خود بادشاہ کے اختیار میں ہیں یا جنکو وہ عطا کر سکتا ہے بغیر کہا ہوتا کہ وہ قابل فوجہ یا دینی فہمیتیں یا بلحاظ دیگر کے دینے جاسکتے ہیں کیونکہ یہ خیال نہیں ہو سکتا کہ خود بادشاہ کو کوئی حق بلا توسط نسبت عہدہ کے حاصل نہیں ہوتا اور جب کا صرف یہ کام ہے کہ تعمیل اور توسیع حکم بادشاہ دوبارہ دینے عہدہ کے کریں اور جس چیز کو فروخت نہیں کر سکتے کہ جو خود انکی نہیں ہے اور نہ وہ بجا یہ طور پر کوئی نہیں یا انعام بات منظوری استعفا یا اپنے سند عہدہ یا عہدہ پر تقرر کرتے یا عطا کرتے اور ان جوئے عہدہ دن کے جبکہ تقرر کا کلی سپردگی میں باعتبار عہدہ اور ان کے عہدہ کے ہے وہ کوئی نہیں یا انعام لے سکتے ہیں یا انکو لینا چاہتے ہیں کیونکہ ایسے روپیہ کا لینا یا بت انجام کار منصبی کے خلاف قاعدہ اور قانون متذکرہ بالا کے ہوگا۔

صفحہ ۱۱۸ اور وہاں لکھ دیکھ کسی ان عہدہ دن میں سے جو عرض مذرا دلالی کے عطا کرنا یا کسی شخص ناالایق کو تقرر کرنا یا اعلیٰ حیثیت ہے کیونکہ ان کے منصب علی کا یہ کام ہے کہ عہدہ داران مناسب بہترین عدل گتسری مناسب عدالت مذکور کے متذکرے

۱۱۸

صفحہ ۱۱۹ اور جب مثالین قانون ملک مسکی دہلی میں جہان ایک جزو آمد فی شاہنشاہان کا اس قسم کی خدمتوں سے حاصل ہوتا تھا اور اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا کہ ان رسوم کی عوض میں عہدہ داران کو فروخت کرنا خلاف انصاف تھوڑی کے نہیں ہے مگر یہ اسناد اس نسبت میں متعلق نہیں ہیں کیونکہ وہ خلاف قاعدہ اور اس ملک کے ہیں اور کبھی مقبول نہیں ہوتی ہیں اور اس صورت میں مطابق قانون رواجی انگلستان کے قاعدہ انصاف کا ہونا چاہیے۔

صفحہ ۱۲۰ اور یہ کہا گیا ہے کہ ممکن ہے کہ نیک عہدہ دار اپنے عہدہ کے لئے روپیہ دیکھے اور نہ بروستی روپیہ وصول کرنے کے لالچ کا اسناد کرے اور یہ وہ امر ہے جو از روئے قانون انگلستان کے ضعف انسانی کے سپرد نہیں کیا جاتا ہے۔

جب اسے قانون کی تائید پر غور کیا جائے تو تعلق قانون کا نسبت دلالی عہدوں کے ساتھ لیگانا کا ان کے عیان قریبہ دفعہ ۱۱ میں سب ذیل حکم ہے کہ کوئی شریف یا کاشنبل یا کوہ وزیر یا کوئی اور عہدار بلیف استغاثہ فورس جس سے اس کے باوجود تو موضع دفعہ ہذا کے سرانجام و ذکر یہی مساب

۱۵۹۹
مجاہد کشن نارین
ساتھ

نے اپنی تاریخ قواعد سلطنت میں تحریر کیا ہے کہ بادشاہ ان اینگلو نازن بذریعہ فروخت کرنے عہدہ شریف کے برابر فائدہ اٹھاتے تھے۔ بلاشبک اسکا نتیجہ یہ تھا کہ لوگوں پر نہایت ظلم ہو کیونکہ وہ عہدہ داران جو بابت اپنے عہدوں کے اس قدر زیادہ روپیہ دیتے تھے کہوش اس امر کی کرتے تھے کہ اپنا نقصان بذریعہ لینے زیادہ فیس اور کرتے تھے جیسا مضبوطی اور کرنے حد سے زیادہ جیادون اور دیگر ہر قسم کے زبردستی روپیہ وصول کرنے کے ہوا کریں "قسم قسم کی مہمانان جنگلے رخص کرنے کے لئے دفعات ۴۷ و ۴۸ میگنا کارٹا کی بنائی گئی تھیں مرآت جہلمز میں مندرج ہیں جس میں سے فقرات مذکور فلیس صاحب نے اپنی چھپائی ہوئی کتاب ریو صاحب کی ہسٹری آف گلش لاجلہ صفحہ ۴۸ میں درج کی ہیں اور جس میں مشاعرہ الیہ نے دفعہ ۴۸ کی نسبت یہ لکھا ہے کہ دفعہ مذکورہ عاید کے حق میں اون جلد دفعات سے اہم ہے جو چارہ مذکور میں باقی جاتی ہیں نسبت تاثیر اسٹیٹوٹ ۵۷ جلوس ۱۲ و ۱۳ ششم باب ۱۷ سے جو ایک ایکٹ مشعل متاع خرید و فروخت عہدہ کے بنے وقت اس عظیم تجویز شاہی کے تحت بحث کی گئی تھی بعد ازاں اسٹیٹوٹ مذکور اور ان عہدوں سے متعلق کیا گیا نتیجہ تحت گورنمنٹ ملک ہوا کہ میں اور خود اسٹیٹوٹ اور فقیرت عدالتی اسٹیٹوٹ مذکور اور وہ ایکٹ جسکے ذریعہ سے وہ کل نوآبادیوں سے متعلق کیا گیا علامات مذہبی اوس سائے کی ہیں جو پارلیمنٹ انگلستان نے نسبت خالص مصلحت ہونے اس کے قائم کی کہ جو ڈیشیل عہدے فروخت کئے جائیں تہید ایکٹ مذکورہ سطر چہ شروع ہوئی ہے۔ بغیر من اسناد اوس رشوت کے جو عہدہ داران ملازمان اور عدالتوں یا مقاموں یا جگہوں میں ہیں جن میں فروز ہے کس طرح عمل گسٹری کیجاسے یا ہتھ کے کام کئے جائیں اور اس غرض سے لاشخاص لاین و مناسب اور جگہ پر نظر کئے جائیں جہاں عمل گسٹری کی جائے گی یا کوئی خدمت اصدت یا رکی انجام دیا جائے اور عہدہ ہائے مذکور کے لئے ہرٹ ایسے ہی استخاص کو ترجیح دیا جائے اور نہ اور ان کو بعد ازاں یہ حکم مندرج ہے کہ جو شخص بابت ایسے عہدہ کے کوئی روپیہ یا انعام یا فیس لے لیا اور اسے یا اسکی بابت وعدہ دادے رشوت کئے وہ قانوناً یا سطر جملہ فشا، و اعراض ٹپنے یا مقرب ہونے یا تصرف ہونے اور عہدہ مذکور کے ناقابل قرار دیا جائے گا۔" ۱۵۹۹ میں مقدمہ سرکار بنام وائس (۱) روبرٹ ڈی سیفیلڈ صاحب اور صاحبان جج کوئٹس بیچ پیش ہوئے جو یہ تجویز ہوئی کہ اسٹیٹوٹ ۱۲ و ۱۳ ششم نوآبادیوں سے متعلق نہیں ہے لیکن حاکم ہوی کی کونسل کو بغیر من حاصل کرنے عہدہ کے رشوت دینے کی کوشش کرنا جرم منجر ہے وکلانے نسبت مقدمہ لارڈ میک سیفیلڈ صاحب کے بحث کی اور یہ دلیل کی کہ فروخت کرنا کسی عہدہ سے کما منفعت حسب م نہیں ہے وہ کوئی حسب م اذرو سے قانون رواجی نے نہیں ہے وہ کوئی جرم نہیں ہے اور

عہدہ

مہاراجہ کی ناراضی

ساتھ

کوئی امر قابلِ سزا دہی کے نہیں ہے یا امر خلافِ تنبیہ نہیں ہے اگر کسی نیک آدمی اور لائق آدمی کی ترقی عہدہ کیجا سے لیکن لارڈ سٹیفٹ صاحب نے یہ تجویز کی کہ ایسے معاملات کا استدراک ناچاہئے لارڈ موصوف نے وہ خوفناک نتائج بیان کئے جو علمِ خلافت پر عاید ہو سکتے ہیں۔

لارڈ موصوف نے (صفحہ ۵۰۰) فرمایا۔ نیوے نزدیک اکثر استغاثہ جات بنامِ خدا باجت لینے روپیہ مستحق حاصل کئے ایسے عہدہ دہ کے تھے جو سلطان عطا کر سکتا تھا مگر یہ کیا لینا داخلِ جرم ہے اور کیا دینا ہی جرم ہے جو عہدہ دہ کو ملتا ہے بہت سی صورتوں میں بالخصوص بصورتِ رشوت بوقتِ انتخاب واسطے پالیمنٹ کے اقدام مذکور ایک جرم ہے اس شخص کی جانب سے رشوت دینے کے لئے پیش کرے جرم مکمل ہو جانا ہے سلسلہ نام میں لارڈ مین نے اس مفید کی تقلید بقدرِ سرکار بنام پول میں (۱۸) کی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجویز کی کہ ایسا شخص جس نے یہ وعدہ کیا ہو کہ اس وقت تک روپیہ کو اپنے پاس امانت رکھیں گا جب تک کہ بطور رشوت کے اس کے ادارہ کا وقت آئے محرم سازش کا قرار پاتا چاہے جو کچھ شکوک اندوسے قانونِ رواجی کے ہو گئے وہ بذریعہ سعاد ہوئے اسٹیٹوٹ سوسہ بلوس جارج سدھاب ۱۷۹۷ کے رفع ہو گئے جس میں اعلان اور زیرِ حکم کیج کیا گیا ہے ازروے اس اسٹیٹوٹ کے اسٹیٹوٹ ایڈر ڈشتم عہدہ ہاے ہند سے متعلق کیا گیا تاہم اس اسٹیٹوٹ ہائے شملہ کی اسٹیشن صاحب مجلس نے نسبتِ ذوق عہدوں کے اپنی ڈیپٹسٹ قانونی تبدیلی کے صفحہ ۱۹ میں اس طرح بیان کی ہے۔

دفعہ ۱۳۲۔ تعریف عہدہ ہاے۔ لفظ عہدہ موقوفہ وفات ۱۳۳۱ء میں رات قبیل داخل میں۔
 اور عہدہ جو سلطان عطا کر سکتا ہے اور عہدہ ہر عہدہ دار کا جس کو سلطان نے مقرر کیا ہو اور تمام کمیشن صیفہ سوالِ بحری و فوجی اور اعلیٰ عہدے یا کام کسی سرکاری صیفہ یا دفتر میں خواہ کچھ ہی ہو کسی جزو ملک جناجہ معطلہ کے خواہ وہ کوئی ہون اور کوئی تعیناتیان کسی ایسے دفتر میں اور کوئی حد منافع کسی ایسے عہدہ یا تعیناتی میں
 ۱۳۳۲۔ ذوق عہدہ ہاے۔ یہ شخص ترکب جرم صیفہ کا ہوتا ہے جو کوئی امر خود اور دوسرے ذیل نسبت کسی عہدہ یا تقریب استغاثہ کے کرے یا عہدہ مند کسی عہدہ یا تقریب استغاثہ کے کرے یعنی یہ شخص جو مرتب یا مفدا (۱) اور اس کو ذوق عہدہ کے یا اس کی ذوق عہدہ سے کوئی انعام یا منافع لے یا ایسا کرنے پر رضامند ہو (ب) خریدے یا کوئی انعام یا منافع بابت اس کی منہ داری کے لے یا ایسا کرنے پر رضامند ہو (۱) ایسا کرنے کا وعدہ کرے جو کوئی شخص ان جو اہم صیفہ میں سے کسی کام ترکب ہو تو بوقت اس کے اس کا سبب ہو کہ حق اس کو عہدہ مذکور میں جو گا ملک مظہر ضبط کر لیں اور وہ تمام عہدہ مذکور پر مقرر ہونے کے قابل ہو جائیگا اور ملک مظہر کو جائز ہوگا کہ اس نا قابلیت کو معاف کرے۔

۱۱۰۵
میرزا گلشن راہ
سانچے

جو رائے کہ مصنف نے نسبت منطقی عمدہ کے ظاہر کی ہے اسکی تائید ان اسناد سے ہوتی ہے جو یکن صاحب کے اہل کمنٹ ٹٹ پارڈن ایچ میں مندرج ہیں جبکہ لائسنس ہے کہ ذکر مقدمہ گارنٹین بنام ٹیوڈر (کا متروک نکرون وہ اسوجیسے اہم ہے کہ ہوسٹن لارڈس نے اوس بکوزر بالافان کوٹس بیچ کو منظور فرمایا جس میں بقیر دلیل اسٹیٹوٹ ایڈورڈ ششم کی گئی تھی یعنی "خزیر عیدہ کو ہر خلیہ ترغیب ہوتی ہے کہ اپنے بچانے کے لئے ظلم کرے اور روپیہ وصول کرے اور یہ وہ بری وقت تھی کہ جبکا اسناد کوٹنا اسٹیٹوٹ کا خاص منشا رہا تھا" تاریخ اس فیصلہ کی شدہ میں قریب تاریخ پریوینٹ یعنی اوس انقلاب ہے کہ جب لارڈ میک کسفلڈ پر استغاثہ ہوا جو بہت عمدہ بعد اس کے نہیں ہوا تھا جب اندوے ایکٹ ٹلٹ کے خاندان مینوڈریا میں تاج شاہی قائم ہوا تھا یہ وہ زمانہ تھا کہ غیر مصنف ہجون کی سختیاں جو زمانہ بادشاہان خاندان ٹیٹوٹ میں ہوئی تھیں انہیں ایک وجہ ان انقلاب کی جو سب تحریر مورخان کے اصل وجہ اخراج اسٹیوارٹس کی تھی یہ تھی کہ عمدے بکتے تھے نالایق آدمی مقرر کئے جاتے تھے اور اکثر حاکم عدالت کو کچھ فائدہ نہ پہنچتا تھا جو تہ جرم سے ہوتا تھا جس نے بل امیناں خاص اور بعدہ بطریق رواج اسکی رائے کا سبیل اوس جانب ہوتا تھا اول سبہ جلوس ولیم اوریری میں پارلیمنٹ نے ایک ایکٹ صادر کیا جسکی رو سے جو تہا وزیر خلافت ایلگرن مڈلن ولارڈ ولیم رسل دیگر اشخاص کے صادر ہوئی تھیں صنوخ ہوئیں دیکھو کہ بغاوت صاحب خلق صاحبان جہلہ صفحہ ۲۰۸ نسبت فروخت عمدہ ہاے حکام عدالت بزمانہ سلطنت میرا دل دچارس اول کے جو وہم بغاوت عظیم ہوا تھا اور نیز ملے اس امر کے کہ کس طریق سے حکم عدالت رشوت ستان شہادت کی نسبت عمل کرتے ہیں دیکھو فلیس صاحب کی اسٹیٹ ٹریبل صفحہ ۱۱۰۶-۱۱۰۷ اپنی گفتگو سے پارلیمنٹ میں جو خلافت محسوس بیان کیا تاکہ دربار داس جرم کے تھی جو آئندہ شہری پر کیا گیا تھا لارڈ بروہم نے یہ بیان کیا کہ جج جیفریز نے مقدمہ سڈنی کی مثل میں تبدیل بل اس عرض سے کی کہ خود اسکا طریق عمل معلوم ہو چو تھا جرم آج شپ لاقہ کے الزامات میں سے بابت فروخت کرتے عمدہ ہاے عدالتی کے تھا دیکھو ہا دل صاحب کے اسٹیٹ ٹریبلز جلد ۲ صفحہ ۳۴۵ (۲) نیز دیکھو واکسن صاحب پیف جٹس کی تحریر

(۲) ذیل تجارت عمدہ ہاے عدالتی کی جو زمانہ بادشاہان میں جاری تھی اس زمانہ میں بھی جاری رہی ہے چالٹری میں عمدہ ہاے مذکورہ شہادت تھیں لاقہ صاحب اپنی جٹ پیف میں سے چارلس سیرے درباب اوس عمدہ کے مشورہ کیا جو اس طرف دی در لک کاغذی تھا شپ موصوف نے ان سے صاف بیان کیا کہ محظوظ حالات موجودہ وقت کے یہ فوجی قیاس نہ تھا کہ عمدہ مذکور اس جٹ سے لگے فروخت ہو چو اسکے نزدیک کوئی عقل نہ کر دے اسکی بابت دیکھا (الف) معلوم ہوتا ہے

نسبت صاحبان حج بمقدمہ ثلث (۱)

میں نے اس اہم ترارے سے غائب کرنے کی کوشش کی ہے جو پارلیمنٹ انگلستان کے لئے نسبت خود
سندہ ہاے عدالتی کے قاضی کی پارلیمنٹ کے نفاذ اپنی آراء کے مندرجہ ذیل کے قانون کے اور مصلحا
کہ لازمی فیصلہ دینے بیان کیا مندرجہ کر کے استغاثہ کے کیا عدالتوں کا مجتہد یہ عملہ آمد اور مقرر رہا ہے کہ اس
جماعت عظیم کا نہایت خیال رکھیں عدالت پارلیمنٹ عدالت ہاے قانون سے اعلیٰ ہے ہوسکتا
کلنر ایک شاخ و مضغان قانون کی ہے کہ جن و مضغان قانون کا یہ کام ہے کہ قانون بنائیں اور جبکہ انہیں
عدالت ہاے قانون سے اعلیٰ ہے جبکہ یہ کام ہے کہ ان قوانین پر عمل کریں اور بوقت ایسا کرنے کے لازم
کہ قانون ہاے مذکور کی تفسیر کریں اور ان کے معنی متحقق کریں ہوس موصوفہ بلحاظ اس امر کے سی اعلیٰ ہے کہ وہ قوم
مذہب تحقیقات عظیم سے اور ان کو مجاز ہے کہ کل منظرہ برابروں اور بدعنوانیوں کی خواہ وہ کسی جرم ملک میں
ہوں بلا شک نہایت عدالت ہاے قانون یا ان کے کسی مجرم کے تحقیقات کریں تجویز پیش کیا
محکمات ہندوستان کا ڈیل بنام ہنسرڈ (۱) کیا دلائل مزید بعض نشان دہانہ ایک ہاے پارلیمنٹ
شاہی کے عدالت ہاے ماتحت کو ضروری تھے پر سے نزدیک دلائل مذکور اس امر سے غائب ہوتے ہیں
کہ پارلیمنٹ کے معاملات ہند کی نگرانی میں متعلق تھا نہایت سند اس حزاب عملہ آمد کے غور
کیا ہے اور اپنی مرضی کو نہ صرف بذریعہ کر کے استغاثوں کے بلکہ بذریعہ بنا سے قانون کے
نافذ کیا ہے مجھ کو اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ قوانین مثل اسٹیٹوٹ سنڈ بیوس تاج سومو مانا

۱۹۵۹ء
معدلہ پیش کیا جائے
ساتھ

اسٹینٹ شہدہ جلوس جارج سوم باب ۱۲۶ میں ملے حکم ہے کہ انگلستان میں لنگس بیچ بیچ کر
ظلم اور غلامی اور رشوت ستانی ہند کے کسے یا اسٹینٹ شہدہ جلوس جارج سوم باب ۲۵ و اسٹینٹ
شہدہ جلوس جارج سوم باب ۵۴ کا جس میں یہ حکم ہے کہ ممبرین یہ دو ہوس پارلیمنٹ تجویز عمل میں لائیں پنھن
ذکر کروں از روئے ریگولیشن ایکٹ شہدہ جلوس جارج سوم باب ۶۸ دفعہ ۴ کے اس راج کی نکت
ہے کہ ملازمان سرکاری مذہب یا انعام لین علاوہ برین اسٹینٹ شہدہ جلوس جارج سوم باب ۵۲ دفعہ ۲
میں یہ حکم ہے کہ طلب کرنا یا لینا مذہبوں کا قانوناً زیر دستہ لینا یہ کہ ہے اور جرم منفرہ خیال کیا جائیگا
اور مقصود ہوگا دفعہ ۶ میں یہ حکم ہے کہ کسی معاملہ یا معاہدہ رشوت کا بابت دینے یا لینے کے کرنا یا اس کا فرق
ہونا یا کسی طریق پر بابت یا متعلق امانت یا کار منصفی کسی عہدہ یا نوکری یا حق سوار یا کمپنی متحدہ ذکر کرنا
انڈیا کے یا متجاہب رعایا سے برائیدہ خواہ وہ کوئی ہو یا اس کے باشندگان کے ایسا معاملہ معاہدہ کرنا
قانوناً جرم منفرہ خیال کیا جائیگا اور مقصود ہوگا اور لاچیر از روئے ایکٹ فلائش و استغاثہ کیا جائیگا
اسکے بعد اسٹینٹ شہدہ جلوس جارج سوم باب ۱۲۶ میں جسکی روئے نہایت وسیع طور پر احکام اسٹینٹ
ایڈورڈ ششم عہدہ ہائے ہند سے متعلق لکھے ہیں اور ان اشخاص کو جو عہدہ ہائے مذکورہ یا فزیت کریں یا ادنی
بابت یہ دین یا لین مجرم جرم منفرہ قرار دیا گیا ہے جب پارلیمنٹ نے ہند کے لئے ایسے واضع قانون
مقرر کئے جنکو اپنا اختیار قوانین مختص المقام اسی منشاء سے اور اسی غرض کے لئے صادر ہونے شروع
ہوئے پس ابھی وہ مجبورہ وضع قانون جہد میں قوانین پارلیمنٹ شاہی اور و ایکٹ جنگی روئے نانہ
لاؤ کار نو اس سے اس امر کی کوشش کی گئی ہے کہ رشوت کا انداد کیا جائے اور اسکی نرا وجہ ہے جسکا
پڑ طالعہ کو سمیلا رات لاؤ دکامن والس و ماراف سرا لیا اسپر مولف صاحبزادہ لاؤ موصوف اور صفہ
مصفہ سر پٹ ایف اسٹینٹ میں لایا گیا۔

یہ امر میرے لئے ویسا ہی نامناسب ہوگا جیسا کہ وہ غیر ضروری کہ دلائل اس کے تلاش کرنے
جو بنیاد کلہ مضمون کی پیروی کو نسل کے حکام عالم مقام نے بمقدمہ کرکوش سلیم سرل را بظاہر کی ہے امر حکم
حاکم میں نہایت اہم ہے اور بالخصوص ایسے ملک میں جیسا ہندوستان ہے کہ کسی عہدہ دار
علاات انصاف کی نسبت ایسا شبہ ہی نہیں ہونا چاہئے کہ انجام دہی اسکے کاپائے منصفی اور اس کے
طریق عمل پر کسی حیا افشانی کا اثر ہو۔۔۔ جب گنجائش عمل میں لائے اغراض زبون کی ہو تو یقیناً اس کے
ظلم کا لوگوں کے دل سے غل نہیں سکتا ہے علاوہ برین بمقدمہ بمعاذ گرانٹ (۴) جس میں ایک ہائر

عہدہ
جاہد کنیش نارانی
ساتھ

سوپریم کورٹ مقام فورٹ ولیم نے بنا رکھی اپنی موقفی کے جو مجوں کے حضور سے ہوئی اسل کیا حکم عالی
مقام نے اپنے وجود بابت بحالی مکرم من بنایت عہدات صالح استعمال کی ہے حکام مروج نے یہ دیا یا تحصیل
کسری بنایت خاص بری ازبشات رکنی چاہئے اور عالمہ خلائی کو جنکو ٹیک ٹیک انجام پٹے کار کا
منصبی متعلقہ عہدہ ہاے ماسٹر واکوٹنٹ جیل واکوٹنٹ سے استعفیٰ ہے یا استحقاق ہے کہ یہ اسند عاکوٹن
کہ وہاں خاص تنکو ایسے جسے اختیار لئے جائیں کوئی نسبت پیشہ بنونا چاہئے کہ وہ کار منصبی کی ذمہ داری
مقدس پکا کاغذین کرتے ہیں چونکہ یہ الفاظ اعلیٰ ترین عدالت کے ہیں لہذا میں ان کو سند اوس طریقہ کی استعفیٰ
کرتا ہوں جس طریقہ پر عدالتہاے انصاف کو عدل کسری کسری چاہئے میری ہاے کے ایسٹ صاحب کو
بوقت عمل میں لانے اوس اختیار کے جواز سے قانون ان کو دینے لئے لازم تھا کہ اوس جرم کو جسکی
شکایت کی گئی تھی ایسا شدید تر تصور کرتے کہ حبس پارلیمنٹ اور جوڈیشل کمیٹی پر یوٹی کو سنل اور اسٹاف
قانون ہند نے تصور کیا ہے حاکم موصوف کو چاہئے تاکہ اس میں سے شروع کرنے پر زیادہ توجہ کرتے
اگر آ یا شکایت صحیح ہے یا نہیں طریقہ عیان یہ تاکہ شان بقدر کی کہتے کہ جکا ذکر استغاثہ اور تجویز اجلاس کامل
میں تھا انکسٹان میں جیسا کسی عدالت انصاف میں نہاد ت بابت لازم نسبت طریق عمل کسی محبٹ پریش کے
دیکھی تو اکثر عدالتہاے اعلیٰ سے یہ حکم ہوا کہ عالمہ مذکورہ و برولارڈ پارلیمنٹ کے پیش کیا جلتے تاکہ حاکم مذکور
یہ تجویز کر سکیں کہ ایسا احسان محبٹ پریش مذکورہ ایسے اشخاص میں جکا کام خطا اس میں ہے کہما جلتے یا سنل
کنگ بنام جالت (۱) اگر اوس اشخاص میں سے جنکی شکایت کی گئی تھی کوئی محبٹ پریش یا سول جج سب
اکٹ بمبی ۱۹۵۸ء عدالتانہ طور پر ماتحت محبٹ پریش ضلع کے تھا تو میری ہاے میں یہ امر جکا تجویز
ضلع کسی ایسے امر کی اطلاع گورنمنٹ کو کرنا جو اعلیٰ میں تھا اور جسکی اطلاع انگلستان میں لارڈ پارلیمنٹ
کو ہونی چاہئے تھی اور وہ دھما مجبورہ منالطہ فوجداری کے اختیار عہدہ سے محفل یا موقوف ہونے
محبٹ پریش کا کوکل گورنمنٹ کو حاصل ہے ہائی کورٹ کلکتہ نے مقدمہ بیڈنا تہ سنگ بنام سپریش (۲) وہ
میں مجبورہ حالات بیان کئے ہیں میں میں استغاثہ حال قانوناؤمس ہو سکتا تھا جکا اپنے بہائی اسکات
صاحب سے اس ہاے میں اتفاق ہے کہ حالات مقدمہ حال اوس میں اس قسم میں سے کسی قسم میں
داخل نہیں ہوتے ہیں وہ صرف راستی استغاثہ کی تھی جس سے محبٹ پریش کو اپنا تعلق رکھنا چاہئے تھا
اور میری دانست میں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس امر کی نسبت تحقیقات نہیں کی گئی اگر استغاثہ صحیح
تھا تو میری ہاے لمحال قانون میں کارروائی مزید کر نیکی لئے وجہ کافی تھی فیصلہ اجلاس کامل میں یہ تجویز

مقام کیسٹن لاریج
ساتھ

بین ایک اور امکا ذکر کرتا ہوں جسکی نسبت میرے نزدیک محبٹ صلیع قانون کو بخوبی متین سمجھا میری یہ آ
ہے کہ بطور قاعدہ عام کے اگر کسی قانون عام کی خلاف ورزی کیجائے ہر شخص کو استحقاق ہے خواہ املکو کوئی خاص
انفصان ہو چکا ہو یا نہ ہو چکا ہو کہ استغاثہ کرے سرین میکسویل صاحب کی کتاب دربارہ صاحبان محبٹ
کے صفوہ میں مسکو برٹن صاحب نے پہلے اور مذکور مندرج ہے مجھ کو کوئی نفیضہ ایسا نہیں ملا جس میں نسبت امر
قانونی کے مفصل تجویزی لکھی ہو انھیں صاحب شمس نے جو ایک مشہور مصنف حسب الطبع کے ہیں اور
جنہوں نے مجھ پر ضابطہ فوجداری مصدقہ کٹ مٹا کر تالیف کیا ہے قانون انگلستان اس طرح بیان
کیا ہے نتیجہ عملی اور کیا ہے کہ قانون انگلستان میں جو وہ سال میں کوئی حکم خاص نسبت دکنے یا گرفتار
کرنے مجرمان کے نہیں ہے اوکی رد سے ہر شخص کو اجازت ہے کہ یہ کام اپنے ذمہ سے خواہ جرم مذکور کے لئے
خلع ہوا ہو یا نہ ہو عام کے نسبت قانون فوجداری صفحہ ۱۵۴ پر شخص غیر سرکاری کو جائز ہے کہ کوئی
امر بغیر من اسناد اور تھاب کسی جرم کبیرہ کے کرے اسلئے کا ک بنام کمر (۱) اور نیز دیکھو مقدمہ سرکار بنام ہپی (۲)
پیڈلٹن بنام گیل (۳) ایک مقدمہ قومی بیہوشی کے ہے یہ شخص غیر سرکاری کا کہ استغاثہ بابت
خلاف ورزی ہائے عظیم قانون کے کئے اسکے اس فرض سے نہایت تعلق رکھتا ہے کہ دیکھو اسناد
کرسے یا اونکی سرکاری میں مدد سے دیہوتون اندر سے بعض احکام حاکمے ضابطہ ہند کے استلیم اور
عاید کیا گیا ہے تاکہ مجموعہ کی دفعہ ۴۴ میں ایک نہرست میں سے زیادہ دوا دین جلیہم کی لکھی ہے جسکی بابت
ہر شخص کو ادارہ سے قانون قمری کے لازم ہے کہ قریب ترین محبٹ یا عہدہ دار پولیس کو اطلاع دے
اسلئے مذکور انگلستان میں زمانہ انیگلو کیس سے یعنی اس زمانہ سے بہت پیشتر سے جاری ہے کہ جب
اسٹیشن ٹپسٹریا تحریات برٹن (دیکھو اسٹب صاحب کی کنسٹیبلشن سٹری جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ اور پورٹ
کی ہٹری قانون انگلستان جلد ۴ صفحات ۱۱۱ و ۱۱۲) اشخاص آٹا دے چکے لئے گئے تھے اوپر لا زم تھا کہ
اسلئے کہ میں اور مجرمان جرم کبیرہ کا عاقبہ کریں اور جب شیرت اس حصہ ملک کو طلب کرے تو مسلح ہو کر اڑیں
اور اس شخص کو معاذ مذہب سے کے لئے حصہ رسدی دین جو انکے علاقہ کے اندر لٹ گیا ہو ضابطہ بذریعہ ایک
میں بہ نسبت اس استغاثہ بابت جرم کبیرہ سے جو سرکار کے نام سے ہوا سقدر فرق ہے کہ اپیل کیل استغاثہ
کسی شخص غیر سرکاری کا ہو تا ہے لیکن وہ کسی تقداس سے زیادہ پہلے کہ جیسا بہت شروع کے زمانہ
میں بیان کیا گیا ہے کہ بابت کسی جرم کے استغاثہ کرنے سے ایک سرکاری کام انجام دیا جاتا ہے پس پل
کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کی نالیش غیر سرکاری ہے جو ہر وی منجانب سرکاری بابت
ایسے جرم کے کرتا ہو جو خلاف عامہ خلافت کے ہو (ہالٹن صاحب کے پلیز آف دی کانس صفحہ ۴۲) نسبت

۷۲۳

۹۹
مجاہد شیش نامی
ساتھ

اور اس کے ایلن صاحب کی کتاب دوبارہ اختیارات بادشاہ میں بحث کی گئی ہے جس میں بعض (۱۹) مصنف
ذرا نیچے سے لے کر کیا ہے کارروائی مذکور کی عرض ہے کہ شخص غیر سرکاری کے ساتھ معاوضہ عامہ خلافت کا
بابت جرم مذکور کے شامل کیا جائے اسٹیفن صاحب کی ہسٹری قانون فوجداری باب سے وہ طریقہ ظاہر ہوتا
ہے جس کے ذریعہ سے یہ سوانح ہوا کہ جو لوگ رنجنا پ جرم کبیر سے واقف ہوں وہ جنس آف دی میس کو اطلاع
کریں، ہنگامہ لپٹے، مجبورہ ضابطہ فوجداری میں کوئی امر ایسا نہیں معلوم ہوتا ہے جس سے یہ فضا ظاہر ہو کہ رٹ
وہی، شام ص استغاثہ کریں، جھگڑا نقصان مرچ پوچھا ہو یہ قید خلافت ذریض باشندگان شہر اور سبزی جہاں
کے ہوگی جو ڈیش کیٹی پیروی کو نسل سے بعد مرگراٹ (۱) کل عامہ خلافت کو ایسا تصور کیا ہے کہ اس کو بے
عدل گسٹری سے نقل ہے اور ایسا ہی بمقامات پیرسین بمقام (۲) اور بٹ بمقام کوٹھ (۳) تصور کیا
کیا ہے کیقدر مستثنیات ضابطہ نسبت استغاثہ جات بابت جرمیم متعلقہ از دواج و متعلقہ اذالہ حیثیت عرفی
و متعلقہ قوانین اسٹاپ متعلقہ پیشات ڈالنے کے ہیں لیکن یہ مستثنیات جبکہ ذکر دفعات ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷
ضابطہ فوجداری میں ہے ایسے مستثنیات ہیں جو قانون میں قائم کئے گئے ہیں مقدمہ گورنر آف سرکار کا ذکر بطور
مثال قاعدہ عام کے کیا جاسکتا ہے کو نسل ممتاز نے یہ شور دیا کہ کوئی شخص انکستان میں نامزد ہوا
بمقام ٹیل سکس بابت ایسے افعال کے جبکہ آرسکاب جمیکا میں ہوا کر سکتا ہے اور ساتھ صاحب کا لٹیکو
(۱) صفحہ ۵۶) جملہ قانون فی الواقع مطابق سول لٹیکویشیا پبلک کے ہے جو دتیا پبلک ایسے استغاثہ جات
فوجداری میں جنگی بابت ہر باشندہ شہر کو اجازت ہے کہ بنام ہر ایسے شخص کے جو مجرم ضمنی ہوا کہ اس سفر میں
دار کے لئے کہ جو نر قانون میں واسطے فعل مذکور کے مقرر ہے اس کو دیا جائے (۲) کہیں ہما چک فیلو صفحہ ۳۴
کتاب جٹینین صاحب جلد ۱ فصل ۱۱ کارروائی بذریعہ کرنے استغاثہ ذریعہ و مجسٹریٹ کے اوس سے مختلف
ہے جو بذریعہ درخواست رو برو عدالت اعلیٰ کے بعض اطلاع دہی کیا جائے جس حال میں کوٹھس
میں تحریک بذریعہ تاش کسی شخص غیر سرکاری کے بابت اطلاع دہی ٹیکسی مجسٹریٹ یا اعلیٰ عہدہ دار سرکاری سب سے
کی گئی عدالت موصوف نے بعض اوقات اس بنا پر انکار کیا کہ جرم ضعیفہ ایسا شدید یا ایسا خطرناک ایسا قانون
علمہ خلافت کے ہے کہ اس کا استغاثہ خود سرکار کو کرنا چاہئے کتاب شارٹ صاحب دوبارہ فوجداری صفحہ ۱۰۰
مقدمہ کی طرح کہ (۳) لیکن یہ امر ایسا نہیں ہے جو مجسٹریٹ کو کاخا کرنا چاہئے اقل درجہ جس سے مجسٹریٹ کو
کرنے سے انکار کرنے کی ترغیب ہو۔ گو بہت سی صورتوں میں مجسٹریٹ کو یہ ترغیب ہو سکتی ہے کہ اس کا مذکور کی اطلاع
سرکار کو اس عرض سے کرے کہ جرم مذکور کی بابت استغاثہ اوس سے زیادہ فوجداری بلے رود عایت کیا جائے
حیدر مستغاثت غیر سرکاری ہمیشہ ظاہر کرتا ہے چاہہ کا بذریعہ پیش کئے درخواست بعض کوٹھس شیخ یوسف

(۱) مقررہ ت پر وی کی کوٹھس مولند صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۱ (۲) پورٹ ایلن ڈیلری صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ لاہور (۳) علیہ برید کوٹھس
جلد ۱ صفحہ ۱۱ (۴) پورٹ ایلن ڈیلری صاحبان جلد ۱ صفحہ ۱۱۰ (۵) مقررہ ت پر وی کی کوٹھس مولند صاحب جلد ۱ صفحہ ۱۱۰

بیمار گیش نارین
ساتھ

بعض خبر سانی بہت طرح و اوس سے مختلف ہے جو انگلستان میں بذریعہ استغاثہ جرم گہرہ کے یا ملک باری میں
استغاثہ رو بہ پیش کیے جاتا ہے یہ امر قابل توجہ ہے کہ ہماری کتب ہند میں کوئی فیصلہ رپورٹ نہ نسبت اس
نہیں ہے کہ کون کون شخص استغاثہ کر سکتا ہے مجموعہ ضابطہ فوجداری میں اسکا ذکر نہیں ہے اور اسوجہ سے ممکن ہے
کہ بعض صاحبان محشر رعایا کے اس حق نام سے واقف نہ ہوں کہ وہ سکا کو اسکی عدالتوں میں بعض اوقات
نسبت اور مجربان کے جنہوں نے خلاف ورزی قانون کی پیش کرین چونکہ فیصلجات موجود نہیں ہیں عدالتوں کے
ادنیٰ کی غلطیاں معاف کرنے پادارہ ہوں لیکن چونکہ غلطیاں وقوع میں آتی ہیں لہذا یہ امر اہم ہے کہ ہم یہ تدارک قانون
آخر اب تک جو تکرر کی ہے کہ متعدد زمین جو اسے رو بہ پیش ہے ہلکویا حکم صادر کرنا چاہئے جس امر کی نسبت
ایسٹ جسٹس تحقیقات کی وہ معاملہ متعلق استغاثہ نہیں ہے جو کہ یہ حکم نہ صرف نے بذریعہ نئے قید کے ظاہر کیا
ایک اطلاع غیر متعلق اوس شخص کے جسے مستقیق نے عمل کیا اور نام کے شورہ دہندگان اور اغراض استغاثہ کرنے کے
ہے پس اشخاص ملزم وہ غلطی محشر ٹونکے ایسی تحقیقات ابتدائی سے بھگتے جسکی دوسے وہ مجرم قرار پائے یا نہ پائے اور
عدالت عام کی تائید نہیں کی اسی ملزمان طلب نہیں کئے گئے اور مستقیق کو قید میں مجید آگیا واضح ہو کہ بطور محالہ
کے شاید ہم کو قید توجیز اجلاس کل کی جبر کرانی چاہئے اور بعد سماعت ملزمان کے توجیز کرنی چاہئے کہ آیا ہلکویا حکم صا
کرنا چاہیے یا نہیں کہ محشر ٹونکے استغاثہ کے تحقیقات کئے اور اغراض مستقیق اور اسکے شورہ دہندگان کی
مطلوبہ دہنہ دیکھیں یہ صحیح ہے کہ مستقیق سخت جہر دہی کا ہم سے سولہ نسبت اسکی قید نہیں ہے بلکہ اسکی
ملزمان ناجی اور اس کے بیانات سے شبہات پیدا ہوتے ہیں کہ آیا اسکی اغراض صحیح ہیں اور اگر وہ عدالت باری میں
اس صنفہ نگرانی میں بعض خبر سانی حاضر ہو تو ہلکوا اس امر پر غور کرنا ہو گا کہ آیا وہ خود گینا ہے یا نہیں میں نے
کہنا ہوں کہ ہم سے نزدیک اندو سے توجیز اجلاس کل کے یہ فرد ہے کہ ہم اطلاع عام بنام محشر ٹونکے عدالتوں
ملزم کے جاری کیے چونکہ حکام عالی مقام نے اس امر پر غور کیا کہ مستقیق نے کوئی مذہب واسطے تازہ
کئے استغاثہ کے نہیں کی لہذا یہ دلیل کی جاتی ہے کہ ہلکویا کی کوشش اور دست بردار ہونے پر کہ یہ محاط نہیں کیے جاسکتے
بخصوص اس وجہ سے کہ ایسے استغاثہ جات کی غرض فائدہ عام ضلای ہوئی ہے اور اسوجہ کہ جب مستقیق کا اظہار بطور
گواہ کے لیا جائیگا تو وہ پابند ہو گا کہ جواب جملہ امور متعلقہ کا جسے میں اپنے کو تخریلات لارڈ نیفیڈلہ صا مقدمہ گنگ نام
نارس (۱) کا یہی پابند بناتا ہوں جن میں لارڈ موصوف نے یہ قرار ہے کہ عدالت اس امر سے خوش ہوگی کہ اسکو
موقع اسبات کا ملے خواہ نہایت کسی حد ملک کے کیونکہ یہ کیجا کہ چاہئے نسبت جرم کے ظاہر ہوئے اور نیز تخریبات
لارڈ ٹرنٹون صاحب حیثیت جسٹس بدم گنگ بنام اسٹیوڈنٹ (۲) کا جن میں حکام نے اس امر پر بطور اہم
کے محاط کیا کہ اشخاص ملزم کی حیثیت عدالتی ہی ہو گشت صاحبان بیچ یا اختیار نہیں ہے کہ کسی خلاف

۱۹۰۹ء
مہاراجہ کیشو داس
لکھتے

قانون کی اجازت دین۔ انٹیک بنام گائٹس (۱) ہیکو یہ اختیار ہے کہ عطیوں کی اصلاح کریں اور مقدمہ کو اس مدت میں جہان وادہ وقت تک پیش تھا جب غلطی کی گئی واپس نہیں آکر اور وہ سے قاعدہ مندرجہ قوانین کے مطابق ہے کہ کسی خاص ذریعہ پر عمل کریں ہم اسکی پابندی کرینگے جبکہ ولسٹ صاحب اس سے بعد تیس دس ہندسہ پر رہا ہے اور ان جملہ چاندن اور بچوں سے اتفاق ہے جبکہ حاکم مدوح نے حالہ دیا ہے کہ ایکٹ پارلیمنٹ میں تعمیل نہیں کرنی چاہئے نیز دیکھو نوٹ امیس صاحب متعلقہ باب ۱۰ فارٹسکیو صاحب کی کتاب دی لاڈ میں لیگیم ایجنسی لیکن باستعمال ہمارے اختیار صیفہ نگرانی کے عدالت کو سیکر اختیار تیزی عدالتی عمل ہے ہیکو چاہئے کہ کوئی ایسا عمل نہ کریں جس سے ظاہر ہو کہ ان بعض قواعد عدالتی کی خلاف ورزی کرتے ہیں جو بنیاد اس اعتبار کی ہے جو عدالتوں پر کیا گیا ہے سب دایہ معلوم ہو کہ میں اس جگہ پر اختیار تیزی کو تیزی طرح پر استعمال کرتا ہوں جہاں یہ دلیل ہو سکتی ہے کہ مجھ کو قانون کا تلائی آلہ پائش استعمال کرنا چاہئے تو مجھ کو لازم ہوا کہ اپنے دلائل مفصل بیان کروں دل ضم ہو گیا و بطور قاعدہ عام کے خلاف معلومت عام کے ہے کہ لوگوں کو بذریعہ بار بار استغاثہ کرنے کے تکلیف دیجاسے علاوہ برین ٹھاٹھ کل حالات کے یہ مناسب ہے کہ جب اور ذریعہ انصاف کرلے گا موجود ہو وہائی کورٹ کو نہیں چاہئے کہ کام شروع کرنے کا روائی کا باز خود صادر کرنے ایسے احکام کا جنکی وہی تاثیر ہو اپنے ذریعے کیونکہ سیکر مشابہت با میں صادر کرنے حکم واسطے کھنے استغاثہ کے اور بلا درخواست صادر کرنے حکم واسطے تجویز کسی ایسے استغاثہ کے ہے جس میں تحقیقات نہ ہو یہ بعض ایسے اختیار نسبت اطلاع کے ادب وقت عطا کرنے حکم نامہ تاکید کے کوئس پیج نے اکثر اس امر پر عز کیا ہے کہ اگرچہ چارہ ہمارے کار حاصل ہیں یا نہیں انداز یا معمولی چارہ ہمارے کا کافی ہیں یا نہیں اگر وہ اشخاص جنکی شکایت کی گئی ہے ایسے صاحبان محشر ہیں اور رسول جج ہونے سے جو اختیارات عظیم عمل میں لاسنے ہیں تو مجھ کو اسے قائم کرنے میں دقت کم ہوئی تیس سکن جیسا حکام عالی مقام پر یوی کوئل سے فرمایا ہے کہ ہاخصاً ہند میں بدل گسری جیل لوٹ کر لائی جاتی چاہئے اور ہند جن صاحبان محشر یہ اختیارات عظیم عمل میں لاسے ہیں جو اکثر ان اختیارات سے زیادہ ہوسکتے ہیں جو جس آف دی پیس یا چند جسٹس با جلاس شلشن کے عمل میں لاسے ہیں ہم میں سے اکثر اشخاص کی جنہوں نے کام محشر ہی کا کیا ہے اس مقدار اور ان اشخاص اختیارات اور اعتبار عظیم ہے جو ہیکو رنٹ جنہا ہیکو مصلحت رکھتی ہے تعجب ہو گا جبکہ ہیکو صاحبان محشر یہ درجہ اول حکم نرادر بریں کی قید ادا ہو جائے گا کہہ کر سکتے ہیں اور بیدار لگا سکتے ہیں اور رہنما سے خود اپنے شبہ کے مقدار قائم کر سکتے ہیں صاحبان محشر یہ حکم نرادر چہ صیغہ کی قید کا صادر کر سکتے ہیں معاملہ ادا ان کو بہت بڑا اختیار سماعت نہت ناشات ادا صنی وکانات وحق آسایش کے حامل ہے (۲) صاحبی بنام سولہ (۳) اور بنام صنی اونگی وگریات کے اپیل نہیں ہو سکتا ان

سوائے
بجائے کنیشن دین
ساتھ

میرے نزدیک اگر ایسے عہدہ داران صیفہ جو پیش جنگویہ اختیارات عظیم حاصل ہیں لازم ہر اعلیٰ کے ہوتی قانون متعلقہ
مناہجہ عدالت کے دوسرے میں حکم واسطے کے جانے تحقیقات کے جو تاخذ کیا جانا چاہئے مگر جس کے صاحبان غیر
ملکی کریں اور بطریق استغاثہ تحقیقات کرنے سے انکار کریں جیسا کہ لٹل ڈبل صاحب شمس نے بمقدور سرکار بنا
پیش کیا (۱) فرمایا جیٹرٹ کے لئے اکثر یہ امر خواہ ہے کہ ٹینک حد اپنے کام منصبی کی دریافت کیے لیکن باہر جیسا کہ
ماکر ذیل موصوفت سے فرمایا جیٹرٹ پلانز ہم سے لادوس ٹینک حکم دیانت کے تیرے امر کا یا کسی شخص سے عمل کرنا
مائل کرنے کی کوشش کی ہے کہ جیسی کوشش میرا اور جیٹرٹ کر سکتے ہیں یا بلکہ عہدہ دار بغیر من حفظ اس کے
دو لاس عہدہ کو مجبور ہوا موصوفے اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا ہے ایک ہی قاعدہ متعلق ہے اور اگر اشخاص مطابق
قانون عمل کرنے پر مجبور نہ کئے جائیں تو جاعنین کا محمد بن گئی پس کیا حکم چاہئے کہ مجبریت منفع کو اس امر کی
تحقیقات کرنے پر مجبور کریں کہ آیا استغاثہ پہلے اور آیا چون اور جیٹرٹ میں لازم نہ لپٹے ہیں۔ دغیر سے ہیں اور
ایا اس عمل میں جو اسکی عدالت میں موجود ہے اقبال ان مجبور اور جیٹرٹ میں کے موجود ہیں۔

میرے نزدیک مقدمہ کنگ بنام نارس (۱۱) اور مقدمہ کنگ بنام اسٹوڈو (۱۲) سے شاید اس بنا پر فرق کیا
جاسکتا ہے کہ عدالت کو جس نتیجہ ان دونوں مقدمات میں نسبت درخواست (اطلاع) دی کے حسب خواست ایک
اہل عدو کے جو استغاثہ کرنا چاہتا تھا عمل کر رہی تھی میرے نزدیک نسبت خاص اشخاص لازم کے کوئی ضرورت تھی
میں نہیں ہے کہ ہم اپنی اس نسبت جرم کے ظاہر کریں کیونکہ بصورت نمونے تحقیقات کے یہ قیاس نہیں ہو سکتا ہے
کہ ایک جرم بذور کے ہیں میرے نزدیک مستقیمت سنی کسی خاص حکام نہیں ہے بدلیہ ان تجاویز کے ہم یہ قاعدہ قرار
دیتے ہیں کہ ہر شخص غیر سرکاری ذات امر یا متعلقہ عامہ خلافت استغاثہ کر سکتا ہے شخص سرکاری خلکو کم اختیار ہو سکتا ہے کہ
وہ جو سٹے بور و حافہ بول کر تانی ہو سکتا ہے ملک میں وہ عرضی فیض اطلاع ہو سکتا ہو سکتا ہے کہ اطلاع اپنی ناراضی
کی گورنر اجلاس کو منسل کو یا اسکے ڈسٹریکٹ آف ایشٹنگ کے رے میرین بنام شمس (۱۳)۔

نیک بعد ازین جو نسبت سرکار اور عامہ خلافت کے قاذرہ کے عذر کرنا چاہئے مقدمات خرید و فروخت عہدوں کے
رسل صاحب کی کتاب دربارہ جرائم جلد باب ۵۱ میں جمع کئے گئے ہیں اور مقدمات جنطی ایسے عہدوں کے ہیں
صاحب دزدانہ اس کے ابرجش رخصلاصحات اور کروس صاحب کی ڈائجسٹ میں جمع کئے گئے ہیں و لائل
بابت استغاثہ جات کے جملہ والد رسل صاحب کے اکسٹرکٹ کتاب سے دریا ہے لوکی تا ئید میرے نزدیک ایک
پارلیمنٹ اور قوانین ہند اور ان استغاثہ جات سے جو پارلیمنٹ میں ہوئے اور منسل جات کو منسل بنیاد ہو سکتا ہے
لاؤس اور تحریکات صاحب جناب ملکہ حفیہ کی پریوی کونسل سے ہوتی ہے یہ امر متجا مفر قاذرہ عامہ خلافت

(۱) پورٹ کا رٹن میں صاحبان جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲ (۲) پورٹ کا رٹن میں صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲ (۳) پورٹ کا رٹن میں صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲

جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲ (۴) پورٹ کا رٹن میں صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲ (۵) پورٹ کا رٹن میں صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۲

۵۰۰
سلسلہ کنیشن زارین
ساتے

۲۲۸ کہ عہدے ایسے اعلیٰ مقامات کے جن کا کام بیشک ہونے پر خوشحالی بادشاہ اور رعایا دونوں کی فہم ہے ایسے
شخصوں کو نہ دئے جائیں جو نہایت لائق و کلام انجام دینے کے لئے ہوں بلکہ وہ لوگوں کو دینے جائیں جو ان کے
لئے بوجہ دینے کے نہایت لائق ہوں عہدہ داران کے لئے اس سے زیادہ کوئی ترغیب اپنے اختیار کے بجائے
میں لانے کے لئے بذریعہ رشوت ستانی اور زبردستی روپیہ وصول کرنے اور دیگر افعال جیسے انصافی کے نہیں ہو سکتی
ہے کہ کوئی یہ خیال ہو کہ اپنے عہدہ کے مال کے لئے میں اونچا بہت مرتبہ ملے اور بعض اوقات ضرورت اس امر کی ہو
ہے کہ کسی امر کو ایسا ہیج و خم دین کہ جو معاملہ وہ کریں وہ مطابق او کی امید کے ہو میرے نزدیک یہ خیالات اور صورت
میں زیادہ وقت گزرتے ہیں کہ وہ جو پیش عہدہ دار جسے اپنا عہدہ خرید کیا ہے اس اندیشہ یا قابلیت کے
ساتھ اجلاس کئے کہ اوپر استغاثہ جو جاری رابطہ کسی شخص غیر سرکار سی یا سرکار کے ہو سکتا ہے میں یہ مقرر
کہ وقت سماعت وہ در و اجلاس کل کے جہان ان مجسٹریٹوں کی طرف سے وکیل حاضر ہوئے کوئی عذر معافی جرم
کا نہیں کیا گیا تھا ممکن ہے کہ یہ امر اس وجہ سے ہو کہ وہ بے گناہ ہیں اور ضرورت معافی کی نہ تھی لیکن وہ مستوجب
استغاثہ کئے جاتے رہے۔

مگر سرکار کو یہ اختیار ہے کہ بطور قائم مقام قریب رعایا کے ذریعہ استغاثہ کے وہ جو مجسٹریٹ کے پیروسی کے
اور اس سے دفعہ ۴۴۷- ایکٹ-۱۸۴۷ کے تحت جیل کو اختیار ہے کہ باجرات گورنٹ بائی گورنٹ کو اور جیل
اغراض کے لئے اطلاع دے جن اغراض کے لئے جناب ملکہ مغل کا اثر فی جیل منجانب سرکار عدالت کو پیش
یا ایک جیکر کو اطلاع دیکتا ہے اس طرح سرکار کو بہت سے وسائل اس امر کے حاصل ہیں کہ خطرات جہد التوا اور
جہن اور حقوق اہالی مقدمہ کا کہ لہذا ہم جناب ملکہ مغل کے مجوں کو اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ اس طرح
کریں کہ گویا ہم لازم تھا کہ اپنی طے نسبت جرم مظہرہ کے ذریعہ جاری کرنے ایسے حکم کے کریں جس کی دوسرے استغاثہ
بابت اس خاص شکایت منجانب ایک غیر سرکاری شخص کے جو اس کی پیروسی نہیں کرنا چاہتا ہے تازہ ہو ہم
قراریتے ہیں کہ قانون کیا ہے اور اس کا نافذ کیا اور دن پر چھوٹے ہیں۔

بطور دلیل قطعی بابت فرق کرنے مقدمہ حال کے مقدمات گنگ بنام ہارس (۱) و گنگ بنام اسٹور ڈرام (۲)
او بابت ظاہر فرق کرنے کے اس اصول سے جو اجلاس کل (۳) نے منقول کیا ہے میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ دو حکام
عدالت بنانے پیشہ استقلال یک ذریعہ کا مثل اس ذریعہ کے کیا ہے جبکہ ذکر کو نیل صاحب مقدمہ ہیرس بنام
بش (۴) کیا یعنی اطلاع دینے کا حاکم مناسب کو برڈاؤڈ صاحب جسٹس نے اور میں نے (جو اتفاق سے حکام

(۱) رپورٹ ٹین صاحب جلد ۴ صفحہ ۳۰۰ (۲) رپورٹ بلدیہ مال و ایڈفلس صاحبان جلد ۲ صفحہ ۱

(۳) رپورٹ ایس ڈیکلری صاحبان جلد ۲ صفحہ ۴۴ (۴) رپورٹ ایس ڈیکلری صاحبان جلد ۲ صفحہ ۴۴

سورہ
محکم دلائل سے مزین
ساتھ

ذاتی تفتیش تھے، گورنمنٹ کو بعض بیانات ملنے مندرجہ سب ایک تجویز کی اطلاع دی جن بیانات سے تباہی
ٹائے میں دلائل اس امر کے حاصل ہوئے تھے کہ گورنمنٹ تحقیقات نسبت ان بعض مجسٹریٹوں اور ججوں کے
کے جنہوں نے بیان کیا تھا کہ وہ جنوں نے بابت اپنے عہدوں کے رویہ دیا ہے۔ یہ امر ہم نے بصیرت نظر کی
عدالت اسے دیوانی و فوجداری پر نیکو بینی تھا تو میر گڈ شہد میں کیا تھا اسکاٹ صاحب جس نے اون پر
کا حوالہ دیا جو بعد داخل ہوئے استغاثہ مقدمہ مذکور میں گئے اور مجسٹریٹ کے نام سے اتفاق ہے کہ کچھ
دعاات جہد کے امور مذکور پر یہ ٹائے قائم کئے میں یہی انداز چاہئے کہ اب کیا حکم صادر ہونا چاہئے لیکن
چونکہ نتیجہ ہے کہ حکم اجلاس کامل کی تعمیل نہ ہوگی اور اشخاص ملازمہ تحقیقات استغاثہ سے بچ جائیگے تو
ہم اسے قانون کے اشخاص کی عزت میں کجا جاتی ہے میرے نزدیک یہ بنیاد اون وجوہ کے جو نتیجہ
کئے گئے ہیں اور یہ تعظیم اون حکام کے جو اجلاس کامل میں شریک تھے یہاں سے کہ اون امور کو نظر انداز
ہمیں میری مراد ہے میری مراد کارروائیاں عام پارلیمنٹ سے ہے واضح ہو کہ یہ امر مشہور عام ہے کہ امور
در باب طریق عمل بعض مجسٹریٹوں اور عدالت داران کے جنکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ جنوں نے اپنے
خبر دہ کئے ہوں اس کا من میں میں اور انکی بابت جناب ملکہ مغیرہ کے سکریٹری آف اسیشن نے احکام
جاری فرمائے ہیں اور گورنر اجلاس کونسل نے تحقیقات شروع کی ہے میرے نزدیک ہم بوقت تجویز
مقدمہ بذالصفہ ثالثی و نظر ثالثی معقول طور سے اس امر پر غور کر سکتے ہیں کہ امر ہے کوئی عدالتی کا اختیار ان
اعلیٰ ترین حکام عالی کی یعنی ذمہ دار عہدہ داران سرکار اور سرکار کے قائم مقامان ملک ہند کے ہے لیکن
جو حکام و اشخاص ذی اختیار مقررہ کا محاذ اور اعتراض کرتی ہیں گورنمنٹ اون امور کی نسبت جبکا ذکر
استغاثہ میں ہے حال دریافت کہ کتنی ہجور گورنمنٹ تجویز کرنے والی اس امر کی ہے کہ واسطے فائدہ خلائی
کے کیا فروری ہے اور اسکو اختیار رحم کا حاصل ہے اور جب میری ٹائے کا مقابلہ اسناد کے ساتھ کیا جا
یا دہ کے اثر کے تابع ہو تو میری ٹائے اس قدر خلاف ہر ایک کارروائی کے ہوگی کہ میں سے احتیاط
حاملانہ میں یہ تعمیل ایسے فرض عام کے کہ جو بالخصوص عاملانہ ہے دست اندازی ہو جس قدر کہ خلاف کسی
ایسی کارروائی کے ہے کہ جو نسبت خاص اہل مقدمہ کے سخت یا تخلیف دہ ہو۔

صیغہ آپس فوجداری

باجلاس اسکات صاحب مجلس و چارڈین صاحب مجلس

ملکہ معظمہ قیسر ہند نام

نرو تم داس موئی رام دیکس دیگر

بمبئی کا ایکٹ نمبر ۱۸۷۷ء دفعات ۲ کوہ - قمار بازی - قمار خانہ عام یا شرعی
شرط لگانا - قمار بازی کیا ہے -

مزم کا ایک سایان تاجین بہت کثرت سے لوگ بغرض شرط لگانے کے نسبت
اوس مقدار میںہ کے جو زمانہ معینہ کے اندر سے گامی ہو کرتے تھے آد جات جو واسط
پیمائش مقدار بارش کے استعمال کئے جاتے تھے دو تھے ایک بارش دان اور ایک پر تالہ جو
سایان کی چوت میں لگا ہوا تھا ملاں جو مقدار بارش کو درج رجسٹر کرتے تھے ہر شرط پر کمیشن
پانے کے مستحق تھے اوپر حسب دفعہ ۴۴ نمبر ۱ (ب) و (ج) ایکٹ بمبئی نمبر ۱۸۷۷ء کے
الزام رکھنے سایان مذکور کا بغرض قمار خانہ عام کے لگایا گیا۔

تجوڑ ہوا کہ بمبئی کا ایکٹ نمبر ۱۸۷۷ء شرط بازی سے متعلق تھا سایان قمار
پلاشبہ ایک موقع شرط بازی عام کا تھا اور آد جات متعدد آد شرط بازی سے گرمندہ دستاں میں کوئی
ایسا قانون نہیں ہے جسکی رو سے شرط بازی ناجائز قرار دی ہو شرط بازی و قمار بازی میں فرق
ہے قبل اسکے کہ قمار بازی ہو جو ناجائز ہے اور جو اسکے قائم ہونے کے لئے باعث گناہ و عذاب
ہے اور اسکے لئے شرکت عمل بعض اشخاص کی ہی ضرور ہے صورت حال میں کوئی مجاہد
نہ تھا نہ کوئی جو اکیلے والے تھے اور نہ شرط باران کی اوس میں کوئی شرکت عملی ہوئی تھی بلکہ وہ

* آپس فوجداری نمبر ۱۸۷۷ء

۶۱۸۸۹
۳-۱ اپریل

صفحات ۱۸۷۷ء
۶۸۱

لوگ صرف انزال بارش کو مشاہدہ کرتے تھے لہذا شرط بازی بارش جو انہیں ہے اور وہ موقع جہاں شرط بازی مذکور عمل میں آتی تھی قمارخانہ عام نہ تھا۔

یہ ایک اپیل تھی جو گورنمنٹ بمبئی نے بنارس میں حکم دیا کہ ہر ماہی بھندرو اسے دیکھ کر دلی بودی صاحب قائم مقام چیف پریسیدنسی مجسٹریٹ بعد رملہ مسٹر قیصر بھند بنام نروتم داس اتی رام پیکر لکھنوی پکشی مزان پر بموجب ضمنہ سے (ب) وارن (دفعہ ۴) ایک لمبی نمبر ہر ششہ کے از نام رکھنے ایک ایجنٹ کا قبض قمارخانہ عام (۱) کے لگا یا گیا تھا۔

واقعات مقدمہ جیسے کہ صاحب مجسٹریٹ نے تجویز کے حسب ذیل تھے۔

”بہانہ سہ ہے کہ نروتم داس نے اپنے ایک بڑے ایجنٹ حاصل جمادوی بغرض اوس جو اس کے مکمل پکشی کا جو اس کے بین لڑا ہے پایا ہے اور مالک کو بابت لگان ایک سال کے میں سے سہ سال کے میں سے لیا ہے۔“

”بہانہ دوسرا ہے کہ نروتم داس نے جو مختلف اشخاص کو بطور کرایہ وار دلی کرایہ چکر مقدار جمع مال سے لیکر داس نامہ رکھتے ہیں ان کا مناس مذکور واسطے درج چکر کرنے کے بہانہ ہی کے ہوتا ہے اور ان کو جو بہت برستے پانچ برسے میں کے اندر ایک خاص زمانہ کے ہوتی ہیں وہ ان کے ان لوگوں کو دیکھ کر بہت زیادہ پیشتر خود ہی شرط لگاتے ہیں۔“

”دوسرے واقعہ یہ ہے کہ ان کے جو ایجنٹ مذکورین میں میں آتی ہے وہ نام اس آہستہ حال کے جاتے ہیں وہ ان حالات سے آگاہ ہوتے ہیں اور پورٹ میں بارش وان بیان کیا گیا ہے بارش ان

(۱) وارنٹ ایک اور وارنٹ کے مطابق سبیل ہے

جو بھی

(الف) مالک یا ایجنٹ استعمال کرتے والے کسی مکان یا گھر یا جگہ کو کو قمار بازی کے مکان عام کے طور پر کو سے یا ایک یا سہ نام میں لائے

(ب) مالک یا ایجنٹ کسی مکان یا گھر یا جگہ کا دھوکہ دہانتہ یا کھانسی اور شخص کو اس کے بغرض مذکور بالا کو سے یا داخل کرنے یا کھنے یا استعمال میں لانے کی اجازت دے۔

(ج) کسی ایسے مکان یا گھر یا جگہ کے کاردار میں جو بغرض مرقومہ اصرار کو لگایا یا نقل میں لایا گیا یا رکھا گیا یا استعمال میں لایا گیا ہو خبر گیری یا اہتمام یا کسی اور نتیجہ پر اس کے اجراء میں مدد کرنا ہو۔

مذکورہ سلسلہ صرف واسطے اغراض شرط بازی کے استعمال کیا جاتا ہے اور وہ کسی اعتبار سے آدمی نہیں ہے اگر نامی شخص ایک پرنالہ یا کشتی جو بی ہے جو ایک خاص زاویہ پر ختم کماٹی ہوئی ہے اور جہت مکان میں نصب ہے شرط اس بات کی لگائی جاتی ہے کہ آیا ایک زمانہ معین کے اندر اس آکر موسومہ بارش دان سے جو عام طور پر موری کلکتہ کہلاتا ہے پانی بے گایا نہیں یا آکلاب بارش پرنالہ سے گرنے میں جو ایک مخروطی شے بغرض تیز کئے جانے کے دیگر آکر سے از نام موری لکڑی شہور ٹکرائیگیا نہیں ہر جہت حالت موسم تبصر ہے اور ایک نرخ مروجہ بازار ہوتا ہے جو عام طور پر شس کیا جاتا ہے۔ مکان شرط بازی میں بہت کثرت سے لوگوں کی آمد رفت ہوتی ہے اس کے لئے روٹیں کا بیان ہے کہ اس نے اکثر ایک وقت میں ۵۰۰ آدمی سے لیکر ۱۰۰ آدمی تک اس موقع پر دیکھے ہیں جو کل شرط بازی میں مشغول ہوتے ہیں یا اولک شرط بازی سے مفاد تعلق ہوتا ہے۔

”بڑی بڑی رقوم بزرگالین دین ہوتا ہے اور دوکانداران کیشن تحصیل کر کے فائدہ حاصل کرتے ہیں شرط بازی خاص کر نقد ہوتی ہے مگر نامی گاہکوں کے ساتھ حساب رکھا جاتا ہے۔“

”مکان میں سب کو اور ہر ایک کو جانے کی اجازت ہے اور یہ امر متنازعہ نہیں ہے کہ موقع مذکور عام مکان شرط بازی ہے۔“

ان واقعات کی بنا پر صاحب مجریٹ نے یہ تجویز کیا کہ موقع مذکور جہاں شرط بازی بارش عمل میں آتی تھی حسب معنی دفعہ ۳۔ ایکٹ مجریٹ نمبر ۱۸۱۹ قمار خانہ عام نہ تھا لہذا انہوں نے حکم شعور ہائی ہر دو ملازمان کے صادر کیا۔

بنا راضی اس حکم کے گورنٹ بھی نے عدالت ہائیکورٹ میں اپیل کیا۔

لیٹم (ایڈووکیٹ جنرل) منجانب سرکار ہد متقدمہ پانچویں دفعہ ۳۔ ایکٹ مجریٹ نمبر ۱۸۱۹ پر مختصر ہے آیا وہ موقع جہاں شرط بازی بارش عمل میں آتی تھی قمار خانہ عام ہے؟ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ الفاظ دفعہ ۳۔ ایسے موقع کے داخل کرینے کے لئے کافی وسیع ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ وہ اصعان قانون کا منشا اس قسم کی قمار بازیوں کے سد و کرنے اور نرا دینے کا تھا اس قسم کی قمار بازیوں اس زبان میں جس کے روئے کا منشا تھا داخل ہوتی ہیں۔ کونسل نے مقدمات ٹولٹ بنام ماس (۱) توپ بنام کولین (۲) جنکس بنام ٹرپن (۳) ہائیکورٹ بنام ٹ (۴) کا حوالہ دیا۔

(۱) لاہورٹ کوئیس جلد ۱۲ صفحہ ۵۱

(۲) لاہورٹ کوئیس جلد ۱۳ صفحہ ۵۳

(۳) لاہورٹ کوئیس جلد ۱۳ صفحہ ۵۳

(۴) لاہورٹ کوئیس جلد ۱۳ صفحہ ۵۳

ملکہ مظفریہ
نام
نزدہاں

لینگ۔ منجانب ملزمان۔ شرط بازی میں کھیت شرط بازی و قمار بازی میں کھیت قمار بازی ذوق ہے۔
فرق مذکور مختلف ایکٹوں سے مجاہدہ انگلستان میں صاف طور پر نشان دیا گیا ہے یہ بات متناہ
نہیں ہے کہ ہند سے وہ احکام قانون انگلستان متعلق کئے جاویں جبکہ قمار بازی سے متعلق کرنا متعلق
تہا پس مقدمات متعلق نہیں ہیں ہند میں کوئی قانون ایسا نہیں ہے جسکی رو سے شرط بازی ناجائز
قرار دی گئی ہو اور یہ امر فرار دینا کہ قمار بازی میں شرط بازی داخل ہے دفعہ ۲۰۱ ایکٹ بمبئی نمبر ۶۱
کی عبارت کو ناجائز طور پر توسیع دینا متصور ہوگا قبل اسکے کہ قمار بازی ہو جو ہونا ضرور ہے مطابق تعریف
قمار بازی وہ پیشہ صاحب کے ضرور ہے کہ باجم دو یا زیادہ اشخاص کے جو قمار بازی میں عملاً مشغول ہوں
بحث ہو متقدمہ حال میں کوئی اس قسم کی بحث نہیں تھی اس مقدمہ میں بہت سے لوگ ایک کمرہ میں اس
غرض سے جمع ہوئے تھے کہ شرط لگا دیں اور اپنی شرطوں کا فیصلہ بذریعہ بائرن ان کے کرتے تھے اور کھیل
انھہ بعد میں ہی کئے گئے عمل پر منحصر تھا۔ لہذا مطلقاً کوئی قمار بازی نہ تھی محض ایک خاص اتفاقاً شرط لگا
ہوئی تھی واضعاً ان قانون ہند نے شرط بازی کی نسبت عمل کرینکی ضرورت نہیں خیال کی عمل
چاہے جیسا نامناسب ہو مگر اس عدالت کو اسکی نسبت دست اندازی کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے
اسکاٹ صاحب جسٹس۔ یہ ایک ایل ہے جو منجانب گورنمنٹ بمبئی بنیاداً حکم بریت
مصدرہ صاحب چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ سابق مورخہ ۴ اکتوبر گذشتہ جنھوں نے ایک لایو اور مکمل
تجزیہ صادر کی تھی پیش کیا گیا ہے۔ واقعات مسلمہ ملزمان پر بموجب ایکٹ بمبئی مشورہ انداد قمار بازی
نمبر ۶۱ شہ ۱۹۲۸ء الزام رکھنے ایک سیان کا بغرض قمار خانہ عام سب معنی ایکٹ مذکور لگایا گیا تھا۔ تعریف
قانونی قمار خانہ عام کی یہ ہے کوئی مکان یا کمرہ یا جگہ سمیں تاش یا پانسہ یا میزین یا دیگر آلات بازی
واسطے فایده یا منافع اوس شخص کے جو مالک یا قابض اوس جگہ کا ہو یا جو اوس جگہ کو استعمال کرتا
یا رکھتا ہو رکھے یا استعمال کئے جاتے ہوں۔ الہجات جو اس مقدمہ میں رکھے یا استعمال کئے گئے
میں دو ہیں یا یکیش دان دوسرا زنا۔ یہ آلات خاصکر بطور ذریعہ تحقیق کرنے مقدار بارش کے جو ہوا
موسمی میں پڑے بنائے اور استعمال کئے گئے ہیں۔ اوس مقدار بارش جو واسطہ پر تحقیق کیا جاتی ہے
بہت کثرت سے لوگ شرطیں لگایا کرتے ہیں جنکو کہ ملزمان درج رجسٹر کرتے ہیں اور بابت ہر شرط
کے کمیشن وضع کرنے کے بعد ملزمان دیویدہ جیتنے والے کو دیدہ بننے میں موقع مذکور بلاشبہ ایک مقام
شرط بازی ہے اور آلات مذکور آلات شرط بازی ہیں مگر شرط بازی ہند میں ناجائز نہیں ہے
اور قانون موجودہ حال میں داخل ہونے کے لئے یہ ضرور ہے کہ جگہ مذکور جگہ قمار بازی عام

ملاحظہ ہو
ملک مسطورہ میں
نزدک دس سال
میں

باتفاق قائم کیا گیا تھا جسکو متعدد مرتبہ حال سے کلیتہً مطابق معلوم نہیں ہوتا شرط بازی بارش میں مطلقاً
کوئی تھا بازی نہیں ہوتی ہمیں محض ایک اکثر شرط بازی تھا ہوا اور متعدد کونسٹیبل ایک ہی صورت میں تھا
جس میں جو اور اکثر شرط بازی دونوں سے یہ بحث لگتی تھی کہ اس میں کیا کرنا چاہیے اکثر شرط بازی کی غرض سے بنایا گیا
تھا ایک جزو جو کہ اس کے داخل ہو تا تھا بحث مذکور کو تسلیم کرنا لفظ تھا بازی کے معنی کو جس کی تعریف بیان ہو چکی
ہے ناجایز طور پر توسیع دینا ہو گا کہ کئی کسٹ کا ہونا ضرور ہے اور اس میں کوئی کسٹ نہ تھا ایک قسم کی جو ہے یعنی
باتفاق (ریولٹ) کا بطور تشبیہ کے حوالہ دیا گیا ہے مگر اس میں مالک ریولٹ کی چیز کا اور کسٹ کے لئے دونوں شریک
ہوتے ہیں اور علاوہ اسکے ریولٹ کے داخلی طور پر ایک کچھ بیان کیا گیا ہے اور ایک ٹیپا سے تھا بازی میں بہت قمار بازی کا
ناجایز میں داخل دیکھو جو کسٹ بنام ٹرن (۱) مقدمہ نمونہ ڈر کی بازی کا بھی حوالہ دیا گیا تھا الیورٹ بنام ٹرن (۲)
مگر مقدمہ کو اس واقعہ پر مبنی تھا کہ وہ ایک ٹیپا سے قمار بازی کے ممنوعات میں داخل تھا مقدمہ جسٹس بنام ٹرن
میں اس امر پر قمار خانہ عام کیا ہے بہت بحث کی گئی ہے اور بموجب اسٹیٹوٹ قدیم ہنری ہشتم (مستند
جوابس ہنری ہشتم باب ۹) اسٹیٹوٹ مشرقی جوس روٹو یا ۱۰۹۰ اس کی تعریف کی گئی ہے کوئی مکان یا مقام جو
اس غرض سے رکھا گیا استعمال کیا جاوے کہ اس میں کوئی کچھ یعنی کسٹ ناجایز کھیلا جاوے یا کسٹ صاحب جسٹس نے
ایک خدمت اور قمار بازیوں کی ناکامی جو ناجایز میں جس کا صاحب مجسٹریٹ نے حوالہ دیا ہے تعریف قانون
میں الفاظ کو کچھ کسٹ ناجایز واقع نہیں ہوئے ہیں مگر کسی صورت کے قانون ہنری میں اصل کرٹیک کے لئے ضرور ہے کہ
کوئی اکثر قمار بازی استعمال کیا جاوے اور قمار بازی کے قائم کرٹیک کے لئے ضرور ہے کہ کوئی کچھ کسٹ کھیلا جاوے جس
دونوں مالک میں قمار خانہ عام قرار دے جائے کہ اس کے لئے ضرور ہے کہ کچھ یعنی کسٹ جو اور ان وجوہ سے جو جو بیان کرٹیک
میں ہم نہیں خیال کرتے کہ ان کے اکیلا شرط بازی بارش اور اس طریقہ سے جس میں سے استعمال کئے جاتے ہیں کوئی
کسٹ قائم ہوتا ہے میری برائے سے کہ ایک دوسری وجہ پر حکام صاحب مجسٹریٹ تمام جہاں میں ایک مذکورہ ہنری ہشتم
اور اس کی تعریف میں کے ساتھ ہوتی جائے کسی صورت کی نسبت جو اس کے الفاظ کے معنی میں داخل ہو تو قرار نہیں دیا گیا
کہ وہ اس میں داخل ہیں کی صورت مذکورہ میں خلی میں داخل ہو سکتی ہے جو کہ اس کے الفاظ میں ہے لفظ قمار بازی کی نسبت
یہ جو کرنا کہ ان کے لئے شرط بازی بارش چھلری ہے کوئی توسیع ناجایز کرنا مقصود ہو گا اس میں اس میں اس میں اس میں
جائزین صاحب جسٹس ہماری بھی برائے ہے کہ کچھ بات صحیح تھا۔ واقعات نشانہ نہیں ہیں بلکہ
مسئلہ ہے کہ کوئی کہ اگر قمار بارش جو ایک وقت میں کے اندر سے شرط بازی کرٹیک کے لئے آمد وقت رکھتے ہیں
اور قمار بارش کی چال کے لئے ایک لڑتے قمار بارش ان استعمال کیا جاتا ہے یہ آج مانہ تجویز قمار بارش کا ہے جس سے
مقدار ٹیکس کی طر پر معلوم ہو جاتی ہے جس طر پر کہ اس گری سے جو وقت گزرتا ہے کہ ہاتھ میں ہوتی ہے وقت

نہایت
مکمل و مفید
بنام
نزدہ داس کو قلم

معلوم ہو جاتا ہے یا سطح پر کر کے باہر سے گزری یا بیرونی سے ذرا ہوا کا معلوم ہوتا ہے آگہ مذکور کا استعمال ان کے استعمال کے استعمال سے مزید برآں مینو یہ مشابہ ہوتا ہے کہ اس سے شرط بازی میں کوئی خرد اتفاق کا داخل نہیں ہوتا اس طرح میری رائے میں تاکہ مذکور کل میری مینو جو کل سے نہایت زیادہ مختلف ہے جسکی نسبت مقدمہ ٹالٹ بنام ماس (۱) میں یہ تجویز ہوا تھا کہ اگر وہ ایک شرط بندی ہے اور اس کا حکم یا میں اس شخص شرط باز کے حسب معنی ایک مسئلہ میں ایک شرط بندی یا اس کا ایک شرط بندی کیلئے مقرر اتفاق ہو جاتا ہے صاحب ٹالٹ و کیٹ جنرل نے یہ بحث کی ہے کہ اگر یہ شرط بندی سے شرط بازی بن جائے تو اس کے ہوجانے اور یہ کہ بائش (۲) ان حسب مراد ایکٹ یعنی مینو ماس (۳) دفعہ ۳ کے خود ایک شرط بندی ہے ایک مذکور کا مقصد اس اقدام بازی ہے مگر اس کی تفسیر میں اور کسی جگہ اور لکھنے یا شرط بازی کا ذکر نہیں ہے صاحب موصوف مقدمہ ٹالٹ بنام ماس (۴) پر استدلال کرتے ہیں صاحب موصوف کو یہ تسلیم ہے کہ اگر اس میں جو بچان ہوا میٹر معمولی آسائش یا عملی کام کے استعمال کے لئے موجود ہو تو شخص کیجا ہون اور نسبت تعداد درجہ ہائے گزری کیجو وقت معین کے اندر اس سے معلوم ہونے شرط لگانے تو ہوا میٹر اقدام بازی میں نہیں ہے شرط مذکور اقدام بازی نہیں ہے اور اس شخص شرط لگانے والے آئین مذکور کی رو سے مجرم نہیں ہیں مگر جیسا کہ ہم اس بحث کو سمجھتے ہیں بحث یہ ہے کہ اگر یہ شرط مذکور صرف لئے تجویز کیا گیا ہو اور استعمال کیا گیا ہو کہ اس کے ذریعہ سے شرط بازی میں آسانی ہو تو شرط مذکور اور اتفاق اور اس سے اقدام بازی قائم ہوتی ہے ہماری رائے میں یہ جانچ تعبیر ایسے قانون کے بارے میں تبدیل نہیں کی جاسکتی جسکی تعبیر بوجہ اسکے کہ مغل (آزادی) ہے سختی کے ساتھ ہونی چاہئے (اوس بنام فوکیٹا خصوصاً ہوجہ سے کہ اس کی رو سے بعض حالات میں باثبات مدعی کی جانب سے ملزم کی جانب منتقل ہو جاتا ہے عملہ بھی اس فرق کے نکالنے میں تجربی وقت معلوم ہوگی کیونکہ نسبت وجہ بنانے خاص بنانے یا لکھی یا تاثر یا میٹر یا میٹر اور نسبت اور مختلف استعمالوں کے جن میں دے لگائے جاسکتے ہیں شہادت یعنی ضرور ہوگی علاوہ برین عدم تحقیق سے اگر کوئی ترقی ہوگی یا سطح پر حالات مثل مقدمہ ٹالٹ بنام ماس (۵) میں جس میں کہ شرط بندی تھی کہ آیا میں گول ہے یا نہیں شرط مذکور کا تصدیق دیر بعض ازہا شہادت کے جو نتیجے قرار پائے ہیں اور جو کوئے اللہ یا سہرچ ایک خاص تمام پر جو اس کام کے لئے پسند کیا گیا تھا عمل میں لانا ہوا تھا یہ بحث کیا یا شرط داخل اقدام بازی حقیقی یا نہیں اور آئین کی خلاف ورزی عمل میں آئی تھی یا نہیں اس امر پر جو بحث کی گئی آلات علمی جو اسے تحقیق کرنے ختم کے استعمال کے لئے تھے غرض مذکور کے لئے منکوحہ کے یا بنائے گئے تھے یا ان کے آلات مذکور معمولی آلات یا شہادت تھے ہماری رائے میں مقدمہ ٹالٹ بنام ماس (۶) میں وہاں تک تجویز نہیں ہوتی ہے کہ کسی بابت بحث کی گئی ہے اتفاقاً ان کا مقصد اسداد اور لکھانے و شرط بازی کا ہے پس کل میری مینو جو کل میں اس کے خلاف اس کے خلاف کے نتیجے کا اسداد و مقصود تھا اس کی نسبت یہ

تاش و پاشہ و مینون و ٹینس و بولس اسکلسن شاول بورڈ و فرغ کی ٹرائی و گولڈ و ڈیو و کتون کی دودھ
 ویدل کی دودھ کا قبل زیادہ عام الفاظ دیگر خاصہ باکیسل یا اکیسلون کسی قسم کے ذکر کیا گیا ہے جو خبیث
 و توفیقین سماجی لفظ قمار بازی ویدل کی دودھ اور گولڈ و ڈیو قمار بازی کا اصل منشا ہے اسٹینٹ وٹ ہین
 جنکا قانون میں مذکور ہے اس طرح پر کرکٹ بھی متعلق ہو تا ہے مقدمہ حال میں جن کو روپیہ عمل قدرت پر لگایا
 گیا ہے اور آگے کو شخص ایک پیمانہ عمل مذکور ہے ہماری یہ رائے ہے کہ جوکیل یا لگ مکان لمبہ نہیں کیا ہے اور جو نہ
 اجازت ہی اس امر کے کہ شرط بازی و بانڈیں اور بڑھان کو بطور زیر تعلیم تصفیہ توجہ سے اس مکان میں نہ
 کیا ہے قمار بازی نہیں ہے اور یہ کہ مکان مذکور جسے تیار کیا گیا ہے اس میں نہ شہام قمار خانہ عام نہیں ہے ہماری یہ سچی
 ہے کہ اس ملک مذکور خلاف قلمبر آمد ہاے شرط بازی و دوا لگانے کے نہیں بنایا گیا ہے پھر اون کے کہ جن کو قمار بازی
 سے تعلق ہے ۔

حکم بریت قائم رکھا گیا

مجلس اعلیٰ ہند
نمبر ۱۰۰

محشریت کو اس کا جواب
ہونے کی طاقت کہتے
یہ ہیں جو غیر مہولی کہ حکم

رہے۔

مذہبوں میں بھی جو غیر مہولی کہتے ہیں ان کے
تو ان کے واسطے مناسب عرضہ یہ ہے کہ جو یہ حکم

کے عمل کریں۔

سامان آتھارام نورین دیباچی خوش رام ووش رام و سید امان
مقام و نیگورلا کے تھے وہاں امان اس علاقہ کے استحقاق مان پان
مذہبی تعلق مند ہے راہیشر و ہرچ پرش و سید مہائی و راجہ مہائی و نیگورلا
ہونے کی نسبت نزاع تین ان نزاعات کی بابت مختلف تاثرات ہوئے ہیں مانی کو رشت
سے بالاتر ہے، فیصلہ ہو کر حقوق مابہ اثبات کی نسبت عدالت مابہ عدالتی و عدالتی مابہ عدالتی

کرتی ہیں۔

۱۔ اکتوبر ۱۸۸۵ء کو محشریت درجہ اول مقام رتناگری نے بطریق ریورٹ پولیس کے کار
بوجب دفعہ ۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۵ء کے تحت عہدہ قاضی سالانہ و دیگر اشتہار
شروع کریں اور ایک حکم بین استقرار صادر کیا کہ گام مادی پرپ و سا تو سدا شو پرپ
صرف سختی اسکے میں کہ مند رہے مابہ اثبات میں رعایت مہی کے اور کرنے میں شرک نہ
اشخاص کو حکم مذکور کی رو سے امتناع ہے کہ نامبروگان کے استعمال و متنع او کے حقوق میں مداخلت
نہ کریں۔

حکم صاحب محشریت یہ عبارت ذیل ہے۔

”ہر گاہ و جگہ اطمینان ہے کہ ایک نزاع بابت استحقاق کرنے اور متروک رکھنے بعض افعال
متعلق رسوم مذہبی کے اندر تعلق مند راہیشر اور بیرونی اوس اور ہوم کالی و راول ناتھ واقع
و نیگورلا کے ہیں جس سے کہ نقض امن ضلالت کا احتمال ہے پس میں حسب ذیل ہدایت کرتا ہوں
بہ استقامت گام مادی پرپ کے کسی شخص کو خلیہ پر بان کے بغیر سا تو سدا شو پرپ کو متروک نہ کرے

۱۔ حکام کو کہنے یا سرکوب کرنے کسی خواہش یا غریب سے متعلق مندرجہ
 ذیل نکتوں سے آگاہی گاہ و گاہی یا سرکوب کے قابل نہیں ہے میں جملہ
 امور میں یہ سب سارا سارا شوہب و لغزشوں کا دور ہے کہ یہ حالت کو یا ہون
 کے لئے کسی خواہش کو ہی نہ کہ وہ خواہش کا اعتبار کسی حیثیت مذکور کے انتظام نہ کریں
 بلکہ اس میں شک ہے کہ اگر وہ کسی انتظام کرنے کا ارادہ نہ کریں (دوم)
 کہ اگر وہ اس کے اس لئے اس کے حقوق مثل مان کاری گاہ کاری
 میں شامل ہیں اس لئے سارا سارا شوہب و لغزشوں کا دور ہے
 اس لئے اس کے اس لئے اس کے اس لئے اس کے اس لئے اس کے اس لئے
 اس لئے اس کے اس لئے اس کے اس لئے اس کے اس لئے اس کے اس لئے
 اس لئے اس کے اس لئے اس کے اس لئے اس کے اس لئے اس کے اس لئے

رہنا یا تیار اور غلام اختیار کے تھا۔
 کھانا ارم پیا گادی کے کی گئی جنکو ہی رسیا

ہن کار و زیات اس مقدمہ کی طلب کیں۔

کتاب اتمارام نراین پر ب. وغیرہ۔

بندار کے منہ میں راؤ لچے کا شیوا۔

برکات (جاریں صاحب شمس و کنیت شمس) صاحب شمس نے صادر فرمائی

جاڑوں صاحب شمس۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکم صاحب مجبشر بھی جو جب دفعہ ۱۴
مجموعہ ضابطہ فوجداری جاری کیا تانا بلحاظ محل کے ناقص ہے کیونکہ اوس میں کوئی قید و سوقت
لی نہیں ہے مین دو حکم نافذ ہے حالانکہ خود دفعہ مین قید نفاذ ہر حکم کی جو بموجب دفعہ مذکور کیا گیا
ا جا اس صورت اور سوقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ شخص جو اوس محل کے ہونے پر اعتراض
تا ہو یا وہ شخص جو اصل محل میں لائے گا دعویٰ رکھتا ہو کسی عدالت دیوانی میں کافیا فیصلہ حاصل
نہیں ہو اسکا استحقاق صواب مشورہ کرنے کا اصل میں لانے اور فیصلہ کے بعد سے یہ

۱۸۸۹ء
محکم دلائل و براہین پر

تجویز ہوئی کہ چونکہ اس درمنازعہ قابل فیصلہ عدالت دیوانی کے نہیں تھے پس صاحب
محشرٹ کو یہ اختیار بموجب دفعہ ۴۴ کے نہ تھا کہ اشخاص مندرجہ کمانہ کو رسوم مابہ البحث میں شریک
ہونے کی ممانعت کرتے۔

یہی تجویز ہوئی کہ مکمل اسوجہ سے ناص تھا کہ وہ میں کوئی قید وقت کی دہی جسکے اندر مکمل نافذ
رہے۔

مزید برآں یہی تجویز ہوئی کہ ایسے حالات میں جبکہ محشرٹ کو نقص اسن خلایق کا احتمال ہو
تو انکے واسطے مناسب طریقہ یہ ہے کہ بموجب احکام باب ششم مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء
کے عمل کریں۔

ساٹھان آتھارام نرائن دبا باجی وٹس رام وٹس رام وٹسوا بالیمان خاندان پرپ
مقام دینگورلا کے تھے و با میں بالیمان اس خاندان کے استحقاق مان پان لینے و بعض رسمیات
مذہبی شعلق مندرجہ اسے رائیشرو بہر وراج برہمن و رسوم کائی و راول ناتھ واقع دینگورلا میں شریک
ہونے کی نسبت نزاع تھیں ان نزاعات کی بابت مختلف تاثرات ہوئیں جنہیں ہائی کورٹ
سے بالآخر داد فیصلہ ہو اگر حقوق مابہ البحث کی نسبت عدالت ہاسے دیوانی وادوسی عطا نہیں
کرتی ہیں۔

۱۸ اکتوبر ۱۸۸۹ء کو محشرٹ درجہ اول مقام ریناگری نے بطریق ریورٹ پولیس کے کارروائیا
بوجوب دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء بہ مقابلہ ساٹھان و دیگر اشخاص کے
شروع عملیں اور ایک حکم بدین استقرار صادر کیا کہ کام مادی پرپ و ساٹھان و شیورپ و گھنٹن پرپ
صرف سختی اسکے میں کہ مندرجہ اسے مابہ البحث میں رسمیات مذہبی کے اور کرنے میں شریک نہ ہوں بقیہ
اشخاص کو حکم مذکور کی رو سے امتناع ہے کہ نامہر دکان کے استعمال و تمنع اونکے حقوق میں مداخلت
نہ کریں۔

حکم صاحب محشرٹ بہ عمارت ذیل ہے۔

”ہر گاہ و کجوا طینان ہے کہ ایک نزاع بابت استحقاق کرنے اور متروک رکھنے بعض افعال
متعلق رسوم مذہبی کے اور شعلق مندرجہ رائیشرو بہر وراج برہمن اور رسوم کائی و راول ناتھ واقع
دینگورلا کے ہے جس سے کہ نقص اسن خلایق کا احتمال ہے پس میں جب ذیل ہدایت کرتا ہوں
جس استثنائے کام مادی پرپ کے کسی شخص کو مجاہد پر بان کے بجز ساٹھان و شیورپ و گھنٹن پرپ

۱۸۹۹ء
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نہرین پرب

کے کوئی استحقاق انتظام کرنے یا شریک ہونے کسی رسمیات نہرین میں نامہ یا تعلق مندرجہ
مذکورہ صدر کے بحیثیت ناکامی ماث کارمی سگا و کاری یا وریک کے حامل نہیں ہے میں جملہ
اہالی پرب کو سچ کام یا دہی پرب و سالوسدا شو پرب و لکشمین لا دو پرب کے یہ مافعت کرتا ہوں
کہ (اول) نامہ بروگان کسی رسمیات نہرین مذکورہ صدر کا باقتدار کسی حیثیت مذکورہ کے انتظام نہرین
اور او سمن شریک ہوں اور او سمن شریک ہونے یا او کے انتظام کرنے کا ارادہ نہرین (دوم)
یا سا تو شو پرب یا لکشمین لا دو پرب کو کرنے افعال یا استعمال حقوق مثل مان کاری گا و کاری
یا وریک میں مزاحمت یا مافعت نہرین اگر کسی اہل خاندان ہاے سا تو سدا شو پرب یا لکشمین لا دو پرب
سے کسی فعل کے کرنے میں یا کسی حق کے استعمال میں جو منجانب سا تو سدا شو پرب یا لکشمین لا دو پرب
مذکورہ کے مقام و نیگورہ لا میں حیثیت ہاے مذکورہ میں عمل میں آئے مافعت یا مزاحمت کی جائیگی تو
او سکی نسبت یہ تصور ہو گا کہ وہ سا تو سدا شو پرب یا لکشمین لا دو پرب کی طرف سے جیسی کہ صورت
ہو چکی ہے۔

بناراضی اس حکم کے سامان نے بموجب دفعہ ۵۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء
کے ہائی کورٹ سے اس بنا پر درخواست کی کہ حکم مذکور ناجائز اور خلاف اختیار کے تھا۔
اسی قسم کی درخواست منجانب راؤ جی کاشی باا و لکھنوارام اپیا گا دی کے کی گئی جنکو یہی رسمیات
میں شریک ہونے کی مافعت کی گئی تھی۔
ہائی کورٹ نے سسل اور کارروائیات اس مقدمہ کی طلب کیں۔
گنیشام نیلگننہ منجانب اتارام نہرین پرب وغیرہ۔
وادیو جی بہنڈار کر منجانب راؤ جی کاشی با۔

تجویر عدالت (چارڈین صاحب جس و کنیڈی صاحب جس) نے صادر فرمائی
چارڈین صاحب جس۔ معلوم ہوتا ہے کہ حکم صاحب مجسٹریٹ بموجب دفعہ ۱۴۴
مجموعہ ضابطہ فوجداری ہائی کورٹ کی تانہ لفظا شکل کے اخص ہے کیونکہ او سمن کوئی قید و سوقت
کی نہیں ہے سمن وہ حکم نافذ ہے حالانکہ خود دفعہ میں قید لفظا ہر حکم کی جو بموجب دفعہ مذکور کہنا
کیا جاوے صرف او سوقت تک ہے۔ جب تک کہ وہ شخص جو اس فعل کے ہونے پر اعتراض
رکھتا ہو یا وہ شخص جو فعل میں لائے گا وہی رکھتا ہو کسی عدالت دیوانی مجاز کا فیصلہ حاصل
کرے جس میں او کا استحقاق و باب متروک کہنے یا عمل میں لانے ایسے فعل کے جیسا منع ہو

۱۸۸۹ء
محکمہ قمار رام
نواب پرب

اوسکے حق میں تجویز کیا گیا ہو صاحب مجسٹریٹ اس قید سے واقف نہ تھے اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تجویز عدالت ہذا بمقدمہ نوابین دہلی پرب بنام کرشنا می سدا شیو دایہ پر وقت سماعت کے شہ آریہ کی توجہ مال کی گئی تھی۔ تجویز مذکور تعلق اور نہیں حقوق کے ہے جسکی بابت اب نزاع ہے اور وہ نیز ایک سند نسبت اس عام قانون کے ہے کہ عدالتاے دیوانی خفیعت امور بعض منصب یا استحقاق کی تجویز کر سکتی ہے لیکن پانام گنگا پاد (۲) را ما بنام شیو رام (۳) چونکہ اب پیش ہو گیا ہے کہ امور مذکور قابل فیصلہ عدالت دیوانی کے نہیں ہیں پس دفعہ ۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی رو سے صاحب مجسٹریٹ کو یہ اختیار نہ تھا کہ اشخاص مندرجہ نامہ کو مندرجہ نامہ کو زمین اداسے رعیت میں شریک ہونے کی مانع کرتے صاحب مجسٹریٹ نے سب فیل خیر کیا ہے مگر نوابان عدالتاے دیوانی نے اپنی اس قابلیت کے تسلیم کرنے میں کہ وہ ملکنا ملہ متناعی دائمی عطا نہیں کر سکتے یہ بیان کیا ہے کہ عدالتاے مذکور صا تو کی حفاظت نہیں کر سکتی ہیں تاکہ نامبروہ اپنے حقوق کا استعمال کرے شہ آریہ کی اس تجویز کی نسبت صرف اوس حفاظت کا بتلا نا ضرور ہے جو عموماً از روئے اصلی قانون فوجداری کے دیجاتی ہے نسبت کا منصبی صاحب مجسٹریٹ کے درحالیکہ شہ آریہ کو نقص اس خلائی کا احتمال ہو۔ احکام بابت ہم مجموعہ ضابطہ فوجداری درباب لینے ضمانت کا ذکر نا کافی ہے اسکی بابت مقدمہ سند رام چیشی بنام ملکہ مظفر ۴۴ میں سماعت کیا گیا تھا جس میں حدود و دخلت صاحب مجسٹریٹ متعلقہ حقوق کی بحث کی گئی ہے۔ ذیل میں پیش کرنے سے یہ تجویز کیا ہے (صفحہ ۲۲۰ و ۲۲۱)۔ اس امر کے ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے کہ صاحب مجسٹریٹ کو اپنا اختیار حقوق کی حفاظت میں بجائے اس کے استعمال کے بند کرنے میں اور اعمال خلاف قانون کے اندر دین نہ کہ افعال جائز میں دست اندازی کرنے میں کلام میں لانا چاہئے اگر صاحب مجسٹریٹ کو یہ یقین ہو کہ کسی حق کے استعمال سے غالباً بلوہ ہونے کا احتمال ہے تو شہ آریہ و ن اشخاص سے ناواقف نہیں ہو سکتے ہیں جسکی جانب سے فساد کرنا احتمال ہو اور شہ آریہ کا یہ کام منصبی ہے کہ نامبروگان سے ضمانت حفظ امن کی لین پس ہم حکم کو منسوخ کر دینا کیونکہ وہ بلا اختیار صا د کیا گیا ہے۔

حکم منسوخ کیا گیا۔

(۱) انجین لارپورٹ سلسلہ بی بی جلد ۱۰ صفحہ ۱۳۲ (۳) انجین لارپورٹ سلسلہ بی بی جلد ۹ صفحہ ۱۶۱
(۲) ایضا جلد ۲ صفحہ ۴ (۴) انجین لارپورٹ سلسلہ در اس جلد ۹ صفحہ ۱۰۲

نظر ثانی صیغه فوجداری

باجلاس اسکاٹ صاحب ٹیس و جاز دین صاحب ٹیس

ملکہ قیسرین

نام

بہرام چی خورشیدی

ایکٹ اکابری بکینی (۵۵ فٹ لمبے) و لمبائی ۳۳ (۱) ۵۴ و ۵۳ - قبضہ ایسے عرق منشی کا حکم
حال قابلطمینان نہ بتلا یا گیا ہو۔ قیاس جو ایسے قبضہ سے پیدا ہو۔

قزم کے قبضہ میں کیسے تھری تھی جو اس سے زیادہ تھی جسکی قانون میں اجازت ہے سمجھو
 وجہ قابلِ مصلحتان اس بات کی نہ بنو سکا کیون تاہی رائے او کے قبضہ میں ہے لہذا او سپر استغاثہ
 حسبِ وفات ۳۴، ۳۵، ۳۶ ایکٹ انگریزی میں (۱۷۷۷ء) کی ایکٹ اور تجریرت جرم بابت دو ذیل

نظر ثانی صیفہ فوجہاری نمبر ۱۵۹۱۲۱۱۱

(۵) دفعہ ۳۔ ایکٹ نمبر ۱۰ میں جس فیصلے کے تحت جو کوئی شخص بھلائی دہی ایکٹ ہذا یا کسی قاعدہ یا حکم معصوم حسب ایکٹ ہذا یا کسی سینیس یا پرونہ یا پاس معصوم حسب ایکٹ ہذا۔

”دافع، کوئی عرق منشی یا شے منشی کسی جزدہیز پڑھنی بیٹی کے اندر یا ہر سے لائے یا باہر کو کیسا ہے۔“

”دب، شراب یا کوئی شے منشی ایک مقام سے دوسرے مقام کو بھیجے یا لے جائے۔“

”رج، شراب یا کوئی شے منشی طیار کرے یا۔“

”دیکھی ہو؟ کسی طرف سے تاڑھی نکالے جا رہے ہیں۔“

” (د) کوئی کارخانہ شراب معطر با عطر کا بناوے یا کام میں لائے۔

”دو کوئی سامان یا بھٹی یا بھڑن یا اوزار یا سباب کسی قسم کا بغیر تیار کرنے شراب یا کسی اور شے منڈی

کے اپنے قبضہ میں رکھے یا استعمال کرے یا بیٹے دے یا۔

مردن، طرب یا ابر کوئی شے متشی فروخت کرے۔

اور کو بائیں ہر ایسے جرم کے سزا کے جرماء و جرائم کے ایک ہو سکتا ہے یا سزا کی قید کی سیوا دہہ ہونے تک

ہو سکتی ہے باوجود نون شرعین دیباگی۔

اوسکو سزاے جہانہ دی جائیگی جسکی تعداد ۸۰ تک ہو سکتی ہے۔

۴
۱۸۹۶
۱۸ جنوری
صوفیہ اسکول لاہور
۹۳

دفعات کے عمل میں آئی۔

تجزیہ ثبوت جرم حسب دفعہ ۳۴ م ناقص ہے درہا لیکہ کوئی شہادت بد ثبوت اس امر کے نہ کہ ملزم نے تاثری بنائی یا اس کے قبضہ میں کوئی ہتھی شراب ہے یا وہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو تازی لے گیا کوئی قباس حسب دفعہ ۵۳ (۱) کسی جرم مثلاً کہ دفعہ ۳۴ کا نہیں کیا جاسکتا ایسے قبضہ سے جسکی وجہ صحیح نہ بتلائی جاے صرف یہ قباس پیدا ہوتا ہے کہ قبضہ ناجائز ہے اور ملزم کی نسبت تجزیہ ثبوت جرم صرف حسب دفعہ ۴۰ ایکٹ مذکور ہو سکتی ہے۔

درخواست حسب دفعہ ۳۴ مجموعہ ضابطہ نو جہاری (ایکٹ ۱۰) ۱۸۷۱ء

ملزم کے قبضہ میں ۴۴ بوتل شراب دسی اوس سے زیادہ تیز پائی گئی۔ جب قدر تیز شراب مجموعہ ضابطہ نو جہاری میں فروخت ہوئی ہے زیادہ سے زیادہ مقدار شراب جسکے رکھنے کی اجازت کسی شخص کو بموجب ایکٹ تجارتی کمپنی (۱۸۷۱ء) ہے ایک گن یا دو بوتل ہے ملزم وجہ قابل اطمینان اس بات کی نہ بتلا سکا کہ کیوں زیادہ شراب اوسکے پاس ہے لہذا اس پر صرف دفعات ۳۴ و ۴۰ ایکٹ تجارتی استغاثہ کیا گیا اور بموجب وہ لوٹن دفعات کے تجزیہ ثبوت جرم عمل میں آئی اور سر جہرینے کی قید سخت اور جرم ماند کی دیکھنی۔

برطبق اپیل تجاویز ثبوت جرم سچاں میں لیکن میعاد قید گشتا کر تین مہینہ رکھی گئی۔

لہذا ملزم نے ہائی کورٹ میں عہدہ نگرانی درخواست گدائی۔

جارجین و سمیت مانگ شاہ جہانگیر شاہ پنجانہ ملزم۔

شانتارام ناراین وکیل سکوا پنجانہ سرکار۔

تجزیہ عدالت (اسکاٹ صاحب ٹیس و جارجین صاحب ٹیس) اسکاٹ صاحب ٹیس نے صادر فرمائی۔

(۱) دفعہ ۵۳ میں جب ذیل ملزم ہے۔ استغاثہ جات حسب دفعہ ۳۴ یا دفعہ ۴۰ میں یہ قباس کیا جائیگا نا وقتیکہ اوسکے خلاف ثابت کیا جائے کہ شخص ملزم مرکب جرم حسب دفعات مذکور بات کسی شراب یا شے منشی یا کسی ہتھی شراب یا عورت یا سان یا آلات قہریم متعلق طیارہ کو نے شراب یا شے منشی یا کسی ایسے سامان کے جو عموماً عامیاری شراب یا اشیاء منشی میں استعمال کیا جاتا ہے یا کسی ایسے سامان کے جو عموماً عامیاری شراب یا کسی شے منشی میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ اپنے پاس رکھنے کی وجہ قابل اطمینان وہ میان کر کے ہوا ہے۔

ملک قید ہوتے ہیں
اہم ہی خوشی کی

اسکاٹ صاحب جس۔ اس مقدمہ میں یہ ثابت کیا گیا کہ ملزم کے پاس
 چوالیس بوتل شراب ہندوستانی اوس سے بہت زیادہ تیرتی جو ضلع میں فروخت ہوتی
 ہے نامبرہ پر لازم حسب دفعات ۴۲ و ۴۳ ایکٹ ایکٹاری لگا یا گیا اور وہ حجم قرار پایا اور اسکو
 حسب دفعات مذکور شراب قید محنت چھ ماہ اور ۱۰ جبرانہ کی دیکھنی چھ مہینے کی قید کو عالم اہل
 نے گنا کر تین مہینے کی رکھی لیکن اونچ پر تجویز ثبوت جرم مطابق ہر دو دفعات مذکور بحال کہی
 نہ تجویز ہوئی کہ اوس قیاس سے جو از رو سے دفعہ ۵۳ ایکٹ مذکور پیدا ہوا مقدمہ داخل منشا کے
 دفعہ ۴۳ و غیر دفعہ ۴۴ ہوا اور ملزم نے از کتاب جرم حسب ہر دو دفعات بابت اس شراب کے
 کیا جسکو اپنے پاس رکھنے کی وجہ قابل اطمینان وہ بیان نہ کر سکا ہماری رائے میں دفعہ ۵۲
 کی یہ رائے میں ہے وہ قیاس جبکا قانوناً اخذ کرنا دفعہ مذکور میں مقصود ہے قیاس ایک جرم کا اتوب
 دفعہ ۴۳ یا دفعہ ۴۴ یا دونوں کے بلحاظ واقعات ہر مقدمہ خاص کے ہے از رو سے دفعہ مذکور ایک
 استثنائست اس اصول عام کے قائم کیا گیا ہے کہ ثبوت نیت جبرانہ کا واسطے قائم کرنے
 غلات ورزی قانون فوجداری کے ضروری ہے اگر دفعہ ۴۳ نہ بنائی جاتی تو محض قبضہ بلا ثبوت
 اثباتی اس امر کے کہ قبضہ مذکور ناجائز تھا کافی نہوتا دفعہ مذکور کی عبارت حسب ذیل ہے بہتفا
 حسب دفعہ ۴۳۔ یا ۴۴ میں یہ قیاس کیا جائے گا تا وقتیکہ اسکے خلاف ثابت نہ کیا جائے
 کہ شخص ملزم مرکب جرم حسب دفعات مذکور بابت کسی شراب یا شے منشی یا کسی مٹی شراب
 یا غروٹ یا سامان یا آلات غیر متعلق طیار کرنے شراب یا شے منشی یا کسی ایسے سامان کے
 جو عموماً طیار شراب یا شے منشی میں استعمال کیا جاتا ہے یا کسی ایسے سامان کے جو عموماً طیار شراب یا کسی
 منشی میں استعمال کیا جاتا ہے جبکہ اپنے پاس رکھنے کی وجہ قابل اطمینان وہ بیان نہ کر سکے ہوا ہے عدالتاے
 ماتحت نے دفعہ مذکور کا یہ مطلب سمجھا ہے کہ گویا بجائے الفاظ مرکب کسی جرم کا حسب خات مذکور ہوا ہوتا یا الفاظ تھے مرکب
 کسی جرم کا بموجب ہر دو دفعات مذکور کے ہوا ہے بصورت نمونے الفاظ مذکور کے جو قیاس
 قبضہ سے کیا جائے اوس سے ہر مقدمہ کا اوس دفعہ کے اندر داخل ہونا جو صحیح طور پر بلحاظ
 واقعات خاص کے متعلق ہو تجویز ہو گا اس مقدمہ میں صرف قبضہ ثابت کیا گیا ہے اور ان
 واقعات مزید میں سے جبکا ذکر دفعہ ۴۳ میں کیا گیا ہے کوئی ثابت نہیں ہیں اگر واقعات سے
 یہ ثابت ہو تا کہ ملزم نے مٹی بنائی یا اوس کے قبضہ میں کوئی مٹی شراب کی ہے یا وہ ایک
 مقام سے دوسرے مقام کو مٹی لے گیا تو محض مٹی صحیح طور پر یہ قیاس کر سکتا تھا کہ طیار

۱۸۸۹ء
 ملا سبطہ فیض احمد
 بنام
 برہم چوڑی

۱۸۸۹ء
ملک متھلہ قہر میں
بنام
گن لال موہنی لا

تقریرات ہند الزام لینے رشوت کا رمایا بعض موقع سے لگایا گیا تھا بمقابلہ ملزمان کے شہادت صرف اول ان اشخاص کی تھی جنہوں نے یا تو رشوت کے لئے چندہ دیا تھا یا چندہ وصول کیا تھا یا وہ چندہ ملزمان کو دیا تھا اشخاص مذکور کا بیان یہ تھا کہ انہوں نے اسوجہ سے رشوت دینا چاہا کہ قسموں کو کھینچنے سے یہ دھکی دی تھی کہ وہ تقصیریں بڑی دیکھنے اور جہاڑیان کاٹ ڈالینگے اور نئے نشانات حد و قاعہ کرینگے نسبت اس شہادت کے مجسٹریٹ مجوزہ نے یہ لکھا کہ اگر جہاڑ گواہان ثبوت شریک جرم ہی سمجھے جائیں گی مجسٹریٹ کو جائز تھا کہ وہی شہادت غیر موید پر تجویز ثبوت جرم صادر کرے کیونکہ ان کے بیانات میں صدا اندرونی موجود ہے اور ایسے حالات موجود ہیں جسے خیالات سارشی کی تردید ہوتی ہے اور علامات صداقت عیاں ہیں مجسٹریٹ کی یہی رائے تھی کہ باہرین ایسے شرکاء جرم کے جنہوں نے انحصار مابہ الا احتفاظ ناجائز میں بخوشی مدد دی ہو اور ان شرکاء جرم کے جنہوں نے بوجہ مجبوری مدد دی ہو فرق مجسٹریٹ کی رائے میں گواہان مقدمہ حال قسم آخر الذکر میں داخل تھے اور کوئی وجہ تاخیر سمجھنے اور وہی شہادت کی نہ تھی لہذا مجسٹریٹ نے نسبت ملزمان کے حسب دفعہ ۱۱۱ مجموعہ تقریرات میں کے تجویز ثبوت جرم صادر کی اور حکم سنراے قید سخت دہرانہ کا دیا۔

تجویز موہنی (اسکاٹ صاحب جسٹس مختلف لارے) کہ تجویزات ثبوت جرم خلاف قانون ہیں کیونکہ کوئی شہادت بتائید گواہان ثبوت کے نہیں ہے جو سب شرکاء جرم ہیں۔

یہ بھی تجویز موہنی (اسکاٹ صاحب جسٹس مختلف لارے)

کہ مجسٹریٹ کی رائے میں نسبت شہادت کے ایسی جعلی تھی جس سے ملزمان کو مضر پہونچا اور ایسا سبب با انصاف ہوا کہ جس کے لحاظ سے عدالت ہذا کو صیغہ نگہانی میں منسوخ کرنا تجویزات ثبوت جرم کا جائز ہے۔

از عدالت۔ مدد و قلع مسئلہ ضرورت بطور وجہ برہنہ نتائج ایسے فعل سے جو دیگر منہج پر جرم ہے وہ ہیں جو دفعہ ۳۴ مجموعہ تقریرات ہند میں قرار دی گئی ہیں پس وہ گواہان جنہوں نے ضرر مالی یا ظلم جسمانی سے بچنے کے لئے کسی عمدہ دار سرکاری کو رشوت دینی چاہئے یا رشوت دی مصلحتاً (م لینے مابہ الا احتفاظ ناجائز کے تھے اور ان کی شہادت بطور شہادت شرکاء جرم تصور ہونی چاہئے۔ بموجب قانون ہند و انگلستان وہ قانون کے شہادت شریک جرم کی قابل پذیرائی ہے اور کوئی تجویز ثبوت جرم اسوجہ سے خلاف قانون نہیں ہے کہ وہ شہادت غیر موید شریک جرم پر مبنی ہے دفعہ ۱۳۳۔ ایک شہادت غیر موید (م) لیکن یہ قیاس کہ شریک جرم ناقابل اعتبار ہے بجز ان کے

کہ نسبت مرائب اہم کے اور کسی نایب ہو ایک ایسا قاعدہ عملدرآمد ہے جو قریب قرب تمام جان میں استعمال کیا جاتا ہے۔

از اسکاٹ صاحب شہس۔ لیکن ایسی استثنائی قسم کی صورتیں ہو سکتی ہیں جنہیں صرف شہادت شریک جرم سے صحیح کو یقین پیدا ہوا اور گرجا اوس یقین پر عمل کرے در حالیکہ نوعیت گواہان کی سرگرجا کے دہن میں موجود ہوتو عدالت نگرانی کو بحالت نہو نے دیگر حالات کے جسے عدم وجہ اختیار نہیں عدالتی پیدا ہو دست اندازی نہ کرنی چاہئے۔

از چارٹون صاحب شہس۔ محض اس امر سے کہ کوئی شخص ایک موقع جائز حاضر تھا قیاس اوس شخص کی شرکت کا ایسے جرم میں جسکا ارتکاب اوس وقت ہوا اس طور نہیں ہو سکتا کہ دفعہ ۴۲ مجموعہ تفسیرات ہند متعلق ہو سرکار نام فارر (۱۱) جس حالت میں کہ مجسٹریٹ نے قیاس مذکور بر بنائے مذکور نسبت ایک ملزم کے کیا اور احکام دفعہ ۴۲ کو متعلق کیا مجسٹریٹ نے ارتکاب فعلی قانونی کا کیا اور نائی کورٹ بطور عدالت نگرانی کے ملزم کو بری کر سکتی ہے۔

یہ درخواست ہائی کورٹ میں استعمال اختیار سماعت نگرانی فوجداری عدالت محدود حسب دفعہ ۴۲۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۷۲ء میں۔

متحدہ اشخاص پر جو بطور قسموار کنندگان حکم پیمائش مال متعین سے الزام لینے رشوت کا لگایا گیا اور تجویز ثبوت جرم مذکور صادر ہوئی رپورٹ ذیل متعلق مقدمات دو اشخاص یعنی مکن لال و موتی لال کے ہے جنکی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی ہے مگر تجویز اسکاٹ صاحب شہس میں ذکر دیگر مقدمات کا بھی ہے۔

مکن لال و موتی لال پر الزام لینے رشوت کا یعنی مبلغ ۱۰۰۰ روپے کا ساکنان موضع سنہل نے اور مبلغ ۱۰۰۰ روپے کا ساکنان موضع جیون پور نے لگایا اور انکی نسبت مشہری ایچ دستو مجسٹریٹ و رجب اول نے تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۱ مجموعہ تفسیرات ہند صادر کی اور حکم سزا دو ماہ قید سخت اور دو سو روپہ جرمانہ کا صادر کیا۔

تجویز ثبوت جرم شہادت ایسے اشخاص پر مبنی تھی کہ انہوں نے یا تو رشوت کے لئے چندہ دیا تھا یا چندہ وصول کیا تھا یا روپیہ حوالہ ملزمان کیا تھا گواہان مذکور کا یہ بیان تھا کہ ملزمان نے روپیہ طلب کیا تھا اور روپیہ ہوجہ اس دہشکی کے دیا گیا کہ ملزمان نے یہ کہا کہ ہم نشیہ بی بی و دیگر اچھا نامی کاٹ والی گئے اور نئے نشانات حدود قائم کر گئے۔

و ملکہ معظمہ بنام ڈوٹی (۱)، و مقدمہ میگنر (۲)، و ملکہ معظمہ بنام سونود (۳)، و سلطان بنام پسر (۴) کا دیا۔

حکام دیویش کورٹ (اسکاٹ صاحب جس و جائزین صاحب جس) نے ۹ ستمبر ۱۸۸۱ء

ملکہ معظمہ بنام

مگن بنام

کو تجویزات ذیل صادر فرمائیں
اسکاٹ صاحب جس۔ سیرایہ ارادہ سے کہ اول باون امور قانونی کی نسبت

تجویز کردہ جو ان جلد مقدمات میں مشترک ہیں اور بعد اوسکے قانون کی مختلف واقعات پر مقدمہ سے متعلق کردہ اسلئے کہ دست اندازی عدالت بصیغہ نگرانی جائز ہو ضرور ہے کہ اولاً یہ

نہایت کیا جائے کہ حج عدالت ماتحت نے کوئی غلطی قانونی کی ہے اور ثانیاً یہ کہ اوس سے ملزم کو بطریق نفس الامری ضرر پہنچا۔ سلطان بنام فتح چند و سمنند (۵) نیز عدالت ہذا اپنے

اختیارات نگرانی نسبت تجویزات امور واقعات کے ہی اون صورتوں میں استعمال کر سکتی ہے جنہیں عدالت ماتحت نے شہادت کو بالکل غلط طور پر سمجھا ہوا اور صریحاً غلط نتیجہ اخذ کیا ہو (۶)

لیکن صرف نہایت اشیائی صورتوں میں ایسی دست اندازی راے عدالت ماتحت میں جس نے شہادت کی سماعت کی اور عدالت اپیل ماتحت میں جس نے مکرر اوسکی وقت

پر غور کیا نسبت امر متعلق واقعات کے جائز ہو سکتی ہے الفاظ غلطی نفس الامری کی نسبت یہ تجویز نہیں ہو سکتا کہ اوس میں غلطی راے نسبت وقت شہادت کے داخل ہے (۷) ضرور ہے

کہ غلطی نفس الامری قانونی ہو (۸) ٹیبلول صاحب جس نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ عدالت رائے عدالت کا یہ راہ ہے کہ عدالت اپنے اختیار نسبی تجویز متعلقہ واقعات کو استعمال نہیں کرتی الا اوس

صورتوں کہ کوئی نہایت غیر معمولی وجہ ہو اور یہ امر کہ ممکن ہے کہ خود عدالت ایک مختلف نتیجہ اخذ کرتی ایک ایسی وجہ نہیں ہے تیسری یہ راے ہے کہ مقدمات حال میں سے یہ مقدمہ ایسا

نہیں ہے جس میں اس بنا پر نگرانی کی ضرورت ہو۔

ان چشموں مقدمات میں جس خاص غلطی پر استدلال کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ حج نے شہاد

(۱) رپورٹ ٹوٹس پیج ڈوٹین جلد ۴ صفحہ ۲۷ (۲) اسٹیٹ ٹرائل جلد ۹ صفحہ ۵۶۶

(۳) ویکلی رپورٹ نظام فوجداری جلد ۱۰ جلد ۴ (۴) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۱۱ مقدمات فوجداری

(۵) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی صفحہ فوجداری جلد ۸ صفحہ ۸۱-۷۱ انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۷ صفحہ ۱۹ و

رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۵ اور رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی صفحہ فوجداری جلد ۷ صفحہ ۲

(۶) انڈین لارپورٹ سلسلہ اس جلد ۲ صفحہ ۳۰ (۷) انڈین لارپورٹ سلسلہ آریا جلد ۹ صفحہ ۱۳

۱۸۸۹ء
مکملہ فقہ فقہ جہند
گن گن مراد گن

کی وقت کے خیال کرنے میں ملاحظہ اس بات کو ذہن میں نہیں رکھا کہ جہاد شہادت ایسے اشخاص کی تھی جو شریک جرم تھے میرے نزدیک یہ ظاہر ہے کہ گواہان خود اپنے بیان کے بموجب شریک جرم تھے اور انہوں نے ملکہ اس غرض سے چندہ کیا تھا کہ سرکاری قسموں اور لکھنے والوں کو اس غرض سے رشوت دین کہ یا تو وہ اوکلی زمین کو بطور ایسی اراضی کے فروج کریں جو مستوجب کی شخصیت کے ہے یا اونکو بحالت خود اپنے کام میں اوس زمانہ میں چھوڑیں کہ جب پمپائش سرکاری میں کرنے پر مطلب کیجا سکتی تھی ایسی غرض کے لئے روپیہ دینے میں اشخاص مذکور قانون کی نظر میں معطل نہ ہوں۔ جرم رشوت تھے اور بھوکو کچھ شک نہیں ہے کہ وہ خود اس بات سے واقف تھے کہ وہ مستوجب مواخذہ قانون فوجداری بابت دینے روپیہ کے ملازم سرکاری کو بغرض ناجائز کے تھے بموجب قانون ہند و انگلستان دونوں کے شہادت شریک جرم قابل پذیرائی ہے اور کوئی تجویز ثبوت جرم اسوجہ سے خلاف قانون نہیں ہے کہ وہ مبنی اور شہادت غیر موید ایک شریک جرم کے ہے (دفعہ ۱۳۲- ایکٹ شہادت ہند) لیکن یہ قیاس جو بموجب تشریح (ب) دفعہ ۱۱۱ ایکٹ شہادت کے جائز ہے کہ شریک جرم قابل اعتبار نہیں ہے الا اوس صورت میں کہ نسبت مراتب اہم کے اوکلی تائید عمل میں آوے ایک ایسا قاعدہ عمل درآمد ہو گیا ہے کہ جو قرب و سب تمام جہان میں استعمال کیا جاتا ہے اب حکام اپنی نظریہ میں ساتھ جو ہی کے یہ کہا کہ تین کہ معمولی حالات میں ایسی شہادت کی بنا پر تجویز ثبوت جرم کا صادر کرنا غیر معقول ہے بجز اسکے کہ شہادت جداگانہ سے بطریق نفس الامری تائید حاصل ہو جس حاکم کو خدا ت ج و چوری دونوں کی حامل ہوں میں اور سپریم سادی لازم ہے کہ شہادت شریک جرم کو شہادت احتیاط سے جانچے اور اس بات پر غور کرے کہ کوئی شہادت تائیدی ہے یا نہیں درحالیکہ خاص شہادت اقوام شہادت شریک جرم ہے مگر ایسی صورتیں استثنائے قسم کی ہو سکتی ہیں جن میں تنہا شہادت شریک جرم سے حاکم کو نسبت اور واقعات کے یقین ہو جائے چکے ثابت ہونے کی ضرورت ہے اور دفعہ ۱۳۳- محاکم مذکور ہوگی اگر وہ اوس یقین پر بلا اوس تائید کے جیسے عموماً اصرار کیا جاتا ہے عمل کریں لیکن عدالت فیضہ نظر ثانی کو یہ بات صاف طور پر معلوم ہونا چاہئے کہ جب حج یا جمعیہ سے متبعہ مذکور اخذ کیا اسوقت نوعیت گواہان کی اسکے ذہن میں تھی درحالیکہ ایسا ہو کوئی وجہ دست اندازی کی از قسم نگرانی کے نہیں ہے۔

اب بحث یہ پیدا ہوتی ہے کہ آیا یہ مقدمات اوس استثنائے قسم کے ہیں یا نہیں شریک جرم

۱۴۹۹
ملکہ خدیجہ بیگم
بنام
ملک لال سوگدی

کی شہادت تین وجہ سے ناقابل اعتبار سمجھی جاتی ہے اول اسوجہ سے کہ اس بات کا احتمال ہے کہ شریک جرم اس غرض سے حلف دروغی کر گیا کہ جرم کو اپنے اوپر سے ہٹا دے دوسرے اسوجہ سے کہ شخص مذکور ایک شریک ارتکاب جرم ہے اور اسوجہ سے بڑے چال چلن کا آدمی ہے اور اس بات کا احتمال ہے کہ وہ وقت حلف کا محاذ نہ کر گیا تیسرے اسوجہ سے کہ وہ اپنی شہادت بموجب ایک وعدہ معافی کے یا بامید معافی ضمنی کے دیتا ہے بشرطیکہ نامبروہ وہ کل حال بیان کر دے جو اسکو خلاف اولن اشخاص کے معلوم ہے چٹکے ساتھ اس نے عمل مجرمانہ کیا اور اس امید کے باعث سے وہ دعویٰ کی طرفداری کرنا چاہیگا۔

اب ان اصول کو مقدمات حال سے متعلق کر کے واضح ہوتا ہے کہ تائید کا حاصل کرنا نہایت دشوار تھا اگر نامکمل نہ تھا اگر کل گاؤں ملک کسی عہدہ دار سرکاری کو رشوت دے تو کوئی شہادت بلا تعلق اشخاص کی نسبت جرم مذکور کے نہیں ہو سکتی مقدمات حال میں ملزمان کے خلاف حلف سے جو ثبوت کی وجہ رغبت اس معنی میں موجود نہ تھی کہ حلف دروغی مذکور اس غرض سے ضروری ہو کہ مذکور گواہان کو مواخذہ قانون فوجداری سے بچا دے۔ بروے اپنی شہادت کے نامبروگان نے اپنا معین ہونا قبول کیا اگر وہ کچھ نہ کہتے تو کوئی جرم اوپر ثابت نہ ہو سکتا نسبت دوسری وجہ اشتباہ کے واضح ہو کہ خبریت اونکے فعل کی غالباً اونکے نزدیک خفیہ تھی کسی عہدہ دار سرکاری کو نذرانہ دینا ایک عام بات ہے اور جو فعل اور اشخاص نے کیا اس سے وہ محدود مقدار اعتبار کی جو ممبر کا اس قسم کے گواہوں سے متعلق کیا جاتی ہے کچھ کم نہیں ہو جاتی لیکن تیسری وجہ اشتباہ کی موجود ہے کہ گواہان مذکور نے اپنے بیانات از خود نہیں کئے بلکہ بوجہ ایک تحقیقات کے کئے جو جناب سرکار ہوئی اور ممکن ہے کہ انہوں نے طرفداری دعویٰ کی بغرض قیقین کرنے اپنی خاص بریت کے کی ہو کو کوئی وعدہ معافی کانہیں کیا گیا تھا تاہم یہ باور کرنا دشوار ہے کہ انکو یہ معلوم نہ تھا کہ انہوں نے ایک عہدہ دار سرکاری کے ساتھ امینرش کی اور وہ اس بات کی امید نہیں رکھتے تھے کہ اگر وہ تمام حال جس سے انکو واقفیت تھی کہ شیکے تو اس سلسلے سے جکا ہوتا ممکن ہے بچینگے اس اشخاص مذکور گواہان شریک جرم میں جن کی شہادت نہایت اعتبار سے مانجی جانا چاہئے کیونکہ ایک خاص وجہ اس بات کی ہے کہ وہ سرکار و دعویٰ کی طرفداری کریں با اس ہمہ میری یہ رائے ہے کہ وہ اس قسم کی شہادت شریک جرم ہے جسکے مستہر قرار دینے کی نسبت تجویز مجسٹریٹ

۱۸۸۹ء
ملکہ سیدہ بیگم
مکمل لال کوئی لا

کی حسب دفعہ ۱۳۲- بعد نہایت احتیاط سے جانچنے کے اور قانون کو اپنے ذہن میں رکھنے کے واجب طور پر باوجود معمولی قاعدہ و مقید کرنے والے کے تائید ہو سکتی ہے میری رائے میں اس امر کا تجویز کرنا خلاف قانون ہو گا جس طور پر کہ وہ ہمارے مجموعہ شہادت میں قرار دیا گیا ہے کہ یہ کہا جائے کہ کسی حالت میں کوئی مجسٹریٹ کسی ملزم کو برہائے شہادت غیر موید شریک جرم کے مجرم نہیں قرار دے سکتا اگر یہ امر عیاں ہے کہ جج اور مجسٹریٹ دونوں نے شہادت پر علم و تسلیم کامل اس امر کے غور کیا ہے کہ وہ از قسم شہادت شرکاءے جرم ہے اور معمولی حالات میں تائید کی ضرورت ہے تو میری دانست میں عدالت ہذا بصیغہ نگرانی دست اندازی نہ کر لگی اگر یہ عیاں ہے کہ جج اور مجسٹریٹ نے اس بات کو بالکل نظر انداز کیا ہے کہ شہادت از قسم شرکاءے جرم ہے تو میری دانست میں عدالت ہذا کو دست اندازی کرنا واجب ہو گا بجز اس کے کہ خود عدالت ہذا کو اس امر کا اطمینان ہو کہ شہادت مذکور کی تائید ہوتی ہے یا نہ کہ شہادت برائے خود حسب دفعہ ۱۳۲- باوجود تشریح (ب) دفعہ ۱۱۴ کے قابل اطمینان ہے اور تمام مقدمہ میں جنہیں میں یہ تجویز کرتا ہوں عدالت ہذا کو دست اندازی کرنی چاہئے میں چاہتا ہوں کہ یہ بات صاف طور پر سمجھی جاوے کہ میں تجویز جدید کا حکم دوں گا نہ کہ منسوخی تجویز کا بجا لیکہ ملزمان بڑا حصہ اپنے احکام سزا کا برداشت نہ کر چکے ہوں۔

اب میں نسبت بر مقدمہ کے مفصل تجویز کر دینا نسبت مقدمہ متودا (یعنی مقدمہ ملوث فکر) کے واضح ہو کہ تجویزات میں کوئی علامت اس بات کی نہیں ہے کہ جج خواہ مجسٹریٹ کے ذہن میں بوقت غور و پر مقدمہ کے یہ بات موجود تھی کہ کل شہادت از قسم شہادت شرکاءے جرم ہے اور کوئی شہادت بلا تعلق اشخاص کی ہی نہیں ہے پولیس پوچھنے کو چندہ کا حال معلوم تھا جب کہ اوس نے روپیہ کا دیا اپنے ذمہ لیا کوئی شہادت اس بات کی نہیں ہے کہ ملزم نے غلام کیا یا نہ کہ اس نے روپیہ طلب کیا تھا اور شہادت متضمن اسکے کہ اوس نے روپیہ پایا بالکل قابل اعتبار ہے میری یہ رائے ہے کہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہونی چاہئیں اور ملزم رہا ہونا چاہئے۔

مقدمہ نوپورا (یعنی مقدمہ چھوٹے لال) میں جج و مجسٹریٹ نے ہر اس امر کو نظر انداز کیا کہ شہادت از قسم شہادت شرکاءے جرم تھی اور اس وجہ سے انہوں نے شہادت کو اس خاص طور پر نہیں جانچا کہ جس طور پر ایسی شہادت جانچی جانی چاہئے مگر اس مقدمہ میں شہادت

۱۸۸۹ء
کلستر فیس
بنام
مگر ملن مرقا

ایک بیوہ کی ہے جسکا یہ بیان ہے کہ اوس نے وہ روپیہ گانوں والوں کو قرض دیا تھا جسکی نسبت یہ بیان ہے کہ حوالہ قسموار کرنے والے کے کیا گیا اور بیوہ تائید اسکی بذریعہ ایک لاج اپنی کتاب کے کرتا ہے مگر وہ خود ایک اعتبار سے معین ہے کیونکہ وہ غرض قرضہ لینے سے قضا تھا اور شہادت متعلق اس قبضہ میں اسم اختلافات میں اور سوائے شہادت شرکائے جرم کے کوئی شہادت واقعی ادا سے روپیہ کی قسموار کنندہ کو نہیں سنبھلت جرم منظرہ کے واضح ہو کہ اوسکا ارتکاب دو برس پہلے ہوا تھا اور گواہان نے اشدائے ملزم کو نہیں پہچانا اگرچہ جیٹریٹ کے زمین میں یہ بات ہوتی کہ قریب قریب تمام شہادت اگر کل نہیں شہادت شرکائے جرم کی تھی تو ممکن ہے کہ وہ تجویز ثبوت جرم صادر کرتے میری یہ رائے ہے کہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا سنسج ہوئے چاہئیں اور ملزم رہا ہونا چاہئے۔

مقدمہ میں راجین شہادت اس سے زیادہ قوی ہے اگرچہ نسبت شہادت شرکائے جرم کے وہی غلطی عدالتی ظہور میں آئی ایک گواہ بلا تعلق ہے جس نے رشوت دینے میں شریک ہونے سے انکار کیا تھا اور جو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ واسطے قسموار کنندہ روپیہ جمع کیا گیا اور دو دکانداروں کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے واقعی کہا تھا قسموار کنندہ کو بموجب کھنٹے ٹیلوں کے اور اونکی ذمہ داری پر جیسا کیا! ایضہ صل واقعہ دئے جانے روپیہ کا ملزم کو شہادت غیر موید شرکائے جرم سے ثابت ہے اور جیٹریٹ نے اوس شہادت پر اس لحاظ سے غور نہیں کیا میری یہ رائے نہیں ہے کہ تجویز ثبوت جرم بحال رہے اگر استدلال سزا جگت لیگٹی ہوتی تو میں ہر آئینہ اس مقدمہ میں اور دیگر مقدمات میں تجویز جہد کا حکم دیتا لیکن بلحاظ مراتب واقعی مقدمہ کے میری رائے ہے کہ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا سنسج ہوئے چاہئیں۔

مقدمہ سبک کی تائید ایک جماعت کثیر گواہان نے کی ہے مگر وہ سب قریب قریب از قسم سزا رعان اور شرکائے جرم میں شہادت تائیدی دکان والوں کی ہے جنہوں نے روپیہ سزا رعان کو قرض دیا جنہوں نے قسموار کنندہ کو کہا نامیسا کیا لیکن کوئی تائید میرے اس خاص واقعہ ملزمان کی نہیں ہے کہ روپیہ قسموار کنندہ کے پاس پہونچا نہ تو جیٹریٹ نے بیچ نے شہادت پر اس لحاظ سے غور کیا کہ وہ شرکائے جرم نے دی ہے میں تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرونگا۔

۱۸۸۵ء
کلاں مظہر قمر سید
مکن لال موتی لال

مقدمات منستمل و جیوں پور میں مجسٹریٹ نے اپنی تجویز میں اس بات کو صاف طور پر دکھلایا ہے کہ یہ امر کہ گواہان مقدمہ شرکاء جرم میں ان کے ذہن میں موجود تھا مجسٹریٹ نے لکھا ہے کہ مجب و دفعہ ۱۳۲ ایکٹ شہادت کے مطلق کو یہ تجویز کرنا چاہئے کہ یا بیان شرکاء جرم میں صداقت اندرونی ہے یا نہیں جس سے ہر دو مقدمات میں تصدیق بیانات کی ہو تب یہ مجسٹریٹ نے یہ تجویز کیا ہے کہ شہادت شرکاء جرم میں اندرونی علامات صداقت کی ہیں جنکا واسطے تجویز ثبوت جرم کے ضروری ہونا مجسٹریٹ نے صحیح طور پر بیان کیا ہے اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان جملہ مقدمات میں کوئی قیاس اس قسم کا پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی سازش بغرض بربادی قہور اکندہ گان کے ہی منظر اعلان نے اپنے بیانات نسبت اوس امر کے جو واقع ہو صرف اوس وقت کے جب وہ اعلان کو نمٹنے والے ہو چکا اور اگر انکو کوئی بیج ساتھ قسم دار کندہ کے ہوتا تو وہ بیانات مذکور بہت پہلے کرتے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ درجہ جرم ان کے روپیہ دینے میں قسم دار کندہ کو انکی نگاہ میں خفیہ اور انکا خوف سزا بدرجہ مساوی خفیہ ہو گا یہ اوس قسم کی صورت شہادت شرکاء جرم کی نہیں ہے کہ جس میں شرکاء جرم میں شخص پر چوڑا الزام لگا کر اپنی خاص گردن ماسخی اس آزادی کو بچاویگا ممکن تھا کہ وہ اپنے آپ کو تمام تکلیف مزید سے یہ کہہ سکتا تھا کہ مجھکو کچھ علم نہیں مگر اوس نے اس بات کو تسلیم کیا کہ اوس نے روپیہ قسم دار کندہ کو دیا وہ تنہا وجہ کہ کیوں بیان مذکور ساتھ احتیاط کے پندرا ہونا چاہئے یہ ہے کہ نامبروہ نے بیان مذکور پولیس کے کہنے سے کیا لیکن معمولی وجہ اشتباہ کی نسبت شہادت شرکاء جرم کے معنی یہ کہ وہ دوسروں پر جرم کے عائد کرنے کی کوشش کرینگے مقدمہ سے متعلق نہیں ہے کیونکہ شرکاء مذکور پر الزام کسی قسم کا لگا یا نہیں گیا تھا پس میری رائے میں کوئی وجہ ہماری دست اندازی کی صیغہ نگرانی میں اس بنا پر نہیں ہے کہ مجسٹریٹ نے شہادت شرکاء جرم پر عمل کیا۔

علاوہ اسکے یہ بحث ہے کہ آیا یہ قہور اکندہ گان جب دفعہ ۳۴ مجموعہ تخریبات ہند کے اس بنا پر جرم میں کہ ایک شخص نے بتایا کہ ارادہ شرک و دونوں کے رشوت لی واضح ہوتا ہے کہ جب موتی لال نے روپیہ مانگا اور انتظامات بابت اسکے آدھے کئے گئے دونوں شخص موجود تھے اور مکن لال اوس وقت بھی موجود تھا کہ جب روپیہ فی الواقع موتی لال کو دیا گیا ان واقعات سے اور دیگر حالات مقدمہ سے جو روبرو مجسٹریٹ کے تہ مجسٹریٹ نے یہ تسلیم کیا کہ نہ شرک ہی میری رائے نہیں ہے کہ صیغہ نگرانی میں ہر کو اس نتیجہ میں دست اندازی کرنی چاہئے۔

مکملہ معطلہ میرٹھ
بنام
مکملہ لال محمد علی
مکملہ

بمقدمہ بہون پور مجسٹریٹ نے اس امر پر غور کیا ہے کہ آیا گواہ شرکاء جرم میں یا نہیں اور
مجسٹریٹ نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ وہ شرکاء جرم نہیں ہیں مجسٹریٹ کی دلیل یہ ہے کہ گواہان
بوجہ دیا اور دہلی سہو کار گندہ کے روپیہ دیا مگر دباؤ مظہر میرٹھ اس میں اس قسم کا جبر نہیں
ہے بلکہ قانون نے بطور وجہ معافی جرم اعانت افعال مابعد الاعتفاظ ناجائز کے جناب عدہ دار
سرکاری کے جائز رکھا ہو پس مجسٹریٹ نے اس باب میں غلطی قانونی کی کہ شہادت کو بطور شہادت
گواہان نہ سمجھا کہ نہیں چاہا ہم مقدمہ میں کوئی شہادت بلا تعلق نسبت خاص واقعہ مجرمانہ کے نہیں
ہے یعنی نسبت واقعی دئے جانے رشوت کے اس قدر سزا سنگت چکی ہے کہ تجویز جدید کو سہو
وقت باقی نہیں ہے میرٹھ یہ اسے کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہونے چاہئیں۔
جارڈین صاحب جسٹس۔ مگن لال و موتی لال (۱) ملزمان میں سے ہر ایک
کی نسبت حکم سزا سے قید و جرم یا نہ پیش کا مشورہ ستو سے بموجب دفعہ ۱۱ مجموعہ تعزیرات ہند بابت
یہ جا طور پر لینے مبلغ مہر کے رعایا سنہ سے اور رقم ثانی مبلغ مہر کے دو اقساط میں
رعایا سے جیون پور سے صادر ہوا ہے مگن لال و موتی لال بوقت وقوع جرائم مظہر بطور سہو
گندہ گان پاش مال کے مواضع مذکور میں مقرر تھے اور ان کی طرف سے یہ حجت کی گئی ہے کہ مجسٹریٹ نے
وقت شہادت کو بالکل غلط طور پر سمجھا کیونکہ انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ آیا شہادت
گواہان کی جو شرکاء جرم سے تائید ہوئی تھی یا نہیں اور صاحب جسٹس نے جج نے جنہوں نے بعد
سماعت گفتگو و کلام ملزمان اور ملاحظہ مسل کے ان کے اہلکاروں کو بلا ان کے منظور کرنے کے خارج
کر دیا یہ سیار شہادت مذکور سے متعلق نہیں کیا ہم سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ ہم اپنے اختیار
بطور عدالت نگارانی نسبت واقعات اور قانون دونوں کے استعمال کریں اور اس لئے میں اول
نسبت واقعات کے غور کروں گا۔

اول نسبت مقدمہ سنہ تسل کے واقع ہوتا ہے کہ جملہ گواہان ثبوت خود اپنے اقرار کے بموجب
رشوت سے واقف تھے اور انہیں سے سب نے بخود و بیون کے شمول میں رشوت کے لئے چندہ دیا
یا چندہ وصول کیا یا رشوت حوالہ موتی لال کی بلئے واسطے ثابت کرتے اس امر کے حاضر ہوئے
کہ ان گواہوں میں سے دو شخصوں نے روپیہ اونے بدین غرض قرض لیا تھا کہ اپنا چندہ رشوت
اداکرین بیون نے اپنا بھی کہا تہ تائید اسکے پیش کیا مگر مجسٹریٹ کی یہ رائے ہے کہ یہ مقابلہ ملزم
(۱) درگھڑات مند کہ تجویز اسکاٹ صاحب جسٹس سندھ بالا میں جارڈین صاحب جسٹس نے تجویزات جہانانہ صادر فرما دیں

۱۸۸۹ء
ملک معتمدیہ
بنام
مکن لال گمنی

شہادت پیدا کرنے کی کوشش میں ان تحریرات میں تغیر و تبدل کیا گیا پس میری یہ رائے ہے کہ شہادت بنیوں پر استدلال کرنا قرین سلاستی نہ ہوگا پس کوئی تاہم وہ ان کو ان کی نہیں ہے جنہوں نے بغرض دینے رشوت کے سازش کی تھی وجہ تخریب دینے رشوت کی یہ بیان کی جاتی ہے کہ اس بات کا خوف تھا کہ تمہارا گفہ کان بڑھانے تشخیص میں اپنا اثر ڈالیں گے اور ایک ایسا معاملہ ہے جس سے اذکو کس قدر تعلق ہے اور نیز خوف تھا کہ وہ اس طور پر کچھ روپیہ خرچ کروائیں گے کہ نشانات حدود قائم کروائیں گے حالانکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس سے ظاہر اذکو کچھ تعلق نہ تھا کوئی شہادت اس بات کی نہیں ہے کہ معاملات پر پائش میں دونوں ملزمان میں سے کسی کی جانب سے کوئی فعل یا ترک فعل یا غلطی میں آگاہی شہادت اور سوقت تک نہیں کی گئی کہ جب تک ایک پولیس انسپیکٹر ان میں ان جرائم کی نسبت تفتیش کرنے کو نہیں آیا۔

نہایت معمول و متفرق وغیرہ کی بیانات کو درباب دہلی زبانی کے خارج کر کے وہ واقعات جنکی رو سے ملزمان پر جرم عائد کیا جاتا ہے خاص کر وہ ہیں ایک مطالبہ روپیہ کا منجانب سے تعلق موجودگی مکن لال مجد اسکے کہ موتی لال نے گانون والوں کو اپنے قیام گاہ پر طلب کیا تھا اور ایک ادا کیا جانا مبلغ اسی کا موتی لال کو گن لال کی موجودگی میں تنجہ گواہان کے پانچ اشخاص کا اظہار بابت موجودگی مکن لال ان دونوں موقعوں پر کیا گیا ہے ان گواہوں میں سے ایک شخص کو اس بات سے انکار ہے کہ ان دونوں موقعوں میں سے مکن لال کسی موقع پر موجود تھا بقیہ چار گواہ کہتے ہیں کہ وہ کسی جگہ قریب بیٹھا ہوا تھا مگر کوئی شہادت اس بات کی نہیں ہے کہ اوس نے کچھ کہا یا کیا کچھ روپیہ لیا اور انہیں گواہوں کی شہادت سے پایا جاتا ہے اور مجسٹریٹ نے بھی یہ امر تجویز کیا ہے کہ مکن لال اگر موتی لال کے قیام گاہ پر جایا کرتا تھا اور وہاں کہا تا کہ آیا کرتا تھا اظہار مکن لال اوس مقام پر واسطے غرض جائز کے تھا اور تجویز لاٹ ڈاؤن صاحب بمقتدہ کار بنام فارل (۱) اوس کے مفید ہے نظر پر ان حالات میری یہ رائے ہے کہ مجسٹریٹ نے اس بات کے تجویز کرنے میں غلطی قانونی کی کہ دفعہ ۳۲ مجموعہ تعزیرات ہند متعلقہ ارادہ مشترک متعلق تھی اور میری رائے میں مجسٹریٹ نے بعدم موجودگی شہادت ارادہ مجرمانہ نسبت مکن لال کے فرض کر لیا اور اس وجہ سے مکن لال تنہا اس بنا پر مستحق بریت کا الزام ہوتا ہے۔

نسبت اس امر کے شہادت بالکل عدیم الوجود ہے کہ وہ کون اشخاص تھے جن سے زر رشوت ہم

۱۸۸۹
ملکہ محکمہ قیصریہ
بنام
مکن لال دھرم داس

کرنے والوں نے چند لیا الا نسبت اور انخاص کے جنہوں نے فیوین سے قرض لیا جنہوں نے
تغیر و تبدیل شدہ تحریرات پیش کیں شکر فقیر کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اوس نے غرائج کا
کام انجام دیا اور ایسا شخص نہیں ہے کہ محض اوسکا بیان باور کر لیا جاوے پس نسبت دونوں
تہدیدوں کے میری یہ رائے ہے کہ ہم پر لازم ہے کہ بہت توجہ نسبت اس دلیل کے کریں کہ تجویز
ثبوت جرم ناقص ہے ثبوت دینے والے شکر کا جرم بہن جیسا کہ میں ابھی ثابت کر دے گا اور اسی
حیثیت سے انکی شہادت محتاج تائید ہے اور یہی اختلافات نسبت اور سکجات کے ہیں
جو شکر نے اپنے پاس رکھے اور نیز نسبت ابن باقون کے جو گواہوں نے فیوین سے کہیں
نسبت مقدمہ جیون پور کے واضح ہو کہ یہ مقابلہ موتی لال کے صریحاً جاہر ہے وہ یہ ہے کہ موتی لال
اوس کاٹون میں ہمراہ مکن لال کے گیا اور کاٹون والوں کو دیکھی دی لیکن یہ امر تسلیم ہے کہ
موتی لال نے جیون پور میں کچھ کام نہیں کیا اسلئے کوئی وجہ اس بات کی نہیں ہے کہ کوئی دیکھی
بات کا کیوں خیال کرتے ہیں ایک گواہ اس دہلی سے ہی ناواقف ہے دیگر شہادت سے
پایا جاتا ہے کہ جب دونوں زمین مکن لال کو بمقام منٹہل دی گئیں اور موتی لال خاموش مکی تارا
میرے نزدیک اوسکی موجودگی سے یہ فرض کر لینا جائز نہیں ہے کہ وہ روپیہ کے لینے میں شریک
تھا پس موتی لال کے مجرم قرار دینے کی نسبت جو شہادت ہے وہ صرف رشوت دینے والوں کی
ہے جیسا کہ بیان ہے کہ موتی لال جیون پور آیا تھا جو اب بھی میں اسوجہ سے وقت پیدا ہونی کہ منجانب
مدعی ہرگز صحیح تاریخ قائم نہیں کی گئی بعض گواہان کا بیان ہے کہ دوسری رقم تین روز بعد پہلی رقم
کے دیکھی ایک گواہ کہتا ہے کہ وہ ایک روز بعد دیکھی ہے میرے نزدیک یہ امر نہایت خلاف قیاس
ہے کہ محض اسامیان زمیندار کے رشوت دینے پر اس آسانی سے اس امید پر شفق ہو جائیں کہ محض
زمیندار جو اسکا نا بڑھ سکتی تھی نہ بڑھے اگر اسامیان کو محض اس خیال سے رشوت دیے کو تیار نہ
جیسا کہ جٹوٹ نے فرض کیا ہے کہ اگر تشخیص زمیندار بڑھ جائیگی تو مکن ہے کہ زمیندار اسکا لگان بڑھاوے
اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کسی روز ضرورت سے جو بھی شہادت دینے کے لئے تیار ہو گئے ہوں پر
یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اسامیوں نے اپنے زمیندار سے کچھ رشور نہیں کیا اور نیز یہ کہ سنستہل کا
کوئی باشندہ جہاں دونوں رشوتیں دی گئیں اوس غرض کے لئے لزمان کے آنے سے واقف
ہے اور ایک زمیندار سنستہل اور تملاتی ان چند دن سے بالکل ناواقف ہے نسبت مقدمہ موتی لال
کے بطور ایک بحث مخلوط قانون کے حسب ذیل ۲۴ مجموعہ تفسیرات ہند اور ایک مقدمہ خاص کے بلحاظ

۱۸۸۵ء
ملکہ مغلیہ محبت
بنام
گن لال دوسری لال

واقعات کے نہیں ہماری دست اندازی جائز ہے میری یہ رائے ہے کہ موتی لال کی نسبت تجویز جرم صاوغ نہیں ہونی چاہئے اور نسبت گن لال کے میں نے اس بات پر اطمینان غور کیا ہے کہ کیا اس کی مصرت بوجہ اس رائے کے ہوئی ہے یا نہیں جو مجسٹریٹ نے نسبت رشوت دینے والوں کے قائم کی ہے اور وجہ سے جو میں نیچے بیان کروں گا میری یہ رائے ہے کہ رشوت دینے والے اشخاص مجرم اور شرکاء جرم ہیں اور چونکہ ان کا حکم غلطی کا ہوا ہے اور عیاں رائد کو صاحب شن جج نے متعلق نہیں کیا یا اقل درجہ اپنی تجویز میں غائب نہیں کیا لہذا مجسٹریٹ اکثر دیگر مقدمات کے شہادت کا جائز اور اس امر کا تجویز کرنا لازم ہے کہ آیا تجویزات ثبوت جرم بلا خطر و سجال رکھی جاسکتی ہیں یا نہیں اب میں امور قانونی کا ذکر کرتا ہوں جو بہت اہم ہیں بوقت تجویز اس امر کے کہ بیانات گواہان سے جنکا شرکاء جرم ہونا مستور دستور مجسٹریٹ جوڑ کر تسلیم ہے کیا معیار متعلق کرنا چاہئے مجسٹریٹ و قضا نے وجہ اس تجویز کے بیان کئے ہیں کہ بیانات گواہان مذکور میں اندرونی صداقت اور باہم ادائے سازش بغرض رجوع کرنے جو ٹھہرا الزامات کے نہیں تھی مجسٹریٹ موصوف نے دفعہ ۱۳۲ ایکٹ شہادت ہند کو متعلق سمجھا ہے نسبت اس قاعدہ کے جسکی رو سے تائید شہادت شرکاء جرم کی ضرورت ہے مجسٹریٹ موصوف نے لکھا ہے تحریرات عالمانہ سر ریمینڈ ولٹ صاحب متعلق مقدمہ کرافورڈ میں ایک اقلیہ زمین اور شرکاء جرم کے جو ان خود ایصال بابا لا احتفاظ نا جائز ہیں مدد دین اور ان شرکاء جرم کے جو بوجہ مجبوری مدد دین ملحوظ رکھا گیا ہے گواہان مقدمہ ہذا ہم اکثر لاکھ زمین داخل ہیں اور میں کوئی وجہ انکی شہادت پر اعتبار کرنے کی نہیں دیکھتا اسلئے میں ہر دو طرفہ ان کو جرم ثانی کا مجرم قرار دیتا ہوں اس سے کچھ انظار اس بات کا ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے اپنے ذہن میں اس سوال کو خیال کیا کہ آیا شرکاء جرم کی شہادت کی تائید کی ضرورت تھی اگر مجسٹریٹ موصوف نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ یہ امر ممکن ہے یا نہیں کہ جن شخصوں نے روپیہ اس حیلہ سے جمع کیا کہ اسکو رشوت دینے میں خرچ کرینگے زہر مذکور کو خود اپنے پاس رکھا ہو ظاہر مجسٹریٹ موصوف نے یہ تجویز کی کہ کوئی تائید نہیں ہے اور یہی تائید کی ضرورت نہ تھی شیخ نے ہی اسی قسم کی رائے قائم کی اور یہ تجویز کی کہ قطع نظر اسکے کہ رشوت دینے والوں نے رشوت ذاتی وجہ سے دی یا سبکدوش کی وقت سے بچنے کے لئے دی یا نامبر دکان نے بوجہ ایسے غولٹا کے رشوت دی جیسے کہ ان صورتوں میں پائے جاتے ہیں نہیں اسباب جرم استحصال یا بھجوا گیا تھا ہے کہ اس حالت میں ممکن ہے کہ وہ عملاً بے چارہ رہے ہوں اشخاص مذکور ایسے ہیں جنکی شہادت

۹۱۸۰۹
ملک مختار فیضی
بنامہ مال موکی مل

بطور گواہان قابل اعتبار سمجھی جاتے ہیں غور و فکر کثیر کے میری یہ رائے ہے کہ یہ تقياس کا جائز ہے کہ صاحب شن جج کے ذہن میں قاعدہ متعلق شرکاء جرم کے موجود تھا اور شاگردیہ نے خیال کیا کہ وہ ۳۳۱ متعلق ہے ایک دوسرے مقدمہ میں جس میں مشرڈریکپ نے لگن لال ملزم کی نسبت اسی قسم کے جرم کی بابت تجویز ثبوت جرم صادر کی تھی (مقدمہ نگرانی نمبر ۶۲۶) جس میں نے بعد مباحثہ کے تجویز رات کی (۱۱) مجسٹریٹ موصوف نے اعتراض وکیل ملزم کا نسبت ضرورت تائید

(۱) مقدمہ محکمہ تجویز ذیل جاز میں صاحب جس نے صادر فرمائی تھی

جاز میں صاحب جس یہ میری تجویز مقدمہ نگرانی فوجداری نمبر ۶۲۶ میں برسر وجود بابت اس تجویز کے دج میں کہ اس مقدمہ میں مشرڈریکپ نے اس باب میں غلطی کی کہ ان کو گواہان کو شکا یہ بیان ہے کہ انہوں نے وہ روپیہ جو چند سے واسطے رشوت کے اکٹھا کیا گیا تھا ملزم کو دیا اور ان کو گواہان کو شکا یہ بیان ہے کہ انہوں نے بموجب کئے دستوں اور پردہ سون کے رشوت دینے کی صلح کی یہ قصہ کرنا کہ یہ دونوں قسم کے گواہان نہ تو جواز قابل سزا ہیں نہ جرم نظر کے شرکاء ہیں صاحب شن جج نے جنہوں نے اپیل کو سماعت کیا معافی ذکر اس قاعدہ کا نہیں کیا جس کے بموجب اس بات کی ضرورت ہے کہ شہادت شرکاء جرم کی تائید بذریعہ شہادت بلا متعلق کے ہونی چاہئے کیس قدر رسایت مہول شہادت اولن دیکھوں کی ہے جو ملزمان نے استعمال کیں اکثر رشوت دینے والوں کا یہ بیان ہے کہ انہوں نے تشریفات نامات حدود سے بچنے کے لئے رشوت دی لیکن یہ انہیں تسلیم ہے کہ ایسے معاملہ کی نسبت ملزم کو کوئی اختیار حاصل نہ تھا پس کمافی خلاف تقياس ہے ہیرا گاہ کہ اس امر سے اقرار ہے کہ اس نے ملزم کو رشوت دینے کی غرض سے چند شروع کیا اور مبلغ ملائے جمع کئے اور سکایا کہ اس نے ہیرا گاہ اسی روز ملزم کو بمقام چور دیا اور بارام ایک شخص بھلاہون لوگوں کے جنہوں نے چندہ کا انتظام کیا تھا بیان کرتا ہے کہ وہ بوقت دئے جانے روپیہ کے اتفاقاً موجود تھا یہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ ملزم نے اس سے کبھی روپیہ نہیں مانگا یہ بیان تھا کہ اس نے چندہ دینے والوں میں ان وہی دس لاکھ روپیہ پایا اور بیان یہ ہے کہ ان اشخاص نے ایک بیسی سی اتارام سے روپیہ خریدا اور اتارام کا انکار ہوا اور اس نے اپنی ہی بات پیش کیں اس موقع پر شل دیکر مقدمات کے ان مقدمات میں سے شہادت ساقط ہوتی ہے کیونکہ یہ امر قابل اطمینان مجسٹریٹ کے ثابت ہوا اور اس کی نسبت کہ شک نہیں ہو سکتا کہ اتارام کی تاریخوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم کے کانوں سے چلے جانے کے ایک روز بعد وہی کو روپیہ دیا گیا اور سا نکلا کہ دو روز بعد دیا گیا مجسٹریٹ ان دنوں تحریرات کی نسبت کہ جو بھانٹا صحیح ہونے بیان دئی کے ظاہر میں یہ تصور کہ ترمین کہ وہ نتیجہ غلطی کا ہے

۲۰۹
ملکہ متعلقہ قہر منہ
بنام
مکمل لالہ مرقی لالہ

شہادت شرکا جرم کے ساتھ تحریر ذیل کے جواب دیا لیکن یہ ظاہر ہے کہ ملزم نے کچھ روپیہ گواہان سے ساتھ اس دہلی کے مانگا کہ وہ اونکے نشانات حدود ڈیڑھا دیگا اور بوجہ ان دہلیوں کے روپیہ جمع کیا گیا اور ادا کیا گیا اور اس معاملہ کی نسبت مصنفان مجبورہ تعزیرات ہند نے یہ تحریر کیا ہے جو شخص بلا کسی طلب میرج یا معنوی کے منجانب کسی عمدہ دار سرکاری کے از خود رشوت دینا چاہیگا اور عمدہ دار سرکاری مذکور کو اس بات کی ترغیب دیگا کہ وہ اوسکو قبول کرے تو وہ مجبورہ قاعدہ عام مندرجہ ضمن ۸۸ کے بحیثیت ترغیب دہندہ قابل سزا ہوگا لیکن جو شخص تقبیل البی طلب کی کو جسکا اظہار کسی نہ چ منجانب عمدہ دار سرکاری کے ہوا ہو تو وہ مجرم اس بات کا نہیں سمجھا جاسکتا کہ اوس نے عمدہ دار مذکور رشوت لینے کی ترغیب دی یہ ظاہر ہے کہ مشرذریک نے ان تحریرات مندرجہ رپورٹ اول کثرت لال مجبورہ تعزیرات ہند کو بطور بیان صحیح قانون حال کے جس پر ملزم کہ وہ چند سال بعد ضبط ہوا تصور کیا صاحب شن جج نے جنہوں نے پہل کی سماعت کی مذکورہ قاعدہ متعلقہ شرکا جرم کا نہیں کیا اگرچہ اونہوں نے یہ خیال کیا ہے کہ ممکن ہے کہ رشوت دینے والوں نے جو وہ رشوت دینے کی بیان کی ہے وہ صحیح نہواو یہ ممکن ہے کہ نامبر دکان نے اپنے آپکو بلیغاً بتایا ہے جاتے کے لئے رشوت مذی ہوور مالیکہ شرذستور نے رشوت دینے والوں کو بطور شرکا جرم مجرم درجہ

اور اسلئے وہ اونکو چوڑ کر ہر بحث شہادت زبانی و دشرکا جرم پاسد لال کرتے ہیں مگر جسٹریٹ نے اس امر کو نظر انداز کیا ہے کہ واجی نے حلف سے یہ بیان کیا ہے کہ اتھارام نے اوسوقت ہی میں لکھا اگر اتھارام کو کوئی وجہ ہو ٹا کر نے اپنے حسابات کی نہ تھی تو تحریرات مذکور شہادت مفید ملزم ہیں اور اسلئے اس بات کی کوشش ظاہر ہوتی ہے کہ معمولی لین دین موضع کو ایک جونیٹی رنگت اس غرض سے دی گئی کہ ملزم ہمیں جادو سے میری دانست میں ایسی حالت شہادت میں ملزم کو ایک حق خاص نسبت شعلق کئے جانے قاعدہ متعلقہ شہادت شرکا جرم کے حامل ہے کیونکہ ایسی شہادت وہ عین خطوہ ہے جسکے لوگ مستوجب ہیں بجز اسکے کہ وہ چیز جسکو سر داس پیکاک صاحب نے اسی بخش کے مقدمہ میں پناہ عظیم متعلقہ قاعدہ مذکور نامزد کیا ہے اونے شعلق کی جا سے قاعدہ مذکور جملہ اشخاص سے یکساں بطور مشتعل ہے یہ ثابت نہیں ہے کہ ملزم نے اپنے کار منصبی کے انجام میں کوئی ظلم کیا اگرچہ کار مذکور کا لون کے اوسبوں کو ہمیشہ ناگوار ہوتا ہے میری یہ رائے ہے کہ بے انصافی ہوئی ہے اور بوجہ بال ملزم مستحق بریت کا ہے اور وجہ مذکور مطابق خاص دلائل مشرذریک کو کل داسس کے ہیں جو بوقت سماعت از طروت ملزم مجرم ہوئے تھے۔

۱۸۸۵
ملکہ حفصہ قمریہ
مکمل لائنیں

اوسط نیک چلن تصور کیا کہ نیک شہادت کو وہ آخر کار باد کر سکتے ہیں مگر یہ کہنے اور نیکو بطور اشخاص محصور کے تصور کیا پس کو نتیجہ و قنون مقدموں میں واحد ہے اور میزان کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوتی ہے تاہم استعمال اختیارات نگہ رانی عدالت ہذا ان مقدمات میں اختیار نہ ہونا چاہئے

وہ منٹ یعنی یادداشت جہاں حوالہ شدہ دستور نے دیا ہے اگرچہ وہ کوئی سند الٹا نہیں ہے الا ایک دستاویز سرکاری جس میں رائے کو نوٹ ہوئی کی ایک معاملہ ہم میں ظاہر کی گئی ہے چونکہ مشیر نے منٹ مذکور کو شہادت گواہان شریک جرم کے جانچنے میں بطور ہدایت استعمال کیا ہے اور چونکہ اور خام حجت مشیر نے سن کی بطور کنسل منجانب موٹی لال یہ ہے کہ یہ طریقہ قانونی غلط تھا اور اس سے بے انصافی ہوئی اور چونکہ مشیر کوکل واس نے اس مقدمہ میں منجانب مکن لال اور مشیر باسدیو نے منجانب میزان دیکر مقدمات کے بنی سہات بنے ایک ہی روز کی مشیر نے سن کی دلیل کو اختیار کیا لہذا ہم نے اس بات کی اجازت دی کہ منٹ مذکور کا حوالہ اس طور پر دیا جائے کہ اس سے مطلب مشر و شہادت کا عبات مندرجہ بالا میں ظاہر ہوتا ہے۔ یہ طلب ہے جسیر دلائل کو نسل ذیل علم نسبت امر ضرورت اور اس بات کے کہ موٹی میں کہ آیا ثبوت دینے والے شہکار جرم تھے یا محض مظلوم تھے اور اس امر کی نسبت صاحب شہادت نے یہ خیال کیا ہے کہ وہ متعلق جرم تحصیل باجہ کر کے جس طور پر کہ اس کی تعریف دفعہ ۲۸۳ مجموعہ تعزیرات ہند میں کی گئی ہے علاوہ اسکے منٹ مذکور تصنیف ایک مقفن ذیل علم کی ہے جو چند برس تک ایک لائق جج عدالت ہذا کار ہوا اور اسلئے میری رائے میں یہ نہیں چاہئے کہ بیچ ہذا بوقت صدور تجویز اس کو پ چاپ چوڑا دے اور چونکہ اس کی وجہ ضرورت حوالہ مقدمات کی ہوئی لہذا میں نے منٹ مذکور کو تمام ترد و ستانہ تعظیم کے ساتھ بیان کیا کہ دلائل اور مقدمات کو اس سے تعلق ہے جانچا مقدمات مذکور ہی اس قابل نہیں ہیں کہ اس کی نسبت خاموشی اختیار کیا جائے اور اس کا ذکر نہ کیا جائے۔

جو کچھ کہ میں نسبت مباحثات قانونی کے کہا چاہتا ہوں وہ بلا حوالہ دلائل کو نسل اور اہل اسناد اعظم کے جنکا حوالہ کو نسل موصوف نے دیا ہے مجھ میں نہیں آسکتا بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عبارت منٹ مذکور کے حوالہ شدہ دستور نے دیا ہے عبارت مندرجہ ذیل ہے جس میں سر ریٹنڈ ولیٹ صاحب نے نسبت وقت شہادت بعض گواہان یعنی معاملات داران و مجریہ شان کے جنہوں نے یہ اظہار دیا تھا کہ انہوں نے لغرض حاصل کرنے اپنے عہدوں کے روپیہ دیا تھا دلیل کی ہے میکالے صاحب اور ان کے ہم جلسوں نے ہنگام مضبوط کرنے مجموعہ تعزیرات ہند کے اپنی یادداشتوں میں سے

۹۹۵
علامہ سید قیصر
بنام
مکن مل مراد علی

ایک مین اس بات کے نشان دینے کی ضرورت بھی کہ ہند میں جرم ایسے شخص کا جو بد باطن کے کسی
عہدہ دار کو رشوت دے محض برائے نام ہے بلحاظ عادات خیال و روایات اون لوگوں کے دینے
روپیہ سے ایسے حالات میں بعض حال کوئی کسی عہدہ کے یا کرانے تبدیلی کے اسی طور پر عہدہ ہوائی
تذیب کی مستند نہیں ہوتی کہ بطور ریگستان میں خرید کر کے کسی معاش خلقہ کو جایا خریداری کلشن
یا تبادلہ مابین افسران فوج سے پس امر مذکور سے اعتبار کسی کو ایسی ہی بطریق اہم کی نہیں ہوتی اسکے
بعد جو امر قابل لحاظ ہے وہ یہ ہے کہ اگر شہادت اس قسم کے گواہوں کی جس کا حوالہ ایسی دی گیا یا درگیا
یعنی شہادت ایسے اشخاص کی جنہیں احتمال یا مجر کیا جاتا تھا اور جو خود بالارادہ شریکے رشوت دینے
کے نہ تھے تو ایک عام خیال نظام اور مجبوری کا مسکری عہدہ داران میں ایسا پسلا ہوا ہو گا کہ وہ شخص
جنہوں نے بلا جبر یا دباؤ صریح کے معاملات رشوت ستانی میں مدد دی یا بموجب معاملات مذکور کے
روپیہ دیا یا روپیہ دلانے میں مدد کی شکل سے ایسے اشخاص تصور کئے جاسکتے ہیں جنہوں نے اپنے
ارادہ آزادانہ کے بموجب عمل کیا جو سافرانی نہیں بلکہ روپیہ کی کسی ڈاکہ کے حوالہ دے فی الحقیقت
اوس شخص سے زیادہ آزاد نہیں ہے کہ جس سے اس کی خیل جبر چہین ایجاد سے پار یہ پڑی بلو بک
حرف سی۔ ۵۷۱ بابت ۱۹۹۹ م رسلت شعل مقدمہ شکر انور ڈی ایم جی سول سروس سبھی صفحہ
۱۲۷ یہ تحریرات فی الواقع نسبت طریق عمل جیا بعض مجسٹریٹوں اور جیو کنگلی تین جسے احکام اسٹیٹوٹ
۱۹۵۷ جلوس ایڈورٹ شرم باب ۱۹۷ اسٹیٹوٹ ۱۹۷ جلوس جارج سوم باب ۲۷ متعلق ہیں
ہم کو اس وقت مجرم ہونے اور ان اشخاص سے تعلق نہیں ہے جو عہدہ عدالتی یا دیگر عہدہ ہائے سرکاری
۱ اعتبار کے بذریعہ رشوت کے حاصل کریں اوس صورت کی نسبت عدالت ہذا سے حال میں
بھیضہ ٹکرائی فوجداری بمقابلہ کنیش ناراین ساتھی (۱) تجویز ہوئی تھی اور بقاعدہ فیصلیات پارلیمنٹ
شناہی دہوس آف لارڈس و جوائنٹ کمیٹی بر روی کونسل و عدالت کونسل منع قاعدہ قرار دیا گیا
اور جلد فیصلیات مذکور میں طریق عمل اور ٹکرائی صحت جج بلحاظ آغاز نہایت جبرانہ اور بلحاظ نتائج نہایت
پر نظر سمجھا گیا ہے بہت سی تحریرات اوس مقدمہ کی مقدمہ ہذا سے تعلق ہیں اور تحریرات کنیش
صاحب ٹیس و انجانب کو بقاعدہ تبصرہ ہند نام کنیش (۲) کی گئیں کہ سید تعلق بحث مجسٹریٹ ایسے
اشخاص سے ہے جو وسائل کوٹ مین واسطے حصول فوائد کے استعمال کریں مقدمہ عال ایسا ہے

(۱) انڈین لارڈس سلسلہ ہیبتی جلد ۱۱ صفحہ ۹۰

(۲) ویفا ۔ ۔ ۔ ۔ صفحہ ۱۵۶

کہ جس میں گواہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ انہوں نے وہ رویہ جمیع کیا اور اس کا چندہ کیا جسکی نسبت بیان ہے کہ انہوں نے قیما کر لکھنے کا حال مدعیہ چالیس سال نے کیا گواہان یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انہوں نے زندہ گور برلیق دیکھی قیما کر لکھنے کا گے یا اونکے مانگنے کے یا بموجب شہورہ دیگر اشخاص کے جنہوں نے اونکو چندہ دینے کی صلاح دی یہ یا اونکا قریبہ کہ اونکو خوف تھا کہ دیگر گنج قیما کر لکھنے کا حال چاہے اور پھر اونکی تحفہ بڑھوا دینے کی یا تعمیر نشانات حدود میں اونکا روپیہ خرچ کر اٹھائے دو امور قانونی پیدا ہوتے ہیں اور دونوں کی نسبت دلیل کی گئی ہے اول یہ کہ گواہان درحالیہ قیما کر لکھنے کا گے اونے رشوت مانگی یا اونکو دیکھا یا دیگر اشخاص نے اور اسکے دوستوں اور پیڑھیوں نے پسلا کر اونکے چندہ کر یا بموجب منراجلت یا غیر منرض رشوت دینے کے اور جلالت رشوت دینے کے میں یا نہیں دوم اگر گھر میں تو وہ شرکا جرم ہیں یا نہیں۔

نظام فوجداری
جلد ۱۲
صفحہ ۲۶

ان امور میں سے اول کی نسبت بنیاد میں شر بنس یہ دلیل لگائی کہ کوئی شخص بطور صفائی ایسے فعل کے جو دیگر گنج پر مجرب نہ ہو مگر ضرورت یا مجبوری بخیر اس شخص کے کہ جس پر دفعہ ۹۴ مجموعہ تعزیرات ہند میں حکم ہے پیش نہیں کر سکتا اور اندوہ دفعہ مذکور کے عبارت میں جو ابھی مذکور ایسے جرم میں دیکھائی ہے جبکہ اسکو کوئی شخص دیکھی سے مجبور ہو کر کرے اور اس دیکھی سے از کتاب کے وقت ترک کرے کہ معقول طور سے یہ اندیشہ پیدا ہو کہ اس امر کا اس کے فوراً ہلاک کئے جانے کا نتیجہ ہو گا اس عذر سے از دفعہ مذکور قتل عمد و جرائم خلاف ورزی یا سرکاری یا دہاش میں منراہ موت مقرر ہے استثنائی کئے گئے ہیں بشرط اشارہ و دلیل سرکار نے اس دلیل کا صحیح ہونا اور یہ تسلیم کیا کہ صرف دفعہ ۹۴ وہ قانون ہے جسکی رو سے ترک کریم کو اس بات کی اجازت ہے کہ بطور جو ابھی عذر ضرورت کو پیش کرے میری یہ رائے ہے کہ یہی قانون ہے ضرور ہے کہ میں اس وقت پر فوراً ہلاک کئے جانے کا اندیشہ معقول ہو پھر نسبت تحریات تعلقہ تحصیل یا مجبوری تعزیرات ہند دفعہ ۲۸۴ مجموعہ تعزیرات کے واضح ہو کہ سرکاری تے صورت اول اشخاص کو جو اپنے رویہ کی تہلی واکوؤں کے حوالہ کر دیں جو ہر گز نہیں سرکار جرم میں ہیں اس بنا پر جیسے کہ ایسا کہ میں وہ از کتاب کسی ضرور کا بھی عوام الناس میں نہیں کرتے اشخاص مذکور اس ملک سے غلط نہیں دلاتے نظام سرکاری میں غلط ہو ستم میں جو اس بات پہنچی ہے کہ جملہ عمدہ داران سرکاری اپنی خدمت کو حسب منابہ انجام دین اشخاص کو جائز نہیں ہے کہ یا بجز عمدہ داران سرکاری کا مقابلہ کر لکھنے یا جرم متفق ہوں نہ اونکو یہ جائز ہے کہ باجم سادش کر کے اور بذریعہ رشوت کے عمدہ داران سرکاری پر حملہ کریں (ملکہ معطلہ بنام گمشدہ) سرکاری نے الفاظ لا رومیٹ بنس و من صاحب جو

۱۹۹۹ء
لاہور قیامیہ
پتہ
گمنام محل

انہوں نے بمقدمہ سرکار بنام ٹیلر (۱) کے لئے اختیار کیا ہے اس موقع پر لاٹھ صاحب موصوفی
یہ نشان دیا ہے کہ قیدمان اکثر یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک جرم کا ایک دوسرے کے خوف سے
کیا تاہم جناب مدوح یہ فرماتے ہیں کہ امرنگو کہی قانوناً بطور دھمائی جرم قیدی کے پذیر نہیں کیا گیا اور
قانوناً کہ کسی شخص کو بخوج نتائج اپنی ذات خاص کے یہ استحقاق نہیں ہے کہ شریک از کتاب
ضرر عوام الناس ہو، اسی طور پر مقدمہ سرکار بنام پیرسرام کیشو (۲) یہ تجویز ہوئی تھی کہ لینا رشوت کا نتیجہ
ماہ زمانہ سرکاری کے استحصال یا بجز منجانب اشخاص جو سورا نام سے مختلف ہے اور ادنیٰ تجویز بموجب
دفعہ ۱۶۱ کے ہونی چاہئے نہ کہ بموجب دفعہ ۳۸ مجموعہ تفسیرات کے جس حالت میں کہ بعض گواہان
نے جوٹی شہادت دی اور یہ وہند کیا کہ ایک پولیس انسپکٹر نے اگلے مجبوراً جوٹی شہادت دلوائی ہے
یہ تجویز ہوئی کہ وہ مجرم ہیں کیونکہ کوئی ثبوت اندیشہ فوراً ہلاک کئے جانے کا نہ تھا (۳) مگر مقدمہ بنام سونو (۴)
ہر آئینہ یہ اصول زیادہ خوف کے ساتھ عہدہ داران سرکاری سے متعلق ہیں بمقدمہ سرکار بنام کمٹ
(۴) لاٹھ منصفیہ صاحب نے یہ فرمایا قانوناً کہ کہنا کہ جبکہ خوف سنا کوئی وجہ دھمائی واسطے جیسٹ کے
نہیں ہے بلکہ اشخاص جو سورا نام ہی جبکہ کوئی افعال مجبوراً کسی چیز کے خوف سے بجز خوف فوراً
ہلاک کئے جانے کے کریں تو وہ ذمہ دار اپنے افعال کے ہیں (۵)۔

(۱) پورٹ کارنگٹن دین صاحبان جلد ۱۴ صفحہ ۶۲۰۔ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحات ۱۰۷ اور ۱۰۸
(۳) کلکتہ دیکی رپورٹ تیار ویز نو جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۔ (۴) رپورٹ کارنگٹن دین صاحبان جلد ۱۴ صفحہ ۴۹۔
(۵) ۲ اصل مندرجہ نوٹ مرتبی نوشتہ میکلے صاحب مشفقہ سواد اول تفسیرات ہند کا حوالہ دینا کارآمد ہوگا میکلے صاحب
نے فرمایا ہے یہ یقین نہیں کر سکتے کہ وہ خوف کی شخص کو اس امر کا ہو کہ وہ کسی دقت زمانہ آئندہ میں پالسی پر چڑھایا
جا بلکہ خوف فوراً ہلاک کئے جانے پر غالب آنے کے لئے کافی ہے لیکن خوف سنا سے زمانہ مابعد اکثر اداں و جہوں پر
غائب آسکتا ہے جسکی کسی شخص کو غریب اس بات کی ہو کہ شرکاء غلات و زنی کنندگان قانون کے ساتھ متفق ہو
جسکے ساتھ میں کوئی شخص جو کسی ایسے ظلم سے پرہیز کرے جس کا وہ حکم دین اپنی جان کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا ہے
اس سے زیادہ کوئی بات معمولی نہیں ہے سمند کے ٹھیرے اور نہ فون کے قافلے کے لوگ اور بلوہ کہنے والے بطور
وجہ دھمائی اپنے جرم کے یہ بیان کیا کرتے ہیں کہ اوکو اپنے شرکار کا خوف تھا اور انکی یہ جرات نہیں ہو سکتی تھی کہ وہ دیگر
خج عمل کریں نہ یہ اگر کسی خج پر غلات قیاس ہے کہ یہ بات اکثر صیح ہو بلکہ بات غلات قیاس نہیں ہے کہ جماعت
سمند کے ٹھیروں اور نہ فون کے قافلوں نے بخوت یکدگر اپنی جراثیم کا ارتکاب کیا ہو کہ جبکہ از کتاب انہیں سے
ہر شخص کو انہیں چاہتا لیکن مجاہد یک بیان ہے کہ اس بات سے اشخاص کو پوری ہمتی قانون سے معاف نہ بنے چاہیے۔

۱۲۵۹
ملکہ مستوفیہ
بنام
مگن مل کرٹو

مطلب ہن لارڈ ایل صاحب نے یہ دلیل کی ہے کہ ہمارا قانون بنسبت اس قانون کے جو فرانس
مستعمل گنیروٹسٹس نے اس بارہ میں قرار دیا ہے بہتر ہے کیونکہ ہمارے قانون کے بموجب اشخاص
مظلوم اس بات سے باز رہتے ہیں کہ اپنے خاص مقدمہ کی نسبت خود تجویز کا دعویٰ کریں اور پس
وسائل خلافت قانون سے چارہ جوئی حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہوں مثلاً درحالیکہ ملازمان یہ تجویز
کریں کہ اوکو پٹرون یا کمانے کی ضرورت ہے اور اپنے آقاؤں کی چوری کر کے اوکو حاصل کریں
دراہم پٹریسٹس نے مقدمہ میک کو ویرڈن کا حوالہ اسلئے دیا ہے کہ اس سے ثابت ہوا ہے
کہ اگر کوئی اور قاعدہ ہوتا اس سے جرم کا زور ہو جائیگا جس حالت میں بعض قیدیان نے یہ
عذر کیا کہ عدالت میں وہ شریک ڈیوک آف پرتھ کے جنگ و جہل بجا بلکہ بادشاہ میں
اس وجہ سے ہوئے کہ اوکو یہ خوف تھا کہ اوکے مکانات جلادئے جائیں گے اور مال و اسباب
لوٹ لیا جائیگا جبکہ حکام عدالت نے اس بات میں اتفاق کیا کہ قیدیان کی نسبت تجویز
ثبوت جرم صحیح طور پر صادر ہوئی اور سرانجام فاسٹر صاحب نے نشان دیا ہے کہ اگر اس قسم کی
دہمکی وجہ معافی بھی جاوے تو برہنہ دات کے سرخند کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ اپنے جلد مددگاروں کو
معاف کرا لیا گیا ہی خیالات اور اشخاص سے تعلق ہیں جو عمدہ داران سرکاری کو رشوت
دین اور اس ملک میں یہ جرم بنسبت جرم بغاوت کے زیادہ تر عام ہے اگر بموجب قانون کے
یہ جائز ہو کہ رشوت دینے والے جنگ و کسی جج کو بغرض حاصل کرنے کسی فیصلہ کے یا کسی اعلیٰ
عمدہ دار صیغہ ایگز کیوٹو کو بغرض حاصل کرنے کسی عمدہ کے رشوت دین مواخذہ فوجداری
سے بذریعہ بیان و ثابت کرنے اس بات کے سچ جاوین کہ اوکو خوف کسی قدر نقصان نہ کھا پائے
دروغے جانے ترقی کا دیا گیا تھا تو یہ امر مندرجہ بالا رشوت ستانی کے ہوگا کیونکہ اس حالت میں
جج یا عمدہ دار مستلوث کو کوئی موقع حاصل ہوگا کہ ہوشیاری کے ساتھ دہمکی کو کام میں لاکر اور
جلا اشخاص کو معافی دلوا دے جو اسکو روپیہ دین یہ دلیل درہی زیادہ وسیع ہو جاتی ہے اگر
معافی مذکور کسی سلسلہ قانون کے ذریعہ سے اور اشخاص سے بھی تعلق کیجا سکے جو رشوت گیرندہ
کے قریب ہوں بلکہ جنگ و پیش اکثر گماہان مقدمہ کے دیگر اشخاص نے پس لایا ہو کہ بوجہ خوف رشوت
گیرندہ مذکور کے اوکو روپیہ دین دوسرا مقدمہ متذکرہ مقدمہ انٹرٹین دو دیگر ممبران کونسل
کا ہے جنکی نسبت اس جرم کی تجویز ہوئی تھی کہ انہوں نے لارڈ میگٹ صاحب کو زبرد اس کو

(۱) رپٹ بل بجا مقدمات پر پری کونسل جلد ۱ صفحہ ۵۱ (۲) اسٹیٹ ٹرایس جلد ۹ صفحہ ۵۱ (۳) ہفتا شریک کہ مقدمہ فوجداری

۱۸۵۵ء
ملکہ معظومہ قیصر
بنام
مکن لال مرانی لال

تحت سے اوتار دیا تھا ملزمان مذکور نے مذر ضرورت کا پیش کیا اور یہ بیان کیا کہ یہ مجرم
بغرض جاری رکھنے کو ٹنٹ کے ضروری تھا مگر لارڈ سنفلڈ صاحب (۱) نے مختلف معنی
لفظ کے بیان کئے در حالیکہ وہ خوف فوراً ہلاک کئے جانے سے متعلق ہوا جبکہ وہ محض ممالک
راے اور سب فائدہ سے متعلق ہو ضرورت آخری یعنی متعلق سیاست ملن جو قانوناً کوئی
وجہ معافی نہیں ہے ایسی حالت میں موجود نہیں ہو سکتی کہ جب کو ٹنٹ باضابطہ اور اس کے
تمام عمدہ دار ایسے موجود ہوں کہ جن سے شخص مظلوم چارہ جونی کر سکتا ہے سب حال کا مقدمہ
جسکا حوالہ کونسل ذیل میں نے دیا ہے مقدمہ ملکہ معظومہ بنام ڈولی (۲) جسے ہمیں تجویز ہوا ہے
کہ جو شخص یا عث ہو کہ موت سے بچنے کے لئے دوسرے شخص کو اس کا گوشت کھائے
کے لئے مار ڈالے تو وہ مجرم قتل عمد ہے اور مقدمہ میں لارڈ کالج صاحب نے ادن اسناد کا
نتیجہ بیان کیا ہے جسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسی کوئی ضرورت نہ تھی جس سے دیگر جہاز راہ
جہاز تباہ شدہ کو یہ جائز ہو سکتا کہ اس رائے کو مار ڈالیں جس کو انہوں نے اپنی جان بچانے کے
لئے کھایا ان تمام اسناد سے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بحت محرمیت کے تجویز کرنے میں بموجب قانون کے
عدالتا سے کو در حالیکہ کوئی خوف فوراً ہلاک کئے جانے کا نہ ہو سکتا فلسفہ متعلقہ ۱۸۵۵ء آزاد کی نسبت بحث کرنے
کی ضرورت نہیں ہے نہ اس بات کے تجویز کرنے کی ضرورت سے کہ جو شخص اپنا کوئی فائدہ حاصل کرنے کے
لئے رشوت دے وہ مظلوم یا تحصیل باجبر ہے یا چارہ معلوم ہوتا ہے بجز اسکے کہ کمی سزا کو علاقہ ہوا اس
ختم کا بیان زیادہ تر داخل غن آرائی ہے نہ کہ دلیل متعلق یہ موقوف تجویز لارڈ فرس صاحب جلد ۱۲ میں
نشان دیا گیا ہے مقدمہ میں جب کونسل ملزم نے یہ دلیل کی کہ قصہ یک یوانگی مختصر ہے اور یہ کہا کہ ملزم سوسہ
ت بری ہونا چاہئے کہ وہ قصہ میں تھا تو سائرس جنرل نے یہ جواب کیا کہ مسئلہ زبان لاٹینی بطور ایک
تنبیہ متعلقہ اخلاق کے چاہر چھپا عمدہ ہو گا کسی تناعدہ قانونی تھا کیجی عد قانونی ہو سکتا ہے کیونکہ وہ ایک ہی مطلب ہے
کہ شخص پر غصب اور کاپ تمل سے روکے جا دیں ہمارا قانون فصل عام و فلاح عام پر مبنی ہے اس میں بدعتا
کا وجود صرف اس غرض سے تسلیم کیا گیا ہے کہ اس کو سزا دی جائے تاکہ اسے عدالت کے قانون تعزیری کا مقصد
حصول ملکی نہیں ہے اور اگر انسان نیک ہون تو دنیا کو تو ان میں تعزیری کی ضرورت نہو گی کوئی مستغنیہ نہ ہو کہ
کہ سکتا ہے کہ کیا تجویز ملزم کرنی چاہئے نہ کوئی رعیت یہ کہہ سکتی ہے کہ سقند زنگان وصول کیا جانا چاہئے
یہ کوئی سول سوٹ یہ کہہ سکتا ہے کہ آیا اس کا طریق عمل ترقی کے لائق ہے یا نہیں کوئی عمدہ رواج یہ کہہ سکتا

۱۳۵۹
کلا سیکھو میر سید
گمن لال کرتی لا

کہ او کو کینڈا ملنا چاہئے یا نہیں باوہ واسطے کسی عدوت مغز کے منتخب ہونا چاہئے۔ یا نہیں اختیار میری
اشخاص بالا ترین ہیں اور اکثر ذیل اختیارات شاہی ہیں اگر شخص جو ناخوش ہوا ہے اس تمام کو لوٹ حکام سے
منسوب کرے اور مقابلہ جو قیاسات قانونی کے اپنے غرض کو بذریعہ دینے رشوت کے حاصل کرنا چاہے
تو کوڈینٹ لوٹ جائیگی ورنہ اسی طور پر پادری بذریعہ خریداری کے منصب بشب کو کیوں حاصل کرے یا کوئی
ادنی شخص بذریعہ رشوت رتبہ میری کیوں حاصل کرے اگر ایک مرتبہ خوف قانون و جہداری کا جانا ہے
تو ایسی تمام باتوں کے واسطے موقع دانی ہو جائیگا عنایات سلطانی مثل عطیات الہی روپیہ کے ذریعہ
سے خرید نہونی چاہئیں ہمارے انتظام مملکت میں کسی سیرین کیس قوم کی گنجائش نہیں ہے ہر رعیت
سلطنت کی اپنے حقوق کو بطریق معینہ قواعد سلطنت حاصل کر سکتی ہے کوئی شخص کوئی کیوں ٹولوس
بات کی کوٹش نہیں کر سکتا کہ ملازمان سلطنت کو رشوت دیکر اپنے حقوق حاصل کرے یہ عمل خلاف
مصلحت عام قانون کے مثل خریدنے عمدہ ہائے سرکاری کے ادوں صورتوں میں بھی جن میں کوئی
جرم بخلاف ورز می اسٹیٹوٹ کے نہو ہے لایام لا (۱) ونگ ٹن نام مکمل (۲)۔

چونکہ سبب رشوت اس طور پر خلاف تہذیب اور سلطنت کے لئے باعث خطرہ ہے اور بروے
مجموعہ تعزیرات و اسٹیٹوٹ ۳۳۰ جلوس جارج سوم باب ۵۲ وابتلا جسے ظاہر ہوتا ہے کہ او کی
نسبت پارلیمنٹ کی کیا راے ہے ممنوع و قائل ہے لایام میری میراے ہے کہ رشوت دینے والے
کو اور حصول رشوت ظہور میں شریک جم ہیں جو وجہ میں بیان کئے ہیں ان سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ گواہان
کو اور بطور اشخاص نیک چلن تصور نہیں کئے جاسکتے لاکہ اشخاص متاثر تصور کئے جانے کے محکوم شہادت میں
کوئی ایسی بات مسلم نہیں ہوئی جس سے یہ جائز ہو سکے کہ ہم گواہان مذکور کو مجرمان سے یکدم رکھت
قسم کے نہیں، تصور کریں نہ ان کی شہادت کو کوئی وقعت دیگر نہج بر حال ہو سکتی ہے کیوں ان کو کافی
سے زیادہ موقع سازش کرنے کا حاصل یا کوئی شخص اس بات کا شبہہ کرنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ
جو شخص ایسے ملازمین اور رشوت دینے کے شائق ہیں ان کو کسی دیگر وجہ یا دباؤ سے جھوٹ بولنے
کی ترغیب ہو سکتی ہے یہ خیالات اس وجہ سے اہم ہیں کہ حجت نہیں کی گئی ہے کہ ملازمان نے اپنا تمام اپنے
منصب واقعی میں استعمال کسی ظلم کا کیا چونکہ یہ ثابت نہیں ہے کہ ملازمان نے اپنے کام قموار
میں سیرین سیکس ایک شخص تمام حکام کو بیکل میں ہے اور اختیار عطا کوع مقدس کو خرید کرنا چاہتا تھا باب الیکس

(۱) رپورٹ پر وومیس صاحبان جلد ۲ صفحہ ۳۹۔

(۲) رپورٹ چالسنری مرافقہ برن صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۲۲۔

کے لئے زمین میں کوئی ایک خصل بھی خلاف قانون یا غیر ضروری کیا نہ دیا یہ بیان رشوت دینے والوں کا کہ وہ انہوں نے ظلم سے بچنے کے لئے روپیہ دیا قابل جانچ کے ہے اور نیز شہادت متعلق دہکی کے بھی قابل جانچ کے ہے۔

محکم کوئی وجہ اس بات کی نہیں معلوم ہوتی کہ کیوں معمولی حیدر شہادت کو ایمان شریک جرم کا ان گواہان سے متعلق نہ کیا جاوے لارڈ ایجوکیشن نے یہ قرار دیا ہے کہ اس قسم کے قاعدے سب سے یکساں طور پر متعلق کئے جانے چاہئیں اور وہ وجہ جو سوائس پیکاک صاحب نے بعد از لکچر بیان کی ہے کہ زمین پورے طور پر متعلق ہیں مخصوص نرسو جہ سے کہ محشر ٹیٹ نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس مقدمہ میں جو ایک شہادت دستاویزی ہے اوسمیں بنیوں نے اس غرض سے تفسیر تبدیل کیا ہے کہ شہادت بعض جہدہ ہند گان رشوت کی تائید معلوم ہو پس یہ کیوں فرض ہونا چاہئے کہ شہادت قابل اعتبار ہے یا نہیں قابل کاٹھ ہے کہ بیان رشوت دینے والوں کی تائید کسی تفسیر تحریری اور رقم سے جو بقا مستعمل جمع کی گئیں زمین ہوتی اگر جمع ہوئے روپیہ اور اسکے دئے جانے میں اوس شخص کو جس نے حیدر جی کا کام کیا اس بارہ روز صرف ہوئے نہ رشوت دینے والوں کی تائید اوسمیں سے کسی بیان سابق جو اوسہوں نے کی وقت میں کیا ہو ہوتی ہے اشخاص کو اوس وقت تک خاموش ہے کہ کیا پائیں پیکاک آ یا شریک جرم دو وجہ سے قابل خونہ میں اوسہوں نے ایک جرم کیا ہے اور جس طور پر اوسہوں نے رشوت دینے میں سازش کی ممکن ہے اسی طور پر اوسہوں نے جوئی شہادت کے دینے میں اتفاق کیا ہو یہ دونوں جرم اکثر ساتھ ساتھ نہیں اگر ان اشخاص کی شہادت باوجود کچھ تو وہ سزا سے بچنے کی امید رکھتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض رشوت لینے والے عمدہ دار اپنے عمدہ پر قائم رہے گئے ہیں محشر ٹیٹ نے اوس کو گواہ تصور کیا ہے اور باغیا خاں سوائس پیکاک صاحب جس اشخاص کو اس امید پر گواہی دیتے ہیں کہ اگر اوس کی شہادت باوجود کچھ تو وہ سزا سے بچنے میں تجویز محشر ٹیٹ سے مستند کر رہا ہوں کہ وہ اوس قاعدہ کو جو سوائس پیکاک صاحب نے نیت اہلکے حال کرنے حق عادلانہ معافی کے بموجب فیصلہ لائڈ میس فیڈ صاحب مصدورہ مقدمہ رڈ (۲۱) قرار دیا ہے اور کسی تعلیم عدالت ہڈ نے بعد اسے گواہ نام نہشت (۳۲) کی تہی نہیں سمجھے سوائس پیکاک صاحب جو کہ نہایت اوس خطر عظیم کے گواہ ہے جو بیان اسے اشخاص کے باوجود کہ زمین ہڈا پناہ اوس قاعدہ نے ہے جسکی رو سے تائید کی ضرورت ہے اوسکا مطالعہ محشر ٹیٹ کو باقیات کو کرنا چاہئے سوائس پیکاک صاحب

(۲۱) نکال لاہوریت اسلاس کمال جلد ۳ صفحہ ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰

(۳۲) لاہوریت کو صاحب صفحہ ۳۳ (۳۳) انجمن لاہوریت سلسلہ بیٹی جلد ۱ صفحہ ۶۱۹

۱۸۵۹ء
ملاحظہ فرمائیے
بنام
گنہگار مرقد

کی رائے کا انفاذ و سوخت سے اکثر ہوا ہے اور اسے مذکورہ وفات ۱۱۳۲ و ۱۳۲۳ - ایکٹ شہادت میں
میں میر کا اختیار لگی ہو چکا ہے اور جیسا کہ مشعل صاحب چیف جسٹس نے بوقت تجویز فراسٹ کے نشان
دیئے اکثر اس بات کا خطرہ ہے کہ شرکاء سے جرم بجا سچ بیان کرنے کے اپنے بچانے کی غرض سے
بمقابلہ قید ہی زیادہ تر سخت مقدمہ و اپنی طرف زیادہ رعایت کے ساتھ یہ نسبت اس کے لئے اس قسم
کی رو سے جائز ہو تا بہت کر نیکے شرکاء سے جرم اپنی شہادت اس قطعی یقین کے ساتھ نہیں دیتے کہ وہ
سزا سے معاف رہیں گے اور غالباً بعض ان میں سے اس بات کی امید کرتے ہیں کہ نہ صرف استغاثہ
فوجداری سے بچیں گے بلکہ ملازمت سرکاری میں اپنے عہدوں پر قائم رہیں گے جس پر ٹیٹ نے بھراحت ذکر
اون وجوہ کا درباب ضرورت تائید جہاں گانہ کے جیسر سربراہ جس چٹاک صاحب نے ایسے زور سے استبداد
کیا ہے نہیں کیا ان حالات میں اور یہ نظر اس کے کہ حکومت اختیار ہے اور جسے استدعا اس کے متعلق
کی گئی ہے ہمارے اور پریشیت عدالت لکھنؤ کے یہ فرض ہے کہ شہادت کو بلایا اور قاعدہ کے
جسکی رو سے تائید کی ضرورت ہے جانچیں فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ نسبت رشوت کے اور بیت سے
جرم زیادہ ترقی ہیں اگرچہ ہم اس حد تک نہیں جاسکتے کہ رشوت دینے والوں کو ایماندار نہیں مثلاً ان
دو اشخاص ساکنان بیرنجات کے تصور کریں جن پر ثابت مروت کرنے شرک کے جرم قاسم کیا گیا تھا
مشل اون دو اشخاص مفروضہ ایک چلن کے جنگی مشال سربراہ جس چٹاک صاحب نے دی ہے جو اپنے کو چران پر
خفا ہوئے اور غصہ کی حالت میں جو قانوناً اشتعال طبع کی حد تک نہیں پہنچتا اور آگے واپس کو مارا
پہران رشوت دینے والوں کا مقابلہ عہدہ داران فوجی سے نہیں ہو سکتا (اگرچہ سرمدینہ ڈیسٹ صاحب نے
عبادت محلہ میں یہ مقابلہ کیا ہے) جو اس مانہ میں کہ جب طریقہ خرید کر کیا فوج میں بطور رعایت مدد مسلمہ
جاری تھا علانیہ اپنی ترقی خرید کرتے تھے اس صورت کو صاحبان جج انگلستان نے اس بنا پر مبینہ
کیا ہے کہ عہدہ داران مذکور رشوت نہ دے گواہوں نے خلافت وزری کسی قانون کی کی ہو کہ وہ جو
کچھ کہ وہ کرتے تھے وہ اس کے افسران اعلیٰ فوج کا منظور شدہ تھا اور اس لئے نا شایستہ نہ تھا لیکن قید
بلیک فورڈ بنام پرشمن (۱) ایک مختلف رائے نسبت ایک معاملہ کے قائم ہوئی جس میں ایک شخص نے
ایک ایسٹ انڈیا میں متعلقہ ایسٹ انڈیا کمپنی سے سکینڈ خرید کیا اور بعد رک گیا اور وہ ان جہاں کو کوٹھیا
(نیز ویکو مقدمات کریم بنام رادش (۲) دیا پکلسن بنام پرککٹ (۳) یہ بات بھی تسلیم کیا جاسکتی ہے کہ

(۱) ٹرم رپورٹ جلد ۸ صفحہ ۸۹

(۲) رپورٹ ایسی کمپنی جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۹

(۳) رپورٹ ایسی کمپنی جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۹

مقدمہ
ملک سندھ
بند
مکن لاہور

بندشوں کی حالت میں اکثر صرف شرکاء جرم گواہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن دو نامی جہوں نے جواب میں پیش کش کی ہے کہ ہند میں ملکہ مقررہ انگلستان سے درباب متعلق کرنے اور قاعدہ کے جسکی رو سے تائید کی ضرورت سے انحراف کرنا ہرگز نہیں ممکن ہے۔ بیان کوچ صاحب جیٹس کا مقدمہ سرکار بنام امام (۱) ہے اور سربراہ سپکا صاحب کے فیصلہ مقدمہ الہی بخش (۲) میں سب جگہ پھیلا ہوا ہے میری رائے میں جتنی رشوت دینے والوں کے استثنائیں ہو سکتا کیونکہ میری رائے میں وہ اچھے پال چلے گئے دی نہیں ہیں اور اگر ایسا استثناء جائز کیا جاوے تو وہ انخاص جگہ پال چلے پھیلے ہوتا بلکہ انصاف کا کافی اس خطہ میں پٹیکے کا اور پرتشوات لینے رشوت کے لگائے جائیں جیسا کہ اوں چہ مقدموں میں واقع ہوا نہیں ہے جسے نفع تجویزات ثروت جرم نسخہ کیوں زمانہ حال میں ہمارے رہ چھوڑیے مقدمہ پیش ہوئے ضمیمہ جج فوٹو اصرار آباد نے نسبت پٹیلوں اور رعایاے اس ضلع کے درباب بنائے اور چھاپا دیئے شہادت کے مقدمات فوجداری میں سخت حرج گیری کی ہے۔

اگرچہ عدیل صاحب نسبت اس مسئلہ قرار یافتہ قانون کے کس قسم کی ضرورت تمام فوجداری میں صفائی کی صحت پر پختہ ہے آجکے ہی شبہ نہیں کیا گیا تاہم میری رائے میں اوں مقدمات میں جنکا فیصلہ آج ہم کر رہے ہیں مسئلہ مذکور کی وقت مطلق طور پر خیال کی گئی ہے اور نسبت دوسرے امور قانونی کے مجبوریہ لکھنا ہے کہ کوئی فیصلہ مطبوعہ نسبت اس امر کے معلوم نہیں ہوتا کہ آیا وہ شخص جو کسی عہدہ دار سرکاری یا معمولی شخص کی ملازم دہلی یا مانگنے سے عہدہ دار سرکاری کو رشوت دے مجرم کسی جرم کا ہے یا نہیں اسوجہ سے میں نے اپنے جودہ بط کے ساتھ مع دلائل کوٹل فیصلہ کے درج کئے ہیں کیونکہ بلا اوں کے یہ تجویزات نامکمل ہوتی ہیں اور چونکہ یہ مناسب ہے کہ ہر جج عظیم قانون تعمیری تحقیقات کے ساتھ ہیچ سے عمل میں آوے لہذا میں نے اپنے بہائی اسکاٹ صاحب کو موقع ملاحظہ کرنے اس فیصلہ کا قبل اوں کے صادر کرنے کے دیا میری دست میں ان امور قانونی کی نسبت تاہم ہمارے نفس الامر میں اتفاق ہے میں نے اوں اسماء کا ذکر کیا ہے چکا حوالہ ہمارے رو برو دیا گیا کیونکہ ہم سے یہ استدعا کی گئی ہے اور ہمیں طور پر استدعا کی گئی ہے کہ ہم ہر فرد اورین کا قانون کیا ہے اور ہمارے قانون کی عظمت خاص ہے کہ اوں کے مسائل تجویز زمانہ سلف اور انامی سلسلہ در انجبال ذلیل اور اوں ٹری نظام فوجداری میں جہوں نے اپنے نشان تالیف

۱۸۸۹ء

ملکہ سیدہ خدیجہ

بنام

مجلس اعلیٰ ہونی

ملک پر چوڑے بین ساتھ شک و تامل کے شہادت پر اجتہاد غور کرنے کے بعد حکم اسوجہ سے کہ مجبیرٹ نے یہ تجویز کی ہے کہ فیصلوں کے تحریرات میں تبدیل بدل کیا اور اس طور پر بقایا بلزبان کے جو سب بیان مجبیرٹ چرانے لازم سرکاری میں جہوشی شہادت بنائی میں نے یہ اسے قائم کی کہ بحیثیت عدالت نگرانی ہو کہ احکام سرزمین دست اندازی کرنے سے احتراز کرنا چاہئے جو موقی لال پر بابت اتمام موضع منستہل اور مکن لال پر بابت اتمام موضع میں اور صادر ہوئے میرے نزدیک یہ تجویز کیا جانا چاہئے کہ مجبیرٹ نے ایک طریق پر رشوت دینے والوں کو شریک جرم خیال کیا اور چونکہ بعد مجبیرٹ نے نو دفعہ ۱۳۳۲ - ایکٹ شہادت کا کیا لہذا یہ تصور کرتا چاہئے کہ مجبیرٹ اس بات پر غور کرنے کی طرف توجہ ہوئے کہ ایسا لفظ جملہ حالات اشخاص کو کہے بیانات باور کئے جاسکتے ہیں یا نہیں اگر مجبیرٹ نے نسبت واقعات کے نتیجہ غلط اخذ کیا تو عدالت مناسب واسطے نظر ثانی واقعات کے عدالت اپیل ہے یعنی عدالت شہن احمد آباد میں اس بات کا یقین نہیں کر سکتا کہ آیا جج ذیل علم نے رشوت دینے والوں کو مجرم تصور کیا یا آنکہ اونہوں نے یہ تصور کیا کہ وہ جو جملہ ضرورت کے جہی تھے یہ چاہئے جسطرح ہو بلزبان جیکو دونوں کی طرف سے وکیل تھے یہ دلیل کہہ سکتے تھے کہ رشوت دینے والے شریک مجرم تھے اور جج بلا حلف مسل گجراتی مجبور رہا ہوا کہ یہ موقی لال کی درخواست اپیل غلط عدالت شہن میں بیان کیا گیا ہے عدالتیں ماتحت جج معزز نسبت واقعات کے میں اور بلا وجہ خاص ہو کہ واقعات میں دست اندازی مگر نی چاہئے مبادا ہمارے ایسا کہنے سے ذمہ داری عدالتیں موصوف کی کہ ہو جائے۔

الاجلہ مجبیرٹ مکن لال بابت الزام موضع منستہل مجبیرٹ موقی لال بابت الزام موضع جونیو اور بعد غور اور بعد ۴ مجموعہ غیروا ہند و مقدمہ سرکار بنام فارار (۱) و سرکار بنام کلیوس (۲) و نہایت ضعیف شہادت و نقایص شہادت مذکور جسکی نسبت بعزوت بحث ہو چکی ہے اور اس نا کافی طریقہ کے میں شہادت مذکور عدالتیں ماتحت میں جا چکی گئی ہو کہ افسوس ہے کہ بعد چند شورون کے میں اپنے بہائی ذیل علم سے اختلاف رائے کر لیں اور بلزبان کو بری کر دینا مجبور بیخوف ہے کہ اگر قاعدہ پناہ الیہ مکن تمام تر اجتہاد اور سختی سے متعلق نہ کیا جاسکے تو ممکن ہے کہ اشخاص نیک طین اور ملازمت محمد سالما سے درانہ کے لئے تجویز سیاسی برابر ہو کہ گویا ایسا کوئی قاعدہ نہ تھا آج کی تاریخ میں ہو کہ ایک تجویز رشوت جرم بعد و کس کے اسوجہ سے فسوخ کرنی پڑی کہ تجویز مذکور عدالت ایسے اشخاص پر مبنی تھیں جنکا یہ بیان ہے کہ اونہوں نے ضعیف ترین ایسا اور سب سے پہلے موقع پر رشوت دہی اور ہو کہ مجبیرٹ نے مسئلہ قانونی ضرورت کو غلط طور پر

نظام فوجداری

جلد ۱۲

۳۶

۱۸۸۹ء
علامہ غلام محمد صاحب
بنام
محکم دلائل سے مزین

ایسا تصور کیا کہ گویا وہ ایسا نادر اور عجیب واقعہ تھا لیکن جب باہم ہمارے اختلافات رائے سے تو لازم ہے کہ ہم امر اختلاف کو واسطے رائے ایک اور جج کے ارسال کریں اور بموجب فیات ۲۳۹ و ۲۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمہ مع جاری رائے کے رد و ردیمسرح کے پیش کیا جائے۔

چونکہ باہم ہر دو حکام ذیل کے اس طور پر اختلاف رائے تھا لہذا مقدمہ بجلی صاحب جس کے سپرد کیا گیا تجویز مقدمہ بجلی صاحب جس کے سپرد نہیں۔

بجلی صاحب جس کے سپرد ۹۔ متبر حال کو اسکاٹ صاحب جس کے سپرد اور جارجین صاحب جس کے سپرد حکم ذیل صادر فرمایا۔

آج کل تاریخ جسے تجویزات ثبوت جرم اور احکام سزا نسبت موتی لال کے الزام اول یعنی الزام تعلقہ موضع سنسٹل اور گین لال پر بابت الزام دوم یعنی الزام تعلقہ موضع جیو پور صادر ہوئے ہیں بحال کے مگر باہم ہمارے اس بار میں اختلاف رائے ہے کہ آیا گین لال مجرم الزام اول یعنی الزام تعلقہ موضع سنسٹل اور موتی لال مجرم الزام دوم یعنی الزام تعلقہ موضع جیو پور ہے یا نہیں اور اسلئے ہم حسب فیات ۲۳۹ و ۲۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مقدمہ کو واپسی رائے کے رد و ردیمسرح کے پیش کر رہے ہیں۔

جو معاملہ کہ اس طور پر سپرد کیا گیا ہے اوکلی نسبت میرے رد و ردیمسرح ۲۲ متبر حال شرعاً متنازعہ نہیں اور کیل سرکار نے بنجاب سرکار اور شرکوٹ لال اس نے بنجاب گین لال اور شرکوٹ برہن رام نے بنجاب موتی لال پر سے طور پر گینگو کی اوس شہادت پر باعتقاد غور کرنے کے بعد جو رد و ردیمسرح کے پیش کی گئی تھی محکو اسکاٹ صاحب جس کے سپرد اور جارجین صاحب جس کے سپرد اس تجویز میں اتفاق ہے کہ وہ جملہ گواہان جو بنجاب ثبوت پیش کئے گئے شرکائے جرم ہیں اور محکو جیو پور سے اس بات کے خیال کرنے میں اتفاق ہے کہ وہ ایک شہادت دستاویزی جو بنجاب سرکار پیش کی گئی دھیمی تحریرات سند رسید بھی جات ہیں کے بالکل ناقابل اعتبار ہے کیونکہ بلاشبہ کسی شخص نے تحریرات مذکور کو بغیر اس امداد وصول تجویز ثبوت جرم نسبت ملزمان کے تبدیل کیا ہے اور بنایا ہے۔

میں تجویز جیو پور سے یہ متنبہ کرتا ہوں کہ یہ بحث ہم کہ گواہان بنجاب سرکار کل شرکائے جرم تھے اور بحقیقت مذکور اوکلی شہادت محتاج تاہد تھی اور ان دکلاؤ کی طرف سے پیش نہیں ہوئی تھی جنہوں نے متنبہ ہر دو ملزمان رد و ردیمسرح کے واسطے اوکلی بریت کے پیروی کی تھی اپنی تجویز کے اخیر کے قریب جیو پور نے یہ لکھا ہے جواب میں بنجاب ملزمان نسبت مقدمہ ہذا وغیرہ مقدمہ سنسٹل کے شخص اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ملزمان پرانے ملازم ہیں اور انکا چال چلن اچھا رہا ہے مجھ جیو پور

۱۸۸۹ء
طالعہ مطبعہ قادیان
نکس مل مولیٰ مال

بحث تائید پھر کرنے کی طرف عبارت ذیل متوجہ ہوئے ہیں یہ صرف ایک بات اور محکو گناہ ہے اور بعد اسکے میری تجویز منظم ہو جائیگی یہ کہا جائیگا کہ گواہان اس مقدمہ کے سب شریک جرم ہیں اور اسکی شہادت کی تائید کی ضرورت ہے اور یہ میان ہے کہ ایک شریک جرم دوسرے شریک جرم کی تائید نہیں کر سکتا میں اس دلیل کی وقعت کو قبول کرتا ہوں لیکن دفعہ ۱۳۳ ایکٹ شہادت صاف ہے اور ایسے مقدمہ میں جس امر کی تجویز اس عدالت کو کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ آیا بیانات شریک جرم میں ایسی صداقت اندرونی ہے یا نہیں جس سے انکے بیانات کی تصدیق ہوتی ہو دونوں مقدموں میں میں نے ایسے حالات ثابت کئے ہیں جنسے قیاس سادش کی تردید ہوتی ہے اور علامات سچائی کی غماز ہوتی ہیں ہر خبریات عالمانہ سرمدینڈ ویسٹ صاحب متعلقہ مقدمہ کرافورڈ صاحب میں دو میان ایسے شرکاء کے جو خود بخود ایصال مابہ لا قضا نا جائز میں عددین اور اون شرکاء کے جو مجبوری مدودین فرق رکھا گیا ہے گواہان مقدمہ بذات قسم آخر الذکر کے ہیں اور میں انکی شہادت کے باوجود کرنے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا پس میں ہر دو ملزمان کو مجرم جرم کا سب قریب دیتا ہوں۔

چونکہ مجسٹریٹ نفاس طریق پر شہادت گواہان ثبوت کی نسبت جنہیں سے ہر ایک شریک جرم متعال کیا لہذا محکو کچھ شبہ نہیں ہے کہ نسبت شہادت کے غور کرنے میں ایسی غلطی ہوئی جس سے اون اشخاص کو منجلی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی ضرر ہو چکا اور ایسی نا انصافی ہوئی کہ جسکے باعث سے عدالت بذات کو بصیغہ کفرانی منسوخ کرنا تجویز ثبوت جرم کا جائز ہے میری رائے میں وہ طریقہ میں مجسٹریٹ نے شہادت پر لجا دیا ایک سے زیادہ وجہ کی بنا پر غلط تھا۔

اعلا مجسٹریٹ نے احکام دفعہ ۱۱۱۴ شریع ب ایکٹ شہادت کا حوالہ نہیں دیا اور بالتحقیق اسکو بنی طور پر نافذ نہیں کیا جس میں یہ حکم ہے ”عدالت یہ قیاس کر سکتی ہے کہ شریک جرم ناقابل اعتبار ہے یا غیر اسکے کہ نسبت مرتبہ ام کے اوکی تائید ہو بشمول تعریف الفاظ قیاس کرے سو قوعہ دفعہ ۱۱۱۴ ایکٹ مذکور کہ ”جہان ایکٹ بذات میں یہ قیاس ہے کہ عدالت ایک امر واقعہ کو قیاس کرے وہاں اسکو اختیار ہے کہ اس امر واقعہ کو امر شبہ تصور کرے الا اس حال میں اور اس وقت تک کہ اسکا استدراود ہو یا اسکو جائز ہو کہ اسکا ثبوت طلب کرے“ غابہ مجسٹریٹ نے یہ خیال کیا ہے کہ جو کچھ گواہان نے بیان کرے اور شریک جرم ایک گواہ واقعی ہے اسکی نسبت یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ وہ میرے شہادت گواہ مذکور ہے اور میری دانست میں غلطی سنگین قسم کی ہے۔

نیلر صاحب کی کتاب متعلقہ شہادت جلد اول دفعہ ۱۱۱۴ طبع ۱۸۸۹ء میں یہ تجویز ہے ”چند عام

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیصر ہند
بنام
نائب مولیٰ علی

اصل نسبت امور واقعہ اور وقت شہادت کتاب عموماً اس وقت گجری میں فرض کوئے جاتے ہیں اور منظور شدہ عمل کے معنی میں شکلا اور نہیں دہندہ داخل ہے جو اہل جوہری کو نسبت استعبری شہادت شرکیہ جرم کے کیجاتی ہے جو اس کے شہادت کو کوئی تائید یا ہم طور پر دیگر شہادت سے ہو کوئی سخت قیاس کا من لاکا خلاص ایسی شہادت کے نہیں ہے تاہم تجربہ سے ثابت ہوئے کہ وہ بہت کم اعتبار کے لائق ہے اور اس تجربہ پر عمل درآمد مذکور نہیں ہے و افغان قانون ہند نے اس دستور یا عملہ کو ایک شہادت مصدر و مستقلہ (ایک شہادہ مؤرخہ ۱۲۸) میں صاف طور پر تسلیم کیا تھا جس میں یہ حکم تھا کہ جو بھروسہ نہ اسے مخالفت باسرا کے شہادت صریح ایک گواہ کی جو سخن پورے اعتبار کا ہو واسطے ثبوت کسی واقعہ کے کسی ایسی عدالت میں یا رو برو کسی ایسے شخص کے کافی ہوگی لیکن حکم موجود کسی قاعدہ یا عملہ آمد کسی عدالت کا نہ ہوگا جسکی رو سے تائید شہادت شرکیہ جرم کے تائیدی شہادت کی ضرورت ہے۔

بمقتدرہ ہدایتی ملکہ معظمہ بنام ایسی بخش (۱) جو اجلاس کامل ہائیکورٹ کلکتہ سے ۱۸۹۷ء میں فیصل ہوا اکثر حکام عدالت نے بوجہ تجویز مدلل مصدر و سربراہنس پیکاک صاحب جس نے تجویز کی کہ شہادت غیر مؤتمایک یا زیادہ شرک جرم کی قانوناً واسطے تائید تجویز ثبوت جرم کے کافی ہے لیکن شہادت شرکا جرم واسطے غور اہل جوہری کے بلا ایسی ہدایت و انکارات کے اس طرفت حج و بجا طاعات مقدمہ ضروری معلوم ہوں نہیں چھوڑی جانی چاہئے اور انہیں اہل جوہری کو یہ بات نشان دینی چاہئے کہ ایسی شہادت پر اعتبار کرنا اور حاکم کو اسکی تائید دوسری شہادت سے نہ ہو خطرناک ہے اور ایسی تہمت یا انکارات نہ کرنا بمنزلہ ایسی غلطی قانونی کے ہے کہ جسکی وجہ سے ہائی کورٹ کو جیسٹین پل یا کمران یہ جان ہوگا کہ تجویز ثبوت جرم کو رد حالیکہ عدالت کی یہ رائے ہو کہ ترک ہدایت یا انکارات نمکوستہ قیدی کو ہنر پہونچا اور بے انصافی و توقع میں کئی نسخہ کیے۔

سربراہنس پیکاک صاحب چیف جسٹس نے اٹنا ہے اپنی تجویز میں یہ فرمایا ہے کہ اب غلطیان کسی بات کے نکرے کی ادوی طور پر ہو سکتی ہیں کہ جس طور غلطیان کوئی ہوگی ہیں اور محکوم کو یہ شک نہیں ہے کہ کوئی حج توجہ اہل جوہری کی اوس تمام شہادت کی نسبت کرانے جو طواف قیدی کے ہوا اور اوس شہادت کا مطلق ذکر کرے جو مفید قیدی کے ہوا اور اسکی طرف توجہ نہ کرانے تو یہ بات عمدہ و جاہل بنا راضی رائے تجویز ثبوت جرم کے ہوگی نہ ہمیری رائے میں ایسا نکرنا یا ایسے عملہ آمد کی یہ روی نکرنا جسکو صاحبان حج انکارات میں جوشہ اختیار کرتے ہیں اور جسکو لارڈ

۱۸۸۹ء
ملک مسقط قیصر ہند
بنام
مگن مل موٹی ملل

انجمن صاحبی بطور ایسے علمائے مد کے بیان کیا ہے جو قابل تمام تنظیم قانونی کہے ہو جائیں بنا رہی
تجویر ثبوت جرم بر بنائے اسے جرم ہونے کے لئے ایسی شہادت کی بنیاد پر ہوا جو سب کو اہل جوری کے لئے
خطاب صحیح پر قائم کیا ہے علی ہذا القیاس میری یہ رائے ہے کہ یا مرد اعلیٰ غلطی خطاب اہل جوری کا
کہ اگر کوئی راجع بعد نشان دینے اس خطرہ کے جو شہادت غیر موثر شریک جرم پر عمل کرنے میں ہے اہل جوری
سے یہ کہے کہ شہادت شریک جرم کی تائید شہادت ایک واقعہ سے حاصل ہوتی ہے در حالیکہ وہ ہرگز
کسی تائید کی حد تک پہنچتی ہو، بقدرہ سرکار بنام بدینہ سنگھ جسکا فیصلہ سریم آرڈر شاپ صاحب
چیف جسٹس وانا ہائی کوری اس صاحب جسٹس کے لئے اس میں کیا یہ تجویز ہوا تھا کہ ایسی تجویز ثبوت
جرم جو شہادت شریک جرم معان شدہ پر مبنی ہو اور جسکی تائید نسبت ساخت ملزم کے نہ ہو، ہوتا تو کم نہیں کی
اور افکار قیدیان شریک جسے قیدی کی شرکت جرم میں پائی جائے بطور تائید کافی شہادت مذکور
پذیر نہیں ہو سکتے۔

مقدمہ حال میں مجسٹریٹ نے یہ کہا ہے عدالت کو جس امر کی تجویز کرنی ہے وہ یہ ہے کہ آیا بیان صحیح
جرم میں صداقت اندوہی ہے یا نہیں جس سے انکے بیانات کی تصدیق ہوتی ہو مجسٹریٹ کے رو برو
سوائے شہادت متلوٹ شریک جرم کا قیاسی کے اور کچھ نہ تھا مجسٹریٹ کا منہ واس بات پر غور نہ کرتا
کہ شہادت مذکور کی تائید ایک یا زیادہ گواہان بے داغ سے ہونی چاہئے میرے نزدیک اعلیٰ غلطی
کے ہے کہ جس سے گواہان کو بلاشبہ ضرر پہنچا۔

اگر اس مقدمہ کی تجویز سن فوجداری ہائی کورٹ میں میرے رو برو ہوتی تو بوقت ختم ہونے مقدمہ
جانب ثبوت کے میں اہل جوری سے یہ کہدیتا کہ تائید اس شہادت کے جو شریک جرم نے دی
سے ایک ذرہ شہادت ہی نہیں ہے اور میں اہل جوری کو قوی طور سے یہ مشورہ دیتا کہ ملزمان کو
رہا کریں ایسی سفارش بھیج کو اہل جوری کہی نظر انداز نہیں کرتے ہیں جیسا کہ مجھ کو تجویز چند سال سے
عدالتوں سے فوجداری میں ثابت ہوا ہے۔

بعد میری یہ رائے ہے کہ ملزمان کو اس طریقہ سے ضرر پہنچا جس میں مجسٹریٹ نے اوٹنٹھیں
کی نسبت خیال کیا ہے جو جعل مال یا لفظ ناقض زمین بوجہ مجبوری مد کو تے میں اور مجسٹریٹ نے
یہ بیان کیا ہے کہ گواہان ہم آخر لڑ کر کے میں ہمارت منٹ نوٹ تھم سر رینڈ ویٹ صاحب کی جسکا

(۱) کلکتہ دہلی پورٹر جلد ۵ صفحہ ۱۸۸

(۲) انڈین لارڈز سلسلہ فقہی جلد ۵ صفحہ ۴۵

۴۴۹
ملکہ منظمہ میرٹھ
گسٹل سوتی لال

محکمہ سٹ نے حوالہ دیے جا رہے ہیں صاحب شس سفاپنی تجویز مقدمہ حال میں پوری نفل کر دی ہے
اور اس کے مجھ کو اسکے اس مقام پر نقل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔
محکمہ جج و جلیس موصوف اور ملک صاحب شس سے بالکل اتفاق ہے کہ اگر فرض کیا جاوے کہ
مقدمہ حال میں دیا و متا تو وہ دیا و اس قسم کا جبر نہ بنا جسکی نسبت قانون میں اجازت ہے کہ بطور
وجہ معافی جرم اعانت لینے یا بالاعتقاد ناما جائز نہ کے منجانب کسی لازم سرکاری کے پذیر کیا جاوے
طاہر محکمہ سٹ نے دفعہ ۴۴ مجبورہ قیوت بند کو نظر انداز کیا ہے میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی حالت میں
وہ شخص جو بوجد سکی کے ارتکاب کسی جرم پر مجبور کیا جاوے معاف سمجھے جائے کہ لائق ہے دفعہ ۴۴ میں
یہ حکم ہے قتل عدا و جرم خلاف ورزی یا سرکار کے سوا چلے پا دیش میں سزا سے موت مقرر ہے کوئی
امر جرم نہیں ہے جبکہ ولسکو کوئی شخص سبکی سے مجبور ہو کر کرے اور اس دہکی سے ارتکاب کے
وقت مرتکب کو معقول طور سے یا اندیشہ پیدا ہو کر اس امر کا نہ کرنا اسکے فوراً ہلاک کئے جانے کا باعث
ہو گا بعدہ ایک فقرہ استثنائہ مندرج ہے جو مقدمہ حال سے متعلق نہیں ہے تشریحات متعلق دفعہ
۱۱ حسب ذیل میں تشریح پہلی۔ اگر کوئی شخص خود اپنی رغبت یا پادش کی دہکی سے واکوڈن کے
کسی گروہ کا باوصف جائے اس کے چال چلن کے شریک ہو جاوے تو شخص مذکور اس وجہ سے ہلاک ہو سکے
ساتھیوں نے اس سے کوئی نفل جو قانوناً جرم ہے سب کر لیا یا اس ششی سے مستفید ہونے کا حق
نہیں ہے۔ دوسری تشریح۔ اگر واکوڈن کا کوئی گروہ کسی شخص کو کپٹ لے اور وہ شخص فوراً جان سے
ہارے جانے کی دہکی سے کسی نفل کے کرنے پر جو قانوناً جرم ہے مجبور ہو شک کوئی کو ہارنے اور اس کا
اور کسی مکان کا دروازہ توڑانے کے لئے مجبور کیا جاوے تاکہ واکوڈن کو سکریوٹین تو وہ شخص اس
مشتکی سے مستفید ہونے کا مستحق ہے اس مقدمہ میں کوئی شہادت نہیں ہے اور میرٹھ کا ایسا خیال
کرنا خلاف عقل ہو گا کہ قسموار کنندگان پمپائش مال یعنی ہر دو ملزمان نے باشندگان موضع کو ایسے
طریق پر پہلی دی جس سے ان میں سے کسی کو بطریق معقول اس بات کے اندیشہ کرنے کی وجہ پیدا
ہوئی کہ اگر وہ دونوں قسموار کنندگان کو رشوت دینے کے لئے روپیہ فراہم کرینگے تو وہ امر باعث ونگے
فوراً ہلاک کئے جانے کا ہو گا اور یا این ہمہ میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کیونکہ کوئی مجبور واکوڈن سے کم ہو
قانوناً گواہان کو نتائج اس فعل سے بری کرے گی کہ جو انہوں نے کیا۔

بمقدمہ ملک منظمہ بنام سونو دا، جو رو برو بائی کو رٹ کلک کے ۱۹۵۹ء میں پیش ہوا تھا قید

۱۸۸۹ء
ملکہ خلیہ فیروز
نام
گل لال سرتی لال

نے یہ تسلیم کیا تھا کہ انہوں نے یہ جو بیسے بیانات کئے تھے کہ انکا الزام اور نہ لگایا گیا تھا مگر وہی جواب دہی یہ تھی کہ انہوں نے بوجہ دباؤ ناجائز ان پکٹر پولیس کے بیانات مذکور کئے تھے یہ تجویز ہوا کہ کوئی ثبوت دیا و تا جائز نہ تھا اور اگر تھا تو اس امر کا ثبوت کرنا ضروری تھا کہ قیدیان اس ایڈیشن سے کہ اگر وہ انکار کرینگے تو نتیجہ اوسکا قورباہا کہ اوس طور پر عمل کرنے پر مجبور ہوئے کہ جس طور پر انہوں نے عمل کیا اور جو جے فہ ۹۴ مجبورہ تعزیرات کے اس سے کچھ کم درکار نہیں۔ یہ سمجھتے کہ آیا بوجہ پسلانے والی غیبت یا طاقت حالات موجودہ کے ایک کب کسی جرم کا جائز ہو سکتا ایک عدالت انگلستان میں جین ہانچ جج شامل تھے ۱۸۸۹ء میں مقدمہ ملکہ مغلیہ بنام ڈولی اور اسٹیفن (۱) پیش ہوئی تھی اور مقدمہ میں قیدیان نے درج ایک وہ ایک کہلی ہوئی کشتی میں اور غالباً ایک ہزار میل سے زیادہ فاصلہ تریکی سے تھے بوجہ ہوک کہ موت سے بچنے کے لئے ایک رشکے کو فوج میں کھانسنے اوسکے گوشت کے یہ یاد کر کے اور اس بات کے باور کرنے کی وجہ مغول رکنکار ڈاکٹر اور کئی زندگی کے قائم رکھنے کا مصروف ہی ذریعہ ہو سکتا ہے حکام کی بالاتفاق یہ رائے ہوئی کہ قیدیان منکب جرم قتل عمدہ کئے تھے۔

لارڈ کالج صاحب لارڈ جج جسٹس انگلستان نے برقت حد درجہ عدالت کے فرمایا مقدمہ ۱۸۸۹ء لارڈ جیل صاحب نے اس بات کو بیان کیا ہے جو کہ جسٹس کتے میں جب کو صاحب بیان لارڈ صاحب موصوفہ گردش اور پینڈنڈان نے منظور کیا کہ سماعت ضرورت تھا کئی خوش پاپوشش کے کوئی چوری چوری نہیں ہے یا قتل درجہ بطور چوری قابل سزا نہیں ہے جیسا کہ بعض ہمارے مقتدان نے ہی اوسکو بیان کیا لیکن لارڈ جیل صاحب نے لکھا ہے کہ میں قصور کرتا ہوں کہ بیان انگلستان میں قاعدہ مذکور قتل درجہ بموجب قانون انگلستان کے غلط ہے اسلئے اگر کوئی شخص بے سبب ضرورت بوجہ محتاجی کھانسنے یا کپڑوں کے اوس باعث سے چپا کر اور بنیت سرقہ دوسرے شخص کے مال کو چور لے تو وہ ایک فیملنی یعنی جرم سنگین ہے اور ایسا جرم ہے جسکی سزا بموجب قوانین انگلستان موت ہے کتاب پلیٹ آف دی کرون مولفہ جیل صاحب صفحات ۱۵۴-۱۵۵ ملاحظہ طلب اور اپنی تجویز کے اختتام پر (صفحہ ۲۸۸) لارڈ کالج صاحب نے فرمایا یہ تصویب نہیں کرنا چاہئے کہ پسلانے والی غیبت کے بطور وجہ معافی جرم یہ تسلیم کرنے میں یہ بات فراموش کی گئی ہے کہ وہ پسلانے والی غیبت کیسی سبب تھی اور تکلیف کسی سخت تھی اور ایسے مواقع پر عقل کو صحیح اور حال طبع کو صاف رکھنا کیسا

مشکل ہے ہم اکثر ایسے میاں قائم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جن کے برابر خود نہیں ہو سکتے اور ایسے قیام کے قائم کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جن کو ہم خود پورا نہیں کر سکتے مگر کسی شخص کو یہ استحقاق نہیں کہ کسی مسلمان کی رغبت کو جو بد معافی قرار دے کہ کوئی شخص کہ وہ خود اس رغبت سے مغلوب ہو جاوے کسی شخص کو یہ استحقاق ہے کہ جو بد اپنی ہمدردی کے ساتھ مجرم کے کسی طریق پر تعریف قانونی جرم کو مستغیر یا ضعیف کرے۔

اوس خوفناک قحط میں جو ریڈیسی مدراس اور بعض حصص پر ریڈیسی ملازمین ۱۸۷۷ء میں ہوا تھا متعدد مقدمات قتل عمد کے بغرض منظوری سترے موت یا جینڈا پل روبرو میرے پمپلیساں کے کا و میرے پیش ہوئے تھے اور ان میں ایک عورت نے ایک بچہ کو واسطے اوس کے زور کے مار ڈالا تھا اور یوں کو قیدی نے فوراً بغرض حاصل کرنے روپیہ کے واسطے خریدنے کہانے کے اپنے آپ کو ہو کا مرنے سے بچانے کے لئے گری یا فروخت کر دیا تھا ان مقدمات میں سے کسی میں جو میرے روپوش ہو کبھی یہ بیان نہیں کیا گیا کہ جرم قتل عمد سے کم تھا پس میری رائے میں اس امر کو کہ کتنی ہی دفعات کے ساتھ نشان دینا سچا ہو گا کہ میرے ہر پمپلیساں ذی علم اسکاٹ صاحب ٹیس و جارجین صاحب ٹیس کی رائے میں اور میری رائے میں وہ امتیاز جو کاحا و جیٹ نے دیا ہے اور جسکی نسبت انہوں نے اپنی تجویز میں لکھا ہے کہ وہ اوسکو سنٹ یعنی یادداشت سر ریڈیسیٹ صاحب متعلقہ مقدمہ کا فوراً صاحب مابین ایسے شکوکے جو خود بخود ایصال مابہ الاحتفاظ ناجائز میں مدد دین اور اول شرکا میں جو یہ مجبوری مدد دین ایک امتیاز ہے بنیاد ہے اور ایسا ہے جو صبر و خلاف اوس قانون کے ہے جو برٹش انڈیا میں نافذ ہے پس مجھکو جارجین صاحب ٹیس سے درباب بری کرنے ہر دو ملزمان کے اول الزامات سے جو واسطے میری رائے کے ارسال کئے گئے ہیں اتفاق ہوا در مجھے سر رائس پیکاک صاحب ٹیس کی اس بات سے اتفاق ہے جو انہوں نے اپنی تجویز میں مقدمہ الہی ٹیس (۱) کہی ہے کہ اگر عدالت کی یہ رائے ہو کہ شہادت سے اوسکی نسبت چاہے جو مناسب رائے قائم کیا ہے تجویز ثبوت جرم کی تائید نہیں ہو سکتی تو یہ بات بیکار سے بدتر ہوگی کہ مقدمہ واسطے تجویز جدید کے واپس بھیجا جائے تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہوا۔

مجموعہ
باب سولہ

نظام فوجداری

اہل یورپ نہیں ہے میں یہ بھی تسلیم کرتا ہوں کہ قانون متعلقہ مقدمہ ہذا وہ ہے جو مجموعہ ضابطہ فوجداری میں ہندو ہے سالوں سے ملک پر طوی نہیں کر سکتا کہ اس کو فقرو استثنائیدہ (ب) متعلقہ دفعہ ۴۰ مجموعہ کا فائدہ دیا جاوے لیکن چونکہ اس کی نسبت تجویز بشمول ایک رعیت برطانیہ اہل یورپ کے عمل میں آئی تھی لہذا وہ جس دفعہ ۴۵۲ مانی کورٹ میں اپیل کرنے کا مستحق ہے بطور حاکم اس کا ساتھ ملزم شخص ہے الفاظ دفعہ مذکور کے سفرد وسیع ہیں کہ ان میں کارروائیاں اپیل و اٹل ہوتی ہیں جو ضابطہ کا اس دفعہ میں مقصود ہے وہ صورت تجاوز عدالت اولیٰ سے ہی تعلق نہیں ہے بلکہ اپیل سے ہی تعلق ہوتا ہے۔

اسکاٹ صاحب شپس۔ یہ درخواست بھجوانے ایک شخص جاب سولہ میں کے واسطے اجازت اپیل بناراضی تجویز بشمول جرم معدومہ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ سکندراباد کے ہے سائل ایک رعیت برطانیہ ملک معطلہ کا ہے کہ خود اس کی بیان کے بموجب جو مقدمہ میں ہوا ہے رعیت برطانیہ اہل یورپ نہیں ہے اور یہ الزام بشمول ایک شخص کلایوڈ ڈورنٹ کے جو رعیت برطانیہ اہل یورپ ہے لگایا گیا اور جس دفعہ ۴۵۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تجویز اس کی نسبت بشمول نامبروہ کے عمل میں آئی۔

ازدوے اشتہار گورنر جنرل اجلاس کونسل کے جسٹس کے جو مطالب اسٹیشنٹ ماسٹر صاحب سولہ کا پٹو یا باب ۱۵ دفعہ ۳ کے جاری ہوا تھا اختیار اختیار بنائی و اپیل مانی کورٹ میں بھی کو نسبت رعایا سے برطانیہ اہل یورپ باشندگان حیدرآباد کے دیا گیا تھا بموجب دفعہ فارن جو جس ڈکشن ایکٹ دفعہ ۱۵ کے قانون رٹش انڈیا کا کل رعایا سے ملکہ معطلہ باشندگان ریاستہائے ہندوستانی ملک ہند سے خواہ وہ ہندوستانی بن یا اہل یورپ متعلق کیا گیا پس مقدمہ ہذا سے مجموعہ ضابطہ فوجداری متعلق ہے مانی کورٹ میں براہ راست اپیل کرنے کا حق ہر تھاک رعایا سے برطانیہ اہل یورپ کو ازدوے دفعہ ۱۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دیا گیا ہے لیکن وہ حق عدالت ہذا میں براہ راست اپیل کرنے کا کسی اور شخص کو نہیں دیا گیا ہے بلکہ دیگر عدالت میں مجسٹریٹ کے بیان کے سشن جج کے بیان اپیل ہوتا ہے دفعہ ۴۰ میں یہ لکھا ہے کہ سوائے اس طریقہ کے جو مجموعہ یا دیگر قانون نافذہ میں منجمد ہو کسی طرح اپیل نہ ہو گا اندرین حالات کیا کوئی شخص جو رعیت برطانیہ اہل یورپ نہیں ہے اس حق کا دعویٰ جو رعیت برطانیہ اہل یورپ کے لئے رکھا گیا ہے باہر دیکر سکتا ہے کہ اس نے بشمول ایک شخص قوم مذکور کے اپنی نسبت تجویز ہونا پسند کیا ڈورنٹ کو حق براہ راست اپیل کرنے کا حاصل ہے کیا سولہ میں کو بھی وہ حق حاصل ہے کیا اس امر میں کہ تجویز ایک ساتھ عمل میں آئی حق اپیل کے متناظر ہے ہمارے اسے ہے کہ حق اس طرح پر متناہیں دیا جاتا ہے اسے خلاف اسکے صاف برعکس دفعہ ۴۰

۱۸۸۹ء
بسم اللہ
باب ۱۰

کے ہوگی حسب دفعہ ۸ فارلن جو میں لکشن ایکٹ نمبر ۱۸۹۱ء کے قانون فوجداری اور ضابطہ فوجداری
برٹش انڈیا کا کل رعایا کے ملکہ معظمہ باشندگان ریاستہائے ہندوستانی سے خواہ وہ ہندوستانی ہوں
یا اہل یورپ متعلق کیا گیا ہے بہر حال اس مجموعہ کے سائل کو صرف وہ حق اپیل کا حاصل ہے جو انکو
بحالت علیحدہ تجویز عمل میں آئیے قابل ہوتا یعنی سشن جج کے یہاں اپیل کرنے کا (دفعہ ۲۰۸)
انکو اس امر کے تصفیہ کرنے کی اسوقت ضرورت نہیں ہے کہ کس عدالت اپیل میں سائل درخواست
دیکھتا ہے فرست ہندم وجہ حال میں یہ لکھا ہے کہ ریڈنٹ کا اسٹنٹ اول ایک عدلہ دار عدالت
عین اوپر کنٹونمنٹ ججسٹریٹ کے ہے اور انکو اقتدار اسٹنٹ جج کے دئے گئے ہیں اگر یہ بات اس طرح
ہو تو حسب دفعہ ۲۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری جو بموجب دفعہ ۸ ایکٹ ۱۸۹۱ء کے تعلق سے کنٹونمنٹ
ججسٹریٹ کے یہاں کا اپیل اسٹنٹ اول کے یہاں ہو گا مگر انکو اس بحث کا تصفیہ عدالت کرنے کی
ضرورت نہیں ہے اسوقت ہمارا صرف یہ فیصلہ ہے کہ اپیل اس عدالت میں نہیں ہو سکتا اور درخت
نامنظور ہونی چاہئے۔

چارٹڈن صاحب شمس۔ اپیلانٹ جاب سالوں کی نسبت کنٹونمنٹ ججسٹریٹ
سکندریا دئے تجویز کر کے حسب رائے جوری جرم ثابت تجویز کیا کوئل ذیل اہل عدالت نے بیان کیا
کہ نامبروہ کی نسبت تجویز بشمول ایک رعیت برطانیہ اہل یورپ کے عمل میں آئی تھی اور کنٹونمنٹ ججسٹریٹ
نے بلا اختیار ججسٹریٹ ضلع تجویز کی تھی ججسٹریٹ کے تجویز کرنے کے لئے مجاز ہوئی نسبت کوئی عذر پیش
نہیں کیا گیا ہے گو یہ امر پیش کیا گیا تھا مگر سالوں کی طرف سے یہ حجت نہیں کی گئی کہ وہ رعیت
برطانیہ اہل یورپ ہے اور نہ کا عدالت محظوظ و ذراست اپیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایسی ہی نسبت ہے
یا وہ اس حیثیت کا دعویٰ داتا رہا ہے کا دفعہ ۸ فارلن جو رسد لکشن ایکٹ نمبر ۱۸۹۱ء کے ہم
یہ فرض کر سکتے ہیں کہ سالوں کی نسبت تجویز حسب احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۲۵۱-الف
ضمن عمل میں آئی تھی مگر رو سے ضابطہ اون تجاویز کا جو بذریعہ جوری رو برو عدالت سشن کے
عمل میں آئی ہیں رعایا کے برطانیہ اہل یورپ کی تجاویز سے جو ججسٹریٹ ضلع کے رو برو عمل میں آویں کہ
جو شمس آف دی پریس ہی ہوا اور اجلاس ساتھ جوری کے کرتا ہو متعلق کیا گیا ہے اور ججسٹریٹ
بے شک یہ تصور کیا ہے کہ اس دفعہ کی رو سے دفعہ ۲۵۲-اس مقدمہ سے متعلق ہے اور انکو
اقتدار ہے کہ سالوں کی نسبت تجویز بشمول رعیت برطانیہ اہل یورپ کے کرے درحالیکہ سالوں کی
کوئی دعویٰ علیحدہ تجویز ہونے کا نہیں ہے دیکھو مقدمہ ملکہ معظمہ صیر مندر نام سیکار تھی (۱)۔

۱۸۵۹ء
مجلد
باب مائوسن

بفرض اسکے کہ سالوس ایک عیت برطانیہ ایل یورپ نہیں ہے میری یہ رائے ہے کہ اس عدالت کو اسکا
اپل منظور کرے گا اختیار نہیں ہے کہ کونسل نامبر وہ سنہ اپنی تقریر مجموعہ ضابطہ فوجداری پیش کی ہے اور
یہ بحث کی ہے کہ دفعہ ۵۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں جو یہ الفاظ ہیں کہ تجویز کے وقت وہی کارروائی عمل
میں آئے اور کیا مقصود ہے کہ ضابطہ متعلقہ اپل ہی یا زمین داخل ہو کہ جس سے وہ شخص جس طرح مہمات
تجزیہ ہوا ہے اور وہ رعیت برطانیہ ایل یورپ نہیں ہے مگر وہ کسی نسبت تجویز بشمول رعیت برطانیہ ایل
یورپ کے عمل میں آئی ہے ہائی کورٹ میں اپل کر سکے جیسی کہ رعیت برطانیہ ایل یورپ کو کرنا جائز ہے
مل دفعہ کے پڑنے سے برسرِ نزع یک پیشا و اضمحان قانون کا یا یا نہیں جاتا ہر حال پیشا و اضمحان
قانون نے ظاہر نہیں کیا ہے اور یہ ایسی صورت ہے کہ جو کہ وہ سن میں جو وہ ظاہر نہ کیا جاسے علاوہ دین
مادی مجموعہ کی دو دیگر فعات میں و اضمحان قانون نے صاف الفاظ تحریر کئے ہیں دفعہ ۴۰۸ میں مجسٹریٹ
کے بیان کے پہلوں کا ذکر ہے اور میں یہ لکھا ہے ہر رعیت برطانیہ ایل یورپ جو مجرم قرار دیا جائے گی
ہے کہ حسبِ خواہش اپنے خواہ ہائی کورٹ میں اپل کرے خواہ عدالت سشن میں اس صورت میں جبکہ
دفعہ ۴۱۶ سے ظاہر ہوتا ہے جن اون تجاوز ثبوت جرم سے تعلق ہے جو مقدمات خفیف میں اور ہلکے
تجاوز سرسری کے ہوں کہ زمین دیگر مجرمان حسبِ فعات ۴۱۳ ۴۱۴ اپل کرنے سے منع ہیں ان
خاص احکام کے ذریعہ سے و اضمحان قانون نے احکام مذکور کا تعلق دوسری صورتوں سے رو نہیں کیا ہے
مطابق اس قاعدہ کے کہ جب ایک بات بصراحت بیان کی گئی ہو دوسری بات خارج ہو گئی لیکن اگر کچھ
تجائز شبہ کی ہو تو وہ دفعہ ۴۴۴ سے دفعہ ۴۵۱ کا جمین یہ لکھا ہے کہ کوئی اپل ہذا رضی کسی تجویز یا حکم
مصدقہ کسی عدالت فوجداری کے جائز نہ ہوگا الا حسبِ حکم مجموعہ ہذا کسی اور قانون مجاری وقت کے
میں میری یہ رائے ہے کہ سالوس جب مجموعہ ضابطہ فوجداری عدالت ہذا میں اپل کرنے کا مستحق نہیں ہے
دوسری بحث یہ ہے کہ آیا کسی اور قانون کی رو سے عدالت ہذا کو اس کے اپل کے منظور کرنے کا اختیار
حاصل ہے جیسا کہ مقدمہ ملکہ منظر قہر منہ بنام ڈبلو ڈی ایڈورڈس ۱۸۴۱ء میں ظاہر کیا گیا ہے دفعہ ۲۷ فران
شاسی مریض ۱۸۴۵ء میں ہکو یہ ہدایت ہے کہ اختیار صنفیہ اپل کو ایسے مقدمات میں استعمال کریں جن میں اپل
ہائی کورٹ مذکور میں ہو کہ کسی قانون کے جو اس وقت نافذ ہو ہو سکتا ہو سیسے علم میں کوئی ایسا قانون نہیں
جس کی رو سے عدالت ہذا کو اختیار صنفیہ اپل فوجداری ایسا شخص خاص پر چھوڑ دیا ہے برطانیہ ایل یورپ نہیں ہیں
اچانکی نسبت تجویز ثبوت جرم علاوہ نظام میں عمل میں آئی ہے حال ہو ایکٹ پارلیمنٹ ۱۸۵۷ء جلوس و کویا
باب ۱۵ دفعہ ۴۲ کی رو سے نواب گورنر جنرل مبادر بہ اجلاس کونسل ہکو یہ اجازت و اختیار دیکھتے ہیں کہ کل

۱۸۸۹ء
کلکتہ میں
نام

کا جو ایک لازم سرکاری سنہ باضابطہ شہر کیا ثابت تجویز ہوا اور اسے جہانہ کی سرکار کا حکم صادر ہوا۔
پنسوخی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے تجویز معمولی کہ مجسٹریٹ ضلع کا حکم۔ اعتباراً اسکے مضمون کے
اور نیز اسکے طریقہ تشہیر کے ناجائز تا کیونکہ ان اختیارات سے جواز دے دفعہ ۱۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری
ایکٹ ۱۸۸۴ء کے دئے گئے ہیں باہر تھا مجسٹریٹ کا اختیار حسب دفعہ مذکور صرف اس قدر ہے کہ کسی خاص
شخص کو کسی خاص قسم کے افعال کے نہ کرنے کی ہدایت کرے یا عموماً لوگوں کو جبکہ وہ کسی خاص جگہ جاتے
آتے ہوں اور قیام کے افعال کے نہ کرنے کی ہدایت کرے۔

یہ ایک درخواست حسب دفعہ ۲۲۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) کے ہے۔
۲۰ مارچ ۱۸۸۹ء کو بوجہ پہلے میں ضلع ہرج پور نے ایک اطلاع نامہ شکل اشتہار
حسب دفعہ ۲۲۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) جاری کیا جسکی رو سے عموماً لوگوں کو شہر
ہرج پور میں برادری کو کھانا دینے کی ممانعت کی گئی یہ اشتہار شہر کے مختلف محلوں میں منہیں دہلی ہی
شامل تھی کہ جس میں ملزم رہتا تھا لگا دیا گیا۔

۲۶ مارچ ۱۸۸۹ء کو ملزم نے ایک خاص پتہ میں اپنی برادری کے تھینا چار سو یا پانچ سو
کو بوجہ اپنی عورت کی تربی کے کھلایا۔

اس پر ملزم حسب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند بابت عدول حکم مجسٹریٹ ضلع کے جو ۲۰ مارچ ۱۸۸۹ء
کو باضابطہ شہر کیا گیا تھا مقدمہ قائم ہوا۔

مجسٹریٹ درجہ اول مقام ہرج پور نے ملزم پر حسب ضمن ب دفعہ ۱۸۸ جرم ثابت تجویز کیا اور حکم سزا
صادر کیا کہ وہ جہانہ دے ورنہ دو ہفتہ قید محض ہے۔

ملزم پر جرم ثابت قرار دینے میں مجسٹریٹ نے ذکر کرنے حسب ذیل تحریر کیا۔

”شہادت سے ثابت ہے کہ ملزم نے زمین رنڈو بعد شہر ہونے اشتہار مجسٹریٹ ضلع کے برادری کو
کھانا دیا ملزم کا یہ غدر کہ وہ سب طیاری پہلے سے کر چکا تھا اور وہ یہ جانتا تھا کہ ممانعت صرف راستوں
میں متعلق ہے معقول نہیں ہے کیونکہ اشتہار مذکور میں صاف طور پر شہر ہرج پور میں اور نہ صرف راستوں
پر برادری کو کھانا دینے کی ممانعت کی گئی علاوہ برین اگر وہ ملزم نے طیاری ہی کر لی ہو تو اس سے یہ جائز نہ ہوگا
کہ وہ خود اختیاری سے عمل کرے اشتہار مذکور عوام الناس کی حفاظت کے لئے جاری ہوتا ہے اسے
ڈاکٹری سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی ممانعتوں سے انسان کی جان کو خطرہ ہے۔“

ملزم کی درخواست پر مانی کورٹ نے اسل اور کاغذات مقدمہ کے حسب دفعہ ۲۲۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری

طلب کی۔

نانک شاہ جگمیر شاہ بنجاب ملزم۔ اشتہار مجریہ پیش منسلک خلافت اختیار ہے حسب دفعہ ۱۲۲ ایکٹ ۱۹۱۹ء اطلاع عامہ کسی خاص شخص کے نام ہو نا ضروری ہے یا اگر وہ عموماً لوگوں کے نام جاری کیا جائے تو اس کی تاثیر کسی خاص مقام پر جہاں سب جاتے ہوں محدود ہونی چاہئے علاوہ برین اس امر کی شہادت نہیں ہے کہ ملزم کو اس حکم کی اطلاع ہوئی تھی۔

اسکاٹ صاحب جس۔ یہ ایک تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند باب عدولی ایک ایسے حکم کے ہے جس کو ایک ملازم سرکاری نے مشتہر کیا تا حکم مذکور کے مضمون سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ حسب دفعہ ۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے صادر ہوا تھا ہماری یہ رائے ہے کہ خاص وہ حکم جس کا عدل غل میں آیا اور جس کی بنا پر مجسٹریٹ نے غل کیا مطابق احکام دفعہ مذکور کے نہیں ہے مجسٹریٹ کا اختیار حسب دفعہ مذکور اس قدر ہے کہ کسی خاص شخص کو کسی خاص قسم کے افعال کے کرنے کی ہدایت کرے یا عموماً لوگوں کو جبکہ کسی خاص جگہ جاتے آتے ہوں اور کسی قسم کے افعال کے نہ کرنے کی ہدایت کرے اس مقدمہ میں حکم مذکور بیکل ایک اشتہار کے جوہر وچ کے گلیوں میں لگایا گیا جاری کیا گیا تھا اور اس کی رو سے باشندگان کو عموماً برادری کے کمانے کی ممانعت کی گئی تھی یہ حکم جو اس طرح جاری کیا گیا اس کی اطلاع ہی ملزم کو نہیں ہوئی تھی ضابطہ مذکور ایک خاص مکان میں ہوئی تھی ہماری یہ رائے ہے کہ حکم مذکور باعتبار اس کے مضمون کے اور نیز اس کے طریقہ تشہیر کے ناجائز تھا کیونکہ ان اختیارات سے جو آرڈر ۷ دفعہ ۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے دئے گئے ہیں باہر تھا وہ کسی خاص شخص کے نام میں ہے اور نہ عوام الناس کے نام بحالت جانے ایک خاص جگہ کے ہے اور نہ اس کی تعمیل کسی خاص شخص پر ہوئی تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ ہونا چاہئے اور جہاں واپس ہونا چاہئے دیکھو نظیر فوجداری سرفہ ۲۔ مایح سرفہ ۸۔

تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ ہوئے۔

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس اسکاٹ صاحب جس و جاوڈین صاحب جس

جامع الدین ولد محمد

بنام

ملکہ معظمہ قیسر ہند

جہاز پرمال لادنا سرچٹ چیٹنگ ایکٹ (ایڈیٹوٹ سلسلہ جلیوس و کٹور باب ۱۰) دفعات

۱۸۸۹ء
ملکہ معظمہ قیسر ہند
بنام
ملکہ قیسر ہند
۱۵۰

۱۸۸۹ء
۳۰ جولائی
صیغہ نگرانی فوجداری
۱۵۰

۱۸۸۹ء
علامہ مفتی محمد رفیع الرحمن
بنام
جامع الدین دہلوی

۴۔ ایک مذکور حال نہیں کیا مگر جرم ثابت ہو گیا اور یہ جرم نہ لکھانے کا حکم صادر ہوا۔
بمنسبتی تجویز ثبوت جرم و حکم مندرجہ جو غیر مہوئی کہ چونکہ کوئی قبیح حکم ایک ہندو سرور و اس کا حکم کا جرم
میں یا مہر شپٹنگ ایک مذکور میں ایسا نہیں ہے جو کہلے ہوئے جواز میں تعلیمات چند روزہ سے
متعلق ہو لہذا قواعد پیش مرتبہ مذکور میں سرور شپٹنگ سے جاری کئے گئے جہاں تک کہ زمین یا گدی کی
گئی ہے لکھا وہاں کے اسٹریک میں جو غیر جہاد نہ کی گئی ہو اس کی چوٹی سے پیش کیا جائے خلاف اختیار نہ۔
یہ بھی تجویز مہوئی کہ ثابت مذکور جرم نے لکھا یا تا چونکہ چند روزہ کے لئے تھا اور سفر کے ختم ہونے پر
نکال دیا جاتا لہذا لفظ اسٹریک کے معنی میں داخل نہیں ہے جو ایک جہاد خود جہاد کی تسمیہ کہ جس کی توجہ
یہ ہے تھما ہے چوٹی یا دھاتی کی چوٹی کا مسلسل لکھا جہاد کی کسی طرف پراگنے کے سرے سے پیچھے
کے سرے تک۔

واجب الادا ہوا اور مالک یا مالکان پہلے سے لکھا رہی کے جہاد کے یا بندر گاہ کے جہاد کے متوجہ ہے جہاد
کے ہونے اور یہ جہاد نہ جہاد ہونے تجویز ثبوت جرم و حکم مندرجہ کی مہر شپٹنگ جس سے آفت دی نہیں یا ایسے شخص کے جو
اختیارات ایک ایسے مہر شپٹنگ کے استعمال کرتا ہو کہ جسکو اندر علاقہ جات مذکور کے اختیار حال ہو بذریعہ نظام ہزار
مذکور کے یا لکھا رہی کے جہاد یا بندر گاہ کے جہاد مذکور کے اور اس کے اسباب و سامان جنگ اسی وغیرہ اور اسلحہ
کے وصول کیا جا سکتا ہے اور جب مالک یا مالکان یا اس کی ایسے جہاد کا جو حسب مذکور بالا کام میں لایا جاوے
یا لکھا رہی کے جہاد یا بندر گاہ کے جہاد کا تصور مذکور بالا کر لیا جاتا ہے ایسا جہاد واجب الادا ہوگا بشرط یہ ہے
کہ ہر ایسا تصور یا بعد تجویز ثبوت جرم سابق کی تاریخ سے ایک ماہ کے بعد کیا جاوے۔
(۲۱) دفعہ ۴۔ ایک و اسٹریک اعمین حکم مستعمل ہے۔

۵۔ اور ہندو اسکے یہ قاعدہ ضبط کیا جاتا ہے کہ نام و نمبر برائے جہاد کا جو حسب مذکور بالا جہاد میں لایا جاوے اور لکھا رہی
کے جہاد اور بندر گاہ کے جہاد کا اور اسکا وزن اور نمبر نام اس کے مالک یا مالکان کا ایک
رجسٹر میں درج کیا جائیگا جو بعض مذکور اس شخص کے پاس رہے گا جسکو بعد ازین ہر ایسا ایسی جہاد کی کیلگی ہے
جس میں ایسی رجسٹری ماسٹر اسٹنٹ اور دیگر مقامات میں حوالہ علاقہ جات مذکور میں لکھا کر شمس جہاد ہوا
دیگر شخص جسکو گورنمنٹ سٹی بیسیل ایکٹ ہذا مقامات مذکور میں کام کرنے کے لئے مقرر کر سکے کہ وہاں اور جب کسی
ایسے جہاد کے وزن میں جو حسب مذکور بالا کام میں لایا جاوے یا لکھا رہی کے جہاد یا بندر گاہ کے جہاد کے وزن
میں یا اس کے مالک یا مالکان کے نام میں کوئی تبدل واقع ہو تو رجسٹری مذکور پر عمل میں آوے گی بشرط یہ ہے کہ ایسے جہاد
کا جو حسب مذکور بالا کام میں لایا جاوے یا لکھا رہی کے جہاد یا بندر گاہ کے جہاد کا کوئی اور نام نہ رکھنا سوا اس کے

کہ جس نام سے وہاں لکھا رجسٹر کیا گیا تھا مگر نہ ہوگا۔

۱۸۸۹ء

محکمہ سیکریٹریٹ
بنام
جام الدین ولد محمد

۱۔ ایک درخواست بجانب گورنمنٹ بمبئی حسب نمبر ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) ہے
مضمون الگ ایک جہانکا تاج حسب ایکٹ ۱۸۳۹ء و جیم ۱۹۱۲-۱۹۱۳ء کا درج رجسٹری کیا گیا تھا کتاب
ملا باہر سے یعنی جانے میں اثنا سے سفر میں جہانکا طرفوں پر اوچے کے کٹھن پر چاروں طرف بذریعہ جانے
تختہ وغیرہ کے سمندر کے پانی سے نال جہاز کو بچانے کے واسطے چند روز کے لئے ایک شاہنشاہ بنالیا
تھا اثنا سے سفر مذکور میں جبکہ جہاز تباہی کے قریب ایک بند میں ٹکرا ہوا تھا ایک کوسٹ گارڈ اسکا کپتان
نے جہانکا پمپش کی اور اس وقت اسکا وزن ۱۹۰ ٹن بحال اس تبدیل وزن جہانکا وجہ سے مضمون
پر حسب نمبر ۱۳۲- ایکٹ ۱۸۳۹ء بابت دو بلو درج رجسٹر کرنے جانے کے اور نہ حاصل کرنے سے اس وقت تک
حسب نمبر ۲۔ ایکٹ مذکور کے استناد فوجداری کیا گیا

مضمون نے یہ حکم کیا کہ شہادت مذکور چند روز کے لئے تھا اور سفر کے ختم ہونے پر نکال دیا جاتا تھا جہاز کے لئے
میں کوئی تبدیل نہیں ہونی لہذا سائیکٹ جدید کا حساب ایکٹ ۱۸۳۹ء حاصل کرنا ضروری نہ تھا۔

دعویٰ کی طرف سے چند قواعد پمپش پر استدلال کیا گیا جو بینظوری گورنمنٹ سرسٹہ بحری سے ۱۸۷۸ء
میں جاری کئے گئے تھے جن میں یہ حکم تھا کہ کھلے ہوئے جہاز کا وزن دریافت کرنے کے لئے گہرائی اوپر کی اسکا
سے خواہ وہ چند روزہ ہو یا نہ پمپش کرنی چاہئے۔

محکمہ درجہ اول تباہی نے مضمون پر جرم ثابت ہو گیا اور اسکی نسبت دفعہ ۱۸۷۸ء کے
۱۰۱ کے اگر نیکاحا دیکھا جودہ گونا دوس فیس کا ہے جو بابت رجسٹری جیم ۱۹۰۱ء کے جہاز کے واجب
برطبقہ پمپش تجویز ثبوت جرم بحال رکھی گئی لیکن جہاز گمشادہ ہے رکھا گیا ہے۔

گورنمنٹ بمبئی نے ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی حکم شش جج کی اس بنا پر گزارائی کہ جہانکا
تخفیف ہی کی گئی۔

شاہنشاہ نام نارین وکیل سرکار نے بجانب سرکار رجسٹری کی کہ جو فیس بابت جدید سائیکٹ رجسٹری
واجب الاخذ ہے اسکا شمار کل وزن پر ہونا چاہئے اور نہ صرف اسقدر پر جو رجسٹری سابق بعد سے لایا گیا
دی جی ہنڈار کہ بجانب مرم۔ تجویز ثبوت جرم و حکم سزا نا جائز میں شہادت مزید چند دنہ کے لئے
تھا سفر کے ختم ہونے پر نکال دیا جاتا ہے ثابت نہیں ہے کہ وزن جہاز کا اس شہادت کی وجہ سے ہمیشہ کے
لئے تبدیل ہو گیا پس جدید سائیکٹ رجسٹری حاصل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے مزید وزن کوئی
حکم ایکٹ ۱۸۳۹ء میں نسبت تعمیرات چند دنہ کے نہیں ہے پس قواعد سرسٹہ بحری ہما تیک کہ وہ میرا
چند دنہ سے مشغول ہیں خلاف اختیار میں۔

تجویز عدالت اسکاٹ صاحب جس نے صا و قرانی۔

اسکاٹ صاحب جس۔ یہ ایک ایسی بحث ہے جو تعمیر و فعات ۱۹۶۹ء و ۱۹۷۰ء ایکٹ

۱۹۶۸ء پر منحصر ہے دفعہ ۲ میں بابت کل جہازوں کے جو کنارہ بندی پر غرض تجارت آوین یہ لکھا ہے کہ کتا
و نمبر و وزن ہر ایسے جہاز کا جس نام مالک کے وہ شخص ورج ورج کر گیا جسکو ہدایت ایسی جبری کرنے کی ہے
اوجب بھی ایسے جہاز کے وزن میں کوئی تبدیل واقع ہو تو جبری ملکو پر عمل میں آوے گی
وزن جہاز کا اسکی قابلیت پر مبنی ہے یعنی تعداد ٹنوں کی جودہ ایجاد کیا دیکھو اس پر عمل
دفعہ کی رو سے کام وزن تحقیق کرنے کا اس مالک کے ذمہ والا لکھا ہے جو ہر بندر میں اس غرض کے
لئے مقرر ہوتا ہے دفعہ کی رو سے ہر مالک کو لازم ہے کہ سارٹیفکٹ جبری اس شخص سے جو جب
ذکورہ بالا ایسی جبری کرنے کا مجاز ہو مال کرے دفعہ ۲ میں یہ لکھا ہے کہ درحالیہ جب مقررہ بالا ذریعہ
دفعہ ۲ میں سارٹیفکٹ کسی جہاز میں ہو تو مالک متوجہ جہاز کا ہو گا جو اس فیس کی تعداد سے جو بابت
سارٹیفکٹ جبری جہاز مذکور کے واجب الادا ہو وہ گو یہ ہو گا۔

مقدمہ حال میں شہادت منجانب مدعی سے جہین شہادت شہین اسپیکٹر کوٹ گاؤس کی داخل ہے
یہ واضح ہوا کہ کنارہ بندی پر لکڑی جہاز لا کر سفر کرنے کے لئے جہاز کے تفصیل بذریعہ ایک چند روزہ تعمیر
مزی کے بند کئے گئے تھے حجت کی گئی کہ جہاز کا وزن بڑ گیا اور اس کے سارٹیفکٹ کی تجدید نہیں ہوئی مگر
یہ نہیں ثابت کیا گیا کہ غرض اس تعمیر کی یہ تھی کہ قابلیت لیجانے جو جسکی بڑی جاوے مدعا علیہ نے بیان
کیا کہ یہ ثبات صرف لکڑی کو سمندر کے پانی سے بچانے کے لئے لگایا گیا تھا شہین نے شہادت میں
چند قواعد پیش کشتی ہاے ہندوستانی جو بنظوری گورنمنٹ ۱۹۶۸ء میں جاری ہوئے تھے پیش کئے
جنہیں یہ لکھا ہے کہ جہاز کے سب سے اونچا سٹرک کی چوٹی سے خاودہ چند روزہ ہو یا نہ ہو یا پیش ہوئی ملازم
ہے ایکٹ ۱۹۶۸ء میں کوئی قواعد پیش مندرج نہیں ہیں لیکن ایکٹ ۱۹۶۸ء میں یہ لکھا ہے
کہ لکھلے ہوئے جہازوں کا وزن دریافت کرنے کے لئے اوپر کے سٹرک سے گہرائی یا پیش کرنی چاہئے
۱۹۶۸ء کے قاعدہ میں الفاظ خاودہ چند روزہ ہو یا نہ ہو بڑھانے کے ہیں مطلبی اس قاعدہ یا پیش کے
سٹیٹ میں نے بانس کے ثبات چند روزہ کی وجہ سے ۲۸ میں کی مٹی نکالی مہذا مبرو نے یہ حجت
کی کہ وزن میں تبدیل واقع ہوئی اور جبری پٹت بحق اس کے فیصلہ کیا کہ مالک کو جبری از سر نو کرنی چاہئے
تھی اور وہ جبہ ۱۲ ایکٹ ۱۹۶۸ء منسوب جہاز کا ہے جو اس فیس کی تعداد سے جو بابت سارٹیفکٹ جدید
کے واجب الادا ہو وہ گو یہ ہو گا۔ یہی حکم جبریٹ نے صا دیکھا مشن جج نے تعداد کم کردی مگر اور

۱۹۶۸ء
ملکہ سولہ جبری
ہام
جام الدین ملکہ

طرح فوجداری بحال رکھا۔

ہماری یہ رے ہے کہ یہ رے نسبت قانون کے صحیح نہیں ہے۔ تھوٹوں اور بالنسوں کا گڑا کرنا کہ جس سے وزن بڑھ گیا مسلماً صرف چند روز کے لئے تھا اور سفر کے ختم ہونے پر وہ نکال دئے جاتے۔ یہ بحث کی گئی کہ یہ تعمیر کھراگم سے کم جہان کے ایک سفر کے لئے کی گئی تھی اور وہ ایک ہفتے کے لئے کی تعمیر میں داخل ہوتی ہے کہ جہان سے پیمائش کرنی لازم ہے پس وہ منشا سے ایکٹ میں داخل ہے اور جبری جلدی اور سکی وجہ سے ضروری تھی تعریف اسٹریک کی جسطرح کہ لفظ مذکور جہان کی تعمیر میں استعمال ہوتا ہے یہ ہے "تختہ" یا ہے چولی یا دہات کی چکر کا مسلسل لگانا جہان کی کسی طرف پر آگے کے سر سے پیچھے کے سر تک (دیکھو پیمائش مشین) اس کی لائق ایک جزو خود جہاز کا ہے یہ تجویز کرنا ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ تفصیل میں چند روز کے لئے کچھ بڑا دیا جاوے تو وہ بھی اس تعریف میں داخل ہو کر حینٹ شینگ ایکٹ میں ایک اصول پیمائش کا ویسا ہی کہ جیسا ایکٹ ۱۸۳۳ء میں ہے۔ مندرجہ ۲۴ میں یہ لکھا ہے کہ جہاز کا وزن اور وزن دریافت کرنے کے لئے اوپر کا کنارہ اور اس کے اسٹریک کا حد پیمائش ہو گا اور جہان کی چورسے مل میں گہرائی کی پیمائش کی جائے گی جو اسٹریک مذکور کے اوپر کے کنارہ سے ہر حصہ لمبائی میں شروع ہوگی اور در حینٹ شینگ ایکٹ میں بعد اسکے یہ لکھا ہے (دفعہ ۲۶) کہ جو وزن اس طرح متحقق ہو وہ اس وقت سے آئندہ وزن جہاز متصور ہو گا بجز اسکے کہ کوئی تبدیل شکل یا وسعت جہاز مذکور میں کیا دے کوئی حکم مرجع ایکٹ ہندوستان ۱۸۳۳ء یا ۱۸۳۴ء میں یا در حینٹ شینگ ایکٹ میں ایسا نہیں ہے جس کے لئے جہاز کا وزن میں تعمیرات چند روزہ سے متعلق ہو الفاظ چند روزہ ہو یا نہ ہو صرف اس کے قیام کے قیام میں واقع ہونے میں اگر یہ شبہ ہی ہو گا یا الفاظ چند روزہ ہو یا نہ ہو ایکٹ میں سٹائین بائین تو شبہ ہونے کے وجہ سے الفاظ مذکور خارج ہونے چاہئیں کیونکہ شبہ کی حالت میں اس تعمیر کے خلاف عمل ہونا چاہئے جس سے باخیریت پر عائد ہوتا ہو (۱) یہ ایک مشہور قاعدہ تعمیر کا ہے کہ ایکٹ شایہ تعزیری کی تعمیر سختی کے ساتھ کرنی چاہئے ایکٹ جبری جہاز کے بعض دو معنی فقرات کی تعبیر کرنے میں یہ نتیجہ صاحب شس نے یہ فرمایا۔ گو یہ قانون شعر عطا ہے چارہ کار ہو گا اور اس کے احکام کی تفصیل نہ تو نہایت تعزیری ہے * * * * * یہ قوانین بغرض ترقی تجارت اور سوداگری کے اور تاجروں کے طریق عمل کے انتظام کے لئے بنائے گئے نہیں اگر اس قسم کے قوانین کلیتاً

۱۸۹۹ء
ملک مسلمانہ
جامعہ اسلامیہ

نہوں اور اوس قسم کے اشخاص کی سمجھ میں نہ آوے تو وہ اعلان قانون کا استعمال کرنا ایسے فقرات
ذو معنی کار عایا کے لئے ایک جملہ کا ایک ایسی تعبیر میں ایسا اور دم کو کسی ہاغبیا نہیں کرنی چاہئے میری
دانست میں ہی قاعدہ آئین ہونا چاہئے جو قوانین مال گذاری میں ایسے فقرات کی تعبیر کے لئے
ہے کہ جنکی رو سے سزا و تادیب مقرر ہو یعنی اگر اوکی عبارت ذو معنی اور ناصات ہو تو تعبیر میں
بحق رعیت کے ہوتی ہے اور وہ اسکی صاف یہ ہے کہ واضعان قانون ہمیشہ اپنے معنی سمجھا
کے لئے اور اوس بات کو جو ناصات طور پر ظاہر کی گئی ہو زیادہ تر صاف طور پر ظاہر کرنے کے
لئے موجود ہیں۔ یہی وہ بنام نہیں دیا، اگرچہ کیلئے ہوئے جہازوں میں تعمیرات چند روزہ کی بابت
ایکٹوں میں کچھ ذکر نہیں ہے نسبت اول جہازوں کے ضمن میں تختہ بندی پر جو چٹ شپنگ ایکٹ فقہ
۲۱ ضمیمہ ۴ میں یہ حکم ہے کہ اوپر کی تختہ بندی پر جو بندہ ملکہ ہے وہ ہمیشہ ایک سی رہنی جائے ورنہ
ایسی تعمیر کا تحقیق نہ کیا جاوے گا و کیو مقدمہ لارڈ وکسٹ بنام کلاڈ ہسٹیمز نیڈیکش کمپنی دی
پر چٹ شپنگ ایکٹ نسبت قواعد پالیس کے کل قلم و جناب ملکہ مغلیہ سے متعلق ہے ورنہ دستا
میں جہانگ کہ وہ بذریعہ دفع قانون مقامی کے منسوخ نہیں کیا گیا ہے بمنزلہ قانون ہے ایکٹ
۱۸۳۸ء و ۱۸۳۹ء خلاف اسکے نہیں ہیں اور کوئی اور قانون مقامی نہیں ہیں پس قواعد اسکے
حال اسوجہ سے کہ اوکی عبارت سے جو زیادہ تراقیات سے لکھی گئی ہے معنی اوس قاعدہ پالیس
کے جو ایکٹ ۱۸۳۹ء میں مندرج ہے توضیح ہوتی ہے متعلق ہونے چاہئیں مقدمہ ہا میں تعمیر سلا
چند روزہ ہے اور ایک کھلے ہوئے جہان میں ایک بندہ ملکہ ہے جو تختہ بندی والے جہاز میں
اوپر کی تختہ بندی پر ہوتی ہے اگر تبدلات چند روزہ کے شامل ہوئے کا منشا ہوتا تو ایکٹ میں ایسا
لکھا ہوتا۔

لیکن مدعی کی طرف سے قواعد ۱۸۳۸ء ہا استدلال کیا گیا ہے وہ بموجب کسی ایکٹ کے جاری
نہیں ہوئے تھے گو چٹ گزٹ ۱۳- اکتوبر ۱۸۳۸ء میں وہ بطور قواعد مجریہ سررشتہ بحری بابت
پیمائش کملی ہوئی گشتیوں ہندوستانی کے مندرجہ میں قواعد بنانے کے اختیارات ایسے قاعدہ
کا بنانا جائز نہیں ہے جو اوس اختیار سے باہر ہو کہ جو ایکٹ کی رو سے دیا گیا ہے ہا ہی دانست میں
وہ قواعد جہانگ کہ او میں یہ تائید کی گئی ہے کہ اوہ کے اسٹریک کی تعمیر چند روزہ کی چوٹی سے پائ
کیجاو سے خلاف اختیار میں ایسے قاعدہ کا نافذ کرنا بمنزلہ اسکے ہو گا کہ ایکٹ میں الفاظ چند روزہ

(۱۹) رپورٹ مائن صاحب جلد ۱ صفحہ ۷۷ (۲۰) رپورٹ ہوس آف لارڈس اسکاٹ لٹہ جلد ۱ صفحہ ۴۹

ہو یا تو بڑا دے جائیں
 لہذا ہر حکم عدالتین ماتحت سے اختلاف ہے اور ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ دعا علیہ کو رجسٹری آفس
 کو نالائی نہ تھاپیں تجویز ثبوت جرم اور حکم بجالی تجویز نکرہ فرسوخ ہونے چاہئیں۔ اور جہانہ واپس
 ہونا چاہئے۔
 تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا فرسوخ ہوا۔

استصواب فوجداری

اجلاس اسکاٹ صاحبزادین صاحبزادین
ملکہ معظمہ قصیر منہ بنام ہری لال
جی بی کا ایک بیٹا بیٹا (نمبر ۱۸) دفعہ ۳۲ - بیٹے کے پہلے پرائیویٹ بیٹا کا
برادری کا ناما بند کرنے کا - معنی ان الفاظ کے کہ ایسی تدابیر عمل میں لاوے جو ضروری سمجھے
جاوے۔ تبصرہ تو انہیں -

چونکہ شہرِ حیدرآباد میں نہ ہیضہ پھیلنے کا احتمال تھا لہذا پریذیڈنٹ لوکل میونسپلٹی نے ۲۳-۲۴ ایکٹ یعنی نمبر ۱۵۵۰ء عمل کر کے ایک ٹیکس کلکشن اسٹیشن جاری کیا جسکی رو سے براہِ روی کو کھلانے کی جس حالت میں کہ ٹیکس وصولیوں سے زیادہ جمع ہو گیا ہے ہون ممانعت کی گئی۔

بدول کا جو ایک ملازم سرکاری نے باضابطہ طور پر پیش کیا تھا ثابت ہو گیا اور وہ جہانہ ادا کیا گیا۔

مفسوفی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کے یہ سچو نہیں ہوئی کہ وہ خود ۲۰ سائیکٹ بیسٹ پینٹیل ضلع و ایکٹ
میسٹری خبر لائے تھام کی رودستہ سوشل پینٹیل کو یہ اختیار نہیں ہے کہ لوگوں کو خاص اپنے مکانات جمع ہو کر
کمانے پینے کی حالت کرے خود انکا فائدہ بردہ خود کو دے کہ ایسی امرا بریل ابن لادے جو واسطے
افسوس و اہلاج یا تخفیف جیاری کے ضروری بھی جاویں یہ مضموم ہوتا ہے کہ خود دیموشی کی طرف
سے کوئی کام کیا جاوے نہ یہ کہ شہر والوں کے خاص حقوق میں ان کے طریقہ جو دو باباں روزانہ زمین

استغواب فوجدارى نمبر ۱۹۸۸ م

۱۸۸۹ء
مجلس تعلیم
سرحد

کوئی تشدد لگائی جاوے خاص جو اہل وسط سندھ سی شہر کے مشاگرد ہک کی دہونی دینا مردوں کا ہر وہ
صاف کرنا مکانات کی صفائی اچھی طرح سے کروانا جن اطفال میں بیماری پھیل گئی ہو ان سے علاج لکھنا اور تھم کی
دیگر ذرا اور جو سرکار کی طرف سے کیا ورنہ معمولی طور پر پڑھنی الفاظ دھندہ مکر میں داخل ہوتی ہیں۔
مدلت کو کسی ایکٹ کی تاویل نہیں کرنی چاہئے جس سے کو لوگوں کے خاص حقوق میں دست اندازی
ہو کہ جو اہل مہنی صہارت کی رو سے جائز نہیں ہے۔

یہ ایک استصواب حسب فہم ۳۲ مجموعہ مضامین فوجداری ایکٹ ۱۸۸۹ء منجانب ایچ ای ایم جس
صاحب مجسٹریٹ ضلع احمد آباد کے ہے۔

استصواب بحالات ذیل کیا گیا ہے۔

ماہ ۱۸۸۹ء میں چونکہ شہر احمد آباد میں ہفتہ سیلے کا احتمال تھا پریزڈنٹ لوکل میونسپلٹی نے استعمال
اور اختیار کے جواز دے دئے ۳۲۔ ایکٹ میونسپلٹی نمبر ۱۸۸۹ء کے گئے ہیں ایک اشتہار جاری کیا
جسکی رو سے اندر دیکھو پٹی کے برادری کو کھانے کی جس حالت میں کہیں شخصوں سے نیا دھرم جمع ہونے
ولے جن حالت کی گئی تھی ہونی تعلیم اس اشتہار کی شہر کے مختلف محلوں میں دیواروں پر لگادی
گئیں۔

۳۸۔ اپریل ۱۸۸۹ء کو ملزم نے بتقریب توبہ رام لہری اپنی برادری کے قیس سے زیادہ شخصوں کی
ضیافت کی۔

اوپر ملزم کی نسبت آنریری مجسٹریٹ درجہ سوم احمد آباد کے اجلاس میں حسب فہم ۱۸۸۹ء مجسٹریٹ
ہند بابت عدولی ایک ایسے حکم کے جسکو ایک لازم سرکاری نے اضابطہ طور پر شہر کا تاجویر عمل میں لائی
اور جرم ثابت ہو کر کیا گیا اور حکم ادا کرنے سے جہانہ کا صادر ہوا۔

اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سرکار کو مجسٹریٹ ضلع نے اپیل میں بحال رکھا مگر مجسٹریٹ ضلع کے دل میں
نسبت اس امر کے کہ میونسپلٹی کو حسب فہم ۳۲۔ ایکٹ میونسپلٹی نمبر ۱۸۸۹ء برادری کو کھانا دینے
کی ممانعت کرنے کا اختیار تھا یہی یا نہیں شبہ تھا اندازہ انہوں نے مانی کورٹ سے استصواب کیا۔

مقدمہ استصواب واسطے بحث کے رو برو اسکاٹ صاحب اور جارجین صاحب ثنائی کے پیش ہلو
نانک شاہ جالگیر شاہ منجانب ملزم۔ الفاظ دھندہ ۳۲۔ ایکٹ میونسپلٹی ضلع کے مہم اور عام میں تفسیر
اونکی بتائید اور نہ بتلئیل حقوق رعایا کے جواز دے تالوں رو ہی میں ہونی چاہئے میونسپلٹی کو مجسٹریٹ
اس دفعہ کے ضیافتوں میں جو مکانات خاص میں کی جاوین دست اندازی کرنے کا اختیار نہیں ہے

ملکہ منورہ
بنام
بی بی

اگر و اصناف قانون کا منشا اس اختیار طاکر نے کا ہوتا تو وہ بالفاظ میراج اوسکو ظاہر کرتے عبارت دہم مذکور کی ایسی تاویل نہیں کی جاسکتی کہ جس سے خاص اشخاص کے حقوق میں دست اندازی خلاف معمول عمل میں آوے اگر فرض ہی کر لیا جاوے کہ نیو سپلیٹی کو ایسا اختیار حاصل تھا تو یہی ایکٹ مذکور میں کوئی مستزابت خلاف ورزی اور تو اعد کے جواز دوسے دفعہ ۷۳ بنائے جاوے نہایت ہی دیکھ

دفعہ ۷۳ پس مرم ترکب کسی جرم کا نہیں ہوا۔

اسکاٹ صاحب جسٹس۔ یہ استعواب نصیہ دفعہ ۷۳۔ ایکٹ نیو سپلیٹی ایکٹ بمبئی نمبر ۱۸۸۹ء پر جو اس احاطہ سے متعلق ہے مختصر ہے اوس دفعہ کی رو سے ہر ایسی جگہ کی نیو سپلیٹی کو جہاں کسی راہی بیاری کے ہونے کا احتمال ہو باوجود بیاری لگائی ہوئیہ اختیار دیا گیا ہے کہ ایسی تدابیر عمل میں لاوے جو اسے اندوای علاج یا تقلیل یا تخفیف اوس بیاری کے ضروری بھی جائیں ظاہر الغرض اسد احتمال یہاں اس پہنچ اختیار تیزی کے حکم سے مندرج ہے کہ جو تدابیر جو جب اس دفعہ کے کی جاوے ان کی نسبت اول نظر ہی جناب گورنر بہادر بہادر کو یا کسی ایسے عہدہ دار کی جسکو جناب گورنر بہادر نے اختیار دیا ہو ضروری معلوم ہوتی ہے کہ نیو سپلیٹی اسے آنا زمین رپورٹ ڈاکٹر نیو سپلیٹی کی اس مضمون کی پہونچی کہ شہر میں ہفتہ کا احتمال تھا اور برادری کا کملا نا بند کرنا ایک تدبیر ضروری تھی منظر ہی نواب گورنر بہادر یا جناب گورنل کی حامل کر لی گئی اور جو جب اوزن اختیارات کے جو دفعہ ۷۳ کی رو سے دئے گئے تھے ایک حکم دیوایر لگا دینے کے ذریعہ سے شہر میں شہر کیا گیا جسکی رو سے برادری کو کملا نا دینے کی جس حالت میں شہر شہروں سے زیادہ جمع ہونے والے ہوں مخالفت کی گئی اور عالیہ مقدمہ ہانے اس قاعدہ کی مخالفت کی اور جب دفعہ ۱۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند اور سپر باج حکم عدولی ایک ملازم سرکاری کے جسکو ایسا حکم مشہر کرنے کا اختیار تھا دفعہ ۷۳ پرانہ کیا گیا جو شرط خلع کو باوجود دیکھ حکم مذکور انہوں نے اندر اختیارات دفعہ مذکور کے صادر کیا تھا اس بارہ میں شبہ پیدا ہوا اور انہوں نے اوسکے جائز ہونے کی بحث کی نسبت فانی کورٹ سے استعواب کیا وہ بحث ان الفاظ کی تفسیر پر منحصر ہے ایسی تدابیر عمل میں لاوے جو واسطے اسدوای علاج یا تقلیل یا تخفیف اوس بیاری کے ضروری بھی جاوے یہ الفاظ بلاشبہ یہی عام ہیں حالانکہ جو اختیارات اوکی رو سے دئے گئے ہیں وہ واسطے حفاظت عوام الناس کے اور صرف خاص وقت میں جب عوام الناس کو خطروں کا کمین لائے جائیں لیکن کیا انہیں ایک ایسا حکم حاصل سمجھا جاسکتا ہے کہ جس سے ہر باشندہ شہر کے اس حق میں لگا ویکو اپنی نسبت اختیار ہے کہ جسطرح چاہے رہے اور اپنے مکان کو کام میں لاوے دست اندازی ہوتی ہو اور کوگون کو اپنے خاص مکان

۱۵۵۹
علامہ محمد سعید

بنام
ہری لال

میں جمع ہو کر کھانے پینے کی جماعت ہوتی ہو خاص تدابیر واسطے تندرستی شکر کے مثلاً گندہک کی دھونی دینا
سہریوں کا ہر روز صاف کرنا سکانات کی صفائی اسی طرح سے رکھنا جن اصلاح میں تیاری پہنچ گئی ہو اور
سے علم کی رکھنا اور اسی قسم کی دیگر تدابیر جو دوسرا کی طرف سے کجاوین زیادہ تر معمولی طور پر یعنی الفاظ
دفعہ مذکور میں داخل ہوتی ہیں بلکہ خود اہل الفاظ سے کہ ایسی تدابیر عمل میں لاوے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ
خود نیو سیلٹی کی طرف سے علم کیا جاوے نہ یہ کہ شہر والوں کے خاص حقوق میں اور نہ طریقہ بود و باش
روزانہ میں کوئی قید لگائی جاوے اگر قواعد سخت عموماً نسبت طریقہ بود و باش کے اور خصوصاً نسبت
کھانا کھانے کے خاص رکانات میں مقصود ہوتے تو وہ اعتدال قانون اپنا منشا یا الفاظ مناسب ظاہر
کرتے الفاظ کا کمی و انشائی جیسے کہ دفعہ ۴۴ مجموعہ مضامین فوجداری میں واقع ہوئے ہیں استعمال کے لحاظ
علامہ بریں و اعتدال قانون کوئی خاص سزا یا بت خلاف درزی اور قواعد کے جہاں سطح پر بنائے
جاوے مقرر کرتے جیسا کہ دیگر دفعات ایکٹ مذکور میں کیا گیا ہے دفعہ ۷ میں وہ دفعات ایکٹ کی بیاب
کی گئی ہیں جہاں اثر تعزیری ہونا مقصود ہے اور ان میں یہ دفعہ نہیں ہے سزا کا مقرر کرنا اور نیز اہل
معنی ان الفاظ کے کہ تدابیر عمل میں لاوے تھانید اس امر کے ہیں کہ دفعہ مذکور کے یہ معنی سمجھے جاوے کہ
نیو سیلٹی کے افعال سے مراد ہے اور نہ دیکھنے کے حقوق میں کسی غیر معمولی قید کے لگانے سے مگر دفعہ مذکور
کی تفسیر دو طرح پر ہو سکتی ہے اولاً یہ الفاظ کہ تدابیر عمل میں لاوے ایسے افعال پر محدود ہو سکتے ہیں جو خود نیو سیلٹی
کو کر لے جائیں جیسے کہ مجر او پر بیان کر چکے ہیں اس تفسیر میں خراج و خزاہ کوئی خلاف درزی حقوق رعایا
کی جو از رو سے قانون رد واجبی نہیں داخل نہیں ہوتی لیکن ثانیاً یہ الفاظ کہ تدابیر عمل میں لاوے اس قدر
مبہم اور عام ہیں کہ ان کی ایسی توسیع ہو سکتی ہے کہ جس سے او نہیں حکم افعال کے کرنے کا اور نتائج اپنے
افعال کے کرنے سے داخل ہو کہ جو از رو حقوق رعایا میں جو از رو سے قانون رد واجبی کے ہیں داخل ہوتے
یہ تفسیر دوم وہ تفسیر ہے کہ جو حکم باب الحیث کے جائز ہونے کے لئے اس مقدمہ سے متعلق ہونی چاہئے
مگر ایسی تفسیر الفاظ عام کی خلاف اور قواعد کے ہے جس کے مطابق کل قوانین کی تفسیر کی جاتی ہے اس مقدمہ
سے جو قاعدہ متعلق ہے وہ صاف طور پر قبیل ظاہر کیا گیا ہے ”قاعدہ عام جو متعلق ایکٹا ہے پارلیمنٹ
کے یہ ہے کہ کل معاملات مشتبہ میں اور جس حالت میں کہ الفاظ عام استعمال کئے گئے ہوں تفسیر وہی ایسی
ہونی چاہئے جو مطابق قواعد قانون رد واجبی کے ہو کہ جو اس قسم کی صورتوں کے لئے ہوں
کیونکہ قوانین کی نسبت یہ قیاس نہیں کیا جاتا ہے کہ ان کی رو سے قانون رد واجبی میں کوئی تبدیلی نہ لگائے
جو ایکٹ میں صاف طور پر قرار دی گئی ہو یا اس سے اور طرح کی جاتی ہے پس کل معاملات عام میں قانوناً یہ

۱۸۸۹ء
کد مختصر قریب
نام
ہری ہال

قیاس کیا جاتا ہے کہ ایک کامنٹا کسی تبدیلی کے کرنے کا نہ تھا کیونکہ اگر پارلیمنٹ کا اس ارادہ ہوتا تو وہ اسکو ایک میں ظاہر کرتی مگر اصلہ اس میں صاحب کا باب متعلق قوانین (جو کہ تیسرے دو م خلافت اس قاعدہ تفسیر کے خلاف اصل معنی الفاظ کے ہے لہذا ہم اسکو قبول نہیں کر سکتے عدالت کو کسی ایکٹ کی ایسی تاویل نہیں کرنی چاہئے کہ جس سے حقوق خاص میں ایسی دست اندازی ہو جو عبادت کے اصلی معنی کی رو سے جائز نہ ہو اگرچہ اس خاص میں برادری کی ضیافت کرنے کی ممانعت قصور ہو تو یہ امر ضروری ہے کہ وہ اضمان قانون کا ایسا منشا یا تو بنو یا لفظ صریح کے ظاہر کیا جاوے یا خواہ مخواہ ہوں ہماری رے میں یہ منشا اور ان الفاظ سے جو ہمارے رد ہو جو دین میں عمل کتا پس ہائی انست میں بیسپلائی نے اس حکم کے جاری کرنے میں اپنے اختیار سے حجاز کیا ہے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا نسخ ہونے چاہئیں اور جہانہ واپس ہونا چاہئے۔

جائز دین صاحب مجلس۔ ہم کو اتفاق ہے میری یہ رائے ہے کہ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ ضلع کا استعوا ب کرنا ناسبت مناسب تھا اور دونوں نے جو پوری بحث واقعات اور قانون کی کی ہے اس سے اور نیز تقریریں مشرانک شاہ سے حکم عاملہ کے سمجھنے میں مدد ملی ہے تجویز ثبوت جرم حسب فقہ ۱۸۸۹ء مجموعہ قریات ہند سے بحث یہ ہے کیا الفاظ وسیع دفعہ ۲۷۔ ایکٹ میں بیسپلائی کے لفظ کی رو سے بیسپلائی کو ایک اور ٹی ہجاری کی بیسپلائی پر رد کو صورت حال میں مفید تھا یہ اختیار ہے کہ بدیہہ اشتہار کے حدود بیسپلائی کے اندر برادری کی ضیافت کرنے کی ممانعت کرے واسطے اغراض استعوا ب ہلکے میں یہ فرض کرتا ہوں کہ ایسی برادری کی ضیافتوں کا نتیجہ ہوتا ہے کہ لوگ زیادہ مرتے ہیں مجسٹریٹ ضلع کا دفعہ ۲۷ کی اس عبادت وسیع پر خیال کرنا صحیح ہے کہ ایسی تبدیلی عمل میں لاوے جو واسطے لکھنا یا علاج یا تقلیل یا تخفیف اس ہجاری کے ضروری بھی جاوے ہم یہی بطور احتیاط مفید دیکھا کہ اس امر پر خیال کرنے میں کہ منظوری نواب گورنر بسا دراجلاس کونسل یا اون کے قائم مقام کی قبل اسکے کہ تیسرے ضروری کیا وے ضروری ہے مجسٹریٹ ضلع نے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ اضمان قانون کا منشا بدیہہ ان احکام اور احتیاط کے بیسپلائی کے اختیار میں یہ بات دیکھنے کا تھا کہ وہ تجویز اس بات کی کوئے کر یا ضرورت اشتہار جاری کرنے کی ہے یا نہیں یعنی یہ کہ آیا اشتہار از روئے اس مسئلہ کے کہ اس ضلوع سب سے بڑا قانون ہے قائم ہو سکتا ہے یا نہیں اس رائے پر جو نسبت بیسپلائی کے اختیار کو کاربھی کے ہے بلکہ بھر کامل کرنا ضروری ہے مگر جاری دانست میں تمام ایکٹ مذکور سے اور بے شک دفعہ ۲۷ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے وضع کرنے کے وقت وہ اضمان قانون کے معنی میں مسئلہ ہم تھا ایکٹ مذکور میں بہت سے افعال خاص بوجہ اسکے کہ وہ تندرستی ضلوع کے لئے نظر نا کہ میں جرم قرار دئے گئے ہیں

۱۸۸۹ء

ملا سطرہ میرٹھ

نام

ہری مال

میونسپلٹی کو اسکی رو سے یہ اختیار دیا گیا ہے کہ لوگوں کو بد نظمیہ اطلاع تحریری کے امور تکلیف دہ کسب کرنے کی مثلًا بموجب دفعات ۵۸، ۵۹، ۶۰ کے ہدایت کو اس اور بعض امور میں تفصیل نہ ہونے پر خود امور تکلیف دہ کو رفع کرے اور باقی صورتوں میں وہ شخص جو تفصیل نہ کرے مستوجب سزا کا بر طبق تجویز ثبوت جرم کے ہے دفعہ ۸۶ کی رو سے میونسپلٹی کو بابت امور تکلیف دہ عام کے مستغاثہ فوجداری کا اختیار دیا گیا ہے پس یہ صحیح طور پر خیال کیا جاسکتا ہے کہ اگر وہ ضمان قانون کا پینڈا ہوتا کہ بد نظمیہ شتاہ عام کے ایسے افعال کی ممانعت کا اختیار دیا جاسے جو امور تکلیف دہ عام یا اور طرح جرائم خلاف لکٹ میونسپلٹی یا دیگر قوانین کے نہیں ہیں تو وہ زیادہ تر معاف عمارت پر نسبت اس عبارت کے جو دفعہ ۲۲ کی ہے تحریر کرتے اس رے کی تائید اس عبارت سے ہوتی ہے جو احتیاط کے ساتھ نسبت اول احکام اقتناعی کے استعمال کی گئی ہے جو مجسٹریٹ حسب دفعہ ۱۹ آئین ۱۸۸۳ء دفعات ۳۳، ۳۴ اور ۳۵ و ضابطہ فوجداری جاری کر سکتا ہے علاوہ بریں ان الفاظ دفعہ ۲۲ میں گنجائش اور طرح تخلیق ہونے اس مسئلہ کی ہے کہ اس خلا میں سب سے بڑا قانون ہے انفاذ کو اور میں اشیاء طرف کام میں لانے معمولی اختیار است جائز میزان میونسپلٹی کے دربارہ اول عدلیہ کی ہے جو وہ بحالت سپیلٹیک ڈوٹنی جاری کے خواہ مخواہ عمل میں لا دینا ممکن ہے کہ جو نہ ہونے روپیہ کے یا جو ضرورت سے ضروری ایک حاکم کے جو بفاصلہ دور ہے یا جو نہ تاثیر ایک قاعدہ متعلقہ ٹیکہ جات کے یا جو نہ وقف کے جو بجٹ کے تیار ہونے سے یا جو نہ معمولی تفصیل ضابطہ کے تدبیر کو نہ ممکن ہے کہ واضع حال قانون کا پینڈا ہو کہ اس قسم کی وقتیں اور وقت بحالت ضرورت طرح کر دیا وین اور منظور جواب گورنر سار براجاس کونسل یا دیگر کے قائم مقام کی بطور ایک اعتبار کے بھی گئی جو جسکی رے سے ضابطہ و مراتب ابتدائی کام ہو وینا نیز معمولی اوقات و حالات میں ضروری اور مناسب ہوئے جائز ہوا سطرہ میونسپلٹی خود اپنی جائداد کی صفائی میں مصروف ہو سکتی ہے میری ملاقات عام و نہروں و نہروں و غیرہ سے ہے جنکا ذکر دفعہ ۱۸۸۹ء اور تدبیر میونسپلٹی جائز طور پر عمل میں لاسکتی ہے میری رائے میں دفعہ ۲۲ میں داخل ہونی چاہئیں جنکی تفصیل انگلستان کے ایکٹس نے ملحقہ تہذیبی عام میں صاف طور پر کی گئی ہے یا جو اس ملک میں کوئل کو ٹرسٹ بورڈ میں لگے ہیں جبکہ خطرناک ڈوٹنی و اندرونی و بائی یا متعدی جاری کسی حصہ انگلستان میں آوے یعنی نسبت جلد کروا دینے مردوں کے اور ہر ایک مکان کا کھانہ کر کے کھا کر کھانسی مدد و سامان جیسا کہ شیکہ اور صفائی اور تدبیر ہوا اور خارج جاری کے اور واسطہ اندر دوسیلے جاری کے کوئل کو ٹرسٹ بورڈ واسطہ ان اغراض کے قوانین وضع کر سکتی ہے اور جبہ اسکے حاکم مقامی کا یہ کام ہے کہ بذریعہ مقرر کردہ انٹرون اور دیگر عمدہ داروں کے اور بذریعہ دیگر ضروری و مناسب کے کوئل میں کرے میری رائے میں دفعہ ۲۲ ایکٹ مذکور جسکی توجہ

ملکہ مسکینہ خیرینہ
بنام
ہری لال

کرنی ہے اسی قسم کے غرض کے لئے بنائی گئی ہے اور اسی ہی تعمیر اور کی ہوئی چاہئے دفعہ مذکور کی رو سے
سیو پیسٹی کو نہ صرف یہ اختیار دیا گیا ہے بلکہ برائیت کی گئی ہے کہ منظور ہو اسی تمام جو ضروری سمجھی جاوے
عمل میں لاوے اسکے بعد کے ایک ایک میں ایک ہی نمبر غرضتہ کی رو سے دفعہ ۲۴ کی اسطر چتر ۲۴
ہوئی ہے کہ ان میں سے بعض تمام جو مطالب میں اختیاری تھیں اب سیو پیسٹی پر لائی ہو گئی ہیں احتیاط حاصل
کرنے منظور کی گورنٹ کی ممکن ہے کہ بعض جو ایسے افعال کے جوئی گئی ہو جو اسے رفع کرنے خطرناک امور
تخلیف دہ کے لئے جاوے مثلاً سمار کر دنیا ایسے مکانات کا زمین اوٹلی جاویں کیل میں یہ اعمالات غلط کام
سیری مراد ایسی صورتوں سے جو شاہ اوں بعض صورتوں کے زمین جسے عدالتوں نے مسئلہ کار آمد مذکور
متعلق کیل ہے مثلاً ایک مکان کا اگر دنیا اس غرض سے کلاگ پسینے نہ پاوے یا راضی خاص رعایا پر
دہوس قائم کرنا واسطے مقابلہ دشمن کے کہ جس صورت میں جاے ایک مکان کے بہت سے مکانات سمار
کرنے پڑے تھے اور دست اندازی بہت زیادہ عمل میں آئی تھی یہ بخوبی ہو سکتا ہے کہ وہ اعلان قانون نے
یہ خیال کیا ہو کہ اجازت گورنر بلا س کونسل ضروری قرار دینے کی زیادہ تر حفاظت حاصل ہوگی لیکن بادشاہ
کے استشار سے ہی قانون تبدیل نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی جرم جو پہلے جرم نہ تھا قائم ہو سکتا ہے دیکھو
خلاصہ لیکن صاحب باب متعلقہ حقوق شاہی حصہ ۵ و مقدمہ متعلقہ استشارات کتاب کوک صاحب جلد
صفحہ ۲۹ و اسے متعلقہ اس کے بجانب کا کہن صاحب چپٹ سٹس جو مقدمہ سرکار بنام فیلس برانڈ
ادنون نے اپنے بیان میں رد و رد جوئی کے غبار کی اور جو صفحہ ۳۹ مندرج ہے وہی صاحب کی
کاٹ سٹینڈیشنل ہسٹری باب صفحہ ۱۵۱ منسلے دفعہ ۲۴ کا پورا لایا جلا ہوگی ایسی تعمیر کرنے کے ہو سکتے
کہ جسکی رو سے عوام کے ایسے افعال کرنے میں جو جو دنا جائز نہیں ہیں اور نہ از روے قانون ایسے
قاعدہ کے جو وقت قانون کی رکستا ہو منع میں یکا یک فراحت عام کرنی جائز ہو جاوے یہ ایک
قاعدہ قانونی بخوبی قرار پایا ہے کہ ہر تبدل جو اس بارہ میں ہو نہ یہ عبارت صاف و صریح کے قائم ہوئی
لانہ ہے۔ ڈون بنام ڈامینڈل اور جیسا کہ بروم صاحب کے لیگل گیس میں غبار کیا گیا ہے کوئی بازو
بلا صریح اجازت قانونی کے نہیں عائد کیا جاسکتا کاسلنگ بنام دیلی (۲) کہیو کہ مسئلہ متعلقہ اسر خلیفہ
سند کافی نہیں ہے مقدمہ حال ایسا ہے کہ جیمین عام دست اندازی شہر احمد آباد میں نہ رعایا کی
تسلی میں بلکہ رعایا کے پیٹ میں جیسا کہ مجسٹریٹ ضلع نے غبار کیا ہے یعنی منیا قنون میں ہوئی ہے
میری دانت میں یہ امر مطالب اصول قانونی کے نہیں ہے کہ کوئی ایسی اجازت جس حالت میں غبار نہ
کی گئی ہو مننا بھی جاوے وہ اشتہار جو ہمارے رد و ردیش ہے ایک ایسا حکم ہے جسکے معنوں سے یہ پایا

۱۸۸۹ء
ملک مغلیہ برصغیر
بنام
ہری لال

جاتا ہے کہ وہ تاثر قانون کی کتاب ہے لیکن یہ میسپلٹی پر کوئی فرض قانونی اس کے مشہور کوئی کسے ضرر حال
کرنے کا نہ تھا اور جیسا کہ سٹرک شاہ نے غما کر لیا ہے کوئی حکم دفعہ مذکورین ایسا نہیں ہے جسکی رو سے ہر
کسی حکم عدولی میسپلٹی کے جو تدابیر عمل میں لاتی تھیں وہ ان مقرر کیا گیا ہو یہ مخطوات اصول ہے کہ رعایا پر
پابندی ایسے قواعد کی ہو کہ جنکے مشہور کرنے کی ضرورت نہیں ہے مطلق اس معاملہ کے جو ہار سے مدبر و پیش
ہے نہ کوئی قاعدہ اور نہ باقی لایا گیا اسے میری دانست میں مقدمہ حال اصول مقدمہ ناگزیر ذری بنام
میسپلٹی وہ ہند ہو گا (۱) داخل نہیں ہوتا ہے جس میں میسپلٹی کو اندر سے دفعہ ۳۳ ایکٹ مذکور کے اختیارات خاص
حاصل تھے اور بحث یہ بھی کرنا بہت کو بہت سے غلط استعمال اختیار کرنے کی کسوٹ اندازی کرنی چاہئے نہیں
اس بارہ میں دیکھو مقدمہ ٹیکوٹ آف بیڈ فرڈ بنام ڈاسن (۲) کارڈ بنام کشرن صفائی شہر لندن (۳) دیکھو
بنام میر لینیکا مونیٹلی آف لندن (۴) آٹنی جنرل بنام کرٹ وشن ریلوے کمپنی (۵) اور نہ بحث ہمارے
مدبر و پیش ہے جیسے کہ مقدمہ میسپ بنام برن لی یونین (۶) میں ہی جس میں عدالت کو یہ تجویز کرنا تھا کہ آیا یہ
معقول تھا یا نہیں بحث مذکور جو کچھ نوادہ ٹریٹل اس بحث کے معلوم ہوتی ہے جو مقدمہ سٹراٹرنام (۷) اور
میں ہی جس میں حد اختیار ملکہ مغلیہ اجلاس کو نسل ہو جب ایک قانون کے تجویز کی گئی تھی یا مثل اصول
مندرجہ تجویز مقدمہ دل ڈربی بنام بری امیونٹ کشرن (۸) کے کہ آیا ایکٹ کی رو سے وہ اختیار
خاص دیا گیا تھا یا نہیں یہ الفاظ کہ ایسی تدابیر عمل میں لاوے نہایت مبہم ہیں مگر ان الفاظ مبہم میں جھک
اختیار قانون بنانے کا داخل ہونا معلوم نہیں ہونا کہ جسکی بابت بذریعہ قواعد حسب دفعہ ۱۴ کے جو وقت قانون
کی رکنے میں قاعدہ قرار پانے کا تا دفعہ ۲۷ کا یہ قصود ہے کہ کام میسپلٹی کا صاف طور پر ظاہر کر دیا جائے
تاکہ کوئی ایسا مقدمہ نہ ہو جسکو ایک ناواقف یا بھول یا کفایتی میسپلٹی درحالیہ الفاظ مستعملہ اضحال قانون
سے کوئی امر اختیار کرے اسکا کرنا جاسے پیش کر کے دیکھو کتاب اس صاحب متعلقہ قانون طبع دوم صفحہ
۶۰ و سرکار بنام کشرن ملاک ڈاکٹر زرد (۹) میسپلٹی کو نہیں چاہئے کہ خود اپنے کام سے بذریعہ جاری
کرنے اشتہارات مشغول غفلت نسبت دیگر لوگوں کے جسکے یہ طریقہ واقعی کو خرچ کا ہے مگر ظاہر ہے کہ یہ طریقہ
اور طریقہ بیاریوں کی حالت میں بجائے اسکے نہیں ہو سکتا کہ ہسپتال یا دیگر اداروں ڈاکٹری و صفائی

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ میسپلٹی جلد ۲ صفحہ ۲۹ (۲) لارپورٹ ایکٹو جلد ۲ صفحہ ۳۵۸

(۳) لارپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۴۲ - (۴) لارپورٹ ہوس آف لارڈس جلد ۲ صفحہ ۲۴

(۵) لارپورٹ چانسری ڈویژن جلد ۲ صفحہ ۴۲ - (۶) لارپورٹ چلی ڈویژن صاحبان جلد ۲ صفحہ ۶۱۵

(۷) لارپورٹ کونریس پنج جلد ۲ صفحہ ۶ (۸) لارپورٹ ایکسپیکر جلد ۲ صفحہ ۲۴

(۹) لارپورٹ چلی صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۵۱

مقدمہ
ملکہ سیدہ
نام
بریں

یہ قعدہ کافی مقرر کئے جاویں۔ ایک یا قاعدہ مقرر ہے جسکی رو سے میونسپلٹی کو چند امور کے عمل میں لانے کا اختیار دیا گیا ہے اور جو پریسٹ کی گئی ہے کہ جسکی بابت قانون سابق میں جو دفعہ ۱۸ میں بیان ہے یہ مفید کیا گیا ہے ایک قاعدہ کا حکم ہے جسکی رو سے یہ اجازت ہے کہ نواب گورنر بہادر باجلاس کو نسل کو پیش کر اس بات کے کہ میونسپلٹی نے کوئی کام یا کار منصبی جو فوجداری میں داخل ہے یا نہیں کیا ہے کہ یہ نواب گورنر بہادر باجلاس کو نسل واسطے تندرستی یا امن خلافت کے نہایت ضروری ہے حکم نام میونسپلٹی واسطے کرنے اور اس کام کے انجام دینے اور اس کار منصبی کے جاری کرین بجاالت حکم عدولی نواب گورنر بہادر باجلاس کو نسل محشریت ضلع کو اسکے کرنے کی پریسٹ کر سکتے ہیں میری دانست میں یہ دفعہ قانون کے بنائے گئے جو الفاظ تدریج عمل میں لاوے استعمال کئے ہیں وہ غالباً معنی شروع کرنے کسی اور قسم کے کام کے ہیں جو بذریعہ الفاظ کا کرنے اور انجام دینے کے ظاہر کیا گیا ہے اور اہل منشا و مضعان قانون کا یہ بعض بذریعہ قناعات مندرجہ ایک اشتہار کے نہیں ہوتا ہے دفعہ ۲ میں علاج بتلایا گیا ہے جہاں تک کہ اس میں میونسپلٹی کا یہ کام قرار دیا گیا ہے کہ بعد ازاں نے منظوری نواب گورنر بہادر باجلاس کو نسل کے خود بجاالت اور فی ہمانی کے وہی کام یا کار منصبی شروع کرے جسکے کرنے کا حکم میونسپلٹی کو بخیر و بہین وجہ امن خلافت سے نواب گورنر بہادر باجلاس کو نسل دیکھتے ہیں اور بجاالت حکم عدولی کے حکم دیکھتے ہیں کہ جو پیشہ ضلع میونسپلٹی کے نفع سے اسکو کرے و مضعان قانون نے ایک دفعہ ۱۸ میں دفعہ سوم کو تحریر کیا ہے جیسا کہ اوپر ظاہر کیا گیا ہے اور اسکا دفعہ صحت کا لازمی قرار دیا ہے اور بالکل ان علاقوں کا حکم ضلع کو اختیار ہے جو بذریعہ ضلع میونسپلٹی کے دفعہ میں ایک ایسے قانون کی نسبت عمل کر نہیں ہی کہ جسکی رو سے خود عدالت کے ہون ہکو لازم ہے کہ تبصرہ اسکی تحت مثل قانون تعزیری کے کریں اور ذیادہ امانہ طور پر یہی کر چاہے کار عطا کرنے والے قانون کی گنجائی ہے جس حالت میں کہ نتائج تعزیری ہو جائے ہون کتاب نو اور اس صاحب متعلقہ قوانین دفعہ ۱۴ و مقدمہ ہر ڈبنام جانشین (۱) اور مقدمہ کچھ ذیل حکم کی رو سے اتفاق کر کے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ گویہ قانون چارہ کا تھا کہ نواب گورنر بہادر باجلاس کو نسل اسکی تعزیری سے اور مزید برآں وہی قاعدہ اس میں جو بنا چاہئے جو قوانین انگلندی میں ایسے فقرات کی تعبیر کے لئے ہے کہ جسکی رو سے نواب گورنر بہادر باجلاس کو نسل کی عبارت و معنی و اوصاف ہو تو تبصرہ ہمیشہ بحسن رعایا ہونی چاہئے اور جہاں تک صاف یہ ہے کہ وہ مضعان قانون ہمیشہ اپنے معنی جہاں کے لئے اور اس بات کو جب ناصاف طور پر ظاہر کی گئی جو زیادہ تر نصاب پر ظاہر کیے گئے ہیں اس میں تخریج ثبوت جرم اور حکم مشعر بجاالتی تخریج نہ کر منسوخ ہونا چاہئے۔

صیغه ایپیل فوجداری

سراجدار اسکات صاحب ٹیس وچاڑوین صاحب ٹیس

ملک محمد مظفر حسین

اختیارِ سماعت۔ کہلا ہوا سمندر جہرائم جنکا ایک کتاب کھلے ہوئے سمندر میں ہوا۔ قانون متعلق
ایسے جرم کے جسکا ارتکاب کو اسے اندر ترین میل کے ہوا۔ ایکٹ حمدنا مہم شہداء استیثیوٹ
۳۱ و ۳۲ جلوس و گٹوریا باب ۱۴۴۔ دفعہ ۱۱۔ استیثیوٹ ۳۱ و ۳۲ جلوس و گٹوریا باب ۲۶۔ ضابطہ
جہ قائمہ کہ تقررہ کاربنام الشش ۱۱ میں نسبت اس امر کے قرار دیا گیا کہ قانون انگلستان اور نہ قانون
ایسے جرائم سے متعلق ہو سکتا ہے جنکا ارتکاب کھلے ہوئے سمندر پر ہوا اور نہ استیثیوٹ ۳۱ و ۳۲ جلوس و گٹوریا
باب ۲۶، چیمپین یہ حکم ہے کہ جرائم مذکور کی تجویز اور انکی بات مندرجہ موجب قانون شخص المقام کے کی جاگی تبدیل ہو گیا ہے۔
مازمہ پر پاکستان ایک ایسی زبان کا نام افروم بد ریاضی سے بیچنے اپنے مال جہاز اور بگا لیجانے جہاز کا، شناسے
سفینوں جو آپھی سے بیٹی ملک تنالگیا گیا علوم ضلع رنگارنگی میں گزارا گیا اور واسطے تجویز کے کشن حج مقام
نڈھاگری کے سپرد کیا گیاجنون نے اسکی نسبت حسب وفات ،،،،، مجموعہ تفریز اسمہند ایکٹ ۳۵
۱۹۷۸ء تجویز ثبوت جرم کی اور اسکی نسبت حکم سنوارے فیہ تحت پانچ سال کا صادر کیا۔

۱۔ اسل میں لازم نہ پخت کی کسشن صحیح مقام رنگاری کو کوئی اختیار تجویز مقدمہ کا مخالف نہا اول اسوجہ سے کہ جسم اول کا اردہ طلحا وقوع عین آیا سمند واقع علاقہ کا میں ان کتاب ہوا اور دوم اسوجہ سے کہ جسم مذکور کی اگر اوسکا ان کتاب کیلئے ہوئے سمند میں ہر تجویز معرفت بموجب قانون انکشتان کے اور نہ بموجب مجموعہ قوانین ہر پند کے ہو سکتی تھی۔

تجویر نبوی - (۱) کہ عدالت واقع دنیا گری کو اختیار سماعت حاصل تھا اگر جرم کا ارتکاب اندر
 زمین میل کے واسطے ہوتا تو اندوہ سے ایک عذاب نہ ہوتا۔ بایں رنگت تان پر نکال تعلق و جو اس کے حسب
 تجویر کہ نہ نایسے مقدمات کا پیش اندیا میں دیا گیا ہے

(۲۱) اگرچہ کم از کم کتاب حدیث میل سے باہر اور کچلے ہوئے سمندر میں ہوتا تو عدالت کو اختیار حاصل تھا اور مجبور و غیر مجبور ہندو حکام اسٹیٹسٹ ۱۸۳۵ء جلوس و کٹوریا باب ۱۲۴ دفعہ ۱۱۱ اور اسٹیٹسٹسٹ ۱۸۳۹ء جلوس و کٹوریا باب ۲۴ متعلق تھا۔

۶۱۸۹۹
کا کونسلر جنرل
نام
شیخ عبد الرحمن

یہ پریل بنا رضی تجویز ثبوت جرم و حکم سنز کے ہے جو ہی سی و ہٹ درتہ صاحب شش جج مقام
تساگری نے بقدرہ مکہ سطر تفریر سند بنام شیخ عبد الرحمن تحریر کیا۔
لزم جو ساکن بانکوٹ واقع قلم و برطانیہ تاناکستان ایک ہندوستانی کشتی ہو سوسہ گنونا تہہ کا تہا
جسپر وہ شش مک مال لوسکتا تھا۔ جنہری ششہ ام کو اوس نے مقام آپسی ساحل طابا پر مال لیا
جسین ۲۲۵ گتے نایل کی گری اور کپڑی دوسلے والگی مقام بیٹی کے شہی۔
اشناس اپنے سفرین جو مقام آپسی سے بیٹی تک تہا اوسنے بدبانتی سے بہت بڑا حصول
محمد اہواز کا مقام سکری فصل کو فروخت کیا اور اپنے جہاز کو ساحل گواسے ٹرن سہل تک بنگا لیکیا۔
لزم ضلع تاناکری میں گرفتار کیا گیا اور دوسلے تجویز کے عدالت شش مقام تاناکری میں جرم خیانت
محمدا بیجا شیت برزہ مال اور نقصان رسائی حسب خفات ۲۰۰، ۲۰۰، ۲۰۰ مجموعہ تجویزات ہند
سپر دیا گیا۔

شش جج مقام تاناکری نے اسپران سے اخلاکات راسے کر کے لزم کو مجرم
برود جرم کا قرار دیا اور اسکی نسبت حکم سنز اسے قید سخت دو سال کا بموجب دفعہ ۲۰۰ اور
میدعا و مزید تین سال کا بموجب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ تجویزات ہند کے صادر کیا۔
بنا رضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سنز کے لزم نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔
انوریٹی و سیت ایک شاہ جہانگیر شاہ، جناب لزم شش جج کو کوئی اختیار تجویز مقدمہ
کا حاصل نہ تھا لزم حریت برطانیہ اہل ہند نہیں ہے شہادت سے بیجا تہہ کہ اول جرم سنز
بدبانتی سے علیٰ کمال محمد اہواز کا اگر مطلقا اسکا ارتکاب ہوا ہو ساحل گواسے اندرین سہل
کے ہوا تھا اور باری جج سے کہ دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ نو جداری دایکٹ ۱۰۰۰ ششہ امر تعلیق
نہیں ہے اگر جرم مذکور کا ارتکاب کیلے جو نے سمندر پر ہی تھا تو قانون انگلستان اور نہ قانون
ہند متعلق ہوتا دیکھو مقدمہ سکا بنام الشش (۱)،
شا شمارام نارین وکیل سرکار سناہب سرکار۔

بزمین جناب شفیٹ خود لزم کو تسلیم ہے کہ وہ بانکوٹ کا رہنے والا ہے جو ایک گانوں واقع
قلم و برطانیہ ہے اور شہادت سے یہ بخوبی ظاہر ہے کہ برود جرم کا ارتکاب کیلے جو نے سمندر پر تین
سہل کی حد سے باہر کیا اگر ہی حد سے تو جرم مذکور کی تجویز اور دیکھی بابت سنز بموجب

۹۹
کتابخانه قفسه
نام
شیخ عبدالرحمن

قانون مختص المقام کے ہو سکتی ہے قانون فوجداری ہند مولفہ اشاد مانگ صاحب صفحات ۱۶،
 فقایت (۱) (طبع چہارم) نظیر سرکار بنام المثنیٰ (۱۱) اب بذریعہ ٹیشیوٹ ۳۹ و ۳۷ جلد ۱ و ۲
 ۲۷ ترمیم ہو گئی ہے کونسل موصوف نے حوالہ قدمات باجوہ دلدی بنام ملکہ مظہر (۲) و ملکہ مظہر قہر منند
 بنام بارش (۳) کا دیا بغرض اس امر کے کہ جو انم مذکور کا اثر کتاب اندر علاقہ سمندر گوا کے ہوا تھا
 عدالت کسٹن کو اختیار سماعت بموجب دفعہ ۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے حاصل تھا یہ قدمات
 ملکہ مظہر قہر منند بنام دیا ہیما (۴) و ملکہ مظہر قہر منند بنام سر کیس سنگ (۵) و سرکار بنام کشیا راما
 (۶) ملاحظہ طلب ان مقدمات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مجموعہ اعتراضات ہند متعلق ہے۔

اسکاٹ صاحب ٹپس۔ خوش قسمتی سے یہ مقدمہ ولسطے تجاوت بمبئی کے ایک
منہایت غیر معمولی قسم کا ہے ملزم کپتان ایک ہندوستانی جہاز کا ہے جس پر ۴۴ ٹن مال لود سکتا ہے
اور جب کا نام گھوناسٹہ ملزم پر الزام بددیانتی سے فروت کرنے انے مال محمود جہاز اور برنگیا لگانے
اپنے جہاز کا اثناے سفین جو مقام کہی سے بمبئی تک تہا و سمبر گذشتہ بین نکایا گیا عدالت
ماخت کے اسیران سے اختلاف رائے کر کے اوسکو ہر دو جہاز کم کا مجسم قرار دیا ملزم اب
باقی کوٹ میں بربناسے دو وجہ کے پیل کرتا ہے اول اوسکا یہ بیان ہے کہ عدالت مقام بنگاڑی
کو اختیار بخیر مقدمہ کا اصل نہ تہا و دوم وہ یہ کہتا ہے کہ وہ بربناسے واقعات مجسم نہیں ہے۔

نسبت امر اختیار کے یہ بحث کی گئی تھی کہ لازم رعیت برطانیہ مل ہند میں ہے اور جرم اولی اگر وہ مطلقاً وقوع میں آیا تو اندر علاقہ محمد گوا کے وقوع میں آیا اور جرم مذکور کی تجویز اگر انکا انجکا کیلئے ہوئے محمد میں ہو صرف بموجب قانون انگلستان کے ہو سکتی تھی لیکن خود ملزم کے بیان سے یہ امر بخوبی عیاں ہے کہ وہ رعیت برطانیہ مل ہند ہے اسکا یہ بیان ہے کہ وہ بائنگوٹ سے شہادت سے بہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ ہر وجہ جرم کا ارتکاب اگر مطلقاً انکا ارتکاب ہوا تھا کیلئے ہوئے محمد میں کناہ سے تین میل کی حد ملزم ذکر کیا ہے جو اتنا اگر جرم اولی کا ارتکاب اندر حد تین میل کے بھی ہوتا تو از روئے ایکٹ محمد نامہ ہشتاد و ہجڑم نامہ ان انگلستان اور ہرنگال متعلق فلمر گوا کے منصب تجویز کرنے سے مقدمات کا برٹش اڈیا میں حاصل ہوتا اور پھر

(۱) رپورٹ بانی کورٹ بمبئی مقدمات فوجداری طبعہ صفحہ ۸۹-۱۲۰ (۲) انڈین لادوٹ سلسلہ درس جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۔

(۳) انجمن تدریس و تربیت استادان (۴) در کنگره جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۸

(۵) در آباد جلد ۲ صفحہ ۲۱۷ (۶) ریڈیٹ آئی کیو کتب خانہ پیشی مقدمات فوجداری جلد ۲ صفحہ ۶۳

۱۸۹۹ء
ملک محمد قمر حسین
بنام
شیخ عبدالرحمن

گواہین کوئی پولیٹیکل ایجنٹ سرکار برطانیہ کا نہیں ہے کوئی منظرہ ہی ابتدائی حسب دفعہ ۸۸ مجموعہ
منا بطور فوجداری ضروری نہ تھی۔

جہد کے یہ بحث ہے آیا عدالت باہر ہند کو اختیار سماعت حاصل ہے اور کیا مجموعہ قریبات
ہند ایسے جرائم سے متعلق ہے جن کا ارتکاب کیلئے ہونے سمندر میں ہوا ہو اسٹیٹیوٹ آف انڈیا
و کنٹریا باب ۱۲۴ دفعہ ۱۱ میں جو ہند سے متعلق ہے یہ حکم ہے کہ ان جرائم کی تجویز اور تحقیقات
جن کا ارتکاب کیلئے ہونے سمندر میں ہوا ہو اس طرح جو ہو گیا اور ان کا ارتکاب کیلئے ہونے سمندر
میں ہوا اور اسٹیٹیوٹ آف انڈیا باب ۲۴ میں یہ حکم ہے کہ سزا ہی جو جب قانون
مختص المقام کے ہو اس امر کی نسبت استحکام و صراحت شرعاً الٹنگ نے اپنے سالہ متعلقہ
قانون فوجداری ہند صفحات ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ طبع چھاپہ میں بحث کی ہے وہ یہ ظاہر کرتے ہیں
کہ وہ قاعدہ جو مقدمہ سرکار بنام اسٹین (۱) میں قرار پایا تھا کہ قانون انگلستان نہ قانون ہند
ایسے جرائم سے جن کا ارتکاب کیلئے ہونے سمندر میں ہوا اور جس کی تجویز ہندوستان میں ہونی
متعلق ہے ان کے اسٹیٹیوٹ آف انڈیا باب ۲۴ کنٹریا باب ۲۴ تبدیل ہو گیا اکل ناقابلیت
اب زمانہ صد و ہر دو ایکٹ محولہ سے رفع ہو گئی ہے لہذا عذر ابتدائی نسبت اختیار سماعت
کے ساقط ہوتا ہے۔

اب ہم اسپرل کی رہنمائی سے واقعات تجویز کرتے ہیں مال محولہ جہاز موسومہ رگھوناتھ میں ۱۸۹۵
بورسے خشک گری نایرل کے اور کچھ سے سے ملزم پر لازم بددیانتی سے بمقام گوا فرخت
کرنے ایک جہاز کشیر اس گری کا بذریعہ جزو بدست ابراہیم مالک جہاز موسومہ ریشوتی جزو بدست
احمد مالک جہاز سلامتی لگا یا گیا ہے خاص شہادت نسبت ان دونوں جہاز فرخت کے شہادت
اہل جہاز ان تین جہازوں کی ہے وہ جانتے تھے کہ وہ جرم میں شریک ہوتے ہیں اور ضرور
ہے کہ ان کی شہادت با حقیقہ قبول کی جائے اور ضرورت تصدیق کی ہے کیونکہ وہ شرکاء
جرم تھے جو حال کہ اب وہ بیان کرتے ہیں وہ نسبت جماعت جہاز رگھوناتھ اور ریشوتی کے
مطابق بیان اول کے جو اوہنوں نے کیا تھا نہیں ہے اوہنوں نے بیان ملزم کی اس
امیرین تائید کی کہ جہاز سمندر میں ڈوب گیا تھا لیکن روبرو مجسٹریٹ کے ہر سہ جماعت جہاز نے
یہ حال بیان کیا کہ گری جہاز ریشوتی و جہاز سلامتی ہر وقت شب مقابل گول کے بعد اسکے کہ جہاز

صفحہ ۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱

۹۸۹
ملکہ صفیہ قمریہ
شیخ عبد الرحمن

رگنونا تہ چند روز تک متصل گوا مع دو دیگر جہازوں کے شہر بارہا تھا متقل کی گئی ایسی صورت
میں جیسی کہ صورت حال ہے شہادت گوا چشم دید کی جو نوٹ بنو حال ہونا قریب نامکن کے ہے
اوسکی تصدیق حالات سے ہو سکتی ہے نسبت بتا ہی منظر کے شیر میں کوست گاؤں سپکا
کا یہ بیان ہے کہ وہ دوسرے روز شب کو نزدیک اس موقع کے سمند میں تھا اور سویم خراب تھا
صرف دن میں تیرہ گھنٹہ جیسی کہ معمولی طور پر سال میں اس وقت چلا کرتی ہے اسکا یہ بھی بیان
ہے کہ پکا جہر سوار ہو کر آدمی بچے ایسے سمند میں جو وسطے بتا ہی جہاز سے کافی توجہ نہیں سکتی
تھی اوسنے بورن کو جیسا کہ قرین قیاس ہے تیرتے ہوئے دیکھا کیونکہ مستغنی کا یہ قیاس ہے
کہ کل بور سے فروخت نہیں ہوئے لیکن ملزم نے یہ بیان کیا ہے کہ جہاز مع کل مال مجموعہ
ڈوب گیا اور اوہوں نے دو گھنٹہ تک انتظار کیا کہ شاید مال تیرا وے مگر کوئی مال نہیں تیرا وے
جب کنارے پر پہونچا تو اوسنے وسطے تلاش کرنے مال مجموعہ جہاز کے ادا نہیں چاہی اور کسی
شخص نے وسطے تلاش کرنے اپنی کسی چیز کے بمقام ہائی یا بانگوٹ و جہاز مست نہیں کی اوسنے
ہیٹا کا شیل کو حصہ یا اسے اسے دیکھ سب ڈیموں کو گھر جانے دے دیا علیہ کو دستا و زرات
کرا یہ بیٹا ایشیو تھی اور سلامتی پر اسٹال ہے ہر دو جہاز ان کے پاس کا غذات و وسطے بانگوٹ کے
سے گم باوجود اسکے ایکسٹنٹ پانا مال چھاپن میں اوتار دیا اور دوسرے نے قانون میں ایک برت
کا غذات میں ۲۰۰ کے ۲۰۰ پورے بنائے گئے میں اور دوسرے میں تعداد بورن کی ۶۰۰ تھی مگر
جہاز میں ۲۰۰ بورن سے گیم لایا وجہ شکاف کی یہ بیان کی گئی تھی کہ جہاز چٹان پر چڑھ گیا تھا
اور اوسکے ہلکا کرنے کے لئے مال سینک دیا گیا لیکن جب جہاز اول مرتبہ پہونچا اوہوں نے
یہ نہیں بیان کیا کہ مال جہاز کے ہلکا کرنے کے لئے پھینکا گیا تھا یا جہاز میں سے لگ گیا تھا یا
کوئی اور نقصان پہونچا تھا اور کوئی مال تیر کر کنارہ پر نہیں پہونچا جیسا کہ ہونا ممکن تھا احمد جو
حاضر ہو کر جہاز و اوقات کا حال بیان کر سکتا تھا روپوس ہو گیا ہے اور براہیم فوت ہو گیا
سے بہرہ ور گوا کے بیان کی تائید جو یہ کہتا ہے کہ اوسنے ساٹھ ہزار ناریل عربیہ تین یوم
میں کہوئے خشک کئے اور جہاز نیلا دے کسی اور گوا کے بیان سے نہیں ہوتی ہے اور خود
اوسکا یہ خاص بیان قابل اعتبار نہیں ہے اگرچہ صاحب حج کو نسبت شہادت جماعت جہاز
رگنونا تہ کے شک ہے مگر وہ نسبت طریقہ دیگر جماعت ہاے جہاز کے اچھی رائے ظاہر کرتے ہیں
اوسکی شہادت پر استدلال کر کے جسکی تصدیق حالات سے ہوتی تھی حاکم موصوف نے جرم کو بچا

۱۰۰۰
ملکہ مظفر حسینہ
نام

میں کئے گئے تھے کہ جب ملزم پولیس کی حراست میں نہا۔

مقبولہ

اول یہ کہ بیانات مذکورہ بالا سرکار از قسم اقبال میں کیونکہ اونسے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ قریباً
نے ارتکاب جرم کا کیا اور اگر یہ مقصود ملزم کا بھی نہ ہو کہ وہ بطور اقبال جرم کے مجھے جاوین
تاہم وہ ایک اقرار ایک ویسے امر کا ہیں کہ جس سے جرم قائم ہوتا ہے اور ایک شہادت
آہم جزو شہادت بمقابلہ ملزم کے میں کیونکہ اونسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ مال ایسا اندازی
سے اس کے پاس نہیں آیا تھا پس وہ صحیح طور پر اس قاعدہ استثنائے داخل ہیں
جو تعلق ایسے اقبالات کے ہے کہ ہر ایک شخص نے بحراست پولیس کئے ہوں۔

دوم یہ کہ بیانات مذکورہ میں سے کوئی بیان حسب تشریح اول دفعہ ۸۔ ایکٹ شہادت اشہد
بطور شہادت چال میں ملزم کے قابل مقبولہ نہیں ہے دفعہ ۸ کو جہاں تک کہ اس کی مد سے ایک بیان
لفظ چال میں داخل ہونے کی وجہ سے منظور کیا جاتا ہے دفعات ۲۶ و ۲۷ سے ملکر پڑھنا
لازم ہے اور اس کی مد سے ایک ایسا بیان جواز سے دفعات مذکور خارج کیا جاوے گا بطور شہادت
کے منظور نہیں کیا جاسکتا۔

سوم یہ کہ ملزم کا یہ بیان کہ میں نے مال کو کمیتوں میں گاڑ دیا ہے جب دفعہ ۲ ایکٹ شہادت
کے شہادت میں قابل مقبولہ ہے کیونکہ بیان مذکور کی وجہ سے پولیس کو تحریک ہوئی اور مال پابند ہوا۔
اندر سے دفعہ ۲۷ کے ایک بیان خلاف و ما سقد مفصل ہو کہ پولیس خود مال کو برآمد کر کے فراہ
اور اس قسم کا ہو کہ ٹھیک اس مقام کے دریافت کرنے میں جہاں مال چھپایا گیا ہے ملزم کی مد
کی ضرورت ہو دونوں حالت میں قابل منظور ہی ہے۔

استصواب ازرا جلاس کامل۔

واقعات اس مقدمہ کے مختصر حسب ذیل ہیں چوری ہونے کی وجہ سے چند اشخاص
جرم میں شریک ہونے کے مشتبہ سے گرفتار کئے گئے یا مہر و گان نے رہ ہو پولیس کے قمر
کا اقرار کیا اور یہ بیان کیا کہ انہوں نے مال مسروقہ ایک شخص نانائے کے حوالہ کر دیا اس پر نانائے
طلب کیا گیا اور پولیس نے اس کے سوالات کئے نانائے سے پوچھا گیا کہ مال کہاں ہے نانائے
نے جواب میں کہا مان میں نے اس کو کہہ دیا ہے میں اسے دیکھا وہ نکامین نے اس کو
کمیتوں میں گاڑا ہے پھر نانائے پولیس کو اس مقام پر لے گیا جہاں مال چھپایا تھا

۱۸۸۹ء
ملک منظرہ
خام نام

۱۔ یہ کہا کہ وہاں میں نے اسکو گاڑا ہے اور اپنے ہاتھ سے ایک ہانڈی کو دو کر نکالی کہ جبین مال رکھا ہوا تھا مال سفینٹ کو دیکھ لایا گیا اور اسنے اسکو شنات کیا۔

بریلے ان اوقات کے ناما پر جٹریٹ درجہ اول مقام شہد ہوئے حسب دفعہ ۱۱ مجموعہ تقریرات ہند ایکٹ ۵۸ء سے ۶۰ء جرم بدیانتی سے لینے مال سرودھ کا ثابت تجویز کیا اور حکم مندر سے قید سخت چھ ماہ کا اور عہ جرمانہ کا سادہ کیا۔

بریلے اپیل کیشن جج نے اس تجویز ثبوت جرم اور حکم مندر کو بحال رکھا۔ اس پر ملزم نے بائی کورٹ میں درخواست بصیغہ مکرانی پیش کی۔ مقدمہ اول ایک ڈویژن کورٹ (اسکاٹ صاحب جارجون صاحب بٹان) نے سماعت کیا اور اجلاس کامل سے نسبت اموزیل کے استعواب کیا۔

۱۱۔ آیا حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ شہادت ہند کوئی بیان منجملہ دن بیانات کے جو ملزم نے پولیس سے کئے بمقابلہ اسکے شہادتین قابل منظرہ ہی ہے اور وہ کون سا بیان ہے

(۲) آیا منجملہ بیانات مذکور کے کوئی بیان حسب تشریح اول دفعہ ۲۰ ایکٹ شہادت ہند قابل منظرہ ہی ہے اور وہ کون سا بیان ہے۔

اس استعواب کی نسبت روبرو ساریٹ صاحب چیف جسٹس و جلی صاحب و اسکاٹ صاحب و جارجون صاحب و پارکسن صاحب بٹان کے تحت ہوئی جی آر کو سکریٹری ملزم میری یہ حجت ہے کہ یہ بیان قیدی کا کہ میں نے مال رکھا ہے اور اسکو کہیتوں میں گاڑ دیا ہے جب دفعہ ۲۰ ایکٹ شہادت قابل منظرہ ہی نہیں ہے خود ملزم نے مال بتایا تھا جو کہ کسی اطلاع کے جو اسنے دی ہو نہیں دریافت ہوا۔

پارکسن صاحب جسٹس کیا یہ بیان میرے کاموجب بتا دے مال کا نہیں تھا میں عرض کرتا ہوں کہ نہیں ہے ملزم نے محض بیان ہی نہیں کیا بلکہ خود اس مقام پر گیا اور خود اپنے ہاتھ سے اس ہانڈی کو جبین مال رکھا ہوا تھا کہ وہ نکال دیا۔ ملک منظرہ ہے ہند بنام جیم (۱) ملک منظرہ ہے ہند بنام کمال یاد (۲) ملک منظرہ

۱۸۹۰ء
ملکہ شہزادی
نام

قیمتیں دینام بالوال (۳)
میری ترحمت ہی ہے کہ اگر یہ بیان جب دفعہ ۲ قابل منظوری نہیں تو جب
دفعہ ۱۰۸ ایکٹ شہادت ہی قابل منظوری نہیں ہے دفعہ ۸ ایکٹ عام حکم ہے
اور دفعہ ۲ ایک صورت خاص سے متعلق ہے اندے کے تشریح اول دفعہ ۸ کے
بیان ایسا ہونا ضروری ہے کہ اس سے اس فعل کی تصریح ہوتی ہو مقدمہ حال میں
فعل یہ ہے کہ مال کو تجلایا یہ ایک ایسا فعل ہے جس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اور اس کی
تصریح کی ضرورت نہیں ہے وکیل موصوف نے کتاب رو سکھ صاحب متعلقہ
شہادت صفحہ ۵ کا حوالہ دیا۔

شانسارام ناراین (وکیل سرکار) مخائب سرکاریات مذکور اقبالات نہیں ہیں
ایک شہادت میں درمیان اقرار اور اقبال کے فرق کما گیا ہے مثلاً ملزم یہ کہے کہ مال
اوسنے پایا لیکن اس کی قیمت ادا کی تو یہ اقبال ہو گا یہ ضروری ہے کہ صاف اقرار ہو
ہو بیانات مقرر ایسا اقرار ہم نہیں ہے پس وہ از رو سے دفعہ ۲۵ یا ۲۶ ایکٹ شہادت کے خلاف
نہیں ہوئی از رو سے دفعہ ۲ کے ہی وہ بطور شہاد و چال چلن ملزم کے قابل مقبول ہیں ملکہ
مستقیم بنام ملکہ ولند (۲) ملکہ مستقیمہ ہند بنام ماما بیرا (۳) سرکار بنام جورا پاس بی
(۴) ملکہ بنام لگاری شاماد (۵) ملکہ مستقیمہ ہند بنام کنور صاحب (۶) کتاب لیلہ
صاحب دوبارہ شہادت و قضاات ۸۲۳ و ۸۲۵ یہ امر کہ ملزم نے خود اپنے ہاتھ سے سال
کو ذکر نکال دیا کوئی وجہ بیانات کے خارج کرنے کی نہیں ہے کیونکہ اس امر سے مال
پر آمد ہوا۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس۔ اس مستصواب میں جو بحثیں گئی

- (۱) انجین لا پریٹ سلسلہ اول باب اولہ صفحہ ۵۰
- (۲) پنکال لا پریٹ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰
- (۳) انجین لا پریٹ سلسلہ سینی جلد ۲ صفحہ ۱۲
- (۴) پریٹ آئی کنٹ سینی جلد ۱ صفحہ ۳۲
- (۵) ملکہ وکیل رپورٹ غازی پور جلد ۱ صفحہ ۱۰
- (۶) انجین لا پریٹ سلسلہ سینی جلد ۱ صفحہ ۱۵

ملکہ مظفر قیصر
بنام

ہے وہ نسبت قابل مقبول ہوئے چند بیانات کے ہے جو قیدی نے بجا کثرت
پولیس کے لئے قیدی میں چار دیگر اشخاص کے جرائم و فحاشات ۲۵۷ ۲۵۸ مجموعہ
تقریرات ہند کا الزام لگایا اور وہ حسب دفعہ ۱۴۱ مجموعہ مذکور مجرم اس بات کا تجویز
جو اگر اسے مال موقوفہ کو موقوفہ جانکر لیا بیان اول وہ ہے کہ جسکی نسبت پولیس ٹپل
نے اطمینان دیا ہے نامبروہ یہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے پوچھا کہ مال کہاں ہے
اوسنے جواب دیا کہ میں نے اسکو رکھا ہے دیکھا دوٹکا اوسنے کہا کہ میں نے
مال کو کہیں تو میں گائیڈ کیا ہے پر ہم نانا کے ساتھ گئے دہم یعنی جیت کا سٹبل
اور بیچ نانا جا کر اوس مقام پر گئے زار با جہان مال گرا ہوا تھا اور اپنے ہاتھ سے
بانڈی جیسین مال کہا تھا کہ وہ کھالی "وہ دوسرے بیان کی نسبت پر بیان
کیا گیا ہے کہ وہ مقام ہٹلاسنے کے وقت کہا گیا تھا اور اسوقت نامبروہ کا یہ
بیان کرنا کہا جاتا ہے کہ میں نے مال وہاں لگایا ہے بیانات مذکور ہماری راک
میں میرا کرتسم اقبال ہیں "اوسنے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قیدی نے اس کتاب جرم
کلیا کہ عمارت اسٹیشن صاحب جس کی اوٹلی ڈیویسٹ متعلق قانون شہادت
میں ہے اور اگر مذکور کا یہ مقصود وہ بھی ہو کہ وہ بطور اقبال جسم کے مجھے جاوین تاہم
وہ چاہا کہ میلول صاحب جس مقدمہ ملکہ مظفر قیصر سند بنام پنداری ناتھ دیوین
فرانے میں ایک اقرار ایک ایسے امر کا ہو گا جس سے جرم ثابت ہوتا ہے اور
جس پر مذہبی کو خاملاً استدلال ہے اور ایک نہایت جزو اہم شہادت کا بمقابلہ ملزم
کے ہونگے کیونکہ اوسنے یہ ثابت ہو گا کہ مال یا پنداری سے اس کے پاس نہیں آیا
تسا پس "وہ صحیح طور پر اوس قاعدہ استثنائیں داخل ہونگے جو متعلق ایسے قبلا
کے ہے کہ جو ایک شخص نے جو اسٹ پولیس کے ہوں۔"
چونکہ یہ نوعیت بیانات مذکور کی ہے ملا ہوا ہی وقت میں انہیں بھی کوئی بیان حسب قیصری شیخ اول
بطور شہادت چال چلن ملزم کے قابل مقبول نہیں ہے دفعہ مذکور کو جانک کہ اوٹلی رو سے ایک بیان
نقد چال و چلن میں ملزم نے کی جو سے منظور کیا جاتا ہے ہماری "فہرست میں" فحاشات ۲۵۷ ۲۵۸
سے ملا کر چھٹا لایم ہے اور اوٹلی رو سے ایک بیان از رو سے دفعات مذکور خارج کیا جاوے گا بطور
جزو شہادت منظور نہیں کیا جاسکتا یہ اسے اس کے مطابق ہے جو عدالت نے مقدمہ کو

نظام
ملکہ منتظرہ
بنام

بنام جو راماس جی (۱) میں قائم کی تھی جس میں خزانہ کی نسبت جو بحث کی گئی ہے وہ زمین بلکہ مال ہے
کہ چونکہ ملکہ منتظرہ اور منتظمی اور نظام کے طور پر قائم کر دیا گیا ہے تو منتظمی ان لوگوں کی وسیع اسطرح نہیں ہوتی
کہ وہ ایسی صورتوں سے متعلق ہو جاوے جو صحیح طور پر زمین داخل نہیں ہوتیں۔
نسبت دفعہ ۲ کے تحت کی گئی ہے کہ وہ متعلق زمین ہے کیونکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ مال
جو جو اس اطلاع کے برآمد نہیں ہوا جو ملزم سے پولیس کو دی بلکہ بذریعہ خود ملزم کے فعل کے جو
اوسے موقع پر کیا برآمد ہوا اور تیار کیا اس واسطے کے مقدمہ ملکہ منتظرہ میں بنام کیا گیا اور ۲۰ کا نتیجہ
حصول آیا گیا ہے جس میں اوس رائے کی تقلید کی گئی ہے جو اسٹریٹ صاحب جس نے مقدمہ
منتظرہ میں بنام خیمہ میں ظاہر کی ہے مگر ظاہر ہے کہ اسی اطلاع پر جو اس بیان سے پولیس کو ہوتی پولیس
ملزم کے ساتھ اوس موقع پر گئی کہ جہاں ملزم نے باغی کی زمین مال بنا کر دیکھائی اور اسی
طرح پر ہی ظاہر ہے کہ اگر یہ اطلاع سنوئی ہوتی تو مال برآمد نہوتا جس استعمال الفاظ معمولی یہ
کہا جاسکتا ہے کہ اس مقدمہ برآمدگی مال نتیجہ اطلاع مذکور کا ہے اسی اطلاع سے پولیس کو خبر
ہوتی کیونکہ فوراً اسکا نتیجہ ہوا کہ پولیس سے ملزم سے موقع دیکھانے کے واسطے کیا اور وہ
ساتھ وہاں گئے اور یہ کارروائی پولیس کی اس غرض سے تھی کہ مال نکل آوے اور خواہ
مخلافہ ہو اوس اطلاع کا تا جو ملزم سے حاصل ہوئی تھی اور اسطرح چاوس سے اطلاع
ملاوے اور نتیجہ آخر برآمدگی مال میں بطور سلبا و نتیجہ کے متعلق ہو گیا۔

یہ رائے مطالبہ اوس رائے کے ہے جو باقی کو رٹ در اس نے مقدمہ ملکہ منتظرہ میں
بنام کنوڑ صاحب (۲) قائم کی ہے کہ زمین حکام نے بطور کیا ہے۔ یہ بیان قیدی کا کہ
اُسے کچرے والوں کو ہون کے پاس رکھنے کے لئے کہ جنہوں نے اس کے مانگنے پر عمل نہیں کیا۔
سبب برآمدگی مال کا تھا یا جیسا کہ عدالت نے بعد ازاں تحریر کیا ہے خواہ مخواہ اینڈ اس
واقعہ کا تاجہ بافت ہوا جیسی کہ صورت اوس اطلاع کی ہے کہ جو اس مقدمہ میں کی گئی تھی
جہاں رائے میں اس بحث پر نامور زمین ہے کہ آیا بیان جو ملزم نے کیا وہ اس قدر مفصل
پتہ و نشان کے ساتھ ہے کہ پولیس خود مال کو برآمد کر سکے یا صرف اس قسم کا ہے کہ ایک
اوس مقام کے رہائش کرنے میں جہاں مال ہو ملزم کی مدد کی ضرورت ہو ورنہ حالت میں
برآمدگی مال سے ملزم کے بیان میں صحیح ہونا یقین نہ ہوتا ہے اور یہی وجہ عام کا مدعی منتظمی کے

(۱) زمین لاہور سلسلہ بریتانی جلد ۱ صفحہ ۵۹۵ (۲) زمین لاہور سلسلہ بریتانی جلد ۱ صفحہ ۵۹۵

۱۸۹۰ء
کلاں

ہام
نما

قائم کرنے کی قیاس کی جا سکتی ہے دیکھو کتاب ٹیلر صاحب مہارہ شہادت دفعہ ۸۲
پس ہماری رائے میں جس فرق کے قائم کرنے کی خواہش کی گئی ہے وہ بے اصل ہے۔
لیکن یہ غور کرنا باقی ہے کہ ایاکل بیان شہادت میں قابل منظوری تھا اور اس امر کی
نسبت مختلف عدالت ہائے مافی کوٹ کی رائے میں بہت ہی کم فرق پایا جاوے گا یا مطلق
نہ پایا جاوے گا اس قدر اطلاع کہ جو میر کا باعث برآمدگی مال ہوئی ہو منظوری کی جا سکتی ہے،
یہ تجویز عدالت ہائی کے مقدمہ سرکار بنام جوڑا اس جی ۱۱، میں محدود کرکمال دفعہ ۱۲ کے ہوئی
اور ہم فقیر نے مین کے اسپر عدالت ہڈ امین ہمیشہ عمل ہوا ہے تجویز مندرجہ فیصلہ اس جملہ
بالا کا دراصل ہی معقول ہے اور یہی معقول اس رائے کا بھی ہے جو اسٹریٹ صاحب
چیف جسٹس نے مقدمہ ملکہ مختارہ قیصر ہند بنام بابو لال (۲) مین تلاش کی ہے کہ دفعہ ۱۲ کا
یہ مقصود نہ تھا کہ عموماً اقبال منظور کر لیا جاوے بلکہ صرف وہ خاص جہز اسکا کہ جسکی وجہ سے
اوس شخص کو جسکے سامنے وہ کیا گیا تحریک ہوئی ہو اور جسکی وجہ سے اسنے وہ واقعہ یاد آج
جسکی وہ شہادت دیتا ہے تحقیق کئے ہوں منظور ہونا چاہئے بالآخر اس رائے کو نائرس صاحب
جسٹس نے ججکے دھنوں نے اپنی اور سر صاحب جسٹس کی تجویز مقدمہ و شک اور بنام ملکہ
مختارہ قیصر ہند (۳) مین صاوسکی باجرا اختیار کیا اس مقدمہ میں یہ بیان ملزم کا کہ اسنے مال کو
کمیتوں مین گاندیا تھا میر کا باعث تحریک پولیس کا ہوا اور اسی کی وجہ سے مال پر آمد ہوئی
یہ بیان کہ مال اسنے رکھا تھا خواہ مخواہ اس واقعہ سے جو دریافت ہوا تعلق ہمیں رکھتا
لہذا ہماری رائے میں قابل منظوری نہ تھا۔

سے نظائر انگلستان کا ملکہ نہیں کیا ہے کیونکہ ہماری دانست میں اس سے بہت
کم فائدہ حاصل ہوتا ہے اس کے دیکھنے سے بیشک یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صدی گذشتہ کے آثار میں کوئی
بیانات بخیر صاف اس واقعہ کے جو دریافت ہوا ہو شہادت میں منظور نہیں کئے جاسکتے تھے مقدمہ
وانکھام شاپا، مگر ۱۳۳۴ء مین قاعدہ تبدیل ہو گیا تھا کیونکہ مقدمہ سرکار بنام گوڈ (۵) منڈل
صاحب چیف جسٹس کی یہ تجویز پائی جاتی ہے کہ جبراً اٹھا تا نسبت چھتر ہاد شدہ کے اٹھال کئے چاہئے
مورہ قابل قبول ہیں اور نتیجہ اسکا یہ ہے کہ انہوں نے اس بیان کو منظور کیا ہے کہ ملزم نے

(۱) پلٹ ہائی کوٹ جسکی جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۱ (۲) انجمن ۱۰ پلٹ ملکہ لال باجرا (۳) جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۱
(۴) انجمن ۱۰ پلٹ ملکہ لال جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۱ (۵) انجمن ۱۰ پلٹ ملکہ لال جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۱

یہ کہا تاکہ اس میں کوئی شک نہ ہو کہ اس نے قاعدہ جو کتاب لکھ صاحب دہلی شہادت میں قائم کیا گیا ہے جس طرح کوئی محال نافرمان ہے یہ سب کو دیکھ کر قبائل جو میر کا متعلق اس وقت کے موجودہ یہ دیکھ کر دریافت ہوا ہے شہادت میں دیا جاسکتا ہے ظاہر غرض مجبورہ کی اس رائے متعلقہ قانون کے اختیار کر کے سے یہی کہ بحث طے ہو جاوے اور مذکورہ ایسی عبادت کے یہ مجبورہ میں اختیار نہ کی گئی ہے کہ زمین کوئی شے بمعقول نسبت اس کے معنی کے نہیں ہو سکتا اگر یہ یا ہے تو ہمارا یہ کام ہے کہ ہم اس کو اشارہ دیکھیں پس یہ جو یہ تجویز کرنا لازم ہے کہ بیان اول بہ لحاظ تحریر بالا شہادت میں قابل منظوری تھا۔

چارٹون صاحب جس سے ہم کو اس طے کی صحت میں جو اس تجویز عالمائے ہند میں جاری کی گئی نسبت دست دفعہ ایک شہادت ہند کے مندرج ہے کہی شہادتیں ہوں میری یہ رائے کہ شہادہ اول کی رو سے کوئی ایسا بیان بطور شہادت قابل منظوری نہیں ہوتا جو اس کے دفعات ۲۶۲۵ کے خارج ہوتا ہو اور اس کی تعبیر اس طرح کہ گویا وہ ایک شرط متعلقہ دفعات مذکورہ نہیں کرنی چاہئے احکام خاص مندرجہ دفعات ۲۶۲۵ کے معنی میں کوئی شے نہیں ہو سکتا لہذا وہ ہم سے قطع نہیں ہوتے عام قواعد قواعد خاص سے قطع نہیں ہوتے کتاب میکسول صاحب دربارہ قوانین صفحہ ۱۲ طبع دوم۔ بادشاہ بنام کمشنران قانون غریب (۱) چرل بنام کریر (۲) ہم کو اس تجویز سے ہی اتفاق ہے کہ بیان جو حالت حراست پولیس ملازم نے کئے تھے قبالات سے اور میں باقی حکام عدالت سے اس بارہ میں کہ تصدیقات مذکورہ فرض اسکے کہ اس کے دفعہ ۲ کے کوئی بیان منظور کیا جاسکے قابل منظوری میں اور ملکہ وجہ سے جو میان گنگوہی میں اتفاق کرتا ہوں اس میں شہادتیں ہے کہ یہاں مذکور میر کا متعلق اس واقعہ کے میں جو دریافت ہوا اور یہ بیان ظاہر ہے اگر پولیس یا کوئی اور شخص بلا مدد مذکورہ کے مال پر آمد کرنا تو وہ قابل منظوری ہونے کتاب شیلر صاحب دربارہ شہادت (طبع چہارم) صفحہ ۱۲ مقدمہ سرکار بنام بوجنہ رجسٹری متعلقہ مقدمہ سرکار بنام وارک شال (۳) سرکار بنام گولڈ (۴) لیکن شہادت سے ثابت ہوا ہے اور مشیرٹ نے تجویز کی ہے کہ مال ایسی بگیرا ہوا تھا جو اسے خود مالک کا کسی کو حکم نہیں ہو سکتی تھی اس امر سے یہ بحث پیدا ہوتی ہے کہ آیا یہ مال بذریعہ فعل تھا کہ صوفی یا ان الفاظ مستعملہ دفعہ ۲۴ میں کہ مذکورہ اس کے دریافت ہوا اور اس کے قبضہ بمعقول و مبیعات جو اس طرح قابل منظوری میں داخل ہونے یا میں اس امر کی

(۱) رپٹ ایٹنٹس ٹائیس صاحبان جلد ۱۲ صفحہ ۱۲۰ - (۲) رپٹ لیج صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۵

دوسرا رپٹ ٹیکس صاحب جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۵ - (۳) رپٹ کارٹنٹس پیر صاحبان جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۳

نظام تجویز امری

جلد ۱۱

۷۸

نظام
نظام
نظام

نسبت محکمہ کو کہی شہ تہا انگلستان میں وہ قابل منظوری ہو گئے نہ اس قدر بطور اقبالیات کے بقدر
کہ بطور ریاست متعلقہ جال ملین کے کتاب ٹیلر صاحب دربارہ شہادت دفعہ ۸۶۵ اور محکمہ
خیال ہو گا اگر وہ اعلان قانون ہند کا پیشا ہوتا تو ایسے بیانات بطور شہادت کے منظور کئے جاویں
تو وہ خواہ مخواہ ایسا حکم دفعہ ۸ میں درج کرتے دیکھو تجویزات متعلقہ مقدمہ بکار بنام گوٹھ مندرجہ
کتاب فلیس صاحب دربارہ شہادت صفحہ ۱۲۶ طبع دہم و کتاب سل صاحب دربارہ جراثیم
غور و مزید کے میری یہ رائے ہوتی ہے کہ نسبت و حسرت ان الفاظ کے کہ "بذریعہ اسکے دربارہ
ہو اور محکمہ کو کہی بد او پس میا سے مائل ہو سکتی ہے جو عدالتیں قریب و بعید وہ نقصان
کی تجویز کرنے میں اختیار کرتی ہیں یعنی یہ کہ آیا جو کہ بعد از ان ہوا وہ قریب معمولی و قریب فعلی علیہ
کا تا میں چیت جس صاحب کی علم کی اس دلیل سے قابل ہوں کہ ان کا نسبت میں
لیا نا اور بعد از ان او سکون میں سے نکالنا نتائج معمولی تا اس کے بیانات اول کے تھے
یہ کہ یہ امر نہایت اہم ہے کہ ایسے معاملہ کی نسبت جو اکثر واقع ہوا کہ نہ اسے صاف طور پر
خاصہ قرار پایا دے محکمہ اس بات کی خوشی ہے کہ میرے شہادت رفع ہو گئے اور عدالت
ہذا میں اختلاف رائے نہیں ہو لیکن بغرض اسکے کہ ہماری تجویز ایسے حالات سے جو اسکی
منشا میں داخل ہوتے ہو اور بہ بنیاد مصلحت قانون کے ایسے بیانات سے جو اسباب
قریب نہیں سمجھے جاسکتے متعلق نہ کیا دے میں لارڈ بلیکبرن صاحب کے فیصلجات کا
حوالہ دیتا ہوں جس میں انہوں نے لارڈ بلیکبرن صاحب کے اس مسئلہ کی نسبت سمجھ سبب
کا تجویز کیا قانون میں ایک بیانات کام ہو گا اور فرق قائم کرنے کے وقت کی بحث کی
ہے جس میں بنام لینکسٹر اینڈ ریلو کے کمپنی داتا میں بنام میمروک دے، باس بنام
انڈین اینڈ سوتھ ریلو کے کمپنی دے، مقدمہ ہذا میں میری یہ رائے ہے کہ افعال بالبعد نا تا
کے اسکے بیانات مابقی سے بہت ہی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور معمولی طور پر یہ
سلسلہ حالات معمولی اوشین کی وجہ سے عمل میں آئے اور نتائج بے بد وغیرہ

نہیں ہیں۔

(۱) لارڈ رٹ کوٹیس جج جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۷

(۲) جلد ۱۱ صفحہ ۵۹۵

(۳) جلد ۱۱ صفحہ ۱۶۱

صیغہ نظر ثانی فوجداری

۲۶۱۸۹۰
۲۵- فروری
صفحہ کتاب گزیری
۳۳۱

باجلاس برڈ اوڈ صاحب جس و چارڈین صاحب جس
ملکہ معظمہ قصیر ہند بنام چنگن دیارم ویکس و دیگر
ہائی کورٹ کے اختیارات نظر ثانی مقدمات فوجداری میں۔ مجموعہ منابہ فوجداری ایکٹ
(۱۸۸۳ء) دفعات ۴۳۵ و ۴۳۹۔ شریک جرم۔ تصدیق۔ ایکٹ شہادت (۱۸۸۵ء)
دفعات ۱۱۴ و ۱۳۳۔

حسب دفعہ ۴۳۵ و ۴۳۹ مجموعہ منابہ فوجداری ایکٹ (۱۸۸۵ء) ہائی کورٹ استعمال اپنے اختیارات
نظر ثانی کے تجاوز و اوقات عدالت باے اختیار میں دست اندازی کر سکتی ہے و اگر بہت خاص وجہ ہوں
تو نذر فیصلہ عدالت گئے۔ دست اندازی کر سکتی ہے۔
جو کوئی شخص کسی لازم سرکاری کورٹ سے دے وہ شریک جرم ہے۔

از جبار وین صاحب جس۔ تجویز ثبوت جرم محض اسوجہ سے خلاف قانون نہیں ہے
کہ وہ ایسی شہادت شریک جرم پیش کی ہے کہ جسکی تصدیق نہوتی ہو چونکہ ایسی شہادت قابل مقبول ہے لہذا
قانوناً اسکی بنا پر حسیا کہ دیگر شہادت کی بنا پر قابل مقبولی ہو تجویز ثبوت جرم ہو سکتی ہے اس قاعدہ مستثنیٰ
عمل لکھنا کہ ایسی شہادت کی تصدیق نہوتی چاہئے کوئی غلطی قانونی نہیں ہے لیکن جس حالت میں کہ شہادت
شریک جرم کی اس قسم کی نہیں ہے کہ اس سے عدالت کو اس سلسلہ کے متعلق کرنے سے جو تشریح دے
دفعہ ۱۱۔ ایکٹ شہادت نمبر ۱۸۸۵ء میں بیان ہوا ہے انکار کرنا صحیح ہو تو تجویز ثبوت جرم جو صرف ایسی
شہادت پر مبنی ہو مناسب نہوتی۔

از جبار وین صاحب جس۔ عموماً عدالت دست اندازی کرنے سے انکار
کرتی ہے اول جبکہ اضعاان قانون کا یہ مقصد ہو کہ فیصلہ ابتدائی با صیغہ اپیل نسبت و اوقات کے
قطعی ہو دوم جبکہ دادرسی مطلوبہ عدالت ماتحت مساوی الاختیار صیغہ نظر ثانی سے حاصل ہو سکتی ہو سوم
بسبب تجویز عدالت ماتحت نسبت و اوقات کے صاف یا صریح طور پر غلط نہایت کی گئی ہو دفعہ ۱۱۴ و ۱۳۳
ایکٹ شہادت ہند ۱۸۸۵ء کی کیا تعبیر کرنی چاہئے اور ان دفعات میں سے کسی دفعہ کو استعمال
اختیار تیسری عدالت میں نظر انداز کرنا چاہئے یا تشریح صرف یہ دفعہ ۱۱۴۔ کہ عدالت کو اس امر کے

نظر ثانی فوجداری نمبر ۴۳۹ و ۴۳۵

تجاس کہنے کا اختیار ہے کہ شریک ہم اعتبار کے قابل نہیں ہے لہذا اس حال میں کہ مقدمہ کے اہم موثر بن میں
۱۱۔ سکے بیان کی تائید ہوتی ہو تو عام ہے اور جبکہ اس سے تجا و کر کیا جائے تو عدالت کو یہ ظاہر کرنا چاہیے
یہ ظاہر ہوتا ہو کہ نظر بحالات ایسا تجا و کر کرنا صحیح ہے

۹۰
ملکہ غلام محمد
بنام
چنگن یا رام

چنانچہ جس حال میں کہ تجویز ثبوت جرم صحت شہادت اشخاص شریک جرم پر مبنی تھی اور حالات متعلقہ
مکمل و ترتیب مقدمہ جیسے کہ سسل سے معلوم ہونے تھے وزیر خزانہ شہادت سے جو وقت تجویز ثبوت جرم
تھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس شہادت پر عمل کرنا مناسب نہیں ہے عدالت نے تجویز ثبوت جرم کو منسوخ کیا۔

یہ ایک درخواست حسب دفعہ ۳۴۳ مجموعہ ضوابط فوجداری (ایکٹ ۱۰۱۹ء) ہے
ملزمان چنگن یا رام وہ واد کا وہ اس ہر شہادت اس حکمہ پالیس مال میں محرران قسم وارتہ کا واپس لایا
رشتہ کا بجا آوری اپنی خدمات میں بحیثیت ملازمان سرکار لگایا گیا اور حسب دفعہ ۱۷۱ مجموعہ تصدیقات
ہند مجسٹریٹ درجہ اول مقام احمد آباد نے جرم ثابت قرار دیا۔

۳۲۲

یہ تجویز ثبوت جرم زیادہ تر شہادت اولیٰ اشخاص پر مبنی تھی جنہوں نے چندہ واسطے جمع کرنے
ایک قسم کے بغرض دینے رشتہ محرران قسم واد کے دیا تھا۔
مجسٹریٹ مجوز نے اس شہادت کو شہادت شرکاء جرم تصدیق کیا لیکن یہ قرار دیا کہ اسکی تصدیق
کافی بعض تجویزات سند حرکت دو سا ہو کارون سے ہوتی ہے جیسے گواہوں نے روپیہ بغرض ثبوت
میں دینے محرران قسم واد کے قرض لیا تھا۔

برطبق اپیل سشن جج نے فیذاجات کتب حساب کو کچھ وقت نہیں دی لیکن تجا و پر ثبوت
جرم کو بر بنائے شہادت شرکاء جرم جو حاکم موصوف کی دانستہ میں در اہل صحیح حال بیان کر سکتے
بحال رکھا۔

برطبق اسکے ملازمان نے ہائی کورٹ سے پینینہ نظر ثانی درخواست منسوخی تجا و پر ثبوت جرم
کی اور ہائی کورٹ نے سسل مقدمہ طلب کی۔

مشر بنیں بجانب ملزم نمبر ۱۔

مشر بنیں جن بجانب ملزم نمبر ۲۔

مشر بنیں ایڈ وکیٹ جنرل اہمیت شانتا رام ناراین وکیل سرکار جن بجانب سرکار۔
مشر بنیں ایڈ وکیٹ جج نے تجا و پر ثبوت جرم بر بنائے شہادت غیر مصدقہ ایسے اشخاص
کے بحال رکھیں جو سلسلہ شرکاء جرم میں ہماری یہ حجت نہیں ہے کہ تجا و پر ثبوت جرم خلاف

۱۸۹۰ء
علامہ مظہر حسین
بنام
ہنگن بیارام

قانون میں بلکہ یہ ہے کہ تجاویز مذکور بطریق حالات گواہان اور اذن حالات کے جو پیشکش و شہادت نے
کو حاضر ہوئے نہایت نامناسب ہیں ایسے مقدمین کہ جیسا یہ ہے بلاشبہ عدالت کو اختیار ہو تا تھا
تجویز واقعات عدالت تحت میں ہے از رو سے دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (دیکھتے ہوئے ۱۸۸۸ء) میں
اختیارات وسیع تر اس عدالت کو حدیث نظر ثانی میں بتقابلہ دن اختیارات کے دئے گئے ہیں جو اس کے
دفعہ ۲۹ مجموعہ سابق کے عطا ہوئے تھے۔ پھر وہ سابق کی رو سے بھی جب بہت سہل انکاری ہوا ہے
اور جانچنے شہادت میں ہو نظر ثانی کرنا روا تھا کہ ایسے مقدمین ہند بنام مرلی (۱۸) اور وہ مجموعہ ضابطہ
کایہ کام ہے کہ نسبت مناسب یا غیر مناسب ہوئے کسی حکم یا کارروائی عدالت تحت کے غور کرے
اور اس لئے اس دفعہ کی رو سے عدالت کو اختیار ت عدالت اپیل دئے گئے ہیں دیکھو دفعہ ۳۳ اس
عدالت کے اختیار دست اندازی میں صرف یہ قید ہے کہ وہ بغرض فائدہ عام کے عمل میں آوے دیکھو متحدہ
نوبین کرشن مکرجی بنام رسک لال (۲۰) علامہ مظہر بنام شیخ صاحب علیہ الدین (۳۱) مقدمہ حال میں شہادت
نے نامناسب طور پر شہادت کو نہیں سمجھا ہے صرف شہادت اشخاص شریک جرم کی سبب جو بطور گواہ و شہاد
معافی حاضر ہوئے ہیں معاملت دار کو کچھ اختیار جزائے شہادت کا مشعر وعدہ معافی گواہان و واپسی پر
کے نہ تھا گواہان کلیتہاً ناقابل اعتبار ہیں اور کوئی وجہ اسکی بیان نہیں کی گئی ہے کہ کیوں اس
معمولی و مستوی سے اس مقدمہ میں تجاویز کی گیا کہ شہادت شریک جرم کی تصدیق ضروری ہے۔
مسٹر فیض مسن۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حدیث نظر ثانی میں عدالت ہذا مفصل شہادت پر غور
نہیں کر سکتی لیکن ایسے مقدمہ میں ایسا نہ یہ ہے کہ بین تجویز ثبوت جرم صاف غلط اور نامناسب ہے
یہ عدالت دست اندازی کر سکتی ہے اور دیکھو دفعہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں یہ حکم ہے کہ عدالت
وابسطہ اغراض عدالت کے دست اندازی کرے۔ کارروائی معاملت دار کی بالکل بیضابطہ و ناروا تھی۔
مجموعہ مالگلازی ارمینی یا مجموعہ ضابطہ فوجداری میں معاملت دار کو یہ اختیار نہیں دئے گئے ہیں
کہ شہادت اشخاص معافی گواہان کے جاری کرے۔

مسٹر فیض مسن۔ جو قاعدہ کہ نسبت شہادت شریک جرم کے باقی کو رٹ نہ قرار دیا ہے وہ صاف
طور پر عدالت ہاے تحت کے قابل فہم نہیں ہے مقدمہ گمن لال (۲۱) قابل اطمینان نہیں ہے
میں عدالت سے یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مقدمہ سپرد اجلاس کامل کے کیا جائے تاکہ ایک غیر

(۱) انڈین لا بورڈ سلسلہ الزامہ جلد ۲ صفحہ ۳۲۶

(۲) انڈین لا بورڈ سلسلہ الزامہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴

(۳) دیکھو صفحہ ۱۱۵

(۴) دیکھو صفحہ ۱۹

۶۱۵۹
ملکہ مظہر قیصر
بنام
چنگن دیارام

۳۳۲

میں دیکھ کر اس نے قاعدہ مقرر ہو جائے۔ مقتات ملکہ مظہر بنام جان کینن (۱) و ملکہ مظہر بنام ملا با
و ملکہ مظہر بنام بدو بنکو (۳) و قیصر بنام کرشنا (۲) ملاحظہ طلب صحیح معیار یہ ہے کہ آیا جج کے
ذہن میں خط و جوہر شریک جرم کی شہادت پر اعتبار کرنے میں ہے یا نہیں جس حالت میں کہ
جج نے اس امر پر لحاظ کر لیا کہ گواہان شرکاء جرم میں اور شہادت کو با احتیاط جانچ لیا تو با تائید
ثبوت جرم کا سرکار نہیں رہتا نسبت اختیارات نظر ثانی عدالت ہذا جو اصول کہ میری دانست میں
مقتات مفصلہ سے متنبہ ہو سکتا ہے یہ ہے کہ جب ثبوت جرم مقبول ہو عدالت دست اندازی نہ کرے
مقتدہ شرلوٹن بلوکے کینسی بنام ہیٹ (۵) و مقتدہ ملک چندر پکرتی (۶) ملاحظہ طلب۔

برڈا و ڈو صاحب شمس۔ ملزمان پر جو محرران قسم و اہمیتہ پیمائش ناگداری کینن
جب دفعہ ۱۶ مجموعہ تعزیرات ہند عدالت مجسٹریٹ درجہ اول سے یہ جرم ثابت قرار دیا گیا کہ
اوتھون نے وہنگا ہری گواہ سے رقم قلم سے کی بطور باطلا خطاطی علاوہ اجرت جاننے کے اس
غرض سے لی کہ وہ استعمال اپنے کار خنوبی کے ہنگا ہری اور دیگر اشخاص کے خلاف جنہوں نے
چندہ دیکر وہ رقم جمع کی تھی عمل کرنے سے باز رہینگے؟ واکا داس ملزم پر بھی اسی طور پر قلم لینے
کا جرم متبادر ہے۔ بنیت طرفہ ذہنی ہم مذکور بالا ثابت قرار دیا گیا۔ خاص شہادت خلاف ملزمان کے
شہادت شرکاء جرم ہے یعنی اوتھون اشخاص کی جنہوں نے جو رقم مذکور کے لئے چندہ واسطے
دئے جانے ملزمان کے دیا تھا مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ شہادت کی تصدیق کافی تحریرات درجہ
کتب دو یوہرون سے ہوتی ہے جنہیں یہ قرض دیا جا تا رہا یہ کہ شرکاء جرم کو مندرجہ سے تیسرے
الزام سے جو دوا رکھا اس ملزم پر قائم کیا گیا تھا مجسٹریٹ نے اپنی تجویز میں اسکو اسوجہ سے بری کیا
کہ شہادت شرکاء جرم کی تصدیق شہادت جدا گانہ سے نہیں ہوتی۔

بوقت دیکھ کر اس نے پہل دو ملزمان کے کسٹن جج نے نسبت ملزموں کے یہ تجویز کیا کہ
شہادت ناگرا مہا پوہرہ کی نسبت اوتھون و قوم کے جو اس سے قریب ۳۳۔ و ممبر ۱۸۸۷ کے
فرض لی گئیں اور جسکی تائید ایک تجویز مندرجہ اسکے چہ (کا مذہب ج) سے جو ظاہر اس وقت
کی گئی تھی ہوتی ہے اس سے زیادہ کچھ ثابت نہیں ہوتا کہ قرض گنہگار نے یہ ظاہر کیا تھا کہ وہ

(۱) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی مقتدہ فوجداری جلد ۱ صفحہ ۱۵۔ (۲) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۹۶
(۳) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۵ صفحہ ۷۷۔ (۴) انڈین لارپورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۳۱۴
(۵) مقتدات اپیل جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۲ (۶) ۱۱ صفحہ ۱۱۰

۱۸۹۰ء
ملکہ مغفورہ عہدہ

بنام
چنگن دیارام

۳۳۵

روپیہ واسطے دینے محض اس قسم واسطے لیتے ہیں جسٹشن جن نے دراصل تجویز ثبوت اول و دوم لڑائیاں کی بلحاظ شہادت شرکاء جرم کی کیونکہ انکو یہ اطمینان تھا کہ ان لوگوں نے واقعی سچ حالات بیان کئے اور حاکم موصوف نے خاصکر یہ رائے نسبت اعتبار شہادت شرکاء جرم کے اسوجہ سے قائم کی کہ انکو یہ معلوم ہو کہ وہ شہادت بہ سبب دریافت ہونے سرلغ کے کتب ناگراہما کو نہ چاہا سے پیش کی گئی اور نیز اسوجہ سے کہ سل سے کوئی سازش یا اتفاق پایا نہیں جاتا تا حاکم موصوف نے اور وجہ ہی اپنی رائے کے ظاہر کیے لیکن ظاہر ان دو امور کو نہایت دقت دہی گئی ہے قبل اس سے کہ یہ درخواست واسطے سماعت کے پیش ہوئی یا ٹریٹ جنرل نے ظلم سے منجانب گورنمنٹ سے یہ درخواست کی کہ وہ سپرد اجلاس کال کی جگہ سین جیم اس درخواست کو اسوجہ سے منظور کر سکے کہ یہ صاف طور پر پایا نہیں گیا کہ نسبت کسی امر اہم قانونی متعلقہ مقدمہ کے کوئی ایسا تناقض نظام عدالت ہائین تھا کہ جس سے استصواب مناسب ہو۔

تجایز ثبوت جرم کی نسبت جنگو عدالت جسٹشن نے بحال رکھا کو نسل ذیل علم سلطان نے خلاف قانون ہونے کا عذر نہیں کیا ہے بلکہ انکو نامناسب اور بجا بلحاظ حالات مقدمہ بیان کیا ہے یہ صاف ظاہر ہے بلکہ بصرحت دفعہ ۱۳۲۲۔ ایکٹ شہادت ہند صدرہ ۱۸۷۲ء میں تجویز ثبوت جرم محض اسوجہ سے خلاف قانون نہیں ہے کہ وہ شہادت بلا تائید شرکاء جرم پر مبنی ہے بلکہ ایسی شہادت قابل مقبولی ہے تو وہ بنا سے قانونی ثبوت جرم کی مثل دیگر شہادت قابل مقبولی کے ہو سکتی ہے قاعدہ مضابطہ سمرہ پر نسبت تصدیق اس قسم کی شہادت کے ہے عمل لکنا کوئی غلطی قانونی نہیں ہے۔ دیکھو مقدمہ ملکہ مغفورہ نام ایسٹیز (۱) جہاں کا حوالہ مقدمہ ملکہ مغفورہ نام کیونکہ میں دیکھا ہے شریکس نے اپنی کتاب قانون شہادت میں یہ تحریر کیا ہے: "اگر صحت بالفاظ صریح یہ نہیں ظاہر کرتا کہ جو مقدمہ شہادت شرکاء جرم پر مبنی تائید نہ ہوئی ہو شخص ہو قانونا واسطے جواز ثبوت جرم کے ناکافی ہے اور جوری کو صرف یہ صلاح دیتا ہے کہ اس شہادت پر اعتبار نہ کرے لیکن چونکہ یہ قرین قیاس نہیں ہے کہ کوئی ایسی صورت پیدا ہو جو ہمیں جوری اس قسم کی صلاح کو نہ مانے اور مگر ہم پر جرم ثابت قرارے تو واقعی نتیجہ قریب اسی کے ہے کہ گویا یہ مضابطہ قاعدہ قانونی پر مبنی ہے بجائے اسکے کہ وہ صرف استعمال اختیار تیزی حاکم عدالت پر منحصر ہے صرف فرق یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ کوئی مقدمہ اس قسم کا جوری کے رہے ہو بلا اس قسم کے اظہار رائے کے پیش ہے

کلا منظر قیصر منہ
چلکن دیا رام

اور جرم ثابت قرار دیا جائے یا اگر جرمی خلاف صلاح جج کے جرم ثابت قرار دے تو صحیح طور پر نسبت
جوری کے مطابق نظائر متعلقہ معاملہ ہڈا نہیں کما جا سکتا کہ تجویز ثبوت جرم خلاف قانون ہوگی
(قانون شہادت مولفہ فلیس صاحب جلد ۱ صفحہ ۹۵) اور ہندو میں تجویز ثبوت جرم جو جوری سے
کی ہو بطریق اہل محض اس بنا پر ستر و نہیں ہو سکتی کہ خلاف ملزم کے صرف شہادت شرکا سے
جرم ہے کیونکہ حسب صفحہ ۱۸ مجموعہ مذاہلہ فوجداری بصورت ہونے تجویز کے باہر جو جوری
اہل صرف نسبت امر قانونی کے ہو سکتی ہے قاعدہ مذکور یادہ تراصول مصلحت دو رائے کی
متصور ہو رہا ہے اور نہ اصول قانونی (دیکھو تجویز سمبیس سین پرینڈنٹ اسپیشل کمیشن ٹائیس
رپورٹ حصہ ۲ صفحہ ۹۴) لیکن حسب دفعات ۲۳۵ و ۲۳۶ مجموعہ مذاہلہ فوجداری یہ نسبت
باستعمال اپنے اختیارات نظر ثانی کے اس سال مقدمات اسلئے دیکھ سکتی ہے کہ اپنا اطمینان اپنی
طرح پر نسبت صحت یا مناسبت ہونے کسی تجویز یا حکم کے کرے کہ جس طرح اس کے قانوناً جائز
ہونے کی نسبت کرتی ہے اور جس حالت میں کہ بہت خاص وجہ دست اندازی عدالت کے
ہوں تو وہ ہنرمیں عدالت گسٹری اختیارات عدالت اپیل پر اون مقدمات میں عمل کر لگی ملکہ
مستطیعہ ہند نام شیخ صاحب بدال الدین (۱) و زمین کرشن مکرچی تھام رسک لال (۲) و
ہاڈو جیو بھی کتابم سولجی دیال (۳) اگر ایسے وجود دست اندازی کے مقدمہ جال میں ہوں تو
یہ عدالت نسبت اس درخواست کے اوسی طور پر عمل کر سکتی ہے کہ گویا وہ کسی اپیل کی نسبت
بنیاد یعنی فیصلہ سشن جج مصدورہ ایسے مقدمہ کے کرتی ہے کہ جسکی تجویز باہر جو جوری نہیں ہوتی
واضح ہو کہ حالات متعلقہ ترتیب و پیردی مقدمہ ہذا جیسے کہ سلسلہ ظاہر ہوتے ہیں و نیز
اجزائے شملوت جو بوقت سماعت مقدمہ پیش کئے گئے ہمارے و انسٹ میں ایسے ہیں کہ
کہ ان سے شہادت قوی نسبت صحت اور مناسبت ہونے تجویز سشن جج کے ہمارے و انسٹ
میں صحیح طور پر پیدا ہوتے ہیں محالہ دار نے مجرٹریٹ ہی ہے قبل شروع کرنے تحقیقات کے مضموع
ریٹیل میں جہان اون جرائم کا وقوع میں آنا بیان کیا گیا ہے اشتہارات اون موضع میں جاری
کئے جو اسکے زیر اہتمام میں اور اون میں موضع ریٹیل ہی داخل ہے اور یہ اشتہارات مجرٹریٹ
اور سشن جج دونوں کی رائے میں ایسے تھے کہ جن سے احتمال تھا کہ یہ سمجھا جائے کہ وعدہ ہوا

(۱) انٹین لارڈسٹ سلسلہ جیسی طود صفحہ ۱۹۷ (۲) انٹین لارڈسٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۴

(۳) انٹین لارڈسٹ سلسلہ جیسی طود صفحہ ۳۷

سنہ ۱۸۹۶ء
ملا سطر قلمبر سند
بنام
چنگن دیارام

کا پایت دینے رشوت کے محرران قسم دار کو کیا گیا ہے اگر وہ اشتخاص جنہوں نے رشوت دی
بلا خوف واسطے دینے شہادت دادا کے زندگ کو رکے حاضر ہوں کا غرض ح ایک اشتہار خود
معاملت دار کا لکھا ہو ہے اور وہ عین یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اس قسم کا روپیہ واپس دیا جائیگا
یہ ثابت نہیں کیا گیا ہے کہ کوئی اشتہار عین شہیک یہ وعدہ منہ پر کر کے پیش میں جا ہی کیا گیا
لیکن غالباً تہیل میں عیا کر دوسری جگہوں میں یہ شہور تھا کہ اس قسم کا وعدہ کیا گیا ہے
سشن جج کی یہ رائے ہے کہ گواہان ثبوت نے خود اپنی نسبت شریک جرم ہونا نہ صرف
بوجہ کسی وعدہ کے جو کیا گیا تھا بلکہ بوجہ اس سرائع کے جو یہ ہون کی کتابوں سے ملتا تھا
نظاہر کیا لیکن پورے طور پر اندازہ اس اثر کا جو ایسے اشتہار کا ہو سکتا ہے دشوار ہے اگر محرران
قسم دار اس ضلع میں عوام کی رائے میں ہے تو یہ یا اگر کوئی رائے خلاف اونکے نہیں ہو
تاہم اس قسم کے اشتہار سے کاشتکاران ناخاندہ یہ تصور کر گئے کہ گورنمنٹ نے ایک قسم کے
ملازمان سرکاری کو بڑا سمجھا اور اشتخاص کو کہ جنہوں نے کبھی رشوت نہیں دی یہ ترغیب ہوگی
کہ حاضر ہو کہ یکینا آدھیوں پر الزام لگا دیں جو وعدہ کیا گیا اس سے شاید وہ یہ خیال کریں
کہ وہ بلا خطرہ و بلا کسی اندیشہ کے ایسا کر سکتے ہیں اور شاید خود ان کا فائدہ ہی ہو اگر وہ خسرانہ
سرکاری سے اس روپیہ کو خود اپنے لئے وصول کر سکتے ہوں جسکو حسب بیان اپنا فائدہ
نے محرران قسم دار کو دیا ہے یہ اشتہار قطعاً کسی قانون کے مطابق نہ تھا اور اسکی اجانت کسی
حاکم بالا دست ان عین دی تھی اور اسکی صرف یہ وجہ ہمارے روبرو دائدہ کیست جنرل نے
بیان کی ہے کہ معاملت دار غالباً یہ چاہتا تھا کہ وہ وعدہ دار کا گند اڑھو رواد کا طریق عمل
ہمارے روبرو صرف اویس قدر معرض نظر ثانی میں ہے کہ جس قدر وہ شہادت مقدمہ ہمارے روبرو ہے
اور ہنگو یہ مخبریکرنا ضرور ہے کہ کوئی وجہ اس کے اشتہار کے جاری کرنے کی ہو لیکن بسم یہ
نہیں قرار دے سکتے کہ اشتہارات مذکور کے جاری ہونے کا کوئی اثر مطلقاً گواہوں کے دلوں
پر نہیں ہوا نسبت کتب جو ہرون کے اور نسبت اس اعتبار کے جو سشن جج نے اول
کتابوں کا کیا یہ قابل تخریر ہے کہ اگر اسباب جو ہرنے نے سب سے پیشتر بوقت تخریر ایک کتاب
کا عقد حرف الف ہمیش کی جسکو اس نے اپنی اصلی ہی بیان کیا اور جسکو دیکر وہ انظار
نسبت چند رقوم کے دیکھا جو ۲۳۔ دسمبر ۱۸۸۹ء کو اس نے ادا کی تھیں لیکن بوقت
سوال جج یکم جولائی ۱۸۸۹ء کو اس نے مجبوراً تسلیم کیا کہ یہ کتاب ایک دوسرے چھ کتاب

۱۹۰۶
ملک مظهر قیصر
نام
چنگ دیارام

(کاغذ حریف) سے نقل کی گئی جو اسے ۹ جولائی کو پیش کی یہ کتاب (کاغذ حریف) کا مظاہر اور
لڑکے کی لکھی ہوئی ہے مگر وہ اس کے ثابت کرنے کے لئے طلب نہیں کیا گیا یہ گواہ یہہ بھی کہتا
کہ وہ بھی کیا اس کے معاملات سے واقف نہیں ہے کیونکہ اس کا اس کو لکھا ہے پس یہ نہیں
معلوم ہوتا کہ کسی قسم کی تائید اس الزام کی جو ملزمان پر لگایا گیا ہے اور حسابات سے جو پیش
کئے گئے ایشادات ناگزیر مباحثے ہوتی ہے۔ یہ قرار دینا خطرہ سے خالی نہیں ہے کہ حسابات
جنکی صحت کی نسبت کوئی شہادت بوقت تجویز مقدمہ قلمبند نہیں کی گئی کسی ثبوت کا شرائط
دریافت ہر ایہ حسابات غیر مشتبہ بطور شہادت تائیدی اس مقدمہ میں ناگزیر مباحثے کے بیان پر
استعمال نہیں کئے جاسکتے اور اگر وہ استعمال کئے بھی جاسکتے ہوں تو ظاہر اس کی شہادت سے
کچھ تصدیق نہیں ہوتی کیونکہ یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اپنی ذاتی واقفیت اور یاد سے بیان دینے
اور اس رویہ کا کرتا ہے جو اس کی جانب سے اور ان اشخاص کو اور کیا جانا بیان ہوا ہے
منکارتوں پر کہ ملزمان کو شہادت دی گئی گو بند چاہو ہر جسکی نسبت اس رویہ کا ذکر
بیان کیا گیا ہے جو منشا ہے الزام دوم ہے خود اپنی کتابوں کو ثابت نہیں کرتا وہ لکھ پڑ
نہیں سکتا اس کی کتاب میں اس کے نتیجہ سمیٹے ہوئے چاہنے لکھی ہیں اور وہ طلب نہیں کیا گیا لیکن
یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس گواہ کو اور کیا جانا رویہ مابالبحث کا پاد ہے۔

بلاشبہ دون امور سے جسے پیشتر لجا دیا گیا بصورتِ نمونے وجوہِ قویٰ نہ کے
ہمکو دست اندازی تجویز واقعات میں جو عدالتِ ماتحت نے کی جائز نہ ہوگی لیکن اوسے پر عیا
ہے کہ بمقابلہ طرآن کے ثبوت دراصل محض شہادتِ شکر کا ہے جو ہم پر منحصر ہے کوئی تائید نسبت
اول الزام کے کسی طرح حالات موجود سے نہیں ہوتی جیسے قیاس عام نسبتِ صحتِ شہادت
کے کیا جائے جیسا کہ موافقِ رائے ہے جس میں سہین کا اس موقع پر از روئے قاعدہ تعلقہ شہا
شکر کا ہے جو ہم کے مطلوب ہے ہما ذکر پیشتر کیا گیا صحتِ تائید اس شہادت کی جو نسبتِ دوم
جہم کے ہے جو کوہ و سکی نوعیت ہو ہی ہے چھوٹا ہذا چا کے بیان سے ہوتی ہے لیکن ایک
شہادتِ نسبتِ ایک اور معاملہ کے جبکہ مغرب ذکر کیا جائیگا قابلِ اطمینان نہیں ہے پس
اس مقدمہ میں اس امر کی تحقیقات کرنا نہایت ضروری ہے کہ آیا شہادتِ شکر کا ہے جو ہم کی
"یسی ناقابلِ اعتراض نوعیت کی ہے کہ جس پر ہم کو ایسے مقدمہ میں دکا ہو جس میں ثبوتِ جہم صحت
اوس پر منحصر ہو۔"

۱۸۹۰ء
ملکہ خدیجہ بیگم
بنام
چنگن دیارام

واضح ہو کہ یہ صاف ظاہر ہے کہ بعد کاری کو نہ اشتہارات کے معاملات واسطے تحقیقات
مقام تبدیل ۲۷ فروری ۱۸۹۰ء کو شروع کی گئی تھی اور گواہوں کا اسی تاریخ لیا اور فیروز خان
ایک فقرہ اظہار گوہند چاہے جس کی نسبت اس نے نہایت بہم جواب حسب تحریر مجبشریٹ کے دئے ہیں
ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات دار نے دیکر گواہوں کا یہی اظہار و سوگت لیا ہوگا لیکن ان کے بیانات
مورخہ تاریخ مذکورہ جو نہیں ہیں اور بجائے ان کے بیانات جو باقرار صالح حکم راج کو طلبہ بند ہوئے
موجود ہیں ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گسٹریج رقوم لٹوسے اور موسے کی جنگی کاپت اول و دوم الزام
قائم کئے گئے ہیں ہم پہونچائی گئی تھیں دیکھا ہری گواہ جس نے چند لٹوسے کی رقم کا جمع کیا تھا یہ بیان
کرتا ہے کہ اول بیانات جو معاملات دار نے تحریر کئے تھے یہاں دئے گئے اور بعد اس کے دیکر بیانات
تحریر کئے گئے کیونکہ پیچھے سے بہت سے آدمیوں نے روپیہ کے دینے کا اقبال کیا۔ اس سے
بہت صاف وجہ ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اس سے یہ اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ اگر کچھ اختلاف مابین اول
بیانوں کے نہ تھا تو یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کیوں وہ ضائع کئے گئے مجبشریٹ نے معاملات دار
کے بیان کو باور نہیں کیا جب اس نے یہ کہا کہ کوئی بیانات رشوت دہندگان نے ۲۷ فروری کو
نہیں کئے حاکم موصوف کی اسے میں نہ معاملات دار نے اور بعض گواہان نے اس امر میں صحیح
بولا لیکن صاحب شرجی کو اس امر کا یقین نہیں ہوا کہ معاملات دار نے کوئی بیانات کسی گواہ کے
باضابطہ تحریر ہوئے تھے تلفت کئے لیکن ایڈوکیٹ جنرل نے اٹا سے تقریر میں یہ تسلیم کیا کہ
معاملات دار نے نامناسب طور پر عمل کیا اور جواب صاف نہیں دیا اور اس میں گویہ شک نہیں ہے
کہ گواہوں کا اظہار ۲۷ فروری کو لیا گیا چھٹ نہیں کی گئی ہے کہ معاملات دار کو اختیار گواہان
کے اظہار لینے کا اقرار صالح کرا کے نہ تھا کہ معاملات دار نے یہ تصور کیا ہو کہ وہ مجبشریٹ
کا ردوائی کرتا ہے لیکن اس امر سے کہ اس نے اظہارات مذکورہ اسطور پر تحریر کئے یہ ظاہر ہوتا ہے
کہ اس نے تحقیقات باضابطہ کی تھی اور عدم موجودگی بیانات اول گواہان سے کل مقدمہ جانب
سرکار کی نسبت اشتباہ اور بے لطیفی پیدا ہوتی ہے اور صرف مناسب طور پر قیاس کیا جاسکتا
کہ بیانات مذکورہ اگر پیش کئے جاتے تو وہ مفید حقیقت کے نہ ہوتے۔

شہادت شرکاء سے حرم اس توصیف سے موصوف نہیں ہے کہ وہ اس طور پر دیگئی کہ کسی
قسم کی سازش کا ہونا ناممکن بتا یہ بیان کیا گیا ہے کہ سب گواہ اس وقت موجود تھے
جب ہر ایک کا اظہار دوبارہ معاملات دار کے لیا گیا اس بات سے اولی شہادت کی وہ وقت

۱۰
کلامہ خیرینہ
بنام
چنگن دیارام

باقی نہیں رہتی جو اسکو بلاشبہ اس صورت میں ہوئی کہ انکا اظہار علیحدہ علیحدہ لیا جاتا اور اسوقت وہ ایک دوسرے کے بیانات کی تصدیق و تہمتیات میں کہتے۔ دیکھو وہ دوسرا جو نیچے تشیل بت دفعہ ۱۱۳ ایکٹ شہادت کے لکھا ہے مزید برآں اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا کہ جو مقدمہ بالاخر حکم مایع کو اور تباہی بخیرینہ پیش کیا گیا وہ یہ تھا کہ لوگ ملزمان کو دسے گئے یہ رقم چندوں سے جمع کی گئی تھی اور سب چندوں کی بابت ثبوت دیا گیا تھا۔ ہینگا ہری گواہ نے نسبت اٹھت کھنڈیل فہرست چندہ کے طفا انکار دیا لیکن جب ایک شخص چندہ دہندگان منظرہ کے معنی دیا اور ہنگا جسے دہنگا ہری کو دو روپیہ کے دینے سے انکار کیا تھا دہنگا ہری کے مقابل لایا گیا اور سوقت دہنگا ہری نے اسے بیان ادا سے روپیہ سے انحراف کیا اس قسم کے انحراف سے صرف تا انکی شہادت میں صفت آگیا اور مقدمہ جانب مدعی میں ایک جزو اہم ملا توجی باقی رہ گیا۔ اس قسم کا گواہ ایسا نہیں ہے کہ جسکی شہادت بلا تائید پٹیل کرنا بے فطرو۔

مقدمہ میرٹھا ایسا تو فی نہیں ہے جیسا کہ اسکو سشن جج نے سمجھا ہے تشیل بت دفعہ ۱۱۳۔ ایکٹ شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی عدالت واقع برقیں انڈیا یہ قیاس کر سکتی ہے کہ شریک جرم ناقابل اعتبار ہے ججز اسکے کہ اس کے بیانات کی تائید اہم امور جن میں ہوتی ہو سکتی ہیں اپنی کتاب متعلقہ قانون شہادت (جلد صفحہ ۹۵) میں یہ تحریر کیا ہے کہ دستور درکار ہونے تا یہ شہادت شریک جرم اس قدر اسناد قانونی میں تسلیم ہوا ہے کہ اس سے کسی خاص مقدمہ میں انحراف کرنا صحیح طور پر نامناسب سمجھا جائیگا۔ ہماری یہ رائے ہے کہ نوعیت اس شہادت کی سپرینجیا مستغنیہ استدلال کیا گیا اس قسم کی نہ تھی کہ صاحب سشن جج کا انکار اس اصول کے مقدمہ ہڈے متعلق کرنے میں جو تشیل بت دفعہ ۱۱۳۔ ایکٹ شہادت میں بیان ہوا ہے صحیح سمجھا جائے۔ ہم سچا ویز ثبوت جرم اور احکام سزا نسبت ملزمان چنگن و دوار کا اس کے تسخیر کرتے ہیں اور حکم دینے میں کہ نامبرو گان رہا کئے جائیں۔

جاری رہیں صاحب جس۔ سیری ہی رہے ہے۔ ہنگو ایدو گیت جنرل نے جو سرکار کی طرف سے اور سٹریٹس اور سٹریٹس نے جو ملزمان کی جانب سے حاضر ہوئے مددی اور اسوجہ سے ہنگو بہت کمافی مباحثہ قانونی اور جانچنے شہادت میں ہوئی پس چنگو اس نتیجہ کے نکالنے میں جرمین اب بیان کرتا ہوں اس سے زیادہ تر اطمینان ہے جو اور سچ رہتا۔

۱۸۹۰ء
ملکہ مظہر قیسر ہند
بنام
جگن دیارام

اول امور اہم میں سے جنہاں مقدمہ میں مباحثہ کیا گیا ایک یہ ہے کہ یہ عدالت واقعات مجوزہ عدالت ہائے ماتحت میں کس حاکم دست اندازی کر سکتی ہے اس امر پر اسکاٹ جاسٹس نے بمعاہ در خواست فوجداری نمبر ۳۶۱۳ و ۲۶۵۰ سلسلہ ۱۸۹۰ء ملکہ مظہر قیسر ہند بنام جگن دیارام کی ہے اور جلی صاحب جس اور خود میں نے صرف مختصر ذکر کیا ہے کیونکہ اسکی بابت محض خفیف گفتگو ہوتی تھی مقدمہ حال میں پورے طور پر اس بارہ میں بحث کی گئی ہے اور اب میں اپنی رائے بیان کرتا ہوں جسکی اختیار از روئے باب ۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری حال ایکٹ ۱۸۸۱ء دیا گیا ہے میں زیادہ تر حوالہ وفات ۲۲۵ و ۲۳۸ و ۲۳۹ کا دیتا ہوں اگر یہ وفات وفات ۲۸۴ لغایت ۲۹۷ مجموعہ صدورہ سلسلہ ۱۸۸۱ء سے مقابل کی جائیں تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب واضعاً قانون نے ہائی کورٹ کو اختیار چاہنے صحت کارروائیات عدالت ہائے ماتحت کا اسی طرح دیا کہ جیسا مطابق قانون و مناسب و باضابطہ ہونے کا دیا اور میں نے اس امر پر خیال کیا کہ پرنسپ صاحب جس نے نسبت دفعہ ۹۳۰ کے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ گویا جو مجموعہ سلسلہ ۱۸۸۱ء کے ہائی کورٹ بطور عدالت نظر ثانی صرف اس صورت میں عمل کر سکتی تھی کہ جب کہی یہ معلوم ہوتا کہ غلطی عظیم کسی کارروائی عدالتی میں واقع ہوئی اور اس عبارت کی یہ تعبیر کی گئی تھی کہ اس سے اختیار ماتحت محدود کئے گئے ہیں مگر اب عدالت حسب اقتضائے رائے اپنے کے عمل کر سکتی ہے ہی رائے مقدمہ ملکہ مظہر قیسر ہند بنام شیخ صاحب بدر الدین (۲) عدالت ہائے ماتحت کی تھی اور اس نظیر کی یا بندی مقدمہ بہاؤ بنام موچی (۳) کی گئی ہائی کورٹ مقام فورٹ ولیم نے وہی رائے قائم کی نو بین کرشن کرجی بنام رسک اعلیٰ (۴) اور ظاہر ہائی کورٹ الڈباؤ کی یہی رائے اول مقدمات میں ہی ہے جن میں مجرم بری کیا گیا ہو ملکہ مظہر قیسر ہند بنام بلونت (۵) نیز گویا مقدمہ ہر دیوا (۶) جس میں مجموعہ سلسلہ ۱۸۸۱ء کے فیصلے ہوتا تھا ان مقدمات اور دیگر مقدمات سے یہ پایا جاتا ہے کہ اختیار نظر ثانی کرنے سے تجاوز و اقعات مجوزہ عدالت ہائے اعلیٰ قدر عدالت ہائے ابتدائی کا حاصل ہے چنانچہ یہ بات الفاظ دفعہ ۳۳۰ سے ہی مستنبط ہوتی ہے یہی دولت میں اندر سے قانون کوئی قید اس اختیار میں بجز اختیار تیزی حکام کے نہیں ہے اور

(۱) دیکھو صفحہ ۱۱۵-۱۱۶ (۲) انجین لارپرٹ سلسلہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۰-۱۱ (۳) انجین لارپرٹ سلسلہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۲

(۴) انجین لارپرٹ سلسلہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۰-۱۱ (۵) انجین لارپرٹ سلسلہ ۱۸۸۱ء صفحہ ۱۲

۱۰۸
ملک دیارام
۲۰۰۰

جیسا کہ میں اب ثابت کر دینا حکام نے اس اختیار پر مبنی کہ ان کے قواعد اس طور پر قائم کیا ہے کہ جس سے اس کے استعمال میں عکس قیود ہو گئی ہیں۔
میں احتیاطاً ایسی عبارت استعمال کرنا نہیں چاہتا ہوں کہ جس سے یہ مفہوم ہو کہ اہل معاملہ جو کوئی ایسی دوسری عدالت ہذا سے چاہتا ہو جو اسے اختیار نہیں دیتی اس سے عکس کر سکتی ہے اس امر سے ممنوع ہے کہ اپنا مقدمہ عدالت کے روبرو پیش کرے لیکن جس نے اس کا وعدہ کی پیروی کی ہے جو کیسیاں صاحب جس نے مقدمہ مندرجہ اثنین لادپورٹ سلسلہ بمبئی جلد صفحہ ۱۹۹ میں قرار دیا ہے یعنی یہ کہ ہر کوئی دست اندازی کرنے سے پہلے اسے عطلی جج کے متعلقہ واقعات کے بغیر بنائے نہایت خاص وجوہ کے انکار کرنا چاہئے مقدمہ نو میں کرشن مکھی بنام رسک لال (۱) حکام نے یہ فرمایا ہم اس اختیار کو صرف اس صورتوں میں استعمال کرتے ہیں کہ زمین کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظر انصاف اس کا استعمال ہونا چاہئے جس حالت میں کہ کسی اہل معاملہ کو اختیار پویل ہوا اور وہ اس کو استعمال نہ کرے تو اختیارات نظر ثانی جیسا کہ مقدمہ ملکہ مظفر قیصر بنام انکیش (۲) میں بیان ہوا ہے یہ قلت استعمال کرنے چاہئیں اور بجز نہایت خاص صورتوں کے مطلقاً دربارہ امور واقعات کے استعمال نہ کرنے چاہئیں اس عدالت میں زمانہ حال میں جتنے اکثر تعلقہ عمل درآمد حکام کلکتہ کی جیسی رپورٹ مقدمہ ملکہ مظفر قیصر بنام ریلو لاد (۳) کی گئی ہے اس کی ہے اور درخواست ہائے نظر ثانی کو اولیٰ مقدمات میں نا منظور کیا ہے زمین عدالت ماتحت کو اختیار اس کی نظر ثانی کا تھا بجز اسکے کہ کوئی خاص وجوہ ظاہر کی گئی ہوں یا یہ کہ درخواست پیشتر عدالت ماتحت میں کی گئی ہو اس عمل درآمد کی تائید میں جسے ایک مرتبہ سے زیادہ ایک مقدمہ قدیم زمانہ چارٹس کا حوالہ دیا ہے جس میں عدالت گنگسن شیخ نے حکمنامہ منبہ میس کے عطا کرنے سے اس بنائے انکار کیا تھا کہ اس کا عدالت ماتحت سے بذریعہ پویل ہو سکتی تھی اور زمین میں کیا گیا اگرچہ عدالت کو اختیار نظر ثانی عام ہر عدالت ہائے زمینی دنیاوی پر حاصل تھا تا کہ عدالت ہائے منکرانہ رائے اختیار کے عمل کریں لیکن اہل لیا ان مقدمہ سے یہ کہا گیا کہ ان کو اس وجہ سے یہ نہ چاہئے کہ اس عدالت میں اپیل کریں کیونکہ اگر وہ ایسا کریں گے تو معاملات جھکا جائیں اور جملہ عدالتوں کے

(۱) اثنین لادپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۴ (۲) اثنین لادپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۸ (۳) اثنین لادپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۵۸

۱۸۹۰ء
ملکہ مغلیہ تیسریبنام
جنگن دیارنام

سیان آجائے گئے (دیکھو مقدمہ اکثر ڈورکشن (۱) گوعمو کا چھٹا بل معاہدہ کو اجازت میں غنہ نظر ثانی میں
تحریر کرنے کی اس عدالت میں دی ہے لیکن جسے ان اصول پر عمل کیا ہے اور بڑے دو
مقام مقدمات میں دست اندازی کرنے سے انکار کیا ملا افسر محو اس میں جو تون میں کہ و اضعاف
قانون کے فیصلہ عدالت مرافقہ ولی باپیل کو نسبت واقعات کے قطعی قرار دینا یا باہودب جس
حالت میں کہ اور سی مطلوبہ عدالت ماتحت ہے بلکہ اختیار ساری نظر ثانی کا ہو حاصل ہو سکتی ہو۔

یہ بات کو یاد کیجئے مورد واقعات سے بہت خاص جوہ دست اندازی کے بعد غنہ نظر ثانی اپنے جاتے ہیں
آیا عدالت ستری کے لئے یہ بات منور ہے ایسے امور میں کہ چکان فیصلہ لیا حالات ہر مقدمہ کے ہونا چاہئے
جیسا کہ ایڈووکیٹ جنرل بیلم نے ظاہر کیا اور شریکین اور شریکین نے تسلیم کیا کہ یہ بخوبی صحیح بیان میں
کارروائی اس عدالت کا جب وہ اپنے اختیار پر عمل کرتی ہے ہوگا اگر کم یہ کہیں کہ ہم جو چیز غنہ نظر
میں اسی طرح دست اندازی نہیں کرتے جیسا کہ ہم اسے جو سی میں حسب غنہ ہر مجموعہ منافیہ و طرہ
کے دست اندازی نہیں کرتے یعنی جبکہ وہ صاف اور صحت سے طور غلط ثابت کیجاسے دیکھ مغلیہ تیسری
بنام منی (۲) اور نہ یہ کہ عدالت ماتحت نے اپنا اختیار نہیں مطلقاً استعمال نہیں کیا یا اس طرح پر
استعمال کیا کہ وہ کلیتہاً واجب ہے (دیکھ مقدمہ گت چندر (۳) ایڈووکیٹ جنرل نے یہ بھی دلیل کی کہ
اس صیفہ میں عدالت ہائی کورٹ بشا بہت مقدمہ ہم شریکین ریلوے کمپنی بنام ریٹ (۴) عمل
کیلیں اس مقدمہ میں لاڈلہ سبھی بھٹہ بہ فرمایا اگر کس فعل دی اس راسے کو قائم کر سکتے ہوں
دنیہ کہ کو قائم کرنا چاہئے جیسا کہ مقدمہ سلاؤن بنام من (۵) میں کیا گیا جو راسے کہ قائم کی گئی
ہے تو کسی عدالت کو اختیار دست اندازی کرنے کا فیصلہ واقعات میں جواز سے قانون پر مبنی
کے ہے اور نہ صاحبان حج کے نہیں ہے میری عدالت میں ان مقدمات مدیجئے ان اصول میں جاتی ہے بلکہ جو جب
عدالت بالائز اس امر پر لحاظ کرتی ہیں کہ وہ منافع قانون خاص منافع عدالت ماتحت کے سپر کی ہیں اور عدالت اس وقت
کی بجا آوری خدمات مذکور میں اعانت کرنا ضروری ہے لیکن نسبت آریے جو ریون کے بھی جنگل نسبت حربہ فیہ ۳
عمل کیا جاتا ہے زیادہ تر اختیار نہیں صاحبان حج پر منحصر ہے مقدمات بدورت شدہ سے خاص مرزا ہے
کہ بعض اوقات مختلف حکام ایک ہی دیون میں حج کے نسبت اس کے مختلف الراسے ہوتے ہیں کہ آیا
جوئی کی راسے صاف اور صحیح غلط ہے یا نہیں اور میں اس امر پر لحاظ کرتا ہوں کہ دفعہ ۳۳ میں
و اضعاف قانون نے بوقت تحریر کرنے ہمارے اختیارات نظر ثانی کے یہ حفاظ استعمال کیے ہیں جاتے
گمانی کہ حسب احتیاط ساری راسے کے پیمارت وسیع بلاشبہ یہ دولستہ اور ساتہ اس علیہ

(۱) رورٹ لینڈ صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۳ (۲) انجین ۱۵ رورٹ سلسلہ جلد ۱ صفحہ ۹۹ (۳) انجین ۱۵ رورٹ سلسلہ جلد ۱ صفحہ ۹۹ (۴) انجین ۱۵ رورٹ سلسلہ جلد ۱ صفحہ ۹۹ (۵) انجین ۱۵ رورٹ سلسلہ جلد ۱ صفحہ ۹۹

جیسا کہ میں اس مسئلہ پر مقدمہ میں فرق ہوا ہے لہذا اگر حقیقت میں عدالتی حکام پر قید لگائی جائیگی
 کہ اس کے بعد ان کے لئے عدالتی قیود و ضوابط کا حاصل کرنا زیادہ تر مشکل ہوگا۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

ایک اور امر کی نسبت ملاحظہ فرمائیے کہ جس نے غلام کر کے ہماری راسکی اس قدر عاکی ہے کہ وہ امر
 اس مقدمہ میں پیش کرنا چاہتا ہے میری مراد تائید بیان شکوے جرم سے ہے اس مقدمہ میں بلاشبہ عدالت کو
 استعمال کرنا اپنے حقیقتاً تیسری عدالتی کا منہ ہوتا ہے حقیقتاً تیسری عدالتی کے استعمال میں عدالتوں کو دیگر
 قوانین بلکہ قواعد اصول قانونی مثلاً اصول منطق یا شہادت یا مصلحت عامہ ہی یاد رکھنے چاہئیں
 عدالت سے جو بی اس تجویز کی نظر ثانی کرائی جاسکتی ہے کہ وہ اور وہ دیکھ کر پانچ ہونے میں کسی قدر کم
 درجہ تک دیکھ کر اس صورت میں ملاحظہ فرمائیے ہے بلکہ ملاحظہ مقدمات کے عدالت ہذا تیسری عدالت
 میں مہمائی سے سماعت ایسے اہل معاملہ کی کر لی کہ جسکو عدالت ایسی تجویز ثبوت جرم کے ہر جرم میں شہادت
 شریک جرم بد وضع پر مبنی ہو اور اس عدالت نے جسے جرم ثابت قرار دیا کوئی وجہ اعتقاد کر کے شہادت
 مذکورہ نہ بیان کئے ہوں اور نہ مقدمہ کے دیکھنے سے پائے جاتے ہوں۔ ایک قاعدہ ضابطہ کو جو اپنے
 عرصہ سے قائم ہے اور جسکی رو سے بطور عام قاعدہ کے یہ قرین احتیاط سمجھا گیا ہے کہ شہادت شریک جرم
 کی تائید طلب کرنا ضروری ہے بلکہ عوام الناس کے صاحبان محشر پر اسٹیشن چچ محض اسوجہ
 سے نظر انداز نہیں کر سکتے کہ دفعہ ۱۳۲ ایک شہادت ہند میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ تجویز ثبوت جرم محض
 اسوجہ سے خلاف قانون نہیں ہوتی کہ وہ کسی شریک جرم کی شہادت بلکہ تائید پر مبنی ہے جیسا کہ سلی صاحب
 نے بمقامہ مین لامل غلام کر کے عدالتوں کو لازم ہے کہ اس تجویز زیادہ تر پر عمل کریں جو طریقہ بدستور
 کی بابت حال ہوا ہے اور دفعہ ۱۱۱ میں ایک مذکور میں داخل کیا گیا ہے یعنی یہ کہ عدالت کو
 یہ قیاس کرنا جائز ہے کہ شریک جرم ناقابل اعتبار ہے تا وقتیکہ اسکی شہادت کی تائید جزئیات میں
 نہوتی ہو قاعدہ ہند دفعہ ۱۱۴ قاعدہ ہند دفعہ ۱۳۲۔ ایک ہی معاملہ کے جرم میں اور دو نوبت اکثر
 جرمی تجاویز میں پائے جاتے ہیں جبکہ ذکر ہماری تجاویز مقدمہ مذکور میں بتاواں دفعات میں سے کوئی
 دفعہ ہوتی آتمالی حقیقتاً تیسری عدالتی کے نظر انداز نہوتی چاہئے لیکن تمہیل یہ قاعدہ عام ہے
 اور جب اس سے تجاویز کیا جاسے تب عدالت کو یہ غلام کرنا چاہئے خواہ یہ غلام ہونا چاہئے کہ ایسے
 حالات میں کہ مقدمہ میں خاص طور پر عمل کرنا جائز ہے میں نے بمقامہ مین لامل (دیکھو صفحہ ۱۱۱) میں
 (۱۳۸) یہ کہتا ہوں کہ اعلیٰ حکام نے جواب شریک جرم عدالت کی پیشی پر پوری کوشش میں یہ تجویز کی ہے
 کہ اس قاعدہ مستمرہ انگلستان سے جسکی رو سے طلب کرنا شہادت تائیدی کا منہ ہوتا ہے ہندوستان

۱۱۸۹
ملکہ مقدرہ قیصرہ
پہلے نام ۱۰
۳۴۵

میں تجاویز کرنا بلاشبہ خالی از خطر نہیں ہے یہ الفاظ کوچ صاحب چپٹس کے بقدرہ ملکہ مظفر
بنام امام (۱) میں اور اسے فیصلہ سربراہنس پکا کہ صاحب مقدرہ مقدرہ الہی بخشش (۲) میں
برابر ملتے ہیں ثلث کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ قاعدہ بطور ضابطہ و محض اس غرض سے کہ
اوس سے دگزر کیا جائے بیان کیے عدالتوں کو لازم ہے کہ اوپر عمل کریں یا کہ اوس
مقدمہ میں جو ہمارے دور سے مجسٹریٹ نے جسے تجویز ثبوت جرم کی اور سیشن نے تصدیق
اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ جو شخص کہ کسی عمدہ دار سرکاری کو رشوت دیتا ہے وہ مجرم ہے اور قابل سزا
اور اسوجہ سے کہ وہ ایک شریک جرم ہے اور یہ کہ بوقت سوازدہ وقت شہادت اس شریک جرم کے
حکام موصوف کے ذہن میں وہ امر تھا جسکو سربراہنس پکا کہ صاحب نے اس قاعدہ کا براہ خط کو
بجائے والا قرار دیا ہے پس یہ مقدمہ محض مقدمات رشوت ستانی مقام عمدہ دار سے جسکی نظرانی ہونے
ماہ شمار شدہ میں کی فرق رکھتا ہے اول مقدمات میں مجسٹریٹ نے یہ فرض کیا تھا کہ رشوت و غوالا
مستوجب سزا نہیں ہے بلکہ بر بنائے اصول منور محض ظاہر اور بیوجہ جیسا کہ ہمارے دور میں
سرکار انگلو کی گئی تھی شریک جرم نہیں ہے جیسے اب اسد عاے منوخی تجاویز ثبوت جرم بوجہ کسی
غلطی قائل یا ضابطہ کے نہیں کی گئی ہے کونسل نے اسد عا دست اندازی بر بنائے اوس
قسم کی خاص غلطی اندازہ وقت شہادت کے کی ہے کیسی بنائے دست اندازی مقدرہ ملکہ مظفر
بنام صاحب بدالین (۳) میں یہی ماوردہ غلطی بقدرہ ملکہ مظفر قیصرہ بنام ملی (۴) غلطی ام
قرار دانی نہیں جو کہ جسے درخواست عمل میں لانے اپنے اختیار کی گئی ہے لہذا ہم پر لازم ہے
کہ اس امر پر غور کریں کہ آیا سائل کے کونسل نے وجود خاص ہتمال اختیار کو کے ظاہر کے میں نہیں
اور ملتے ہوئے ضرور ہے کہ شہادت کی طرح کریں۔

(۱) اس مقام پر حاکم مدوح نے شہادت پر نظرانی اور فرمایا

میری دانست میں مجسٹریٹ نے بہت ہی آسانی سے ماکر اور گوند کی شہادت تائیدی کی نسبت
اطمینان کر لیا یہ دونوں گواہ نہایت ناقابل اعتبار پائے گئے میری دانست میں خود شہادت سے
حیثان ہے کہ سیشن جج کا یہ تصور غلط ہے کہ کوئی سازش باجماع اور اشخاص کے نہ تھی جنہوں نے
اپنا رشوت کا دنیا بیان کیا ہے چونکہ اب یہ قیاس کیا جاسکتا ہے کہ بوجہ طریق عمل رسالت دار

(۱) رپٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۹۹ مقدمات نو جلدی

(۲) نیگال لارڈ رپٹ (اجلاس کامل) جلد ۲۵۹ صفحہ ۲۵۹۔ دو بجلی رپورٹ مقدمات نو جلدی جلد ۹۹ صفحہ ۸۰

۱۸۹۰ء
ملاحظہ فرمائیے
نام
جنگ دیا نام

اصل سفینٹ کے شہادت اور پیش نہیں کی گئی اسلئے میری دانست میں واقعات ایسے خاص
کچھ ہیں کہ ہم کو نظر میں نہ گزری تھا ورنہ ثبوت جرم اور احکام سرگرمیوں کو تسخیر کرنا چاہئے۔
میں اس شہادت کا ذکر چکا ہوں کہ جس پر خاص کر تجاویز جرم نہیں ہیں اب میں بعض اہل امور پر
توجہ کرتا ہوں جن کی نسبت بحث کی گئی اور جسے امور قانونی پیدا ہونے پر ایک حکمت جنرل ذیل کے
میسے یہ درخواست کی کہ اس مقدمہ پر اجلاس کامل من لو کیا جائے تاکہ تعین اس امر کا ہو کہ اس کے کس
حکم کا قاعدہ مندرجہ ذیل ۱۲۲ ایکٹ شہادت ہند متعلق کیا جائے یہ گزارش کی گئی ہے کہ بعض الفاظ
موقوفہ تجویز ہمارے پچیس سبلی صاحب مقدمہ در مقدمہ مین لال (۱) سے شبہ نسبت اس واسے
کے پیدا ہوئے ہیں جو اس عدالت نے مقدمات رپورٹ شدہ میں قائم کی تھی لیکن ہمارے اسے خلاف
اس کے ہے نہایت صاحب چیف جسٹس نے مقدمہ چارلس بنام میٹلس (۲) یہ اسے غلطی کی کہ الفاظ
ہر ایک حاکم عدالت کے معنی لیا جاؤں مقدمہ کے مجسمہ جاسمین کہ جہاں سے فیصلہ کیا ہو وہ قانون
میں نہایت احمد کی پیدا ہو جائیگی "ایڈوکیٹ جنرل نے یہ تحریر حسب ہدایت گورنمنٹ بمبئی کے
کی تھی جو یہ یاد رکھنی چاہیے کہ تجویز یا ایجنٹ سے بھرپور کو غلطی ہوئی لیکن ہمارے دانست میں
یہ بات مطلقاً ثابت نہیں کی گئی ہے کہ مین ایک حاکم منجلاؤں حکام کے تہا جنہوں نے اس
مقدمہ کو فیصلہ کیا تاہم انداز میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کچھ ہی بحث نسبت قانون متعلقہ شہادت شریک
جرم کے روبرو اسکاٹ صاحب جس اور میرے نہیں ہوئی تھی گو اسکاٹ صاحب جس نے اپنی
تجویز میں نسبت اس امر کے اپنی اسے لکھی ہے اہل اور جسکی نسبت بحث کی گئی تھی یہ تھا کہ آیا وہ
شخص جو کسی عمدہ دار کو رشوت دے مستوجب سزا اور شریک جرم ہے یا نہیں یہ بات تجویز سبلی صاحب
جسٹس اور میری تجویز سے حیاں ہے ایک بٹریٹ احمد آباد نے غلات اسکے غلطی سے تجویز کی تھی اور
بطور سند بعض الفاظ موقوفہ منٹا سرور لیٹ صاحب مقدمہ کا ذکر گورنمنٹ بمبئی سے منظور ہوا تھا
حوالہ دیا تاہم بٹریٹ کونسل لازم نے جو الہ بیت سے مقدمات نہایت مستند کے یہ بحث کی تھی کہ
مسئلہ ضرورت قانونی سے رشوت دینے والے کی برأت نہیں ہوتی ہے اور ہمارے فیصلہ سے یہ کہ
بحال رکھی گئی جسکی نسبت بحث ہے یہ کہنا کہ وہ مین کسی شبہ نہایت سبلی صاحب سے طعن ہوا تھا
جو کہ مجھ کو خیال کل مقدمات رشوت کے ملاحظہ سے جو ہمارے روبرو تھے پیدا ہوا نہایت ہمارے اس
فیصلہ سے ایک بٹریٹ وقت رشوت تہائی کے انداز میں تھی ہے نفع معافی میری ہمارے اس تہائی حیا سے

(۱) دیکھو صفحہ ۱۳۰ (۲) رپورٹ ٹیکم صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۸

جس کے ساتھ رشوت دینے والا شخص کیلئے اور نہ ہر معاش قصور کیا جانا ہے اور بہت آسانی سے اس کے بیان پر بلا تائید اس صورت میں ہی استدلال کیا جاتا ہے جبکہ وہ کسی تصدیق بذریعہ سبب ساری اور جوئی شہادت کے کی گئی ہو نسبت قاعدہ قانونی اور قاعدہ ضابطہ متعلقہ شرکے جرم کے اکثر تجویز ہوئی ہے اور اس کی بابت جبکہ کتب قانونی میں مفصل اسے ظاہر کی گئی ہے پس ہماری دانشمندی میں کوئی وجہ اس کی منتہی کہ کیوں ہم اجلاس کمال سے اس قاعدہ کو قرار دین جو بہت حد سے ہماری ہے اور جب بوقت آغاز سبب کے حکموں پر موقوف ہو اس بار میں کچھ نہیں ہے ہمنے یہ اسے قائم کی کہ اس مقدمہ کی سماعت رو بہ رو پیشینہ کے کیجا ہے جو بوقت کہ ہمنے اس درجہ سے غیر معمولی کو نا منظور کیا اور بوقت بلاشبہ ہمنے کو نسبت کی اس فکر کو پسند کیا کہ چونکہ یہ مقدمات جو کسی قدر عوام میں اکثر پیش آتے ہیں غیر ملکی کو ہدایت مناسب اسی قدر پیشی جائے اور چونکہ اصل بحث ہر مقدمہ میں زیادہ تر نہیں ہوتی کہ کیا قاعدہ سے ملکتہ ہوتی ہے کہ کس طرح وہ متعلق کیا جائے لہذا میں اس مقدمہ میں جیسا کہ اسی قسم کے دیگر مقدمات میں ملحوظ رہا ہے یہ اعتبار کی کہ شہادت کی پورے طور پر فکرتہ جائے کہ ان سارے حالات ہاے ماتحت کو یہ معلوم ہو کہ کس طرح ہر حالت ہر نسبت شہادت کے عمل ہونا چاہیے ہے چونکہ میں ایک اور حکام میں سے تاجروں نے مقدمہ میں لال (۱) کو فیصل کیا تھا لہذا میں اس ایما سے ایڈووکیٹ جنرل کو حکم کو قبول کیا کہ توضیح اس امر کی کیجا ہے کہ ہمنے واقعی اس مقدمہ میں کیا فیصلہ کیا تھا اور کیا خیال کہ ہاے میں میں نسبت عدل اس قاعدہ کے تاجروں بابت شہادت تائیدی کے ہے مقدمہ حال میں دیگر امور پر ہے اہم یہ ہونے میں مثلاً معاملات دار کا اشتہارات جاری کرنا جبکہ نسبت ہر دو عدالت ہاے ماتحت رہا یا بخیر نہ ہر دو عدالت ہر دو عدالت دار تصور کی گئی اس امر کی نسبت مجھ کو کوئی مقدمات کتب میں جنہیں اسٹیٹ ٹریلیس ہی مل میں نہیں ملے اور اس وجہ سے مجھ کو اظہار اسے حکام اور ان اصول پر جو واضع قانون نے اختیار کئے ہیں بتایا اپنی رائے جو میں نے بعد فکر کیے دلائل کو تسلیم و اعتراف قائم کی ہے استدلال کہ نا لازم آیا مجھ کو کوئی مقدمہ ایسا نہیں ملا جس میں انگلستان یا ہندوستان میں کسی حکمران نے ایسے اشتہارات جیسے کہ اس میں شامل ہیں جاری کئے ہوں۔ میں اب وہ اسے جو میں نے نسبت اس امر اور دیگر امور کے قائم کی ہے جبکہ نسبت کو تسلیم کرنا ان نے اعتراض خلاف قانون اور غیر عدل گسری ہوئے گا کیا ہے ظاہر کرنا میں میں باتفاق اسے ایڈووکیٹ جنرل کے یہ تصور کرنا ہوں کہ اس مقدمہ میں ضرورت اظہار اسے عدالت کی ہے جس سے آئندہ محیر شبوں کو ہدایت ہو جو ہر متا نسبت ان امور کے جنکی بابت ان نظام میں

نظارۃ فوجداری
جلد ۱۲
صفحہ ۵۶

جو حاکمان موصوف کو مل سکتی ہیں بہت کم ہلیات پائی جاتی ہیں۔

محالیت: ازان کو بہت اختیار اور باوجود مفصلات میں ہے جہاں ان کو اختیار دیوانی و فوجداری حاصل ہیں اور ان کو بہت عوام الناس کے بارے میں اختیار رکھنی پڑتا ہے کہ لوگوں سے ایسے بیانات نہ لیں جنکی بات ان کو اختیار تحقیقات کرنے کا ہیں ہے یا وہ دیکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ نہیں کہہ سکتے کہ اس عہدہ والے کو کچھ اختیار ماعت اس قدر ہیں جو جب کسی قانون مال یا حسب دفعہ ۱۹۱ ضمیمہ ۱۱۱ میں موصوف صاحب فوجداری کے تاپس و کی کارروائی حسب دفعہ ۵۳ کا عہدہ ہے ظاہر اور ان کو کوئی اختیار ملے دے گا نہ تھا اگر کوئی شخص عطا جواب دے چھوڑ کر گیا یا اسے جلا و سکو جب قانون مجبور کرنا چاہے تو یہ ظلم ہے (دیکھو مقدمہ طعن باعتبار عہدہ ۱۱) اور اسے اشتہارات کرے و مطلقاً جاری کئے جانے تو زیادہ تر اختیار ملے جاری ہونے پانچویں سے دسویں فیوٹوں کے ساتھ یہ وعدہ کرنا کہ اگر سے عوی کرینگے تو اس کا روپیہ و ان کو واپس ملے گا ایک امر قابل تامل اور خلاف مصلحت و نام نہاد مقدمہ کیلئے و بام پریشانی (۱۲) قانون پر اسطرح عمل کرنا چاہیے کہ شہر کے جرم کو کسی سچ بات کی تاویل کر کے یا کوئی جہالتک ممکن ہو کہ مجبور ہو دیکھو تجویز لیکن صحت سے یہ مقدمہ (۱۳) مقررہ اصلاح کرنا دیشہ نہ کرنا چاہیے یا تو کوئی حاکم بالا دست دے یا ایسا عہدہ کہ جس کو اختیار ماعت یہ مقدمہ ملے اور اگر اشتہارات بھیجے کہ عدالت کے تحت تصدیق کر کے یا ایسے لیکن کوئی تعزیرات کے تحت یا بطور معافی کے کر سکتے تھے تو زیادہ تر اختیار اس امر کی ضرورت تھی کہ وعدہ ملانی مسکاں کی جائے نہ سو سو و انھیں قانون کے کوئی جہان کا نہیں ہے کہ معمولی اعمال قانون پوری اور تاوانات کا نہ ماننا جس جیکے عدالتیں ملتی ہوں کرے اور معمولی نفاذ قانون متعلق جرائم یا قلیت کے معامل کرے یا مہر مہر کی نسبت تجویز اور ملوث لٹ سے طرہ سے دیکھو کتاب ۱۱ میں متعلقہ لکھی ہوئی لٹل لٹل فیوٹوں کی سزا عاقلیت کے تحت کی گئی ہے اور بعض قوانین کی رو سے حکام بالا دست کو یہ اختیار دیا ہے کہ مجسٹریٹوں اور دیگر عہدہ داران مجسمہ برائے مالی کو موقوف کریں اور علاوہ اسکے استحقاق شاہی بھی ہے اس امر کی نسبت ایک صورت میں نہ ماننا حال توجہ و نہ مان قانون کی نال ملنی جب کوئی عدالت ملتی ہے تو انھوں سے جو بعض مقدمات برائے مالی میں گواہ تھے یہ وعدہ کیا کہ کوئی شخص جو گواہی دے گا وہ اس کی گواہی اور جس صورت میں کر رہے ہیں اسے متقی یا ہونے یا ہونے بنا دے دیا گیا ہو کوئی سزا یا نقصان باعتبار عہدہ یا صیغہ نہ دیا جائے یا نہ ہو چکا دیکھو بلجیک پارلیمنٹ دفعہ ۱۱۱ و مراسلات متعلقہ مقدمہ سرکار دفعہ ۱۱۱ و ۱۲۰ کو دیکھو لیکن لیونگسٹون کے فیصلہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۸۸۴ء میں یہ ضرور دیکھو کہ نہ مان قانون کی اجازت اسے حفاظت کو ان کے حاصل کیجائے تاکہ ان کے بیانات بطور شہادت خلاف و ان کے استعمال کئے جاویں اور اس سے

۱۸۹۰ء

کا مندرجہ فیض

بنام
ہنگامی واریٹ

مین جو اس بار مین ہے یعنی کارپس کلسنڈہ ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۳ء مین درج کئے گئے مین ۳۲
 مین ۱۰ جب فیمل سے جس حالت مین کہ نسبت کسی شخص کے جو جس آت دی میں ہے کسی عدا
 الگشن یا کیشنز ان الگشن کی جانب سے یہ رپورٹ کیا جاسے کہ وہ مجرم کسی عدا کے بعد اعمالی کا دوبارہ
 الگشن ہوا عام اس سے کہ اس نے ساری فیکٹ برات حاصل کیا اینین ڈائرکٹر بلک براسیکین
 پر یہ فرض ہوگا کہ اس کی نسبت پورٹ لارڈ ہائی چانسلر بھانڈا عظم کو مع ایسی شہادت کے کہ
 جو بات ہوا اعمالی مذکور کے ویکٹی ہو جس حالت مین کہ ایسا شخص کا کم جس آت دی میں کا دوجہ
 ہونے یا رہنے میر کسی براس کے کرتا ہو تو لارڈ ہائی چانسلر کو وہی اختیار موقوف کرنے اس شخص کا
 عدا جس آت دی میں سے ہوگا جو کہ اس حالت مین ہوتا کہ وہ کمیشن میں داخل ہوتا
 اسی قسم کے احکام نسبت بر شران و سالیشران و دیگر ایلی اس مشیک کے مین۔

اس امر پر ہی مین نے سچا کو کیا ہے کہ اشتہار رار ارب مین جو اس مقدمہ مین شامل مسل مین کوئی
 شران مثل بشرط سچ ہونے یا برخاستگی عداہ یا اس کے مستوجب ہونے کی نہیں مین اور ایسے معاملات
 مین جو کل وطن دارون سے جن سے ایکٹ عداہ ہاے موقوف بھی نمبر ۱۸۸۳ء حصہ ۱۸ متعلق
 اور پشیلون سے جنکو اختیارات عدالتی حاصل مین اور تھائیون سے جنکو خدمات معتمدی سپر مین
 ہمیشہ اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر عداہ داران مثل معاملات داران کے برات اندر دے اشتہار
 کے عطا کر سکنگے تو قیود قانونی اور وہ قیود جو صحت کی رو سے ضروری مین غرض ہو جا ویکٹی
 اور عدلی سے سرکار پالیفا وون و عدون کا لازم آ جا یگا جو خلاف قانون مین یہ اشتہارات
 کلیتہاً و معاملات دار نے بلا اسکے کہ عداہ داران قانونی سے صلاح لے جا رہی کئے یہ صورت
 بالکل اس کارروائی مجسٹریٹ یا رعیت خیر خواہ سے جو بغرض رفع کرنے کسی بلوہ خطرناک
 یا جاعت شوالنگیز کے کیجاتی ہے بالکل مختلف ہے بخوبی موقع حال کرنے ہدایات کا حکام بالا دست
 سے حاصل تھا معاملات دار ایک عداہ دار تحت ہے اور جیسا کہ اس صورت مین واقع ہوا اسکو کچھ
 اختیار کرنے تحقیقات کا مطلق نہ تھا باوجود اسکے اسنے اشتہارات ہر جانب راست و پ
 جاری کر دئے اور میری یہ رائے ہے کہ اگر وہ ہندو گانوں کی چرپا یوں مین لگے ہوں تو کو کورنٹ
 کو مناسب ہے کہ ان کی منسوخی کا حکم دے ممکن ہے کہ معاملات دار نے یہ خیال کیا ہو کہ جو
 حفاظت کہ رشوت و ہندو گان کی بحیثیت گواہان دفعہ ۱۳۱- ایکٹ شہادت ہندو کے کہ قیود
 مروجہ ہے ہوتی ہے بخوبی کافی نہیں ہے اور یہ کہ کوئی خاص طریقہ مثل اسکے کہ جو کارپس پیر

ایکٹ انگلستان سے زیادہ تر شاہی ہول اور ان قبور کے جواہرین مصلحتاً کسی گہری بن زیادہ تر قریب
لیکن ہرگز قانون کی تعبیر خلاف مواد الناس کے نہیں کی جاتی ایسا اگر نادخل تعدی ہے حالون
میں کسی کی رو رعایت نہیں ہو سکتی احکام انگلستان دربارہ سائیفٹ برادرت خاص وجہ
مستندہ قانون مذکورہ پیشی میں چکی کشیج بمقدورہ ملکہ معظمہ بنام ہول (۱) لارڈ جسٹس پریشی
کی ہے بغیر اسناد ناواجبیت عدل گسری موافق قانون موجود کے ہوئی جاسے کہ وہ
کیا ہی ہو صحیح اختیار تیری نہیں ہے کہ وہ بات کی جاسے جو مطابق انصاف ہو بلکہ وہ قانوناً
داخل انصاف ہو کہ اس بات پر کوک صاحب نے استدلال کیا ہے۔ اس عدالت کا یہ
کام ہے کہ مجسٹریٹوں کو ٹیک اندر مدد و اس کے فرائض منصبی کے رہنمائی بادشاہ بنام پنہ
(۲) اور اس کے لئے یہ دشوار ہے کہ ٹیک طریق ان مقدمات رشوت میں سمجھ لیں۔ مقدمہ
گیش سٹیٹہ (۳) میں ہکو ایسے مجسٹریٹوں سے کام لیا جاتا جنہوں نے غلطی سے استناد
رشوت سنا فی کی تحقیقات کرنے سے انکار کیا تھا مقدمہ حال میں ہمارے ہی تحریرات ایک ایسے
نہدہ واسے متعلق ہیں جسے سرگرمی ناواجب کی ہے اور بلا کسی استثناء کے خلاف اختیار عمل
کیا ہے جو اسے کہ مجسٹریٹ مجوز نے نسبت شہادت ممانعت دار کے غاہر کی ہے وہ بری
دانست میں ایسی ہے کہ اس پر توجہ کو گورنمنٹ کی ضروری ہے لیکن چونکہ تحقیقات کامل نسبت
اوس عمدہ دار کے طریق عمل کے نہیں ہوئی ہے لہذا میں اس سے زیادہ اظہار رائے
کرنے سے اجتناب کرتا ہوں۔

تجاویز رشوت جرم منسوخ ہوئیں

(۱) لارڈ جسٹس پنچ ڈوڈن جلد ۵ ص ۵۰۰

(۲) رپورٹ کانگرس وین مہاراجا جلد ۲ ص ۲۰۰

(۳) انڈین لارڈس سلسلہ بیٹی جلد ۳ ص ۴۰۰

پرس تک ایک ایک سال کی عمر کو نہ پہنچے قید رکھا جائے۔

ہائی کورٹ نے استعمال اپنے اختیار نظر ثانی کے اس مقدمہ کی سسل اور کارروائیات کو طلب کیا اور غور و نظر فرمایا کہ نام اطلاع نامہ بین بعض اوقات ایسی کیا کہ وہ وجہ بیان کریں کہ حکم مجسٹریٹ کی عدالت منسوخ نہ کیا جائے۔

شاہکارام ناراین گوورنمنٹ پلٹہ راجنانب سکوار میری بطور عرض ہے کہ اس عدالت کو اختیار نظر ثانی حکم مجسٹریٹ پر واجب دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (۱۸۸۵ء) کے قائل نہیں ہے کارروائیات دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۸۸۵ء کے تحت نہیں ہیں اور مجسٹریٹ جو یہاں دفعہ ۲۲ کو ذکر عمل کرتا ہے وہ مجسٹریٹ عدالت سسل نہیں کرتا ہے وہ زیادہ تر بطور ماکر عامل کے عمل کرتا ہے دفعہ ۱۱ ایکٹ ذکر کی رو سے کوکل گورنمنٹ کو نہ ہائی کورٹ کو اختیار چھوڑ دینے پر مجرم کا تاویب گاہ سے کسی وقت یا ایک تاویب گاہ سے دوسرے کو بھیج دینے کا عامل ہے فریڈیران میری بطور عرض ہے کہ یہ عدالت حکم باہر الجٹ کی نظر ثانی پر واجب دفعہ ۲۲ قانون شاہی کے نہیں کر سکتی ہے یہ مقدمہ ایسا نہیں ہے جسکی مجسٹریٹ نے پتہ نہ کی ہے جسکے حکم کی نظر ثانی مطلوب ہے نسبت روکڑا کے میں تسلیم کرتا ہوں کہ مجسٹریٹ نے ٹیک ٹیک سلطان احکام پر دفعہ ۱۱ ایکٹ ذکر کے عمل نہیں کیا ہے بلکہ یہ اوپر فرض تھا کہ عمر مقدم کی تحقیق کرنے مقدم کی طرف سے کوئی حاضر نہیں ہوا۔

ادھر عدالت اس معاملہ میں سسل اور کارروائیات جاسے رو برو صیفہ نظر ثانی پر واجب دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری پیش ہوئیں صاحب مجسٹریٹ نے جسکے علاقہ میں جیلخانہ برادر اور واقع ہے پر واجب دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۸۸۵ء کے حکم سزا چھ ماہ قید سخت کے حکم صادر کیا کہ مجرم اپنی سال تک یا اوپر تک کما شمار سال کی عمر کو نہ پہنچے تاویب گاہ میں قید ہے کہ گورنمنٹ پلٹہ کے راجنانب سکوار کے اس عدالت کے اختیار سماعت کی نسبت عرض کیا اس بنا پر کہ دست از دائرہ مجسٹریٹ پر واجب دفعہ ۱۱ ایکٹ متعلق تاویب گاہ ۱۱ ایکٹ ۱۸۸۵ء کے ایک نسل عاملانہ تھا نہ کہ کارروائی عدالت فوجداری درہم ادنیٰ میں اختیار نظر ثانی عدالت ہائی کورٹ حسب مواد دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری اور نہ یہ مقدمہ تاجرانہ اصل حسب معنی دفعہ ۲۲ قانون شاہی پر مجرم کے کیا گیا دفعہ ۱۱ ایکٹ تاویب گاہ میں پتھر ہے اگر عدم دار ستم جیلخانہ کی یہ اسے جو کہ کوئی مجرم جسکی نسبت حکم سزا صادر ہوا ہے اس سے کہ حکم کا ہے تو اسکو روکڑا میں مجسٹریٹ کے جسکے علاقہ میں وہ جیلخانہ نہ ہو گا کہ اسے اور اگر مجسٹریٹ کی عدالت میں مجرم سزاوارہ پس سے کہ حکم کرنا اور تاویب گاہ میں بھیج دینے کے لائق ہو تو حکم سے کہ وہ تاویب گاہ میں بھیج دیا جائے

۱۰۳
نظام برقی

پہن ایک محکمہ اختیار کرنی صواب ہے بشرط کو حاصل ہے اور اس کو اختیار ہے کہ حکم مندرجہ ذیل کو
میل دیوں و انجس کو بموجب اختیار تبدیل کرنے حکم مندرجہ کو جو کوٹھ کو بموجب اختیار معافی حاصل ہے
بہ اختیار کرنی صواب ہے بشرط کو حاصل ہے بلکہ صرف خاص افسر جیل خانہ کو بشرط
برائت انجام دی اپنے محکمہ صوبی کے اس اختیار کرنی عمل کو نہیں کوئی مذکورہ کو کوٹھ کا دفعہ مذکور
میں نہیں کیا گیا ہے کہ دفعہ مذکور کو اختیار ہے کہ کسی کو تاویب کا سہرا کہے یا ایک
تاویب کا سہرا دوسری تاویب کا کو بدل دے فقہ و سمیری مجتہد ضابطہ فوجداری دفعہ ۴۰ میں کارروائی
عدالت سے مراد ہر کارروائی سے ہے جس کے اثبات میں شہادت کا قانوناً لکھنی ہو لیا جاسکتی ہو بموجب
دفعہ مذکورہ خلق تاویب کا کہ جس طرح شہادت نسبت مقررہ کے یہ گالے لے سکتا ہے اس کا مسل
ہو تاویب کی کارروائی عدالتا ہے مگر یہ بین اس کا ردائی میں تبدیل کرنا حکم مندرجہ عدالت جانا کا اصل
ہے مثلاً مقدمہ حال میں جو کہ قید ہوا کہ کے بجائے حکم چند سال تک تاویب کا مین مفید دینے
کا صادر ہوا ہے صاحب مجسٹریٹ حکم کو بدلنا عدالت میں کرنے نسبت دو امور کے جو اس کے فیصلہ کے
تعمیر میں کے جاسکتے ہیں جس میں میں نے ذکر کر دیا اکیلاں دو امور کی نسبت تمہک ملو یہ
اپنے اختیار کرنی کو عمل میں نہ لائے تو اس کے فیصلہ کی نظر ثانی کرنے اور اس کے حکم کے دست
کرنے کے لئے کیا اختیار ہے چاروں دفعہ میں یہ مقدمہ داخل مراد کا ردائی بموجب دفعہ ۴۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے اور اس لئے ہائی کورٹ عدالت نظر ثانی کنندہ ہے یہ تجویز کرنا کچھ مگر
معلوم ہو تاویب کے کارروائی میں بعد متوال اختیار کرنی عدالتا کے تبدیل حکم مندرجہ میں بموجب لکھن
داخل ہے اور عدالت میں ہے اور یہ کہ مجسٹریٹ کا حکم وہ اس ایک میں میں مجسٹریٹ کے نہیں ہے
یہ امر مستحب ہے لکھا بموجب دفعہ ۴۰ فرمان شاہی کے یہ مقدمہ میں نہیں لیکن ہر مقدمہ ہوتا ہے
کہ یہ داخل دفعہ ۴۰ میں مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہے۔

اس لئے بین تجویز کہ کو اختیار نظر ثانی حاصل ہے ہم اس مقدمہ کا جو ہمارے سے دور ہے فیصلہ
شروع کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے قیدی کو یہ ہدایت کی کہ وہ بدوہ اس کے تاویب کا
میں پنج سال کے لئے ایک مذکورہ ہر سال پہنچے یہ جاسکتا ہے جس سے یہ پیدا ہوتی ہے
کہ کیا مجسٹریٹ پانچ سال بعد کا نہ تھا قیدی کی تحقیق کرنا اور مطالب اس تجویز کے بموجب قاعدہ
کے تاویب کا مین مفید رہنے کی ہدایت کرتا صرف یہ تجویز کرنا کافی نہیں ہے کہ ہم کی عمر و حال سے
کم ہے اور یہ شرط نہ تاویب کا کہ ضرورت نہ ہوگی کہ اس امر کی نسبت تحقیقات کرے گا نظرات

فوج داری میں قیدی کی عمر ظاہر اس سال میں سے لیکن بیخ مجسٹریٹان کے روبرو قیدی کا بیان ظہور ہوا اس میں عمر اس سال کی لکھی ہے اور روبرو بکار میں کلرک بیخ مجسٹریٹان نے عمر ۱۹ سال درج کی ہے اس لئے ہم حکم مجسٹریٹ کو منسج کہتے ہیں اور کارروائیات اسکے پاس واپس بھیجتے ہیں تاکہ وہ قیدی کی تحقیق کریں اور تب مطابق دفعہ ۱۰۴ اور دفعہ ۱۰۵ ایکٹ ۱۹۲۲ کے حکم صادر کریں۔ حکم منسج کی کیا۔

۱۰۴
۱۰۵
نام
فوجی

صیغہ فوج داری

باجلاس فیروز صاحب شیش
ملکہ معظمتہ قیسرہ
حکومت ہند
بنام سر شنباجی بابور او بیل
محکمہ خزانہ، استغاثہ فوج داری، استحقاق جواب کاغذات جو بنجاب قلم گویا ہاں ثبوت سے جمع کرنے میں پیش کئے گئے۔ کوئی گواہ صفائی طلب نہیں ہوا۔ مجرورہ ضابطہ فوج داری ایکٹ نمبر ۱۸۸۴ (دفعہ ۲۴۱)۔

۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰
۱۰۰۱
۱۰۰۲
۱۰۰۳
۱۰۰۴
۱۰۰۵
۱۰۰۶
۱۰۰۷
۱۰۰۸
۱۰۰۹
۱۰۱۰
۱۰۱۱
۱۰۱۲
۱۰۱۳
۱۰۱۴
۱۰۱۵
۱۰۱۶
۱۰۱۷
۱۰۱۸
۱۰۱۹
۱۰۲۰
۱۰۲۱
۱۰۲۲
۱۰۲۳
۱۰۲۴
۱۰۲۵
۱۰۲۶
۱۰۲۷
۱۰۲۸
۱۰۲۹
۱۰۳۰
۱۰۳۱
۱۰۳۲
۱۰۳۳
۱۰۳۴
۱۰۳۵
۱۰۳۶
۱۰۳۷
۱۰۳۸
۱۰۳۹
۱۰۴۰
۱۰۴۱
۱۰۴۲
۱۰۴۳
۱۰۴۴
۱۰۴۵
۱۰۴۶
۱۰۴۷
۱۰۴۸
۱۰۴۹
۱۰۵۰
۱۰۵۱
۱۰۵۲
۱۰۵۳
۱۰۵۴
۱۰۵۵
۱۰۵۶
۱۰۵۷
۱۰۵۸
۱۰۵۹
۱۰۶۰
۱۰۶۱
۱۰۶۲
۱۰۶۳
۱۰۶۴
۱۰۶۵
۱۰۶۶
۱۰۶۷
۱۰۶۸
۱۰۶۹
۱۰۷۰
۱۰۷۱
۱۰۷۲
۱۰۷۳
۱۰۷۴
۱۰۷۵
۱۰۷۶
۱۰۷۷
۱۰۷۸
۱۰۷۹
۱۰۸۰
۱۰۸۱
۱۰۸۲
۱۰۸۳
۱۰۸۴
۱۰۸۵
۱۰۸۶
۱۰۸۷
۱۰۸۸
۱۰۸۹
۱۰۹۰
۱۰۹۱
۱۰۹۲
۱۰۹۳
۱۰۹۴
۱۰۹۵
۱۰۹۶
۱۰۹۷
۱۰۹۸
۱۰۹۹
۱۱۰۰
۱۱۰۱
۱۱۰۲
۱۱۰۳
۱۱۰۴
۱۱۰۵
۱۱۰۶
۱۱۰۷
۱۱۰۸
۱۱۰۹
۱۱۱۰
۱۱۱۱
۱۱۱۲
۱۱۱۳
۱۱۱۴
۱۱۱۵
۱۱۱۶
۱۱۱۷
۱۱۱۸
۱۱۱۹
۱۱۲۰
۱۱۲۱
۱۱۲۲
۱۱۲۳
۱۱۲۴
۱۱۲۵
۱۱۲۶
۱۱۲۷
۱۱۲۸
۱۱۲۹
۱۱۳۰
۱۱۳۱
۱۱۳۲
۱۱۳۳
۱۱۳۴
۱۱۳۵
۱۱۳۶
۱۱۳۷
۱۱۳۸
۱۱۳۹
۱۱۴۰
۱۱۴۱
۱۱۴۲
۱۱۴۳
۱۱۴۴
۱۱۴۵
۱۱۴۶
۱۱۴۷
۱۱۴۸
۱۱۴۹
۱۱۵۰
۱۱۵۱
۱۱۵۲
۱۱۵۳
۱۱۵۴
۱۱۵۵
۱۱۵۶
۱۱۵۷
۱۱۵۸
۱۱۵۹
۱۱۶۰
۱۱۶۱
۱۱۶۲
۱۱۶۳
۱۱۶۴
۱۱۶۵
۱۱۶۶
۱۱۶۷
۱۱۶۸
۱۱۶۹
۱۱۷۰
۱۱۷۱
۱۱۷۲
۱۱۷۳
۱۱۷۴
۱۱۷۵
۱۱۷۶
۱۱۷۷
۱۱۷۸
۱۱۷۹
۱۱۸۰
۱۱۸۱
۱۱۸۲
۱۱۸۳
۱۱۸۴
۱۱۸۵
۱۱۸۶
۱۱۸۷
۱۱۸۸
۱۱۸۹
۱۱۹۰
۱۱۹۱
۱۱۹۲
۱۱۹۳
۱۱۹۴
۱۱۹۵
۱۱۹۶
۱۱۹۷
۱۱۹۸
۱۱۹۹
۱۲۰۰
۱۲۰۱
۱۲۰۲
۱۲۰۳
۱۲۰۴
۱۲۰۵
۱۲۰۶
۱۲۰۷
۱۲۰۸
۱۲۰۹
۱۲۱۰
۱۲۱۱
۱۲۱۲
۱۲۱۳
۱۲۱۴
۱۲۱۵
۱۲۱۶
۱۲۱۷
۱۲۱۸
۱۲۱۹
۱۲۲۰
۱۲۲۱
۱۲۲۲
۱۲۲۳
۱۲۲۴
۱۲۲۵
۱۲۲۶
۱۲۲۷
۱۲۲۸
۱۲۲۹
۱۲۳۰
۱۲۳۱
۱۲۳۲
۱۲۳۳
۱۲۳۴
۱۲۳۵
۱۲۳۶
۱۲۳۷
۱۲۳۸
۱۲۳۹
۱۲۴۰
۱۲۴۱
۱۲۴۲
۱۲۴۳
۱۲۴۴
۱۲۴۵
۱۲۴۶
۱۲۴۷
۱۲۴۸
۱۲۴۹
۱۲۵۰
۱۲۵۱
۱۲۵۲
۱۲۵۳
۱۲۵۴
۱۲۵۵
۱۲۵۶
۱۲۵۷
۱۲۵۸
۱۲۵۹
۱۲۶۰
۱۲۶۱
۱۲۶۲
۱۲۶۳
۱۲۶۴
۱۲۶۵
۱۲۶۶
۱۲۶۷
۱۲۶۸
۱۲۶۹
۱۲۷۰
۱۲۷۱
۱۲۷۲
۱۲۷۳
۱۲۷۴
۱۲۷۵
۱۲۷۶
۱۲۷۷
۱۲۷۸
۱۲۷۹
۱۲۸۰
۱۲۸۱
۱۲۸۲
۱۲۸۳
۱۲۸۴
۱۲۸۵
۱۲۸۶
۱۲۸۷
۱۲۸۸
۱۲۸۹
۱۲۹۰
۱۲۹۱
۱۲۹۲
۱۲۹۳
۱۲۹۴
۱۲۹۵
۱۲۹۶
۱۲۹۷
۱۲۹۸
۱۲۹۹
۱۳۰۰
۱۳۰۱
۱۳۰۲
۱۳۰۳
۱۳۰۴
۱۳۰۵
۱۳۰۶
۱۳۰۷
۱۳۰۸
۱۳۰۹
۱۳۱۰
۱۳۱۱
۱۳۱۲
۱۳۱۳
۱۳۱۴
۱۳۱۵
۱۳۱۶
۱۳۱۷
۱۳۱۸
۱۳۱۹
۱۳۲۰
۱۳۲۱
۱۳۲۲
۱۳۲۳
۱۳۲۴
۱۳۲۵
۱۳۲۶
۱۳۲۷
۱۳۲۸
۱۳۲۹
۱۳۳۰
۱۳۳۱
۱۳۳۲
۱۳۳۳
۱۳۳۴
۱۳۳۵
۱۳۳۶
۱۳۳۷
۱۳۳۸
۱۳۳۹
۱۳۴۰
۱۳۴۱
۱۳۴۲
۱۳۴۳
۱۳۴۴
۱۳۴۵
۱۳۴۶
۱۳۴۷
۱۳۴۸
۱۳۴۹
۱۳۵۰
۱۳۵۱
۱۳۵۲
۱۳۵۳
۱۳۵۴
۱۳۵۵
۱۳۵۶
۱۳۵۷
۱۳۵۸
۱۳۵۹
۱۳۶۰
۱۳۶۱
۱۳۶۲
۱۳۶۳
۱۳۶۴
۱۳۶۵
۱۳۶۶
۱۳۶۷
۱۳۶۸
۱۳۶۹
۱۳۷۰
۱۳۷۱
۱۳۷۲
۱۳۷۳
۱۳۷۴
۱۳۷۵
۱۳۷۶
۱۳۷۷
۱۳۷۸
۱۳۷۹
۱۳۸۰
۱۳۸۱
۱۳۸۲
۱۳۸۳
۱۳۸۴
۱۳۸۵
۱۳۸۶
۱۳۸۷
۱۳۸۸
۱۳۸۹
۱۳۹۰
۱۳۹۱
۱۳۹۲
۱۳۹۳
۱۳۹۴
۱۳۹۵
۱۳۹۶
۱۳۹۷
۱۳۹۸
۱۳۹۹
۱۴۰۰
۱۴۰۱
۱۴۰۲
۱۴۰۳
۱۴۰۴
۱۴۰۵
۱۴۰۶
۱۴۰۷
۱۴۰۸
۱۴۰۹
۱۴۱۰
۱۴۱۱
۱۴۱۲
۱۴۱۳
۱۴۱۴
۱۴۱۵
۱۴۱۶
۱۴۱۷
۱۴۱۸
۱۴۱۹
۱۴۲۰
۱۴۲۱
۱۴۲۲
۱۴۲۳
۱۴۲۴
۱۴۲۵
۱۴۲۶
۱۴۲۷
۱۴۲۸
۱۴۲۹
۱۴۳۰
۱۴۳۱
۱۴۳۲
۱۴۳۳
۱۴۳۴
۱۴۳۵
۱۴۳۶
۱۴۳۷
۱۴۳۸
۱۴۳۹
۱۴۴۰
۱۴۴۱
۱۴۴۲
۱۴۴۳
۱۴۴۴
۱۴۴۵
۱۴۴۶
۱۴۴۷
۱۴۴۸
۱۴۴۹
۱۴۵۰
۱۴۵۱
۱۴۵۲
۱۴۵۳
۱۴۵۴
۱۴۵۵
۱۴۵۶
۱۴۵

۱۸۸۹ء
لاہور قیصر ہند
کونسل کے نام پر
کونسل کے نام پر

کہ اگر مین اوکو دواخل کروون تو میرے ایسا کرنے سے کونسل مدعی کو استحقاق جواب حاصل ہوگا یا نہیں
مگر عدالت نے ایک بیان قرضی پر کوئی تجویز نہ کرنے سے انکار کیا۔ زبان بعد کونسل مدعا علیہ تے
پیشیات مذکور کو دواخل کیا۔

خاتما صاحب بطور گواہ ہوت پیش ہوا اور اس سے سوالات جمع کرنے میں کونسل مدعا علیہ نے
ایک چٹھی پیش کی جو گواہ مذکور نے بنام پرنسپل تجویز پر جھکے اجلاس میں الزام بمقابلہ لازم ابتدا
رجوع کیا گیا تھا۔ دفعہ استنفا سے مدعا علیہ تھی۔

ثبوت کی جانب سے مقدمہ ختم ہونے پر کونسل مدعا علیہ نے بیان کیا کہ میرا ارادہ گواہان کے
طلب کرانے کا نہیں ہے

اوپر پکفر سن نظام مقام انڈیکٹ جنرل فٹاس بات کا دعویٰ کیا کہ چونکہ منجانب مردم شہادت
دواخل ہوگئی ہذا پہلے کونسل مدعا علیہ کو تقریر رو برو جی کے کرنی چاہئے اور پھر بحیثیت کونسل مدعی
استحقاق جواب ملنا چاہئے۔ انہوں نے دفعہ ۲۹۲ مجبوراً بطور فوجداری (ایکٹ اسٹیم) سے
پہا استدلال کیا۔

نظام اس کے رسل نے مقدمات ملکہ مظلہ بنام گریٹ چندر بنری (۱) قیصر ہند بنام
کالی پر سنو داس (۲) کا حوالہ دیا۔

عدالت نے تجویز کی کہ مدعی کو استحقاق جواب حاصل نہیں ہے۔
اثر نیان منجانب مدعی: سٹر ناٹو مسٹر ہرنری
اثر نیان منجانب مدعا علیہ: سٹر بالکرشن مسٹر وکیٹ

صیغہ اپیل فوجداری

اجلاس برڈو صاحب پیش و جاڑوین صاحب پیش

ملکہ مظلہ قیصر ہند بنام نرسنگھ پھابائی وغیرہ

استحقاق حفاظت خود اختیار سے فار و دست استحقاق مذکور مجبوراً بطور فوجداری ہندا ایکٹ
نمبر ۲۵ سنہ ۱۹۱۱ء دفعات ۹۹ ضمن ۳ و ۱۰۵ ضمن ۱۔

(۱) زمین لا روٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۲ (۲) زمین لا روٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۵

۵ اپیل فوجداری نمبر ۳۵ سنہ ۱۹۱۱ء

۱۸۹۰ء
۱۳۹۵ھ
لاہور قیصر ہند
کونسل کے نام پر

نرسنگہ شاہ جانی
چام
جلد اول

ضمن سوم دفعہ و بجز وہ تقریرات ہندو کہ ضمن اول دفعہ ۱۰۰ کے ساتھ چڑھنا لازم ہے استحقاق خلافت خود اختیاری نسبت جائداد و اس وقت شروع ہوتا ہے جب اندیشہ مقول خطو کا نسبت جائداد کے شروع ہو۔ قبل شروع ہونے میں اندیشہ کے ایک جائداد کو فروغ زمین ہے کہ حکام سرکاری سے مخالفت کی روایت کرے۔ اندیشہ جسکی وجہ سے حکام سے تحریک کرنا واجب ہے کسی اطلاع معین پر نسبت وقت اور مقام خطو کے جکا واقعی خوف دلا گیا ہے مبنی ہونا چاہئے۔

ایک دفعہ شام کے وقت طرفہ منبرہ کو اطلاع ہوئی کہ دھیان دوسرے روز اسکی اراضی پر کچا اور نیم جڑی کو جو اوسین بویا ہے اوکھاڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں دوسرے روز تقریب زمین سبکدوش کے نامہ کو اطلاع ہوئی کہ دھیان اسکی اراضی میں داخل ہونے اور کچ کو جوتے ڈالنے میں اسپرہ نوز بہمزدی دیگر زمان موقع پر گیا اور دھیان کو فہمائش کی دھیان نے اسکی فہمائش پر کچ کو ڈال دیا اور عزم پر چلا کر شروع کیا لڑائی میں جو شروع ہوئی غریبین کے تحت مرگات آئین اور دھیان کے ذوق کا سرگرمہ ہلاک ہوا بطریق اسکے زمان پر حسب دفعات ۲۷۲۵۲۲۵۱۱۲۷۳۰۳ مجموعہ تقریرات ہند جو ہم قتل نفس مستلزم السنہ جرح قتل عدلی مددک نہ پہنچتا ہوا اور بالا ارادہ ضرر شدید اور غیرہ پوچھا کے عائد ہوئے اور ثابت قرار ملے۔

بہمنشی شہا زبیرت محمد بخش خجندیہ کو کہہ دھیان باقی قلات سے لے کر انظر حالات زمان کو استحقاق خلافت خود اختیاری نسبت فات اور طلاق دونوں کے حامل تھا اور اس استحقاق پر عمل کرنے میں انہوں نے ضرورت سے زیادہ نقصان نہیں پہنچایا۔

اور یہی بخجندیہ مولیٰ کہ زمان کو اس اطلاع پر عمل کرنا چاہا کہ پہلے روز شام کو ملی تھی اور حکام سرکاری سے دعوات خلافت کو ناکارہم نہیں تھا کہ اسے کراؤ کو کوئی وجہ اس اندیشہ کی نہیں تھی۔ کہ انکی جائداد پر شب بن ملک ہوگا۔

پہل بنا رہنی تھا و زیوریت جرم و احکام سزا مصدورہ و نیک راؤ کو انعام و اعزاز مقام جنت شہن جج احمد آباد و مقدمہ ملک مظہر تھپہر ہند بنام نرسنگہ شاہ جانی۔

واقعات مقدمہ ہذا حسب ذیل ہیں۔ سسی رستگہ شاہ جانی ملزم نمبر۔ ملک ایک کمیست کا تاج و بھضہ اسکے کاشنکاشینی ملزم نمبر تمام۔ جولائی ۱۸۸۷ء کی شام کو نرسنگہ کو یہ اطلاع ہوئی کہ کت سنگ ایک پڑوسی قوم گراسیا کا ارادہ ہے کہ دوسرے روز ناکہ اسکی زمین پر چلا کرے اور نیم جڑی جو زمین بویا ہوا ہے لوٹ ملے دوسرے روز صبح کو نوب زمین کے نرسنگہ

نور محمد شاہ
بنام
نور محمد شاہ

استحقاق حفاظت خود و اختیاری نسبت موت و نیز جان و مال تمام اشیاء کا یہ خطبہ بنام
- تنویر (۱) و برہنہ بنام خوب لال (۲) و حلالہ شکر سنگ (۳) و قیصر بنام حساب استغاثہ بنام سنگ
- بنام و جگر سنگ (۴) و گنوری لال و اس بنام ملکہ خطبہ قیصر بنام (۵) و خطبہ طلب -

شما یا رام تا این ملزمان کی حفاظت استحقاق حفاظت خود و اختیاری سے خواہ نسبت ذات یا جان و مال
کے نہیں پہلی اول تو شہادت نسبت ملکیت ارضی منافع ہے اس امر میں شک ہے کہ اگر یہی
کس کی ہے گواہان ثبوت کا بیان ہے کہ درمیان قابض تھے تاہذا اس تجویز میں سن جج کی کہ
ملزمان قابض تھے شکل سے ہو سکتی ہے او کی تجویز یہ ہے کہ ملزمان موقع پر اس مقدمہ میں ارادہ سے
گئے کہ درمیان کو روکیں او کو پولیس سے رجوع لانے کے لئے بہت وقت تھا او کو پہلے
روز شام کو اطلاع مل چکی تھی کہ درمیان کا ارادہ ارضی پر جانے کا ہے او کو چاہئے تھا کہ وہ
پولیس کو اس طرح کی شکایت کر دے اور اسے اپنے حفاظت چاہئے لہذا او کو اطلاع
حفاظت خود و اختیاری نسبت جان و مال کے حاصل نہیں ہوا دیکھو ضمن ۲ دفعہ ۴۴ مجموعہ تجویزات
بندہ او کو استحقاق حفاظت خود و اختیاری نسبت ذات کے حاصل تھا کسی ملزم کے مزید
نہیں آئی اور ضرور ہے کہ مزید شدید کا خوف پورے طور پر ثابت کیا جاوے اور ملزمان اس بار
سے سبکدوش نہیں ہونے کوئی بات ایسی نہیں ہے جس سے وکٹ سنگھ کا قالاہ حملہ واجب ہوتا
اگر او کو استحقاق حفاظت خود و اختیاری حاصل ہی تھا تو او نہوں نے اس سے زیادہ نقصان
پہنچایا و حقیقت ضرور تمام مقدمہ قیصر بنام جلد تکمیر (۶)

برہنہ نے جواب دیا - جو اطلاع ملزمان کو پہلے روز کی شام کھلی وہ نہایت ہی بہم طہ کی تھی
او کو ایسی اطلاع پہلے کتنا لازم نہ تھا -

برہنہ و وصا صاحب جس - اس مقدمہ میں جج میں سن جج نے شہادت کو اختیار لیا
کیا - اور کوئی وجہ کافی او کی اس تجویز کے ستر و کرنے کی نہیں ہے کہ ملکیت جہان درمیان اور ملزمان
میں تکرار ہوئی اور دو سیم وکٹ سنگھ کے ضربات ہلکے لیکن اور دو ہی سنگھ مدعی کو ضرر شدید اور
جس سنگھ مدعی اور دیگر اشخاص کو ضرر خفیف یہو نجا ملکیت ان اشخاص ملزم کی ہے جو گھر ایسے

(۱) ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۴۴ گزٹ فیو جلدی - (۲) ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۱ کلنی ویکلی
(۳) ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۶ گزٹ فیو جلدی - (۴) افرین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۵۳
(۵) ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۲۰۶

۹۰
ملکہ علیہ السلام
نرسنگ پٹالکائی

ہیں اوس کیت میں یا ہر حال اوس کے ایک جوہر میں ملزم نمبر۔ نے جو کاشتکار ملزمان
قوم گراسید کا ہے جواری ہوئی تھی معلوم ہوتا ہے کہ ملزم نمبر ۱ کو ملزم نمبر ۲ نے جو گراسیدوں کا
حوالہ دے چکا ہونے سے پہلے شام کو بغیر دی کہ مدعیان کل کے بعد ہونے سے تخم جواری ٹکے
آئینے کے گدڑات میں (یعنی قریب تین یا چار بجے صبح کے) ملزم نمبر ۱ کو خدا و سکے بیان کے مطابق
جسیرے کا ٹکڑے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی حالانکہ نہ ملے چکا یا اور کہا کہ کیت میں بل
آگئے ہیں تب ملزم نمبر ۱ کیت پر گیا اور اوس کا بیان ہے کہ میں نے اون لوگوں سے جہاں
اور زمین و کت سنگہ متونی اور وہی سنگہ می تھے کہا کہ جواری مت اوکاڑہ دیگر اشخاص
ملزم یا تو ملزم نمبر ۱ کے ہمراہ گئے تھے یا اوس کے پیچھے گئے تھے ملزمان کا بیان ہے کہ ہم نے مدعیان
کو نمائش کی مگر اوس کا کہنا اڑنوا اور وکٹ سنگہ نے اپنے پس سے کہا کہ ملزمان کو لا بیٹوں سے رو
کہ اسپاوس نے ملزموں کو مارا اور لڑائی ہوئی میں شادیت کی نسبت جو اس مقدمہ میں
پیش ہوئی ہے تبصریح مباحثہ کرنا ضروری نہیں سمجھتا اوس کی نسبت اوس تجویز میں جو
جواڑین صاحب جسٹس نے مرتب کی ہے مجتہ ہوا ہے اور میں اون نتائج سے جواہر ملزمان
تایم کی ہیں اتفاق کرتا ہوں کوئی وجہ جہت سشن جج صاحب کے اس فیصلے میں تو انداز
کرنے کی نہیں ہے کہ وکٹ سنگہ متونی اور اوس کا گروہ ملزمان کے ساتھ تکرار کرنے میں باقی
فساد تھا اونہیں کا پہلے اوس موقع پر پہنچنا معلوم ہوتا ہے وہ وہاں بہت پیش رفت
کئے بلکہ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر اونجا صرف یہ منشا ہوگا کہ وہ اوس اراضی کو جسے وہاں
قابل ہے جو تین تو وہ اوس وقت سے جس پر وہ معمولاً جاتے بہت پہلے گئے قوانین مقدمہ
بتایا اوس رائے کے ہیں جو جہت سشن جج صاحب نے نسبت واقعات کے قایم کی ہے اور وہاں
صرف قانون کے ملزمان کے استحقاق حفاظت خود اختیار می سے متعلق کرنے میں غلطی کی
ہے بعد اس تحریر کے کہ مضامین کا غرض ثبوت ثنائی حوت ایس وٹی سے مدعیان کے
استحقاق اور قبضہ کی تردید ہوتی ہے اور ملزمان قوم گراسید کے استحقاق و قبضہ کی تائید
ہوتی ہے اور اگر یہ بات ہے تو اسپین کے پیشک نہیں ہے کہ اراضی متنازعہ کو سال حال میں
ملزم نمبر ۱ نے کاشت کیا تھا اور وکٹ سنگہ اور اوس کے گروہ کا اوس صبح کو موجود ہونا اوس کی
اس نکاح جس کی وجہ سے تھا کہ اوس قبضہ میں دست اندازی کریں صاحب موصوف نے
یہ لکھا کہ اگر ملزمان نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ (یعنی اپلاٹ نمبر ۱) اوس صبح کو نہ دیا پنا کام کرنے کو

نقشہ
ملکہ معظمہ فیض علی شاہ
نیکو شہید

بلا اسکے کہ اوکھنیشتر سے اطلاع اس امر کی ہوتی کہ ہمارے مخالفین کا ارادہ فراغت کر گیا ہے
وہاں گئے ہوتے تو اوتھکا اپنے قبضہ کی فراغت غیر ترقیہ کو رکھنا جائز ہوتا اور ان فریات سے جو اوکو
نے اپنے مخالفین کی افسانے افکی فراغت میں لگائیں وہ مستوجب سرک مجاز نہ ہونے لگے نہ ان پر
تاہر تسلیم کرتے ہیں + + + اور ان کے گلاہان + + + منظر میں کہ اوکو اپنے مخالف ارادوں کی
پیلے سے اطلاع مل گئی تھی اور جب یہ بات تھی تو اوکو واجب تھا کہ وہ مدبولیس مالکی کی انہی راضی
پر جانے سے پہلے حاصل کریں تاکہ وکمت سنگھ اور لوکے گروہ کی فراغت کو روکین اگر وہ انہی
امراد کے حاصل کرنے میں تھارہ رہے تو انہوں نے تسلیم کا خط لکھ دیا اور وہ انہی ضرورتوں کے
جواز کے واسطوں نے لگائیں مجاز نہ وہ دار میں گو وہ بوجہ وکمت سنگھ اور لوکے آدمیوں کے باقی فساد
ہونے کے لگائی گئیں پس بحث یہ ہے کہ آیا ملزمان کو حکام سرکاری سے حفاظت کے لئے جمع کرنا
وقت نہایا نہیں اگر تھا تو ارادے ضمن ہم دفعہ ۹۹ مجموعہ تفریات ہند کو یہ استحقاق حفاظت خود بخود
اصل نہ تھا اب اس ضمن کو ضمن اول دفعہ ۱۰ اس کے ساتھ پڑھا ضرور ہے استحقاق حفاظت خود بخود
نسبت جائیداد کا اس وقت شروع ہوتا ہے جبکہ معقول اندیشہ خطہ کا نسبت جائیداد کے پیدا ہوا اندیشہ
کے پیدا ہونے سے پہلے مالک جائیداد کو ضرور نہیں ہے کہ وہ حکام سرکاری سے درخواست حفاظت
کی کرے عموماً اندیشہ جنگی وجہ سے حکام سے جمع کرنا واجب ہو کسی اطلاع معین پر نسبت وقت
و مقام خطہ کے حکما خوف دلایا گیا ہو مہنی ہونا چاہئے اب متعدد مذہبین ملزم نہیں بلکہ اطلاع
اس امر کی شام کو پانی کہ دیمان اوکے کیت پر غور ہوئے کو جو اس میں لیا ہوا ہے اسے ہی اطلاع
اس امر کی تھی کہ وہ کل کے رذائیں کے ظاہر اوکے شب میں آنے کی نسبت کوئی بات بیان
نہیں کی گئی تھی یہ نہیں کہا جاسکا کہ ملزمان کو کوئی میں اطلاع لوں حکم کی تھی جو ان کی جائیداد پر
طلوع آفتاب سے پہلے واقع کیا گیا بلکہ ضرور کو لازمی نہیں تھا کہ وہ فوراً اوسی شام کو پیل کے پاس
جائا یا سرکھو اسکوا اپنی الرضی پر شب میں حملہ ہونے کا اندیشہ نہ تھا ظاہر اس قرینہ سے ثابت ہوتا ہے
کہ وہ بجائے اسکے کہ اپنے کیت پر پائل کے پاس جاتا سو کو چلا گیا جب وہ بین یا چار بجے صبح
گیا اور اس نے اطلاع معین موجودگی واقعی دیمان کی اپنی الرضی پہاٹی وہ تھی تھا کہ وہ فوراً جاکوئی
جائیداد کو چکا وہ بات ثابت یا بیان نہیں کی گئی تھی حکم جب وہ اپنے کیت پر جاتا تھا وہ پیل کے مکان پر
گزر لادو پیل میں کسی حفاظت حاصل کر سکتا تھا اگر کیت پر پہونچے بین زیادہ دیر ہو جاتی تو وہ بھی نقصان
جسکے پہونچنے کا وہ کسی جائیداد کو خوف تھا مکمل ہو جاتا تھا جو یوکیا تھا انہوں سے لوٹ ڈالا جاتا پس

میری یہ رائے ہے کہ میزان کو استحقاق حفاظت خود اختیاری نسبت اپنی جاہلہ کے ہر جہد
اگر ان کا بیان صحیح ہے اور وہ سپرینڈنٹ لکھنے کی کوئی وجہ کافی معلوم نہیں ہوتی تو انہوں نے کوئی ایک
درعیان کو ضمانت کی گواہی دیا لیکن کچھ لحاظ نہیں ہوا بلکہ ان کے لئے میں اس کے بعد ہم کو ان کے
خبرات سنگین آئیں جو جو قریب قریب فرزندیک کی حد تک پہنچتی ہیں بڑے ایسی شہادت کے
جو موجود ہے میں اس بات کے کہنے پر آمادہ نہیں ہوں کہ انہوں نے حملہ آور مل کے مارنے
میں جس کی نسبت یہ سمجھنا ضرور ہے کہ انہوں نے حفاظت اپنے جسم اور نیز اپنی جاہلہ کے مارا دوسرے
زیادہ نقصان پہنچایا جو نظر حالات اور کو بعض حفاظت پہنچایا مگر وہ تاپس ضرور ہے کہ تجاویز
ثبوت جرم و احکام نہ منسوخ کئے جاویں اور پلاٹاں بری اور رہا کئے جاویں۔

جاٹ روپن صاحب جسٹس۔ علاقہ اسکے شہادت میں جو ہر دو جانب سے پیش
ہوتی ہے غایت وجہ کے اختلافات ہیں چند وجوہ اس بات کے ہیں کہ واقعات کو بہت احتیاط کے
ساتھ جانچا جائے بلکہ ایسروں کے صحت کی تجویز و قدرہ کے اختیار تک رہا اور ان کی یہ رائے کہ میزان جو جرم
قتل انسان مستلزم السنہ کے ہیں جو قتل عمد کی حد تک نہ پہنچے اور ان وجوہ پر منہ ہی ہے جو نہایت عام
الفاظ میں بیان ہو گئے ہیں یعنی یہ کہ میں گواہان ثبوت کو معتبر اور گواہان صفائی کو نامعتبر سمجھتا ہوں
مگر یہاں جٹ سسٹن ج صاحب کی یہ رائے ہے کہ عریان اور ان کے گواہان نہایت ناقابل اعتبار بلکہ بالکل نظر
میں جو کوئی شہادت نسبت اصلی امور واقعات کے درج ہے اور ان کی یہ بھی رائے ہے کہ شہادت صفائی زیادہ تر
پسمانی سے یعنی وہ جو نسبت اس کے ہے کہ قیدیان نمبر ۴۵ وہ وہ لڑائی میں موجود نہیں تھے
اور ارضی ملکہ یا مقبوضہ درعیان یا ان کے کاشتکار کسی نہ تھے بلکہ قبضہ قیدی نمبر ۴۵ کے بحیثیت
کاشتکار میزان قوم گراسہ ساکنان و نالاکے تھے۔

نسبت تجویز متعلقہ قبضہ کے ہے منجانب وکیل سرکار بتاؤ تجاویز ثبوت جرم یہ بات خواہیگی کی
درخواست ہوئی ہے کہ جٹ سسٹن ج صاحب غلطی پر ہیں مگر وہ جوہ اور شہادت پر خبر تجویز مذکور
منی ہے بلکہ بیان ہے۔

اس تجویز کی نسبت کہ ہر جہد قیدیان جو بری کر دئے گئے ہیں موقع پر بالکل موجود نہ تھے کہ اعتراض نہیں
ہو کہ نسبت اسکے کہ قن نگو جیسا بہائی قیدیان نمبر ۴۵ موجود تھے اور تین نگو کے ملک ضرب
و کہت سنگہ کے سر پر لگائی اور کت سنگہ نے اپنے مرنے وقت کے بیان میں تین سنگہ کا نام اپنے
حملہ آوروں کے زمرہ میں لیا بہت زیادہ شہادت درعیان اور ان کے گواہوں کی موجود ہے جس

نظارہ نو جدائی

جلد ۱۲

۱۲
یہاں میں وجوہات جنت سشن جج صاحب اس امر کے ثابت کرنے کے واسطے کافی ہیں کہ یہ بیانات جو ملے ہیں اور عداوت سے کئے گئے ہیں میں ادنیٰ اس سے بھی متفق ہوں کہ تین سنگہ اور جیسا بہائی کے عذر عدم موجودگی کی تائید تیسرے کے ساتھ معز کو اہوں اور رسیدات اور شہادتات محمول گھر سے ہوتی ہے میں ادنیٰ اس تجویز سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ وہ گواہ چکا بیان ہے کہ جسے ان دونوں آدمیوں کو قتل کے پاس بمقام فیڈر اسٹیشن کرتے ہوئے دیکھا اور چکا بیان ہے کہ جسے انکو اسی روز چند گھنٹے بعد بمقام دہندہ لکھا جیسا قابل اعتبار نہیں ہے جنت سشن جج صاحب نے ایک اور محمول وجہ گواہان ثبوت کے غیر مقتدر سمجھنے کی گنجی ہے وہ جلتا کہتے ہیں کہ ہکو سبب ادوں غریبوں کا جو قیدیان کے آتی ہیں معلوم نہیں ہے اور بتلاتے ہیں کہ ضربات مذکور خود لگائی گئیں ہیں محکو اسمین شک نہیں ہے کہ یہ ضربات لڑائی میں درعیان اور لوہے کے معاونان کے ہاتھ سے لگیں۔

چما قیدیان جو مجرم قرار ملے گئے تسلیم کرتے ہیں کہ ہم لڑائی میں موجود تھے اور قیدی نہیں ہوں مولا کا شکار راضی کا بیان ہے کہ میں نے واکٹ سنگہ کو کہہ دیا کہ اس طرف سے مارا جو گتہ ہوتا ہے گروہ ادوں سے زمین پر گر کر جنت سشن جج صاحب نے اس امر کی تجویز نہیں کی کہ آیا ایسی کوئی ضرب لگائی گئی یا نہیں یا انکے قیدی نہیں۔ جس طرح کہ اس نے اقبال کیا، لگائی یا نہیں اور کیا وہ باعث ہلاکت ہوئی یا نہیں مگر ادنیٰ یہ اسے ہے کہ ہر چار اشخاص سب دفعات ۳۴ و ۳۵ مجموعہ تعزیرات مجرم قتل انسان مستلزم السنہ اور دیگر ضربات کے ہیں کہ اس واسطے کہ وہ سب لڑائی میں موجود اور مشغول تھے اور نظر اسکے کا دھون نے پھیل پولیس دیسکی مدد نہیں لی اور وہ ان وہ اسفرض صدم سے گئے تھے کہ واکٹ سنگہ اور اس کے آدمیوں کو جبراً روکیں اور انہوں نے اپنے آفتاق حفاظت خود اختیار کی سے تجاوز کیا جنت سشن جج صاحب نے ضمن ۳۷ دفعہ ۹۹ کو مشغول کیا اور اس عدالت میں یہ بحث کی گئی ہے کہ ضمن ۳۷ خلاف ایلاشان متعلق ہے۔

۹۹
ادوں واقعات کی تجویز کرنے میں جسے احکام قانون دربارہ حفاظت خود اختیار کی متعلق ہے چاہیں میں بیانات لڑائی کی جانب مایل ہوتا ہوں کیونکہ وہ جیسا کہ ابھی ظاہر کیا گیا ہے نسبت امور موجودگی تین سنگہ و جیسا بہائی ہو کاشت و دخل ملزم نہیں۔ اور ضربات جو ایلاشان کے لگی ہیں قابل اعتبار ہیں اور میان درعیان قابل اعتبار نہیں ہے چونکہ درعیان قابض تھا لہذا اہل جزا و سزا کے بیان کا غیر صحیح ہے وہ لہذا قیدیان باقی فساد تھے اور یہ بھی عداوت

منزلہ
ملکہ معظہ قیسر ہند
نام
نرسنگ پٹیا بھائی

ماخت نے تجویز کی ہے ضرور ہے کہ اوہنین کے ماتمہ سے قیدیان کے یہ فرات
لگین یہ امر قرین قیاس ہے کہ چونکہ وہی اراضی پر بارادہ پیش قدمی فساد
تین بجے صبح کے گئے تو یہ بات اوہنین نے ساتھ نمائش جبر کے کی اور یہی
قرین قیاس ہے کہ قیدی منبر-مع ایک یا دو دستوں کے نمائش کے لئے
گیا مجھ کو یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ قیدیان کو اطلاع کافی اوس وقت کی تھی کہ جب
نقصان رسانی اور مداخلت بیجا جرمانہ کے ارتکاب کا ارادہ کیا گیا تھا تاکہ کسی وجہ سے
اونکو پولیس ٹیل سے حفاظت کی درجہ است شب سابق میں کرینی ضرور ہوتی یہ بات
ظاہر نہیں کی گئی ہے کہ اونکو تین بجے صبح کے جب اونکو خبر واقعی نقصان رسانی
کے شروع ہونے کی ملی اس بات کا موقع تھا جن لوگوں کو کہ پیداوار سے تعلق تھا وہ
استحقاق رکھتے تھے کہ فوراً جاوین اور اوس کو بچا میں اور مدعیان کو جو اراضی
جو تے گئے تھے نمائش کرین مجھ کو یہ واقعات ایسے معلوم ہوتے ہیں جو واقعات
مقدمات بر جو سنگہ نام خوب لال (۱) و معاملہ شنکر سنگہ (۲) و ملکہ معظہ بنام
بجی عرف سچی بول (۳) سے فوراً قابل تین ہوں وہ واقعات مقدمہ گنوری لال اس
بنام ملکہ معظہ قیسر ہند (۴) سے مختلف ہیں کچھ شک نہیں کہ شہادت عداوت
کے آلودہ ہے مگر میں اس بات کو متفقہ نہیں سمجھتا کہ جب قیدیان اراضی پر
گئے تو اونہوں نے کوئی نمائش ہتھیار و یا جبر کی اس غرض سے کی کہ طرح کی
مزاحمت پر غالب آوین اور نکایہ بیان کہ مدعیان نے اونکی نمائش جائیر کا
جواب اس طرح پر دیا کہ اون کو ناجائز طور پر لائیسوں سے مارنے لگے
بنظر جملہ حالات بہ نسبت اسکے زیادہ تر قرین قیاس ہے کہ با نیاں فساد
نے اراضی پر تین بجے صبح قبضہ کرنے کے بعد نہایت سخت مار پیٹ اور تشدد کو

(۱) دیکی ریپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۔ گنوری نو جہادی۔

(۲) ایضاً ایضاً جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۔

(۳) دیکی ریپورٹ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۱۱۲۔ گنوری نو جہادی۔

(۴) اٹھوین لا ریپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۹ صفحہ ۳۶۔

بلا فراغت برداشت کیا اور قیدیوں کے یہ فریاد بھی جو بائیل اسٹنٹ کو ان کے سرورں اور پلوؤں پر معلوم ہو رہی تھیں لگاتیں۔

میری یہ بھی رائے ہے کہ استحقاق حفاظت خود اختیاری سے تجاوز کرنا ثابت نہیں کیا گیا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ قیدیوں کو بخوبی اندیشہ فرسید ہو چکے گا ہو سکتا تھا اور درحقیقت ان کے بہت سی ضررین لگین مدعیان نے جو ثانا اتہام کو پرسی ٹوڑنے کا ترس سنگہ پر لگایا ہے اور میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی معتبر شہادت نسبت اس امر کے نہیں ہے کہ وہ چوٹ کیسے آئی ہیں جملہ ضررہوں کو جو قیدیوں کے ہاتھ سے مدعیان کے آئین اوس معمولی ضرورت سخت مار پیٹ پر محمول کرنے پر پائل ہوں جو اوس حالت میں ہوتی ہے جب متعدد حملہ کرنے والے ہوں تفصیل ضررہوں کی بلحاظ تعداد دو تواتر اور اس بات کے کہ کس شخص کے ہاتھ سے لگین مدعیان اور ان کے گواہان نے کی ہے لگائیے شخصوں کے بیان کو بامدکنا پر خطر ہوگا۔

لہذا میں تجاویز ثبوت جرم احکام سنرا کو مسترد کرتا ہوں۔

تجاویز ثبوت جرم احکام سنرا مسترد کئے گئے۔

صیغہ آپیل فوجداری

اجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و جارجین صاحب جسٹس کی پیشی صاحب جسٹس

سکھا رام ولد رام جی *

بنام

ملکہ قیصر ہند

عہد آمد رضا بٹ نظر جرم قتل عمد مجروحہ نور بیات ہند ایکٹ ۴۵ سن ۱۹۶۱ء (وفات ۱۲ مارچ ۱۹۶۲ء)

سیعار قانونی مواخذہ دار ہونے کی بدون صورتوں میں کہ جب فتور عقل بیان کیا جائے۔

مذرم پر جو گانجا پنے کا مادی تھا الزام قتل عمد اپنی بی بی اور پسر شیر خوار کا لگایا گیا اپنے اقبال

جرم میں اوس نے بیان کیا کہ اوس نے اپنی زوجہ کو اس وجہ سے مار ڈالا کہ وہ اس کی شہری تھی اور اس نے

ایک دوسرے کا نوین جہنم سے انکار کیا تھا جہاں کہ وہ چلتا تھا جو یہ افلاس کے مکان تبدیل کر کے

رہے وہ اس بیان پر جو کہ اس کا مقدمہ سماعت کے لئے درج عدالت سشن کے پیش کیا گیا تاہم بائن

نے اس بیان کو بطور اقبال جرم قتل عمد کے خیال کیا اور مذرم کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر کر کے حکم سنرا

موت تاج سنٹوری بائیکوٹ کے دیا۔

بلا مسترد سنٹوری حکم سنرا کے موت ہر ۱۲ سن ۱۹۶۲ء۔

ملکہ قیصر ہند
بنام
مستند شہادت

ملکہ قیصر ہند
۱۲ مارچ ۱۹۶۲ء
سنٹوری بائیکوٹ

۱۸۹۰ء
ملکہ قیسرہ
نیام
سکندر نام
رام جی

تجوزیہ ہوئی (از جا رٹوین صاحب کینڈی صاحب جٹسان کو ملزم
بیان اقبال جرم قتل عطا پنی بی بی کی حد تک نہیں پہنچتا ہے سلسلے اشتعال طبع انگنائی بیان کیا پس رامت
اور سکے مقدمہ کا اس غرض سے ہونی چاہئے تھی کہ عدالت اس امر کو تحقیق کر سکے کہ آیا اشتعال طبع مذکورہ مقتول
اور انگنائی تھا کہ جرم کو قتل عمدہ تک پہنچ سکے۔

تجوزیہ ہوئی (از برٹوڈ صاحب جا رٹوین صاحب جٹسان کو ملزم اسکے
ملزم کی گانجا پیسے کی عادت کی وجہ سے ایسی کیفیت پیدا ہو گئی تھی کہ وہ نوعیت اپنے فعل یا اس کے
مجرمانہ ہونے کو بھان سکے دفعہ ۴۸ مجموعہ تعزیرات ہند اسکے حق میں متعلق نہیں ہے۔
مقدمہ قیسرہ سند نام لکھنؤ ۱۸۹۰ء (۱) سے فرق ظاہر کیا گیا۔

استصواب بعد ازاں ہائی کورٹ بموجب دفعہ ۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (اکٹیٹ ۱۸۸۴ء) (۱)
بفرض بحالی حکم سزا موت جو ملزم پر ایسی ایچ سکا رڈی صاحب شن ج خانڈیش نے صادر کیا۔
ملزم کی عادت گانجا پیسے کی تھی جسکے سبب سے وہ نہایت زور و برج ہو گیا تھا ۴۸ اکٹوبر ۱۸۸۹ء
کو اس نے اپنی بی بی اور سپر شیز خا کو مار ڈالا اور ذرا بعد قتل کے اس نے ایک مجسٹریٹ درجہ
سوکے روبرو اقبال کیا جمین اس کے اپنی بی بی اور بچے کے مار ڈالنے کو وجہ حسب ذیل بیان
کی کہ میں نے اس سے کہا کہ میں اس جگہ اچھی طرح نہیں رہ سکتا اسلئے ہم کو کسی امداد کا قانون
میں جانکر رہنا چاہئے لیکن میری بی بی راضی نہ ہوئی اور یہاں آپس میں لڑائی ہوئی اور میں نے
اس کو مار ڈالا + + + پہلے میں نے کلہاڑی کی ایک ضرب دے دی تھی پھر ماری وہ
گر ٹپری وہ بہت زور سے ٹپ رہی تھی اور میں نے یہ خیال کیا کہ اس کی جان جلد ہی ٹپنے لگی
اس لئے میں نے اس کو ضرب مایں اور اس کی زندگی کو ختم کیا اور چونکہ مجھ نے اس کو موت دینا شروع کیا
میں نے اس کو بھی کلہاڑی سے مار ڈالا۔

برطیس اسکے ملزم پر جرم قتل عمدہ بموجب دفعہ ۴۸ مجموعہ تعزیرات ہند کے قایم کیا گیا۔
جلوٹ سپر کٹنگ مائیکس عدالت سشن کے روبرو ملزم بیانات مندرجہ بالا اپنے اقبال جرم پر قایم کیا۔
ان بیانات پر سشن جج نے ملزم پر قتل عمدہ کا حکم کیا اور تجویز موت جرم حسب دفعہ ۴۸۔
مجموعہ تعزیرات ہند اسکے ملزم پر موت کا حکم دیا۔

تصدیق ہائی کورٹ سے بفرض بحالی سزا موت کے استصواب کیا گیا۔
دی جی جٹسان صاحب ملزم سشن جج نے بیان قیدی کو غلط طریقہ سے سزا دینے
(۱) اکٹوبر ۱۸۹۰ء سلسلہ نظائر بہشتی

یہ بیان کیا تاکہ اوسکی بی بی نے اشتعال طبع پیدا کیا تھا سشن جج پراس امر کا تجویز کیا فوض
تھا کہ آیا اشتعال طبع سخت اور ناگمانی تھا اس امر کی تحقیق کرنے کے لئے ملزم کی نسبت
تجزیہ یعنی چاہئے مقدمہ قیصر ہند نام ویم بی (۱) وینٹالی اسکریٹ نام ملکہ قیصر ہند (۲) و مجاہد
درخواست گویاں دہندک (۳)۔

شانتا رام ناراین وکیل سرکار منجانب سرکار۔ اقبال جرم ایک میچ اقبال قیدی کے گناہ کا
نسبت ہر دو اجزاء سے فرد قرار داد جرم کے ہے اور اس اقبال جرم سے عدالت سشن میں
انکار نہیں کیا گیا پس عدالت کا اوسکو بطور اتوار جرم کے سمجھنا درست تھا۔
عدالت (جارج وین صاحب کینیڈی صاحب جسٹس) نے ۱۷ دسمبر ۱۹۵۸ء
کو حسب ذیل حکم صادر کیا۔

بعد عمر کرنے کے ان مقدمات پر جسکا حوالہ وکیل منجانب قیدی نے دیا ہے یعنی مقدمات
قیصر ہند نام ویم بی (۱) وینٹالی اسکریٹ نام ملکہ قیصر ہند (۲) و قیصر ہند نام گویاں دہندک (۳) ہماری
پر اسے سب سے کہ بیانات جو قیدی نے نسبت جزو اول فرد قرار داد جرم کے کئے ایک اقبال جرم
قتل عمد کی حد تک نہیں پہنچتے معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اشتعال طبع ناگمانی کا ہونا بیان
کیا ہے ہماری رائے میں بلحاظ احوالات کے اوسکی نسبت تجزیہ یعنی چاہئے تاکہ عدالت کو
یہ تحقیق ہو سکے کہ آیا اشتعال طبع ایسا ناگمانی اور سخت تھا کہ اوسکی وجہ سے جرم قتل عمد کی حد تک
نہ پہنچ سکے اگر یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہوتا تو عدالت کو بہتر موقع اس امر کے تجزیہ کرنے کا ملتا کہ آیا
اگر سخت مقدمہ کا نتیجہ تجویز ثبوت جرم قتل عمد ہوتا تو کوئی وجہ ایسے تھے یا نہیں کہ موت سے
گنہگار کا حکم صادر کیا جاوے بعض مرتبہ یہ فردی ہوتا ہے کہ قیدی کی حالت عقلی کی نسبت
تحقیقات کی جاوے مقدمات ملکہ قیصر ہند نام لکشمی والدہ (۴) و ملکہ قیصر ہند نام لکشمی (۵)
مثال اس امر کی ہیں۔

”اب ہم تجویز ثبوت جرم او حکم سزا کو جزو اول فرد قرار داد جرم کی نسبت یاد رہوئے میں نسخ
کرتے ہیں اور یہ بات کہلے کہ اوسکی نسبت عدالت سشن میں تجویز کیا جاوے اور اوسکا
جواب بلوراکھا جرم کے تحریر کیا جاوے۔“

(۱) انڈین لارڈز سلسلہ جلد ۵ صفحہ ۸۶ (۲) ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۴۱۰۔
(۳) ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۹۶ (۴) ایضاً جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۲۔

(۵) انڈین لارڈز سلسلہ جلد ۵ صفحہ ۴۵۹۔

نہایت
کامیاب
نام
سکھنا
رام ہی

موجب اس حکم کے لازم کی نسبت جزو اول خود قرار دیا و جرم منی قتل اپنی زوجه کی بابت تجویز کی گئی جرم کی جوابدہی کرنے کے وقت لازم نے جو کہ پیشتر اپنے اقبال میں بیان کیا تھا پہر بیان کیا اور یہ کہا کہ اوسکی زوجه نے صیغہ واحد حاضر میں بوجہ صیغہ جمع کے کلام کیا تھا اور اس وجہ سے اوسکو ایسا اشتعال طبع پیدا ہوا کہ اوس کو مار ڈالا۔

سشن جج نے یہ تجویز کی کہ لازم نے اپنی بیوی کو ایسے سخت اور ناگہانی اشتعال طبع کی حالت میں قتل نہیں کیا کہ جسکی وجہ سے لازم اور سوت اپنے اوپر قابو نہ کر سکے اس فعل کے ارتکاب کے وقت وہ فارغ العقل نہ تھا گو وہ گانجا پیتے کا عادی تھا لیکن کوئی امر یہ ظاہر نہیں کر سکا کہ اوس کا گانجا زیادہ پیایا یہ کہ اپنی زوجه کو مار گئے وقت اوس پر گانجے کا اثر تھا۔

پس سشن جج نے لازم کی نسبت تجویز ثبوت جرم صادر کی اور حکم منکر موت بالخطوری ہائیکو صادر کیا لازم نے اس تجویز ثبوت جرم اور حکم منکر کی نالائمی سے اپنی کارٹ میں اپیل کیا۔

دی جی ہنڈار کے منجانب لازم۔

شانتا رام ناراین دیل سرکار منجانب سرکار۔

سمٹڈ وٹو صاحب جسٹس۔ لازم نے اپنی بی بی کو بذریعہ ایک کھٹائی کے بار بار اوس کے سر پر مارنے کے مار ڈالا اور قریب اوس وقت کے اپنے پیشتر خوراک اوسکی طرح مار ڈالا اوس نے ہمارے گھر کی کوئی کوشش نہیں کی بلکہ اپنے پلے جانے کے پیشتر اوس کے کپڑے لٹکے اوس پرانے میں جہاں دونوں ملائین تھیں جمع کین اور اندر سے مکان کا دروازہ بند کرنے کے بعد اوس نے اون لکڑیوں میں صریحاً اس مادہ سے آگ دیدی کہ مکان اور خود اپنے آپ کو معدوم کرے لیکن کانوں والوں نے جہت اوسکا ٹڈالی اور آگ کو بجھا دیا۔

لازم دو برس یا زیادہ سے گانجا پیتا ہے اور شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اوس نے اوس روز صبح کو کہ جب اوس نے اپنی بی بی اور بچہ کو مار ڈالا کا گانجا پیا تھا اس سبب اس کی یہ رائے ہے کہ جرم اوس وقت کیا گیا کہ جب وہ نشہ کی حالت میں تھا لیکن یہ رائے میرے خیال میں درست نہیں سمجھی جاسکتی کہ نہ گواہ طبی (سول سرجن) دہلیا یہ بیان کرنے کے بعد کہ گانجا پینے سے آدمی نشہ میں اور بیل پال کے ہوجاتا ہے، نہ کہتا ہے کہ آدمی کو وہ بات یاد نہیں رہ سکتی جو وقت گزروہ نشہ میں تھا واقع ہوئی ہو حالانکہ مذکورہ کسی تفصیل کے ساتھ اپنے جرم کے حالات بیان کر سکتا ہے پس اوس وقت وہ بالکل گانجے کے نشہ میں نہیں ہو سکتا۔

نشدہ
ملکہ قیسر ہند
سکا رام والد
راجی

نہ شہادت متقاضی اس تجویز کی ہے کہ گانجا پینے کی وجہ سے ایسی کیفیت بنیادی عقل کی پیدا
ہو گئی تھی کہ وہ نوعیت اپنے فعل یا اس کے مجوانہ ہونے کو نہیں سمجھ سکتا تھا مگر جب اسے سول سرجن
وہ صورت سے بڑا گانجا پینے والا آدمی نہیں معلوم ہوتا تھا اور آنکھوں کے قریب وہ صورت
نہیں پائی جاتی جو بہت گانجا پینے سے پیدا ہوتی ہے اور اس کی صورت مستعد پر مردہ معلوم ہوتی ہے
جس کو سول سرجن اس کی غربت اور اس دو گتہ قتل سے غصوب کرتے ہیں جس کا وہ مرکب ہوتا ہے
لیکن سول سرجن کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی کیفیت عقلی معمولی آدمی کی حالت سے مختلف تھی
اس کی نختہ عادت کا بچہ پینے کا ظاہر ایسا نتیجہ ہوا کہ اس کو کام کرنا ناگوار اور ناممکن ہو گیا
اویسی کی وجہ سے اس پر غربت اور مصیبت آگئی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سب سے
زور دہنجی کی کیفیت پیدا یا مضبوط ہو گئی جس کی وجہ سے وہ اس قابل نہ رہا کہ ذرہ سی گستاخی
یا اپنی مرضی کی مخالفت کا بدلہ حیوانی سختی کے ساتھ لینے کی خواہش کو روک سکے اگر اس کے کہنے پر یقین
کیا جاتا اور غالباً وہ سچ ہے اس نے اپنی زور دہنجی کو اس وجہ سے مار ڈالا کہ اس نے صیفہ واحد حاضر میں باغوض
صیفہ جمع کے اس سے کلام کیا اور ایک دوسرے کا نون کو جانے میں عذر کیا جہاں کہ مکان تبدیل
کر کے وہ بوجہ اپنی مغلس کی رہنے کی تجویز کرتا تھا کوئی اشتغال طبع ناگہانی اور سخت اس موقع پر
ایسا نہ تھا کہ جس کی وجہ سے جرم قتل عور سے کم ہو جاوے جیسا کہ اسپیران نے خیال کیا ہے۔

مقدمہ ہذا مقدمہ ملکہ قیسر ہند نام لکشن و گلد و (۱) سے تیز کیا جاسکتا ہے کہ اس کے باہم خدو
میں مشابہت ہے اس مقدمہ میں ملزم کو بھارت آتا تھا جس کے سبب سے وہ زور دہنجی ہو گیا تھا اور
آواز کا اثر اس پر بہت ہوتا تھا اس نے اپنے دو بچوں کو جنکو کہا جاتا ہے کہ وہ بہت پیار
کرتا تھا ایک جوش ناگہانی کے وقت اس کا غل تنکڑا مار ڈالا اس مقدمہ میں ہم نے تجویز
ثبوت جرم قتل عذر قرار رکھی لیکن حرم حکم دایم لکھس بصور دہنجی سے شور کا صا و رکھا کیونکہ
گو یہ ناممکن تھا کہ اس عیار قافونی ذمہ داری اور صورت فتور عقل متعلق کرنے کے بعد
جو دفعہ ۸۸ مجموعہ تعزیرات ہند میں تحریر ہے ملزم ہی کیا جائے تاہم اس امر کے واسطے
بنائے کافی موجود تھی کہ مقدمہ مذکورہ میں چند مشہور مقدمات کی قسم میں داخل کیا جاوے
جنہیں حسب اسے ایسے ٹوٹے مستند شخص کے جیسے کہ ڈاکٹر ٹیلور یہ امور بخوبی قایم
کیا گیا تھا کہ بعض صورتوں میں ایک ایسی کیفیت جنون قتل انسانی کی موجود تھی جس میں

۹۰۰
مکه قیصریه
بنام
سکسارام و مله
راجی

عقلی حالت لہذا ان کی بوقت ارتحباب اضال قیل یا ایسی تھی کہ اوسکی بنا پر وجہ وقوع عقل او کو برکاتنا
جائزہ تھا مقدمہ ہذا میں حالت عقل ملزم کی جہاں تک کہ وہ حالت اصلی سے تبدیل ہو گئی تھی اوسکی
بیودہ عادتوں کی وجہ سے تھی اور گو وہ عقل جسکی بنا پر تجویز انبات جرم صادر کی گئی ہے اور ایک
معنی میں پہلے سے سوچا ہوا تھا تاہم وہ ایک فعل بدلہ لینے کے لئے تھا جو ایک خیالی کٹاخی
کا بدلہ لینے کی غرض سے کیا گیا تھا کوئی ایسا قانونی سزا موت کے تبدیل کرنے کی نہیں
پائی جاتی جو سزا میں ج نے صادر کی ہے۔

وہ وجوہات جو دیکھیں سرکار نے بہت انصاف کے ساتھ اس غرض سے ظاہر کی ہیں کہ ملزم پر کم درجہ کی سزا کا حکم صادر کیا جاوے ہماری رعایت مناسب ہوگی۔ مقتدرہ ذرائع ان کی نسبت غور کر سکتی ہے جس کے حضور میں کاغذات حسب ضابطہ پیش کیا دیئے جائیں۔ ہم اپیل کو ڈیپس کر رہے ہیں اور حکم نراے موت کو جو مسکمازم ولد راجہ پریشن جج نے صادر کیا ہے بحال کرتے ہیں۔

جارج ڈین صاحب جنٹلمن۔ مجکوشن جج کے مخدوم شہادت سے اتفاق ہے جو کہ وہی ہے جو ہر دوا سیران نے کہا ہے سو اسے متعلق کسے استثنیات اول و چارم دفعہ... محبوبہ عزیزات ہند اور اس بحث کے کہ آیا قیدی نشہ میں تھا اور صرف حالت غصہ میں نہ تھا جب اس نے قتل کئے ان استثنیات کی بابت میری رائے میں اسیران غلطی پر ہیں جو تھا مستثنیٰ متعلق نہیں ہے کیونکہ قیدی نے مسلماً جرح اور غیر معمولی طور پر عمل کیا جبکہ اس نے اپنی بیوی کی کوٹری توڑ ڈالی کوئی شہادت ناگمانی اور سخت اشتعال طبع کی نہیں ہے قیدی نے کسی دلیہ بیان کیا کہ کس وجہ سے اس کو غصہ پیدا ہوا میری رائے میں پہلا استثناء متعلق نہیں ملزم کے بیانات سے جو اس نے اپنی لٹل سو مجی اور پٹیل سے فوراً اس وقت کے کہ جب قتل کے بعد صبح ہوئی اور ان بیانات سے جو اس نے مجسٹریٹ درجہ سوم مقام جالگان لون کے روبرو دوسرے روز اور دیگر عدالتوں میں بعد اس کے کئے معمولی طاعت عقلی اور حافظہ اور موجودگی خیال ذمہ داری کی پائی جاتی ہے اس نے مجسٹریٹ درجہ سوم سے کہا کہ کوشش جو اس نے جملہ کرچے کی کی اس وجہ سے کی تھی کہ سزا سے قانونی سے بچ جاوے۔

میری یہ رائے ہے کہ دونوں مجموعہ توفیرات اور سیکے حق میں مفید نہیں ہے ہم نے اس امر پر غور کیا کہ آیا کالجیٹے کی عادت مشتبہ کی وجہ سے قیدی کا دماغ ایسا کمزور ہو گیا تھا

کہ جسکی وجہ سے ایک ایسی بیماری پیدا ہو گئی جو اسکو اس صورت میں بری الذمہ کر دیتی کہ جب اس خصل دماغی کی موجودگی سے جو سسرکات کے استعمال کی عادت سے پیدا ہوتا ہے وہ شخص جو دوسرے کو مار ڈالے ذمہ داری قانون فوجداری سے بری ہو جاتا ہے اس امر کی نسبت ہم نے ہدایت جوری کو جو آئین صاحب جنس نے مقدمہ سرکار بنام دیویس (۱) کی دیکھا قیدی نے یہ بیان نہیں کیا اور سشن جج کی رائے میں اتفاق کرتا ہوں کہ یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ ایک یا زیادہ عمل (نشہ پینے) سے ایک عادی یا مستقل جنون پیدا ہو گیا تھا جسکی نسبت یہ الفاظ لاڈیل صاحب ججکا میں حوالہ دیتا ہوں یہ کہا جاسکے کہ کوئی جنون بدی اور مرضی اس شخص کی وجہ سے پیدا ہوا تھا تاہم وہ عادی اور مستقل جنون جو اسکی وجہ سے پیدا ہوا تھا اسکی وہی حالت کو یہ ثابت ہے کہ گویا وہ اولاً بلا ارادہ پیدا ہوا تھا۔ کتاب پیل صاحب جلد ۱ صفحہ ۳۲ کتاب پیل صاحب نسبت جرایم جلد ۱ صفحہ ۱۱۱۔ (طبع پیجم) حالات اس مقدمہ کے حالات مقدمہ ملکہ قیسر ہند بنام گمشدن ڈاکٹر (۲) سے بہت مختلف ہیں جسکی تقلید ملکی کورٹ میں نے مقدمہ ملکہ قیسر ہند بنام ڈنکل سامی (۳) کی پس میری رائے میں قیدی کی نسبت تحویر ثبوت جرم قتل عرصہ طویل پر صادر کی گئی اور میں سشن جج اور ہر دو اسیران سے اتفاق کرتا ہوں کہ وہ فائر اتعلل نہ تھا۔

میری یہ رائے ہے کہ سشن جج اور ہر دو اسیران کی وہ رائے صحیح ہے جو انہوں نے نسبت کیفیت عملی قیدی کے قایم کی ہے جبکہ اس نے اپنی زوجہ کو مار ڈالا سو اسے اس امر کے وہ اس وقت نشین تھا قیدی نے کہ کسی یہ بیان نہیں کیا کہ اس نے حالت نشین میں قتل کیا اور کوئی شہادت اس امر کی نہیں ہے اسکی نسبت ثابت ہوا ہے کہ وہ ایک سست لڑاکو کا منجہ پینے والا شخص تھا جو اپنی زوجہ کی کمائی سے بسر وقات کرتا تھا اور اکثر نشین ہو جاتا تھا میری رائے میں یہ امر قرین قیاس ہے کہ اسکی برائیوں کے سبب سے ایک نہایت زرد رنگی اور بچا ہٹ کی عادت پیدا ہو گئی تھی اور میں سشن جج سے اس تجویز کرنے میں اتفاق کرتا ہوں کہ اس نے عورت کو ایسے استعمال طبع کی حالت میں مار ڈالا جو جلد مرالک میں بہت عام ہے میری مراد اون گستاخانہ الفاظ سے ہے جو اسکی نسبت

(۱) رپورٹ کا کس صاحب جلد ۱۴ صفحہ ۵۶ (۲) انڈین لاریپورٹ سلسلہ جلد ۱ صفحہ ۵۱۲۔

(۳) ایضاً ۱۲ جلد ۱ صفحہ ۴۵۹۔

نشہ پینے سے
جنگ نام
سکھ نام
راجی

نوشہ
ملکہ فیروز
سکسار نام
راجہ

استعمال کئے گئے یہ الفاظ گالی کی حد تک نہیں پہنچتے ہیں کابل نشہ باز آدمیوں کی بیبیان اکثر زبان ہوتی ہیں۔

مشر باسیو نے جو قیدی کی طرف سے ہمارے رد و حاضر ہونے پر سخت نہیں کی کہ تجویز ثبوت جرم غلط ہے اونہوں نے عدالت سے یہ سوال کرنے پر اپنے آپ کو محدود رکھا کہ حکم سزا سے موت بدل دیا جائے مقدمات مندرجہ صفحہ ۱۱۔ کتاب رسل صاحب جلد ۱۔ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہکو مقدمہ بلا اسکے بھلل نکرنا چاہئے کہ اس منظر اسیران پر پور غور کیا جاوے جسکا یہ خیال تھا کہ قیدی اوس وقت نشہ میں تھا اور اسکا اداہ ضرر پہنچانے کا تہانہ مار ڈالنے کا میں نے اسکے تعلق میں مقدمہ سرکار بنام کوئل (۱) دوسرے کار بنام جان ٹامس (۲) پر غور کیا مقدمہ اول الذکر میں پارک صاحب جسٹس نے یہ فرمایا: "آپ کوئی شک نہیں کہ قیدی بہت غصہ میں تھا لیکن بحث قانونی یہ ہے کہ کانی اشتعال طبع اوس غصہ کے پیدا کرنے کے لئے تھا یا نہیں" میری رائے میں کوئی چیز اس قسم کی تہی قیدی نے اقرار جرم نسبت قتل اپنے لڑکے یعنی طفل سسی گپت کے کیا اوس نے مجسٹریٹ درجہ سوم کے رد و یہ بیان کیا کہ اوس نے اپنے بچہ کو اسوجہ سے مار ڈالا کہ اوس کے پانے کے لئے کوئی باقی نہ رہا تھا اور اس وجہ سے کہ اوس نے روزنا شروع کیا تھا اوس نے مجسٹریٹ سپر وگنڈہ سے یہ کہا کہ اوس کو اسوجہ سے مار ڈالا کہ وہ ڈنٹا تھا کہ طفل مذکور حال کدی بگا شہادت اس امر کی ہی موجود ہے کہ اوس نے ایک اور بچہ کو بھی زخمی کیا۔

میری رائے میں جج ذی علم نے حکم سزا دیکھنے میں اختیار قریبی صحیح طور پر استعمال کیا اور وجہ کانی حکم مذکور کے تبدیل کرنے کی ہمارے رد و نظر نہیں کی گئی شرابی اور زود و سرخ آدمی کو چاہئے کہ اپنے اوپر زیادہ قابو رکھے نسبت اہل لوگوں کے جو نشہ نہیں پیتے اوس کے بیان کے بموجب اشتعال طبع جو قیدی کو اوسکی زود و وجہ سے پیدا ہوا نہایت ضعیف قسم کا تھا بچہ کوئی اشتعال طبع مطلق پیدا نہیں کیا پس اسلئے کہ مساوی طور پر قانون کا عملدرآمد میں سزا و ثبوت جرم اور احکام سزا کو بحال کرونگا کی درخواست میری رائے میں گورنمنٹ سے کرنی چاہئے جسکو اختیار ہے کہ حفظ امن عامہ خلائق کے راستہ میں حقوق رحم کو استعمال کرے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا بحال کیا گیا۔

استصواب فوجداری

با جلاس برٹو صاحب شمس و جارتین صاحب شمس

ملکہ معظمہ قیصر ہند نام سہد پو ولد تھکارام +
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۵ء) - ناقابلیت مجسٹریٹ کی نسبت
تجویر ایسے مقدمہ کے جس میں اسکو ذاتی تعلق ہو۔

۲
۲۶ فروری
مسٹر انجین مالک
۵۶

مازم کی نسبت تجویز ثبوت جرم ملے پر واپس اور زور سے گاڑی چلانے کا شائع عام پر بموجب فقرہ ۳
دفعہ ۳۰ ایکٹ بمبئی برہمنہ ۱۸۵۷ء صادر کی گئی مستثنیٰ ملازم اس مجسٹریٹ کا تھا جس نے مقدمہ کی
تجویر کی اور یہ واضح ہوا کہ مجسٹریٹ کی زوجہ ایک ٹیم من شائع عام پر چلی جاتی تھی جس وقت کہ ٹوٹا جھکو
مازم ہانگ رہا تھا اس وقت ہو کر گذرا۔

تجویر بمبئی کہ مجسٹریٹ کو تجویز مقدمہ کا اختیار نہ تھا کیونکہ اسکو اس مقدمہ میں تعلق ذاتی
حسب مراد دفعہ ۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۷ء) کے تھا۔

مجسٹریٹ کے واسطے یا مرنیت پچا ہے کہ کسی مقدمہ کے طے کر لینے کسی طرحیوں بیانات پر
استدلال کرے جو اس سے بیرون عدالت کئے گئے ہوں۔

یہ ایک استصواب حسب دفعہ ۳۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جسے ڈبلیو ڈاکٹر صاحب شیخ
احمد نگر نے کیا تھا۔

مازم کی نسبت تجویز ثبوت جرم ملے پر واپس اور زور سے گاڑی چلانے کی حسب دفعہ ۳۱ فقرہ ۳
ایکٹ پولیس ضلع بمبئی (۱۸۵۷ء) مجسٹریٹ چوانی (درجہ اول) احمد نگر نے صادر کی اور حکم
سزا سے چوانہ بقدر عیب صادر کیا۔

مستثنیٰ اس مقدمہ میں ایک ملازم مجسٹریٹ موصوف کا تھا اور یہ واضح ہوا کہ مجسٹریٹ کی
زوجہ ایک ٹیم من سوار شائع عام پر جاتی تھی جبکہ ٹوٹا جھکو ملازم ہانگتا تھا اس طرف ہو کر
گذرا حالات مذکور کی اطلاع مجسٹریٹ سے چند اشخاص سے ملنے جنہوں نے ملازم کو زور سے
گاڑی ہانکتے ہوئے دیکھا تھا اور اسوجہ سے مجسٹریٹ نے شہادت کا لینا ضرور نہیں سمجھا۔

ان واقعات پر شیخ جی میداسے ہوئی کہ مجسٹریٹ نے خود مقدمہ کو طے کر لینے

+ استصواب فوجداری بمبئی سنہ ۱۸۵۷ء -

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیسر ہند
بنام
سیدہ ولدہ شکارم

نادا واجب طور پر عمل کیا اور اس وجہ سے یہ استصواب کیا گیا۔

مبغائب سرکار یا مبغائب ملزم کوئی حاضر نہیں ہوا۔

از عدالت۔ مقدمہ سرکار بنام لاہنا ملہ ماروتی (۱) میں عدالت ہذا نے یہ تجویز کیا
تھا کہ ایسا مجسٹریٹ جو ایک منجلہ اور ان اشتماص کے متعلق ایک شخص کے شرک کی غلط طعن
کاٹری چلانے سے رکن پڑا خود مجرم کی نسبت حسب دفعات ۲۹۱۲۸- ایکٹ بمبئی نمبر ۶۷ء
کے تجویز نہیں کر سکتا تاکہ کوئی اوسکو مقدمہ سے ذاتی تعلق تھا۔

اسی طرح مقدمہ ہذا میں بھی یہ تجویز کرنا چاہئے کہ مجسٹریٹ کو تعلق ذاتی بحسب ملازمہ
۵۵۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تھا کیونکہ اوسکی زوجہ بھی ملزم پر سوار جالی تھی جسکے قریب
ہو کر گھر رنے کی وجہ سے ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بے احتیاطی اور غفلت سے گاڑی چلا
کی صادر کی گئی اور حکم منرا بموجب فقرہ ۳- دفعہ ۳۱- ایکٹ بمبئی نمبر ۶۷ء کے دیا گیا
پس تجویز ثبوت جرم اور حکم منرا منسوخ ہونے چاہئیں اور چرمانہ اگر ادا کر دیا گیا ہے واپس ہونا چاہئے
مجسٹریٹ کے لئے یا امر نہایت بیجا ہے کہ مقدمہ کے طے کرنے میں ایسے بیانات پر
کسی طرح استدلال کرے جو اس سے بیرون عدالت کئے گئے دفعہ ۲۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری
کی تعمیل نہادہ احتیاط کے ساتھ ہونی چاہئے تھی کوئی شخص جسکو تکلیف پہنچی ہو اگر وہ
ایسا چاہے کسی اور مجسٹریٹ کے رد و استغاثہ جدید دائر کر کے کارروائی شروع کر سکتا ہے
تجویز ثبوت جرم اور حکم منرا منسوخ کیا گیا۔

استصواب فوجداری

باجلاس برٹوڈ صاحب جسٹس و جارج ٹوین صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام چند والد کتاب +

ایکٹ بنگاری بمبئی (دہشتہ ۱۸۷۳ء) دفعات ۳۳ و ۳۴- خلاف قانون باہر سے شراب لانا
- ناجائز قبضہ شراب کا۔ کس حالت میں جرائم جہاد گاہ ہوتا ہے۔

جو کوئی شخص ناجائز طریقہ پر شراب لائے وہ اگر شراب کو کچھ مدت تک اپنے قبضہ میں رکھے

باہر سے لانے کے کہ سگاہے ایسی صورت میں باہر سے لانا اور قبضہ میں رکھنا ملحدہ علمہ جرم موجب

دفعہ ۳۳ و ۳۴- ایکٹ بنگاری بمبئی (دہشتہ ۱۸۷۳ء) کے ہونگے۔

۱۸۹۰ء
ملکہ معظمہ قیسر ہند
بنام
سیدہ ولدہ شکارم

۱۹۹۰
محکمہ سولہ سیر
نام
چند دانہ

لیکن جبکہ شراب کے باہر سے لائے سے قبضہ شراب کا لازم آئے جو مہر میں ایک جرم دفعہ ۲۳۔
ایک مذکور قرار دیا جاسکتا ہے۔

یہ استصواب و بلوڈ بلوڈ لاک مجسٹریٹ ضلع خاندیش نے بموجب دفعہ ۲۳ م مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۰) کے کیا۔

مذکور کوئی داکر مجسٹریٹ درجہ اول خاندیش نے بموجب دفعات ۲۴ و ۲۵۔ ایکٹ ایکٹری جی بی بی
وہ مشہور کے ناجائز طور پر شراب غیر ملک سے لانا و نیز ناجائز طور پر قبضہ میں رکھنے شراب مذکور
کے مجموعہ قرار دیا اور حکم جوائنڈیس روپیہ بابت ہر ایک جرم کے صادر کیا۔

مجسٹریٹ ضلع نے کاغذات اس مقدمہ کے ہائی کورٹ کو جو وہ مندرجہ ذیل جو اونیون نے
تحریر کئے ہیں ارسال کئے۔

”مجسٹریٹ اس امر میں شک ہے کہ آیا کوئی شخص جو جرم ایک جرم کا مجملہ جرایم دفعہ ۲۳ بابت ناجائز
طور پر شراب باہر سے لائے یا باہر کو لیا یا بنائے یا بیچنے کے جرم قرار پا چکا ہے اس پر ناجائز
طور پر شراب کے قبضہ میں رکھنے کی بابت بموجب دفعہ ۲۴۔ تجویز ثبوت جرم ہو سکتی ہے یا نہیں قبضہ
ناجائز ایک جزو ضروری جرایم متذکرہ دفعہ ۲۳ کا ہے جس حالت میں کہ تعداد سے زیادہ ہو
جسکا قبضہ بموجب قواعد کے روار کیا گیا ہے اور میری دانست میں قبضہ مذکور جرم ضابطہ
نہو ناجائز دفعہ ۲۴۔ اس قسم کے مقدمات کے لئے موضوع ہوئی ہے کہ جنہیں کوئی جرم
بجواز کے شراب اس سے زیادہ تعداد میں ہو جسکا رکنا بموجب قاعدہ کے روا ہے۔

کوئی شخص نہ جان سکے کہ خواہ لازم حاضر نہیں ہوا۔

تجویز عدالت (برٹوڈ صاحب جسٹس و جارج ڈین صاحب جسٹس) نے حسب ذیل صادر فرمائی۔
برٹوڈ صاحب جسٹس۔ کوئی شخص جو کہ خلاف قانون شراب باہر سے لائے
وہ شراب کو کچھ عرصہ تک اپنے قبضہ میں بعد اس کے باہر سے لائے کے رکھ سکتا ہے ایسی
صورت میں شراب کا لانا اور قبضہ میں رکھنا جرایم علویہ ہو سکے لیکن اس صورت میں یہ معلوم
ہوتا ہے کہ باہر سے لائے میں قبضہ جسکی بابت لازم تجویز ثبوت جرم کی گئی لازمی تھا اس کے
ہم حکم سزا سے بیس روپیہ جرمانہ کو بموجب دفعہ ۲۴ ایکٹ مذکور کے صادر ہوا غصہ سوخ
کرتے آہن۔

حکم سزا غصہ سوخ کیا گیا۔

نظام رفو جی

سلسلہ نظامی

صیفہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈاؤ صاحب سبب دھارنس صاحب سبب
بمعاملہ شیوا پابن شد لنگا یا

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۱۸۸۴ء) دفعات ۳۶۴ تا ۴۰۴۔ مضامین تجویز شدہ تجویز کیا

ضروری ہونا۔

ایک جیسٹ ضلع نے ایکٹیل کے فیصل کر سنے میں سبب ذیل تجویز کر دی۔

”پہلے ایک لڑائی خانہ در میان شرکاء و فریق کے سنی میں جماعت ہنسی منقسم معلوم ہوتی ہے
کوئی وجہ حصول نسبت و اجیت اس تجویز جیسٹ کے شک کرتی نہیں ہے کہ وہ اس لڑائی ہنگام میں شریک اور
دی فرق میں دوسرے لڑائی نہ تھا۔ اپنی دھم کیا جاتا ہے اور تجویز شدہ جرم و مکمل نہ حال رکھا جاتا ہے۔
تجویز ہوئی۔ کہ یہ فیصلہ فریق دفعات ۳۶۴ تا ۴۰۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) منقسم
یہ درخواست سبب دفعہ ۳۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ (۱۸۸۴ء) کے ہے۔

مذموم اور دیگر اشخاص کو جیسٹ درجہ دوم کا کاپوسٹ نے جرم جرم ہنگام سبب دفعہ ۱۶۰ مجموعہ
تغذیر ہنگام و دیگر صے روپیہ جرم کی سزا دی تھی

مستند
محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس تجویز ثبوت جرم و حکم سزا کی ناراضی سے ملزم نے مدد کے مجسٹریٹ ضلع اپیل کیا اور وہ منوں حکم مندرجہ ذیل صادر کیا۔

یہ ہنگامہ ایک لڑائی مخالفانہ درمیان شرکاء دو فریق کے تھی جن میں جماعت ویشی منقسم معلوم ہوتی ہے۔ کوئی وجہ مقبول نسبت و اجمیت اس تجویز مجسٹریٹ کے شک کرنے کی نہیں ہے کہ ہر دو اپیلانٹ ہنگامہ میں شریک تھے وہی فریق جس میں وہ تھے بانی فساد تھا۔ اپیل واپس کیا جاتا ہے اور تجویز ثبوت جرم و حکم سزا بحال رکھا جاتا ہے۔

ملزم نے مجسٹریٹ ہائی کورٹ نگرانی محکمہ مجسٹریٹ ضلع کی درخواست کی۔ بریس (بیمیت نارین گیش چندا اور کرباسہ پلو پال ہما ٹاڈا کی منہاں ملزم حکم منظور سی ہمار اپیل کا مزج خلاف منشا دفعہ ۱۶۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہے کوئی وجہ منظور ملی بل کے تحریر نہیں ہوئے ہیں برڈا و دھما صاحب جسٹس مجسٹریٹ ضلع تجویز اپیل میں جواب دے دو ہوتا تعمیل منشا دفعات ۳۶۰ و ۳۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں قاصر ہے جن اور انکی تجویز سے جن حیثیت سے کہ وہ ہے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے شہادت مقدمہ پر کیا بیغی لکھا کیا ہے۔ مثلاً وہ اس امر فردی کا باطل ذکر نہیں کرتے کہ جب ملا پاندھی نے پولیس ٹیل سے اول استغاثہ کیا تو اسے سال کے ہنگامہ میں شریک ہونے کا باطل ذکر نہیں کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ سال وقت ہونے استغاثہ کے واقعی موجود تھا۔

یہ بات نہیں کہی جاسکتی کہ مجسٹریٹ ضلع نے جو مقتضیات دفعہ ۳۶۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی تعمیل کی اس سے سائل کو ضرر نہیں پہونچا لہذا ایسے مقدمہ میں جس سے دفعہ ۳۶۱ متعلق نہیں ہے ہم نظائر بہ مقدمات قمر الدین دے ہما سنا تن منڈل (۱) و بمعاہ درخواست رام داس میکی (۲) کی پوری کرتے ہیں اور حکم مجسٹریٹ ضلع کو منسوخ کر کے یہ حکم دیتے ہیں کہ سٹار ایڈ اپیل کی سماعت مقررین حکم منسوخ مقدمہ واپس

(۱) انڈین لاپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۴۴

(۲) انڈین لاپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۱۱

ملکہ معظمہ
ہجرام
راجندر ناتھ دین

ایک آبکاری (مبئی) نیز مشتمل ہوگا ۴۵ و ۴۰۔ لاٹمان میں داخل نظر نہیں۔
 مسند ۴ (ج) ایک آبکاری بھی نیز مشتمل کے لاٹمان اس میں ایک کتب خانہ بھی ہے۔
 عطا کیا گیا ہو غلات و درزی شراکاء میں سے کے واسطے دیکھا نہیں گئے جاسکتے ہیں۔

حالاکہ بموجب غنہ ۱۱۱ ایک آبخاری بھی خبر دہشتہم کے سینہ ارمع اور شخص کے کھوس میں بطور اصلی مجرم کے بیان کیا گیا ہے کسی ایسے جرم کی بابت جو کسی شخص نے اس کی ملازمت میں یا منجانب سے کیا ہو مگر کھوسے نے بموجب غنہ ۱۱۲ یہاں یہاں یہاں کے کیا ہو اسی طور پر زہر دہو گا گو یا کہ اس نے جرم نہ کرے مگر ارتجاع کیا تھا مجرم کے کہ وہ شخص یہ ثابت کرے کہ اس نے نام موجب و مناسب عقیقہ میں ارتجاع جرم نہ کرے کہ اس کے واسطے استعمال کی تھیں تاہم غنہ ۱۱۳ اصلی مجرم کو گورہ طائفہ سینہ ارمع قابل تراسین قرار دیتی ہے مجرم کے کہ وہ خود گورہ اوس سینہ کی ہو جو بموجب ایک مطلق کیا گیا ہو۔

مذہب ایک لیس دینے فریضہ ایسی شراب کا ملائم تھا اور اسکے پاس ایک نوکر نامہ اسکے آقا کا عطا کیا ہوا تھا جو محض ایک اجازت شراب فرحت کرنے کی تھی لیکن سنیس سنیں بتا جو بموجب ایکٹ آبکاری بمبئی بمبوستہم کے جاری ہوا ہو مجسٹریٹ (درج اول) نے اس کی نسبت تجویز ثبوت جرم سبب دفعہ ۴۴ (ج) (۱) ایکٹ مذکور کے صادر کی اور مبلغ ۱۰۰۰ جرمانہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

[illegible]

(۱) دفعہ ۴۰ ایکٹ بی جی ہفتہ میں پھر تکرار نہیں پڑے گا۔ اس کا سہا کٹ ذرائع اصلی لازم کسی ایسے جرم کے لئے
 ہوگا اور تاہم اس کے کسی لازم سے یا سہا کٹ کے کارڈ اور کڑھالے سے جو جب غلات ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ کے کیا ہو اور بطور
 پر ذمہ دار ہو گا اور اگر اس کے جرم کا ارتکاب کیا گیا تاکہ اس کے کو شخص نہ ثابت کرے کہ تمام واجب مناسب معاینات اسے اسے اسے اسے اسے
 جرم کے واسطے استعمال کی تھیں۔ (۲) دفعہ ۴۰ (ج) میں سبیل مکمل ہے۔ وہ شخص جو غیر ذمہ دار نہیں پڑے گا اس میں سبیل مکمل ہے اور ایکٹ بی جی
 کو فیصلہ وظائف درزی کسی شخص کے لئے نہیں ہے کہ اس کا ایکٹ ذمہ دار نہیں ہوگا اور یہ مکمل نہیں ہے کہ اگر وہ قابل سزا اس جرم کے ہو گا

مستند
ملک مقدر
نام
راجہ ناتارین

منجانب سرکار ملازم کوئی حاضر نہیں ہوا۔
فیصلہ عدالت (ریڈاؤڈ صاحب جسٹس کی صحت میں) کا حسیل ہوا۔
از عدالت۔ ملازم کی نسبت جو ملازم ایک لیسنس یافتہ درشتہ ایسی شراب خانہ میں ہے
محبشہ پور میں نے تجویز ثبوت جرم حبشہ (ج) ایکٹ ایکٹ کے تحت شہادت کے مطابق
جس میں گزندہ لیسنس کے واسطے حبشہ لیسنس ایکٹ مذکور عطا ہوا ہو نہ کر کا حکم ہے اگر وہ کوئی فعل
بمخالفت درزی شراب اپنے لیسنس کے تحت ایکٹ مذکور میں کسی دیگر طور پر حکم نہیں ہے اس کتاب کے تحت
درجہ اول کی یہ اسے سمجھ کر جو کہ ملازم کے پاس نوکر نامہ تھا جس پر دستخط صاحب کلکٹر کے ثبت تھے اسے
وہ شخص اندر احکام دفعہ مذکور کے اگیا لیکن حبشہ پور ضلع جنون نے مقدمہ میں بموجب دفعہ ۲۸ مجبوم
ضابطہ فوجداری کے اسعدالت سے استغلوب کیا ہے یہ کیفیت تحریر کرتے ہیں کہ نوکر نامہ حبشہ ایکٹ
مذکور لیسنس نہیں ہے نمونہ نوکر نامہ میں جو وہ جنون نے ہمارے پاس بھیجا ہے شراب فروخت کرنے کی
اجازت ہے چونسندار نے اوس ملازم کو عطا کیا ہے جسکو اسے اپنی دکان میں نوکر رکھا ہے اگر یہ
اوس پر دستخط صاحب کلکٹر کے ثبت ہیں تاہم وہ وہ جنون نے نہیں عطا کیا ہے لہذا یہ تقلید نظام عدالت ہند
بقدمات ملکہ مظفر بنام غفور (ظیف فوجداری مورخہ ۱۱ گشت ۱۳۸۵ء) ملکہ مظفر بنام کوپال و مسلم دیوار نظر
فوجداری مورخہ ۱۲ جولائی ۱۳۸۵ء) ملکہ مظفر بنام لاجی راگوسی (ظیف فوجداری مورخہ ۱۱ نومبر ۱۳۸۵ء) و
ملکہ مظفر بنام یاد و منفصلہ ۱۱ ستمبر ۱۳۸۵ء و باختلاف ظیف مقدمہ ملکہ مظفر بنام فتوہ دو تو (ظیف فوجداری منفصلہ
۱۱ فروری ۱۳۸۵ء) ہم تجویز ثبوت جرم و حکم سرچو راچرن نامہ میں ملازم کی صدارت ہو منسوخ کرتے ہیں اور
حکم دیتے ہیں کہ جرم مانا لڑا ہو گیا ہو واپس کیا جائے ایسا کرتے ہیں جسکو واضح ہوتا ہے کہ دفعہ ۲۸ ایکٹ
ایکٹاری کی (۱۳۸۵ء) میں حکم ہے کہ گزندہ لیسنس حبشہ ایکٹ مذکور و نیز اصلی مجرم کسی ایسے جرم کی بابت
حکم کا ارتکاب نہ کرے کسی ملازم نے ہمنائب سکے کاروبار کرنے والے نے بموجب دفعہ ۲۸ ۲۹ ۳۰ یا ۳۱ یا
۳۲ کے کیا ہوا وہی طور پر ضرر ہو گا گو اگر اسے خود ہی جرم کا ارتکاب کیا تھا نیز اس کے کہ وہ شخص یہ ثابت
کے کہ تمام واجب و مناسب احتیاطیں اسے انداز ارتکاب جرم مذکور کے واسطے استعمال کی تھیں
لیکن دفعہ ۳۵ ایکٹ مذکور جس کا کہ تھا تعلق مقدمہ حال حوالہ دنیا فرور ہے اہلی مجرم کو اگر مقدمہ حال وہ
ملازم سینسڈ کا ہوتا فال نہر انہیں قرار دیتی ہے ہتیک کہ وہ خود گزندہ لیسنس کا ہوا دفعہ ۳۰ میں حقیقت
یہ حکم ہے کہ ماخوذی سینسڈ میں صحت بعض جرائم ایکٹ مذکور جو خاص صورتوں کے یہ بیان کرنا جائز
جواب ہو گا کہ ملازم نے حقیقت اوس جرم کا ارتکاب نہیں کیا جسکی کہ اس سے شکایت ہوئی ہے

محکم دلائل سے مزین

مکمل متن

نام

راہنہ ساز

لیکن اس کے علاوہ ہر ایک شخص کے ساتھ ایک کاروبار کرنا والا اصلی مجرم تھا جبکہ لازم خلاف و نوری
 اس شخص آقا کی کتاب ہے تو اقبال خیر ہے اور صرف وہی ہے پھر اس کے کہ لازم ہے ہی بموجب ایک ٹکٹ نور
 گیزرہ ایسے سینکڑوں کی طرح ہر ایک کے لئے ایک ہی صورت میں بطور اصلی مجرم کے ہے اور اس سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ
 ہر ایک کے لئے ایک ہی بموجب کسی دفعہ مندرجہ دفعہ ۴۰ کے قابل ہر ایک کے لئے ایک ٹکٹ اور ان دفعات داخل
 یہ ظاہر ہے کہ ایسے لازم سے ہر ایک کے لئے ایک ٹکٹ مندرجہ مہینہ کے اور اس کے دفعہ ۴۰ مندرجہ مال مجرم سے
 متعلق مہینہ ہے

صیغہ نگران فوجداری

بالاس برادر صاحب جس و کینڈی صاحب جس

ملکہ معظمہ قیصر ہند

ایک شہادت (ایک ٹکٹ) دفعہ ۳۰۔ اقبال ساتھی ملزمان کا جنگی تجویز کیا بابت اسی مجرم

کے عمل میں آئی ہو۔ شہادت۔

جبکہ لازم ہر صورت پر بنائے اقبالات دیگر ملزمان کے جنگی تجویز کیا اس کے ساتھ بابت ایک ہی مجرم

ہوئی تھی مجرم ثابت قرار دیا گیا۔

تجویز ہوئی۔ کہ تجویز ثبوت مجرم ناقص ہے سب دفعہ ۳۰۔ ایک شہادت ہند ایک ٹکٹ

اس قسم کے اقبالات پر مبنی لازم کے ملکا کیا جاسکتا ہے لیکن جب قریب مندرجہ دفعہ ۴۰۔ ایک
 ذکر کے شہادت نہیں ہے اور اس وجہ سے تنہا اقبالات ملکہ کی بنا پر تجویز ثبوت مجرم نہیں ہو سکتی۔

یہ درخواست سب دفعہ ۴۰ مجرمہ منابطہ فوجداری (ایک ٹکٹ) دفعہ ۳۰ کے ہے۔

سائل اور دیگر ملزمان کی نسبت تجویز کیا مجرم چوری رد و مجسٹریٹ درجہ اول مقام تھا

عمل میں آئی اور ثبوت مجرم نہیں مہینے کی قید سخت کا حکم دیا گیا۔

شہادت خلاف سائل کے صرف اقبالات ملزمان میں موجود تھی جو اس کے سامنے

سائل نے اپنی کورٹ میں درخواست بصیغہ امتیازات نظر ثانی واسطے منوجی تجویز

ثبوت مجرم اور حکم سزا کے پیش کی۔

نکتن خاص فکری اس منہاج سائل اقبالات سامنے ملزمان کے کوئی شہادت خلاف

ملزم نہیں ہیں اقبالات مندرجہ سب دفعہ ۳۰ ایک شہادت بشمول شہادت مندرجہ مسلحانہ

نظر ثانی فوجداری نمبر ۱۰۰۰

۱۳۔ جولائی ۱۹۰۵ء

مکمل متن

۷۲

کیا جاسکتا ہے لیکن استغذہ میں کوئی شہادت علاوہ اسکے نہیں ہے۔ پس تجویز ثبوت جرم قابل بحالی نہیں ہے۔

عدالت (برڈاؤ صاحب جسٹس و کینڈی صاحب جسٹس) نے تجویز ذیل صادر کی
تجویرہ سائل پر جرم چوری صرف برہائے اقبالات ملزمان نمبر ۲ و ۳ کے ثابت قرار دیا
کیا جبکی نسبت لکھا تجویز سائل کے ساتھ ثابت اسی جرم کے عمل میں آئی تھی ص ۳۰-۳۱ ایکٹ
شہادت (ایکٹ نمبر ۴) ان اقبالات پر بمقابلہ ملزم کا کیا جاسکتا ہے لیکن وہ اصطلاحاً شہادت سب
تقریب مندرجہ دفعہ ۲- ایکٹ مذکور کے نہیں ہے چنانچہ یہ بات بمقدور قعر ہند بنام بیاجی (۱) ظاہر
کی گئی تھی اور اسلئے تنہا اقبالات مذکور کی بنا پر تجویز ثبوت جرم نہیں ہو سکتی اور نہ صرف حقیقت شہاد
کا خاک کیا جاسکتا ہے اور اگر وہ شہادت بھی تصور ہوں تو تنہا وہ دفعہ ۲ میں دیا جاسکتی جو قانوناً
شہادت حلفی شریک جرم کو دیا جاسکتی ہے جس سے سوالات جمع کئے جاسکتے ہیں تجویز ثبوت
جرم در حکم منرا منسوخ کئے جاتے ہیں اور ملزم سی کنڈیا میں پانڈو جرم چوری سے جو مجبشرٹ نے
ادسیر ثابت قرار دیا ہے بری کیا جاتا ہے۔

تجویر ثبوت جرم اور حکم منرا منسوخ

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس برڈاؤ صاحب جسٹس و ہارسن صاحب جسٹس

بمقدمہ ہچا پادشہ نو گنگو +

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ- ایکٹ نمبر ۱۴) دفعہ ۱۴ و ۱۵ وقت جب مجبشرٹ کو تجویز کرنی چاہیے
کہ کون شخص قابض ہے۔

از روئے دفعہ ۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ- ایکٹ نمبر ۱۴) مجبشرٹ کو تجویز کرنا چاہیے کہ کون

شخص مجبشرٹین جیکے! ہم تراہ ہے قابض شے نزاعی کا ادسوت ہے جبکہ مجبشرٹ قبضہ کی بحث کا فیصلہ
کرنا ہے اور نہ کیس وقت قبل اسکے۔

استصواب از روئے دفعہ ۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ- ایکٹ نمبر ۱۴) از جانب بے ایل

جانشین صاحب شش جج دہار وار۔

محکمہ استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۴ (۱) نظیر فوجداری دائرہ ریویں مورخہ ۱۸- ستمبر ۱۹۲۸

سندھ

محکمہ منظرہ

نام

بکشدین کڈر

۳

سندھ

۲۳- ستمبر

محکمہ منظرہ

۱۹۲

لازم

ہوا دشتہ
کمر

اجلاس ضروری استعلا ب حسب دل ہیں۔

برطبق رپورٹ چیف کانسٹیبل تعلقہ دار کے کہ احتمال نقص امن کا ہوا ہم ہوا پان گنگا پان اور شیو گنگا زو جہ گنگا پان کے بابت قبضہ مکان اور جایادہ قیمتی متعلقہ اسکے ہے مسٹر اولٹ شام (محشریٹ درجہ اول) نے تحقیقات شروع کی اور معاملت دار اور محشریٹ درجہ دوم دار اور سے رپورٹ طلب کی اور سیوت ہوا پان پسر بنی منظرہ گنگا پان متولی شوہر شیو گنگا نے ایک کھوٹ محشریٹ ضلع کے روپر و گنگانی کہ پولیس نے دست اندازی بیجا میرے قبضہ جایادہ کو تین کی اسپر محشریٹ ضلع نے معاملت دار کو خود تحقیقات کرنے اور جایادہ کی ایک فرست مرتب کرنے اور ادوسی رپورٹ کرینکا حکم دیا چنانچہ معاملت دار مکان منگور پر گیا اور جب یہ دریافت ہوا کہ دو کمرہ مفصل ہیں اور کنجیاں ہیں ہوا پان کے پاس ہیں کنجیاں میں کرنے کو ادس سے کہا اور جایادہ مکان کی ایک فرست بھر اسکے جو دفعینہ بیان کیا گیا مرتب کی اور تہراہ اپنی رپورٹ اور کنجیاں وغیرہ کے روانہ کی برطبق درخواست فرید ہوا پان کے محشریٹ ضلع نے معاملہ مذکور واسطے مفصل کے سپر مسٹر اولٹ شام کے کیا۔

مسٹر اولٹ شام نے کہ عرصہ بعد اطلاع نامہات اظہار وجہ بنام فریقین کہ کیوں کنجیاں اور جایادہ متاذاہ اون اشخاص کو واپس نہ کر دیا دین جسے وہ حاصل کی گئی تھیں ہماری کے بعد انان مومی الیہ نے وہ معاملے اور شامل کے یعنی تحقیقات از روے دفعہ ۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری برطبق رپورٹ چیف کانسٹیبل نسبت ظاہری جایادہ غیر منقولہ کے اور تحقیقات برطبق درخواست اسے ہوا پان نسبت کنجیوں اور قیمتی جایادہ منقولہ کے جسکی بابت بیان کیا گیا کہ پولیس نے ہوا پان کے قبضہ اور حفاظت سے لیکر فرق کی گو کہ اس کا روانی پر وکیل ہوا پان عذر کیا تھا۔

مسٹر اولٹ شام محشریٹ درجہ اول نے تجویز کی کہ شیو گنگا مکان پر قابض تھی اور اسے لہنے لگا مکان مذکور ہر مع اس کے اسباب کے قابض ہونے کی سخت تاہنیکادہ باضابطہ بید غل بکچا دے ظاہر کیا اداس اثنا میں اپنے قبضہ میں ہر قسم کی مداخلت کرنے سے منع کیا نیز مومی الیہ نے حکم دیا کہ کنجیاں اور کو واپس کر دیا دین جسے لی گئیں ہیں یعنی ہوا پان اور شیو گنگا کو ضابطہ جو محشریٹ درجہ اول نے صواب شامل کرنے دونوں معاملات تحقیقات متذکرہ بالا اور صادر کرنے حکم کیا جی نسبت اس کے از روے اس دفعہ کے جو جزو متعلق ہے

نظامِ نویداری

جلد ۱

کتابت شد
۱۰/۱۰/۱۰۰

اختیار کیا ہے خلاف قانون اور مصلحت ہے یا مخصوص جبکہ احکام میں جو الہ کنیا کا کیا اور صرف کنیوں کا حوالہ ہے جیسا کہ میں اوسکو سمجھتا ہوں۔

سوائے اوس قبضہ کے جسکی تجویز اور تائید کرنا مجسٹریٹ پر قانوناً لازمی تھا اوسوقت کا قبضہ تھا جسوقت کارروائیات کا آغاز ہوا اور نہ کہ اوسوقت جبکہ وہ واپس گیا اور تحقیقات کی یعنی چار مہینے قبل آغاز کارروائیات کسی عدالت کے۔

مسٹر دسٹ سائرس کے احکام کی تعمیل میں سے ملتوی کر دی اور تا صدور احکام ہائی کورٹ کے معاملات کو حالت موجودہ میں چھوڑ دیا۔

پرنسین (پسمیت مالک شاہ جہانگیر شاہ) منہاج ہوا۔
لیگٹیمیت (گنیش رام چندر کرلو سرکار) منہاج بنیو لگنا۔
شانتا رام زاین وکیل سرکار منہاج سرکار۔

برلنس مجسٹریٹ کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے تھا کہ کون فریق اوسوقت قابض تھا جسوقت اوسوں نے از روئے دفعہ ۴۴ مجموعہ منابہ نویداری کے تحقیقات کی نہ کہ اوسکے پیشتر کے زمانہ کی بابت عمارت دفعہ مذکور صاف اور غیر مشتبہ ہے۔

از عدالت مجسٹریٹ نے اپنے حکم ۱۰۔ جون گذشتہ میں یہ تحریر کیا ہے بیڈلی منہاج ایک شخص کے دوسرے شخص کی جو باید اور پر قانوناً قابض ہے شخص سابق الذکر کو کوئی حقوق ایسے عطا نہیں کرتی جنکو میں تسلیم کر سکتا ہوں میں بالفرد زمانہ قبل از نزاع کا ذکر کروں گا جبکہ قبضہ تھا ایک شخص یا دوسرے شخص نزاع کنندگان کو بلا فراغت مائل تھا میری تحقیقات بالفرد اوس نزاع کی بابت ہوگی کہ کون فریق شے متنازعہ فیہ پر قبل اسکے قابض تھا کہ کوئی کارروائیات عدالتوں میں اوس معاملہ کی نسبت ہوئی ہوں اس تجویز کے کرنے میں مجسٹریٹ نے فیصلہ دیا کہ کورٹ لگتہ بمقدور غیش چندر خان (۱) کی ہیری کی لیکن تجویز مذکور از روئے دفعہ ۴۰ ایکٹ ۱۸۵۸ مٹی جسکے احکام کی اوکی ہم مضمون دفعہ ۴۴ مجموعہ منابہ نویداری حال سے ترمیم گئی ہے جسکی دوسرے مجسٹریٹ کو تجویز کرنا چاہئے کہ کون فریق باہم جسکے نزاع ہے شے متنازعہ فیہ پر اوسوقت قابض ہے جبکہ مجسٹریٹ بحث قبضہ کا فیصلہ

کرتا ہے چونکہ مجسٹریٹ نے احکام قانون کی تعمیل نہیں کی لہذا ہم اس کے حکم کو منسوخ کرتے ہیں اور یہ ہدایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی ایسا کوئی معلوم ہو کہ ہنوز نقص امن کا احتمال اس مکان کے متعلق جسکی نسبت اس کا حکم ہے وہ وہ ہے تو اس کو قبضہ کی بجٹ کا فیصلہ مطابق قانون کے کرتا چاہئے حکم مجسٹریٹ منسوخ اور مقدمہ واپس کیا گیا۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برٹوڈ صاحب جسٹس و پارسن صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ قیسر ہند نام اباجی رام چندر

مجموعہ تقریرات ہند (ایکٹ ۱۸۵۷ء) دفعہ ۴۴۴۔ قبضہ میں رکھنا ایسے کا خدات کا جہز نشانات

یا علامات لبیس ہون۔ فرد قرار دیا اور مجسٹریٹ نے اس کو کس طرح مرتب ہونی چاہئے۔ ہدایت غلط۔ شہادت جیل۔

انسان تحقیقات پولیس میں حضرت ایک متغایہ سر کے کسی حرم کے مکان کی پاشی لگائی اور ایک ٹیٹہ کا خدات کا سین قریب ۱۰۰ فٹ کے فاصلے پر خدات کی نسبت بیان کیا گیا کہ وہ علی سے واسطے جیل کے بنائے گئے تھے برطین اس کے حرم پر ملاکت شہر میں ہندو ہندو تقریرات ہند کیا گیا چند نقلی تجزیہ حرم کے پولیس ایک شخص شہر لنگا کے مکان کی پاشی لگائی جو گاؤہ علی کا تھا اور ایک ٹیٹہ کا خدات شہر کا ہو وقت کے چند شہادت خدات درمیں کیا گیا حرم کی نسبت تجزیہ شہر میں مسٹریٹ نے اس کو مجبورہ تقریرات ہند صادر ہوئی اور اس کو جس نام پر روک دیا اسے شوکی سزا دی گئی۔

بہنوئی کا تجزیہ شہر میں حرم کے ایک تجزیہ ہوئی کہ جو کا خدات مشتبہ شہر لنگا کے مکان میں تھے خدات حرم شہادت میں قابل قبول تھے۔

تجزیہ بیان ہے تجزیہ ہوئی کہ صاحب جیل سے مجبورہ تقریرات ہند کی نسبت امن کا خدات کے لکے کہ اسے ملین حرم میں سے کہ ان اسی فرقہ کے ایک قسم کا قلعہ تھا جو تاتا اور اسے یہی ثابت ہوا تاکہ اس کے مکان میں جیل کا موضع میں تھا اور اس طرح کا خدات ملکہ واقعہ مشتبہ نسبت ہر حرم اور نسبت ہر نام کے تھے ایک ہدایت غلط تھی جس سے ملکہ کو نقصان پہنچا۔

جب کسی شخص ملکہ کی نسبت مجبورہ دفعہ ۴۴۴ مجبورہ تقریرات ہند تجزیہ جیل میں اسے فرد قرار دیا اور اس طرح مرتب کیا جانی چاہئے کہ اس میں جان طور پر قلعہ اس میں خود فکری جو تحقیق مقدمہ ہے اور اس میں صاف طور پر پتہ

۹۰
کلمہ معجزہ غیر مذکور
نام
دوسری راجندر

۱۰۱ خاص کاغذات کی جو چیز نشان یا علامت متنبس ہوگی نہتہ بیان کیا گیا تھا کہ قبضہ ہم نہتہ مینہ مذکور ہے۔

۱۰۲ ایل بنا ماضی تجویز ثبوت جرم و حکم مندر کے جو ڈاکٹر نے ڈی پولن صاحب شن بن جسے بمقدور ملکہ مقررہ قید پر بند بنا جا رہی راجندر صدارت گئے۔

۱۰۳ دو ایک متغایہ کے جو ایک شخص ناگاپن راجندر مزم پر ایک غذا شناسپ کے چولہے کا کیا ہوتا پولیس نے مکان مزم واقع موگلی کی ۱۰۱ گتہ ۱۰۲ کو تلاشی لی پولیس نے ایک مٹہہ کاغذات کا حسین قریب ۱۰۲ کاغذات کے پیشول کا غذا شناسپ گم شدہ کے تھے مکان کے کردہ درمیان میں ہمارے مینز پایا ان میں سے اکثر کاغذات کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ جعلی تھے یا واسطے جعل کے بنائے گئے یہ طبق اسکے مزم واسطے تجویز کے سپرد عدالت شن بیلگانہ مزم ذیل کیا گیا۔

۱۰۴ یہ کہ تاریخ ۱۰۱ گتہ ۱۰۲ یا قریب اسکے مزم کے قبضہ مین کاغذات منبر انفاہت تھے اور دیگر کاغذات جو اسکو دکلائے گئے چیز مراد و خطا دیسی ذاتا ساری کے نسبت بنائے گئے کات کے جعلی بنائے گئے تھے اور اسوہ سے وہ مرکب جرم دفعہ ۱۰۱ مجموعہ تعزیرات ہند کا ہو۔

۱۰۵ تاریخ ۱۰۲-۱۰۱ اپریل ۱۰۲ یعنی چند دن قبل قاز تجویز مزم کے پولیس نے ایک ماضی ملا نام پا کر ایک شخص شیونگا پا کے مکان کی جو مدعا علیہ کا گواہ تلاشی لی اور ایک مٹہہ کاغذات مشتبہ کا حسین قریب ۱۰۲ کاغذات کے تھے یا یہ کاغذات بوقت تجویز اور شہادت مین خلاف مزم کے پیش کئے گئے۔

۱۰۶ شن بن جسے بوقت جوری کو ہدایت کرنے کے نسبت ان کاغذات کے مصنف بل سبے ظاہر کی۔

۱۰۷ سمجھ چوری کی تو بعد بجا ناہوس مٹہہ کاغذات کے جو ۱۰۲-۱۰۱ اپریل گتہ ۱۰۲ کو شیونگا پا کے مکان مین ملا مال کرتی جا ہے یا مدعا مین کیا گیا ہے کہ وہ مزم کے قبضہ مین ملے لیکن یہ حجت کی گئی ہے کہ ان ملک

۱۰۸ حکم کا تعلق مابین مزم اور اسکے بہت سے گواہان کے جو دوسری فرقہ سے تھے ثابت ہوتا ہے اور ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس حد تک مل جل کا موضع موگلی مین تھا اور اس طرح کاغذات مذکور واقعہ نسبت امر عام نہتہ مجرمانہ کے مین۔

۱۰۹ مین اس امر کو نا ممکن سمجھنا ہون کہ شہادت کو نسبت اس جزو مقدمہ کے نظر انداز کر دیں کیونکہ وہ حکو با تعلق مزم کے جرم یا بلیا ہی کے نسبت تحقیق کئے صلوات کے بشرط امکان نہایت اہم معلوم ہوتی ہے اسوہ سے تحقیقات مین بہت طوالت اور پیچیدگی ہو گئی لیکن اگر اس انگشتات حال جدید کی بدوری تحقیقات نہ کیا جاتی تو مقدمہ بالکل نامکمل رہتا۔

+ + + + +

علاقہ
کو نظر فرمادہ
نام
ابھی راجندر

تجوری کو ان کا خدات کی باقی رہ گئی تھی کہ چونکہ ان میں سے بعض کا خدات سے بلا شبہ زیادہ تر حال تعلق مختلف اشخاص متعلقہ معاملہ کا اور قدرہ کا عام طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

نصرت وہ کا خدات جو ہر نما یا غیر نما کا مقدار ذرا سے متعلق ہیں اور دوسری کے پڑھے گئے لیکن بہت سے دیگر کا خدات کم و بیش مشتبہ اس مشتبہ میں جن جو شیوا لنگا پا کے رکھن ملا اور وہ سب احمقہ میں داخل درود و جوری کے پیش ہیں۔

مزم مجرم در دفعہ ۱۰۰۰ مجبورہ تغیرات ہند تواریک لیا اور اسکی نسبت حکم مندرجہ میں و ام یہ پوریا شور صادر ہوا۔

بنالاعنی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم منکر کے مزم نے اپنی کورٹ میں اپیل کیا۔ برہمن (الہیت نامک شاہرا گیشا) منہا تب مزم جو کا خدات کہ شیوا لنگا پا کے مکان میں خلافت مزم شہادت میں قابل پذیرائی نہیں ہیں کا خدات مذکور کو کوئی تعلق کسی قسم کا اصل امر سے نہیں ہے لکھا ۱۸۔ اگست ۱۹۰۸ء کے مزم کے قبضہ میں کا خدات چہرہ پر علامات متبصرہ نسبت ارتکاب جیل کے تیار تھے یا نہیں شن بنی جس نے ہدایت غلط جوری کو نسبت اس امر کے دی اور اس سے مزم کو نقصان پہونکا علاوہ اس کے چار مزم کا خلافت مزم کے ثابت ہونا بت مہم ہے تو قرار داد جرم سے تفریح اور خاص کا خدات کی نہیں ہوئی جسکی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ مزم کے قبضہ میں نہایت ارتکاب جیل تھے شاہنام نارائن وکیل سرکار منہا تب سرکار جو کا خدات کہ شیوا لنگا پا کے مکان میں شہادت میں بہ ثبوت اس امر کے پڑ پڑ گئے تھے کہ خود گواہان مدعا علیہ جیل میں شریک تھے میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ کا خدات مذکور نسبت امر مزم جرم کے واقعہ متعلقہ ہیں ان کا خدات مزم ہی کا مظاہرہ کیا جاسے تو جیسی بل میں ثبوت کافی بغرض محالی تجویز ثبوت جرم کے ہے اقل درجہ تجویز کر رہی تھی چاہے ہر قدر بلکہ مظلومہ بنام اور (۱) ملاحظہ طلب۔

برہن اوڈ صاحب خلیس۔ مزم کی نسبت تجویز جرم دفعہ ۱۰۰۰ مجبورہ تغیرات ہند بابت ہند کا خدات کے جو ۱۸۔ اگست ۱۹۰۸ء کو اس کے قبضہ میں پائے گئے محل میں کی مزم کو غیر مشتبہ م میں واسطے تجویز کے سپرد کیا گیا اور تجویز بعد از شن کم۔ کسی سلسلہ کو شروع ہوئی ۲۰۔ اپریل ۱۹۰۸ء کو خدات کا شیوا لنگا پا کے مکان میں جو ہر نما لنگا پا کے مدعا علیہ کے ایک مسئلہ اور یہ کا خدات نہیں سے بعض کی نسبت یہ بیان کیا گیا کہ وہ جیل میں بوقت تجویز بطور شہادت منہا تب جی پیش گئے اور شن بنی نے اسے آؤ کو بچاؤ

شہادت غلام ملزم فرمایا کیا حاکم موصوف کی روایت تحریری میں جو ادھون سے جوہری کو کی ہوگا بہت قلیل نسبت ان کا خدات کے تعلق۔

مقدمہ
کے لئے
عام
ادبیہ

جوہری کو ملزم بیان اور حالات پر ملاحظہ کرنا چاہئے جو تعلق بیچ اور حوالگی قبضہ (مکان کے) میں کا خدات مذکور گشت ملزم میں ملے ہیں اور ان اشخاص پر چکی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ ہر دو مواقع پر موجود تھے اور ان کے تعلق پر جو ادھون کو ملزم کے ساتھ تھا اور ان کے اس امر پر کہ ادھون کا تعلق اور ان کا خدات مشتبہ سے متاثر ہو رہا ہے ۲۰۰۔ اپریل گذشتہ کو پولیس کو ملے + + + + +

تھو جوہری کو یہ بیان نہیں ملے گا خدات کے جوہر ۲۰۰۔ اپریل گذشتہ کو شہید لنگا پا کے مکان میں ملائیل کرنی چاہئے اور مبینہ کیا گیا ہے کہ وہ ملزم کے قبضہ میں ملے لیکن یہ حجت کی کئی ہے کہ ان کے ایک قسم کا تعلق باہر ملزم اور اس کے بہت سے گواہان کے جو اسی فرقہ سے تھے ثابت ہوتا ہے اور ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ کس حد تک رواج چل کا موضع موگی میں تھا اور اس طرح کا خدات مذکور واقعہ متعلقہ نسبت امر ملزم اور نسبت جوہر مانہ کے ہیں

+ + + + +
جوہری کو ان کا خدات کی باعتبار احوال بیان کرتی چاہئے کیونکہ ان میں سے بعض کا خدات سے ملا شہید یا دیگر حال تعلق مختلف اشخاص متعلقہ معاملہ کا اور خدات کا عام طور پر ظاہر ہوتا ہے + + + + + صرف دو خدات جو مرتبا غیر مرتبہ تعلق میں جوہری کے تھوئے گئے لیکن بہت سے دیگر کا خدات کم ذکر مشتبہ اس میں ہیں جو شہید لنگا پا کے مکان میں ملا اور وہ سب اہم ترین میں داخل اور جوہری کے پیش ہیں۔

جوہری صاف چاہئے ہے کہ خدات ماہر البحت کہی شہادت میں پڑا ہونے چاہئیں تھے اور بیچ کی ہر بات جوہری کو نسبت ملزم کے غلط ہیں اور ضرور ہے کہ خواہ خواہ اور ان سے ملزم کو نقصان پہونچا ہو یا پرل شہاد میں چند کا خدات مشتبہ کا ایک ایسے شخص کے قبضہ میں سے نکلتا ہو جو ملزم سے صرف یہ تعلق ہے کہ وہ ملا اور اس کے گواہ کے طلب ملزم ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسی فرقہ سے ہے کوئی شہاد غلام ملزم کے نہیں ہو سکتا اس امر سے کہ چل کا موضع میں عام رواج تھا اور اپریل شہاد میں شہید لنگا پا قبضہ میں کا خدات چلی تھے صحیح طور پر یہ تصور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ کسی طرح یہ قبضہ اس امر کا ہوتا ہے کہ وہ ۱۰۰۔ اگست شہاد کو ملزم کے قبضہ میں ہوا خدات جو اور وقت ادھون کے مکان میں ہونے گئے ایسی نسبت کے ساتھ تھے جو داخل خدات سے دفعہ ۲۰۰ جوہر ملزم کی تہمت ہے۔

نہایت
محفوظ و اوجرم

نام
ایسی را چند

محفوظ قرار داد و جرم کس مقدمین مرتب ہوئی بہت زیادہ بہرہ ہے اسکی روستے ملزم ہر کا خدات خبرا
نہایت ہ۔ اور دیگر کا خدات کے قبضہ میں رکھنے کا الزام کیا گیا ہے۔ دیگر کا خدات میں سب کا ذکر کیا گیا
ہے کہ خدات سے کہ نہیں ہیں جو وقت تک تو داخل کئے گئے تھے۔ فرد قرار داد جرم سے جو اس طرح مرتب
کی گئی ملزم بہ نہیں ہاں سب کا تھا کہ اسکو کس بات کی جواب دہی بہ نسبت کا خدات نہایت ہ کے کرنی
ہے فرد قرار داد جرم مطابق سہارت اس جرم و دفعہ ۳۰ مجبورہ تقریرات ہند کے مرتب کیا جاتی ہاں
تھی جو مقدمہ سے متعلق تھے ہمارا اس سے صاف طور پر تفریح اون خاص کا خدات کی سہر نشان یا
علامت پیش نہیں کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ قبضہ ملزم بہ نسبت میں وہ دفعہ مذکور تھے ہونی چاہئے تھی
اور بعد اسکے شہادت صرف نسبت اور نہیں کا خدات کے کہنی چاہئے تھی ہم کو نیز ثبوت جرم اور حکم نرا
کو منسوخ کرتے ہیں اور یہ حکم دیتے ہیں کہ ملزم کی نسبت تکویر کر بعد الت شش ہمد و جرمی ہمدیکے عمل میں
آدے۔

نہو نیز ثبوت جرم اور حکم نرا منسوخ کئے گئے اور تکویر کر کے حکم صادر کیا گیا

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس سر چارلس ماربنٹ صاحب نشست جیٹ شیشو ہڈاڈو صاحب شیشو پارسنس صاحب شیشو

حکمہ محفظہ قیصر ہند نام کماڈو ولد مہووانی

محبوبہ تقریرات ہند (ایکٹ ۱۸۸۳ء) دفعہ ۳۰۰۔ اقدام قتل جرم قتل جرم۔

ملزم نے جن قربانی کی تھی کہ سر ہمت اسکے لاکہ کرنے کے کہیں تھی ہوش ہو کر وہیں پہنچا
ختم نے ہاں کر کے وہیں پہنچے ہیں وہ ہڈاڈو صاحب شیشو سے آگ لگادی کہ لگ شہادی ہم کی منصفہ
شہادت ملی ہے ہاں بت ہو کر ہوش میں ملزم نے لگا دینا اس سے احتمال وقوع ہلاکت کا بخار اور وہ وراثت ہلاکت
تین ہلاکت داخل وہ ضرر متاخر ہونے سے جب جرم ملے ہوئے ہیں آگ لگادی ہو تھا۔

تکویر ہونی (پارسنس صاحب شیشو متعلق لاس) کہ جرم اقامت قتل
موجب دفعہ ۳۰ مجبورہ تقریرات ہند کے۔

از پارسنس صاحب شیشو جرم جرم قتل مجبورہ دفعہ ۳۰ مجبورہ تقریرات ہند کے

یہ مقدمہ سب دفعہ ۳۰ مجبورہ منافیہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۳ء) بغرض منظور سی حکم نرا سے
کے جو نسبت ملزم کے صادر ہو ہمارا سال کیا گیا۔

سید عالم
محمد مصطفیٰ
نام
کتاب و تفسیر

ہو سکتا ہے۔ بیان کیا کہ ہلاکت متونی کی وجہ سے ملنے کے اور نہ ہو جو اس زخم کے جوشت و سرسبز
تھا ہوئی اور نے بیان کیا کہ زخم کے اثر سے ہیوشی کا ہوا ممکن تھا لیکن خود زخم باعث ہوئی ہلاکت کا
نہیں ہو سکتا تھا سول سرچن کا حادثہ شش میں انہما زنین لگا لیا لیکن ہماری ما سے میں اس کا پورا پورا
انہما زینت نوعیت زخم بہت نامبرہ اور نصبت دہو اس کے یہ خیال کرنے کے کہ زخم زکوہ ملک نہیں
ہو سکتا تھا لیا ہوتا چاہئے تھا اگر ان غزلوں سے جو لازم نے لگا لیا تھا احتمال وقوع میں آنے ہلاکت متونی
کا نہ تھا اور فی الواقع وہ باعث ہلاکت نہ تھیں بلکہ اس کی وجہ سے وہ صرف ہیوشی ہو گیا تو بڑی بڑی ضرب لگا
کے وہ کسب قتل ہو گیا نہیں بلکہ صرف مجرم اور قاتل قتل ہو گیا تھا خواہ فیہ لیا ہونے کے بالواسطہ جلائے
کے وہ ہر آئینہ باعث ہلاکت متونی کا ہوا لیکن اگر باعث ہلاکت صرف جلائے تھا اور نہ فرات تو یہ امر تعجب
طلب ہو گا کہ آیا وہ فعل جو دراصل باعث ہلاکت ہو جیسی میت یا علم کے ساتھ کیا گیا جیسا کہ فتنے تقریب
قتل انسان مستلزم الشرح مندر بہ دفعہ ۱۱ ہو مجبورہ تقریبات ہند میں داخل ہے اگر وجہ ہلاکت جلائے تھا اور
جو پڑے میں جیسی میت سے جس سے فرہین لگائی گئی لگائی گئی تو نسبت مجرم ہونے کے لازم کے کوئی
کلام نہیں ہو سکتا اور اس صورت میں مجرم قتل ہو گا لیکن اگر وقت ہو چڑے میں آگ لگانے کے
لازم کو واقعی متونی کے مرتکبے کا تعین ہوتا تو ظاہر ہو گا کہ فرات یا ضرور ہو گا کہ لازم کی آگ لگانے سے یہ نیت
نہیں ہو سکتی تھی کہ متونی کو ہلاک کرے اور نہ وہ یہ مان سکتا تھا کہ اس کے فعل سے احتمال ہلاکت متونی
ہے لیکن جو فرہین لگائی گئی ہو یا لگائی اگر واقعی خطرناک قسم کا ہوتا اور اس سے احتمال وقوع میں آنے
ہلاکت کا ہوتا تو جو پڑے میں آگ لگانے کے فعل سے ہلاکت متونی میں نہ تھا نہ لازم کے شخص تعجب معلیٰ
اور اس صورت میں صحیح طور پر ہلاکت ملن غزلوں سے منسوب ہو سکتی جو مسہ نیت مقبلا مار ڈالنے
متونی کے لگائی گئی تھیں اور مشتبہ اس مقدمہ میں شاید یہ نتیجہ انہما زینت سول سرچن کے صاف ہو سکیں انہما
بہم بہ ہلاکت کرنے میں کہ اس کی شہادت بلکہ تقریبات بالاکے لیا ہے۔

اقبال لازم کا سول سرچن کے موہ و ٹپا جا سے اور اس سے خاصہ صرافت کیا ہے
کہ آیا ضرر میں جو لازم نے بیان کیا کہ زخم میں لگا لیا ہونے سے معاشہ کیا خطرناک قسم کے تھے اور ان سے
احتمال وقوع میں آنے ہلاکت کا کہ جو پڑے میں آگ نہ لگائی جاتی تھا یا نہیں اور آیا ضرر جو آگ سے جو پڑا
وہ اس قسم کا تھا کہ وہ بنسب باعث ہلاکت ہو سکتا تھا اور ضرر یہ بیان اگر زخم جو لگائی ہو کر آگ سے جو
ممکن ہے کہ استعمال کیا گیا ہو لگائے گئے خطرناک قسم کے تھے تو آیا اس کی یہ طے ہے کہ جہنمی
وجہ سے ہلاکت میں جلدی ہوئی اور نہ خود جلائے باعث ہلاکت تھا شہادت فریدہ و برہم لازم کے

لی جائے اور دو حاضرین مفتہ کے حدادت نمایاں ارسال کیجئے۔

چنانچہ سول سرجن کا اظہار کیا گیا اوسکی شہادت بمضمون ذیل ہے۔

”میکم جون کو لاش ایک ڈیڑھ آدمی کی پیرے پاس لاش کے لئے پہنچی گئی تھی۔ اس کا معاینہ کیا وہ ایک ڈیڑھ آدمی کی لاش تھی۔ اسکی عمر تین تھانہ لاش مذکورہ یک دھیرے اس پہنچی بہت ٹھنڈی تھی۔ اس نے بجانب چپ بازو کے نیچے جسم پر ایک سوراخ پایا جو سینے کے اندر تک پہنچ گیا تھا جس میں دو گولہ تھے۔ دھیرے آئی تھیں جو اس پر حمل کیا تھا اور سر کیا تھا لاش میں یہ نہیں بیان کر سکتا کہ گولہ زخم لگا تھا یا نہ ختم کر کا دیا تھا لاش جو سر کے چپے کی ڈیڑھ تک پہنچ گیا تھا خود چپے کو مرکز نہیں پہنچا تھا۔ اس نے سر کو نہیں کھڑا کیا تھا بلکہ جیسے لاش لگتا اور ناگوان اور چوڑوں کے ایک چکر وہی چل گیا تھا۔ اس نے جسم کو پاگ نہیں کیا۔ اس نے مزمل کے برائے کو سنا سر کا زخم ایک ضرب خطرناک سے پہنچا تھا لیکن میری رائے میں اس سے احتمال وقوع میں آنے ہلاکت کا نہ تھا۔ اس نے صرف ایک زخم سر پر پایا جو سولخ کے چھو میں تھا۔ اسی ضرب کا نہیں معلوم ہوتا تھا جو لاش سے لگی گئی تھی میری رائے میں باعث اس سوراخ کا کینڈر جسمی ہوئی حالت چپے کی اور کینڈر ٹھنڈی ہوئی حالت جسم کی تھی میری رائے میں سر کا زخم باعث ہلاکت نہ تھا اگر چہ چپے میں آگ لگائی تھی میری رائے میں باعث ہلاکت نہ تھا اور اسکی وجہ سے ہلاکت میں بعض تغیر نہیں ہوئی جو ضرب کے سر میں لگی خالہ اسکی وجہ سے واضح کو صدر پہنچا جو مرکز کے چلنے سے پہنچا اس قسم کا تھا کہ اس سے ہلاکت وقوع میں نہ تھی خالہ اسکی سر کی ضرب ہلاکت ان میں سے نہ لگتا جیوش ہو کر گہرا ہوگا۔“

سوالات مزید۔ تیری رائے میں متوفی بعد لگنے ضرب کے فوراً ہلاکت نہیں ہو۔

بوقت پہنچنے اس شہادت کے مقدمہ میں پہرہ پاشہ ہوا اور تھوڑے ذیل صادر ہوئے۔

برڈا و صاحب جسٹس۔ ہمارے پاس اب شہادت طبی پہنچی جو ذریعہ ہمارے

حکم مورخہ ۱۹۔ اگست کے طلب کی گئی تھی شہادت مذکورہ میں مضمون ہے کہ ہلاکت متوفی کا باعث

وہ ضربیں نہ تھیں جو مزمل نے لگائیں اور علاوہ اسکے ضربات مذکور سے احتمال وقوع میں آنے ہلاکت

کا نہ تھا مگر خالہ اس سے متوفی جیوش ہو گیا تھا۔ ہلاکت دراصل جو اس زخم کے وقوع میں آئی

جو بوقت مزمل کے جو چپے میں آگ لگائے کے چلنے سے پہنچا ہلاکت میں جو چپے کے چلنے کے مختصر

تغیر نہیں ہوئی مزمل کے اقبال و شہادت طبی کے ایک ساتھ پڑھنے سے محکوم اس امر میں کچھ شبہ

نہیں ہے کہ مزمل کو یہ یقین تھا کہ بوقت اس کے جو چپے میں آگ لگائے کے متوفی مر چکا تھا۔

مزمل تسلیم کرتا ہے کہ اس نے متوفی کو یہ نیت اس کے ہلاک کرنے کے مارا تھا لہذا باعتبار نیت

وہ قاتل ہے لیکن اگر بنا سے شہادت جیوشی کہ وہ ہے یہ قرار پانا چاہئے کہ ہمارا قاتل محمد کی حد تک نہیں

معلوم
کہ اس کے
مقام
کا مذکورہ

۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ہو پختہ ہوتا مگر وہ اقدام قتل عمد کی حد تک پہنچتا ہے میری رائے میں ملزم کی نسبت بھی تصور کرنا چاہیے کہ اوس نے جو پڑے میں بغرض رفع کرے شہادت قتل عمد کے آگ لگا دی تھی کہ جبکا وہ اپنی پشت میں ترکب ہوتا مگر خود اسے کوئی اس قسم کی وجہ اپنے طریق عمل کی بنیاد بیان کی مگر جو پڑے میں آگ لگانے سے وہ اپنی ترکب ہلاکت ہو اور ارم تصفیہ طلب مقدمہ ہا میں ہا تعلق تعزیرات مندرجہ دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند ہے لگتا اوس نے جو پڑے میں آگ یہ نیت ارتکاب ہلاکت یا یہ نیت ارتکاب سے مراد جسمانی کے لگائی جس سے احتمال وقوع میں آئے ہلاکت کا ہوتا یا یہ ظالم اس امر کے کہ احتمال باعث ہو ہلاکت کا بذریعہ فعل مذکور کے ہونا جو کہ میری یہ رائے ہے کہ ملزم بوقت مکان میں آگ لگانے کے یہ جانتا تھا کہ متونی مرکا ہوتا لہذا میں یہ نہیں قرار دے سکتا کہ فعل جو پڑے میں آگ لگانے کا جس سے ہلاکت وقوع میں آئی ایسی نیت یا علم سے کیا گیا تھا جیسا کہ داخل منشا سے دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند ہے جو پڑے میں آگ لگانے سے ملزم کی ایسی نیت نہ تھی کہ وہ ہلاکت متونی کو یقینی کر دے میں ہا اور نہیں کرتا کہ وہ کسی یہ نیت تھی اگر ایسی صورت ہوتی تو کچھ کو تجویز ثبوت جرم کے بحال کرنے میں کہہ دیت متونی لہذا میں تجویز ثبوت جرم کو ساتھ ایک تجویز ثبوت جرم بموجب دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند کے قبول کرتا ہوں اور چونکہ ارتکاب مضر کا ہونا ملزم میں ملزم کی نسبت حکم مندرجہ میں قائم ہے اور یہ شور مچا کر دنگا ہونے کا ہا رسنس صاحب جسٹس کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے لہذا ضرور ہے کہ مقدمہ بدویر کسی دوسرے حاکم کے بموجب دفعہ ۹۹ مجموعہ منابہ فرعون جہاد سی کے پیش کیا جائے۔

بارسنس صاحب جسٹس - میں اپنے ذہنی علم ہم جلیس کے ساتھ اس رائے سے اتفاق نہیں کر سکتا کہ جرم جبکا ملزم مجرم ہے صرف ایک جرم اقدام قتل عمد کا ہے میری رائے میں جرم مذکور عمل ہے ملزم نے دیدہ و دانستہ یہ نیت ہلاکت کرنے اپنے منہ کے اس کے سر پر تین ضرب لگا لی ہیں بعد ازاں نامہ ردہ کوادھما کر ایک چیرہ لاکس اس کے سر کے نیچے رکھا اور اوس جو پڑے میں میں میں وہ تھا آگ لگا دی اسکا یہ نتیجہ ہوا کہ خسر ہو ہلاکت نہیں ہو لہذا بلکہ صرف یو بغرض یوں کے ہو پڑے ہو گیا تھا بلکہ میرے ذہن میں جلیس کی یہ رائے ہے کہ ملزم مجرم قتل عمد کا نہیں ہے کیونکہ بوقت جو پڑے میں آگ لگانے کے اس نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اسکا خسر ہو جائے گا اور اسکی غرض جو پڑے میں آگ لگانے سے ظاہر ہے تھی کہ شہادت جرم کی رفع ہو جائے اور نہ یہ کہ ہلاکت متونی کی یقینی ہو جائے بغرض اس کے کہ یہ غلطی واقعات کی اگر اسکا کچھ دیکھو اور ایک مندرجہ جہاد سی صفا فی ملزم کے ہونا میری یہ رائے ہے کہ شہادت مجموعہ سلسلہ جہاد کسی قبائس تبدیل نیت کے کافی نہیں ہے ہا صبح ہے کہ ملزم کا یہ بیان ہے کہ وہ

مستطاب
مستطاب
مستطاب

بعد لگائے تین ضرب کے اوسکا خسر مرکز میں پڑا اگر وہ یہ نہیں کہتا ہے کہ اوسنے کسی طرح پر اپنا اطمینان نسبت اس امر کے کر لیا تھا کہ وہ واقعی مر گیا تھا یا یہ کہ اوسنے یہ خیال کیا کہ وہ مر گیا تھا اور یہ وہ مطلقاً نہیں کہتا کہ اوسکی نیت جو پڑے میں لگانے سے اغفال اپنے جرم سے سنی وہ نیز بیان کرتا کہ اوسکی کیا نیت تھی چونکہ صورت یہ ہے لہذا میری رائے میں قیاس قانونی یہ ہے کہ جو کہ اوسنے کیا وہ برابر ایک ہی نیت سے کیا کوئی شہادت یا ثبوت کسی تبدیل نیت کا نہیں ہے پس نیت ملزم کی ہلاکت کی پائی جاتی ہے اور دو فعل سے ملکر جنکا ارتکاب ملزم نے کیا ہلاکت وقوع میں آئی یعنی ایسے افعال جو میں بعد ایک دوسرے کے عمل میں آئے اور وہ باہم ایک دوسرے سے اس قدر ملے ہوئے ہیں کہ جدا نہیں کئے جاسکتے اور ایک جرم سے ایک نیت اور دوسرے جرم سے دوسری نیت منسوب نہیں کیجا سکتی بلکہ دونوں افعال سے وہ نیت ابتدائی منسوب کرنی چاہئے جسکی وجہ سے ارتکاب افعال مذکور کا ہوا اور بلا ہونے نیت مذکور کے ان افعال میں سے کوئی فعل عمل میں آتا میری رائے میں ملزم ارتکاب افعال مذکور سے مجرم قتل عمد کا ہوا یہ قتل نہایت دیدہ و دانستہ بلا استعمال اور وحشیانہ طور کا تھا اور میں حکم منر سے موت کو بحال کر دینا لیکن چونکہ باہم ہمارے نسبت اوس جرم کے جو واقعی قانوناً ملزم پر ثابت قرار دینا چاہئے اختلاف ہے لہذا ضرور ہے کہ مقدمہ کسی دوسرے حکم کے رد میں پیش کیا جائے میں یہی تحریر کرتا ہوں کہ اگر جرم مرت جرم اقدام قتل عمد کا قرار پائے تو مجھ کو اوس حکم منر سے اتفاق ہے جو میرے تجلیس نیت جرم مذکور کے صادر کرنا بخوینہ کرتے ہیں۔

یو جواد ل اختلاف رائے کے مقدمہ سارجنٹ صاحب چیف جسٹس کے سپرد کیا گیا۔

تجویر ذیل چیف جسٹس صاحب ذیل نے صادر فرمائی۔

سارجنٹ صاحب چیف جسٹس۔ یہ امر قابلِ غور ہے کہ توجہ رسول سرجن کی

اس بیان قیدی کی طرف کہ اوسنے متونی کے تین ضرب مارے نہیں کی گئی ان میں سے دو ضرب کا پیرگی نہیں اور رسول سرجن سے مرت نسبت نتائج قرین قیاس اوس زخم کے جو سر کے پیچھے طر لگتا تھا سوالات کئے گئے میں نے وہ لاشی طلب اور ملاحظہ کی کہ جس سے وہ ضربات لگائی گئی تھیں میری رائے میں بہت کم وجہ نسبت اس امر کے شبہ کوئی تھی (قاعدہ صمدیہ سے کہ متونی قبل سے عاجز نہ ہوا اور کمر زور تھا) کہ ضرب ہمارے مذکور کا نتیجہ ملک ہوا اور ملزم بھی خود ہی بیان کرتا ہے لیکن بغیر من اس کے کہ متونی اول ضرب لگنے کے صدمہ سے نہ مرتا مجھ کو برڈاڈ صاحب جسٹس سے اس امر میں اتفاق ہے کہ ملزم کو بلا شبہ یہ یقین تھا کہ اوسنے اپنے دشمن کو مار ڈالا اور جو کہ لاول سے آخر تک وقوع میں آیا اوسکو ایک

ایسا فعل سہل سمجھنے میں وقت ہے جو بنیت ہلاکت متوفی کیا گیا ہو اندرین حالات جرم مذکور کی نسبت یہ قرار دیا جانا چاہئے کہ وہ جرم صرف اقدام قتل عموماً تھا اور حکم سزا میں تمام بیچور و ریاضے شہر حسب دفعہ ۳ صادر ہوگا۔

سنتھو
ملکہ معظومیہ
سنہ ۱۲۸۵

صیغہ ایل فوجداری

بہ اجلاس ہندو صاحب جیش و پارس صاحب جیش
ملکہ معظومیہ قیصر ہند
نام
از اہل حیثیت عرفی شہر کرنا۔ شہر کرنا مضمون باعث آراء حیثیت عرفی کا اخبار میں۔ دفعہ ۵۰۰۔
طبع کنندہ و مالک اخبار کی۔ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۵۴ سلسلہ ۴) دفعہ ۵۰۰۔
طبع کنندہ و مالک اخبار جو اپنا اخبار مضمون باعث آراء حیثیت عرفی ایک شہر میں طبع
کرتے اور اپنے اخبار کی کاپیاں دیگر کو پاس شماس کے دوسرے شہر میں بھیجنے کے بحالت عدم موجود
تحت خلاف اسکے ذمہ وار شہر کرنے مضمون باعث آراء حیثیت عرفی کا شہر مذکور میں ہے۔
یہ پہل بجانب گورنمنٹ بمبئی بنا راضی حکمران مصلحت درہ اور صاحب جیش لالال بوج راستے کی شہر
(درجہ اول) مقام احمد آباد کے تھی۔

سر
۲۲-۱۸۵۵
صورت دیگر
۲۰۹

مذکورہ گرجا شہر کا شہر ام طبع کنندہ و مالک ایک ایسی اخبار کا تھا جو بمبئی میں چھپتا تھا اور جس کا نام
راج ہنگٹ جو ہنٹ تھا۔
اس اخبار کے پرچہ جنوری ۱۸۵۴ء میں ایک مضمون درج ہو جس کی پیشانی یہ تھی مختصر حال تکلیف
رعایا سے ہماونگر جسمیں بعض مضامین باعث آراء حیثیت عرفی جسے طریق عمل درجہ اول
سدا شکر منی شکر مدعی بر جو ایک عمدہ دار نویس پایست ہماونگر کا تھا صرف آیا تھا درج تھے
وہ خاص اہتمام جو مدعی پر لگائے گئے تھے یہ تھے (۱) کہ وہ ایک مختصر لالین عمدہ دار
ہے (۲) اور ریشی ہے (۳) اور اس کا حال و چلن خلاف تہذیب ہے۔
بابت شہر کرنے اس مضمون کے طرز پر و ہر و مجاہد درجہ اول احمد آباد کے الزام آراء حیثیت عرفی
بوجہ دفعہ ۵۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۵۴ سلسلہ ۴) لگایا گیا۔
بروقت سماعت یہ ثابت ہوا کہ کاپیاں اوسل اخبار کی جسمیں مضمون باعث آراء حیثیت
جو ایل فوجداری بر ۲۴ سلسلہ ۴

سلسلہ
ملکہ معنہ فیہ
بنام
گرجا شکر کا شہ نام

عرفی درج تھا اوس مطلع سے کہ جہان وہ مطلع ہوا نہا یا س بعض شخاص کے احمد آباد میں بھی گئی۔
مجسٹریٹ نے جو ملزم کو اس بنا پر رہا کیا کہ اوس نے مضمون ماہ الحث بخود و احتیاط کا فی اور
واسطے فائدہ عام کے چھاپا تھا وہ مجسٹریٹ موصوف انتخاب پتوڑی حاکم موصوف مندجہ ذیل میں
بیان کی گئی ہیں

مضامین مذکور مندرجہ اخبار نگار بلاشبہ سلاہرا باعث ازادہ حیثیت عرفی میں ہر موقوف شخص اوس مضمون کو ذکر کرنا
اوسکی نسبت یہ بات بیان کر لگا اور بلا کسی شہر کے بیان کر لگا علاوہ بریں یہ ہر کر وہ باعث ازادہ حیثیت عرفی میں ہر فیلیہ بط
ثابت کیا گیا ہے یہ بات بھی بہر پنج کافی ثابت کی گئی ہے کہ مضامین مذکور شہر احمد آباد میں یعنی علاقہ اختیار عدالت
میں شہر کے کئے اتر قابل غور جو باقی ہے وہ ہر ہے کہ آیا ملزم نے یہ اتہامات ہیئت نقصان پہنچانے کے نیٹا کی مدعی
کیا ساتھ اس علم کے یاد ہوا ہر کرنے اس ہر کے کہ اوس سے مدعی کی نیک نامی کو نقصان پہنچانے کا شہر تھے۔ اس ہر کا فیصلہ
کر نہیں یہ بات ذہن میں رکھنے کے لایں ہے کہ ملزم کو کوئی گینہ ساتھ مدعی کے نہیں ہے اس ہر کو مدعی نے اپنے اظہار میں تسلیم
کیا ہے منجانب مدعی چند مقدمات کا حوالہ واسطے ثبوت اس ہر کے دیا گیا ہے کہ یہ قانوناً گینہ ہے کہ کوئی بیان دیدہ و نہاد
فی الواقع جو شہر اور نقصان رساں چالی چلن و سرے شخص کا کیا جائے مگر وہ مقدمات کا تعلق ناشات ہر ہر سے
ہے متعلق اس ہر کے تشبیہ جہام دفعہ ۹۹م مجموعہ تفریقات ہند پڑی جاسکتی ہے اوسکی عہدیت حسب ذیل چٹکسی
اتہام کی نسبت نہ کہ ہر کا کہ کسی شخص کی نیک نامی کو نقصان پہنچانا ہے پورا سکا کہ اس اتہام مرا خا یا کائنات اور لوگوں
کی نظر میں اوس شخص کی عداوت کی یا صفات عقلی کی خفت کا باعث ہو یا بہر لحاظ اوسکی ذات یا اوسکے پیشہ کے اوس شخص کی
حیثیت عرفی کی خفت کا باعث ہو یا کوئی شہادت بشہرت اس بات کے پیش نہیں ہوئی کہ مدعی کی نیک نامی کو حیثیت
احمدہ دار ریاست اور حیثیت ذاتی فی الواقع نقصان پہنچا لیکن مقدمہ ملکہ معنہ فیہ شکر گروہ (۱۱) کا حوالہ دیا جاسکتا ہے
جس میں پتوڑی ہر ہے کہ واسطے قائم کرنے ازادہ حیثیت عرفی کے اس بات کے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ مدعی
کو فی الواقع مرا خا یا کائنات اتہام ہر کے بغیر منظرہ سے نقصان پہنچا بلکہ موت اس قدر ثابت کرنا کافی ہے کہ ملزم کی یہ
مدعی یا اوسکو علم تھا کہ اس بات کے صادر کرنے کی وجہ کتا تھا کہ ہر اتہام اوسنے لگایا ہے اس سے مدعی کی نیک نامی کو
نقصان پہنچانے کا طریقہ کسی کو فی نظر یا دیگر طریقہ کسی کی ہستی یا نہیں ہوئی اگرچہ میں نے اس کی تلاش کی۔ کیا نظیر مراد
احکام میرج قانون مندرجہ تشریح مذکور کے نہیں ہے میری اس میں چالیس سوال کا بعد منہ اثبات ہر ناچا ہے اگرچہ
کتابت کرنا کافی تھا کہ ملزم کی ہیئت تھی بلکہ اتہام سے نیک نامی مدعی کو نقصان پہنچا کو کوئی ضرورت منضبط کرنے
تشریح جہاد کہ نہ تھی۔ اس مقدمہ میں مدعی کو کہ نقصان پہنچا بھی ہے تو وہ نقصان اوسکی نیک نامی کو محدود ریاست

بہادر گنہگارین ہو جائے جو کہ وہ باشندہ اور ملازمین ہوں کہ اسے اور اگر اسکو کوئی نقصان بخش آدیا کے اندر نہیں
 پہنچا ہے تو شہر کے مسکونین ہنگامہ گزیر کا کوئی بھی نہیں ہے۔

ملازم اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ کوس نے مسکونین کو بعد احتیاط اور غور کافی کے شہر کیا
 اوسنے جگہ کو پیش کیے ہیں جن سے ایک جو خاص گواہ ہے اور جس کا نام موچند کریم ہے ظاہر ہے کہ اسے اور اس
 بات سے یہاں سے اسے اللہ تعالیٰ اور میری رائے میں ملازم اپنی ایک بیٹی کے ثابت کرنے میں کامیاب ہوا ہے مگر اس کے
 پاس ایک تحریر ہے جس میں وہ ملازم موچند کریم کی جبین تہنات ہنگامہ گزیر سے جو اس نے خود چاہا ہے جسے
 تحریرات کے ملازم نے جو حقیقتات معرفت گزیرتہ ۱۳۱۳ و ۱۵ کے گواہ اسکو معلوم ہوا کہ وہی کے خلاف شکایتیں
 کی جو ہے۔ تہ لے برو کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے عدالت اور بیانات کو نامعیر کجہر ان گواہوں نے کہیں
 پس کوئی وجہ نہیں ہے کہ اوپر اعتبار نہ کیا جاوے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی حقیقتات معرفت بعض قماران
 مسودہ اور دلائل پیش کیے کی اور اس کے نتیجہ کی اطلاع ملازم کو دی ملازم نے جو مفہام میں سند جو تحریر کو کچھ پانا تو اس کے
 بعد چلیا مول چند کو تسلیم ہے کہ اس کے دو چٹائی کچی میرا تہامات مذکور سند میں ہیں جیسی دوستا ویزان حرم
 ح (۱) مذکورہ ۱۰ دسمبر ۱۳۱۳ ملازم کے پاس بمقام پٹی تیار ۱۲ نوادہ ۱۳۱۳-۱۴ مذکور پٹی ہوئی گواہ کے مفہام میں کو اسنے
 ۱۰ جنوری ۱۳۱۴ کو تہا ایک طبع نہیں کیا یہ واقعہ بشمول مشاوت گواہان مذکور معرین کافی اس نتیجہ کے
 جانب رجوع کرتا ہے کہ ملازم نے ہی اسکا تمام حقیقتات لغرض طہیان اپنے نسبت اس امر کے کہ وہ مسکونین جو
 اس کے پاس آئے ہیں اس موقع پر بہت عوام ایک نظیر ہائیکورٹ کلکٹ کا دو لگا۔ بمعاملہ سوان شیور پشادینا
 اس مقدمہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ بحث نہ کی گئی کی فصل کے نہیں صحیح امر جو تہا طلب یہ نہیں ہے کہ آیا وہ
 بیانات جو تہا میداؤ حقیقت عرفی کے ہیں بالخصر سچ ہیں یا نہیں بلکہ یہ کہ اسکو یہ اطلاع دی گئی تھی یا نہیں
 اور بعد غور اور احتیاط کافی کے اسکو وجہ معقول اس بات کے باور کرنے کی تھی یا نہیں کہ بیانات مذکور سچ ہیں
 یہ لحاظ ان حالات مقدمہ کے میری رائے سے ہے کہ ملازم داخل مستثنیات ۸ و ۹ متعلقہ دفعہ ۴۹ مجموعہ
 تفریقات ہند سے ملازم کے بنیاد نہیں ہے یہاں نسبت جہاں مدعی کے اور برہاد اسکے حاکم بالا دست کے
 اور نظر فرایہ عام کے لگائے۔

بندامنی اس حکمران کے گورنمنٹ پٹی نے ہائیکورٹ میں اپیل کیا۔
 سیکرٹری قائم مقام ایڈووکیٹ جنرل (بعیت سائناتام فرین) بجانب سرکار۔
 میٹری حردان جی ہاڈلری جوان مدعی۔

شہر مذکور میں ہے اس بات کے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اخبار مذکور اس شہر میں فروخت ہوتا ہے رسالہ دیگر صاحب رباب ہر تک عزت صفحہ ۵۵۹ ملاحظہ طلب ہے۔

برہین۔ دہلی میں لال ہری لال پنجاب ملزم۔ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ ملزم نے اخبار کو قیام احمد آباد شہر کیا حکم بریت بحال ہونا چاہئے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اخبار بقام احمد آباد فروخت ہوا۔ جن اشخاص مقام مذکور کی نسبت بیان ہوا ہے کہ ان کے پاس کاپیاں اخبار مذکور کی ہیں ان کی نسبت یہ ثابت نہیں ہوا کہ انہوں نے ان کو ملزم طبع کنندہ اخبار کا ہے نہ مالک اس کا اگر وہ اخبار کو بذریعہ مالک احمد آباد روانہ کرتا تو ان کا نہ اس کا کارندہ متصور ہوتا اور یہ کہا جاتا کہ اخبار بقام مذکور شہر ہوا لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اخبار کو دہلی میں بھیجے تو وہ داخل شہر کرنے کے متوجہ ہوگا۔ بنام کالی داس (۱) و ملکہ معظمتہ قیصر سند بنام نفی حسین (۲)۔

برٹو و صاحب بیٹس۔ شہادت سے ثابت ہے کہ ملزم طبع کنندہ مالک دس اخبار کا ہے جس میں مضمون باعث اثرالہ حیثیت عرفی منظرہ طبع ہوا یہ اخبار بھی میں چھپتا ہے مگر بعد اس کے شائع ہونے کے اس کی کاپیاں ملزم سے جہاں وہ چھپتا ہے پاس بعض شیخ صاحب بقام احمد آباد بھیجی گئیں یہ قیاس کیا جانا چاہئے کہ یہ کاپیاں از طرف ملزم بھیجی گئیں پس وہ بابت سرکاری نوٹیشن اور کاپیوں اخبار کے احمد آباد میں ذمہ دار ہے جو اس طرح بھیجی گئیں بعد موجدی ثبوت خلاف قیاس یہہ تجویز نہیں کیا جاسکتا کہ اس معاملہ میں اشخاص متعلق ملزم نے کسی اور شخص پر سواے اس کے کہ بتا بعت اس ہدایت کے جو خود ملزم نے ان کو دین عمل کیا پس منجانب ملزم اشتہار بقام احمد آباد مسند دہوا۔

بیان بالبحث صریحاً بابت اثرالہ حیثیت عرفی کے ہے اور ہماری رائے میں ملزم اس بات کے ثابت کرنے سے قاصر ہوا کہ اس نے بنیک نیسی عمل کیا یعنی بیان مذکور کے کرنے میں اس نے بہ احتیاط وغور مناسب عمل کیا جس اطلاع پر اس نے عمل کیا وہ ایسی زیادہ جمہول تھی کہ جس سے اور ان اتہامات مخصوص میں نہ گئیں کا قیام کرتا جائز نہ تھا جو ملزم نے مدعی کے چال و چلن پر لگا

(۱) حکایت دہلی ریویئر نظائر فرجہ اری جلد ۲۴۔

(۲) انڈین لارڈز سلسلہ از آباد جلد ۲۰۵ صفحہ ۲۱۲۔

نہیں ہم حکم برات صادرہ جو بیٹ کو سزا دے کہ میں اور نسبت گرجا شکر کاشی رام ملرم کے تجویز نہایت
 جرم آٹا نہایت عری جو موجب قوت ۵۰ مجموعہ تعزرات ہند کے قابل سزا ہے اور جس کا الزام
 اور سپرنگا گیا تھا صادر کرتے ہیں اور اس کی نسبت یہ حکم سزا صادر کرتے ہیں کہ وہ مبلغ صمام
 جرمانہ ادا کرے اور بحالت عدم ادا چھ ماہ تک قید محض رہے۔
 حکم برات سزا دیا گیا

سزا
 حکم برات
 بنام
 گرجا شکر کاشی رام

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس برڈاڈ صاحب شمس و جاردین صاحب شمس

ناگاپا

بنام

ملکہ منظمہ قیصر ہند

مجموعہ تعزیرات (دیکٹ ۵۸۶۲) دفعہ ۲۷۰ سرحد نیت بدیاتی کی استحصال ناجائز زبان کا

الزم سرحد حسب دفعہ ۲۷۰ مجموعہ تعزیرات ہند (دیکٹ ۵۸۶۲) اس صورت میں ہی عام ہو سکتا ہے

کے بغیر نہ کہ اس مال پر چڑھایا جائے قید کی حاصل کیا جاوے یا وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھا جاوے

جب کوئی شخص کسی اور شخص کا مال جو بدعقلی امر اوقاف اور اسلامی قانون کے یہاں رکھ کر لے کر اس کو ہاں مذکور کے

لینے کا استحقاق ہے تو وہ مجرم جرم سرحد کا نہیں ہے کیونکہ نیت بدیاتی کی نہیں ہے گونا گورہ باعث زبان ناجائز کا

حسب مزاج مجموعہ تعزیرات ہند جو۔

مذرم پر اور مستاجر یا شیکہ دار گناٹ سرکاری نادری ندی کا تھا اس نے ایک کشتی مستغنیہ کی جیکہ سازان

اوسمین بیٹھے ہوئے اس سونے کے پار جا رہے تھے جو ندی نگر میں گناٹ سرکاری سے قریب میل سے کم فاصلہ پر ملتا ہے پگولی

اور کی نیت ظاہر اپنی کادون اشخاص کو جو سونے کے پار جاتے تھے مجبور کر کے کہ بصورت مستغنیہ کی کشتی گناٹ پر او تیرن

اور اس طرح اپنے بھائی کی آمدنی جو اس معمول سے ہوتی ہے جو سازان سونے کے پار جاتے دے دے مگر تیرن بیٹھے

مستغنیہ کو کوئی وجہ یہ بار کرنے کی نہ تھی لہذا کشتی کا پکڑنا ناجائز تھا۔

بچو نیز مہوئی کے مذرم مجرم سرحد ہے گونا گویا نیت نہیں جس کی کشتی کو خود اپنے کام میں لائے یا نیت

کو ہمیشہ کے لئے اس کے قبضہ سے محروم کرے۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۲۷۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (دیکٹ ۱۰۸۸۶) کیا گیا۔

مذرم مستاجر یا شیکہ دار گناٹ سرکاری نادری ندی کا بھائی تھا اس نے ایک کشتی مستغنیہ

کی جب کہ سازان اوسمین بیٹھے ہوئے اس سونے کے پار جا رہے تھے جو ندی

نکر میں گناٹ سے قریب تین میل کے فاصلہ پر ملتا ہے پگولی اس کی نیت میر کا

یہ تھی کہ اودون اشخاص کو جو سونے کے پار جاتے تھے مجبور کر کے کہ بصورت نہ ہونے

مستغنیہ کی کشتی کے سرکاری گناٹ پر او تیرن اور اس طرح اپنے بھائی کی آمدنی جو اس

معمول سے ہوتی ہے جو سازان ادا کرتے ہیں بڑا دے

یہ استصواب صیغہ فوجداری نمبر ۱۶۸۸۶۔

۱۰۸۸۶
۲۷۰
صفر اشہین ۱۲۸۳
۳۴۳

محشرٹ درجہ دوم نے ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت سرقہ کے کی اور اسکو قید سخت کی سزا دی۔
 برطین اپیل محشرٹ سب ڈویژن نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو اس تجویز سے بحال رکھا کہ ملزم کا پیشا
 نہ تھا کہ کشتی کو خود اپنے کام میں لائے تاہم اس نے کشتی کے کپڑے من بددیانتی سے عمل کیا حاکم برطین
 نے یہ بھی تجویز کی کہ ملزم نے بینک نیٹی عمل نہیں کیا تھا کیونکہ اسکو کوئی وجہ یہ یاد رکھنے کی نہیں تھی
 کہ اسکو کوئی حق کشتی کے کپڑے کا تھا۔

سٹرینج جج کی یہ رائے ہوئی کہ چونکہ ملزمی ثبوت کرنے سے قاصر رہا ہے کہ کشتی غرقو اس نیت
 سے کپڑی لگتی تھی کہ مستغنیث کو اس کے قبضہ سے حدیث کے لئے محروم کرے لہذا ملزم محرم جرم سرقہ تھا
 پس حاکم موصوف نے مقدمہ کی کورٹ میں جب دفعہ ۲۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجی داری (دیکٹ) ۱۸۷۷ء کے اصول
 کیا اور اپنی یہ رائے تحریر کی کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا جاوے۔

کوئی شخص منجانب سے کرنا یا منجانب ملزم حاضر نہیں ہوا۔

برٹن اور ڈومسٹ سبلس ملزم کا جانی ٹیکہ دار یا متاثر گمات سرکاری تاور سی دمی کا ہے
 اور ملزم کی نسبت محشرٹ درجہ دوم نے جرم سرقہ بابت کپڑے کشتی مستغنیث کے جین ساقران ایک
 سو تے کے پار جا رہے تھے کہ جنڈی مذکور میں گمات سے تین میل سے کم فاصلہ پر ملتا ہے ثابت
 تجویز کیا ہے تجویز ثبوت جرم مذکور برطین اپیل محشرٹ سب ڈویژن نے بحال رکھی جس نے یہ تجویز کی
 کہ ملزم کا یہ نشانہ تھا کہ کشتی مذکور کو اپنے کام میں لائے مگر اس نے کشتی مذکور کو بددیانتی
 سے کپڑا لگایا نہ تجویز اس کے فعل کا یہ تھا کہ مستغنیث اس محصول سے محروم ہے جو مسافران سے
 ملتا تھا اگر کچھ محصول وہ مسافران جو مستغنیث کی کشتی میں سوتے کے پار جاتے تھے اور کرتے
 تھے اور اس محصول میں اضافہ کرے جو ٹیکہ دار گمات کو اور ان اشخاص سے ملے گا جو سوتے کے پار
 جانا چاہیں اور یہ کہ اگر مستغنیث کی کشتی جہا دمی جائے تو ٹیکہ دار کی کشتی میں اور تاثر کا محشرٹ
 سب ڈویژن نے یہ بھی تجویز کی کہ ملزم نے بینک نیٹی عمل نہیں کیا ہے کیونکہ وہ کسی طرح یہ یاد
 نہیں کر سکتا تھا کہ اسکو کشتی کا کپڑا جانتا تھا لہذا محشرٹ موصوف کی یہ رائے ہوئی کہ کشتی کا
 کپڑا اندر سے کانوں انگلستان لارسنی (جوری) کی حد تک نہیں پہنچتا تھا مگر وہ اندر سے
 مجموعہ تقریرات ہند (دیکٹ ۵۷۸) سرقہ کی تعریف میں داخل ہوتا تھا سٹیشن جج نے مقدمہ کا ایکٹ
 میں اس غرض سے ارسال کیا ہے کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا نا جائز قرار پا کر منسوخ کئے جائیں جس کا کم
 موصوف کی یہ رائے ہے کہ ملزم کو اس امر کا ثابت کرنا لازم تھا کہ کشتی اس نیت سے کپڑی لگتی تھی

۱۵۹۹
کلا علی قیصر
نام
ناجیا

خواہ کسی اور شخص کو جو اسکے فائدہ کے لئے یا اسکی طرف سے عمل کرتا ہو بموجب ایکٹ مذکور بالا جو کسی اور قانون کے یہ حق حاصل نہ ہو گا کہ کشتی کو پکڑے ایسے حالات میں وہ شخص جسے قانون کا غلط محو کر لیا میرٹھا اس محبت سے مستفید نہیں ہو سکتا کہ اس نے بوج غلطی امر واقعہ کے عمل کیا۔

محشرٹ درجہ دوم نے صرف یہی تجویز نہیں کی ہے کہ ملزم نے یہ غلط بیان کیا کہ اس کے بھائی کو گورنمنٹ سے اجازت ہے کہ اپنی کشتی سوتے میں اور نیز مذی میں چلائے اور وہ جاننا تھا کہ وہ غلطی کشتیوں کو بلا اجازت کلکتہ یا سمالت دار کے روک نہیں سکتا ہے بلکہ محشرٹ سب ڈویژن نے حکایت کی تجویز کی ہے کہ ملزم یہ باور نہیں کر سکتا تھا کہ اس کو کوئی حق گرفتار کرنے سے مستغنی کی کشتی حاصل تھا جو سالہا سال سے سوتے مذکورین ملتی تھی اور جہاں کشتی چلانے کا حق اس کو حاصل تھا یہ تجویز فقرہ الذکر کام ہے کیونکہ وہ ملزم کی اس حالت طبیعت سے متعلق ہے جو وقت پکڑنے کشتی کے تھی غلطی (دل) دفعہ ۱۱۰ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۵۱۸۱۸۸) سے ظاہر ہوتا ہے کہ الزام ہر فرد اس صورت میں ہی عائد ہوتا ہے جب یہ نیت ہو کہ اس مال پر جو لیا جاوے اختیار اعلیٰ حاصل کیا جاوے یا وہ ہمیشہ اپنے پاس رکھنا جاوے۔ وہ صورت ہے کہ ایک شخص کسی شے کو ایک کے قبضہ میں سے بلا اسکی رضا مندی کے نکال لے اس نیت سے کہ اس کو اس وقت تک اپنے پاس رکھے کہ جب تک اس سے بابت اسکی واپسی کے کے کچھ روپیہ نہ حاصل کرے۔ یہ قرار دیا گیا ہے کہ اس نے بددیانتی سے لیا اور یہ موجودہ مرتکب سرفہ کا ہوا بموجب دفعہ ۱۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۵۱۸۱۸۸) کے جب ایک شخص مال ناجائز طور پر حاصل کرے اور نیز جب وہ ناجائز طور پر اپنے پاس رکھے تو وہ مال اس کو ناجائز طور پر حاصل ہوتا ہے اور جب ایک شخص ناجائز طور پر مال سے محروم کیا جائے اور نیز جب ناجائز طور پر مال اس کو نہ لینے دیا جائے تو اس کا زبان ناجائز ہوتا ہے اور اس سے دفعہ ۱۴ مجموعہ تعزیرات ہند کوئی شخص کوئی امر کرے اس نیت سے کہ وہ کسی شخص کو استعمال ناجائز کرے یا کسی شخص کو زبان ناجائز پسو چائے تو کہا جائیگا کہ اس نے وہ امر بددیانتی سے کیا۔

مستغنی کو ملزم نے ناجائز طور پر اس کے مال سے اس وقت سے کہ ملزم نے اسکی کشتی پکڑی اس وقت تک کہ جب اس نے کشتی مذکور واپس کی اگر اس نے کبھی واپس کی ہو مجرم رکھا مستغنی کا زبان ناجائز ہوتا ہے یہ ہے کہ ملزم کی نیت یہی تھی جو اسکے فعل کا نتیجہ لائی تھا اس پر وہ کی نیت تھی کہ زبان ناجائز پسو چائے پھر اس کے وہ یہ ثابت کر سکے کہ اسکی ایسی نیت نہ تھی اگر بوج غلطی امر واقعہ بلا غلطی قانون کے وہ باور کرتا تھا کہ اس کو یہ استحقاق حاصل تھا کہ مستغنی کی کشتی کو اس وقت پکڑے

۶۱۸۹۰
ملک سولہ فیروز
ناگپا بنام

کہ جب وہ اس مقام پر جان اوس نے کشتی مذکور کو پکڑا چل رہی ہو تو اسکی طبیعت بوقت اس کے
پکڑنے کے بیگناہی کی حالت میں تھی اور نہ جرم کی گودہ باعث زبان ناجائز کا حسب مرد و مجموعہ
تقریرات (ایکٹ ۵۸۱۸۷) کے مواکف فی الواقع وہ صورت مذکور میں نیت ہو نہ چنانے زبان ناجائز
کی نہ رکشا ہوگا اور کوئی نیت بدویاتی کی نہ ہوگی اوس صورت میں مقدمہ شکل مقدمہ ملکہ معظمہ بنام فیروز
ہلند (۱) کے ہوگا کہ جبکہ حوالہ زمین صاحب نے نوٹسائے متعلقہ دفعہ ۴۹ مجموعہ تقریرات ہند ایکٹ
۵۸۱۸۷ (۲) میں دیا ہے اوس مقدمہ میں ملزم نے جو ملازم پورٹ کننگ کمپنی کا تھا ایک گروہ ماہی گیران
کے جال چھیننے کے لیے پکڑی گئی تھی ان مقامات ماہی گیری میں چوری کر رہے تھے اور اسکی نسبت تجویز ثبوت
جرم بابت سرفہ کے ہونی ناکی گورٹ کلکتہ نے تجویز ثبوت جرم مذکور کو منسوخ کیا کیونکہ نیت بدویاتی کی
جو جرم سرفہ کے لئے ایک امر لازمی ہے موجود نہ تھی ملزم نے یہ نیک نیتی واسطے فائدہ اپنے مالکان کے
جالوں کو یہ انتظار حکم اپنے مالکان کے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور بدینہ بوقت تبدیل قبضہ کے
جالوں کا لئے لینا داخل جرم نہ تھا مجسٹریٹ سب ڈویژن نے مقدمہ مذکور میں مقدمہ حال سے فرق ظاہر
کیا ہے جس میں کشتی کا پکڑنا ناجائز تھا اور ملزم جانتا تھا کہ وہ ناجائز ہے کشتی کے پکڑنے سے حسب تقریرات
مستند مجموعہ تقریرات زبان ناجائز ہوا اور وہ زبان ہو نہ چنانا مقصود تھا جہاں فی الواقع ہو نہ چنانا بدینہ کوئی
امر ضروری جرم سرفہ کا مقدمہ حال میں غرض موجود نہیں معلوم ہوتا پس ہم تجویز و حکم سزا میں دست اندازگی
نہیں کر سکتے۔

جائز زمین صاحب جس چوکلہ میں مجسٹریٹ نے جس نے اپیل کی سماعت کی یہ تجویز
کی ہے کہ ملزم یہ نیک نیتی یہ باور نہیں کرنا تھا کہ اسکو کشتی کا پکڑنا ناجائز تھا اور چونکہ اسکا پکڑنا باجمعی النظر
میں ایک فعل ناجائز تھا لہذا مجسٹریٹ کوئی وجہ دست اندازی کی نہیں معلوم ہوتی دیکھو مقدمہ کیس زبانیں فیروز
بنام رام کمار کرچی (۱) و کتاب پبلی صاحب و بارہ سرسری قجادیہ ثبوت جرم (طبع جہاد) صفحہ ۱۲۱
تجویز ثبوت جرم بحال رکھی گئی

۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

تاہم عدالت بذرا حکم برائے مین با استعمال اپنے اختیار صیغہ نگرانی کے اسو سے دست اندازی نہیں
کرتی ہے کہ بنا را ضعیفی ایسے حکم کے حسب دفعہ ۳۱ مجموعہ کے لوکل گورنمنٹ ہمیشہ اپیل کر سکتی ہے
اور مستغنیان مقدمہ حال کو اختیار ہے کہ اگر اذ کو شورہ و یا جابے تو گورنمنٹ سے درخواست کریں
کہ بنا را ضعیفی حکم چھٹ پر سیدنی مجبٹریٹ کے اپیل کیا جائے ہمارے نزدیک بلحاظ حالات مقدمہ
نہا کہ جو ایک مقدمہ قابل اثر ہے مین ہے (جس کے لئے ایک خاص ضابطہ مقرر ہے اور سپر مجبٹریٹ
لئے عمل کیا ہے) ہم کو بر طبق درخواست مستغنیان کے دست اندازی نہیں کرتی چاہئے اگر ہم
یہ بھی بقاس کریں کہ مجبٹریٹ کو کاؤس جی ڈو بائش کا اظہار لینا چاہئے تا جب کو مدعیان اس غرض
سے طلب کرنا چاہتے تھے کہ اس بیان کے ایک تہہ دلی تردید کریں جو مزم نمبر ۳۱ کے نسبت ایک
منظرہ انتظام مابین مستغنیان و مزم نمبر ۲ بابت حفاظت اولیٰ اولاد کے کیا تا تاہم یہ امر باقی رہتا
ہے کہ بعد چاہئے کل شہادت صرف جی پیش کردہ فریقین متعلق جملہ منظرہ اور مداخلت بیجا کج مانہ کے مجبٹریٹ
۲۵۱ نے گواہان مدعی پر اعتبار نہ کیا ہمارے نزدیک بلحاظ ان حالات کے ہم کو یہ لازم نہیں ہے
کہ مجبٹریٹ کو حکم دیں کہ بغرض تردید بیان مزم کے متعلق انتظام منظرہ کے شہادت فرمیلے اور
بعد ازاں وقت کل شہادت مقدمہ کی بلحاظ شہادت مذکور کے ہر شخص کرے ہم درخواست نامنظرہ
کرتے ہیں۔

درخواست نامنظرہ کی گئی

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس برڈوڈ صاحب جسٹس و گینڈی صاحب جسٹس

ملکہ معطرہ قیصر ہند نام امی ایمر اسلیٹر

ازادہ حیثیت خانی مجبہ تعزیرات ہند ایکٹ ۱۸۶۱ء (۱۸۶۱ء) منشی ۱۹ الزام جوہ

نیک نیتی ایک شخص نے بغرض انتہا ظلم اپنے قاتلہ کے لکایا۔

بغرض قاتلہ کرے جواب حسب منشی نمبر ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۱۸۶۱ء (۱۸۶۱ء) کے یہ ثابت
کرنا کافی ہے کہ الزام ہم نیک نیتی اور بغرض انتہا ظلم قاتلہ کے لکایا گیا۔

بغرض کو دوسرے کے ساتھ کارہا کر کے مین: استحقاق حاصل ہے کہ نیک نیتی وہ الفاظ
استعمال کرے جو متعلق کارہا کر کے ہوں اور بلحاظ مناسب خود اپنے قاتلہ کے ضروری ہوں

سندھ
کاملاً غیر مستند
نام
اسی ایم اسلیٹر

گو وہ مرثیہ لایا اور اس کے نتائج کے دوسرے شخص کے سفر یا اسکو تکلیف دہ ہونے
مستفیج حاجی یوسف پیرہانی اور اس کا بیٹا لکھنا لکھنا حجاز و خانی موسوم تھو کے تھے جہاز مذکور بینک بنگال کے پاس
بھومن صنت کے رہن کیا گیا تھا پانچ منہ شام میں مستفیج نے چاہا کہ جہاز مذکور معہ زائران اسباب
مدہ کو بھیجا جائے اس غرض سے اس نے سٹر اسلیٹر اکیٹ بینک سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ صنت بینک
کو بطور شرط قفل اس امر کے ادا کرے گا کہ مرمتان جہاز کو سفر معقولہ کو جانے دینے رقم مذکور کئے اسباب و انخاص
میں سے جو مستفیج وصول کرے ادا کرنی قرار پائی تھی ۹۔ اپریل شام کو کہ جس تاریخ جہاز روانہ ہوا مستفیج
نے شام کے وقت روپیہ ادا کر لیا اور وہ کیا اس نے روپیہ ادا نہیں کیا برطبق اسکے سٹر اسلیٹر نے مستفیج
کو لکھا کہ روپیہ فوراً ادا کرنا ورنہ اسکو پانچ چہرہ مرہولہ لایا لیکن مستفیج نے سٹر اسلیٹر کے دفتر میں کیا نوائے
روپیہ ادا کیا، تاہم پانچ روپیہ سٹر اسلیٹر نے مستفیج کے ٹریک کو حسب بل لکھا۔ حاجی یوسف پیرہانی
(یعنی مستفیج) نے وہ صنت بینک کو اس لئے دینے جانے چاہئے تھے کہ اس نے جہاز کو
کو مدہ کو جانے دیا نفرت کئے اور بھیا ہوتا ہے میں بعد ہو چنے اس شہر کے مستفیج نے بینک کے
سالیئران کو روپیہ دینے کے لئے پیش کیا برطبق اسکے سٹر اسلیٹر نے ادا دینا کو تاریخ ۱۲۔ اپریل
لکھا کہ میں نے جو کہ بیان بہت مستفیج کے اپنی جہتی ۱۲۔ اپریل میں کیا ہے اس سے باقی ۱۳۔ اپریل
کو مستفیج نے استغاثہ بنام سٹر اسلیٹر میں الزام وار کیا کہ اس نے اپنی جہتی ۱۲۔ اپریل شام میں ادا
مستفیج کو کیا سٹر اسلیٹر کی بہت محنت لے سب نقد ۵۰۰ مجبورہ تعزیرات ہند جو زیر ثبوت جرم
مادہ کی اور ۵۰۰ حکم سزا صادر کیا کہ ۵۰۰ جرمانہ ادا کرے۔

بہنوئی بخود ثبوت جرم حکم سزا بخود تیرہ جوی کہ وہ الزام سبکی شکایت کی گئی ہے یہ بینک تھی
اور بغیر من اختلافانہ لازم کے لکھا گیا تھا اور بدینہ وہ داخل مشقی انہم دفعہ ۹۹ مجبورہ تعزیرات ہند ہوتا ہے
یہ درخواست حسب دفعہ ۵۳۳ مجبورہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۴ء) پیش ہوئی۔

لزم اسی ایم اسلیٹر پر الزام ازالہ صحت ۶ فی کا حرب دفعہ ۹۹ مجبورہ تعزیرات لکھا گیا۔
مقدمہ کے واقعات انہم حسب ذیل ہیں۔ مستفیج حاجی یوسف پیرہانی اور ایک شخص حاجی
عبداللطیف بالادینا لکھنا حجاز و خانی موسوم تھو کے تھے جہاز مذکور بینک بنگال کے پاس بھومن
کے رہن کیا گیا تھا پانچ منہ شام میں مستفیج نے چاہا کہ جہاز مذکور معہ زائران و اسباب مدہ کو بھیجا
جائے اور اس نے سٹر اسلیٹر اکیٹ بینک بنگال سے یہ معاہدہ کیا کہ وہ جہاز مذکور کو مقام مرمت
میں پہونچا دے اور بینک کو صنت بینک (یعنی مرمتان) جہاز مذکور کو سفر مذکور میں جانے

شمار
مکہ منظرہ
نام
ای ایم ایسٹر

نے گزشتہ جہاز مذکور کو مقام درست میں نہیں پہنچا مگر بطریق اسکے مسٹر اسلیٹر نے اصرار کیا کہ بجائے ممبے کے سٹ قبل اسکے کہ جہاز جدہ کو چلے جائے مستقیف اور اس کے شریکین و عیدہ اور اس نے ممبے کا ۳۔ اپریل منسلک کو کیا بغرض اداے اس رقم کے مستقیف نے بعد ازان ممبے نقد اور باقی روپیہ کا چیک پیش کیا مسٹر اسلیٹر نے چک کے لینے سے انکار کیا اور ۹۔ اپریل کو کلاس تاریخ کو جہاز سفر کے لئے روانہ ہوا لکھا کہ کل روپیہ نقد ادا کر و مستقیف نے مسٹر اسلیٹر سے یہ وعدہ کیا کہ ممبے شام کو ادا کر دینا رقم مذکور کر لیا اور اس ماہ خراج میں سے جو مستقیف وصول کرے ادا کرنی متاثر پانی ہتی مگر زمرہ کو سب وعدہ ادا نہیں ہوا بر طبق اسکے مسٹر اسلیٹر نے مستقیف کو لکھا کہ روپیہ فوراً ادا کر داور نیز اوسکو بائیں ۹۔ اپریل کی شام اور ۱۲۔ اپریل کی صبح کے پانچ چہرہ ترہ بولا یا گزشتہ مستقیف نے مسٹر اسلیٹر کے دفتر میں آیا نہ روپیہ ادا کیا ۱۲۔ اپریل کو مسٹر اسلیٹر نے مستقیف کے شریک بالادینا کو مٹھی مندرجہ ذیل لکھی میں الزام منظرہ میں سے زوالہ حیثیت عری ہوتا تھا مندرجہ تھا۔

۲۵۳ حاجی یوسف پیرہانی نے وہ ممبے جو بینک کو اسلئے دیئے گئے ہیں تھے کہ اسے جہاز بخیر کو جدہ کو جانے دیا تعزیر کئے اور چاہا پتا ہے براہ مہربانی زمرہ مذکور وصول کر کے مطابق اپنے وعدہ کے ادا کیے میں نے یہ معاملہ جانتا کہ یوسف کو تعزیر ہے مشران کرگی و لینج وادین کے سپرد کر دیا ہے۔

۱۳۔ اپریل کو مستقیف نے رقم ممبے کی بینک کے سالیٹران کو دینے کے لئے پیش کی بر طبق اس کے مسٹر اسلیٹر نے بالادینا کو سب ذیل تحریر کیا۔

حاجی یوسف پیرہانی نے (فریڈیسپنے سالیٹران کے) ممبے بابت تجویز کے پیش کئے پس میں ان بیانات سے جو میں نے اس کی نسبت اپنی کل کی مٹی میں تحریر کئے تھے باذرا۔

۱۴۔ اپریل کو حاجی یوسف پیرہانی نے ایک استغاثہ عدالت پر نڈیٹنسی مجسٹریٹ میں بنام مسٹر اسلیٹر دائر کیا اور اس میں نامبروہ چر سب دفعہ ۹۹ مجموعہ تعزیرات ہند یہ الزام لگایا کہ اس نے اپنی خبی موسومہ بالادینا مورخہ ۱۲۔ اپریل منسلک میں میرے چال چلن پر ایسا الزام لگایا ہے کہ میں سے ازالہ میری حیثیت عری کا ہوتا ہے۔

لزم نے یہ مذکر کیا مٹی سبکی شکایت ہے، بینک نہیں بغیر من اعتماد فائدہ بینک کے لکھی گئی تھی اور وہ یہ نیوہ مطابق سٹی ۹۹ دفعہ مجموعہ تعزیرات ہند ملاحظہ اتھاتی ہے۔

مجسٹریٹ نے لزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت ازالہ حیثیت عری صادر کی اور

یہ حکم مندر صادر کیا کہ وہ ملا جیہ مانہ ادا کرے اور اگر جرمانہ ادا کرتے یہ عینہ تک قید محض میں رہے و جو بخیر ثبوت جرم بخیر ذیل میں منسوخ ہیں۔

منسوخ
قید منہ
نام
اسی نام

نشر اسلٹر ملزم پر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے از الہ شیت عرفی مسلمی حاجی یوسف پیرہانی کا کیا اور یہ ایک جرم سبب دفعہ ۵۰ مجموعہ تعزیرات بند قابل نذر ہے شہادت مستقیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ حاجی عبد اللطیف بالا دینا اور وہ خود حصہ داران ہماز دغانی تجور کے ہیں جو نیک بنگال کے پاس بعوض قسٹ کے نہیں ہے چونکہ مستقیث اور ادا کا شریک ہے چاہتا تھا کہ ہماز مذکورہ کے سفر کو نذر ایران لیکر جائے لہذا ان دونوں نے مشترکہ کے ساتھ ایک انتظام کیا بعد ازاں وہ مشترکہ طور پر ہمازی شین (کاغذ حرفت میں) نشر اسلٹر نے قلمبند کیا اور ادا کا غمخون ہے کہ بابت اس امر کے کہ نیک بنگال ہماز تجور کو معذرت ایران واسباب کے بعد کو جانے آنے سے ایک نیک مذکور کو ادا کئے جائیں بعد ازاں با بین نشر اسلٹر اور مستقیث کے رجسٹری ہوئی اسوجہ کے نشر اسلٹر نے بجائے کے کے کے کے نشر اسلٹر نے تیار کی اس پر اسلٹر حاجی عبد اللطیف بالا دینا کو حسب ذیل جہتی لکھی حاجی یوسف پیرہانی وہ صحت جرم نیک کو اسلٹر دے جانے چاہتے تھے کہ اس نے ہماز تجور کو ہمد کو جانے دیا تعزیرات کے اور چہا پیرہانی بعد تحریر کر کے چلی مندرجہ بالا کے نشر اسلٹر نے ایک جہتی دے دے حاجی عبد اللطیف بالا دینا کے نام لکھی۔ حاجی یوسف پیرہانی نے بذریعہ اپنے سالیئر ان کے صحت بابت تجور کے پیش کئے پس میں ادون بیانات سے جو میں نے اسکی نسبت اپنی کہ لکھی میں تحریر کئے تھے اذنا نشر اسلٹر نے مندرجہ اذنا ہی جواہر میں وثبوت اس امر کے نہیں کیا ہے کہ نامبرہ کو وجوہ ہماز کر کے نہیں کہ جو اتنا لگایا وہ صحیح تھا اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش ہے فائدہ کی گئی کہ صحت ادا کر کے کا وعدہ زبانی مستقیث کے ساتھ بعد تحریر کاغذ حرفت کے ہوا تھا اگر ہماز نشر اسلٹر بعد ازاں ادون بیانات سے میں اتنا لگایا تھا اذنا یا کو اب اسکی یہ کوشش کہ ادون اتنا کو جو اس سے استعمال کئے تھے جائز ثابت کرے اس کے اس نفل ملان کے کہ وہ اذنا یا خلاف ہے یہ بیانات کہ مستقیث اس پر یہ کہ جو نیک بنگال کو ادا کیا جانا چاہتے تھے اپنے مرث میں لایا اور چہا پیرہانی ثابت نہیں کئے گئے ہیں۔ اتنا نشر اسلٹر نے بلا عمل میں لانے مناسب تو جہاد و احتیاط کے لکھے اور وہ مندر مستقیث کی ٹیکنا کی کہ میں عدالت یہ تحریک کرتی ہے کہ اڈورڈو سے اسلٹر مجرم جرم مندرجہ مندرجہ ادا جرم کا ہے۔ یعنی اس نے از الہ شیت عرفی مسلمی حاجی یوسف پیرہانی کا کیا اس طرح وہ کہہ ایک ایسے جرم کا جو اس صحت دفعہ ۵۰ مجموعہ تعزیرات ہند قابل نذر ہے اور عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ اڈورڈو سے اسلٹر ہماز ادا کرے اور اگر مانہ کرے خود عینہ تک قید محض میں رہے۔

بنام قاضی اس تجو وثبوت جرم اور حکم مندر کے ملزم نے ہائی کورٹ میں بصیغہ تکرانی درخواست

گزرائی۔

ہائی کورٹ نے مسئلہ اور کاغذات مقدمہ ہا طلب کئے اور یہ حکم دیا کہ بنام مستغنیث اطلاع نامہ جاری ہو کہ وہ دیر اس امر کی ظاہر کرے کہ تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کیوں منسوخ نہ کیا جائے۔

برفین منجانب مستغنیث۔ یہ ایسا مقدمہ نہیں ہے جس میں عدالت ہما باستعمال اپنے اختیارات صیغہ گزرائی دست اندازی کے مجسٹریٹ کا فیصلہ ٹکٹا وقت شہادت پر مبنی ہے بلکہ جانتا تھا کہ بنی میں ہے اور اپنے دفتر میں سب معمول آتا ہے مجسٹریٹ نے بطور امر واقعہ کے یہ تجویز کی ہے کہ منظرہ اقرار زبانی ادا سے عمت کا ثابت نہیں ہوا حاکم موصوت نے بطور امر واقعہ کے یہ بھی تجویز کی ہے کہ مستغنیث نے عمت واسطے دینے کے پیش کئے تھے لیکن وہ لئے نہیں گئے پھر کس طرح ملزم اپنا اس اہتمام کا کٹا کہ مستغنیث زرد کو رکواپنے صرت میں لایا اور فرار ہو گیا جائز ثابت کر سکتا ہے کوشش ہو اور مذکور کی کھینچا بیکار رہی۔

انور پری منجانب ملزم۔ یہ مقدمہ بخدا اورن مقدمات خاص کے ہے جن میں عدالت ہما بغیر منقصات دست اندازی کر سکتی ہے اور کئی ہے مجسٹریٹ نے تجویز مقدمہ منہ امتیاز ناقابل اطمینان طور سے کی ہے حاکم موصوت نے اورن ضروری واقعات مقدمہ پر غور نہیں کیا ہے جسے ہماری نیک بینی اور ہماری جانب کما حقہ ہونا اورن بیان کا جسے از انہیث عرفی ہونا ظاہر کیا گیا ہے ثابت ہوتا ہے ملزم اورنیز اس کا شریک تسلیم کرتا ہے کہ جب نامبر دکان ہمارا کو مقام مرست میں نہ لائے تو مسٹر سلیم نے اس امر پر اصرار کیا کہ بھائے عمت کے جو فیتر قرار پائے تھے عمت ادا کئے جائیں نامبر دکان نے وعدہ کیا کہ رقم آرمی ہمارے یعنی کرایہ اسباب و کرایہ مسافران کے جو کچھ وصول ہو گا ادا کیے شہادت ظاہر ہے کہ بے وعدہ ادا سے زرد کو رکا ۱۰ اپریل کی شام کو کہ سپر فہما زروانہ ہوا کیا تا اس سے اس وعدہ کی عملات وزرمی کی بر طبق اسکے مسٹر سلیم نے اس کو پانچ سو روپے ملے لایا اور اس کو اس مضمون کی چٹی لکھی کہ رقم عمت کی خور ادا کی ہے لیکن مستغنیث نہ مسٹر سلیم کے دفتر میں گیا نہ اس سے رقم یہ ادا کیا اس صورت میں یہ بھاکہ مسٹر سلیم نے ۱۰ اپریل منظم کی تھی مستغنیث کے شریک کو بھیجی اور بنی کے لئے میں نامبر وہ نے نیک فیتی اور بغیر من حفظ فرامینیک کے عمل کیا لہذا مقدمہ داخل مستغنیث ۱۰ متعلقہ دفعہ ۱۰۹ مجبوجہ تقریرات ہند کے ہے جس اہتمام کی کہ شکایت ہے وہ منظر فائدہ بینک اور فائدہ مستغنیث کے شریک کے لکھا گیا تھا ملزم کو اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ اپنے اہتمام کا صبح ہونا ثابت کرے یہ ثابت کرنا کافی ہے کہ جو کچھ اس سے بیان کیا ہوتا اس کے صحیح باور

۱۰۹
کے منظرہ غیر ہند
نامہ
اسی نامہ اس پر

کونے کی وجہ معقول اور سکوتمی۔
برٹو اوٹو صاحب جسٹس۔ سائل کی نسبت تجویز ثبوت جرم مجسٹریٹ پر نریڈیسی نے
سب دفعہ ۱۱۰ مجموعہ تقریرات ہند کی اور یہ حکم صادر کیا کہ وہ مارجرمانا واکر سے اور بصورت ۱۵۱
کر لے کر مانگے دو مہینہ تک قید محض میں رہے بنا لازمی فیصلہ مذکور اپریل مہینہ ہو سکتا ہے کیونکہ جرمانہ
مار سے زیادہ نہیں درخواست واسطے اسکی مشورتی کے سبب دفعہ ۲۲۹ مجموعہ ضابطہ فوجیاری
کی گئی ہے۔

اتمام باعث ازالہ ضمیمہ عرفی جبکہ الزام سائل پر لگا یا گیا ایک چٹی میں مندرج ہے جو نابرد
نے بحیثیت ایجنٹ بینک بنگال ۱۲۔ اپریل گذشتہ کو بنام حاجی عبداللطیف بالادینا شریک مسٹیفٹ
حاجی یوسف پیر بہائی کے لکھی تھی اور وہ بعبارت ذیل ہے حاجی یوسف پیر بہائی نے وہ مسٹ بینک
کو اسلئے دیئے جاتے تھے کہ اسے جہاز تجور کو جفت کو جانے دیا نفرت کے اور چھاپہ پرتا
ہے بعد ازاں چٹی مذکور میں یہ لکھا ہے ”براہ مہربانی زرد کو وصول کر کے مطابق اپنے وعدہ کے
ادا کیجئے میں نے یہ معاملہ جو تا تک کہ یوسف کو تعلق ہے مشران کر لگی و بلیج وادیوں کے سپرد
کر دیا ہے۔“

مسٹیفٹ کو اس امر سے انکار نہیں ہے کہ جہاز وفانی تجور حسب فکر اس نہیں ہیں ہے اسے
اور بالادینا نے جو مالکان شریک بینک بنگال کے پاس قبل اپریل گذشتہ کے بعض صمٹ کے
رہن کیا تھا رجمن اہنگ ادا نہیں کیا گیا ہے مالکان چاہتے تھے کہ جہاز مذکور کو معہ زائران کے جہدہ
کو بیچیں اور مسٹیفٹ نے سائل کی اہمازت کہ نامبرو مالان ایسا کریں۔ مارچ کو یا اس کے قریب اس شرط
پر حاصل کی کہ وہ بینک کو صمٹ ادا کرے اور جہاز کو مقام مرست میں پہنچا دے مالکان جہاز مذکور
کو مقام مرست میں نہیں پہنچا سکے اور سائل نے اپنے اظہار میں بیان کیا ہے کہ ۲۔ اپریل کو اسے
ادن سے کہا کہ وہ جہاز مذکور کو جہدہ جانے دینے کی بابت بجائے صمٹ کے لے گا اور
مسٹیفٹ نے اول نواس امر سے انکار کیا مگر بعد ازاں بالادینا سے گفتگو کی اور صمٹ دینے پر رضامند
ہوا سائل کتابت کے کو اس نے یہ مقدمہ کیا کہ اصل دستاویز مشق ہو گئی کیونکہ جہاز مذکور مقام مرست میں
نہیں پہنچا گیا اور اسی سبب اسے معاہدہ مدد کیا اور سکا یہی بیان ہے کہ مسٹیفٹ اس کے دفتر
میں ۲۔ اپریل کو آیا اور اس سے کہا کہ جہاز سفر کرنے کے لئے قریب قریب تیار ہے اور یہ ظاہر کیا کہ
میں اس وقت صمٹ نقد اور اس کے کا چک دینے کو تیار ہوں سائل کتابت کے کو اس نے

مسٹیفٹ
کے معقول فیصلے
نام
۱۵۱

۳۶

چک لینے سے انکار کیا اور مستغنیث سے یہ کہدیا کہ اوسکو زندہ کو رقعہ ادا کرنا ہوگا اور افس نے نامبرہ سے بابت ضمانت جہاز کے بھی پوچھا کہ جسکی بابت مستغنیث نے ۳- اپریل کو وعدہ کیا تھا کہ وہ ادا کر کے لے کر کوشش کرے گا اور مستغنیث نے یہ جواب دیا کہ وہ اوسکا انتظام کر رہا تھا۔

مستغنیث اس امر سے انکار کرتا ہے کہ اوس نے کہی یہ وعدہ کیا تھا کہ سائل کو صحت ادا کرے گا اور میٹریت نے یہ تجویز کی ہے کہ سائل اس قرار منظرہ کے ثابت کرنے کی کوشش میں کہ صحت ادا کرے گا یا نہ کرے گا صواب رہا میٹریت نے تجویز ہذا کے دہرے تحریر نہیں کئے ہیں اور وہ ہمارے نزدیک صحیح قضا ہے مستغنیث نے اپنے بیان اول میں اس امر سے انکار کیا کہ کوئی گفتگو بابت ادائے صحت کے ہوئی تھی مگر وقت کے جانے سوالات ہرج کے اوسنے اقبال کیا کہ سائل نے یہ کہا تھا کہ وہ جہاز کو جہدہ نہ جانے دیکھا جو اسکے کہ صحت ادا کئے جائیں اوسنے یہی بیان کیا میں نے اپنے بیان اول میں اسکا کچھ ذکر نہیں کیا ہے کہ یہی ملاقات ۲- اپریل ۱۳۳۵ء کو میٹریت سے ہوئی جبکہ وہ امر پادہنیں رہا تھا اور اس سبب سے اوسکا ذکر نہیں کیا ہے نا ممکن ہے کہ یہ جواب صحیح تسلیم کیا جائے اس امر سے کہ اوسنے صبح کھیلنے کے بیان اول میں اس امر سے انکار کیا کہ سائل نے اوس سے ۳- اپریل کو صحت طلب کئے تھے ظاہر ہوتا ہے کہ اوسکی شہادت کامل اور مفصل بیانات مندرجہ اظہار سائل پرکہ جو شامل سل ہے ترجیح نہیں ہونی چاہئے اور اگر اوسپر یقین کیا جائے تو اوسکو صحیح تصور کرنا چاہئے اور اوسپر عمل کرنا چاہئے لیکن مرتضیٰ اظہار نہیں ہے مستغنیث کا شریک بالادین اور میٹریت کیوں ۲- اپریل کی ملاقات کے وقت موجود تھے گواہ اول المذکر نے اپنی گواہی نہایت متزلزل اور ناقابل اطمینان طور پر ردی کرنا میردہ نے صریحاً تسلیم کیا کہ ملاقات جیسا کہ سائل نے بیان کیا ہے ہوئی تھی اور خود اوسنے وعدہ ادا کئے صحت کا امر لینی جہاز لے گیا تھا اور اوسوقت مستغنیث اوسکے پاس بیٹھا تھا گواہوں سے فوراً بعد ازان یہ بیان کیا کہ اوسکو معلوم نہیں کہ آیا مستغنیث اوسوقت وہاں تھا یا چلا گیا تھا اوسکا یہی بیان ہے کہ اوس نے مستغنیث کے ساتھ نہایت ادائے صحت کے گفتگو کی تھی لیکن اوسنے اس تجویز کو کہ صحت ادا کئے جائیں منہ پر نہیں کیا تھا اوسنے اخیر میں یہ بیان کیا کہ وہ خود پابند ادا کر لے صحت کا ہے اور اوسنے مستغنیث سے کہدیا ہے اور اوسکو ادا کرنے پر مجبور کیا ہے اس قسم کی شہادت سے وقعت عروج اور اختلاف بیانات سائل کی کسی طرح کم نہیں ہوتی میٹریت کیوں بوقت ملاقات (جو ٹیک کے دفتر میں ہوئی) خود اپنا کام کر رہا تھا اور یہ نہیں کہتا کہ اوسکو تفصیل گفتگو کی جو مستفید انگریزی میں اور مستفید ہندوستانی میں ہوئی

نمبر ۱۰
مکملہ مستغنیث
بام
اسی ایم اسٹیٹ

معی یاد ہے لیکن اسکو یاد ہے کہ ستر سال پہلے مسیح سے کہ ادا کرنے کی گفتگو سے اسے اٹھایا گیا اور ستر سال پہلے بعد ملاقات کے اوس سے کہا کہ تاہر دھان (یعنی بالادینا اور مسقیث) نے یہ نظر کر لیا کہ اگر ہماز جدہ کو جانے دیا جائیگا تو وہ مسیح ادا کرے گی مسقیث تسلیم کرتا ہے کہ وہ سائل کے دفتر میں ۷۔ اپریل کو گیا تھا لیکن اس سے انکار کرتا ہے کہ اوس نے مسیح نکلا اور اسے نکالا جبکہ دینے کو کہا تھا وہ یہ نہیں کہتا کہ اسوقت کیا ہوا کوئی وجہ اسکی نہیں معلوم ہوتی کہ اسکا بیان انکار یقین کیا جاوے سائل کا بیان ملاقات تاریخ مذکور کا یقین کیا جاوے وہ معاملہ کے بیان کا ایک جزو یہی ہے کہ مسقیث نے سائل سے ہماز دھانی پر ۹۔ اپریل کو کہ میں تاریخ کو چہا روانہ ہوا۔ شام کے وقت مسیح ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا مسقیث اس امر سے انکار نہیں کرتا ہے کہ اوس نے وعدہ مذکور کیا تھا بلکہ یہ کہتا ہے کہ اسکو یاد نہیں ہے۔

بہاؤی شہادت متعلقہ اس قرار نظر ادا کرنے سے بچا ہے مسیح کے اور ہماز کو مقام دست میں پہنچانے کے بلکہ بیانات سائل کو باطل مع تسلیم کرنے میں کہ تامل نہیں ہے پس یہ ضرور ہے کہ اس جزو مقدمہ کی نسبت مفصل بحث کی جائے کیونکہ فیصلہ مجسٹریٹ متعلق نہیں ہے سائل دراب تحریر چنپی ۱۲۔ اپریل ظاہر السیقدر تجویز حاکم موصوف دربارہ اقرار ہذا پر منحصر ہے فیصلہ نسبت نیک فیتی سائل کے ایک فیصلہ متعلق ایک امر واقعی کے ہے معمولی طور پر ایسے فیصلہ میں عدالت ہذا استعمال اپنے اختیار صیغہ نگرانی کے دست اذامی نہیں کرتی ہے لیکن مقدمہ حال موجود ان مقامات خاص کے متصور ہونا چاہئے جن میں ہماری دست اذامی بغیر انصاف حدودی ہے کیونکہ مجسٹریٹ نے اس امر پر کیا سائل نے یہ اتمام کہ مسقیث نے مسیح کی رقم نفرت کی ہے نیک فیتی نہ صرف یہ کہ ایک ایسے قناس کے غور کیا ہے کہ جبکہ ہر صحت غلط تجویز کرتے ہیں یعنی کہ کوئی اقرار نسبت ہمارے رقم مذکور کے شہادت سے ثابت نہیں ہے بلکہ حاکم موصوف نے اس نہایت اہم امر تفتیح طلب کی نسبت تجویز نہایت سے ایک اصول غلط ہے ہی اور بلحاظ اداون حالات خاص کے کی ہے جس پر سائل نے یہ ثبوت اس امر کے استدلال کیا کہ اوسکی چنپی ۷ نیک فیتی بغیر انصاف اپنے قاذہ کے لکھی گئی تھی حالات مذکور کا ذکر کیا جا سکتا ہے حالات مذکور جزو انظار سائل سے اور جزو شہادت صرف نیک سے ثابت ہوئے ہیں ۹۔ اپریل کو جب سائل کو معلوم ہوا کہ ہماز تجو را دس روز روانہ ہوگا وہ پرنسپس ٹاک پر گیا اور مسقیث سے وہاں ملا ادا داس سے مسیح طلب کئے اور مسقیث نے کہا کہ وہ ذر مذکور شام کو ادا کرے گا کیونکہ

اوسکے دفتر میں ہوتا اوس نے دو شخصوں یعنی جمال محمد و سلیمان عیسیٰ کا نام لیا کہ وہ صنایع ہوتے پر
 رضامند ہیں اور سائل نے اوسکے نام ثبت چٹی پر درج کر لئے مستغیث نے ۹- اپریل کو روپیہ ادا
 نہیں کیا اور ۱۰- تاریخ کو سائل نے اوسکو چٹی لکھی اور صحت طلب کئے اوس نے یہی بیان کیا
 ہے تو ۱۱- کو میں نے مستغیث کے پاس پانچ چہرہ مرتبہ چہرہ سی ہیجا اور اوسکے دفتر میں چن
 خود گیا لیکن نہ وہ مجھے ملا نہ محکوم اوسکا حال معلوم ہوا اوسوقت تک وہ اندیشہ ہوا کہ مبادا میرا روپیہ جانا
 رہے سائل چاہتا تھا کہ بوقت سماعت بیان تحریری حلفی اس مضمون کا داخل کرے کہ یہ جواب
 مجسٹریٹ نے صحیح فلکبند نہیں کیا ہے اور نامبروہ نے فی الواقع یہ بیان کیا تھا کہ مستغیث کے
 پاس سے جواب نہیں آیا یہ بخوبی ظاہر تھا کہ اوس نے نامبروہ کا حل صرف سے سنا تھا
 کیونکہ ۱۱- اپریل کی صبح کو صرف کو مستغیث اپنے دفتر میں ملا تھا اور صرف نے سائل سے
 کہا تھا کہ اوسے نامبروہ ملا تھا اوسوقت مستغیث نے صرف سے کہا کہ اوسکے پاس سائل کی چٹی
 آئی ہے اور وہ عیسیٰ کہ اوس سے درخواست کی گئی ہے یہاں آدھجا لیکن ۱۰- اس روز خواہ قبل
 لکھنے چٹی ۱۲- اپریل کے نہیں آیا ہمارے نزدیک اس امر کی ضرورت نہیں ہے کہ سائل نے نسبت
 مثل کی غلطی منظرہ کے بیان حلفی طلب کیا ہمارے اور مجسٹریٹ کے یہاں کسی ایسے بیان حلفی کے
 رپورٹ طلب کی جائے کیونکہ یہ بناے شہادت موجودہ کے ہم فیصلہ مقدمہ کا کر سکتے ہیں بعد اسکے
 کہ سائل نے اپنی چٹی ۱۲- اپریل بلا دینا کو تحریر کی مستغیث نے سب سائل کے سالیٹر ان کو دینے
 کے لئے پیش کئے بر طبق اسکے سائل نے بلا دینا کو تاریخ ۱۳- اپریل کو چٹی مندرجہ ذیل تحریر کی
 حاجی یوسف پیرہائی نے (مندرجہ ذیل سالیٹر ان کے) ہم بابت جہاز تنجور کے پیش کئے پیر
 میں اوس بیان سے جو میں نے نامبروہ کی نسبت اپنی گل کی چٹی میں تحریر کیا تھا باز آیا لیکن اچھو معلوم
 ہے کہ آپنے اور اوسنے دونوں نے جہاز کو بدہ جانے دینے کی بابت صحت ادا کرنے کا وعدہ
 کیا ہے اور میں نے اپنے صدر دفتر کو مطابق اوسکے بابت کی ہے میں آچھو اسد ما کر تا ہوں
 کہ آپ اپنے وعدہ پر قائم رہیں اور محکومین بنے کہ آپ اوس طرح عمل نہ کریں کہ جیسا یوسف نے
 اس معاملہ میں کیا ہے واضح ہو کہ نسبت اس چٹی کے مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا ہے اگر یہ سالیٹر
 محکومان ان الزامات سے جو اوسے مستغیث پر لگاتے تھے باز آیا اگر وہی اب یہ کوشش کر ادا ان الفاظ
 کو جو اوس نے استعمال کئے تھے جہاز نہایت کرے اوسکے اس فعل سابق کے کہ وہ باز آیا
 خلاف ہے یہ بیانات کہ مستغیث اوس روپیہ کو جو نیک بھال کو ادا کیا جانا چاہئے تھا اپنے

۲۵۹
 نام
 ای ایم سیٹر

نظر فی جہادی

جلد ۱۵

۴۰

مقدمہ
نظر فی جہادی
نام
سی ایم سیٹر

مستفیض کے طریق عمل کے اور شخص پر ظاہر کرے جسکو پوری اطلاع نسبت معاملہ مذکور کے پانے
کا استحقاق تھا مقدمہ ڈمن بنام گ (۱) یہ تجویز ہوئی تھی مدعی کا دین یہ منصب مکتا ہے کہ نسبت
مدعی کے طریقہ کے کہ جسطرح وہ اپنا کاروبار کرتا ہے اور شخص سے اپنی رائے ظاہر کرے جسے ضما
مدعی کی بابت اور اسکے قرضات تجارتی کے دین کو دی تھی لارڈ ایلن برائے یہ فرمایا میرے نزدیک
یہ ایک مراسلت استحقاقی ہے اگر معاملہ کسی اور شخص کے پاس جاتا اور وہ الفاظ نسبت مدعی کے
کھتا تو وہ بلا شک قابل تالش ہوتے لیکن یہی لی جس سے الفاظ مذکور کہے گئے مدعی کا ضامن
تھا اور معاملہ ہے وعدہ کیا ہوتا کہ اسکو کچھ بقی یا واجب لوسول ہوگی اطلاع دی جائیگی لہذا اسکو
یہ استحقاق تھا کہ کسی لی سے بیان کرے کہ فی الواقع نسبت مدعی کے طریق عمل بابت انکے
یا بھی معاملات کے ایک کیا رائے تھی اور اگر وہ بیانات جو اس نے کئے درجہ مناسب بڑھ کر اور بے
ہون تاہم اگر وہ انکو اس وقت فی الواقع صحیح یا ورکھتا تھا تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے عدالتانہ
اور یہ نسبت کہ نامی مدعی کے عمل کیا ہے شک نامبر وہ جائز طور پر یہاں و عدلہ مراسلت اعتمادی
کے مدعی کی ٹیک نامی کو مصالح نہیں کر سکتا اور اس کے اعتبار کو نقصان نہیں پہنچا سکتا لیکن اسکا
نہایت نظر ناک اثر ہوگا کہ مراسلات متعلق کاروبار یہ ناشات تو ہیں مانی کے بندہ جو جادین مقدمہ
ہوتا ہے کہ معاملہ نے ہو یہ وعدہ کے سیدر نا جائز بیانات کئے لہذا میں مدعی کی تالش کو غیر مست
نہ کر دیکھا اور یہ کہنا جو مدعی کا کام ہوگا کہ آیا یہ الفاظ عدالتانہ یہ نسبت بنامی مدعی استعمال کئے گئے
تھے یا یہ ٹیک فیتی بغیر من مطلع کرنے کے ضامن کو ادین واقعات سے جتنے جاننے سے اسکو
تعلق تھا یہ تحریرات مقدمہ ملل سے مرعہ متعلق ہیں بلکہ نزدیک جو تحریر کہ سائل نے لا لادینا لکی
وہ بموجب مستثنیٰ متعلقہ دفعہ ۳۹۹ مجموعہ مقررات ہند کے استحقاقی ہتی اور لی ناہ جملہ حالات مقدمہ
کے سائل پر یہ صحیح طور سے یہ جرم ثابت نہیں قرار دیا جاسکتا کہ اس نے اپنے استحقاق سے تجاوز
کیا ہم تجویز قبوت جرم اور حکم نہ کو نسخہ کرتے ہیں اور یہ حکم دیتے ہیں کہ جرمانہ واپس یا جاکو
الکینڈمی صاحب حبشس - محکو اس تجویز سے کلینا اتفاق ہے جو ابھی صادر
کی گئی ہے اور جو بعد اسکے کہ ہم نے اول تعدد استاد کو جبکہ حوالہ دیا گیا تھا جاسچا بخور تحریر ہوئی
ہے لیکن چونکہ مقدمہ سیدر اہم ہے لہذا میں اعلیٰ دلائل کو جسے قطع نظر استاد مذکور کے
محکو یہ یقین ہو کہ نظر انصاف عدالت نہ کو لازم ہے کہ اس تجویز اور تجویز ثبوت جرم کو جو محشر

۱۵۴۰
مختصر
نام
اسیلم سیر

نے تحریر کی ہے منوع کے مختصر تحریر کو نکالنا مقدمہ میں دو امور اہم قابل غور ہیں اول یہ لکھا یا در حالیکہ
محشریٹ نے بطور امر واقعہ کے یہ تجویز کی کہ ملازم نے بلا کما حقہ اعتنا و ادب تو جس کے عمل کیا عدا
و البصیفہ نگرانی تجویز مذکور میں دست اندازی کر سکتی ہے یا نہیں دوم آیا وہ الفاظ جو ملازم نے
استعمال کئے ایک ایسا اظہار ہے جو دیانت داری سے متماثل یا ظالمات مقدمہ جائز نہ یا اگر نہ
نے ایسا اظہار نا جائز کیا کہ جس سے از دوسے قانون الزام عداوت عاید ہو سکتا ہے نسبت
امر اول کے مجھ کو کچھ شک نہیں کہ عدالت ہذا کو دست اندازی کرنی لازم ہے گو اپیل نہیں ہو
ہے اگر بلا غلط کارروائیات سے صاف ظاہر ہو کہ محشریٹ نے مقدمہ کی تجویز پر بنا کر ایک
بالکل غلط رائے کے کی بمعاملہ درخواست شب پر شا دینڈا (۱) محشریٹ نے ملازم پر جرم اثبات
کرنے کا ثابت فرمایا تا دوشن نے یہ تجویز دے دی کہ ملازم کو کمال رکھنا لیکن ہائی کورٹ نے بصیفہ نگرانی تجویز
ثبوت جرم اور حکم منہ کو اس بنا پر منوع کیا کہ صحیح امر قابل تجویز پیدا ہوا اور مقدمہ مذکور میں غور
نہیں کیا گیا کیونکہ محشریٹ اور شن بن کے خیال میں یہ بات نہیں آئی کہ بحث نیک نیتی کی
نسبت تجویز کرنے میں نیک امر تجویز طلب نہیں ہے لگایا وہ بیانات جو ملازم نے تیار کیا وہ
حیثیت عرفی کے پیش کئے فی الواقع صحیح ہیں یا نہیں ملکہ یہ کہ آیا اسکو اطلاع ہوئی تھی اور
بعد کما حقہ اعتنا و ادب تو جس کے وجہ معقول یہ باور کرنے کی تھی کہ بیانات مذکور صحیح تھے یا نیک
وہی صورت ہے جو مقدمہ حال میں وقوع میں آئی ہے اسی طرح مقدمہ ملکہ مغیرہ قیہ ہند بنام
پرسونم کالا (۲) عدالت ہذا نے بصیفہ نگرانی ایک ایسی صورت میں دست اندازی کی جس میں
اپیل نہیں ہو سکتا تا کیونکہ محشریٹ نے خلاف ثبات تجویز کی تھی اور یہ امر محشریٹ کے
خیال میں نہیں آیا تا کہ وہ تمام ممکن شکایت کی گئی تھی یہ نیک نیتی یا کسی عداوت کے لگایا گیا
تا اور از دوسے مستثنیٰ و متعلقہ دفعہ ۹۹ ہم مجموعہ تقریحات ہند کے محفوظ تھا۔

۴۶ واضح ہو کہ مقدمہ حال میں تجویز محشریٹ مختصر ہے اور نسبت وجوہ تجویز حاکم موصوف
کے کوئی شبہ نہیں ہو سکتا ہے حاکم موصوف نے یہ تجویز کی کہ ملازم نے اہتمام بلا کما حقہ
اعتنا و ادب تو جس کے لکھے اسوجہ سے کہ ملازم اس کے ثابت کرنے کی کوشش میں کامیاب نہیں ہوا
کہ سقیث کے ساتھ اقرار زبانی دادے صحت کا بعد تحریر دستاویز حرف الف کے (۳) جو
واسطے ادائے مبلغ مسکن کے اور نیز جملہ اخراجات ہمازد غائی متعلق مقام مرمت میں پہنچا
اور مرمت کرائے دیفرہ کے تحریر ہوئی تھی) ہوا تھا اور اسوجہ سے کہ اسکی کوشش جواز خلاف

تحریر کرتے ہیں کہ وہ چہا پہا ہے ہمارے نزدیک اور سکا یہ مطلب نہ تھا کہ مستغنیٰ فرار ہو گیا ہے اس کی صرف یہ مراد تھی کہ وہ دوا کے ذمہ میں بغرض ادا سے روپیہ کے نہیں آیا اور وہ اس سے بچتا پرتا تھا اور روپیہ اس کام میں خرچ نہیں کیا گیا کہ جس ایک کام میں بیخ و بطور جائز خرچ کیا جاسکتا تھا اگر زرہ کو مستغنیٰ نہ ادا کرتا تو بالادینا بطور اس کے شریک کے ذمہ دار اس کے ادا کرنے کا ہوتا یہ امر صریحاً ضروری تھا کہ بالادینا کو وہ تمام حالات و مسائل کے ذہن میں گذر رہے تھے معلوم ہو جائے تاکہ وہ یا تو مستغنیٰ پر دباؤ نہ لگے اور فوراً اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جو شرکار پر یا بت اس پر دھبہ کے متنی جو اس کے پاس مانت تھا ایسی صورت میں اگر اذن الفاظ سے جو فی الواقع استعمال کئے گئے زیادہ نرم الفاظ استعمال کئے جاتے تو اذن سے کاتب کی ملاوٹ ظاہر نہ ہوتی اور شاید نتیجہ میں اظہار ضرورت استعمال اذن الفاظ کا جو فی الواقع استعمال کئے گئے اس امر سے ہوتا کہ فوراً بعد نتیجے جاتے تھے کے سمٹ دینے کے لئے مستغنیٰ نے پیش کئے مقدمہ میں بنام خال (۱) حکام عالی مقام کوئی کونسل نے یہ فرمایا نتیجہ اس جواب دہی کا جو اس طرح کی کسی درخواست پر ہے کہ مدعا علیہم نے بے نیک نیکی اور بلا کسی عداوت کے مدعی کے ساتھ اور بلا کسی خواہش اس کو نقصان پہونچانے کے اور دیانت داری یہ یاد کر کے کہ جو اطلاع اس کو پہونچی تھی وہ واسطے جواز اس طریقہ کے جو اذنہوں نے اختیار کیا کافی تھی بلکہ کیا حکام عالی مقام کی یہ رائے ہے کہ ایسی جواب دہی اگر ناہت ہو جائے تو ایک کافی جواب اس بادی نظری وجہ نالاش کا ہے جو عوضی دعوئی سے ظاہر ہوتی ہے۔

یہ تحریرات مقدمہ حال سے متعلق ہیں جن میں کوئی وجہ یہ خیال کرنے کی نہیں ہے کہ سائل نے عداوت سے بچا اور نقصان رسان اہتمام مستغنیٰ پر لگایا اور اس کی یہ خواہش تھی کہ اس کو کسی طرح نقصان پہونچائے جو اطلاع کہ اس کو صرف نے دی اور سپر او سے مل گیا اس کو نامبروہ ہا در کسا اورہ عمری خاں قابل اعتبار تھی اور ایک فی باعث وجہ واسطے جائز سمجھنے اور نتیجے کے تھی جو بالادینا کو کسی گئی مقدمہ برٹن بنام ایم ڈوگال (۲) یہ تحریر ہے اگر کوئی شخص جس کو اختیار عطا ہوا ہو تھا ثابت کسی شخص کے چال چلن کے شہر کے اور اس شہر کرنے سے نقصان پہونچا تو قانوناً تحقیقات نامبروہ کی اغراض کی نہیں کی جاتی لیکن اگر بجا آوری کسی فرض کے نامبروہ دیانت داری

نہیں
کہ مستغنیٰ
بنام
ایم سیٹر

۴۳

(۱) لا پورٹ مقدمات اپیل جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۰

(۲) لا پورٹ بنگیم صاحب جلد ۱۰ صفحہ ۶۰۹

نوع
کے لئے مقرر
نام
اسی ایم سیٹر

الزامات لگانے کو وہ اپنی سب سے بھروسہ شدہ چیزیں ظاہر کرے تو وہ معاف کیا جاتا ہے کیونکہ قانون میں انسان کے نفع عقل کا تھا کیا جاتا ہے مگر اس کو لازم ہے کہ اس سے بچاؤ نہ کرے جو اس سے قلع پر ضروری ہو کیونکہ اگر وہ اس سے بچاؤ نہ کرے اتنا مبالغہ افسانہ کا لگانے کو وہ معاف نہیں کیا جاتا ہے بچاؤ اس کے کہ وہ بذریعہ ظاہر کرنے لاسی اپنے بیانات کے اپنے فعل کو جائز ثابت کرے اور علامہ برین بصفت ۱۹۰۶ء پرپورٹ میں یہ مندرج ہوتے معاملہ کو فقہ مذکور کے ترمیم و حکم داخل کر نیکی کیا ضرورت تھی وہ صرف عداوت نہ ہو سکتا ہے یعنی یعنی قانونی لفظ مذکور کے یا یوں کہنا چاہئے کہ وہ نقصان برسان اور بیجا ہے اور اگر یہ صورت تھی تو جو یہ اختیار نہ تھا کہ وہ اسے دے جو اسے دے وہی ہے مقدمہ حال میں لمبا حالات صریحاً یہ تجویز ہائز نہیں ہے کہ معنی قانونی اتنا عداوت نہ تھا بمقدمہ ٹوسن بنام ایڈلس (۱) یہ تحریر ہے کوئی اظہار اسے منجانب مدعا علیہ برطبق انکار اسے لگان باطل قابل جواز تھا کیونکہ اگر وہ باطل خاموش رہتا تو اس کی یہ تعبیر کی جاتی کہ اس نے انکار مذکور کی نیت تسلیم یا سکوت کی اور اس سے اس کے مقدمہ کو بر طبق کسی دوسری مابعدہ نقصان پہنچتا اور بدینہ مدعا علیہ کو استحقاق ہوگا کہ مدعی کے بیان کی راستی سے انکار کرے لیکن بر طبق کرنے غور کے ہمارے یہ سب سے کہ نہ جرح و بطل کی یہ اسے باطل صحیح ہوتی کہ وہ الفاظ جو فی الواقع استعمال کئے گئے بلحاظ موقع کے جائز نہ تھے ہر شخص کو دوسرے شخص کے ساتھ معاملہ کرنے میں یہ استحقاق حاصل ہے نہ وہ نیک نیتی کے لئے الفاظ استعمال کئے جو معاملہ مذکور کے متعلق ہوں اور جو بلحاظ نیک اپنے فائدہ کے ضروری معلوم ہوں گو وہ صریحاً یا بذریعہ ان کے تاج کے مضر یا تکلیف دہ دوسرے شخص کے ہوں اور یہ ایک ایسا اصول ہے جس پر اسلٹ استحقاق فیہی ہے لیکن توضیح با اذالہ حیثیت عرفی نسبت افراد میں با طریق عمل کسی ایسے فریق کے جس کے ساتھ وہ عمل کرتا ہو وہ عمل قاعدہ مذکور نہیں ہوتی ہے مقدمہ حال میں مدعا علیہ کے فائدہ کے لئے یہ کافی تھا کہ مدعی کے بیان کی راستی سے انکار کرتا اور بیان مذکور کو اقدام فریب دی قرار دیتا اور اس کو کفینہ اور بدینہ تھی اور فیہا باطل غیر ضروری تھا لہذا یہ مقدمہ صحیح طور پر جو یہی کی اسے پرچہ ڈال گیا تھا اور کوئی حکم تھا وہ صادر نہ ہوگا۔

مقدمہ حال میں جیسا کہ ہم نے پیشتر بیان کیا ہے سائل کے لئے سمجھد کہ اس نے تحریر کیا اس سے کہ تحریر کا ممکن نہ تھا اگر وہ یہ چاہتا تھا کہ نیک الفاظ میں اپنے واقعی خیالات

تظار توجہ داری

جلد ۱۰

۳۴

عرفت میں لائیاں تھیں لیکن میں اور وہ روپوش تھا اور لیا اس بارے کے نسبت مقدمہ کے مجسٹریٹ
نے کہ وہ پیشتر یہ تجویز کر چکا تھا کہ اگر نسبت ادا سے ملے کے ثابت نہیں ہوا اپنا یہ فیصلہ تحریر
کیا کہ یہ اہتمامات مسٹر اسٹیٹس نے لاء میں لائے مناسب توجہ اور احتیاط کے لگائے اور وہ مقرر
سٹیفٹ کی نیک نامی کے ہیں خارج ہو کر بلا شک بعد باتانے کے بیان الزامی سے سائل کو
اس امر میں بہت وقت نہیں لگا کہ وہ اسکو جائز ثابت کرے اس معنی میں کہ وہ یہ ثابت کرے کہ وہ فی الواقع
میں تھا لیکن بغرض قائم کرنے اپنے جو آپ سب سٹیفٹ ہنرمند ۹۹ ہجرت مقرر ہات ہند کے اسکول
میں ثابت کرنا کافی ہے کہ اس نے الزام نہ کر رہا نیک نامی بغرض انھیں غلطی فائدہ کے لگایا تھا
بیجا نظر توجہ مندرجہ دفعہ ۱۰ مجبوریہ کے امر تجویز طلب ہے لہذا سال سے لے کر تھوڑا سا اور توجہ
تھوڑا لپٹے فائدہ کے لیا نہیں اور اس امر کی نسبت تجویز کرنے میں عدالت کو احسن اصول سے جو عدالت
نے انگلستان میں قرار دیتے ہیں ہدایت ہو سکتی ہے اور عامل کرنی چاہئے بعض ایک البتہ
نہیں ہے جس میں سٹیفٹ کی جانب سے قرضہ کے ادا کرنے میں توقف ہوا ہو سائل یہاں تجویز کو
بتاریخ ۹-اپریل ہائے کی اجازت ہرگز نہ دینا اگر سٹیفٹ یہ وعدہ کرنا کہ وہ اس روز شام کو
ادا کرے گا اور اگر وہ اس وعدہ پر اعتبار نہ کرتا سٹیفٹ نے کہا کہ وہ روپیہ اس وقت ادا سکے اہتمہ میں
متا دہ روپیہ کرایہ مسافران و کرایہ مال سے جو سٹیفٹ نے پایا تھا ادا ہوئے کو متا جبکہ وہ روپیہ ادا سکے
ہا اہتمہ میں آیا تو وہ اسکا الگ نہ تھا لہذا امانت دار تھا اور اسکا روپیہ کو بعد ۹-اپریل کے اپنے پاس کہنا
یہ تعلات و رسمی امانت کے تھا اس نے بتاریخ ۱۰-اپریل ادا نہیں کیا اور اس وقت خاص نیک
کا تاجو اس کفالت پر نہیں رہا تھا جو بہت حد کے قرضہ کے تھی جو سٹیفٹ دبا لادینا کو دیا گیا تھا
کیونکہ ہزار ۹-تاریخ کو روانہ ہو گیا تھا نامزدہ سائل کے دفتر میں ۱۰-تاریخ کو نہیں آیا گواہ سے مراد
سے اقبال کیا کہ اس کے پاس سائل کی نہیں مورخہ ۱۰-اپریل پہنچی تھی بعد اسکے کہ اس نے نامزدہ
کو امین ۹-کی شام ۱۰-اپریل کی صبح کے باج یا چہ مرتبہ بولا یا اور اسکو وہ روپیہ حاصل نہیں
ہوا کہ جسکے ادا ہونے میں کسی طرح ۹-کی شام سے زیادہ توقف نہیں ہونا چاہئے تھا سال
کو بلا شک وجہ نہایت شبہ کی نسبت سٹیفٹ کے تھی بلکہ کوئی شک نہیں ہے کہ ۱۰-اپریل
کو نامزدہ یہ نیک نامی باور کرنا تھا کہ سٹیفٹ مجبوریہ چاہا ہو اس روپیہ کو کسی اور شخص
میں سے اسے اس شخص کے جس میں وہ صرف کیا جانا چاہئے تھا صرف کر رہا ہے اور فی الواقع یہی
دو اہتمام تھا جو اس نے اپنی شبی ۱۰-اپریل میں لگایا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے بلا کما حقہ احتیاط

سٹیفٹ
مقرر
نام
مقرر

صفحہ ۲
مقدمہ پر چند
نام
اسی ایم سیلر

دو توجہ کے عمل کیا اور اس مقدمہ میں واقعی امر متنازعہ کہ جس کی نسبت مجسٹریٹ نے مطلقاً بحث
منہیں کی ہے، چونکہ آیا اس نے فی الواقع چہنی مذکور میں اس سے زیادہ تحریر کیا جو واسطے انحصار
اور سکے فائدہ کے ضروری تھا اور بغیر منہجی نامہ مذکور کے یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ چہنی مذکور
کسی اہل اخبار کو بغیر منہجی نامہ و بنامین شہر کرنے کے یا کسی ایسے شخص کو کہ جسکو معاملہ با بین مستفیض
اور مسائل سے کہ تعلق نہ تھا انہیں لکھی گئی تھی بلکہ ایسے شخص کے نام لکھی گئی تھی جو مستفیض کا شہر
اور اسی معاملہ میں تہا جسکی بابت چہنی مذکور تھی مقدمہ ہینکا کہ بنام کہیں (۱) کا کہ بنام صاحب چپ
سٹش نے یہ تحریر کیا کہ ٹمٹ استحقاق اور اس کا حیثیت مقدمہ پر جو کل شہادت سے ظاہر ہو چکا
ہو گی "مقدمہ حال میں مجسٹریٹ نے اسکی تجویز پر بنام ایسے خیالات کے کی ہے جو صرف ایک
بزد مقدمہ سے پیدا ہوتے ہیں ۱۳- اپریل کو جو مسائل بیان الزامی مندرجہ اپنی چہنی مورخہ ۱۲-
اپریل سے باقی آیا اسکی تاثیر کی نسبت غلط رائے قائم کرنے سے مجسٹریٹ نے فی الواقع اعلان
اہم حالات پر غور منہیں کیا جو قبل روائی چہنی ۱۲- اپریل کے سہنہ اور چہنی سے تہا سے نزدیک
مجسٹریٹ موصوف کو یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہئے تھا کہ سال نے چہنی مذکور ہینکا چہنی تحریر کی مقدمہ
نوٹڈ بنام اسپلہنگ (۲) برن ہارک صاحب نے قاعدہ ذیل قرار دیا "عموماً بابت عداوت
مشترک کے ایسے بیانات کے جو فی الواقع غلط اور معر حیثیت کسی دوسرے شخص کے لاندہ مشہور
تقریر توہین زبانی کے (ہوں نالش ہو سکتی ہے اور از دوس قانون ایسا شہر کرنا عداوت و تہ
مقصود کر گیا جاتا ہے مجز اسکے کہ ایسی شہرت و اچھی طور پر کوئی شخص با تمام دی کسی سرکاری یا خانگی
فرض کے خواہ وہ قانونی ہو یا تہذیبی یا با تمام دی خود اپنے کاروبار کے ایسے معاملات میں کہ جسے
اوسکے نفع و نقصان کو تعلق ہو کہے۔"

مقدمہ حال میں چہنی با تمام دی خود مسائل کے کاروبار کے ایک ایسے معاملہ میں لکھی گئی تھی
جس میں نہ صرف اسکو تعلق تھا بلکہ اوس شخص کو بھی تعلق تھا جسکو چہنی لکھی گئی تھی اور بعد ازین
بحث باقی رہتی ہے کہ آیا یہ شہرت و اچھی طور پر کی گئی تھی یا منہیں ایسی صورت میں چلو کوئی
امر چہنی اس میں منہیں معلوم ہوتا ہے کہ سال نے ہینکا وہ امر تحریر کیا کہ جو وہ یاد کرتا تھا نامبر وہ
یاد کرتا تھا کہ مستفیض دانستہ مجھے اسلئے چھپا ہوا ہے کہ رد چہنی نہ دینا چاہئے کہ جس روپیہ کا
ہینکا وقت پر ادا ہونا ایک ایسی شرط تھی کہ جس پر ہاڑتو چہنی سے رجوع نہ دیا گیا تھا یہ بات

(۱) رپورٹ فاسٹر و سٹے صاحبان جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۱ (۲) رپورٹ فاسٹر و سٹے صاحبان جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۱

مستند
مذکورہ شریعت
نام
ایم سیٹر

اوسکے فعل سابق پر آواز آنے کے متعلق ملاحظہ اس سے بیان ہے کہ مجسٹریٹ کے دونوں دلائل غلط ہیں
اقتالات مستغنیہ اور اوسکے شریک بالادینا سے بخوبی عیاں ہے کہ جب یہ معلوم ہوا کہ جہاز مقام
مرمت میں نہیں لایا جاسکتا ہے تو ملزم سپر املر کیا کہ قبل اسکے کہ جہاز کو بجی سے جہدہ جانے کی
اجازت دی جائے۔ ادا کیا جائے اور مستغنیہ اور اوسکے شریک نے شرائط مذکور قبول کر لیں
لیکن اگر یہ بھی فرض کیا جائے کہ ملزم قانوناً یہ ثابت نہیں کر سکتا ہے کہ شرائط اقرار نامہ دل دے
سمت دفعہ کی بعد ازاں بذریعہ اقرار زبانی منظرہ نسبت ادا سے سمٹ کے ترمیم کی گئیں تو یہی
جرم ازالہ حیثیت عرفی اس سے ثابت نہیں ہوتا ہے مستغنیہ کا یہ بیان نہیں ہے کہ ملزم یہ
بیان کرنا کہ میں نے سمٹ تعریف کے تو ازالہ حیثیت عرفی ہوتا لیکن چونکہ اوس نے یہ بیان کیا
کہ سمٹ تعریف کے لہذا یہ ازالہ حیثیت عرفی ہے کیونکہ میں نے اقرار ادا کرنے سمٹ
کا کیا تھا اور یہ سمٹ کا لیکن فی الواقع ازالہ حیثیت عرفی حال کی یہ ہے کہ ملزم نے بیان کیا کہ
اوس روپیہ کو جو اوسکو ادا کرتا چاہیے تھا اب نے مرمت میں لایا لہذا قطع نظر بحث نسبت ٹھیک تعداد
رقم مذکور کے امر غور طلب محض یہ تھا اور ہے کہ یا ملزم کو بعد کا حصہ امدتیا اور توجہ کے وجہ مقول ٹاٹے
کرنے بیان مذکور کے متعلق یا نہیں۔

ملاحظہ بریں مجسٹریٹ کے خیال میں یہ بات نہیں آئی کہ ملزم اس امر کے تابع کرنے سے قاصر
رہا ہو کہ اوسکے بیانات فی الواقع صحیح تھے تاہم ممکن ہے کہ بیانات مذکور کے کرنے کے لئے
اوس وقت میں اوسکو معقول ہو بحث یہ نہیں ہے کہ یا ملزم زبانی اقرار بعد کے ثابت کرنے
کی کوشش میں کامیاب ہوا یا نہیں یا اگر یا فی الواقع مستغنیہ روپیہ کو اپنے مرمت پر عیاں لایا یا
وہ چار ہوتا تھا بلکہ بحث یہ ہے کہ آیا ایسا حالات مسلمہ مقدمہ کے ملزم کو وہ معقول اور بیانات اسکے
کرنے کی جنگی شکایت ہے نہ ہی یا نہیں اگر حسب الفاظ مستغنیہ مجسٹریٹ کی مقدار بخش نسبت صحیح
تعداد روپیہ کے جو قبل روانگی جہاز کے بجی سے ادا ہوئی چاہیے تھی پیدا ہوئی تو ملزم پر کوئی
اتمام عداوت کا اسوجہ سے کہ اوس نے سمٹ طلب کئے تھے نہیں لگایا جاسکتا اسی طرح اتمام
عداوت اسوجہ سے نہیں لگایا جاسکتا کہ جب اوسکو معلوم ہوا کہ سمٹ ادا کرنے کے لئے پیش
کئے گئے تو وہ ۱۲- اپریل کو اوس بیان سے جو اوس نے نسبت مستغنیہ کے ۱۲- اپریل کی
بجی میں کیا تھا اذیاء اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے فی الواقع ملزم نے جو بالادینا کو تحریر کیا
یہ تھا آپنے اور آپ کے شریک نے وعدہ ادا کرنے سمٹ کا بطور شرط قبل اس امر کے

۵۰
کے متعین ہونے
نام
اسلام علیہ

ہمارے بیہوش سے روانہ ہونے دیا جائے کیا ہوتا ہے؟ یہ نہ کہ اسے تمام مل سہاگ ادا ہونا اور نہ کہ اس کی بیہوشی کے لئے وصول کیا گیا
لیکن یہاں دانا ہو گیا اور مستغنیہ نے میرے پاس کچھ روپیہ نہیں بھیجا اور اسے میری بیہوشی کا جواب دینا وہ مطالب
میری استدعا کے میرے پاس آیا چونکہ آپ کو دوسرا وار اس کے بین الاقوامی انکمپن کا جواب دینا وہ مطالب
کی اطلاع دینا ہوں مہربانی کر کے روپیہ وصول کیجئے اور مطابق اپنے اقرار کے ادا کیجئے۔ بعد ازاں
دوسرے روز جب ملزم کے پاس مستغنیہ کے سالیئر شرن نے کچھ روپیہ ادائیگی کے لئے
مستعد ہونے کی اطلاع کی تو اس نے فوراً بالادینا کو چھٹی لکھی اور اس نے فی الواقع یہ تحریر کیا ہے
لے آخر کار میری مراسلت کا جواب دیا اور کہتا ہے کہ وہ کسی ادا کرنے پر رضامند ہے پس
میں بیان مندرجہ بالا سے باز آیا لیکن میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ جو روپیہ ادا ہونا چاہئے وہ
ہے اور میں آپ کو دوسرا رقم مذکور کا تصور کرتا ہوں۔ بجائے اسکے کہ طریق عمل مندرجہ بالا میں
کوئی امر خلاف یا عداوتانہ ہو طریق عمل مذکور سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عداوت مطلقاً نہ تھی اور وہ
از روئے واقعات مرتبہ جاری رہتا اور تجملات اسکے مستغنیہ کا اس فعل سے کہ ۱۴-۱۵ اپریل کو
استغناء فوجدار میری اس بیان سے داخل کیا کہ اس سے معافی نہیں مانگی گئی حالانکہ فی الواقع
معافی طلب نہیں کی گئی تھی اور اس میں کاملاً مطلقاً ذکر نہ کیا کہ ملزم نے دعویٰ پائے صحت کا قبل
روانگی چلانے کے کیا متاخر ہوتا ہے کہ یہ بیہوشی مستغنیہ کی طرف سے ہوئی اور نہ ملزم کی طرف سے
مجسٹریٹ نے اس امر پر کچھ بھی خیال نہیں کیا۔ ٹھیک تعداد اس روپیہ کی جو ادا ہونا قرار پاتا ہے کچھ ہی
جو لیکن سبب غائب مستغنیہ دبا لادینا کے مرتبہ جنات دفع میں آئی تا مبر دکان نے وعدہ کیا تھا کہ
بب تک ایک رقم خاص ادا نہ کی جائے گی ہمارا کو بیہوشی سے روانہ ہونے کی وجہ مذکور بالا ایکٹی
ادا ہونے کے روانہ ہو گیا بالادینا قبول کرتا ہے کہ اس نے مستغنیہ کو صحت دینے کے لئے ہمارا
کہا اور مستغنیہ نے ذکر کیا اس شخص واسباب وصول کیا اور اس کو صرف کیا اور ملزم کو ایک پائی
بھی ادا نہیں کی گئی۔ اندرین حالات نسبت جواب سمجھ دوں مندرجہ آغا نہ تجویز ہذا کے
شک نہیں ہو سکتا ملزم کو اس طریقہ سے ضبط کر کے مستغنیہ اس کے ساتھ پیش آیا خواہ
مخوفا غصہ آیا لیکن اگر اس نے حدود اعتراض مناسب سے سجاوہ کیا ہو اور ایسے
الفاظ استعمال کئے ہوں جو بلحاظ واقعات جائز نہ تھے تو اس کے نتائج اس کو برداشت
کرنے ہوتے۔ اس قسم کے معاملہ میں ملزم مستحق ہے کہ اس امر پر اصرار کرے کہ
مناسب معمولی معنی اس کے الفاظ کے قائم کئے جائیں نفرت بجا تا جائز طور پر

اپنے مرت میں لانا ہے جب تک کہ روپیہ مستقیث لئے کہ میں نے ذکر کرایہ اشخاص
 واسباب وصول کر لیا تھا باوجودیکہ جہاز نہیں سے روانہ ہو گیا تھا ادا نہیں کیا اور نہ ادا
 کرنے کے لئے پیش کیا تب تک ملزم کا یہ بیان کرنا جائز تھا کہ وہ روپیہ جو بطور شرط
 ماقبل اس امر کے کھجوا زمین سے روانہ ہوا ہوتا قرار پایا تھا بیجا طور پر اپنے صرف
 میں لا گیا جب تک کہ مستقیث نے چہیات و بیانات ملزم پر توہم نہیں کی تب
 تک ملزم کو یہ بیان کرنا جائز تھا کہ مستقیث چپا ہوا ہے اسکی یہ مراد نہ تھی کہ مستقیث
 فرار ہو گیا ہے یا اپنے اوپر حکم نامہ قانونی کی تعمیل نہیں ہوئے دیتا ہے اسکی مراد یہ
 یہ مراد تھی کہ مستقیث نامبرودہ کے چپا پرتا تھا اور یہ امر واقعی تھا۔
 ان وجوہ سے میری یہ رائے ہے کہ ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم
 بیجا ہوئی ہے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا گیا
 اٹرنیان منجانب سایل۔ مشران کریگی و لینچ و ادین۔

مستقیث
 لاظر قیام
 نام
 ادا ہوا

صیغہ آپس فوجداری

یاجلاس پر ڈاؤد صاحب شہس دپارسنس صاحب

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام
 بالیا سو میا دیک کس دگیڑ

مجموعہ تقریرات ہند (ایکٹ ۱۹۴۷ء) دفعہ ۱۱۴- مال مسروقہ کو اپنے پاس رکھنا۔ ہدایت چوکی

کوہدایت غلط۔

مذاہب پر الزام مال مسروقہ کو اپنے پاس رکھنے کا سبب فقہ احمدی محمد تقی علیہ السلام (اکابر و مفتی شہداء) لکھا گیا۔ شش جمع ہے اس بات پر کہ جو مسخو صی کو کسی محض و ہدایت کی کہ تہذیب و اس میں کسی کر سکتا یا مال مذکور مشرق و تہذیب و ادب یا اس کو ملوان لے اپنے پاس رکھنا مبین -

سچو نیز ہونی کی کہ یہ سہ ہدایت ناقص تھی اور ہدایت غلط کی حد تک پہنچتی تھی شمس
رج کو لازم تھا کہ ابالی جو سری کو ان امور کی نسبت تجویز کرنے کی ہدایت کرتے (آیا مال نہ مسرودہ تھا یا نہیں) (۲)
آیا مال مذکور بدینی سے اپنے پاس رکھا گیا یا نہیں اور (۳) آیا ملزمان یہ جانتے تھے یا اور کرنی کی وجہ رکھتے تھے
کہ مال مذکور مال مسرودہ تھا جو نہ کہے کہ تجویز ان امور کی ابالی جو سری اثبات میں کرتے ملزمان کی نسبت تجویز مثبت
جرم قانوناً بابت جرم دفعہ ۱۱۸ معجودہ تفریات ہند کے نہیں ہو سکتی تھی۔

ایک سال بنی راضی تھا وزیر ثبوت جرم و احکام نرا مصدر ہسی می جی کر کر کر صاحب شن
نہ جمانہ متعذرہ کلکہ معطرہ قیصر ہند بنام بالیا سو میا پیندیا پیرا۔

مذاہب پر الزام بدعتی سے کہنے مال مسروقہ کا حسب فقہ امام مجتہد تفسیرات ہند لکھا گیا۔
شخص جمع نے اپنی بی بیوں جو اسے مالی جوڑی کو کی بیانات مندرجہ ذیل کہے۔
”آپ کو یہ تجویز کرنی ہے کہ آیا وہ مال جو عدالت کے ردِ دروبے مسروقہ ہے یا نہیں اور آیا
اوسکو مذاہب نے اپنے پاس رکھا یا نہیں۔“

نگواہان گو بند و ہیڈ کانسٹبل بیان کرتے ہیں کہ سترہ ہوا اور مال مذکور بقضہ منیدیا (نمبر ۱) اور اون اشخاص کے دستیاب ہوا جنکے پاس ہر دو ملازمان نے اوسکو رکھا تھا گواہان مذکور کی تائید ان اشخاص میں سے دو شخص دہلاؤ لکھتے ہیں تیسرے شخص بیان بوجہ نہایت بوڑھا ہونے کے نہیں آسکا گو بند کی تائید مال کے شناخت کرنے میں کہ وہ اوسی کا مال

ہے اور اسکا نتیجہ تاہین کرتا ہے۔

مقام کو یہ کہنا چاہئے کہ آیا آپ ان گواہان بہچن سے مزم نے سوالا جمع کرنے یا اونکی ترویج کرنے کی کوشش نہیں کی اعتبار کرتے ہیں یا بیان مزان پر کب تک ثابت کرنے کی اونہوں نے کوشش نہیں کی۔

اہالی جوہری نے مزان کو مجرم اور جرم کا حسیکا الزام اور لگا لگا ہتھیویر کیا۔

سشن نے جسے اسے جوہری سے اتفاق کر کے مزان کی نسبت سب دفعہ ۱۱۱ مجرمہ تعزیرات ہند تجویز ثبوت جرم صادر کی اور پینڈیا کی نسبت حکم سزاسات برس کی قید کا بیہودہ دیا ہے شہر اور ہالیہ کی نسبت تین برس کی قید سخت کا صادر کیا۔

بناراضی ان تمام تجویز ثبوت جرم اور احکام سزاکے مزان نے ہالی ٹورٹ میں اپیل کئے سناجب مزان یا منجانب سرکار کوئی حاضر نہیں ہوا۔

از عدالت سشن نے اہالی جوہری کو کہ احسن سے بیان کیا کہ انکو صرف یہ تجویز

کئی ضرورتی کہ مال مذکور مسروقہ ہے یا نہیں اور آیا اسکو مزان نے اپنے پاس رکھا تھا یا نہیں

حفاظ ہدایت کی حاکم موصوف کو لازم تھا کہ خلاصہ کل شہادت مقدمہ کا بیان کرتے اور اہالی جوہری

کو یہ ہدایت کرتے کہ قبل اسکے کہ مشا را الہیم مزان کو مجرم جرم دفعہ ۱۱۱ مجرمہ تعزیرات ہند کا قرار

دیکھیں یہ تجویز ثبات میں کرنی ضروری کہ (۱) مال مذکور مسروقہ تھا اور (۲) مال مذکور بدیشی سے اپنے

پاس رکھا گیا اور (۳) مزان یہ جانتے تھے یا باور کرتے تھے کہ مال مذکور مسروقہ

تھا ہم تجویز ثبوت جرم اور حکم سزاکو منسوخ کرتے ہیں اور یہ حکم دیتے ہیں کہ مزان کی نسبت کو ر

تجویز کیا ہے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزاکو منسوخ ہوا۔

نظام فوجداری
مقررہ
نظام
نظام
نظام

۱۸۸۹ء
ملکہ سخرہ فیروز
بنام
۱۱۱۱

از جارجین صاحب جسٹس۔ فیصلہ جوری نسبت برائے کے بحال رہتا چاہئے وہ میان طور پر غلط
یا صریحاً غیر متعلق نہ تبادہ ایک ایسا فیصلہ تھا کہ کوئی مقبول لیکن مختصراً شخص کو سکاٹا سٹیشن جج
کو لازم تھا کہ اپنی جوری سے بعد صادر کئے جانے فیصلہ جوری کے دو سوالات نہ کرتا جو حکم موقوف
نے نسبت ایک ہی ایک متعلق اور خاص کے کئے ایسا کرتے ہیں سٹیشن جج نے اعلان حدود سے
تھا و کیا جہ اس سے سوالات کرنے کے دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۵ء) میں جہ میں
فیصلہ جوری غیر مکمل یا سہم نہ تھا اور نسبت کسی امر قانونی کے غلط فہمی نہ تھی۔

از کفیلہ صاحب جسٹس۔ مقدمہ ہذا میں تسلیم کے کہ سٹیشن جج کی غلطی تھی کہ
اپنی جوری سے کوئی سوال بعد صادر ہونے فیصلہ جوری کے کیا تاہم بلا کسی تاخیر بات سوال نگہ راہ
محض بریلے شہادت اور امور دقیرین قیاس کے کوئی مشبہ مقبول نسبت جرم ملزم کے نہ تھا۔

ہائی کورٹ کلام ہے کہ برہتہ مال اپنے اختیارات حسب دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۵ء)
خود اپنی رائے متعلقہ شہادت پر عمل کے بطریق متعصبانہ سٹیشن جج کل مقدمہ کی بحث شروع ہوتی ہے
جس صورت میں فیصلہ جوری غلط ہو تو ہائی کورٹ کلام ہے کہ اس کو منسوخ کرے اور ضمانت جج اور جوری دونوں
کی عمل میں لائے اور اس طرح اور غیر فیصلہ جوری کو وقت مناسب دے۔

جس صورت میں مقدمہ مثل مقدمہ مال اور نٹال پر منحصر جو جو دو باتیں واقعات سے اختلاف ہے تاہن
تو اندر سے اصل خا و قانون کے سٹیشن جج ممنوع نہیں ہے کہ جوری سے یہ استدعا کرے کہ وہ صاف
اور ٹھیک رائے نسبت اور واقعات کے بیان کریں۔

حکام ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ میں جسکو سٹیشن جج نے ہائی کورٹ میں جب دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ
فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۵ء) ارسال کیا تھا اختلاف رائے ہو احکام (جارجین صاحب جسٹس کنڈری
صاحب جسٹس) نے یہ ہدایت کی کہ مقدمہ منکورد ہو دو ایک فہرست جج ہائی کورٹ کے پیش کیا جائے کیونکہ حکام
ممنوع کی یہ رائے تھی کہ از دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے احکام میں ۳۱ فرماں شاہی ضابطہ منسوخ ہو گئے ہیں
یہ استنباط حسب دفعہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۵ء) ایچ ایچ اسٹن صاحب

سٹیشن جج احمد آباد نے کیا د
ظمان دادا اتا و جیبا پر الزام قتل کے حسب دفعہ ۲۰ مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۱۸۶۱ء
لگایا گیا جوری نے بالاتفاق جیبا کو بری کیا نسبت دادا کے اکثر بانی جوری نے یہ تجویز کی کہ وہ بیگناہ ہے
سٹیشن جج کو ہائی جوری سے ایسا کلیتہاً اختلاف رائے ہو کہ حاکم موصوف نے بعض

۱۸۸۹ء
ملک محمد رفیعنام
دادا گنا

انصاف یہ مناسب سمجھا کہ مقدمہ مذکور حسب نمبر ۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ، ۱۸۸۵ء) یا ایکٹ ۱۸۸۹ء میں یاد سال کیا جادے۔

داد صاحبی ی این منڈیک (دیکل سرکار) منجانب سرکار۔

نگلنڈ اسٹیشن داس منجانب ملزمان۔

استعواب واسطے سماعت کے رد و بر دایکٹ و ٹرن پنچ کے حسین جاڑوین صاحب جسٹ و کینڈی صاحب جسٹ اس اجلاس فرامیٹ پیش ہوا۔

حکام ذی علم کے باہم بابت رائے متعلق فیصلہ جوری نسبت دادا ملزم کے اختلاف ہوا اور حکام مجموعہ کو اس رائے سے اتفاق ہوا کہ جیسا بری کیا جائے تجاویز مندرجہ ذیل صادر ہوئیں۔

جاڑوین صاحب جسٹ جیسا اور دادا قید بان کی نسبت بابت ایک ہی واقعات کے مختلف جوریوں نے عدالت سشن احمد آباد میں دو مرتبہ تجویز کی اور انکو بری کیا اور ہر طرف ایک شہادت و کارروائی کی نسبت تجویز کرنی ہے جو تجویز مرتبہ ثانی میں قلم بند ہوئی لیکن چونکہ مقدمہ سے وہ حالات بخوبی ظاہر ہوتے ہیں جن میں تجویز یا عانت جوری مفصل میں کی جاتی ہے لہذا استعواب میں یہ موجب سہولت ہوگا کہ تجاویز اور اس سے تحریری جوری دونوں کے نتائج بیان کئے جائیں ہمارے رد و بر و حال میں اسی قسم کے بہت سے استعواب آئے لہذا میرے نزدیک مناسب ہے کہ قارئین متعلقہ امر مذاکی بخوبی جان لیں کہ جیسے معاملہ ذرا عام طور پر ہم ہے اور علاوہ برین باہم جیسے ذی علم جلیس اور میرے اختلاف رائے ہے۔

بوقت تجویز اول رد و بر و مٹا سکا ردی قائم مقام سشن جج اور ایک جوری کے جو جو گذشتہ میں شروع ہوئی صرف ایک جرم حسب نمبر ۳۰ مجموعہ تجویزات ہند لکھایا گیا تھا کہ ملزمان ۲۰ پارچہ ۲۵۵ شہادت کو یا اس کے قریب بذریعہ کہلانے دہتوے کے ایک شخص مسمی کو بری ناتھ کو باعث ہلاکت ہوئے۔

سشن جج نے جوری سے ۱۰ جولائی کو حالات مقدمہ بیان کئے حاکم موصوف نے جوری کو یہ ہدایت کی کہ جیسا کہ بیگناہ تجویز کرے حاکم موصوف نے یہ سوال کئے اور جوری سے یہ استدعا کی کہ ہر امر کی نسبت علیحدہ رائے دے تحریر متعلق صلہ کے بنائے فیصلہ جوری کے حسب ذیل ہے

سوال تھا جان کیا آپ سب متفق الارا ہے میں۔

جواب۔ پیشوا۔ ہاں۔

سوال: کیا جیبا کو مجرم قرار دیتے ہیں یا یگانہ۔

جواب: جے گناہ۔

سوال: کیا آپ یہ تجویز کرتے ہیں کہ کو بیڑا متوفوت ہو گیا۔

جواب: "ہاں"۔

سوال: کیا آپ یہ تجویز کرتے ہیں کہ او کی وفات بوجہ پیسے ہوئے دہتورے کے عیون

کے ہوئی جو اس کو کچتری میں جو اس نے کھا، اتنی کھلانے لگے۔

جواب: "ہاں"۔

سوال: کیا آپ یہ تجویز کرتے ہیں کہ (دادا) ملزم نمبر ۱ نے دہتورے کے بچے جمع کئے اور

اؤ کو پیا۔

جواب: "نہیں"۔

سوال: تو آپ یہ تجویز کرتے ہیں کہ دادا آنا ملزم نمبر ۱ مجرم نہیں ہے۔

جواب: "ہاں"۔

سوال: کیا آپ یہ کہتے ہیں کہ وہ مجرم نہیں ہے اور یہی آپ سب کی رائے ہے۔

جواب: "ہاں"۔

جناختہ جیبا مطابق فیصلہ متفق الرائے جوری کے حسب ہدایت جری کیا گیا۔

مگر نسبت دادا کے مجرم ہونے کے کسشن جج نے اس رائے سے اختلاف کیا جو جوری نے ظاہر کی

اور حسب دفعہ ۴۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری مقدمہ نسبت نامبر ۱ کے عدالت ہدایتیں ارسال کیا گیا معاملہ

مذکورہ کی سماعت بڑو صاحب شری پارسنس صاحب جسٹس نے فرمائی حکام مدوح کی یہ رائے

ہوئی کہ کسشن جج نے جوری کو غلط ہدایت کی اور جیبا کو یہ ہدایت کرنے کے بعد کہ وجہ اس امر کی ظاہر

کرے کہ حکام رات کیوں منہ نہ کیا جائے یہ حکم دیا کہ دونوں قیدیوں کی نسبت بوجہ مندرجہ اولیٰ تجویز

کے تجویز جری کیا جائے۔

دوسری تجویز مشرٹن صاحب جسٹس جج نے باعانت جوری نسبت وی جرم قتل عمد کے کی ۲۴ نومبر

۱۸۸۵ء کو رائے جوری بطریق مندرجہ ذیل قلم بند کی گئی۔

"رائے جوری۔

"بجواب ان حالات کے کہ آیا اہالی جوری کو اپنی رائے میں اتفاق ہے یا نہیں اہالی جوری نے

۱۸۸۵ء
ملکہ سغندر قیصر
دادا آنا

۵۹
ملک علی محمد صاحب
تہام
ملا دادا

موصوف نے حسبِ یل کثیر کیا۔

تیسری دانست میں یہ امر بلاشبہ ثابت ہے کہ کوہِ کوثر پر ہوتا کہلا گیا جس طریق پر کہ چار اہالی جوری نے اس حشدِ شہادت کو تصور کیا ہے اس سے میری دانست میں اولیٰ رائے کی مدد و قوت نہیں جتنی جوین چاہتا ہوں کہ اسے جوری سے متعلق ہونی چاہئے یہ میری تجویز میں آزاد خواہ ہوتا کہ کسی اہل جوری کو نسبت اس خبر و مقدمہ کے کوئی شہدہ باقی نہ ہو سکتا ہے لیکن زور اس خبر کے جو محکوم عدالتِ ہدایت میں حاصل ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس شہر میں اہالی جوری کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر ذرا سا بھی بہانہ مل سکتا ہے تو وہ اولیٰ طرف رجوع کرتے ہیں اور مقدماتِ نقل و حمل میں کوئی فیصلہ صریح نہیں کرتے ہیں جسی یہ ثابت ہوا کہ جو زور دیا ہوا ہوتا وہ ہوتا تھا تو راستی اس عام بیان کی جو شروع کے اقبالات میں کیا گیا نہایت رجحاناً تائید ہوتی اور یہ جوہر سے جوین ابھی تیسیر کر دینا میری رائے ہے کہ جس امر کی نسبت عدالت کو تصوراتِ حشرہ بہین ایسی صورتیں بخیر زکریٰ چاہئے کہ عام رائے نسبت جرم ہونے یا نہ ہونے کے جائز طور پر دی گئی ہو شہادتیں خود اسے جوری کی ہے اور نہ وہ جوہر اسے مذکور کہیں جو جوابات دوبارہ واقعاتِ خاص سے کہ جیسے اس خبر میں قلمبند ہونے میں پیدا ہوتے ہوں۔

نسبت اس امر واقعی کے کیا یا نہ ہوتا باعثِ موت ہوا یا نہیں میری رائے ہے کہ شہادت بالکل مطابق قیاس مذکور کے ہے اور قیاس مذکور زیادہ تر غالب ہے میں اس شہادت کا حوالہ دیتا ہوں جس کی تردید نہیں کی گئی ہے اور متعلق دونوں علامات کے ہے جو مذکور ہیں اور بیاناتِ ڈاکٹر متعلق زور ہوتا ہے اور پراثر معقول کیا گئی کے کہ تھے اور بچے ہوئے رات کے کہانے میں یہی مقدارِ مادہ بنانا آتی جہین ہوتا ہے سے فرق نہیں ہو سکتا پایا گیا میں نے بلکہ صاف و چھوڑ صاف صاحب کی تصنیفات دوبارہ مولِ علم کا کڑی کے قلم سے لکھیں بغیر دلیل و تصور کر کے کہ اسے چار اہالی جوری کی جنکو شبہ تھا اس امر کی نسبت غلط ہے عدالت کو یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا بارنا ہے اس قیاس کے جرمِ قتل محدود و لون قید یا میں سے ہر ایک پر ثابت ہو جاتا ہے یا نہیں اس امر کی نسبت اسے قیام کر نیلے لئے میرے نزدیک عدالت کو لازم ہے کہ اسے شخصِ حج اور اس اہل جوری کو جس نے اکثر اہالی جوری سے اختلاف کیا وقت مناسب ہے لیکن نسبتِ عملد رآمد کے ہم کو اور ان الفاظ سے اتفاق ہے جو نااہلی صاحبِ پیش نے مقدمہ ملک مظفر قیصر ہند بنام دنیا (۱) میں جہین بخوبی بحث ہوئی تھی استعمال کی تھیں کہ عدالت ہذا کا ہمیشہ عملد رآمد یہاں ہے کہ اسے جوری میں داخلیت نہ کیجا ہے بخیر اسکے کہ جب ثابت کیا جا سکے کہ عری اور عیان طور پر غلط ہے میں نے تجاویز مقدمہ فرخیز

عقبت مشرق
ملکہ مغلیہ قیصر
دراکٹا

بنام کہن بکار (۱) و مقدمہ ملکہ مغلیہ قیصر شہنشاہ نام تواری (۲) پر غور کیا ہے اور گوین یہ نہیں چاہتا کہ اس اصول
بر اعتراض کردن کہ تصویب جٹ نمبر ۳۰ میں باٹکوارٹ کا اختیار دینا اوس قدر وسیع ہے جس قدر
ویٹ صاحب جٹ نے مقدمہ ملکہ مغلیہ قیصر بنام کہن بکار اور (۳) پر غور کیا ہے جسکو کوئی ایسی سند معلوم نہیں ہے جس میں
قاعدہ عملہ رائے مندرجہ بالا کی نسبت اعتراض کیا گیا ہو جسکو اوس سے اختلاف کرنے کی کوئی عمدہ وجہ معلوم نہیں ہے اور
جسکو شہرہ ہے کہ ایسی معمولی مقدمہ میں کسی ڈویژن پر جو کو ایسی حالت نظائر میں جی کلاب ہے پس اگر پایا جائے بعد
فیصلہ مقدمہ ملکہ مغلیہ قیصر بنام کہن بکار و کے الفاظ قانون میں ایک تبدیلی کی گئی ہے جس پر ظاہر اوقات سماجی حال
کے مقدمہ ملک ملکہ مغلیہ قیصر شہنشاہ نام تواری (۴) کی نظر نہیں کیا گیا تھا بموجب دفعہ ۳۶۴ مجریہ ۱۸۷۳ء کی سشن
جج مقدمہ کہن بکار ٹیپوں میں اس صورت میں ارسال کر سکتے تھے کہ اگر اس وقت کی دانت میں بغیر عدالت ایسا کرنا
ضروری ہو بموجب دفعہ ۳۶۴ مجریہ حال کے سشن جج کو لازم ہے کہ مقدمہ کو اس صورت میں ارسال کریں کہ انکو اسے جو سٹیک
استعداد اختلاف کامل ہو کہ اگر اس وقت کی دانت میں بغیر تصفیہ عدالت کے مقدمہ کا باٹیکوارٹ میں ہی ضروری معلوم
ہو یا الفاظ مقدمہ کامل کے داخل کرنے سے میرے نزدیک یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فیضان قانون رائے جو ری کے قطعی ہوئے
کی طرف مائل تھے (اگر جیسا کہ ممکن ہے کہ دلیل کی جائے) اور دے دفعہ ۳۰۳ و ۳۰۴ میں (۵) باٹیکوارٹ کو لازم ہے کہ اپنا اطمینان
نسبت رائے جو ری کے سکرے اور بری کرے یا جرم ثابت قرار دے اور تجویز جدید نہ کر لے یہ دلیل نسبت منشا سے وہ فیضان
قانون کے کیسے قرار ہم ہو جاتی ہے۔

جس قاعدہ پر جسے مقدمہ عدالت تک عمل کیا ہے وہ ہمارے نزدیک بالکل مطابق نہایت حال کے اصول کے ہے
جو جو اس آف لاء میں نے نسبت رائے جو ری متعلقہ مقدمات دیوانی ظاہر کیا ہے مقدمہ میرٹھ اولیٰ میں رائے پٹنہ کی پٹی تلیم
رایٹ (۶) لاء میں بھی صاحب جٹ کو پانسلر نے فرمایا (صفحہ ۵۵) مقدمہ کو ایک مقدمہ بلاشبہ نہ داخل اختیار جو ری
کے تھا اور میری رائے میں رائے جو ری میں داخلت نہیں کی جانی چاہئے بخلاف اسکے کہ ایسا مقدمہ جج میں کوئی جو ری
کل شہادت پر متحول طرح پر نظر کرنے کے بعد مناسب طور پر کر سکتی ہے (۷) لاء میں صاحب نے اتفاق کیا
لائڈ ٹریجرال صاحب نے فرمایا (صفحہ ۵۵) حکام عالی مقام نے غور کے لئے بحث یہ ہے کہ آیا شہادت مقدمہ
زیادہ خلاف رائے جو ری کہ ہے یا نہیں کہ جس سے ظاہر ہو کہ وہ غیر متحول و معاملات انصاف میں جو تو لاء میں
حالی لاء میں (صفحہ ۵۵) اگر متحول ان خاصہ رائے سے قائم کر سکتے ہوں (یہ کہ انکو جیسا کہ مقدمہ
سولن بنام ٹین (۸) میں کیا گیا ہے کوئی چاہئے تو ہو یا نہ ہو کسی قسم کی دانت میں کسی عدالت کو یہ اختیار

(۱) لکھنؤ ہیر جٹ جلد ۵ ص ۳۰ (۲) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۹ (۳) انڈین لاء رپورٹ سلسلہ جلد ۱۵ صفحہ ۳۶۹

(۴) لکھنؤ ہیر جٹ جلد ۱۵ ص ۳۰ (۵) لکھنؤ ہیر جٹ جلد ۱۵ ص ۳۰ (۶) لکھنؤ ہیر جٹ جلد ۱۵ ص ۳۰ (۷) لکھنؤ ہیر جٹ جلد ۱۵ ص ۳۰ (۸) لکھنؤ ہیر جٹ جلد ۱۵ ص ۳۰

نہیں سمجھ کر اس فی الواقعات میں مداخلت کرے جو قانون میں جو یوں کے اور نیز یوں کے سرکاری کیا ہے اس مقدمہ کا حوالہ دے جو پیش کی گئی بری کی کو نسل کے بقدر کہ شریکوں سے ما سے نام ہوں لا دیا گیا تھا۔

اس مقدمہ سے جو حوالہ دے رو بہ پیش ہے ان اصول کو متعلق کرنے سے محکمہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ میری رائے مطابق اسے میرے ہم جلسہ کنیتی صاحب کے نسبت بحال رکھنے سے بالاتفاق جو میری نسبت برکت حیدر کے ہے مسماۃ کے بیان سے جو رو بہ رو دو چوٹیوں کے کے لئے شہادت مفید مسماۃ اوزیر اس کے خلاف تھے اور کل بری پر بیان کیا ہے (ملکہ مسماۃ بنام کلینو) دو دیگر مقدمات جو دفعہ ۲۹ قانون شہادت میں مفید ملکہ صاحب کے ذیل میں جمع کئے گئے ہیں (بیانات قیدیان شریک کے جہاں تک کہ ان کی رو سے مسماۃ مجرم قرار پاتی ہے شہادت ضعیف ترین قسم کی ہیں۔) (مقدمہ ملکہ مسماۃ غیر منہ نام دو صاحب اور اس) وہ غیر سند نام آخرتوں چاکر تھی (۱۵) اور مسماۃ اونٹن کا اس جزو سے جو خدا کے بیان میں ہے اور جس کی مدد سے وہ نہایت مجرم قرار پاتی ہے انکار کرتی ہے کوئی اور شہادت سے اس کے خالق کے برخلاف سے نہیں ہے گو کہ یہ قدر شہادت نسبت و بعد (زیر خوانی) کے ہے جو چوتھ دفعہ ۲۹ مجرم قرار پاتا ہے قوجداری کے جو میری بری میں ہے کہ ان جو اسور کا یہ ملکہ کرے جو مطابق قانون کے امور واقعات تصور کئے جاتے ہیں جو میری نے گواہان کی سماعت کی اور شہادتیں کو اس قسم کا موقع حاصل تھا جس کا ذکر سے کارج صاحب نے تجویز جو پیش کی گئی بری کی کو نسل حصہ ملکہ مسماۃ دام آقا اہل میں مقدمہ ملکہ مسماۃ بنام بری میڈ (۵) کیا اور موقع محکمہ اجلاس غلامین حاصل نہیں ہے اگر یہ مقدمہ ہمارے رو بہ بعضیہ اسل بنا راضی تجویز برکت کے باعانت ہیران ہوتا یوں کہ اندیشہ کنکاراٹ غلط ہے اسے جوری کلیتہً واقعات پر مبنی ہے اور میرے نزدیک وہ غیر معقول نہیں ہے لہذا میں حیدر کو بری کرنا ہوں۔

نہیں سمجھ کر اس فی الواقعات میں مداخلت کرے جو قانون میں جو یوں کے اور نیز یوں کے سرکاری کیا ہے اس مقدمہ کا حوالہ دے جو پیش کی گئی بری کی کو نسل کے بقدر کہ شریکوں سے ما سے نام ہوں لا دیا گیا تھا۔

نسبت سے جوری متعلق قیدی دوا کے محکمہ سے اتفاق سے اپنے ہم جلسہ کنیتی صاحب سے اختلاف ہے اسے اب میں وجہ شہادت مرجعہ کی جلیج کو دنگا اور اس خیال کے مطابق کر دنگا جو اس سے میرے دل میں پیدا ہوا ہے میں نے اس پر عمل نہیں کیا اور اس میں میں نے شہادت غیر معقول ہے کہ موت کا باعث رہے ہوتا تھا اور جو جیت بچ رہی جو خدا کا جرم متعلق اس کے نسبت کرنا نہ مدعی تہا یہ امر ثابت ہے کہ اس کو جو عدالت کا کام تھا کیا بکیر بکیر جو اللہ دو دوسرے دن مر گیا اس میں کوئی بد بھلائی نہ ہو سکتی تھی کہ اس کی نسبت میں نے اصل پر تہا وہ تو دے کے روخت ہو گیا اسے اور اس موقع پر مالکان کیست مذکور یعنی بنائی جی ہو سکتا ہے بیان کیا کہ دادا بیان میں مذکور تہا وہ تہا کہ اس کے بل کر لیا تھا ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۰۱ مقدمات اسل جلد ۱۰ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰

۱۰۰۰
ملک سطر فی جہد
شام
۱۵۸۱

ہو کہ روبرو جیٹر دہر دوم اور جیٹر سہ کو گنندہ کے جسکو اختیارات درجہ اول حاصل ہیں کئے ان بیانات میں
اوسنے اقبال کیا کہ جیبا سے اوسکی نشانی تھی ادھی دھ عداوت کی کو میر سادہ کے شوہر کے بھائی سے اور جیبا کے
ترغیب دینے کی امداد ہتھور سے کے پہل کیت میں تھے تو نے اور جیبا کے گریج پٹنے کی تھی اوسنے یہی بیان کیا کہ
جیبا نے کہا نا کویر کے مکان پر لکھا یا اور کویر نے کہا یا اور سکاٹے اور سو وقت ملا کے دہر دیا ہوا دہر تو را کویر
والد یا لیکن اوس نے اپنی عجزی اس طور بیان کی کہ اوس نے اس جرم کا کرنا پسند نہیں کیا دہر زندہ اور شہر میں
ہو جب جیبا نے کویر قہر پتھر اس سے کویر کے ہلاک کرنے کو کہا تھا تو اوس نے انکار کیا تھا اور سادہ سے کہا تھا کہ
کویر کو بارہ سو پلےں ہو جب تجویز قدر یکہ کس غلط پیام کلوز (۱) بیانات مذکور فیروز خان مسرودہ کے تھے عدالت
سشن میں اوسنے اپنے اقبالات سے انکار کیا اور یہ بیان کیا کہ اوسکی بیان مذکور کے لئے کی ترغیب ہو جو وہ
جانے تکلیف جمانی کے ہوئی تھی کوئی شہادت تکلیف ہو چکا تھے جانے کی نہیں ہے بلکہ گواہ بھائی جی جو
مالک و س کیت کا ہے جہاں دہتھور سے کے درخت دادا نے دکھلائے تھے بیان کرتا ہے کہ زامسرودہ وہاں لیا
اور اوسنے کہا کہ وہ دہتھور سے کے پہل غرض علاج اپنی عداوت کے ٹوڑتا ہے ہوا پس بھائی جی نے یہی بات
جیٹر کے روبرو کی لیکن اوس سے سوالات جرح نہیں کئے گئے دونوں عداوت پر شہن میں جہاں اوس سے
سوالات جرح کئے گئے تھے اوسنے بیان کیا کہ اوسنے صرف دسی بیان کیا جو اسکے باپ نے کہا تھا واضح ہو
کہ پولیس کو دہتھور سے کے درخت دکھلانا یا ایک شخصیت ہوتا اگر اقبالات سے اوسکی توضیح نہ تھی ان اقبالات
اور نیز جیبا کے اقبالات سے انحراف کیا گیا ہے اور ہولانے ہی اپنے پہلے بیان سے انکار سادہ کی ہر
ادوست بیان کی کہ جب شہادت روبرو جوری کے پیش ہوئی اور دادا کا دہتھور سے کے پہل توڑنا اگر وہ
ہو تو اگر اقبالات نہ تھے مطابق اوس جہ کے ہوتا جو اوسنے بیان کی یعنی وہ اپنی عداوت کا علاج کرنا چاہتا
تھا جو نے اس امر کو کافی معقول تصور کیا ہو گا اگر دادا کی یہ غرض تھی کہ اوس قبل عداوت نہ کرک ہو جو
بذریعہ ہر دہتھور سے کے کئے جانے کو تھا تو وہ اس امر کی احتیاط کرنا کہ دہتھور سے کے پہل زیادہ پوشیدہ طور
پر توڑنا اور ایسے ظاہر پر جو بد شخص قریب موجود تھے نہ لیتا جو جی معقول طور پر دادا کے ان بیانات کو مستحکم
نہ سمجھتی ہو کہ جیبا نے اس کا کہا نا کیا یا کیونکہ شہادت سے یہ نہیں پایا جاتا ہے کہ وہ کہا نا کیا یا کرتی تھی
تھکن ہے کہ اوس نے یہ تصور کیا ہو کہ کویر کو نسبت ایسے کسی شہید ہر ہوا جو کسی نامعلوم شخص کے ہاتھ لایا
ہوا تھا یہ معلوم ہو گا کہ میں نسبت عقلمند ہادی کے اوس سے زیادہ مفید اسے قیام کرتا ہوں جو شہن بج
نے قیام کی ہے نسبت دہتھور بیانات گواہان کے جو دہر جوری کے کئے گئے جوری کا کام بخیر کر سکا تھا اور

مستند
ملک مختصر
بنیم
داد آنا

ج کا یہ کام تھا کہ اس پر تہا کے اور جوری کا یہ کام تھا کہ اس بات کو جانچے کہ اقبالات ناجائز نہیں ہو گئے اور کوئی شخص کسی بدسلوکی کا نہیں ہے میری یہی رائے ہے جو نابا بہائی پر داس صاحب کی بقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام ہائیاں تھی کہ یہ کام جوری کا تھا کہ یہ شخص کو لے کر اقبالات کی مثل دیگر خدشات جو جوہر مقدمہ کے کیا وقعت ہوئی چاہئے میرے نزدیک جوری اگر بابت نہیں تو مجاز تھی کہ اس وقت قیاس کو دیکھے اور مقدمہ سے اپنا عام تجربہ انشیا صول امور و معاملات متعلق کرے تا ان شہادت کو ملے تا اس صاحب غور ۱۳۳۷ ہجری قمریہ میں شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر اقبالات کی غریب فیصلہ ہاتھ نامناسب سے دی جاتی ہے اور یہ امر اکثر بیگانہ اشخاص اپنے اوپر جوٹا الزام لگاتے ہیں کسی کتاب متعلقہ شہادت کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے یہ بات شاذ نہیں ہے کہ لوگوں کو بڑے چوٹے الزامات کے برباد کرنے کی سازشیں کی جاتی ہیں پس میرے نزدیک صحیح کو لازم ہے کہ اقبالات کو صحیح طور پر رد و رد جوری کے پیش کرے اور ان حالات کو بیان کرے جو ادنیٰ وقت کے موافق اور مخالف ہوں لیکن یہ کام جوری کا ہے کہ ادنیٰ وقت کی نسبت رائے قائم کرے اور اقبالات سے جیسا کہ اس شرط صاحب پیش خط مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام بالوال (۲) فرمایا کہ یہ مقدمہ تکلیف اور وقت کا واسطے اور ان اشخاص کے سے جتنا یہ کام ہے کہ عدالت تری صحیح طور پر رد و رد جوری ہو جائے ہے کہ پناہ یا بار کا اٹھائے اور نہایت احتیاط کرے کیونکہ اس کا دوسلازم ہے کہ دیکھے کہ آیا کوئی معقول شخص باقی رہا یا نہیں۔

۴۲

پس میری یہ رائے ہے کہ خواہ ملاکت در رد و رد سے کہیں کہ ہو کی یا نہ ہو کی ہو شہادت جو رد و رد جوری کے پیش کی گئی ایسی تھی کہ اشخاص معقول کو شک کے فوج میں امتیاط و مشہور معقول نسبت جو مرداد قیدی کے پیدا ہو سکتا تھا جوری کی رائے غیر معقول نہیں کہی جاسکتی اگر اس نے پیروی کرن صاحب پیش کی بقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام رنگی (۳) کی اور متبادل علیحدہ شہادت بغیر تائید قوی امور ہام ہند جیہ بات اقبالات کے جسے انکار کیا طلب کی ہائی جوری جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے اشخاص اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے جو نزول میں داد اصطلاح رائے بالائے جوری کے بری کیا گیا تھا لہذا قیاس سے ہے کہ دوسری رائے جوری کی کلیتہاً غیر معقول نہیں ہے خواہ وہ ان اقبالات سے جو قیدیان نے کئے بشمول شہادت و اگر کے کیسا ہی قوی شبہ اس امر کا پیدا ہوتا ہو کہ نامبروگان مجرم ہیں اور کو انہوں نے بسا اذیت کی کیا میں یہی ذکر کرتا ہوں کہ بوقت تجوز اول شہادہ سکاڑی نے جوری کے اس پر غور کر لیا کہ اگر غیر استعمال کیا گیا تو وہ دستور تھا یا سیلاڈو نیا کوئی اور نہ۔

میری رائے میں اگر سرشن صحیح رائے جوری پر بطریق معمولی نظر ڈالتے تو وہ ان کو زیادہ تر معقول معلوم ہوتی بلاتک حاکم و صوف نے اپنے دعوہ ارسال کرنے مقدمہ کے عدالت ہراس میں صاف طور پر لکھ کر دے کہ حکم و صوف

داد آئیں لا پورٹ سلسلہ ایسی جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۲ (۲) ٹیکر لا پورٹ سلسلہ ایسی جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۳ (۳) ٹیکر لا پورٹ سلسلہ ایسی

کئی نسبت مقدمہ قبل کے قانون مصلحت ملک مولفہ برہم صاحب میں بحث کی گئی ہے اور میں باور کرتا ہوں کہ وہ اس وقت سے جتنا میں صاحب چیت جسٹس نے تجویز عدالت کا میں بلین صلاہ کی برابر ایک مذکور کیا گیا ہے۔ یہ مذکورہ قانون مصلحت عدالت سے ہند کا ہے جس کا میں دیکھ کر ڈکھا اور حوالہ اور قانون مصلحت ہند کی اس میں نہیں لکھی ہے اس کے مطابق میں بلین کا مقدمہ و نظیر جسے عدالت ابایت اعز دل کے بلین صاحب کے اسٹریٹ بات علقی اسے جوری (حرف و) میں دیا گیا ہے۔ اہالی جوری تجویز میں میں بلین اتفاق و جوری ماسے کی جواوٹوں نے قائم کی ہر دو ریڈن و اگر ان میں سے ایک یا زیادہ کوئی اسے نسبت اس سوال کے جوچ نے پوچھا ہو یا نسبت قائم کرنے اس سے کہے جو قائم کی گئی ہو ظاہر کرے یا کریں تو اس پر بطور در اسے جوری کے غور کیا جاوے گا اور خود بطور استقامت مند کی جائے گی خاص الفاظ میں صاحب چیت جسٹس کے میں (۱۰۹ و ۱۰۸) تجاویز اسے جوری جو قلم نیکی لگی اسے مفید مدعی یا مدعا علیہ کے ہے جو کچھ وہاں اس سے سوالات نسبت بعض امراض خاص کے کئے جائیں جواب میں فی الواقع جزو اولی کے اسے کا نہیں ہے نہ وہ یا نہیں کہ ایسی جزئیات میں باہم اتفاق کریں اگر کل یا جوری بالافاق تجویز مفید یا مضر مدعی یا مدعا علیہ کریں تو جواب ہے کہ ہم اس کے اسی طرح پر نسبت و جوہر تجویز کے اختلاف ہر کس طرح ہر باہم چون کے نسبت صادر کرنے تجویز بحث مدعی یا مدعا علیہ کے اور جوہر میں اختلاف ہوتا ہے کہ تجویز اولی تجویز میں ہوتی ہے اور یہ بات بہت معمولی ہے۔

انگلستان میں جانیہ ہے کہ جوری ایک عام اسے نسبت کل معاملہ بالبحث کیے یا اسے خاص نسبت بعد اتفاق خاص کے ظاہر کرے جوری کو یہ اتفاق ہے کہ ایک عام اسے ظاہر کرے جوری کو جانیہ ہے کہ سوالات کا جو اجنبی سے انکار کرے۔ یہ درپس مقام دین زبام کلارک (۱) اختیار تیزی جوری کو مل ہے اور بیج کو۔ وجہ یہ ہے کہ باہمی جوری واقعات کی نسبت تجویز کرنا ہے میں کہ جس کو صاحب نے مقدمہ و میں (۲) اپنی تشریح باب ۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴

ملکہ معظمہ نے
نام
داد آنا

ہیں یا نہیں اور یا سو کر جو غیر مکمل ہونے لیا ماسے کے جو کہ وقت ہوئی ہے اور توجیر نشانی ہوتا ہے ایسے مقدمہ سے ظاہر ہے۔ مقدمہ لاوشاہ بنام رالیس (۱۵) جادشاہ بنام فرانسس (۱۶) اور مقدمہ لاوشاہ بنام مکنس (۱۷) ایک عقیدہ اس امر کا ہے کہ جو کہ نے ایک طویل سلسلہ واقعات پر جو جوری نے ایک سے خاص میں تجویز کئے تھے اور قانونی تجویز کیا ہے پس ممکن ہے کہ عام آراء سے جوری میں کہیں کہیں ایسا ہو یا ممکن ہے کہ جوری اپنے اختیار سے تجاؤ کرے جیسا کہ یہ حکم صاحب نے اپنی کتاب کاںسٹیشنل ہٹری آف انگلینڈ کی جلد ۱۳ باب ۱۳ میں بشریح مقدمہ بشل بیان کیا ہے اور اس مقدمہ میں ایک ٹیل بیان کی جو ہمارے مجموعہ ضابطہ کی دفعہ ۲۹۹ میں داخل ہے مثلاً مصنف موصوف نے (صفحہ ۱۰) تجویز کیا ہے "معمولی صورت قتل عمد یا قتل انسان میں جوری قانوناً اس اشتعال طبع کو کافی قرار نہیں دے سکتی جو قواعد مقررہ قانون کے بموجب اشتعال طبع نہیں ہے نہ وہ کسی صورت میں حاصل بنی جدید اور خود اختیاری نوعیت کو بغیر اسکے کہ اپنے فرض منصبی سے انحراف کرے یا عم کر سکتی ہے" قانون میں اس مسئلہ کے قیام رکھنے کی بہت کوشش کی گئی ہے جسکو لارڈ شیلٹن صاحب نے ایک قاعدہ بلا استثناء کی بیان کیا ہے (دیکھو کتاب ڈرینگٹن جوائنٹ مبارہ اختیار جوری کا صفحہ ۱۳۱) اور جسکی نسبت لارڈ کا کرین صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ ماسے قانون کی بنیاد ہے (دیکھو مقدمہ نشاٹ ملکہ معظمہ (۳۲) یعنی یہ کہ حج کا یہ کام ہے کہ جوری کو امور قانونی کی نسبت ہدایت کرے اور جوری کا یہ کام ہے کہ امور واقعاتی کی نسبت تجویز کرے تجویز مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ہری پرشاد اور مقدمہ جیکسن صاحب جس قانون انگلستان کے مطابق ہے یعنی یہ کہ قانون میں کوئی خاص طریقہ معین نہیں ہے جس کے بموجب جوری کو اپنی رائے ظاہر کرنی چاہئے اور ہماری رائے میں انکو اختیار ہے کہ کسی طریقہ سے جسکو وہ مناسب تصور کریں اپنی رائے ظاہر کریں اس طرح ہر حکم موصوف نے یہ ظاہر کیا کہ جوری ماسے بااختیاس ظاہر کرے۔

ہندو کے قانون حال کا مثل قانون انگلستان کے یہ منشا ہے کہ وقت تجویز مقدمہ نسبت معاملہ ابھرتے کے تحقیق اور مکمل تجویز ہوا اور جوری درنون پر فرض نسبت تکمیل تحقیق کے ہے دفعہ ۳۰۳ مجموعہ ضابطہ مذکور میں سنیل ہے "تجراؤں صورت کے عدالت اور جو حکم دے اہالی جوری تمام الزامات کی نسبت جنگی یا بہت شخص طرف کی تجویز ہوئی چاہئے اپنی رائے ظاہر کرنے اور عاکم عدالت مجاز ہے کہ انکی رائے دریافت کرنے کے لئے اہالی جوری سے ایسے سوالات کرے جو ضرور معلوم ہوں ایسے سوالات اور جوابات جو کہ جائزین قلم بند کئے جائیں گے وہ مقدمہ بالا کا قانون سابق سے مقابلہ کرنے پر واضح ہوتا ہے کہ واقعہ ان قانون سے

(۱۱) پورٹ برصاحب جلد ۲ صفحہ ۱۰۱۵

(۱۲) پورٹ برصاحب جلد ۲ صفحہ ۲۰

(۱۳) پورٹ لارڈ رینڈ صاحب جلد ۲ صفحہ ۱۵ (۱۴) پورٹ کوٹینس پنچ جلد ۳ صفحہ ۳۰۵ (۱۵) پورٹ لارڈ رینڈ صاحب جلد ۲ صفحہ ۵۰

صفحہ ۵۳۳ مقدمہ فلاو دیلی ریڈر کاٹنڈ نظائر جلد ۱۱ صفحہ ۶۱۲

ملکہ معظمہ
شاہجہان
شاہجہان

پس صاحب جسٹس کی رائے بقدر قیصر ہند بنام مکس (۱) کا اختیار نہیں کی دفعہ ہند بعد بالامین و مکملہ
قانون انگلستان درج کیا گیا ہے جو بلکلین صاحب جسٹس نے بقدر ہند بنام ملکہ معظمہ (۲) اس طرح پر
بیان کیا ہے سچ پر فرض ہے کہ اس امر کی اختیار اس کے کہ اسے جوری کی غیر مکمل ہوا اگر جوری نے اس کا
کے جو اس سے لئے گئے ہوں جواب مکمل نہ دئے ہوں کہ ملک موصوف کو لازم ہے کہ الائی جوری کو ترک نہ کرے بلکہ
اور اس کی تصحیح کیے لیکن جب جوری کی سائنس مکمل کو مقبول کرے اور جوری کو بعد تحریر کرنے مکمل کرے
جوری کے نہجاست کرے تو یہ ظاہر ہے کہ غلطی کی ہے حال موصوف کو لازم تھا کہ جوری کو نہجاست نہ کرے
لیکن جب ایک تہہ ایک سے لے لے قصور دی جائے تو مقدمہ کو ترک نہ ہو جاتا ہے الیٰ الفاظ کا اور بعد اس کے
کے سر دیوار صاحب نے جو فیصلہ کیٹی بریوی کونسل کی رائے بقدر ہند ملکہ معظمہ بنام جوری (۳) صادر کر کے وقت
اس مقدمہ میں جو ہمارے رد پر پیش ہے ہمارے نزدیک جوری نے اپنا فرض جو طرح جو چین کیا گیا ہے پورے
اکوڑن سچ نئے ان محدود حالات کو لئے سے جو دفعہ سومین میں جوری کی گئی میں بخاؤز کیا ہے اس لئے جوری
میں جوری کے منہ سے بیان کی گئی کوئی تصور یا اہام نہ تھا کوئی غلط فہمی ہی نہ تھا کوئی کی بیان نہیں کی گئی
ہے کوئی غلط امت ایسے پوشیدہ شبہ کی جوری کے دل میں نہ تھی کہ جس کی وجہ سے بقدر ہند ملکہ معظمہ بنام
سستی رام (۴) جسٹس جی کا سولہ فیصد کرنا یا قرار یا یا جس سے تجویز بقدر ہند ملکہ معظمہ بنام جوری (۵)
جو حسب ذیل ہے متعلق ہو اگر تجویز کو نسبت لعدن واقعات مابہ البحث کے جامع نہ ہو جسے جرم یا جرم کر کے
تو جو کوئی شبہ کسی قسم کا نہیں ہے کہ جی مجاز ہے اور بلا شک و سپر فرض ہے کہ ان سے ایسے سوالات
کو کہ جسے تجویز مکمل ظاہر ہو۔

یہ تجویز دلیل گما سکتی ہے کہ اگر قانون کا منشا خلافت دلیل مقدمہ لیٹل کے ہونا کہ جسٹس جی بذریعہ سوال کے
وہ جو اسے جوری کے دریافت کرے تو قانون میں الفاظ مثل الیٰ الفاظ کے استعمال کئے جاتے متحقق کہے کہ
وہ جو اسے جوری کے کیا میں یا اس میں حکم خاص اسطے دریافت کرنے اس امر کے ہونا کہ قیدی دولت اکتفا
فعل کے جس کا الزام لگایا گیا مجنون تھا کہ جیسا دفعہ ۴۰ میں حکم ہے کہ جو مطابق قانون انگلستان کہ ہے
اور چین بریک ہے کہ اس کی نسبت تجویز خاص کیجا سے اضافہ کیا جانا تجویز واقعات کا جو عام اسے کہ لئے فردی
انہوں جوری دولت میں غالباً باعث نقص عام ہے جوری کا ہونا اس سے ایسے سوالات یا ہوتا ہے کہ یا تجویز خاص
مطابق یا تجویز عام اسے جوری کے میں مقدمہ میں جو ہمارے رد پر پیش ہے جی بلوریل کو تجویز کے استعمال کیا گیا ہے
اور بقدر ہند بنام ملکہ معظمہ کا بلکلین صاحب جیٹس نے اس مقدمہ پر تہلیل کیا ہے کہ قیدی کو دو مرتبہ تکلیف نہیں دینا چاہیے
۱) ملکہ لاہور جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ (۲) رپورٹ کوئٹہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۸ (۳) رپورٹ حیدرآباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۲ (۴) رپورٹ حیدرآباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۲ (۵) رپورٹ حیدرآباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۲

ملکہ معظمہ بنام جوری (۱) ملکہ لاہور جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ (۲) رپورٹ کوئٹہ جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۸ (۳) رپورٹ حیدرآباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۲ (۴) رپورٹ حیدرآباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۲ (۵) رپورٹ حیدرآباد جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۲

۱۵۱۱
نام
۱۵۱۱

بلکہ وہ رہا کر دیا جائیگا اگر اسکی برائت بذریعہ مناسب راسے جو رسی کے ہوئی ہو مقدمہ ولیمین کام خود اختیار ہی لے کوئی اور خلاف نامبرودہ کی اس حجت کے جو فوراً بوقت صادر کئے جانے راسے جو رسی کے کی گئی تھی نہیں کہا اظہار راسے منجانب پیشوا کے قطعی ہے۔ مقدمہ سرکار بنام اولر (۱) ملاحظہ طلب چونکہ کوئی قاعدہ عین نسبت کرنے سوالات متعلق واقعات خاص کے نہیں ہے لہذا تبادر حاصل میں عموماً دوسرے نہ ہوگی جو خاص آراء سے جو رسی میں چاہی جاتی ہے چنانچہ جب یہ کوشش کی جائے کہ وہ قانون باتین اوسین ہوں تو قواعد خاص و عام آراء سے جو رسی کے راسے ہو جائیگے کیوں قانون میں کوئی متناسب ضابطہ واسطے عرض مذکور کے محکوم نہیں ہے

ہائی کورٹ ہذا کے فیصلہ جات رپورٹ شدہ میں کوئی تبصیر دفعہ ۳۰۲ کی غلام نہیں ہوتی ہے نہ کوئی قاعدہ عام واسطے ہدایت عدالتہائے ماتحت کے مرتب کیا گیا ہے میں باور کرتا ہوں کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ عدالتہائے کسشن واقعہ پر پرنسپل سی بی میں یہ دستور عام نہیں ہے کہ سوائے بغرض تحقیق کرنے آراء سے جو رسی کے سوالات کئے جائیں مگر جسطرح اگلے عبارت مندرجہ ذیل کا حوالہ تجویز ویسٹ صاحب جس وانا نا برائی صاحب جس بمقدمہ استصواب فوجداری نمبر ۳۰۲ ۱۵۸۴ حسب دفعہ ۳۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری میں سے دیا ہے عدالت کے نزدیک جو رسی سے بعد ظاہر کئے جانے اوکی آراء کے سوالات کا کرنا نہایت خلاف مصلحت سے سوائے اسکے کہ بطریق حل کرنے اول وقتوں کے ہو جو اونکو پیش آئی ہوں ہائی کورٹ مقام کلکتہ نے اس معاملہ پر چند مرتبہ غور کیا ہے اور بلا حلف نظر مجاہد معلوم ہوتا ہے کہ غلبہ آراء کا بجا بن ٹیک اور محمد و تبصیر دفعہ ۳۰۲ کے ہے اور اسطرح پر وہ مطابق قدیم عمل درآمد انگلستان کے ہے ایک اعلیٰ سند کوچ صاحب جمع جسٹس کی ہے جنہوں نے بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام میان جان شیخ (۲) یہ فرمایا جج کو مطلع کیا جانا چاہئے کہ حاکم موصوف کو لازم ہے کہ کسی اہل جو رسی سے سوالات نسبت وجوہ اوس راسے کے ٹکریے جو اہل جو رسی نے ظاہر کی ہو بمقدمہ ملکہ معظمہ بنام مستی رام (۳) فیہ صاحب جسٹس نے تجویز عدالت کے صادر کرنے میں یہ فرمایا جج کو حسب دفعہ ہذا جو رسی سے سوالات کا کرنا صرف اوس صورت میں جائز ہے جب

(۱) رپورٹ مال و سلوین صاحبان جلد ۲ صفحہ ۳۹۹

(۲) کلکتہ دیکی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۲۰ صفحہ ۵۰

(۳) کلکتہ دیکی رپورٹر تجاویز فوجداری جلد ۲ صفحہ ۲

۱۸۸۹ء
ملک سید محمد
بنام
داد آنا

سوالات کا کرنا بغرض تحقیق کرنے اس امر کے ضروری ہو کہ جوری کی فی الواقع کیا رائے ہے جو اس کے
فی الواقع اس قسم کی ضرورت ہو سوالات کا کرنا قانوناً جائز نہیں ہے بلا شک و اشکال قانون نے یہ
مقرر کیا کہ یہ امر نہایت خطرناک ہو گا کہ عدالت کسشن کو یہ اختیار دیا جائے کہ وہ جوری سے بعد اسکے
کو انہوں نے اپنی رائے قطعی عیاں کی ہو بغرض ثابت کرنے اس امر کے سوالات جمع کرے کہ جو نتائج
جوری نے اخذ کئے ہیں وہ مطابق قاعدہ منطق کے نہیں ہیں یا غلط ہیں اس غرض سے کہ اگر کیا
سو اہم ہو چکے ہوں بنا پرچہ بعد از ان نسبت قطعی ہونے رائے جوری کے اعتراض کر سکے
بمقتدرہ فقیر ہند بنام مکسن (۱) کسشن جمع نے جوری سے اختلاف کیا اور مقدمہ مذکور میں جس دفعہ
۳۶۳ اوس مجموعہ ضابطہ فوجداری کے جو قبل مجموعہ خیال کے نافذ تھا اسے مستعوب کیا یا ہم دو حکام
ویشن شیخ کے اختلاف رائے ہوا اور مقدمہ مذکور کی سماعت مکمل ہو کر حکام موصوف نے ان کے
جینٹل مین صاحب کے کی بارکسی صاحب جس پر تجویز کرنے پر آمادہ نہ تھے کہ ابالی جوری سے چیچ
نسبت اوس وجہ کے سوال کرے کہ جس کی بنا پر انہوں نے رائے قائم کی ہے پر نسب صاحب جس
نے ایک مختلف رائے بجات محتاطاً قائم کی کہ جو محض ایک اظہار رائے تھا کوئی امر یا ثبوت اس بات
کے نہیں ہے کہ ابالی گورٹ نے بیات و اسے جوری سے سوالات کرنے کے جاری کیے ہیں مقدمہ
ہر جی چرن بنام فقیر ہند (۲) حاکم ذی علم موصوف نے اوس کے بعد رائے مندرجہ ذیل نسبت
کثرت رائے جوری کے خلاف کہیں کہہ سکا کہ وہ میں بطور آگاہی اوس خطہ ضمنی کے دیتا ہوں کہ
جو ممکن ہے کہ کاروائی دریافت کرنے ذریعہ سے پیدا ہو۔

بلا شک از روے دفعہ ۳۷۳ کے چیچ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جوری سے ایسے سوالات کرے
جو واسطے تحقیق کرنے اونکی رائے کے ضروری ہوں لیکن ہمارے رائے میں یہ کہی مقصد نہیں
کہ وقت تحقیق ہونے اس امر کے کہ ابالی جوری سے حق الزائے میں ہیں چیچ تحقیقات مفصل بغرض
معلوم کرنے نوعیت اکثر ابالی جوری اور اونکی رائے کے اس غرض سے کرے کہ حاکم موصوف
کو موقع اس امر کا ملے کہ رائے مذکور کو بطور رائے جوری کے بلحاظ اس امر کے قبول یا منظور
کرے کہ وہ مطابق خود اوسکی رائے کے ہے یا نہیں x x x اگر ہمارے یہ تجویز غلط
ہے تو ہمارے نزدیک اقل درجہ ہمہ لازم ہے کہ نسبت معاملہ ہمارے اپنی رائے اس طرح پر

(۱) کلکتہ لاہور رٹ جلد ۵ صفحہ ۷۷

(۲) انڈین لاہور رٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۴ صفحہ ۴۸۰ تصنیف ۱۳

۱۳۵۹
ملکہ سیدہ شہینہ
بنام
۱۱۱۱

غلام کریم کہ کوئی غلطی اس بارہ میں نہ ہو کہ ہماری رائے میں عملد آمد صحیح کیا ہے اس معاملہ میں خواہ مخواہ کی ذاتی رائے کچھ ہی ہو اگر حاکم موصوف نے یہ کیا کہ جوہری سے دریافت کیا کہ ٹیک نقد و کثرت رائے کی کیا ہے اور اکثر ابالی جوہری کی رائے کیا ہے تو ہمارے نزدیک حاکم موصوف کو لازم تھا کہ رائے مذکور کو بلا تامل قبول کرتا اور اگر حاکم موصوف کو اس سے اختلاف تھا تو اس کو لازم تھا کہ حسبِ پادیت مندرجہ دفعہ ۳۰ عمل کرتا اگر مقدمہ حال میں ابالی جوہری کو یہ حکم دیا جائے گا کہ اپنے غور کے ٹیک نتیجہ سے صحیح کو مطلع کرنے کے بغیر غور نہ کرے تو یہ بالکل ممکن ہے کہ بحث مزید کے بعد جو کثرت رائے تھی وہ قلت رائے ہو جاتی اور ہمارے نزدیک طرز ان کے حق پر نظر کر کے یہ سبنا ہے کہ جو طریقہ ہم نے بیان کیا ہے اس پر عمل کیا جائے۔

مقدمہ قیصر ہند بنام دہنوم قاضی (۱) جوہری نے بالاتفاق رائے غلام کریم کے بعد شش جن نے ان سے سوالات کئے اور ان کے جوابات نسبت واقعات خاص کے قلمبند کئے مقدمہ مذکور اس بارہ میں مقدمہ حال کے بہت مشابہ ہے نارس صاحب شش نے نسبت ضابطہ کے تحت

مندرجہ ذیل کہیں

فکمل ذی علم نے جو منجانب سرکار حاضر ہو ابان کیا کہ ان جوابات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جوہری نے برہنہ شہادت بہت بیودہ نتائج اخذ کئے ہیں اور انہی رائے کے مقبول کرنے میں مشاغل کو لازم ہے کہ اس قیاس پر کارروائی کرے کہ ان بیودہ نتائج کے سبب سے اور صرف انہیں کے سبب سے جوہری کو یہ ترغیب ہوئی کہ اسے رائے ظاہر کرنے یہ ممکن ہے کہ نتائج بیودہ ہوں لیکن میں ان جوابات پر غور کرنے سے بالکل انکار کرتا ہوں کیونکہ میری رائے ہے کہ صحیح کو یہ تحقیق نہ تھا کہ وہ سوالات کرے جس کے جوابات دئے گئے عدالت کو از روے دفعہ ۲۹۲ یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جوہری سے ایسے سوالات کرے جو واسطے تحقیق کرنے اس امر کے ضروری ہوں کہ انہی رائے کیا ہے اس مقدمہ میں جوہری نے ایک صاف اور صریح رائے بیگناہی کی تھی یہ ممکن ہے کہ وہ غلط ہو مگر بلاشبہ ہم نے تھی اور صحیح پر لازم تھا کہ اس کو مقبول کرے اور اس کو بلا وکی نسبت کوئی سوالات کرنے کے قلمبند کرے۔

برہنہ اصول و دلائل اسناد کے میری رائے ہے کہ ہماں سطوف مائل ہونا چاہئے کہ جوابات ان سوالات پر بحفاظت کریں جو بعد صادر کئے جانے مکمل رائے جوہری کے مقدمہ میں گئے گئے تھے جو ضابطہ کے اختیار کیا گیا جدید تھا یہ امر خطرناک ہے کہ کوئی جدید و غیر معمولی امر جاری کیا جائے اور جدید ہو

ملک سلاطین
شاہ

مختلف طور پر پیدا ہونے میں کتاب کوک صاحب کی شرح متعلقہ نسلین صفحہ ۳۹۴ الف - میری جی سی ۱
سے کہ دلیل تکلیف و بارہ تعبیر دفعہ ۳۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے قابل وقعت ہے عدالتوں
قانونی انصاف صد ہا برس سے بالاتفاق بہ کتنی رہی ہیں مقدمات مشتبہ میں دلائل باعث سہولت
نہایت وقت رکھتے ہیں تجویز مذمتہ صاحب جس سندرجہ رپورٹ ایچ بی ایل صاحبان جلد ۱۵
نیز دیکھو یہ صاحب کی تجاویز قانونی صفحہ ۵۵ و بعد وہ ہیکو لازم ہے کہ اس مقدمہ پر اس غرض سے
نظر کریں کہ اس کی تاثیر خفی دیگر اشخاص پر کیا ہوگی "تجویز لارڈ ایڈن صاحب سندرجہ رپورٹ دو دکلار
صاحبان جلد ۱۵ صفحہ ۲۹ نیز دیکھو رپورٹ ٹائٹن صاحب جلد ۱۵ صفحہ ۴۹۲ و رپورٹ اسکول ایف
صاحبان جلد ۱۵ صفحہ ۱۹۲ از دوسرے فقرہ سندرجہ قبل موقوفہ کتاب اشیفن صاحب موسومہ رائے عام
قانون فوجداری انگلستان صفحہ ۴۰ بعض عام خیالات بیان کئے گئے ہیں غالباً حامد اہل جوہی کمتر
ایسا کر سکتے تھے کہ اپنے کل وجوہ نسبت اپنی رائے کے بالفاظ صحیح ظاہر کریں بلا شک اہل جوہی اکثر
نہایت خراب وجوہ بیان کر گیا اور ایسا بہت شاذ و ہوگا کہ وہ منشا شہادت کو عقل کسی جج اہل ہنر یا
تجویز کار کے بیان کو دیکھیں یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی رائے بخوبی قابل لینے کے نہ ہو یعنی اسی قدر
قابل کہ جیسی اکثر ایسے اشخاص کی جو اس سے بہت اعلیٰ طاقت انذار و دلیل کی رکھتے ہیں ہوتی ہے
پس اگر وہ بات جوہی پر غلطی کیا جائے تو نتیجہ نسبت غیر معقول ہونے یا تعصب کے اگر نکالاجی جائے
تو نہایت احتیاط کے ساتھ نکالنا اچا ہے ورنہ ہائی کورٹ سے یہ استدعا کہ نسبت واقعات کے
حسب دفعہ ۳۰۲ از روئے شہادت کی جائے ہمیشہ کی جاگی نہ اسوجہ سے کہ رائے جوہی میری جی او و جیان ملو
پر از دوسرے شہادت غلط ہے بلکہ اسوجہ سے کہ یہ دلیل کی جاگی کہ غلطی کا موجود ہونا بدینوجہ تصدیق کیا جا
کہ مالی جوہی کے دل میں تعصب تھا اور تعصب کا قیاس کیا جا گیا نہ وجوہ بداعمالی کے اور نہ اسوجہ
سے کہ رائے جوہی از روئے شہادت غلط ہے بلکہ اسوجہ سے کہ جوہی نے بر بنائے ایک امر منجانب
امور واقعات کے جو شہادت میں پیش کئے گئے غلط تجویز کی ہے یہ اوٹھی قسم کی دلیل جج اس عدالت
کے لئے جہان تجویز عمل میں آئے ایک میری جی ایسا اس امر کہ ہے کہ اپنے آپ کو چاروں دن واقعات تھا
کا جائے غلطی تجویز مطابق نہایت قید عذر ادا و احکام صریح دفعہ ۲۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے
جوہی کو کوئی چاہئے میری دست میں نتیجہ عام غلات دلیل تجویز مقدمہ مثل کے ہوگا جس میں سے اگر
ایک جزو اب قانون نہیں ہے تو ہونو بہت باقی ہے چونکہ جج اور جوہی شہادت سے مختلف حیثیات حاصل کئے
ہیں لہذا موقع نمونے غلطی کا از دوسرے صاحب اس صورت میں زیادہ ہوگا کہ نسبت خاص واقعات نیز

عام رائے جو ری کے معجز اعراض کر کے فائدہ تجویز یا عادت جو ری کا جلد مانتا رہ گیا بلا اس کے فائدہ تجویز معجز کا حاصل ہوئے امر کو صحیح اور بے روعایت بجا آوری اور نواہض عدالتی کی رجحون اور باہالی جو ری پر عائد کئے گئے ہیں واسطے رفاه عامہ فلائق کے کس قدر زیادہ اہم ہے احکام قانون ڈکالیریشن آف رابٹ سے معلوم ہو سکتی ہے کہ یہ قانون جیسا کہ مجموعی سیکنڈاش صاحب نے تجویز فرمایا ہے اکل اوس شرط کے تحت جیسپر تلج انگلستان کا بادشاہ ولیم سوم کو دیا گیا متا بعد ریونیوشن کے پارلیمنٹ نے ایکٹ صادر کئے جنگی روسے وہ آراء جو ری اور تجویز صاحبان حج کی نسخہ کین جو مٹری اہالی جو ری اور مٹری جموں نے صادر کی تھیں اوس استقرار عظم سے طرفدار مٹری و دلائق انتخاب کی نسبت عمل کیا گیا ہے جو جو ری میں خلل ہونے سے اور جنہوں نے جو ری کا کام کیا تھا بصیاط احکام محل چاہہ کار کے معنی بطریق مناسط محل کرنا انتخاب جو ری کا زیادہ آسانی سے بلا حلقہ تحریرات و اس میں صاحب جیفٹ جس بقدر شل سمجھ میں آوگا طرفدار می و رشوت ستانی بلکہ تعصب سے رائے جو ری یا تجویز ماکم و دیگر اعلیٰ سے طرب ہو جاتی ہے لیکن اس قسم کے طرب اگر نہ ہوئے حالات فرض نہیں کر لینے چاہیں اور میرے نزدیک وہ زیادہ متعدی کے ساتھ بیان کئے جائینگے اگر یہ درکار کما جائے کہ قیاس مذکور کسی ایک جواب پر بخلاف دن بہت سے جوابات کے معنی ہو جو یہ توضیح وجودہ رائے جو ری کے بیان کئے گئے ہوں جیسا کہ جیفٹ جس صاحب نے بوقت صادر کرنے تجویز اجلاس کامل بمقدمہ حال کنشیز لڑا میں ساتھی (۱) فرمایا کہ کوشش تجویز اعراض مستغنیان سے ایک بہت وسیع اور خیالی میدان تحقیقات مکمل جائیگا نسبت اعراض اہالی جو ری کے ہی کہا جاسکتا ہے جو مقدمہ قبل میں تجویز کیا گیا ہے یہ مرد شوارز کو گا کہ بیان تعصب سے طرب رشوت ستانی تک دربارہ وجہ رائے جو ری کے نوبت پہونچے گو تمام احکام و بارہ انتخاب اور مذکور کی نسبت اہل جو ری کے موجود ہیں ایسے بیانات سے کلیتہاً احترازمیں ہو سکتا جب کہ صرف نسبت رائے جو ری کے تجویز کی جائے ممکن ہے کہ گہ گاہ ایسے حالات ہوں جنگی روسے بیانات مذکور جائز ہوں لیکن ان کے لئے بہت گنجائش اوس صورت میں ہوتی ہے کہ جب بلحاظ ادل و وجہ کے الزامات لگائے جائیں جو کسی اہل جو ری نے یا ان میں سے چند نے یا جسے تو معجز اپنی رائے متعلقہ واقعات کے بیان کئے ہوں الزامات مذکور زیادہ تر آسانی سے اوس وقت پیش کئے جاسکتے ہیں کہ مختلف اہالی جو ری نے مختلف وجود بیان کئے ہوں لیکن اگر وہ متوا

لکھایا جاتا تھا ہر کیس میں دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ قجدارسی کی تعبیر سخت کرنے میں اوس تعبیر کو اختیار کرتا ہوں جو سب سے زیادہ قرین سہولت ہے اور جو سب سے زیادہ بتائیں اوس قاعدہ کے ہے جس کے بموجب انصاف ہو دجوری کے کیا جاتا ہے اس مقدمہ میں ہی خلاف ایک جوری ہندوستانی شرفا کے یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی کی جان لینے سے بچنے کی جانب اس قدر اونکی طبعان رجوع ہیں کہ وہ اس بات پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ قیدی کو مجرم جرم قتل عمد تجویز کرنے سے اجتناب کریں مگر یہ یاد رکھنا بہتر ہے کہ ایسے علماء نے تجویز کار نے جیسے کہ لاڈل کرین ورتھ صاحب اور سٹرسا زبٹ ٹیری صاحب ہیں یہ اسے ظاہر کی کہ انگلستان میں اہالی جوری جرم قابل قصاص کی تجویز ثبوت جرم کرنے کی جانب بہت کم اہل میں جس حالت میں کہ انسانی جان معرض خطر میں ہو اسی طرح فرض ہے اور اس عدالتی ٹیک ٹینیسی کو منصب کننا و اہل تاویل سے مطالب جہاں اسناد کے نتیجہ اس امر پر منحصر ہے کہ عدالت اعلیٰ اس سے استصواب کیا گیا نسبت اسے جوری کے کیا اسے قائم کرتی ہے اور نہ اول و چونہ جو بتائیں اوس کے ہوں یا بتائیں کسی امر واقعہ کے ہوں۔

اہالی قانون پیشہ تسلیم کریں گے کہ ہر کوئی اس تجویز میں بعض قیدی اصول قانون کے بیان ہوئے ہیں لیکن میں نے زیادہ مفصل نسبت امور واقعات اور قانون کے جو متعلق ہیں اسوجہ سے بحث کی کہ باجمہار سے بعد نہایت فکر سے مشورہ کریں گے اتفاق اسے نہ ہو سکا اور کینیڈی صاحب نے مجاہد اطلاع دی کہ وہ خود اور دیگر عددہ داران جب حکام عدالت کشن تھے وقتاً فوقتاً جوری سے بعد اس کے کہ اوسوں نے اسے نہایت مجرم ہونے یا نہ مجرم ہونے کے ظاہر کی اس شخص سے سوالات کرتے تھے کہ جوری کی اسے نسبت خاص امور واقعات کے دریافت کریں اور نہ اس شخص سے کہ جوری کی اسے کی مراد تحقق کریں میں نے جو اس امر پر غور کیا اور سکا نتیجہ یہ ہے کہ اس عملہ رآمد کے لئے کوئی فیاد حکم قانون میں نہیں ہے اور حال ہے کہ اوس سے عام اور خاص اسے جوری میں غلط بطور واقع ہو اور اوس سے غیر یقین ہونا اور دیگر وقتیں پیدا ہوں۔

میری دانست میں اسے جوری مشعر رات داوا کے عیان طور پر غلط یا قطعاً خلاف عقل نہیں ہے میری دانست میں معقول ہے مگر غلط آدمی اس قسم کی اسے قائم کر سکتے تھے اور بلحاظ جملہ وجوہ کے جو اس تجویز میں مندرج ہیں میں اوس اسے کو منظور اور داوا کو بری کرنا چاہتا ہوں۔

نشانہ سوا سے میرے اور کوئی شخص یہ دلیل کر سکتا ہے کہ یہ امر کہ ایک حاکم اس عدالت نے دو

نسبت اس امر کے کہ کس منہا بطریق ہر وقت اختلافات رے نسبت دادا کے عمل کرنا چاہئے تقریر نہیں کی گئی ہے۔
 معلوم ہوتا ہے کہ پیشتر اس سے کبھی یہ صورت واقع نہیں ہوئی کہ حکام میں مقدمہ سلسلہ حسب دفعہ ۳۰ میں اختلاف
 ہوا ہو ایک مقدمہ میں جو دفعہ بمقتضیٰ مجموعہ سابق کے بموجب تباہی تہذیبی مقدمہ کلہ عظیمہ بنام کہن لک میں
 عدالت ہائی کورٹ بنگال نے بطریق اختیار کیا کہ مقدمہ کو رو برو حکام سوم کے پیش کیا ہمارا یہ رائے
 ہے کہ دفعہ ۳۰ شاید جویت دفعہ ۳۹ کے دفعہ ۴۲۹ سے جو متعلق اپیل مقدمات مرسلہ کے ہے متعلق ہے
 یہ طریقہ سے زیادہ ترین انصاف اور عمدہ پیروی کے لئے ہے پس ہم تقلید عدالت کلکتہ کی کرتے ہیں اور مقدمہ
 کا فیصلہ اس طریق پر نہیں کرتے جو دفعہ ۳۹ فرمان شاہی مرسلہ عدالت ہائی میں بحکوم ہے یعنی مطابق سبک
 سینینج کے تہماری و نسبت میں از رو سے مجموعہ فرمان شاہی اس بارہ میں تیسیم ہوا ہے اب عدالت
 جیسا ملزمہ کو بری کرتی ہے اور نسبت دادا المزم کے ہم یہ حکم حسب دفعہ ۴۲۹ دیتے ہیں کہ مقدمہ رو برو ایک
 اور حکام اس عدالت کے پیش کیا جائے۔

۱۰۸۸
 کلہ عظیمہ تہذیبی
 بنام
 کہن لک

بیان کیا میں نے یہ راج با اگراون مقدمات میں جو عدالت چائرسری سے واسطے جاری رائے کے ارسال کئے جاتے ہیں رائے تحریری لاؤ پائلر
 کے پاس چر شدہ طور پر بھیجی جاتی تھی اور اس عدالت میں نہ خود وہ رائے اور نہ وہ وجوہ کہ فیہ وہ پیشی ہو بیان کئے جاتے تھے لیکن میری دست
 میں یہ راج غلط ہے امداد ہائی قانون شہ کی بنیاد پر ہے اور اس لئے ان دو مقدمات میں جن میں ہر کو رائے ارسال کرنی ہے اور آئندہ ہم اپنی
 رائے اس عدالت میں ظاہر کریں گے دیش بنام ہولڈر پورٹ کو صاحب مقدمہ ۳۹ ایک مقدمہ میں ۱۵ میں بحکوم انگلش بھیجے اپنی
 رائے عدالت میں قبل اسکے اور منوں نے رائے مقدمہ ارسال کی تاہم کی لاؤ کینر تھانے جو اس وقت چھٹس تھے اپنی رائے کی تیسیم میں یہ
 بیان کیا ہم اپنی رائے اس مقدمہ میں ارسال کرینگے لیکن جرنلہ انفلاس غرض سے گستاہوں کو اپنی رائے کی بنیاد بیان کردن دیکھو مقدمہ
 میں بنام رل اسٹان ہوپ دیکھو پورٹ اور نفورڈ ولیمٹ صاحبان جلد ۳۹ صفحہ ۳۹۲ فیہ مقدمہ ڈیٹ بنام ہائڈ پورٹ پر بھی دیکھو
 صاحبان سلسلہ جلد ۳۹ صفحہ ۱۵۱ میں مقدمہ میں عدالت کامن پلیٹیز نے اجلاس عدالت میں وجوہ اور اس رائے کے بیان کئے جو اس نے
 پاس لاؤ چائرسری سے منفیہ کے بھیجی اور یہ تحریر کیا ہے کہ وجوہ فیہ رائے مرحلہ منی ہو بیان کئے جاتے ہیں + + جو وقت
 اور نقصان اجلاس عدالت میں وجوہ بیان کرینگے لیکن اس کو سر سے لےج صاحب امشرٹن ٹوکس نے مقدمہ میں بنام جی پٹر میلن کین صاحبان جلد
 صفحہ ۱۵۱ اسطور پر بیان کیا کہ مقدمہ عدالت کے کامن لاؤ کوئی وجوہ اپنی رائے کے نسبت ان مقدمات کے جو عدالت سے ایکوٹی سے سیدھا
 ظاہر کریں ایک ایسا مقدمہ جو نہ حال میں شروع ہوا ہے اور نہ نہایت قابل ملاحظہ ہے اس سے عوام کو بھی نقصان ہوتا ہے اور اس
 عدالت کو وقت ہٹتی ہے جسے مقدمہ بجا ہوا وہ عدالت جو اس ملاؤ کے اس عدالت سے محروم نہیں ہے جو عدالت قانونی کی رائے
 جو ظاہر کئے جانے وجوہ رائے کے ملکتی ہیں اور اس سال کر نہ مقدمہ سے ہے کہ رائے عدالت قانونی کی نسبت کمزیر بحث کے قابل ہوا لیتہ غرض
 نہیں ہے کہ وہ رائے بطریقہ کے بھیجی جائے بلکہ مزو ہے کہ عدالت کی کوئی رائے قائم کرنے میں مدد ملے دیکھو کتاب سائنس آف لیکل

۱۰۰۰
ملکہ مظفر قیصر بہار
ہمام
۱۱۱۱

کنتی می صاحب جسٹس۔ نسبت جیسا کہ مقدمہ میں کسید وقت ہے جب تک
تجویز سابق کی رد و بر عدالت ہذا کے آئی کوئن جج نے رائے بالاتفاق جو ری متعلقہ بریت جیسا کہ
اتفاق کیا اور نسبت مسماۃ مذکور کے استصواب نہیں کیا حکام نے خود اپنی طرف سے ضروری
سمجھا کہ اسکی نسبت تجویز کئے جانے کا حکم صادر کریں اسکے جواز کے لئے کوئی قوی بادی النظری بیانیہ
خلاف مسماۃ کے ہوگا اور بلا شک نظر اس کامر کے کہ کوئی کوشش بغرض تردید شرکت مجرمانہ مابین مسماۃ
اور دادا کے نہیں کی گئی جیسو مسماۃ نے رد و رد و دھبہ سٹون کے بخوبی تسلیم کیا اور بعد ازاں اس کے
انکار نہیں کیا وجہ قوی یہ یاد رکھنے کے ہیں کہ مسماۃ مذکور اپنے آشنا کی شرکت میں مل کر رہی
ہوگی بخلاف اسکے یہ محیطہ امکان سے باہر نہیں ہے کہ خود مسماۃ جرم مذکور میں شریک نہیں بنی
صرف تائید مسماۃ کے اقوال کی جو صرف اس حد تک پہنچتے ہیں کہ اسکو علم مجرمانہ تھا اقبال مسماۃ
کے شریک قیدی کا ہے اور یہ تائید ضعیف ترین قسم کی ہے اندر ان حالات کے میرے نزدیک
جائز نہیں ہے کہ متواتر بالاتفاق رائے جو ری میں جو مشعر بہت جیسا کہ ہے دست اندازی کیا
اب میں مقدمہ دادا کا ذکر کرتا ہوں۔

بسنہ مقدمات منفصلہ عیان ہے کہ عدالت ہذا دست اندازی نہ کر کے گی بجز اسکے کہ
رائے جو ری صرف غلط معلوم ہو (تجویز متر صاحب جسٹس مقدمہ ملکہ مظفر قیصر ہند بنام حکمت دادا)
تیز تجویز ہم مضمون نا نا بانی ہر یاس صاحب جسٹس مقدمہ ملکہ مظفر قیصر ہند بنام نیا دیال (۱۲) لیکن اس غلطی
عیان ہو تو یہ امر ہی مجرم لازم نہیں ہے کہ دست اندازی کریں ہم فرض ہے کہ اپنا اطمینان نسبت اس
امر کے کریں کہ رائے جو ری مشعر بریت صحیح یا اقل درجہ قابل پذیرائی ہے اگر ہم تجویز کریں کہ وہ ایسی صحیح
نہیں ہے قانون میں یہ حکم ہے کہ اسکو مشغول کریں اور خود صحیح تجویز صادر کریں (ملکہ مظفر قیصر ہند بنام کاندہ
راؤ باجی راؤ) واضح ہو کہ مقدمہ حال میں محکوم اپنے ہم جلس جیسا کہ جارجین صاحب سے معلوم ہوا
کہ حاکم موصوف کو از رو سے شہادت موجودہ مسل کے کوئی شک نہیں ہے لہذا یہ ہر دھتورہ رائے
فوت ہوا اور دھتورہ کوہر کے مقدمہ میں سے بخلاف تجویز سابق میں جو ری نے بالاتفاق یہ تجویز کی لگا ہوا
زہر دھتورہ سے فوت ہوا جو اسکو کہانے میں ملا کر دیا گیا تھا میری رائے ہے کہ ان امور کی نسبت
کوئی شک معقول نہیں کیا جاسکتا لیکن یہ وہ امور ہیں جنکی نسبت جو ری مقدمہ حال کو شہادت ہو
اور شن جج نے یہ تحریر کیا کہ یہ شہادت سمجھ میں نہ آتے اگر محکوم وہ تحریر نہ ہوتا جو میں نے عدالت ہذا
میں حاصل کیا ہے کہ اس شہر میں اہلی جو ری کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر ذرا سا بھی بھانہ مل سکتا ہے

تو اس کی طرف دوڑتے ہیں اور مقدمات قتل عمد میں کوئی فیصلہ صریح نہیں کرتے ہیں "ایک شخص
بج سابق احماد یاد نے کہا دسکو بھی سیدر تجربہ عدالتی عمل بتا ایک تباہی قسم کی رائے ظاہر کی (۱) لہذا
ہم پر بالخصوص لازم ہے کہ طریق عمل اہلی چوری کی جانچ کریں اور یکمیں کہ آیا اس کے دھون پر
اثر کسی ایسے نقیب کا ہوا جو نشانہ لیم کو مانع قائم کرتے ہیں تجویز کا ہوا" (تجویز کار تہ صاحب
چیف جسٹس بمقدور قیصر ہند بنام کہنار (۲) یہ امر غیر ضروری ہے کہ حوالہ اسناد کا نسبت اس
امر کے دیا جائے کہ کس عدالت آگے چوری متعلقہ مقدمات دیوانی ملک انجمنستان میں اس
جائزہ ہے اس ملک میں قانون متعلق ان امور کے مختلف ہے اور اختلاف بہت اہم ہے
+++ پر طبق استصواب منجانب شن بج بحث کل مقدمہ کی شروع ہوتی ہے ++
خدمات بج اور چوری دونوں کی عدالت پر عاید ہوتی ہیں اور اسکی وجہ سے ہماری عائدین حالت عدالت
انجمنستان سے بہت بڑا فرق ہونا تاہم "ملکہ مظفر بنام کما ٹھ سے راڈ باجی راڈ (۳) ملاحظہ طلب
ٹھا خاسر اسے کہ ہم کو چاہئے کہ واقعات مقدمہ حال کی جانچ کریں۔

۱۰۔ جانچ کو کویر کسیت سے اپنا نام لکھا ناکمل نے کوکڑا دھکا ناکمل نے کے بعد اپنے کسیت کورات کو وہاں پہننے کے
لئے واپس جاتا تا کہ جب وہ چار ہو گیا اسکا اسکے گواہ بل لئے اور صریح علامات زہر خونی کی ظاہر ہوئیں اسکو لپی ملا
گیا کہ جس سے اسکو کسیت تے ہوئی ہوگی اور اس طرح سیدر نشانہ زہر کے اس کے معدے سے رفع ہو گئے لیکن تھوڑے عرصے
ظاہر تازہ ہو تی جاتی تھی وہ شفا خانہ مقام انند میں بھیجا گیا جہاں وہ اکیسویں تاریخ کو چار بجے صبح
ہو چکا قریب اوس وقت کے چیت کا لٹیل مقام انند کو اطلاع بھیجی گئی مگر اسی کو اطلاع نہ دیا گیا کہ وہ اکیسویں
تاریخ ۹ بجے صبح کو ہو چکی اور وہ کویر کے کانون میں اوس روز صبح کو ہو چکا دوستی جو رانا مہین کویر کے
مہائی کی زوجہ (طرمہ نیر) اور دادا (طرمہ نیر) مرنچا ایسی شہور رہتی کہ ان سے فوراً پوچھا گیا وہاں پر
کوئی سخت دباؤ ڈالنے کا وقت نہیں تھا کیونکہ اس روز ۱۲ تاریخ کو قریب دوپہر کے نامبر وہ صحت
کا نشیمل اور پولیس پائل اور بج کو ایک کسیت میں لے گیا جو گوال پور کی حد میں نہ تھا جس میں بج
اور قیدیان رہتے تھے بلکہ ایک مختلف موضع (موک) میں تھا جہاں اس نے وہ دھتورے
کے درخت دیکھ لائے لیکن میں سے اس نے وہ بیج لئے تھے جو بعد میں سے کویر کے کماٹھ میں مل گئے
تیسرے درخت ایک ہوٹل کے قریب کاشانگان ہوٹل سے لے لئے بیان کیا کہ دادا اس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ
اسکو پٹی دار نے گذشتہ موسم میں گما سن کاٹنے کے لئے مقرر کیا تھا چیت کا نشیمل سے فوراً
باشانگان ہوٹل سے سوالات کئے اور فوراً دونوں زمان کو مجسٹریٹ مقام انند کے پاس

مظفر
ملکہ مظفر قیصر
بنام
دادا

(۱) انڈین لارڈز سلسلہ جی جلد ۱ صفحہ ۴۹۹ (۲) کلکتہ لارڈز جی جلد ۱ صفحہ ۴۸۸ (۳) انڈین لارڈز سلسلہ جی جلد ۱ صفحہ ۱۳

مقدمہ
مقدمہ

بنام
دادا نا

اس لئے بھیجا کہ اس کے قبالات ظہیر کے ہائیکن اور دوسرے روز مقدمہ کا چالان رو بر محمد بیٹ
اور جو اول مہتمم تعلقہ مذکور کے یاس کیا کہ جو اس وقت بمقام امیر پٹہ ہوتا جسے دوسرے روز (۳۰ مارچ ۱۹۲۲ء)
کو مقدمہ سماعت کیا اور پولیس پاٹل اور باشندگان جو پٹہ (متذکرہ صدر) اور دیگر گواہان کے اظہار
لئے اور بعد ازاں طرمان کے اظہار لئے جو اپنے اذن قبالات پر قائم رہے جو پٹہ ریٹ مقام اندر
پہلے روز (۲۲ مارچ کو) ظہیر کے لئے تھے جو کہ واقعات یہ ہیں کہ مذکورہ خیال کرنا ہمارے نزدیک معقول
نہیں ہے کہ پولیس نے چند گنٹھوں میں جو اس کے اختیار میں تھے کل کہانی بنائی ہو اور گواہان
کو بہکایا ہو اور طرمان سے جبر یا قبالات مطابق بنائی ہوئی کہانی کے کرایا ہو یہ تسلیم اس امر کے
کہ چیف کانسٹیبل نے یہ قیاس کیا کہ دہتور کو پیر کو دیا گیا ہو گا اور دادا کو اس سے تعلق ہو گا اور اسکو
کس طرح یہ معلوم ہو کہ دہتور دوسرے موضع کی حد میں اور اس کیسیت میں ہوتا جس میں مشیر دادا
نے گما سس کالی اتھی اور کس طرح اس نے باشندگان جو پٹہ کو جو دادا کے ہم قوم میں فوراً
اس باور کے کرنے پر آمادہ کیا کہ دادا دہتور کو ٹوٹنے کے لئے وہاں گیا تھا ان اشخاص میں سے
ایک شخص سسی ہوا لائے عدالت شن میں اس اظہار سے خردا انگار کیا جو اسے رو بر محمد بیٹ
سپر کنڈہ کے دیا تھا لیکن انگار مذکور اس طرح کیا گیا کہ عیاشی جن نے تجویز مابعد میں تحریر کیا
ہے مقرر تجا بے پروائی سے کیا گیا تھا اور یہ امر بالخصوص قابل تحریر ہے کہ بولا لائے اس امر کی کو
نہیں کی کہ اپنے اظہار کے اس جز کی توضیح کہ جس میں اختلاف بنا اور اس نے یہ بھی نہیں ظاہر کیا
کہ اظہار سابق پولیس کے دادا سے دیا گیا تھا اسی صورت میں معلوم ہیں جن میں پولیس اگر ممکن ہوتا ہے
ہر طرح کا ہانا سنے کرتی ہے کہ کسی مقدمہ کو جس عرصہ تک ممکن ہو اپنے اختیار میں رکھے اور اس طرح
شہادت بنائے لیکن اس مقدمہ میں ہمارے نزدیک چیف کانسٹیبل نے قابل تعریف عمل کے ساتھ
عمل کیا ہے تاہم ۲۱ مارچ کو موقع واردات پر ہوتا تھا اور کل مقدمہ کا چالان رو بر محمد بیٹ درجہ اول
کے ۲۲ کو کیا اور جب اس نے ایسا کیا اسکو یہ معلوم ہی نہ تھا کہ کو پیر فوت ہو گیا ہے کیونکہ جو دفعہ
اس نے فر دقار واو جرم میں تحریر کی ۲۴ مئی اور نامبرہ نے بعد ازاں جب اس نے سن لیا
کہ کو پیر فوت ہو گیا ہے اسکی تعجب کیلئے شک یہ کام جو ری کا ہے کہ تجویز کرے کہ قبالات کو کیا وقت
دیجائے بلکہ مظہر فقیر ہند بنام مینا دیال (۱) لیکن ایسی تجویز کرنے میں مشاعرہ الیم کو لازم ہے کہ
معقول طرح عمل کریں اس مقدمہ میں مینا دیال جو ری نے بیان کیا پھر میں سے پارٹیکلر یہ بالور نہیں
کرتے ہیں کہ بیانات ملوان جو محمد بیٹ درجہ دوم مقام اندا اور محمد بیٹ سپر کنڈہ سے کئے گئے جہاں تک

کہ وہی روسے خود ملزمان مجرم قرار پاتے ہیں صحیح ہیں۔ اور بیان کیا کہ کوئلہ کی کافی تائید نہیں ملتی ہے۔ نسبت دادا کے یہ وجہ مرئی غلط ہے اس سے زیادہ قوی تائید ہرگز خیال میں نہیں آسکتی کہ وہ پولیس کو اس کیت میں جو موگین ہے لے گیا اور دہتورے کے درخت دیکھلائے جو پوری نے یہ اسے ظاہر نہیں کی اور نہ اس بنا پر جو ابھی میں حذر کیا گیا کہ دادا نے دہتورے کے درخت کیت واقع ہو کر میں نہیں دیکھلائے یا آنکہ باشندگان اس جھوٹے نے جسکے قریب درختان مذکور ہیں فوراً وہ بیانات نہیں کہنے جو اونہوں نے بعد ازاں مدبر و موثر پٹ کے مکر کئے۔

وکیل قومی عدالت نے اس قبالات دادا اور جیبا میں جو ایک اختلاف کا سپر استدلال کیا ہے دادا نے بیان کیا کہ جیبا نے وہ کہا تھا جیبا جس میں دہر ملایا گیا تھا جیبا نے اس سے انکار کیا اور بیان کیا کہ اس نے کوہر کے لئے کہا تھا جیبا میں پکا اور رد و رد و موثر پٹ کے شہادت اس امر کی موجودگی کو ہر ہمیشہ اپنا کہا تا خود پکا تا تھا اور اس امر کی نسبت مرکا کوئی اعتراض عدالت میں نہیں کیا گیا میری رائے میں اس اختلاف بیانی سے ایک قوی دلیل واسطے یہ تجویز کرنے کے حاصل ہوتا ہے کہ دادا اور جیبا ایسی کہانی نہیں کہتے تھے جو انکو پولیس نے سکھائی ہو ورنہ انکو نسبت اس امر استدلال کے اتفاق ہوتا لیکن یہ بالکل ممکن ہے کہ دادا کو یہ نہ معلوم جو کہ آیا جیبا کو ہر کے لئے کہا تھا یا کرتی تھی یا نہیں (کوہر کو بیاہ نہیں ہوا تھا اور وہ اپنے بھائی جیبا کے شوہر سے چند قدم کے فاصلہ پر تہا رہتا تھا) لہذا جب اس نے یہ دیکھا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ اسکو کوہر کی ہلاکت سے تعلق ہوگا تو وہ فوراً مایوس ہو گیا اور جیبا کہ اس ملک میں قاتلان اکثر کرتے ہیں اسے فوراً مجرم کا اقبال کیا (مقدمہ ملکہ معظمہ قیم ہند بنام بالوالال (۱) کا مقابلہ کرنا چاہئے) لیکن بعد ازاں کہ جیبا اکثر ہوتا ہے اس لئے یہ کوشش کی کہ جہاں تک ممکن ہو قصور عورت پر عاید کرے اور اس لئے گو اس نے یہ اقبال کیا کہ وہ دہتورے کے بیچ کیت سے لایا اور انکو اس نے پسپا کر اس نے بیان کیا کہ جیبا نے کہا تھا پکا یا تھا اور اس میں دہر ملایا تھا اور اس نے مرچیا یہ اس غرض سے بیان کیا کہ جہاں تک ممکن ہو جیبا کو مجرم اور اپنے آپ کو بے جرم ٹھہرائے یہ ممکن ہے کہ عدالت اس جز کو جس سے بیگناہی ثابت ہو بہت کم وقعت دے (ملکہ معظمہ بنام امرتا کو بند (۲) کل اقبال پر بشمول واقعات مقدمہ کے غور کیا جانا چاہئے اور ملزم کی نسبت تجویز از روسے اس کے کل طریق عمل کے کجانی چاہئے عدالت کو اظہار ہے کہ کسی ایسے بیانات کو جو اقبال میں مندرج ہوں اور جنکو وہ باور نہ

وہی
ملکہ مظفر قیصر ہند

بنام
دادا

نہ کرتی ہوا اور بیگی رو سے اقبال کنندگان بگینا ہ قرار پاتے ہوں حافظہ کو بے قیصر ہند بنام با با جی (۱)
ملاحظہ طلب بعد از ان ذیل نے ایک ظاہری اختلاف کا حوالہ دیا کہ کچھ بی بی کے برتن میں تھی یا
دہات کے برتن میں اور اشارۃ الیہ یہ دلیل کی کہ یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ کو بر اپنا مکان کہلا
چوڑ جالیا ایسا کہا تاکہ ناچو کسی شخص نامعلوم نے بچا یا جو جواب یہ ہے کہ کوئی اداس سے زیادہ
قرین قیاس نہیں ہے کہ کو بر نے صبح کے وقت خود کہا بچا یا ہوا اور شام کے کہا تاکہ کے لئے کافی کہنا
ہانڈی میں چو لہر چو لہر کیا ہوا اور بلا بند کرنے فضل اپنی کوٹھری کے اپنے کہیت کو چلا گیا ہوا اور
شام کو وہ واپس آیا ہوا اور ہانڈی میں سے کچھ بی بی کے برتن میں پرس کر جتنی اداس نے کہانی
چاہی کہانی ہوا اور باقی چوڑ دی ہو کوئی اداس سے زیادہ آسان نہ تھا کہ دادا اس بات کا موقع
دیکھتا رہا ہو کہ ہوا ہوا ہوا اور اس کہانے میں جو چو لہے پر کہتا تھا اقبال سکے کہ کو بر کہیت سے
واپس آئے ملاوے محکومان امور میں جہاں تک کہ ہم او کو تحقیق کر سکتے ہیں ایسا خلاف قیاس
نہیں معلوم ہوتا جس سے ہم قیاس کر سکیں کہ اقبات غلط تھے ہمارے نزدیک جو بی بی نے
او کو بطور پولیس کے بتائے ہوئے اقبات کے نام منظور نہیں کیا ہے بلکہ او کی نسبت اس
سبب سے شک کیا ہے کہ او کی تائید نہیں ہوئی ہے نسبت دادا کے میں ثابت کر چکا ہوں کہ
تائید موجود ہے بعض اس کے کہ ہوا لاو بی بی جی (۲) باشندگان جو پڑھ واقع موگر گواہان معتمد نہیں
ہیں تاہم یہ فعل بلا تا مل و قطعی دادا کا کہ وہ پولیس کو کہیت میں لے گیا اور درختان دھتور اور کھلا
اور اپنا اقبال رو برو و مجھڑ ٹھون کے مکر بیان کیا باقی رہتا ہے یہ مسلم ہے کہ دادا کے اس بیان
کے باور کرنے کے لئے جو اداس نے حدالبت کشن میں کیا کوئی وجہ نہیں ہے کہ او کو پڑ ریحہ
تخلیف جیسائی کے اقبات مذکور کے کرنے کی ترغیب دی گئی واقعات سے اس کے خلاف
ظاہر ہوتا ہے لہذا قیاس بجانب راست ہونے اقبال کے ہے (ملکہ مظفر بنام بی بی پندار) (۳)
نسبت اقبات کے کہ جو اس ملک میں اس قدر ضروری امر تھا ویر فوجدار بی میں ہیں میرے نزدیک
کوئی قطعی قاعدہ قرار نہیں دیا جاسکتا حالات ایک مقدمہ کی حاجت کی جانی چاہئے مقدمہ حال
میں کوئی وجہ مزعج شک کی نسبت راستی دادا کے اقبات کے نہیں ہے لہذا ہم کو لازم ہے
کہ او پر عمل کریں۔

میں باتفاق راستے کشن جج اور ایک اہل جو بی کے دادا کو مجرم قتل انسان مستلزم سزا

نکار جو قتل عمد کی حد تک پہنچتا ہے قرار دیتا ہوں۔

عہدہ
ملک مشرقیہ
بنام
دادار

میں نے تحریرات مندرجہ بالا میں مقدمہ ملکہ عظمتہ بنام فتواری ساہو (۱) پر غور نہیں کیا ہے کہ جو میرے روبرو ادوسقت تک پیش نہیں کیا گیا تھا کہ جب قریب قریب تجویز ختم کر چکا تھا مقدمہ مذکور سے میری اوسراے کی تائید ہوتی ہے جو میں نے قائم کی ہے کہ عدالت ہمارے استعمال اپنے اختیارات حسب دفعہ ۷۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) لازم ہے کہ خود اپنی رائے متعلقہ شہادت پر عمل کرے جو کہ رائے میری نظر سے لہذا ہلکولام ہے کہ اسکو منسوخ کریں اور خدمات جج اور جوری دونوں کی انجام دین اور اسے جج وغیرہ اسے جوری کو وقت مناسب دین لہذا ظاہر حالات مقدمہ کے میں سوائے اسکے اور کچھ نہیں کر سکتا کہ دو شہنچوں کی رائے سے اتفاق کر دیں کہ جنہوں نے گواہان کی سماعت کی اور تین گواہوں کی مجرمت کے اطمینان ملی تھا محکومی و سیما ہی اطمینان ہے۔

پتہ نہیں ہے نتیجہ اسی طور پر لہذا محض شہادت موجودہ مثل کے اخذ کیا ہے اور محکوم کوئی شک نہیں ہے کہ وہ نتیجہ شن جج استصواب کنندہ نے باطل قطع نظر ان جوابات کے اخذ کیا تھا جو جوری نے ان سوالات کے جوابات سے کئے گئے تھے اول فقرہ وجوہ استصواب حاکم موصوف سے یہ امر متجا ظاہر ہوتا ہے حاکم موصوف نے بعد از ان نسبت اس شبہ جوری کے لگایا کہ جبر کی ہلاکت نہ رہد ہوتا ہے ہوئی یا نہیں اپنی رائے بالاستیعاب ظاہر کی اور یہ نتیجہ نیک ہے۔ لہذا محکومہ تامل نہیں معلوم ہوتا جو محکومہ خواہ مخواہ جوری تجویز دوم کی رائے سے اختلاف کرتے ہیں ہوتا چاہئے تھا یہ عیان ہے کہ شہادت موجودہ مثل سے حاکم موصوف کو نسبت دادا جرم کے کلینا اطمینان ہو گیا تھا یہی نسبت شن جج سابق کے کہا جاسکتا ہے اور اگر رائے جوری سابق کو اس غرض سے ملاحظہ کیا جائے کہ قیاس کیا جائے کہ دوسری رائے جوری کی کلینا غیر معقول نہیں ہے تو شن جج سابق کی رائے کو بھی ملاحظہ کرنا چاہئے کہ جبکہ محض بر بنائے شہادت صرف تھا اطمینان ہو گیا تھا کہ دادا مجرم ہے۔

لہذا ہمارے نزدیک غیر ضروری ہے کہ نسبت مقدمہ مثل (۱) و فرمان شاہی میگنا کارنا و استغفار حقوق اور اوسے قسم کی اسناد قدیم پر بحث کی جائے یا مخصوص سوچ سے کہ یہ امر مشتبہ سے زیادہ ہے کہ آیا اسناد مذکور کا خیال واضعاً قانون کے دل میں ادوسقت متاجب احکام مجموعہ ضابطہ فوجداری جو بالخصوص ہندو کے لئے بنایا گیا ہے متعلق رائے جوری کے اور

ملکہ مظفر علیہ رحمۃ اللہ

ہند

دادا

کار منصبی کشن جج کے جب حاکم موصوف رائے جو ری سے قطعاً اختلاف کرے برائے
تجویز باعانت جو ری ہند میں ایک طریقہ جدید ہے مگر کہ جج کو جو ری سے نسبت واقف
کے اختلاف ہو۔ ملکہ مظفر بنام کمانڈرے راؤ (۱) بمقدمہ ملکہ مظفر بنام مہری پرشاد (۲) جسکیں
جسٹس نے پورے اس کا اصل بے بنیاد تصور کیا کہ تجویز باعانت جو ری متذکرہ مجموعہ مضابطہ فوجداری
وہ طریقہ تجویز باعانت جو ری ہے جو انگلستان میں مروج ہے سو اسے اوس صورت کے
اور اوس حد تک کہ وہ از روئے احکام مجموعہ مذکور مرتب کیا گیا ہے چنانچہ حاکم موصوف نے
اکثر مقدمات انگلستان پر کچن میں سے مقدمہ بشل بنا کر اظہار کرنے سے انکار کیا حاکم موصوف
نے فرمایا تھامس یہ رائے ہے کہ جب کارروائیاں ایسے مقدمہ کی جس میں تجویز باعانت
جو ری مفصل میں ہوئی ہو مطابق تعمیر مقبول اوس جرم مجموعہ مضابطہ کے ہوں جس میں ایسی تجویز محکوم
ہے کارروائیاں مذکور بصورت منوئے کسی نظر مریح مخالفت کے صحیح ہیں اور انکی حاجت بخفا ظ
قواعد مضابطہ انگلستان کے نہیں کیانی چاہئے۔

اب دیکھنا چاہئے کہ کوئی حکم صریح مجموعہ مضابطہ فوجداری میں ایسا ہے جسکی رو سے کشن جج
کو مخالفت پونہنے ایک سوال کی بھی اوس حالت میں ہو کہ جب ایک مرتبہ صاف وغیرہ ہم
رائے جو ری نے دی ہو سوالات متذکرہ دفعہ ۳۰۳ صرف ایسے سوالات ہیں جو بغیر حق متفق
اس امر کے ہوں کہ رائے جو ری کیا ہے اور مقدمات میں جن میں تجویز باعانت امیلین کیا
جج کو لازم ہے کہ رائے ہر واحد اسیر کی تحریر کرے لیکن تجویز کے صادر کرنے میں حاکم
موصوف مجبور نہیں ہیں لکڑائے مذکور کی پابندی کریں (دفعہ ۳۰۹) کوئی اسی قسم کا حکم دفعہ
۳۰۰ میں نہیں ہے جس میں ذکر اوس کارروائی کا ہو جب کشن جج رائے ابالی جو ری سے اختلاف
کریں لہذا یہ دلیل کی جاسکتی ہے کہ واضعان قانون کا یہ مشائہ تھا کہ کشن جج ابالی جو ری
سے کوئی سوال علاوہ اوس سوالات کے کرے کہ جبکا ذکر دفعہ ۳۰۳ میں ہے بخلاف اسکی
صاف ظاہر ہے کہ مختصر رائے جس سے وہ رائے جو ری کی ظاہر ہوئی ہو کشن جج
کے نہایت کارآمد ہو سکتی ہے اگر یہ امر بالخصوص ضروری ہے کہ جب جج کو رائے اسیرین
سے اختلاف ہو حاکم موصوف کو لازم ہے کہ اس امر کی احتیاط کرے لکڑائے اسیرین

۱۱۱ انٹیمین لاپورٹ سلسلہ کی جلد ۱ صفحہ ۱۳

(۲) بنگال لاپورٹ جلد ۶ صفحہ ۶۶ و مقدمہ مذکور ملکہ ذیلی پور ٹرکھادیز فوجداری جلد ۴ صفحہ ۵۹

حکم
مکملہ فقیر ہند
جام
دادا

قابل فہم اور ہیک تحریر کیا مین ہمارے نزدیک یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب نہایت زیادہ ذمہ داری جو ری سے اختلاف رائے کو ٹنکی ہو تو یہ زیادہ تر ضروری ہے کہ جج کو ہیک اور قابل فہم خیال اور ان امور کا ہونگی یا بت اختلاف ہے محکو تحریرات فی صاحب حبس بمقدمہ ملکہ منظر بنام سستی رام مثل (۱) سے عموماً اتفاق ہے کہ یہ امر نہایت خطرناک ہوگا کہ عدالت کشن کو یہ اختیار دیا جائے کہ جو ری سے بعد اسکے لگاوس لے اپنی رائے قطعی دی ہو اس غرض سے سوالات جرح کئے جائیں کہ ظاہر ہو کہ جو نتائج اوس نے اخذ کئے ہیں مطابق منطق کے مین ہیں یا خلاف یکدگر ہیں یا اس غرض سے کہ ایسا مواد ہم پر دیا جائے کہ جسکی بنا پر جج بعد ازان نسبت قطعی ہونے لگے جو ری کے اعتراض کر سکے یعنی جج کے لئے یہ امر نہایت بجا ہوگا کہ جو ری سے ایسے سوالات جرح کرے کہ جس سے اوکی رائے کی حاجت اور نسبت اوسکے بحث ہوسکے لیکن جب کوئی مقدمہ مثل ایسے مقدمہ کے جیسا کہ اوسے رو برو پیش ہے ایسے نتائج پر مبنی ہو جو دو یا تین واقعات سے اخذ کئے جائیں تو میرے نزدیک از روئے اصول خواہ قانون کشن جج کو یہ ممنوع نہیں ہے کہ جو ری سے یہ کہہ کہ وہ صاف اور ہیک رائے نسبت واقعات مذکور کے بیان کرے مین صرف اپنی رائے یہ ظاہر کرتا ہوں کہ مجھا اوس فی سرداری سخت کے جو حال میری کشن جج پر اوس صورت مین عاید کی گئی ہے جب حاکم موصوف کو اس امر کی نسبت تجویز کرتی ہو کہ آیا یہ ضروری ہے یا نہیں کہ رائے اہالی جو ری سے اختلاف کیا جائے مین سوچ سچا کہ اپنی رائے تحریر کر سکتا ہوں کہ وہ جوہ رائے جو ری کو صاف اور ہیک ہیک سمجھ لینے سے انصاف کے کہنے مین نہایت مدد ملتی ہے اولاً ممکن ہے کہ کشن جج کو اسطور پر یہ معلوم ہو جائے کہ رائے جو ری غیر معقول نہیں ہے اور ثانیاً ممکن ہے کہ اوس سے یہ ظاہر ہو کہ اہالی جو ری کو وقت شہادت دریافت کرنے مین اس قدر مقرر ہیں کہ کشن جج کو اسے جو ری سے اختلاف کو لے مین کم تامل ہوتا چاہئے۔

یہ صحیح ہے کہ مقدمہ ملکہ منظر بنام میان جان شیخ (۲) حکم دہی کو ٹ گلکاپہ تاکا کن جج کو مطلع کیا گیا کہ حاکم موصوف کو ادا ہے کہ کسی مایل جو ری سے سوالات نسبت اوس رائے کے نہ کرے جو اوس مایل جو ری نے ظاہر کی ہو مقدمہ مذکور کی رپورٹ تحریری صرف اسقدر ہے کہ کوئی امر ایسا نہیں ہے جس سے نوعیت مقدمہ یا سوالات کی ظاہر ہو بخلاف اسکے مقدمہ فقیر ہند بنام کمسن (۳) پر سنپ صاحب

(۱) گلکاپہ ججی پور ٹنہارن فوجداری جلد ۱ ص ۱۱ (۲) گلکاپہ ججی پور ٹنہارن فوجداری جلد ۱ ص ۱۲ (۳) گلکاپہ ججی پور ٹنہارن فوجداری جلد ۱ ص ۱۳

۱۰۰۰
کلمہ معطلہ قریب

تمام
دادا

حبش نے یہ تجویز کی کہ از روئے قانون جج کو ممنوع نہیں ہے کہ اہل جوہری سے نسبت اہل دھوہ کے سوا
 کرے جس پر اہل جوہری نے اپنی رائے منی کی ہو اور جو مقدمہ قریب ہند بنام اوٹے چنگا (۱) میکفرسن صاحب
 حبش و گلو در صاحب حبش نے یہ تحریر فرمایا جج اس کے متعلق کرنے کی تکلیف بالکل گوارا نہ کی کہ وہ
 کوٹنسی وجہ تھی کہ حبشی بنا پر جوہری نے وہ رائے قائم کی جو اس نے ظاہر کی اور واقعہ یہ ہے کہ یہ طریقہ
 حال تجویز کا پامانت جوہری کے ہند میں ایک درجہ درمیانی ہے نام جوہری کا جو ایک مرتبہ خافہ حقوق
 مدنی اہل انگلستان تھی قائم رکھا گیا ہے لیکن اصلی خاصہ یعنی قطعی ہونا رائے جوہری کا عطا نہیں
 کیا گیا علامات درجہ درمیانی ہونے کی قانون اور نظائر میں پائی جاتی ہیں جج کو بعد اسکے کہ جوہری
 نے صاف اور غیر مبہم رائے ایک مرتبہ ظاہر کی ہو جوہری سے سوالات کرنے کی ضرورت یا اجازت دینی
 ہے اور نہ مخالفت کی لگی ہے بعض ججوں کی رائے میں ایسی کارروائی ناجائز ہے اور بعض ججوں کی رائے
 میں یہ امر مطابق اس حکم خاص کے ہے جسکی رو سے شن جج پر درجہ درمیانی ترسیل مقدمہ بدلت علی عاید کی گئی
 ہے اگر قانون انگلستان میں کوئی امر شاہدہ ترسیل مقدمہ سب دفعہ ۳۰۰ ہو تو اس صورت میں
 ہے کہ جب کسی مقدمہ کو جج جوہری اس عدالت میں ارسال کرتا ہے جو واسطے جوڈیکل کے مقدمات
 شاہی پر جج میں تجویز صادر نہ کی گئی ہو مقرر ہے ایسے مقدمات میں بعد صادر کئے جائے رائے
 جوہری کے جج اکثر جوہری سے استفسار کرتا ہے کہ نسبت بعض واقعات کے اور نوٹ کیا رائے قائم
 کی تاکہ حاکم موصوف کو استصواب کوئے میں ہدایت ہو خاص میری رائے ہے کہ جج کوئی ایسا امر
 نہیں کرتا چاہے جس سے شن جج کو اپنی حیطہ اور خطرات کی انجام دہی میں دقت ہو اور بصورت
 ہونے کسی خلاف صحیح حکم قانون کے پیدا نہ کرنا چاہئے کہ صاف اور مختصر تجویز جوہری نسبت اصلی امور کے
 دریافت کی جائے جوہری نے یہ رائے بھی ظاہر کی ہو کہ ملزم بیگناہ ہے مقدمہ حال
 میں اگر ہم جوابات اور سوالات پر ملاحظہ بھی کریں جو بعد اظہار رائے جوہری کے کئے گئے
 تاہم کوئی اور نتیجہ سوائے اسکے اخذ نہیں کیے جہاں کہ رائے جوہری صریحاً غلط ہے میں یہ نتیجہ اس
 سبب سے نکالتا ہوں کہ از روئے شہادت مندرجہ مثل کے محکوم داد کی جرمیت کا اطمینان ہے اور
 یہی صریحاً رائے جج استصواب کنندہ کی قطع نظر کسی ایسے تعصب کے ہتی جو جوابات اہل جوہری
 سے پیدا ہوا ہو۔

۳۸۴

نسبت اپنے بھلیس چارڈین صاحب کی اخیر تحریر کے محکوم نہایت افسوس ہے کہ اہم ہمارے
 نسبت اختیارات اور کارٹھیسی اس عدالت کے جو بطور ارسال مقدمہ سب دفعہ ۳۰۰ ہوتے

ملکہ عظمیٰ قیصر
بنام
داد و آستانہ

ہین اتفاق ہین ہین میری دانست میں یہ صاف ظاہر ہے کہ جب اسطور پر مقدمہ بھیجا جاسے تو فوراً
ہے کہ ہم کو اپنی رائے نسبت واقعات کے قائم کرین۔ بطریق استعلاوب منجانب سشن جج بحث کل
مقدمہ کی شروع ہو جاتی ہے۔ ملکہ عظمیٰ بنام کمانڈے راڈ (۱) ملاحظہ طلب بعد مقدمہ ملکہ عظمیٰ بنام
کمانڈے راڈ (۱) قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے یہ الفاظ اس قدر مکمل طور پر کہ بعض مطابق فیصلہ
قیصر بند بنام ہوئی (۲) اضافہ کئے گئے ہیں کہ جس میں تعین دفعہ ۲۶۳ سابق کی کمی تھی ہی اسے
پر معتمد ملکہ عظمیٰ قیصر بند بنام اتواری ساہو (۳) قائم کی گئی تھی پر سب صاحب جسٹس نے یہ
فرمایا کہ مقدمہ کہیں کمار (۴) عدالت نے تجویز برائے کو منسوخ کیا اور تجویز ثبوت جرم قتل عمد کی اور طریق
کی نسبت حکم مزائے پراسنی صادر کیا ہر طرح پر ایک ایسا فیصلہ تھا جسکی نسبت یہ خیال کیا جانا چاہا
کہ واضعان قانون کے خیال میں یہ فیصلہ تاجب مجموعہ ضابطہ فوجداری جدیدہ صادر کیا گیا تھا مگر
کوئی علامت کسی قسم کی مجموعہ مذکور میں اس نیت کی نہیں ہے کہ اختیار تیزی عدالت کا اوس طریق
پر جمعہ و دیکھا جاسے جو بعض مقدمات سابق میں پسند اور مقدمہ کہیں کمار (۴) میں ناپسند کیا گیا ہے
اور ہمارے نزدیک واضعان قانون کا یہ منشا ضرور تھا کہ جماعتیارات از روئے دفعہ ۲۶۳ عطا
کئے گئے ہیں وہ کمال طور پر اور نیز بالمشبہ باحتیاط استعمال کئے جاویں۔ کل رپورٹ مقدمہ کہیں کمار
کو بغور پڑھنے سے ایک عجیب مشابہت مابین واقعات اور امور بحث طلب مقدمہ مذکور اور مقدمہ
حال کے پائی جاتی ہے اور مقدمہ میں قیدی پر الزام قتل عمد لگایا گیا تھا اور وہ از روئے بالاتفاق
اسے جوری کے بری کیا گیا تھا سشن جج نے اسے جوری سے اختلاف کیا اور مقدمہ مذکور
کو سب دفعہ ۲۶۳ (جواب دفعہ ۲۶۳) مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ارسال کیا مقدمہ مذکور کی سماعت
ابتداءً راکھی صاحب جسٹس پر سب صاحب جسٹس نے کی حکام مدوع نے اتفاق کیا کہ الفاظ دفعہ
۲۶۳ کی روئے سچوں کے اختیار تیزی میں کوئی قیدی نہیں لگائی گئی ہے اور کوئی قاعدہ معین دربارہ
عمل میں لائے اوس اختیار تیزی کے مطابق اپنے خاص ایمان کے قرار نہیں یا جاسکتا ہے وہ مقدمہ
خاصہ قیدی کے اقبال پر مبنی تھا کہ جس سے عدالت سشن میں انکار کیا گیا تھا مگر یہی صاحب جسٹس
یہ تجویز کی کہ یہ کام جوری کے اقبال مذکور کو منظور یا نامنظور کرے اور ہائی کورٹ کو دست اندازی نہیں
کرتی چاہئے پر سب صاحب جسٹس نے یہ تجویز کی کہ اگر جوری نے اقبال قیدی پر اعتبار نہیں کیا تو

(۱) انڈین لاپورٹ سلسلہ جی جلد ۱ صفحہ ۱۳ (۲) انڈین لاپورٹ سلسلہ جی جلد ۱ صفحہ ۵۲

(۳) ملکہ جلد ۱ صفحہ ۲۶۹ (۴) ملکہ لاپورٹ جلد ۱ صفحہ ۴۷

مقدمہ
ملکہ مظفر علی شاہ

بنام

دادا

اوس نے نہایت تلون مزاجی سے اور نہ باستعمال صحیح اپنے فرض کے عمل کیا حالکہ موصوف نے یہ فرمایا
جب ملاخطہ اقبال سے کہ جو صورت مقدمہ حال میں ہے شہادت اس امر کی ظاہر ہو کہ وہ درست اور
برصا و رغبت کیا گیا ہے اور جب اوکی تائید اوس کل شہادت سے ہوتی ہو جو بلحاظ نوعیت مقدمہ کے
ملسکتی ہو تو میرے نزدیک اسے جو رسمی بابت نہ اتفاق کرنے کے اقبال مذکور سے ایک غلط رائے
ہے اور بغیر انصاف اوس رائے کو اسکی معمولی تاثیر قانونی مہینہ دینی چاہئے۔ لہذا مقدمہ مذکور ج سوم
(چیف جسٹس صاحب) کے اجلاس میں پیش کیا گیا حالکہ ممدوح نے یہ فرمایا۔ اس مقدمہ میں بارے
روبرو ایک کل مقصد اور ظاہر اسچا اقبال جرم منجانب قیدی کے موجود ہے اوس محبثیت کو جسکے روبرو اقبال
مذکور لیا گیا نسبت اوکی راستی اور صداقت کے اطمینان ہے اقبال مذکور کی تائید اوس شہادت سے ہوتی
ہے جو میری دانست میں بالکل قابل اعتبار ہے شن جن نے اپنی یہ رائے تحریر کی ہے کہ رائے جو رہی
غلط ہے اور میں مقرر ہوں کہ میرے نزدیک یہ بالکل نامکن ہے کہ رائے جو رہی کی وجہ سے ایسے امر سے دریا
ہو جو شل وجہ معقول کے ہو چنانچہ جو یہ اسکے کہ اکثر حکام عدالت کی رائے بجا نب ثابت قرار دیئے
جائے جرم کے ہتی لہذا قیدی کی تہیت حکم نرے موت صادر کیا گیا۔

پس مقدمہ حال میں پستلہ کر کے کہ شن جن کی یہ غلطی تہی کہ جو رہی سے بعد صادر کئے جانے والے
جو رہی کے سوالات کئے گئے گھٹیا یا اچھا جوابات سوالات مذکور کے محض شہادت اور رائے جو رہی پر عمل
کر کے اور محض امور قریں قیاس پر نظر رکھ کے اور اپنے عام تجربہ اشخاص امور کو متعلق کر کے محاکم کوئی شبہ
معقول نسبت داوا کے جرم کے معلوم نہیں ہوتا ہے۔

بوجہ اس اختلاف آراءے مابین حکام نوڈرین کورٹ کے تقدیر میں جسٹس دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری
چیف جسٹس صاحب سے استصواب کیا گیا۔

۲۲۶ سار جینٹ صاحب چیف جسٹس قطعی ہونا رائے جو رہی کا از روئے دفعہ ۳۰

مجموعہ ضابطہ فوجداری تابع اس اختیار اوس شن جن کے ہے جو وقت تجوز اجلاس کرتا ہو (جب حالکہ
موصوف رائے الہامی جو رہی سے ایسا کامل اختلاف رکھتا ہو کہ حالکہ موصوف کی دانست میں بغیر
مقتضائے عدالت کے ضرور معلوم ہو) کہ مقدمہ کو ہائی کورٹ میں بھیجے اور عدالت موصوف کو جائز ہوگا
کہ مقدمہ کی تجویز کرنے میں اودن اختیارات میں سے جو کہ وہ بھیضہ اپیل عمل میں لاسکتی ہے کسی اختیار
کو عمل میں لائے یہ ایک نہایت اہم اختلاف قانون و عملہ بآداب انگلستان سے ہے اور بلاشبہ اسوجہ سے
کیا گیا تھا کہ اس ملک میں تجویز یا عانت جو رہی امتحان تہی اور یہ امر بغیر من اطمینان اس امر کے کہ البے انصافی

منوفوری ہتا کہ مقدمہ میں اندر بعض حالات کے اعلیٰ ترین حاکم فوجداری سے استصواب کیا جا اند کوئی شک
شہادت مابین اہل اون اختیارات تیزی کے جو اس طرح ہائی کورٹ کو بموجب دفعہ مندرجہ بالا عطا کئے گئے
ہیں اور اون اختیارات کے نہیں ہے جو عدالتا سے قانون انگلستان میں کبھی بھی بوقت کرسٹے ویلڈی
کے تجویز اہالی جوری بمقامات حیدرہ دیوانی بذریعہ ہدایت کئے گئے تجویز ہدایت کے اس بنا پر عمل میں لاتی ہیں کہ
تجویز جوری خلاف شہادت ہے اور یہ تجویز جلد آمد عدالتا سے آخر الذکر ہر اس طرح سے عمل نہیں کیا جاسکتا کہ
اون سے قاعدہ عمل میں لائے اون اختیارات کا حاصل ہوتا ہے جو ہائی کورٹ از روئے دفعہ ۳۳ عطا
ہوئے ہیں میں باور کرتا ہوں کہ یہی اصل منشا ویسٹ صاحب جس کی تحریرات مقدمہ ملکہ مغلہ بنام کماٹھ
راؤ (۱) کا ہتا کہ مغلہ بنام باہی ہر اس صاحب جس سے جیسا کہ تجربہ زمانہ کثیر قابل ہدایت وقت کے
ہے کھیتا اتفاق ہے کہ عدالت ہلاکا ہمیشہ سے یہ معمول رہا ہے کہ ملکہ جوری میں دست اندازی نہ کئے
تجربہ اسکے کہ جب ثابت کر دیا جائے کہ وہ مرتد اور حیاں طور پر غلط ہے (ملکہ مغلہ قیر ہند بنام منیا دیال (۲))
اور جوری ملکہ میں عمل درآمد کوئی تعلیق کرنی چاہئے۔

مقدمہ ال میں از روئے شہادت کوئی شک باقی نہیں رہتا ہے کہ کویر ناتھ متونی ۲۰۔ مارچ کی شام کو
شام کا کھانا کمانے کے پیار ہوا اور شفا خانہ مقام تند میں جہاں او سکونجا پالیس پائل کے لئے کمرے تھے
دوسرے روز فوت ہوا اور چیف کانسٹیبل کو اطلاع اوس امر کی جو واقع ہوا تھا کیسویں تاریخ کی صبح کو پو
چھے ہوئی اور وہ فوراً کویر کے مکان پر گیا جہاں اوسنے دونوں ملزمان کے اظہارات لئے اور اظہارات
روزنامہ ردہ کو ایک کسٹ میں لے گیا اور وہ دھتورے کے درخت دکھلائے جسے اوس نے بیان کیا
کہ اوسنے دھتورے کے بیچ لئے تھے ۲۲۔ مارچ کو ملزمان روبرو مجسٹریٹ درجہ دوم کے حاضر کئے گئے
اوسوقت اون دونوں نے اقبال کیا کہ امین اونکے گفتگو اس امر کی ہوئی تھی کہ متونی کو اسوجہ سے ہلاک
کیا جاسکے کہ اوسکو اونکی آشنائی کا رشک ہے کہ میں سے اونہوں نے اقبال کیا کہ باہم اونکے سے اور
ادا ملزم دھتورے کے بیچ کسٹ میں لے لایا اور اوسکو مہیا اور وہ متونی کے کمانے میں ملائے گئے
اور متونی نے اوسکو دیکھا اور وہ بیہوش ہو گیا لیکن ہر ایک اون میں کہتا ہے کہ بیچ مذکور کمانے میں دوسرے
لے ملائے مہائی جی گوہ ادا دھتورے کا کہلا بیان کرتا ہے کہ ادا ملزم سے اوس کسٹ کی گھاس کٹوائی گئی تھی
اور وہ دھتورے کے درختوں میں سے جو ایک کسٹ میں تھے بیچ اس بیان سے لے گیا ہتا کہ اوسکو اونکی
ضرورت واسطے خارش کی دوا کے بیچ آخر متونی کی علامات سے جیسا کہ پالیس پائل اور دیگر گواہان
نے جنہوں نے اوسکو اکیسویں کی شام کو دیکھا تھا بیان کیا اور پراسی پاستی کبری شفا خانہ مقام آند کے بیان سے

اور باقی کھانے میں زہر پھلنے سے اور اوس لوہ پٹ سے جو تختہ کیسیائی گورنمنٹ سٹیل کہ جسکے پاس باقی کھانا
پارسی ایسا پتھی کیہی نے ہیجا متا خا ہر ہو نا ہے کوئی شبہ معقول باقی نہیں رہتا ہے کہ مٹوئی گورنمنٹ جو
کا دیا گیا۔

اگر مقدمہ جگہ پر ختم ہو جائے تو شہادت مندرجہ بالا سے میرے نزدیک کوئی شبہ معقول باقی نہ رہتا کہ ملزم دادا یا کوکیر کو زہر دینے میں جلیبا کے ساتھ برص سازش شریک تھا یا اسے خود کھانے میں خنزیر ملا کر زہر دیا تھا مگر وقت بخیر نزول و فون طرمان نے اپنے اقبالات سے انکار کیا اور زبان کیا کہ انہوں نے اقبالات مذکور بخون پیٹے جھٹے کے یا اس سبب سے کئے تھے کہ فوجہار نے انکو مینٹا اور سکملہ پاتا تھا مگر مقدمہ میں کوئی ایسا امر نہیں ہے جسکی وجہ سے یہ بیان ذرا بھی قرین قیاس ہو تحقیقات مقدمہ کئے میں یا طرمان کو زہر و مجسٹریٹ درجہ دوم حاضر کرنے میں دیر نہیں لگی تھی اقبالات مذکور ایسے تھے کہ طرمان سے اگر وہ مجرم ہوں امید کی جاسکتی تھی کہ وہ اس غرض سے کرینگے کہ بعد اپنے گرفتاری کے الزام ایک دوسرے پر ڈالیں اور اپنی تائید شہادت ہمالی جی اور اس کے بھروسے اور اس شہرت سے ہوتی ہے کہ باہم دھنگے آشنائی تھی کہ جیسا کہ قریب قریب تمام گواہان نے کیا ہے لہذا میری رائے میں کوئی وجہ کسی قسم کی واسطے شبہ کرنے نہایت راستی اقبالات کے نہیں ہے۔

بلحاظ کامل شہادت کے میری یہ رائے ہے کہ جرم و داد کا ایسا صاف طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ عدالت
خدا پر فرض ہو گیا ہے کہ رائے جو ری کو منسوخ کرے اور قیدی کو مجرم قتل عدا کا بخود نہ کرے۔

[illegible]

صیغہ آپسلی فوجداری

باجلاس اسکاٹ صاحب جسٹس و جارجین صاحب جسٹس

بیمعالمہ کلادیوڈیورنٹ

عقدِ رآء - درخواست واسطے ضمانت پر ہائے جہانے قیدی کے شکل درخواست - درخواست
 محققین بیانات ازالہ حیثیت عرفی نسبت مجسٹریٹ تھو نیز کنندہ و دیگر عمدہ داران سرکاری کے مندرج
 جب ایک قیدی نے اپنی گرفت سے درخواست کی کہ افسلہ اسکے اوپر کے وہ ضمانت پر ہائے

محکم دلائل
پر مبنی

جاسے اور درخواست مذکور میں بیانات مشعر از الہ حیثیت عنی (مذکورہ اعتراضات کے) اعتراضات غیر متعلق نہایت
محکم پرٹ اور دیگر عمدہ داران ملازم گورنٹ ہند مندرجہ تھے عدالت نے یہ اجازت نہیں دی کہ درخواست مذکور
داخل کی جائے اور اسکے واپس لیئے جائے کا حکم صادر کیا۔

سائل کلا فوڈ پورٹ کی نسبت لفٹنٹ زیوار مجسٹریٹ چھاونی سکندر آیا جسے تجویز ثبوت جرم بابت
از الہ حیثیت عنی حسب دفعہ ۵۵ مجموعہ تعزیرات ہند صادر کی اور اس کی نسبت حکم نفاذ چار ویدینس کی قید محض کا صادر کیا
بنام راضی اس تجویز ثبوت جرم و حکم نفاذ کے کلا فوڈ پورٹ نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا اور اسکے ساتھ
ہی ایک درخواست بغرض ضمانت پر رہا کئے جانے کے پیش کی۔

اس درخواست میں نامبرو نے شکایت اس طریقہ کی پیش کی جس طریقہ پر اس کی پہلی درخواست فی ٹریٹ
بینچ ہائی کورٹ نے سٹی کی تھی درخواست مذکور میں ایسے اعتراضات جو باطل غیر متعلق تھے نسبت مجسٹریٹ تجویز
کنندہ اور طریق عمل فاتی اور سرکاری دیگر عمدہ داران درجہ اولیٰ ملازمان گورنٹ ہند کے بھی تھے۔

یہ درخواست بلوچہ مندرجہ تجویز ذیل عدالت موٹے نامنظور کی گئی۔

اسکاٹ صاحب جسٹس۔ یہ معاملہ کلا فوڈ پورٹ جو ایک قیدی جیل خانہ سکندر آیا کا

ہے دو درخواستیں ہمارے روبرو پیش ہیں اول درخواست ایک درخواست واسطے ضمانت لئے جائے

ہے تحریر تھنک میز جسکی بابت سائل جیل خانہ میں ہے بادی النظر میں نہایت باعث از الہ حیثیت عنی ہے

اوسکا بیان ہے کہ وہ بروے واقعات مجاہد تھی اور نامبرو نے اوسکو بغرض فائدہ عامہ تلاقی کے تحریر کیا

ہتا گراہل جوری نے اوسکو مجرم تجویز کیا ہم نے اوسکا اپیل منظور کیا ہے اور اوسکو موقع یہ ثابت کر نکھا حاصل

ہو گا کہ اہل جوہری کی رائے غلط ہے لیکن کچھ کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ از روے رویداد صریح اوسکے

مقدمہ کے حمانہ کہ ان کا ردوائیات سے واضح ہوتی ہے جو ہمارے روبرو ارسال کی گئی ہیں وہ ضمانت

پر رہا کیا جائے نامبرو کا بیان ہے کہ اوسے مجسٹریٹ کو یہ درخواست دی کہ اوسکو اجازت دیجائے کہ وہ

عدالت ٹرانسہ درخواست واسطے انتقال مقدمہ کے کرے اور درخواست انتقال مقدمہ نامنظور ہوئی۔ لیکن

معلوم ہوتا ہے کہ اوسے پیشتر ۳- مئی کو یہ درخواست کی تھی کہ مقدمہ ہائی کورٹ میں منتقل کیا جائے اور اسکی

درخواست نامنظور ہوئی تھی لہذا میرے نزدیک اس بنا پر کہ شاید تجویز ثبوت جرم پر ہمارے اس طے متعلقہ

ضابطہ کے غلط ہو اسکی ضمانت منظور نہیں ہونی چاہئے اوسکی درخواست نامنظور ہوئی چاہے جو درخواست

کہ وہ اب پیش کرتا ہے اوس میں ایسے بیانات باعث از الہ حیثیت عنی بہرے ہوئے ہیں جو دکھاتا

ہے اسے غیر متعلق ہیں اور بغض نہایت نامناسب ہیں درخواست مذکور بشکل معیوب موجودہ کے داخل

مجلس
مجلس
مجلس

نہیں ہو سکتی اور واپس نہ لے جانی چاہئے۔

دوسری درخواست واسطے نقل اور پورٹ مجسٹریٹ کے ہے جو عدالت ہذا کو جواب ہمارے ایک
سلول کے گئی سیل ٹیک ٹیک مستحق پائے نقل کا نہیں ہے لیکن ہنگو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی
کہ اس کو نقل نہ دیا جائے اور اس کو نقل دیا جاسکتا ہے۔

جارج ڈین صاحب جسٹس۔ ڈیورنٹ قیدی نے اپنی درخواست اپیل میں یہ درخواست
کی کہ اس کی ضمانت منظور کی جائے اور بوقت سماعت درخواست مذکور اسکے کونسل نے یہ دلیل کی کہ
مجسٹریٹ پتھر نہ کندہ نے دفعہ ۵۲۶ (الف) مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۷۳ء) کی خلاف ورزی کی اور
پرنیو جہ کارروایات مذکور منسوخ کیجانی چاہئیں اس پورٹ سے جو مجسٹریٹ نے ہنگو بھیجی ہے اب یہ غلط
ہوتا ہے کہ گود دفعہ ۵۲۶ (الف) کی اطلاع حاکم موصوف کو نہیں کی گئی قیدی کو عملت ملی کہ جس سے مطابقت
اوسکے بیان حال کے اوسنے اس پر چرغہ اٹھایا کہ وہ کبھی میں بغرض عدالت ہذا میں درخواست انتقال
اپنے مقدمہ کی دینے کے آیا جو درخواست نامعلوم ہوئی اور ان واقعات سے جو ہمارے رویہ بیان کئے گئے
ظاہر ہوتا ہے کہ تجویز بددوری بعد صادر ہوئے حکم مافی کورٹ کے شروع ہوئی اور دفعہ ۵۲۶ (الف) کی
خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے اور یہ وجہ جو واسطے ضمانت لینے کے بیان ہوئی ہے ثابت نہیں
کی گئی ہے ہنگو دو دین کوئی امر خاص ایسا نہیں معلوم ہوتا جس سے ہنگو یہ تعجب ہو کہ قبل ہمارے
سماعت کرنے اپیل کے تمیل حکم مندرجہ دست اندازی کیجائے۔

اوسکے بعد سیل نے وہ نقل ایک چھپی ہوئی درخواست موسومہ عدالت ہذا رسال کی میں جہاننگ
کا غنڈہ کو اس مقدمہ سے جواب ہمارے رویہ بعضیہ اپیل میں ہے تعلق ہے ممکن ہے کہ بیانات عرضی مذکور
نا قابل اعتراض ہوں لیکن اس کا غنڈہ طویل میں قیدی نے اپنی آراء نسبت اوس طریقہ کے ظاہر کی
میں جس طریقہ پر مطابق اوسکے بیان کے اور حکام ذیل علم نے جنہوں نے سماعت و درخواست نامبرہ
عدالت ہذا میں کی انصاف کیا ہے اور جو اس قدر کہ تاخیر اور نامناسب ہیں کہ اوسنے تو بہن عدالت پیدا
ہوتی ہے کا غنڈہ کو میں ایسے بیانات ہی ہیں جو عامہ علایق کی نیک چلنی سے یہ حمانہ تعلق رکھتے ہیں اور معائنہ
سے تعلق نہیں رکھتے ہیں یہ خارج ہونے چاہئیں اور عدالت کو یہ دیکھ لینا چاہئے کہ وہ خارج ہو گئے وہ کوئی چیز
لاڈا ملٹن صاحب ہندو کی طرف سپین (۱) و مقدمہ کرکیناں بنام جنسین (۲) رپورٹ لوفٹ ججائیک
مستحبہ جیمین لاڈو منسفیلڈ صاحب نے فرمایا کہ بیان ملٹی مشغولانہ حثیت عینی قائم نہیں ہونے دینا چاہئے۔
کا غنڈہ کو میں ایسے اعتراضات ہی ہیں کہ ہنگو اس مقدمہ سے بالکل تعلق نہیں ہے جو ہمارے رویہ برت

محکم دلائل
برائے قیامت

موجودہ سٹیج پر کتنے اور نسبت ذاتی اور سرکاری طریق عمل دیگر اعلیٰ اہل علم و امان ملازمان گورنمنٹ ہند کے سب سے اور نسبت بے در عاریت ہوئے اور عدالتوں کے سب سے جو کل ہند میں منجانب سرکار عدالت ستری کرتی ہیں میری یہ رائے ہے کہ جو کچھ بروصاحب جسٹس نے بمقام گورنمنٹ (۱) فرمایا ہے اس سے وہ پہلا ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ اب متعلق کرنا چاہئے یعنی یہ کہ رعایا کو چال چلن اور طریق عمل دن و رات سے متعلق ہے جو اسلئے مقرر کئے گئے ہیں کہ اعلیٰ اور برے عہدہ پر کام کریں ہر شخص کے لئے اپنی نیک نامی ایک قیمتی شے ہے عدالت ہمارے ہائی کورٹ پر فرض ہے کہ جملہ عدالتوں کے لئے نمونہ قائم کریں اور میرے نزدیک ہر کو لازم ہے کہ مضابطہ عدالتوں کے پاس ستری و کونٹینس منیج کی تعلیم اور دوسرے سے کریں جو ایسے مستند شخص جیسے کلاسنوری صاحب ہیں دفعہ ۱۰۰ اپنی ایکوٹی پلیدیٹس (طبیعی ہضم) میں تحریر کئے ہیں بعض موصوف نے یہ فرمایا ہے یہ تصور کیا جاتا ہے کہ بدگوئی سے بہت زیادہ اور دوامی قسم کا نقصان اور اشخاص کو پہنچتا ہے جس سے اس کو تعلق ہے کیونکہ کاغذات عدالت ذریعہ ہمیشہ کے لئے قائم کئے تھیں آئندہ عدالتوں میں اسے زیادتی کا ہوتا ہے اور عدالت بتا سکتا ہے تہذیب عام ظالیق کے پائند ہے کہ ایسی ناسٹائیلیٹوں کے دفع کرنے کے لئے دست افرازی کے جیسے نیک نامی میں عیب اور جس سے زمین اور ان کے رشتہ داران واحباب کا دل کٹے۔

چند ماہ گزرے جب ایک خواست کسی کنٹینس منیج کی ہمارے روبرو دھبیغہ لگائی پیش ہوئی تھی ہم نے وکیل کو مطلع کیا تھا کہ چونکہ اس میں بعض تہنک آمیز اور غیر متعلق بیانات نسبت گورنمنٹ اور مجسٹریٹ صلیح کے مندرج سے لہذا ہم نے اسے قبول کرنے سے انکار کیا تاہم چونکہ اس میں سے مضمون تہنک آمیز خارج نہ کیا جاسے۔

درخواست ہذا اس سے بھی زیادہ قابل اعتراض ہے اور چونکہ ہماری یہ رائے ہے کہ ہر کو چاہئے نہیں کہتا چاہئے کہ وہ ہمارے دفتر کو خراب کرے لہذا ہر کو لازم ہے کہ اس کو ناسطور کریں اور یہ حکم دیں کہ وہ تہذیب کو واپس دیکھائے۔

درخواست ناسطور ہوئی۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس برڈ وڈ صاحب جسٹس وجارڈین صاحب جسٹس

فقیر اما وغیرہ *

بنام

ملک معظمہ مصر ہند

۱۹۰
۲۴ جنوری
صوفیہ امین
علاؤ الدین
۴۹۱

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۷۳ء) دفعات ۲۳۵ و ۲۳۶-۱ اشتمال الزامات جہاں

اس کا مختلف طرزِ ان کے نسبت مختلف اشخاص کے مختلف اوقات پر کیا۔ جو زیرِ یکساں

و قرار داد. حرم۔

اگر کسی مقدمہ میں عدلمان میں سے کسی کی نسبت احتمال ہو کہ اس کو کوئی جواہر یا جہین میں بل جہاں امر کے پریشانی ہو کہ کہ بہت سے بیجا شامل کئے ہوئے الزامات کا جواب دینا ہے یا یہ امید ہو کہ تجویز مناسب میں غالباً جو پیش ہونے بہت سی ستادہ متعلق اکثر مختلف معاملات کے نقصان پہونچے گا اور جو اس کی کثرت سے شہرہ غیر واجبی نسبت ملزمان کے پیدا ہوگا تو نسبت صحت احتمال الزامات کے سختی اور قراض ہو سکتا ہے

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین و متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۰۔ مسئلہ اول لازم

کہ دوات الزام میں کافی تصدیق دقت اور مقام از شخص اور حالات کی ایسی کر کے کہ قریب یوں میں سے ہر ایک کو کو اد

ممالک اطلاع ہو جائے کہ جس کا الزام دوسرے کا کیا گیا ہے۔

جاسلز مان پر حوثیہ گانچ پولیس دہر مار کے تھے یہ الزام لگا لیا کہ دستہ خفیہ ہمارا اور اسکی زنجیر کا اور دھمکے داما دایا ہے اُنہائے خفیہ پولیس متعلقہ مقدمہ سرقہ میں بری طرح سے پیش آئے۔
نامہ روگان واسطے تجویز جرایم مندرجہ ذیل کے سپرد کئے گئے۔

(اول) تمام طرمان بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۳ مجموعہ تعزیرات ہند کی جس الزام میں مختلف افعال پرستی کے داخل تھے جنکی نسبت بیان کیا گیا کہ اوں کا ارتکاب بہ مقابلہ سناہو کی حالت قید میں ہوا کہ جو داخل بد دوم الزام کے ہیں۔

(دوم) تمام ملزمان بابت جرم حسب دفعہ ۴۸۰ مجموعہ قرائت شد جس کا ارتکاب بقایا ملزمان میں ۵-
۵۸ جنوری ۱۹۵۸ء کو کیا۔

(سوم) زبان خبر داد ۳۱ بستم حسب دفعه ۳۲۲ مجبوراً تفریاتی مندرجاً از کتاب تعالیه درگاه ۱۵-
دری ششم کوچوا-

۱۰ اپریل عینہ فوجدار علی خیر ۲۲۱ ششم۔

مکملہ فیہ فیہ فیہ
فیہ فیہ فیہ

(چہام) ائمہ فقہاء بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۳ مجموعہ قوانین ہند جسکا ارتکاب بمقابلہ کما ۱۴ جنوری ۱۹۵۸ء کو ہوا۔
(دعویٰ) تمام ملزمان بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۳ مجموعہ قوانین ہند جسکا ارتکاب بمقابلہ ایلیا مابین ۱۵-۲۳-۵۸
جنوری ۱۹۵۸ء ہوا۔

(دعویٰ) تمام ملزمان بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۳ جسکا ارتکاب بمقابلہ ایلیا اوسی عرصہ میں ہوا۔
(دعویٰ) تمام ملزمان بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۳ مجموعہ قوانین ہند جسکا ارتکاب بمقابلہ ایلیا مابین
۹-۱۵ جنوری ۱۹۵۸ء ہوا۔

ملزمان عدالت سیشن میں دو مقدمات جدا گانہ میں سپرد ہوئے سیشن جج نے دونوں مقدمات کی تجویز
حسب دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ مجموعہ مضابطہ رُفوحداری (ایکٹ ۱۰) عدالت میں کی کہ چونکہ دونوں چارٹریٹس
پر دونوں مقدمات میں الزام لگایا گیا تھا اور کوئی الزام مختلف جلازم لگایا گیا تھا جسکا ارتکاب ایسے معاملہ
میں جو فی الواقع ایک ہی معاملہ تھا یعنی تعقیب پولیس نسبت ایک متروک نظر آئے ہوئے۔

ملزمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت ان جلازم کے جسکا الزام لگایا گیا تھا ہوئی اور ان کی نسبت احکام
سزا بقید بیجا دہائے مختلف صادر کئے گئے۔

منسوخی تجویز ثبوت جرم و احکام سزا تجویز مہولی کہ اشتیال دو مقدمات سے خواہ مخواہ ملزمان کو
افتخار پہونچا کر یہ امر ممکن ہو گیا کہ وہ فی تعلق بہت سے معاملات کے بوقت تجویزیت ہی شہادت پیش
کرے کہ جب تک کہ بعض اور امور متعلقہ سے بعید طور پر تعلق ہوں کہ جسکا سیدھ ریاضت ہو کہ ملزمان کو
وقت اور پریشانی میں ڈالے۔

یہ بھی تجویز مہولی کہ تمام مختلف افعال جبر کے جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اور کھا ارتکاب بمقابلہ
ہنا درشتا سے اور کسی قید ناجائز کے ہر طرح داخل ایک معاملہ واحد کے تصور کئے جاسکتے ہیں لیکن
وہ فعل جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اور کھا ارتکاب بمقابلہ کما مختلف مقام میں ہوا ایسا متصور نہیں ہو سکتا
کہ جرمو معاملہ کو ہے اور نہ قید ناجائز کے کما کی جبین ملزمان نے اور ۱۵ جنوری کو کما جزو کو
معاملہ کی تصور کیا جاسکتی ہے جو ہر جرم کے قائم ہوا جو مسماہ کو ملزمان نے پہلے روز پہونچایا تھا
اس طرح تمام افعال جبر کے جو ایلیا کو درشتا سے لو سکے اول زمانہ قید ناجائز کے پہونچا گیا اور قید کے جزو کو
معاملہ کے ہو سکتے ہیں لیکن دوسرا زمانہ قید کا جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ وہ کچھ عرصہ بعد تجویز ثبوت جرم کے اول زمانہ
قید کے شروع ہوا ایک معاملہ علحدہ ہو گا۔

پہل بنا راضی تجویز ثبوت جرم و احکام سزا مصدرہ ڈاکٹر اوسی پال صاحب ایڈیشنل سیشن جج

دہار دار۔

چار ملازمان میں سے ایک چیف کانٹبل ایک ہیڈ کانٹبل اور دو پولیس کانسٹیبلان دہار دار پولیس کے تھے نامہ دکان پر الزامات یہ تھے کہ انہوں نے تعینات پولیس متعلقہ مقدمہ سرقہ کے نامہ دکان ایک شخص سسی ہنار اور اسکی زوجہ رکھا اور اسکی داماد الیاس سے بغرض اسے دیر دستی اقبال کرانے اور مال مسروقہ ٹھکانے کے بری طرح پیش آئے اور انکو قید ناجائز میں رکھا۔

ملزمان پر الزام جرم مندرجہ ذیل کا لگایا گیا۔

(اول) ہر چار اشخاص ملزم پر الزام جرم حسب دفعہ ۳۳۳ مجموعہ تعزیرات ہند لگایا گیا جسکا ارتکاب بمقابلہ شاہجہاں تھا کہ جس الزام میں مختلف افغان جبراً غلبہ کی نسبت بیان کیا گیا تھا کہ اوں کا ارتکاب بمقابلہ شاہجہاں تھا کہ اسکی قید ناجائز کے ہوا کہ جو منشا دوم الزام کے ہیں۔ سرکاری (دوم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۸ جسکا ارتکاب بمقابلہ شاہجہاں میں ہو اور جنوری ۱۹۵۸ (سوم) ملزمان نمبر ۱۳ پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۸ جسکا ارتکاب بمقابلہ کامتونیہ زور جہاں ۱۵۔ جنوری ۱۹۵۸ کو ہوا۔

(چهارم) ملزمان نمبر ۳ پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۰ جسکا ارتکاب بمقابلہ کامتونیہ ۱۴ جنوری ۱۹۵۸ کو ہوا۔ (پنجم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۰ جسکا ارتکاب بمقابلہ الیاس میں ۱۵ جنوری ۱۹۵۸ کو ہوا۔

(ششم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۸ جسکا ارتکاب بمقابلہ الیاس اسی عرصہ میں ہوا۔

(ہفتم) ملزمان نمبر ۱۳ پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳۸ جسکا ارتکاب بمقابلہ الیاس میں ۱۸ جنوری ۱۹۵۸ کو ہوا۔

محشریٹ نے ملزمان کو عدالت سشن میں دو مقدمات جدا گانہ میں سپر وکیا سشن جج نے دو ملزمان مقدمات کی تجویز کی جاتی بوجہ مندرجہ ذیل کی۔

عدالت حسب دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری یہ تجویز کرتی ہے کہ مقدمات نمبر ۲۹ و نمبر ۳ کی تجویز شاماتی کی جائے کیونکہ وہی چار اشخاص دونوں مقدمات میں ملزمان ہیں اور دونوں الزامات ایسے مختلف جرم کے لگائے گئے ہیں جسکا ارتکاب فی الواقع ایک ہی معاملہ میں ہوا یعنی ایک تعینات پولیس نسبت سرقہ مظلوم بہرام بدوگری میں

ملکہ معظمہ قادیان
فیروز آباد

ملاحظہ فرمائیے
نام
تقریر

یہ بیان کیا گیا ہے کہ جرائمِ مذکور کا ارتکاب بمقابلہ شرکا ایک ہی خاندان کے ہوا کہ جنہیں سے دو اشخاص بطور مستغنیانِ حاضرین علاوہ برین شہادت ایک مقدمہ کی شہادت دوسرے مقدمہ میں داخل کی گئی ہے اور کل شہادت باہم ایسی شامل ہے کہ قبل اسکے کل حالات معاملہ سمجھ میں آوین کل شہادت پر غور ہونا چاہئے

سشن جج نے لمزمان کی نسبت تجویزِ ثبوت جرم حسب دفعات ۳۳۰، ۳۳۶ و ۳۳۸ مجموعہ تقریرات ہند کی ماوراءِ حکام منہر اقلید بیسلاو کے مختلف صادر کئے۔

بناراضی ان تجاویزِ ثبوت جرم اور احکام منہر کے لمزمان خبر ۲۰۳۵ نے ہائی کورٹ میں اس کیل فیروز شاہ میروان جی متنازعیت نارائن کنیش چند اور کر (منجانبِ لمزمان) لمزمان کو اس طرح سے نقصان ہوا جس طرحی پر دو مقدمات جدا گانہ کی تجویز کی گئی بطور ایک مقدمہ کی گئی یہ بیان کیا گیا ہے کہ مختلف جرائم کا ارتکاب مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں مختلف اشخاص ملزم نے کیا یہ تمام جرائم داخل ایک ہی تحقیقات اور ایک ہی تجویز کے نہیں ہو سکتے دفعہ ۲۳۳ مجموعہ ضابطہ رُفوحِ داری (۱) ایکٹ ۱۹۴۸ء ملاحظہ طلب دفعہ ۲۳۹ مجموعہ کی مقدمہ حال سے متعلق نہیں ہے اور نہ دفعہ ۲۴۵ متعلق ہے احوالِ منظرہ بمقابلہ لمزمان داخل ایک ہی معاملہ کے نہیں ہیں اور اس کل شہادت کو جدیدی نے نسبت اور مختلف جرائم کے پیش کی ہے جبکہ ارتکاب مختلف قیدیان کے کیا سشن جج نے وقت بیجادی کہے لہذا تجویزِ ثبوت جرم منسوخ ہونی چاہئے اور حکم تجویزِ جدید کا صادر ہونا چاہئے۔

شاننا رام نارائن وکیل سرکار منجانب سرکار تینیل (ز) متعلقہ دفعہ ۲۳۵ مجموعہ ضابطہ رُفوحِ داری (۱) ایکٹ ۱۹۴۸ء میں ایک مقدمہ مشابہ مقدمہ حال کے مندرج ہے چند جرائم جن کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ قیدیان نے کئے داخل ایک ہی معاملہ کے ہیں جرائم مذکور کا ارتکاب انساب ایک ہی تفتیش پولیس میں ہوا اور جوہ کہ سشن جج نے نسبت شامل کئے جانے دو مقدمات کے تحریر کئے ہیں صحیح و مناسب ہیں اگر وہ طریقہ جو سشن جج نے اختیار کیا بیضابطہ ہی تصور کیا جائے تو بیضابطہ کی مذکور ایسی نہیں ہے کہ عدالت نہ انکو منسوخ کرنا تجاویزِ ثبوت جرم کا اور صادر کرنے حکم تجویزِ جدید کا جائز ہو متحدہ قیصر ہند بنام مراری (۱) و ملکہ مظفر قیصر ہند بنام حوالا پر شاو (۲) ملاحظہ طلب۔

(۱) انڈین لارچرٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۴۱۔ (۲) انڈین لارچرٹ سلسلہ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۱۴۱۔

مستند
علامہ غلام حسین
نقیر نام

برٹاؤڈ صاحب جسٹس۔ چار اشخاص ملزم جو مشترک فوج پولیس میں داخل
تجوئز کے دو مقدمات جدا گانہ میں سپرد کئے گئے جسکی تجویز عدالت سیشن نے اسوجہ
شامل کی کہ وہ مختلف جرائم کے جنکا الزام ملزمان پر لگا یا گیا اثنا سے ایک ہی تفتیش
پولیس میں نسبت منترہ مندر کے کئے گئے تھے۔

سشن جج نے حکم شامل کئے جانے مقدمات کا صادر کرنے میں دفعات ۲۳۵ و ۲۳۹
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰-۱۹۷۳) پر استدلال کیا اور ادا اول امر جو متعلق اپیل ہذا
کے جو دو اشخاص ملزم نے دائر کیا ہے پیدا ہوتا ہے یہ ہے گایانا مہر دگان اور وہ دو
اشخاص جسکی تجویز ان کے ساتھ ہوئی حسب منشا سے دفعہ ۲۳۹- ملزمان ایسے جرائم
مختلف کے تھے جنکا ارتکاب معاملہ واحد میں ہو آیا انکے جیسا بطرز دیگر دفعہ ۲۳۵- میں
نظر کیا گیا ہے مجموعہ ایسے جرائم مختلف کے تھے جنکا ارتکاب ایسے چند واقعات میں ہوا
جو باہم ایسا تعلق رکھتے تھے کہ وہ ایک ہی معاملہ ہو گئے تھے لفظ "معاملہ" کی تعریف
مجموعہ مذکور میں نہیں کی گئی ہے لیکن "تشلیات" متعلقہ فقرہ اول دفعہ ۲۳۵- یا تو
متعلق ایسے مقدمات کے ہیں جنہیں ایسے مختلف جرائم جسکی تجویز یک شامل ہو سکتی ہے
اجزا ایک ہی سلسلہ سلسلہ افعال کے ہیں مثلاً جب ضرر شدید کسی شخص کی حراست
جائز سے چوڑا نے میں پہنچایا گیا ہو یا کسی خاص نیت مجرمانہ سے نقب زنی
کی گئی ہو کہ اسکی ہی تکمیل ہو گئی ہو (دیکھو تشلیات (الف) (طب) و (دج) یا ایسے
مقدمات سے جنہیں چند جرائم مختلف کا ارتکاب ایک ہی وقت میں ہوا ہو مثلاً کسی
شخص کے پاس چند ملبس مہرین ہوں اور اسکا یہ ارادہ ہو کہ او نہیں سے ہر ایک سے
ترکب جملسا زنی کا ہو یا ایک سے زیادہ اشخاص کو ایک ہی وقت میں نقصان
جسمانی پہنچانے کی دھمکی اس نیت سے دے کہ او کو انڈیشہ پیدا ہو (دیکھو تشلیات
(و) و (ز) و (ح) یا علامہ برین ایسے مقدمات سے جنہیں گواہین چند جرائم کے کچھ
وقفہ ہو ایک ہی خاص نیت مجرمانہ اور سب میں شامل ہو کہ جو صورت تشلیات (ہ)
(و) میں ہے تشلیات دفعہ ۲۳۹ کا بھی حوالہ دیا جاسکتا ہے تشلیات (الف) سے
ظاہر ہوتا ہے کہ ایسے دو اشخاص کی تجویز شامل کیجا سکتی ہے جنہر ایک ہی قتل عمد
کا الزام لگا یا گیا ہو تشلیات (ب) ایک صورت منترہ بالجبر کی ہے جسکی نسبت بیان

کیا گیا ہے کہ دو اشخاص اوس کے مرکب ہوئے کہ جس کے اثنا میں اوئین سے ایک شخص
 مرکب قتل ہوگا ہوا ان دونوں جرائم کی نسبت یہ تصور کیا گیا ہے کہ ایک ہی معاملہ
 میں اوئیکار تکاب ہوا اور ہندوستان میں اوئیکی تجویز شامل ہو سکتی ہے گو
 اوئیکی نسبت انگلستان میں شامل تجویز نہیں ہو سکتی ہے جہاں مختلف جرائم کبیرہ
 کا الزام ایک ہی مدین عرف اوس صورت میں لگایا جاسکتا ہے کہ وہ سب اجزا
 اوس معاملہ کے ہوں جس سے وہ جرم جس کا الزام لگایا گیا بنا ہو پس اگر کوئی شخص مرکب قتل
 ہو اور اپنے مقتول کا مال لے لے کر اور سپر الزام قتل عداور سرتہ بالجبر کا ایک ہی جرم میں
 نہیں لگایا جاسکتا (ڈیجسٹ اسٹیفن صاحب دوبارہ قانون ضابطہ جہادری صفحہ
 ۱۵۸) مگر نالشات لقب زنی میں مکان میں نقب لگانے اور اس نیت سے داخل
 ہونے کا الزام کہ ارتکاب جرم کبیرہ کیا جائے اور ارتکاب جرم کبیرہ کا الزام ایک ہی مدین
 لگایا جاسکتا ہے (ایضاً) تیشل (ج) دفعہ ۲۳۹ ایسے دو اشخاص سے متعلق ہے جنہ الزام
 سرتہ لگایا گیا ہو کہ جن میں سے ایک پر یہ الزام لگایا گیا کہ وہ اوسی واردات کے اثنا میں مرکب
 دو اور سرتہ قتل کا ہوا یہاں لفظ واردات بہت پر محدود معنی میں استعمال ہوا ہے اور ظاہر عرف
 ایسے سرتہ سے جس کے مرکب دو اشخاص مشترک ہوئے ہوں اور اوس کے متعلق حالات سے
 تعلق رکھتا ہے لفظ مذکور اسطرح تیشل (الف) متعلقہ دفعہ ۲۰ ایکٹ شہادت مجریہ بہت
 اسٹیفن میں معنی محدود مستقل ہوا ہے کہ لفظ مذکور باقی تمثیلات دفعہ مذکور میں زیادہ عام معنی
 میں استعمال کیا گیا ہے ہمارے نزدیک قانون کو بیجا بیج و دخیل ہونا اگر دفعہ ۲۳۹ مجموعہ کو ایسے
 چند مختلف سرتہ جات سے متعلق کیا جائے جس کا ارتکاب مختلف ایام میں مختلف مقامات پر
 مختلف شرکاء سے کروہ ایسے سارقان نے کیا ہو کہ جو سب ایک ہی ارادہ رہنری سے باہر
 نکلے تھے ایسا مقدمہ تیشل (ج) دفعہ ۲۳۹ سے بہت بڑھ جائیگا بلا شک یہ تمثیلات
 جامع نہیں ہیں تاہم اوسے کی قدر انظار منشا ہے غالب واضعان قانون کا ہوتا ہے
 ہمارے نزدیک اوسے ظاہر ہوتا ہے کہ عدالتوں کے برٹش انڈیا میں بہ نسبت انگلستان
 کے اس امر کی نسبت وسیع تر اختیار تیزی دیا گیا ہے کہ ایک سے زیادہ جرائم کی تجویز
 ایک ہی تجویز میں کی جائے تاہم اس امر کی نسبت بخوبی شک ہو سکتا ہے کہ آیا کسی یہ
 منشا تھا کہ دفعہ ۲۳۵ فقہ اول و دفعہ ۲۳۹ مجموعہ کی سوائے

۹۴
 فقہ اول و دفعہ ۲۳۵
 مجموعہ کی سوائے

۹۵
ملکہ معظمہ
فیضیہ
نام

ایسی صورتوں کے جیسی تشکیلات (۵) (دو) دفعہ ۲۳۵ میں ہیں کہ مقدمات سے متعلق
کیا جائیں جنہیں منظر و افعال مجرمانہ بوجہ جداگانہ اوقات یا مقامات کے علیحدہ علیحدہ ہوں اور
جو بذریعہ شہادت جداگانہ کے ثابت کرنے چاہئیں میں یہ نہیں کہوں گا کہ نسبت شہد کا
فوج پولیس کے جنہوں نے باہم یہ صلاح کر لی تھی کہ اثنا کے تفتیش میں اشخاص مشتبہ سے
بدسلوکی کیا گئے کسی حالت میں مجوز حسب احکام مجموعہ کے جو کہ اب زیر لحاظ ہیں بابت
سلسلہ افعال ظالمانہ کے ہو سکتی ہے کہ جس کے وہ اپنی غرض مشترک کے پورا کرنے میں
مجرم ہوئے لیکن ایسے جملہ مقدمات میں اس امر پر باضابطہ غور کرنا لازم ہوگا کہ کیا افعال
منظر و بطور امر واقعہ کے آپس میں بطور سلسلہ واحد ایسے متعلق ہیں کہ فی الواقع اور ہر ایک
شیک ایک ہی معاملہ تھے یا نہیں بہر حال اگر دونوں ملزمان میں سے کسی کی نسبت افعال
ہو کہ اس کو اپنی جوابدہی میں بوجہ اس امر کے پریشانی ہوگی کہ بہت سے یہاں شامل کئے ہوئے
الزامات کا جواب دینا ہے یا یہ اسد ہو کہ مجوز مناسب میں غالباً بوجہ پیش ہوئے بہت سی
شہادت متعلق اکثر مختلف معاملات کے نقصان پہنچا گیا اور محض اس کی کثرت سے شبہ غیر مجوز
نسبت ملزمان کے پیدا ہوگا تو ایسی صورتیں نسبت صحت اشمال الزامات کے مجوزی و قراض
ہو سکتا ہے۔

واضح ہو کہ مقدمہ حال میں چاروں اشخاص ملزم پر بند رجہ ذیل ہدات الزام کا اتمام لگایا گیا
تھا (اول) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۳ مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ ۱۸۶۱ء) جس کے
ارتکاب بمقابلہ مستغنیٹ ہما بوجہ مابین ۵۰۸ جنوری ۱۸۹۹ء (دوم) تمام ملزمان پر بابت
جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جس کا ارتکاب مابین اوسے عرصہ کے ہوا (سوم) ملزمان نمبر اول پر بابت جرم
حسب دفعہ ۳۴۸ جس کا ارتکاب بمقابلہ رکما متوفیہ ۱۵ جنوری ۱۸۹۹ء کو ہوا (چارم) ملزم نمبر ۲ پر
بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جس کا ارتکاب بمقابلہ رکما ۱۵ جنوری ۱۸۹۹ء کو ہوا (پنجم) تمام ملزمان پر
بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جس کا ارتکاب بمقابلہ ایلیا مستغنیٹ بوجہ مابین ۵۰۸ جنوری ۱۸۹۹ء کو ہوا
(ششم) تمام ملزمان پر بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جس کا ارتکاب بمقابلہ ایلیا اوی عیدین ہوا (ہفتم) ملزمان نمبر اول و دوم پر
بابت جرم حسب دفعہ ۳۴۸ جس کا ارتکاب بمقابلہ ایلیا مابین ۸ فروری ۱۸۹۹ء کو ہوا (اول) ملاحظہ فرمائیے
فی الواقع چند افعال جبر داخل تھے جس کی نسبت بیان کیا گیا کہ ان کا ارتکاب بمقابلہ
ہما اثنا کے اوسکی قید ناجائز میں ہوا جو داخل دوسری ملاحظہ الزام کے ہے۔

تہ ملکہ حلقہ فوجداری
چند
نام
فقیر

میرے نزدیک یہ تمام افعال صحیح طور پر ایسے منظور ہو سکتے تھے کہ وہ داخل معاملہ واحد کے تھے لیکن وہ فعل جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ اوسکا ارتکاب بمقابلہ رکما و مختلف مقام پر ہوا جزو اسی معاملہ کا تصور نہیں کیا جاسکتا اور قید نا جائز رکما و کی منجانب ملزمان نمبر ۳ جو ۵۱۲ جنوری کو کی گئی جزو اس معاملہ کی نہیں ہو سکتی جہین وہ ضرر داخل تھا جو مسماۃ کو ملزم نمبر ۳ نے پہلے روز پہنچایا علاوہ برین تمام افعال ضرر کے جو ایلیا کو اٹھائے اوسکا اول زمانہ قید نا جائز نہیں ہو چکا یا گیا قید مذکور کے ساتھ جزو اسی معاملہ کا ہو گا لیکن دوسرا زمانہ قید کا جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ کسی وقت بعد ختم ہونے اول زمانہ قید کے شروع ہوا ایک معاملہ علیحدہ ہو گا لہذا معلوم ہوتا ہے کہ اول دو مدت الزام ایک ہی معاملہ سے متعلق ہیں مدت پنجم و ششم بھی ایک اور معاملہ واحد سے متعلق ہیں مدت سوم و چارم و ہفتم علیحدہ علیحدہ معاملات جدا گانہ سے متعلق ہیں جیسا کہ میں نے پیشتر تحریر کیا ہے تجویز اؤن چند ضررون کی جو ہنما کو پہنچائے گئے ایک شامل کی جاسکتی تھی لیکن اؤن کا الزام بالخصوص اور نہ بالعموم لگایا جانا چاہئے تھا یہی تحریر اؤن چند ضررون سے متعلق ہے جسکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ ایلیا کو پہنچائے گئے اور جو منشا سے منجم الزام کے ہیں۔

علاوہ برین میرے نزدیک ان دو مقدمات کو کیشن جج کے شامل کرنے سے ملزمان کو بالضرور نقصان پہنچا ہے کیونکہ اوسکی وجہ سے یہ ممکن ہو گیا کہ مدعی شہادت کثیر بوقت تجویز متعلق اکثر معاملات سے پیش کرے جنہیں سے بعض صرف بعید طور پر امور متعلقہ سے تعلق رکھتے تھے نتیجہ یہ ہوا ہو گا کہ ملزم کو کس قدر حیرانی اور پریشانی ہو و ال الزام میں نقص منجم اؤن چند ضررون کی جو ہنما کو پہنچائے گئے اور منجم من اؤن چند ضررون کی جو ایلیا کو پہنچائے گئے نونے سے بھی ملزمان کو اپنی جوابدہی کرنے میں وقت زیادہ ہوئی ہوگی علاوہ برین ملزمان کا غالب تصور انکار سے نقصان ہوا ہو گا جو مجسٹریٹ سپر دکنندہ نے منسٹر سکیبل کے

نہایت
مکمل
نہایت
نہایت

نام بطور گواہ دیا علیہ میں جاری کرنے سے کیا اور سکا نام اس فہرست میں جو ملزمان نے غدا کی سہولت
تہا بدید اور اسکی شہادت کہ یہ ثابت کرنا منظور تھا کہ بعض گواہان خاص مدعی نے شہادت کے رو برو
بیانات خلافت اولی بیانات کے لئے تھے جو درجہ پیش پر دکنندہ کے لئے تھے اور اسکی شہادت
لینے سے صرف اس صورت میں ناکار کیا جاسکتا تھا کہ بغرض وقت یا توقف یا بے انصافی کے پیش
کیجا سے (دیکھو دفعہ ۱۱۶ مجموعہ ضابطہ نوحداری دیکٹ ۱۰۱۰) لیکن میری گئی ایجنسی نے اس سے
ملزمان اور اسکے نام میں جاری کرانا نہیں چاہتے تھے اسلئے درخواست منظور ہوئی چاہئے تھے

جو تجاویز ثبوت جو مثبت فقیر اپنا قلم خبر وادراہی میں سکندرم ملزم غیر قلم بند ہوئی میں منسوخ
مونی چاہیں اور یہ حکم نہ پایا جاسکے کہ برہنہ کے حرم ملزم افراد قرار داد جرم کے مقدمات بعد کا دین مطلق قانون
تجویر بعد یہ لکھا ہے۔
ملزمان نے ہمارے رو برو پائل نہیں کیا ہے اسلئے یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ قبل ختم ہونے تجویز کے
مفرد ہو گئے۔

جارڈین صاحب پیش۔ یہ مقدمہ ہمارے رو برو بطریق پہل منجانب دو قیدیان نمبر فقیر بابا
نمبر ۱۰۷۱ کی پیش کیا ہے تاہم ملزمان اور دو دیگر اشخاص ملزم کو واسطے تجویز کے عدالت میں پیش ہوئے
بابری مجسٹریٹ درجہ اول ضلع دہرادانے بغیر دو سپر دگبیل کے سپر و کیا تھا سپر دگی اول میں
جہا دن اشخاص پلازام حسب دفعہ ۳۳ مجموعہ کفریات ہند لکایا گیا تھا کہ نامبر دگان نے ایک
شخص مسی ہنجا کو بغرض اور سکواس اور پر مجبور کرنے کے کہ مال واپس کرے اور حسب دفعہ ۳۴
بابت اور سکوتیندنا جاز میں رکھنے کے بغرض مذکور لکایا گیا تھا تاریخ مابین ۱۸۵۵- جنوری ۱۸۵۶
اور مقام بدگری پائی کیا گیا ہے قیدی نمبر ایچی چٹ کا شیل غیدہ اور قیدی نمبر ۱۰۷۱ بابری ایچی
جو مذکور حسب دفعہ ۳۳ بابت رکھا اور دو ہفتہ ماہ ۱۸۵۶ جنوری ۱۸۵۷ کو یا اسکے قریب بمقام بدگری
اور قیدی نمبر ۱۰۷۱ حسب دفعہ ۳۴ یہ الزام لکایا گیا کہ اس نے سہ ماہ کو تیار نہ کیا جنوری یا اسکے
قریب ملکا کوپ سے بدگری جانے کے وقت راستہ میں ضرر پہنچایا۔

برطیس سپر دگی دوم چارولی پلازام حسب دفعات ۳۴ ۳۵ ۳۶ لکایا گیا کہ انہوں نے ہنما کے ڈاک
ایلیچ کو ہتھیام بدگری مابین ۱۸۵۵- جنوری ۱۸۵۶ ضرر پہنچایا اور قید نا جائز میں رکھا اور قیدیان
نمبر ۱۰۷۱ ۲۰۷۱ حسب دفعہ ۳۴ یہ الزام لکایا گیا کہ انہوں نے ایلیچ کو بمقام بدگری اور دیگر مقامات

مذکورہ
تقریر
بنام
نصیر

ماہینہ ذی قعدہ ۱۲۹۹ھ - فروری اور ۱۲۹۹ھ - مارچ ۱۲۹۹ھ قید ناجائز میں رکھا۔
اٹھنٹھ سیشن جج نے چاروں قیدیوں کی نسبت تجویز ایک ہی تجویز میں بطریق دو سپردگیوں کے
تجزیہ و تحلیل کے الفاظ و الزام میں کی حکم حاکم موصوف حسب ذیل تھا۔
عدالت حسب ذیل ۲۳۹۰ و ۲۳۹۱ مجموعہ مناجات فوجداری یہ تجویز کرتی ہے کہ مقدمات نمبر ۱ و ۲
نمبر ۳ کی تجویز شاطی کیجا کیے کیونکہ وہی جا شخص خاص و فروع مقدمات میں ملزمان ہیں اور ان پر الزام
ایسے مختلف جرائم کے لگائے گئے ہیں جن کا ارتکاب فی الواقع ایک ہی معاملہ میں ہوا یعنی ایک ہی شخص
پر ایسی نسبت سترہ مظہر بمقام ہمدگری میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جرم مذکور کا ارتکاب بمقام ہمدگری
ایک ہی شخصان کے ہوا کہ جن میں سے دو مستغنیان ہیں علاوہ دیرین شہادت ایک مقدمہ کی دوسرے
مقدمہ میں داخل ہے اور کل شہادت باہم ایسی شامل ہے کہ قریب اس کے کل حالات معاملہ کو بین آئیں
کل شہادت پر غور ہونا چاہئے۔

اٹھنٹھ سیشن جج نے چاروں اشخاص کی نسبت برائے دو فروع الزام متعلقہ نہا کے
تجزیہ و تحلیل جرم صادر کی اور بابت قید ناجائز کا واسطے بریت کی اور نسبت قیدی نمبر ۳ بابت جرم ہمدگری
رکنا واسطے تجویز ثبوت جرم کی اور چاروں اشخاص کی نسبت بابت پالیسا کے حسب ذیل مقدمات ۳۳۰
۳۳۱ و ۳۳۲ نسبت قیدیان نمبر ۱ و ۲ حسب ذیل ۳۳۳ و ۳۳۴ تجویز ثبوت جرم کی۔

مشر فیروز شاہ مہتاس نے پنجاب ایسٹائن حاکم ہوا ہے یہ دلیل کی کہ بابت دو فروع سپردگیوں کے
تجزیہ و تحلیل علحدہ علحدہ ہونی چاہئے تھی اور ان کی تجویز شاطی ناجائز تھی مشا ذیل نے یہ بھی دلیل کی کہ
اس کے مولان کو کارروائی مذکور سے نقصان پہونچا شہادت گواہان نسبت اولین جرم کے
جنکی بابت جج نے تجویز ثبوت جرم کی ہے مشا ذیل نے بیان کیا کہ ہر گاہ مختلف یکہ گراور اوٹسین اختلافات
میں اور صاحب جج نے اس کو غیر معتبر تسلیم کیا ہے مشا ذیل نے بیان کیا کہ صاحب جج اور اس کے
کے دونوں پر نسبت قیدیان کے تین شہادت متعلقہ اکثر مختلف جرم سے اثر تعصب پیدا ہو
ہو گا لیکن نسبت ہر جرم کے ثبوت کی حد تک یہ پوچھا ہو گا بلکہ صرف وجوہ اشتباہ تک پہونچا
ہو گا کونسل ذیل نے بیان کیا کہ تجویز ثبوت جرم فی الواقع کلیتہ اشتباہات متعلق جرم پر
اور نہ ثبوت ہر جرم پر جس کی بنا پر تجویز ثبوت جرم عمل میں آئی مبنی ہیں جبکہ تجویز ہر جرم پر عمل میں نہیں
آئی ہے اور یہ پوچھا مشا ذیل نے عدالت کے روبرو بیان کیا کہ تجویز ثبوت جرم قائم نہایت کہینی
چاہئیں بلکہ بطور خلاف قانون و انصاف ہر نے کے منسوخ کی جانی چاہئیں۔

سندھ
ملک فیروز شاہ
بنام
فیروز شاہ

ہے جو کام انگلستان کے قیام کیا اور جو عہدہ آدھ ملاک کامن لاک کے ہے اور مذکورہ کی نسبت ہر سرفوجدار کو اس کے
مقتدر کا مشورہ نام ملکہ مغلیہ (۱) کو تجویز ہوئی ہے قاعدہ مذکور یہ ہے کہ نسبت کسی تعداد جرایم کیسہ اور کسی تعداد جرایم
مغیہ کے ایک سال کی تجویز ہو سکتی ہے بصورت ۲۴ رپورٹ مذکورہ لاڈ بلیکین صاحب نے یہ فرمایا ہے اس کو
کے نسبت کوئی مقدار قانونی نہیں ہے اکثر ایسے کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی شخص وقت
تجویز وقت میں بیٹھ جائے اگر اس پر چند امور کا الزام ایک ساتھ لگایا جائے اور اکثر محض یہ امر کہ اس پر
چند امور کا الزام لگایا جائے ایسا قصور کیا گیا ہے کہ اس سے اس امر کا قریب قیاس ہوتا ہے کہ وہ
ہو جاتا ہے کہ وہ مجرم قرار دیا جائے کیونکہ وہ نامبروہ کی نسبت شہادت بد چلنی دینے کی حد تک پہنچتا
ہے لاڈ بلیکین صاحب نے بعد ازاں ہر اسے ظاہر کی ہے کہ بصورت جرایم مغیہ کے بھی حج
بر طبق درخواست کے اس مسئلہ کو کو تجویز شاملائی گجائے یا نہیں متعلق کر سکتا ہے یہ فیصلہ نزدیک اگر
حج کو بر طبق گذرنے ایسی درخواست کے جو حاکم موصوف کے روبرو پیش کی جائے اطمینان ہو جائے
کہ اگر کوئی شخص مذکور کی بابت چند جرایم مغیہ کے کی گئی ہو گئے کی کو فیصلہ کے حق میں ہے انصافی ہوگی
کو حاکم موصوف کو کہنے کا بالکل استحقاق ہو گا میں بذریعہ او کی ایک سال تجویز کر کے کے بے انصافی
نہیں کرونگا ہم کو مناسب ہے کہ او کی تعداد کم کریں اور صرف نسبت تعداد معقول کے اور نہ زیادہ کے
تجویز کریں۔

جیسا کہ کتاب شہادت و قریبہ صلیب صاحب بن ندیم ہے مول اس امر کا تجویز یک سال کیجئے یا نہیں
اول اس میں سے بالکل ملا ہوا ہے جو در باب قبول کئے جانے واقعات ضمنی کے ہے کہ اگر کوئی بابت
نہوں حسب قاعدہ ۱ ایک شہادت مجریہ ہند واقعات متعلق ہو سکتے ہیں اگر وہ جو ایک ہی معاملہ کے
مولانہ و حالیکہ فیصلجات رپورٹ شدہ مقدمات ہند متعلق اس امر کے کہ تجویز یک سال کیجئے یا نہیں
کم میں میں یا بعض اوقات مقدمات کا حوالہ دیتا ہوں جو متعلق واقعات ضمنی کے ہیں جن کی رو سے واقعات
سے ٹیڑھا جب کی تجویز جاری ہوتی ہے اور مطابق ان دلائل قاعدہ چھانٹنے میں جولاڈ بلیکین صاحب
نے ہر سرفوجدار کو اس میں نسبت نہ قائم کرنا بہت سے الزامات کے تکرار کئے ہیں میں خود ملکہ مغلیہ بنام
برہمہ اس ۲۴ کا حوالہ دیکھتا ہوں جن میں کوئی بحث ہوئی ہے اور جس میں دیکھ صاحب جس نے کامل
اور صحیح توضیح دہنہ ۱۶ ایک شہادت ہند کی ہے اور مقدمات فیروز شاہ بنام ایم بی ویا پوری ہوا
حاکم اس میں بھی کوئی بحث ہوئی تھی اور جس میں دہنہ مذکور غور کیا گیا تھا اور مقدمات منو مرانہ بنام فیروز شاہ
(۱) لاڈ بلیکین صاحب نے قاعدہ ۱۶ ص ۲۴۲ (۲) لاڈ بلیکین صاحب نے قاعدہ ۱۶ ص ۲۴۲ (۳) لاڈ بلیکین صاحب نے قاعدہ ۱۶ ص ۲۴۲

سنت
ملکہ میرزا
بنام
نظر

کا بھی حال دیکھتا ہوں جس میں لارڈ بلیکبرن صاحب کے دلائل پر بحث کی گئی ہے اور خطہ نقصان
تقدیر کا ظاہر کیا گیا ہے ایک ہندو جو ان عقائد کے حوالہ دینے کی یہ ہے کہ کونسل دی علم ایسا نشان نے
بیان کیا ہے کہ شہادت ناقابل مقبولی یا نہایت نہایت خلاف تہذیب حملوں کے منکئی نسبت بیان کیا
گیا ہے کہ سزا داد و شداد و عقاب نہایت ہر گئے گئے اور بات اس حملہ کے جو ادب پر کیا گیا کہ اول جہاں
کی نسبت تجویز کو دین والا قیام نہیں کیا گیا ہے پڑیا کی گئی ہے میری یہ رائے ہے کہ خبر اس شہادت
کا بعض الزامات سے متعلق تھا مثلاً سزا و بطور گواہ یعنی اس فرد کے طلب کرائی گئی ہے جسکی نسبت بیان
ہے کہ سزا کو انشور کے مندرجہ میں پہنچایا گیا اور سزا کے موجب دہونے کی بذریعہ یہ کہنے کے ظاہر ہوتی
ہے کہ سزا مذکور کو وہاں اس غرض سے لے گئے تھے کہ اس جگہ اور سزا کے خلاف تہذیب کیا جا
اور نہایت بیان کیا ہے کہ اس نے وہ خلاف تہذیب اس وقت دیکھا تھا کہ جب خود اس پر لڑا
کیا جاتا تھا لیکن شہادت نہ تھا اور خلاف تہذیب کئے جانے کی میری رائے میں ان الزامات میں سے
جو رکھا داکو مختلف وقت اور مقام پر پہنچایا گیا اور اس عقیدہ نا جائز ایلیا سے جس میں دسکو فرمایا
اور باوجود میں رکھا گیا متعلق نہیں ہے لیکن یہ خیال کرنا معقول ہے کہ اس کا اترج اور اس میں ان
کی رائے متعلق خط الزامات پر ہوا ہو گا اور یہ فی الواقع معقول یہ کہنے کے ہے کہ قیدیوں کو نقصان پہنچا
اور اس مقدمہ میں اشتعال بجا ہوا ہے۔

مگر ذیل درجہ میں یہ یاد رکھنے کی ہے کہ قیدیوں کو نقصان پہنچا ہے عدالت نے اقل درجہ شہادت میں
مختلف ضرورتوں کی جبکہ کتاب بمقابلہ مختلف دنوں پر ہوا۔ اقل چار سے نزدیک اس وقت جب وہ انوں
سے کہلا گیا اور جب انشور کے مندرجہ میں دسکو سزا داکے سناٹے پیشا کہ جب سزا مذکور پر خلاف تہذیب کیا
گیا اور سو مہینے روز بعد زنا ت رکھا داکے جب مطابق اس کے بیان کہ اسکو کوڑوں سے باندھا اور کیا
امہارنے اس کے گورہا شہادت ایلیا میں ہی اقل درجہ بیان میں جدا گلہ بند سلو کیوں کا ہے جو ایلیا کے
ساتھ تمام ہو گئی تکی گئیں اول دیکھو کیا ان ایک جو اسے آب میں پٹینے سے شروع ہوئے اور دوسری ایک
انجیر کے درخت کے پاس قوع میں آئی جہاں پھینکا ہے اور میرے نزدیک کل سل شہادت ہے کہ بات
مدات الزام متعلق ضرورت سانی ان اشخاص کے عدالت نے فی الواقع تجویز بات ان میں مختلف جرائم ضرور
کی جو نہا کو اور بین ایلیا کو پہنچائے گئے ہیں نے بہت حقیقت سے کل اسے اسیران ملہ تجویز عدالت کے
بذریعہ تحقیق کرنے اس امر کے دیکھا ہے کہ ان جہوں جرائم میں سے کون سے ثابت تصور کئے گئے
تھے لیکن جھگڑ کوئی میرج اسے حاکم یا اسیر کی معلوم نہیں ہوتی صرف یہ تجویز عام معلوم ہوتی ہے کہ

ملاحظہ ہو
نام
نقد و رائے

سنما و ایلیا کو قیدیان نے ہر پہلو پہنچایا اور برہنہ اس کے مجاز بہت جرم اور احکام نہرا صا دو کئے گئے۔

میری یہ رائے ہے کہ مجسٹریٹ سپر دکنندہ کو بوقت سپردگی عمل میں لانے کے لازم تھا کہ مجسٹریٹ ہونے اپنے سے یہ سوال کرتا کہ آیا ان جہوں یا زیادہ ضرور میں سے کسی یا بہت وجہ کافی اس امر کے تھے کہ مختلف قیدیان کو واسطے تجویز کے سپرد کرے حاکم موصوف کو اندر سے دفعات ۲۲۲ و ۲۲۳ لازم تھا کہ عات الزام میں ایسی کافی تصریح وقت و مقام و شخص و حالات کی کرتا کہ بر قیدی کو اطلاع اوس معاملہ کی ہو جاتی کہ جس کا الزام اد سپر لگایا گیا تھا سشن جج کو لازم تھا کہ قبل شروع کرنے تجویز کے اور بالخصوص قبل یہ حکم دینے کے کہ اد سپر دگیان شامل کردیجائیں الزامات کو زیادہ صریح کردیتا دفعہ ۲۲۴ میں عات لکھا ہے کہ بابت ہر مقدمہ جرم کے مقدمہ خود قرار داد جرم ہو اگر نہ سب طریق اختیار کیا جاتا تو یہ قرین تھا ہے کہ شہادت نسبت حملہ ہر مقام پر ناوا و منو داوا دیا اس قدر تیز ہوتی کہ نہ کہ اوس صورت میں وہ صرف اوسی قدر ہوتی کہ همان تک اوس کو اذن خاص افعال سے تعلق تھا جس کا الزام بطور جرم لگایا گیا تھا میری دانش میں یہ مجازیر کہ جما اور ایلیا کے ساتھ قیدیان نے سب سلوکی کی صورت نہونے تجویز کسی خاص بد سلوکی کے فی الواقع اشتہار پر مبنی تھا یہ ممکن ہے کہ مجسٹریٹ سپر دکنندہ نے یہ تصور نہ کیا ہو کہ قیدیان یا اولن سب کی تجویز بابت جملہ مختلف ضرور دن مسند بہ شہادت کے کی جائے اگر یہ صورت تھی تو حاکم موصوف کو لازم تھا کہ اپنی نشا سے عات کردیتا اور بذریعہ تصریح او بن خاص ضرور دن کے جنکی بابت تجویز کئے جانے کو حاکم موصوف نے نامبر دگان کو سپر دکیا حاکم موصوف تجویز کی طوالت اور قیدیان کی وقت کو کم کردیتا محکومان تجویزات کے کرنے کی اسوجہ سے اد بھی ضرورت ہوتی کہ حاکم ذی علم نے اپنی تجویز میں ظاہر کیا کہ او کو راستی حالات متعلقہ تاریخ اور موجودگی و عدم موجودگی قیدی نمبر امین نہ ہنجا براعتیارت تھا اور حاکم موصوف کو اوس امر کی نسبت بھی شبہ رہا جسکی تصدیق عات نہونے کی تھی لہذا یہ ظاہر ہے کہ وجہ نہ ہونے تصریح خاص کے عات الزام میں قیدیان خطرہ میں اس اتفاق کے پڑ گئے کہ او کی نسبت تجویز بہت کسی ایسے جرم کی ہو جو مختلف اوس جرم سے تھا جسکی بابت او کی تجویز ہر نیوالی تھی کیونکہ یہ ممکن ہے کہ صاحب جج نے یہ تصور کیا ہو کہ بعض ضرور نہونے بیان کئے اور جنکی تصدیق بہ لحاظ اوقات و مقامات و حالات کے اوسکی شہادت سے ہوئی نسبت نہیں ہونے اور اس کے ساتھ ہی بعض ایسے ضرور دن کو ثابت تصور کیا ہو جو اوس کو سپر دگئے گئے جنکی شناخت نہ اوسکی شہادت سے ہوئی تھی نہ جنکے حالات کی اطلاع خود قرار داد جرم میں دی گئی تھی یہ بھی عیان ہے کہ مجرمان کے کفایت قانونی کی نظر

سورۃ
ملک
تیسرا
نیم
تغییر

مناسب تقلید کیجئے غرض منا بطور فوجداری کی یعنی سنوادی جرم کی حاصل نہیں ہو سکتی چوتھوں کو اس امر کی ترغیب ہونی چاہئے کہ قبل سپردگی کے واقعات کسی جرم خاص کے متحقق ہونے اور انکی بابت شہادت جمع کرین اور نہ یہ کہ کشتن سے امید تجاویز ثبوت جرم کی برہنہ ایسی مبہم اور متعدد شہادت کے کرین جس سے شبہ و تردید جرم کا پیدا ہو لیکن ثبوت کسی کا حاصل نہ ہو غلطی جو غلط کار رفتاری سے عدالت کو ہو سکتی ہے مثلاً اس غلطی کے ہے کہ کوئی جج جو کسی تالش قرضہ میں کسی رقم کو ثابت قرار دے لیکن با انہیہ تجویز کرے کہ قرضہ برہنہ اور ہی شہادت کے ثابت ہوا ہے میری یہ رائے ہے کہ اگرچہ تجویز واقعات مندرجہ مسل مقدمہ کی کرین تو اون دو قیدیوں کو جنہوں نے پہل کیا ہے نقصان پہونچے گا اور میرے نزدیک ہمو لازم نہیں ہے کہ اونکی برأت کرین کیونکہ جج اور ایسی رائے نے اونکو مجرم قرار دیا ہے اور مسل سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اونہوں نے بوقت تجویز نسبت احتمال بجا کے عد کیا تھا یا انگریز اسد عاکی تہی کہ الزامات فرمیں پھر کیجئے دیکھو مقدمہ ملک معظم بنام سٹریٹر (۱) مناسب طریقہ اور جب کی نسبت سٹریٹر فرشتہ مہتا نے رضا مندی ظاہر کی اور وکیل ہر کار نے غدر نہیں کیا یہ ہے کہ ان دو ایسا نشان کی بجائے ثبوت جرم اور احکام سنوادی کے کیا جائے اور یہ ہدایت کی جائے کہ اونکی تجویز عدالت کشتن از سر نو کرے الزامات نہاد رکھا و او ایلیا کی نسبت تجاویز غلطہ و غلطہ کی جاوین کشتن جج کو لازم ہے کہ دعویٰ کے متحقق کرے کہ کس خاص ضرر کی نسبت وہ کار رفتاری کرنا پسند کرتا ہے اور مناسب دات الزام قائم کرے یہ قیاس کر لیا جائے کہ ایسے الزامات پر استدلال نہیں کیا جائیگا کہ جنکی تائید پر شہادت بادی النظری سے نہو سکتی ہو اور بالخصوص بعد اسکے کہ صاحب جج نے بعض شہادت کی نسبت جو رو برو اون کے تہی کچھ اعتراضات کئے قیدیوں کو موقع دیا جائے کہ وہ جوابات الزامات کا دیسکیں اور اونکو یہ اجازت ہو کہ بعد پھر تین گواہان کی داخل کرین۔

تجاویز ثبوت جرم احکام سنوادی کے گئے اور تجویز جدید کا حکم صادر کیا گیا

صیغہ اپیل فوجداری

بہ اجلاس برڈو صاحب جسٹس جارجین صاحب جسٹس
ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام

اختیار سماعت۔ اپیل اعدالت ہائی کورٹ۔ ایکٹ متعلقہ قلعہ مند بھرت (۱۴۱۱ اسکے ۱۴۱۱)
ایکٹ اسکے ۱۴۱۱۔ قواعد مرتبہ حبس نمبر ۱۴۱۱۔ ایکٹ اسکے ۱۴۱۱۔ قاعدہ ۱۴۱۱۔ اپیل۔

ملزمان کی نسبت تجاویز ثبوت جرم حبس نمبر ۱۴۱۱ مجموعہ تقریرات ہند ایکٹ ۱۴۱۱ بابت ایک
جرم کس کا ارتکاب موضوع کو لیا واقع ریاست سواس مقام تال متعلقہ ضلع خانیس علی میں آئی گونڈ
گھوڑے اورین سم رایک کی نسبت حکم سزا پانچ برس کی قید سخت کا صادر کیا ایکٹ موصوف نے تجویز مقدمہ
کی پر حسب قواعد مرتبہ حبس ایکٹ اسکے ۱۴۱۱ کی۔

ملزمان نے ہائیکورٹ میں جملہ قواعد ۱۴۱۱ مجموعہ قواعد مرتبہ حبس نمبر ۱۴۱۱ ایکٹ اسکے ۱۴۱۱ کے اپیل کیا۔
تجویر ہوئی۔ کہ اپیل فرکور ہائیکورٹ میں نہیں ہو سکتا تھا قاعدہ ۱۴۱۱ خلاف اختیار تھا کیونکہ
ازدے ایکٹ اسکے ۱۴۱۱ گونڈ کو اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ صدر عدالت فوجداری کو اختیارات اپیل
عطا کرے کہ جیسا فی الواقع قاعدہ مذکور میں کیا گیا ہے ایکٹ اسکے ۱۴۱۱ موصوفات ہوئی ہیں ہندو
ایکٹ ۱۴۱۱ منسوخ کیا گیا قاعدہ ۱۴۱۱ مذکور شدہ ہندو گونڈ گز بیٹی بابت ۱۴۱۱ حصہ
موصوف یا مذکور شدہ ہندو گونڈ گز بیٹی بابت ۱۴۱۱ حصہ ۱۴۱۱ کے قائم نہیں کیا گیا
اپیل نہ بنا لائی تجویز ثبوت جرم و حکم سزا صدر و ڈیولید و لیوہاک صاحب ایکٹ گورنر بیٹی ملک
خانیش کے ہے۔

ملزمانی واسطے تجویز کے رد و یکٹ گورنر بیٹی واقع خانیس بابت ملازمت قتل عمدا و چھپانے ختم
جرم یعنی ایسے جرایم کے جو حسب دفعات ۱۴۱۱ و ۱۴۱۲ مجموعہ تقریرات ہند کے قابل سزا ہیں سپرد

بجہ اپیل اسکے فوجداری ممبر ۱۴۱۱ اسکے ۱۴۱۱

(۱) دیکھو گونڈ گز بیٹی بابت ۱۴۱۱ صفحات ۱۴۱۱-۱۴۱۲

قاعدہ ۱۴۱۱ میں حکم سبیل ہے۔ مقدمہ فوجداری عدالت کو اختیار ہے کہ کسی مقدمہ میں ایکٹ کی کارروائی
کو طریق عدالت موصوف میں گندنے درخواست بنیاب کیلئے فریق کے طلب کرے جس کی نسبت حکم سزا ایکٹ
صادر کیا اور صدر عدالت کو بعد ازاں جائز ہوگا کہ مطابق احکام دفعہ۔ ایکٹ اسکے ۱۴۱۱ کے عمل کرے۔

نمبر ۱۴۱۱
۱۴۱۱۔ فوجداری
موصوفات
۵۰۵

کے گئے

جرائم مذکور کی نسبت بیان کیا گیا کہ اوٹکا اور کتاب موضع گو لہا واقع ریاست مہواس مقام نال ہر موضع ضلع خانیلیش کے ہوا۔

ایجنٹ گورنر نے تجویز مقدمہ کی بموجب قواعد مرتبہ ایکٹ ۱۱۱۱ء کے کی جسکی رو سے ریاست نال معمولی اختیار سماعت فوجداری سے خارج کی گئی ہے

مزان کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب فہم ۲۰۱۱ مجریہ تعزیرات ہند عمل میں آئی اور دونوں میں سے ہر ایک کی نسبت حکم سزا سے قید سخت پانچ برس کا صادر ہوا ہمارا مافی ان مجاہد ثبوت جرم اور حکام سزا کے میزان نے بائی کورٹ میں اپیل کیا۔

صرف ایک صاحب کی نسبت دقت سماعت دیل کی گئی یہ تاکہ آیا بائی کورٹ میں اپیل ہو سکتا ہے یا نہیں وہ ہندو شام راو گرو دھیت نارین و شوگو کمارے مانجاہا پلاٹان بموجب قاعدہ ۴۴۴۴ سبجکٹ اول قواعد کے جو گورنٹ کے قاعدہ ۱۱۱۱ میں حسب دفعہ ۱۱۱۱ ایکٹ ۱۱۱۱ء مرتب کئے بائی کورٹ کو اختیار ہے کہ اپیل کی سماعت کرے قاعدہ ۴۴۴۴ از رو سے اشتہارات گورنٹ بموجب دفعہ ۱۱۱۱ نافذ رکھا گیا ہے۔

بروڈ و صاحب جس۔ اس اپیل میں بحث کرنے کے وقت مسٹر دھندو شام راو گرو دھیت ہم سے یہ

استدعا کی کہ اپیل منکر حسب قاعدہ ۴۴۴۴ سبجکٹ اول قواعد ۱۱۱۱ء جو حسب دفعہ ۱۱۱۱ ایکٹ ۱۱۱۱ء

بعض بات ۲۶-۱۱۱۱-۱۱۱۱ گورنٹ گزٹ میں ۱۱۱۱ء شائع ہوئے منظور کیا جاسے یہ اپیل ہمارا مافی تجویز

ایجنٹ گورنری مصدورہ ایک تجویز فوجداری کے ہے کہ جس میں اشخاص ملزم کی نسبت تجویز ثبوت

جرم بابت ایک ایسے جرم کے عمل میں آئی جسکا ارتکاب موضع گو لہا واقع ریاست مہواس مقام نال

کے ہوا اور دونوں میزان میں سے ہر ایک کی نسبت حکم سزا سے قید سخت پانچ برس کا صادر ہوا ہر موضع

مذکور ایک موضع سبجکٹ اول موضع کے ہے جو بروی نال سے متعلق ہے جسکا ذکر فرسٹ اٹل حصہ دوم (چاپ ۱۱۱۱ء)

اضلاع مندرجہ فرسٹ حصہ ۱۱۱۱ء ہے ہذا موضع مذکور ایک ایسے ضلع مندرجہ فرسٹ میں واقع ہے

جس میں صرف ایک منطقہ اضلاع مندرجہ فرسٹ نافذ ہے اگر اشتہار متعلق ضلع مذکور حسب دفعہ ۱۱۱۱ ایکٹ ۱۱۱۱ء

۱۱۱۱ء فردی ۱۱۱۱ء گورنٹ ہند ایک اشتہار جاری کیا جو ظاہر حسب دفعہ ۱۱۱۱ ایکٹ مذکور جاری کیا گیا

تہا جسکی رو سے گورنٹ میں سے منظور سی ماقبل گورنٹ ہند کے ایکٹ مذکور کو موضع متعلق بروی نال

و یا دیگر مہواس کے سرداران سے متعلق کیا دیکھو گزٹ آف انڈیا بابت ۱۱۱۱ء حصہ ۱۱۱۱ء گورنٹ

گزٹ میں بابت ۱۱۱۱ء حصہ ۱۱۱۱ء بیان ہے کہ پیش لکھ تاکہ مذکور ضلع اعلان اس قسم کے ایکٹ مذکور کسی

ملاحظہ فرمائیں
ساریا

ضلع مندرجہ فہرست میں نافذ کیا جائے اگر کوئی اور ایک موضع سو اسی میں نافذ قرار دے جائے تو کوئی اعلان
نسبت جزو ایک مطلقہ اضلاع مندرجہ فہرست کے فضول ہوتا مگر واسطے اعتراض پہلے مذاکرات کے اس امر کا
فیصلہ غیر ضروری ہے کہ آیا اشتہار ۱۸۵۷ء میں ایک قبیل احکام ایک مذکور کی گئی ہے یا نہیں کیونکہ اشتہار
آخر الذکر گورنمنٹ کیس نے بغلطی ضروری ۱۸۵۷ء کو جاری کیا جسکی رو سے آئین ۱۸۵۷ء
۱۸۵۷ء و ایک ۳۴ ۱۸۵۷ء و ایک ۳۵ ۱۸۵۷ء موضع بابا بھٹ میں نافذ قرار دئے گئے تھے
دیکھو گزٹ آف انڈیا باب ۱۸۵۷ء حصہ ۲۲ گورنمنٹ گزٹ کیسکی بابت ۱۸۵۷ء حصہ ۲۲
ٹائپس اس اشتہار کی جتنی کہ ایک اضلاع مندرجہ فہرست موضع گلیا سے فوراً متعلق کیا جائے اگر
ایک مذکور موضع ضرور سے نہ ہو اشتہار سابق کے متعلق نہ کیا گیا ہو چونکہ ایک مذکور اب موضع موٹی
میں نافذ ہے لہذا اسکی رو سے ایک ۱۸۵۷ء موضع مذکور میں نسخہ کیا گیا ہے دیکھو دفعہ ۱۸۵۷ء
ایک مذکور ایک ۱۸۵۷ء دفعہ ۱۸۵۷ء ایک مذکور قواعد ۱۸۵۷ء بدستور نافذ ہیں جو اسکے اور
تا وقتیکہ خیاب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل یا لوکل گورنمنٹ جیسی اھم صورت ہو اور بیچ پر حکم دین
یہ نہیں معلوم ہوتا کہ بموجب دفعہ ہذا قواعد مذکور کے غیر نافذ کئے جانے کا حکم صادر کیا گیا قواعد مذکور کا حوالہ
گورنمنٹ کے رزلویشن ہائے حال میں اسطرح دیا گیا ہے کہ وہ ہنوز نافذ ہیں اور اسکی نقل ہائے
روپوش کی گئی ہے (رزلویشن نمبر ۶۳ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۸۵۷ء نمبر ۵۷ مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۵۷ء
پلیٹکل ڈپارٹمنٹ) لہذا اگر پلیٹ کو رزلوے قاعدہ ۲۸ بدستور قواعد بابا بھٹ فی الواقع جائز ہے کہ
پہلے ہذا دائرہ کو تو ہکا دسکا منظر لکھنا لانا ہے گو مجھ کو یقین ہے کہ اس قسم کا پہلے بنا دینی فیصلہ
ایجنٹ کے عدالت ہائے امن وقت اسکے قائم ہونے یعنی ۱۸۵۷ء سے نہیں ہوا ہے -
اب دیکھنا چاہیے کہ قاعدہ ۲۲ بجائے ذیل ہے قصہ فوجہ داری عدالت کو اختیار ہوگا کہ کسی مقرر
میں ایجنٹ کی کارروائیات کو بطریق عدالت موصوف میں گذرنے درخواست منجانب کی جائے
خبر کے طلب کرے جسکی نسبت حکم سزا ایجنٹ نے صادر کیا ہو اور صدر عدالت کو بعد ازاں جائز ہوگا
کہ مطابق احکام دفعہ ۱۸۵۷ء ایک ۱۸۵۷ء کے عمل کرے دفعہ ۱۸۵۷ء ایک مذکور میں یہ حکم ہے کہ بطریق پہلے
کسی ایسی کارروائیات فوجہ داری کے جو ایجنٹ نے مطابق اول قواعد کے ارسال کی ہوں جو بعد
ازین گورنر باجلاس کونسل قرار دین صدر فوجہ داری عدالت تجویز قطعی یا ایسا حکم جو بعد فوراً کمال کے
عدالت موصوف کو ضروری اور مناسب معلوم ہو اسی طرح صادر کرے گی گویا تجویز مذکور موصوفی طریقہ
میں ارسال کی تھی اس موقع پر حوالہ اس کارروائی کا ہے جو باب ۱۸۵۷ء آئین ۱۸۵۷ء شہل آئین ۱۸۵۷ء

۱۰۶
ملک قیصر
نام
ساریا

۱۸۳۳ء مقرر ہے جسکے بموجب صاحبان سشن پنج مقدمات کو صدر فوجدارسی عدالت میں واسطے منظور کیا
بعض احکام سزا کے ارسال کرتے تھے کہ جو ضابطہ اب قائم نہیں ہے پھر احکام سزا سے موت
کے کہ وہ اب بھی واسطے منظوری ہائی کورٹ کے ارسال کئے جاتے ہیں دفعہ ۱۰ ایکٹ مذکور میں
گورنمنٹ کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ بذریعہ حکم اجلاس کونسل کے اس اختیار کی تصریح کرے جو ایکٹ
ستھ ویز فوجدارسی میں عمل میں لایا گیا اور یہ کہ وہ کونسے مقدمات میں کہ جو حاکم موصوف صدر فوجدارسی عدالت
میں ارسال کرے گا ایکٹ مذکور میں کوئی ایسا حکم نہیں ہے جسکی رو سے صدر فوجدارسی عدالت ایک عدالت مکمل
بنارہی فیصلہ جات صاحب انجمن کے مقدمات فوجدارسی میں قائم کی گئی ہو گو صدر دیوانی عدالت
مقدمات دیوانی میں صیرتاً عدالت اپیل قرار دی گئی ہے ایکٹ مذکور کا صرف یہ مقصود ہے کہ صدر
فوجدارسی عدالت واسطے سزا ویز فوجدارسی کے ایک عدالت استصواب ہو گو گورنمنٹ کو یہ اختیار نہیں
دیا گیا ہے کہ عدالت موصوف کو اختیارات اپیل عطا کرے کہ جیسا فی الواقع از رو سے قاعدہ ۴۴
منجملہ قواعد ۳۱ جولائی ۱۸۴۷ء کے کیا گیا ہے لہذا قاعدہ مذکور خلاف اختیار گورنمنٹ کے ہے اور
یہ تصور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ ایک قاعدہ جائز بموجب ایکٹ مذکور کے ہے نتیجہ یہ ہے کہ قاعدہ مذکور
حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸۴۷ء بعد اسکے کہ ایکٹ ۱۸۴۷ء موضع مواسی میں بذریعہ متعلق کئے جانے
ایکٹ ۱۸۴۷ء کے موضع مذکور سے منسوخ کیا گیا از رو سے استھ ۱۸۴۷ء ایکٹ ۱۸۴۷ء کے
قائم نہیں رکھا جاسکتا تھا۔

لہذا ہنگو اختیار منظوری اپیل بذات حال نہیں ہے جو دکیل اپیلانٹان کو حاکم مناسب کے رجوع
پیش کرنے کی غرض سے واپس ہونا چاہئے۔

جائزین صاحب جس میری ہی رہا ہے اور میں اپنے وہ وجود بخیر کر دینا چاہتا ہوں
کہ انکو کارروائی عدالت ہائے سلطان مجموعہ الیفسٹن صاحب سے تعلق ہے متعلق اہل
محامات کے ہیں جبکہ ذکر اٹھائے بحث میں نہیں کیا گیا ہے اپیلانٹان کی نسبت تجویز فرمات
جرم حسب دفعہ ۱۰ مجموعہ تفسیرات ہند لاک صاحب نے بوقت اجلاس سمیٹیت انجمن گورنمنٹ
کے عداد میں اور پھر پانچ برس کی قید سخت کا حکم سزا صادر کیا یہ تجویز کی گئی ہے کہ جرم مذکور اگرچہ
موضع گولسا واقع پر دی نال میں ہوا کہ جو پر دی ایک تجلہ راست ہائے سات سرداران مواسی کے
ہے جنکی تھیر فہرست ایکٹ ۱۸۴۷ء میں کی گئی ہے قلم و مذکور سے اندو سے تین ۱۹۱۷ء
کے اول ۲۱ میں ہائے مذکور متعلق کئے گئے سزا اسکے کنگلی قانون خاص اسکے خلاف بنایا جا

۱۵۸
کلیفین
بنام
سار

اس طرح آئین ۱۸۵۷ء قلم و مذکور سے متعلق کیا گیا ہے مگر یہ تعلق معمولی ضابطہ فوجداری کا
ازد سے ایکٹ ۱۸۵۷ء منسوخ کیا گیا جسکی رو سے گورنر مجلس کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ ایک
ایجنٹ مقرر کریں اور از رو سے دفعہ ۳۰ یہ اختیار دیا گیا تھا کہ وہ اختیار معین کریں کہ جو ایجنٹ موصوف
تجاویز فوجداری میں عمل میں لایا گیا اور وہ کوئی سے مفادات ہونگے جنکو ایجنٹ موصوف واسطے فیصلہ صدر
فوجداری عدالت کے ارسال کرے گا اور ان بعد دفعہ ۳۰ حسب ذیل ہے: "طبق پہنچنے کسی ایسی کارروائی
فوجداری کے جو ایجنٹ نے مطابق اول قواعد کے ارسال کی ہوں جو بعد ازین گورنر باجلاس
کوئل منضبط کریں صدر فوجداری عدالت جو ترقی طبعی ایسا حکم جو بعد ازین مکمل کے عدالت موصوف
کو ضروری اور مناسب معلوم ہوا وہی طرح پر صادر کریں گویا تجویز مذکور معمولی طریق پیش جج نے
ارسال کی تھی بعض تبصیر ان الفاظ کے حکم یہ دیکھنا چاہئے کہ بوقت صادر کئے جانے ایکٹ مذکور
کے کیا منشا تھا اور ان الفاظ سے کیا مراد تھی یہ مقدمہ سنگنی رام مارو اڑی بنام گورنر سہ ماہ ۱۸۵۷ء
طلب معنی الفاظ ارسال کرے" اور استصواب کرے "مخصوص مبنی خاص زمین اور ملاحظہ آئین
۱۸۵۷ء اور اسکے تتمہ جات یعنی آئین ۱۸۵۷ء و ۱۸۵۸ء و ۱۸۵۹ء کے متنبط
ہو سکتے ہیں صاحب جج دورہ اور اسکے قائم مقام سشن جج کو صرف محدود اختیار صادر کرنے
قطعی احکام سزا کا حاصل تھا ایک حد معین کے آگے حکم سزا صدر فوجداری عدالت میں واسطے
منظوری کے بھیجا جاتا تھا کہ جسطرح حکام سزاے موت عدالت ہد میں ارسال کئے جاتے ہیں
حاکم موصوف کو پیش ہمارے صاحبان سشن جج زمانہ حال کے یہ بھی اختیارات تھے کہ عدالت
کو طلب کر کے انکو واسطے نظر ثانی کے ارسال کریں آئین ۱۸۵۷ء کے باب ۳ میں
ضابطہ مذکور مندرج ہے صدر فوجداری عدالت کو از رو سے باب ۵ اختیارات کشیدہ گئے
تھے لیکن از رو سے دفعہ ۳۰ عدالت موصوف کو حکم صاحب جج دورہ میں نسبت ایسا حکام سزا
کے جو بلا استصواب صدر فوجداری عدالت کے صادر کئے گئے ہوں "داخلت کرنی منع تھی پوچھا
صدر فوجداری عدالت میں بہت سی مثالیں متعلقہ ضابطہ مذکور کے ہیں اور میں بطور نمونہ
حوالہ دون مقدمات کا دیکھتا ہوں جو رپورٹ صدر فوجداری عدالت جلد ۱۵ صفحہ ۸۶ و ۹۰
ورپورٹ صدر فوجداری عدالت جلد ۱۵ صفحہ ۸۸ میں مندرج ہیں مگر عدالت اعلیٰ کو یہ اختیار تھا کہ اگر عدالت
موصوف کی دانست میں ضروری معلوم ہو کہ کوئی حکم سزا بطور ایک فعل ترحم یا انصاف کے

تقریر
مکتبہ
بنام
سایا

تقریر پر مبنی کیا جائے تو او کی رپورٹ گورنر بلاس کونسل کو کرے الفاظ دفعہ ۳۱ میں از رو
دفعہ ۲۸ میں اسلئے ایک تقریر کی گئی جس کی رو سے صدر فوجداری عدالت کے اختیارات
نگرانی اور مقتضات سے تعلق رکھنے والے جنہیں عدالت موصوف سے استصواب نہیں ہو سکتا تھا۔
بعد صا و ہونے ایکٹ اسلئے عدالت کے یہ احکام ان ریاست ہائے مہاس میں نافذ نہیں ہے
اور نیز دفعہ ۲۸ میں اسلئے نافذ نہیں رہی جس کی رو سے صدر فوجداری عدالت کو لازم تھا کہ عدالت
فوجداری کی نگرانی کرے از رو سے دفعہ ایکٹ اسلئے عدالت گسٹری فوجداری کی ایجنٹ گورنر کو
سپردی گئی اور ان میں اسلئے اور اس کے تحت جات بھی مقرر ہوئے ہیں از رو سے اسلئے ۳۱
جولائی اسلئے ۲۸ جو بعض دفعہ ۲۸ گورنر اسلئے گزشتہ ایکٹ اسلئے طرح ہوئے گورنر بلاس کونسل سے
وہ تو اعدہ جلاہر حسب دفعہ ۲۸ ایکٹ اسلئے مرتب کئے گئے تھے جاری کئے قواعد مذکور
صرف جو الہ معمولی آئین ضابطہ مجریہ وقت کے سمجھے جاسکتے ہیں کہ جو اصلی شاہیت سے قاعدا
۲۵ میں یہ نسخہ ہے۔ صاحب ایجنٹ کا اختیار قطعی مقتضات فوجداری میں جراثیم اور پانچ برس
کی قید سے بلا مشقت کی حد تک ہو گا اور جن احکام میں سر امیعا مذکور سے زیادہ یا شدید تر ہو
وہ واسطے منظور صدر فوجداری عدالت کے سمجھے جائیں اور مقدمہ میں پہل ہذا اور کیا گیا ہے
داخل اختیار قطعی کے ہوتا ہے اور صاحب ایجنٹ نے کوئی استصواب کسی قسم کا عدالت ہذا سے
نہیں کیا ہے اور بدینہ جو میں یہ نہیں سمجھتا کہ کس طرح وکیل اپیلانٹ یہ دلیل کر سکتا ہے کہ
دفعہ ۲۸ ایکٹ اسلئے خود بخود متعلق ہو جاتی ہے لیکن مشاغل میں نے ہک تو قاعدہ ۲۸ کا حوالہ دیا ہے
جو سبیل ہے۔ صدر فوجداری عدالت کو اختیار ہو گا کہ کسی مقدمہ میں ایجنٹ کی کارروائیات کو برحق
عدالت موصوف میں گذرنے اور نہ استصواب کسی ایسے فریق کے طلب کرے جس کی نسبت حکم سر اجیش
نے ضلوع کیا ہو اور صدر عدالت کو بعد ازاں جائز ہو گا کہ مطابق احکام دفعہ ۲۸ ایکٹ اسلئے کا اطلاق
کرے ہمارے رو پر کوئی نقطہ اس کی بیان نہیں کی گئی ہے کہ قاعدہ ہذا کہیں نافذ کیا گیا ہے
میں مہاس یہ ہے کہ یہ امور بیکار کوئی اختیار کہیں عطا کیا گیا تھا یا احکام موصوف استعمال
اختیار مذکور کا اپنی ذمہ داری پر کرے گی کی پیش نہیں ہوئے ہیں ایکٹ اسلئے کہ گورنر بلا خطہ
کرنے سے کہ صورت اسی قانون کا حوالہ اسلئے تیار مذکور میں ہے میری یہ رائے ہے کہ او کی رو سے
گورنر اسلئے کو یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ ایسا کوئی قاعدہ بناوے ایکٹ مذکور اس غرض سے صا و
کیا گیا تھا کہ قلم و مذکور معمولی اختیارات سماعت سے مع صدر فوجداری عدالت کے سوائے

نور
مکتبہ
بنام
سایا

اور مقدمہ کے چار اوکین محکمہ سے مستثنیٰ کی جاے میں جانتا ہوں کہ بہت برسوں تک بعد بنائے جانے
جمہوریہ انڈین سٹیشن صاحب کے جو ۱۸۲۷ء میں بنایا گیا تھا صدر عدالت کو ساتھ لوکل گورنمنٹ کے
کیسٹڈر ریلوے مضبوط ہو گیا تھا اوس زمانہ سے تعلق میں ہی حکام موصوف گورنمنٹ کی مدد بطور
ایک قسم کی پریوی کونسل کے ایسے دیوانی و فوج داری کے بعض معاملات میں شورہ دینے کے
ذریعہ سے کرتے تھے جنہیں گورنمنٹ کے حضور پہلے بطور معاملات ملکی و مصلحت ملکی کے بنا کر پیش کرنا
ایجنڈا نشان قلم دربانے بیرون پریس انڈیا کے ہوتے تھے لیکن جب ہائی کورٹ قائم ہوئی تو یہ
موصوف نے کوئی فرض یا اختیار سماعت مقدمات مذکور میں قائم رکھنا منظور نہیں کیا اور پانچویں
سے سکرٹری گورنمنٹ نے حسب درخواست سربراہ ساسے صاحب چیف جسٹس وقت
کے امٹلہ وٹھوٹے کے حکم کو کوئی ایسا قانون نشان نہیں دیا گیا ہے جسکی رو سے گورنمنٹ
کونسل کو یہ اختیار حاصل ہو کہ صدر عدالت کو بیعت کا عدہ ۴۴ اختیار عطا کرے اور میرے
نزدیک قبل اختیار کرنے اختیار سماعت کے عدالت یہ چاہتی کہ اسکا اطمینان پذیر ہو کہ جو
قانونی کے دیا جاے دیکھو مقدمہ قیصر ہند بنام برہ (۱۸) اگر کوئی سندھی تو یہ کام اپیلانٹ کے کیل
کا تھا کہ اسکو نشان دے اور بالخصوص اسوجہ سے کہ ہم کو معلوم ہے کہ ایسا کوئی قانون موجود
نہیں ہے جسکی رو سے ہائی کورٹ کو لازم ہو کہ گورنمنٹ کو رپورٹ اس غرض سے کرے کہ احکام
سزا سننے کے جائین یا اوکین میں نہ ہو لیکن میرے نزدیک یہ رپورٹ سوائے اوس صورت کے
جب آئین ۱۳۱ء دفعہ ۲ متعلق ہو صرف ایک طریقہ تصفیہ اور مقدمات کا تاہم میں ضلع آئینی
میں شش بجے نے اسکا حکم سزا صادر کیا جو بین منظور داری کی ضرورت نہیں ہے۔

بعد ازاں دیکھ لے ہو کہ حوالہ فقرہ ۲۰ ہمارے فرمان شاہی مرمہ کا دیا کہ جسپر میں نے بشمول
فقرہ ۲۱ مضمون ۲۱ اصل فرمان شاہی کے غور کیا لیکن اظہار فقرہ ۲۱ سے ہائی کورٹ سے ہکلا لازم ہے
کہ پنا اطمینان نسبت اس امر کے کہ میں کہ از روئے سنی حوالہ ۲۱ سے سوقت کے جب جناب
مکتبہ نے اصل فرمان شاہی جاری فرمایا رعایا کو اجازت تھی کہ ہمارے رضی ایجنٹ کے صدر ہوا تو
عدالت میں اپیل کرے اور کوئی ایسا قانون جسکی رو سے ہائی کورٹ میں اپیل جائز ہوا سوقت
نافذ تھا جب مرمہ فرمان شاہی جاری کیا گیا تھا۔

دلیل دیکھ لے یہ دریافت کرنا دشوار ہے کہ آیا سزا لایہ کی رائے ایک ۴۴ ۱۸۷۷ء ایکٹ

۱۵۹۶
ملک قیصر
بنام
ساربا

اضلاع سندھ فہرست صدر عدالت لاہور پر وی نال بن نافذ تھایا نہیں مین نے اہلک سخت سہل
مذکور کی قطع نظر ایکٹ مذکور کے کی ہے۔

لیکن از روئے دو اشتہارات ۱۸۵۷ء کے جسکا حوالہ میسے بسائی برڈو صاحب نے
دیا ہے ایکٹ ۱۸۵۷ء قلم و مذکور مین نافذ ہے اور ایک نتیجہ یہ ہے کہ ایکٹ ۱۸۵۷ء منسوخ کیا گیا
ہے بعض اسکے کہ ہم یہی تجویز کرن وکیل اپلاٹ نے یہ دلیل کی کہ از روئے دفعہ ۱ ایکٹ
۱۸۵۷ء قواعد ۱۸۵۷ء نافذ نہ گئے مین لیکن از روئے دفعہ ۱ صرف وہ قواعد جاری نہ گئے
گئے مین جو بوقت صادر ہونے ایکٹ متعلقہ اضلاع سندھ فہرست نافذ تھے اور یہ تجویز کرنی
و شواہد ہوگی کہ لفظ نافذ ایسے قواعد سے متعلق ہو سکے کہ جو بوقت بنائے جانے کے خلاف
اختیار تھے یا جو خلاف اہل یا مرمہ فران شاہی کے تھے علاوہ مین جو قواعد از روئے
دفعہ ۱ قائم نہ گئے قواعد واسطے ہایت اون عمدہ داران کے مین جو کسی ضلع سندھ
فہرست مین مقرر نہ جائیں چنانچہ اوکھا منشا نسبت اہلکاران کے صرف اول ضلع
تک ہے جو بہت زیادہ وہی مین جو دفعہ ۳ ایکٹ ۱۸۵۷ء مین مقرر کی گئی مین اور
حکام عدالت ہذا یا صدر فوجداری عدالت سے متعلق نہیں ہے جو تعبیر دو ایکٹ ہائے مذکور
نہایت مطابق ہو کر ہے وہ ہے کہ جسکی روئے اختیار گورنمنٹ کا صرف بابت مرتب کرنے
قواعد واسطے اپنے ایجنٹ اور دیگر عمدہ داران ماتحت گورنمنٹ کے ہے میری اس لئے
کی تائید از روئے اس اعلان سندھ دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۸۵۷ء کے ہوتی ہے کہ ایکٹ مذکور کسی
قانون پر سوائے اون قواعد کے موثر نہ ہوگا جو ایکٹ ہائے آئین ہائے مذکور یا اول قواعد
مین مندرج مین جو استعمال اون اختیارات کے مرتب کئے گئے جو از روئے ایکٹ ہائے
آئین ہائے مذکور عطا کئے گئے تھے اس عہادت کی روئے وہ قواعد خارج ہوتے مین جو خلاف
اختیار مرتب کئے گئے۔ قاعدہ ۴۴ میرے نزدیک ایسا محوم ہوتا ہے اور مین یہ اور تحریر کرونگا کہ
میرے نزدیک سو جہان نے اپنی عہادت مین ظاہر کیا ہے کہ اوکھا یہ خیال نہ تھا کہ دفعہ ۱۔
ایکٹ ۱۸۵۷ء مین قاعدہ مذکور داخل تھا ایکٹ مذکور ظاہر ہوتا ہے کہ پھر اسکے جو آئین
محکم ہے واضعاً ان قانون نے ذمہ داری مناسب عمل گسٹری فوجداری کی ایجنٹ گورنر
عالم کی تھی ذمہ داری مذکور صدر عدالت سے سپردہ تھی مین عامگی گئی تھی اس غرض سے
واپس لے لی کہ صحیح تعلق قوانین و احکام قائم رہے "معلوم ہوتا ہے کہ گویا گورنمنٹ نے

۶۱۸۹۰
ملکہ قیسرہ
بنام
ساریا

۱۸۴۶ء میں سٹریٹ اسٹوڈنٹ ایلفنسن صاحب کی مصلحت سے اختلاف کیا اور گورنمنٹ
نے ۱۸۵۵ء میں اسکو ملکہ قیسرہ اختیار کیا اور اسکا یہ منشا ہوا کہ عدالت موصوف اور خدمات کو
عمل میں لائی جو واضعاً قانون نے ۱۸۴۶ء میں گورنمنٹ اور اس کے ایجنٹ پر اس وقت
حاکمی تین جب واضعاً قانون نے ان ریاست ہائے مہاراشٹر میں احکام دفعہ ۱۳
۱۸۶۷ء کو منسوخ کیا کہ صدر فوجداری عدالت عدلی گسٹری فوجداری کی نگرانی کرے۔
اپنے اس لئے واپس دیا گیا کہ حاکم مناسب کے رو پر پیش کیا جائے۔

صیغہ آپیل فوجداری

باجلاس برہوڈ صاحب جس و پارٹنس صاحب جس
ملکہ معظہ قیسرہ بنام بستیا نوبن الگنڈر سلوا
اسیران - تجویز باغات اسیران - آغاز تجویز باغات اسیران - مجموعہ ضابطہ
فوجداری دایکٹ ۱۰ ۱۸۵۵ء دفعات ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ و ۲۸۵ -

۶۱۸۹۰
۲۱ - نوبرمبر
صفوحہ زمین المپورٹ
۵۱۴

ظہر کو متل عہد واسطے تجویز کے سپرد عدالت سشن ہوا اس نے عذر کیا کہ وہ مجرم جرم کا نہیں ہے اور یہ
دعویٰ کیا گیا وہ کسی نسبت تجویز عمل میں لائی جائے برطبق اسکے سشن جرنے دو اسیر منتخب کئے
لیکن چونکہ ان میں سے ایک بیمار تھا وہ فوراً ماضی سے معاف کیا گیا اور سشن جرنے باغات صرف
دوسرے اسیر کے تجویز شروع کی۔

تجویز پہولی کہ یہ کارروائی جائز اور غلات دفعات ۲۸۲ و ۲۸۳ - مجموعہ ضابطہ فوجداری دایکٹ ۱۰
۱۸۵۵ء کے تھی۔

چونکہ ایک اسیر قبل آغاز تجویز کے ماضی سے معاف کیا گیا تھا لہذا سشن جرنے کو لازم
تھا کہ یہاں اس کے کسی اور اسیر کو منتخب کرتے۔

عدالت سشن میں تجویز باغات اسیران کا آغاز فروری ۱۸۵۶ء کے پڑھنے سے
نہیں رہتا ہے کیونکہ اسیران جب دفعہ ۲۸۲ - مجموعہ ضابطہ فوجداری دایکٹ ۱۰ ۱۸۵۵ء
صرف اسی صورت میں منتخب کئے جاتے ہیں کہ ظہر ان کو لازم کا جواب نہ دے یا تجویز کئے
جانے کا دعویٰ کرے۔

اپیل ہذا میں نائب لوکل گورنمنٹ بناراضی حکم برائے تہہ مقدمہ ملکہ مسخرہ قمرہ ہند بنام شیشیا لوہن
الکرنیدر سلوا پیش ہوا۔

۹۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ملزم بھوم قتل مجرم حسب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ دفعہ ۲۱۰ ہندوستان کے عدالت سشن میں پیش ہوا
ملزم نے کو یہ غدر کیا کہ وہ مجرم جرم کا نہیں ہے اور تجویز کے جانے کا دعویٰ کیا۔
برطبق اسکے دو اسپیران منتخب کئے گئے لیکن چونکہ اوہین سے ایک بیمار تھا اوہی
حاضری فوراً معاف کی گئی اور سشن جج نے کارروائی تجویز باستعانت صوف دوسرے
اسپیر کے شروع کی سشن جج نے باتفاق رائے اسپیر کے ملزم کی نسبت یہ تجویز کی کہ وہ
مجرم اوس جرم کا نہیں ہے جس کا الزام اوپر لگایا گیا تھا اور اسکو بری کیا۔
بناراضی اس حکم برائے تہہ مقدمہ ملکہ مسخرہ قمرہ ہند بنام شیشیا لوہن
شا تارام ناراین کوپیل سرکار بنام سرکار۔
شام لاؤ وٹکل منجانب ملزم۔

از عدالت۔ ہمارے یہ ہے کہ حکم برائے تہہ مقدمہ ملکہ مسخرہ قمرہ ہند بنام شیشیا لوہن
ہونی چاہئے بعد اسکے کہ ملزم نے دعویٰ تجویز کے جائیداد کیا سشن جج نے دو اسپیران منتخب کئے
مثل سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ اوہین سے ایک کو بخار رہتا تھا سشن جج نے فوراً اوہی حاضری سے
کی اور تجویز باعانت صوف دوسرے اسپیر کے شروع کی یہ کارروائی صرفاً خلاف دفعات ۲۰۰
مجموعہ ضابطہ فوجداری کے تھی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس مقدمہ میں دو اسپیر جسکو بخار رہتا تھا اور
تجویز ابتدا سے انتہائے تحقیقات تک حاضر رہنے سے معذور نہ تھا کیونکہ اوہی حاضری قبل از تجویز
باعانت اسپیران کے معاف کی گئی تھی صوف اوس صورت میں جب وہ کارروائی شروع ہو جائے
جس میں اسپیران اعانت کر سکتے ہیں یہ کہا جاسکتا ہے کہ تجویز اوہی اعانت سے جیسا کہ منشیائے
دفعات ۲۰۰ و ۲۰۱ کا ہے شروع ہوئی چونکہ اسپیران کا انتخاب صوف حسب دفعہ ۲۰۰ اوس صورت میں
کیا جاتا ہے اگر شخص ملزم جواب دینے سے انکار کرے یا جواب ملزم کا نہ دے یا تجویز کے جائیداد
دعویٰ کو یہ لہذا یہ صاف ظاہر ہے کہ عدالت سشن میں تجویز باعانت اسپیران خود قرار ملکہ
کے ٹپ رہنے سے شروع نہیں ہوتی ہے جب سشن جج نے یہ تجویز کی کہ ایک اوہ اسپیران میں سے
جسکو حکم تصوف نے منتخب کیا تھا بوقت تجویز حاضر نہیں ہو سکتا ہے حاکم موصوف کو حکم لازم تھا کہ
بہ تعمیل دفعہ ۲۰۰ بجائے اوس کے کسی دوسرے کو منتخب کرتا۔

ہر کارروائیات سشن جج کو بطور ناجائز کے منسوخ کرنے ہیں اور یہ حکم دیتے ہیں کہ بیٹیاں
ملزم کی ملکیت عدالت سشن تجویز جدید کے تحت سشن جج حال بریجا ریڈا و ملقمہ رائے کی
کر چکا ہے لہذا ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ ملزم کی تجویز و برودہ کے سشن جج کے ہو۔
حکم برائت منسوخ کیا گیا۔

نظام فوجداری
بیٹیاں نو بری
الگزینڈر سکوا

صیغہ نظر ثانی فوجداری

باجلاس برٹو و صاحب جسٹس و پارسنس صاحب جسٹس

بجاء جمناؤ اس و ولب داس +

ایکٹ نیو سیلٹی ضلع بیٹی (ایکٹ بیٹی ۱۰ سلسلہ ۱۰) دفعہ ۲۳۔ سند موجب ایکٹ پیمائش شہر
ایکٹ بیٹی ۱۰ سلسلہ ۱۰)۔ استحقاق نیو سیلٹی نسبت اعداد کرنے حکم واسطے پیش کرنے سند کے۔

بوجوب دفعہ ۲۳ ایکٹ نیو سیلٹی ضلع بیٹی (ایکٹ بیٹی ۱۰ سلسلہ ۱۰) کسی کو نیو سیلٹی کو یہ استحقاق

نہیں ہے کہ قبل حکم کے اجازت تھیں مکان سکواسطے پیش کرنے کسی ایسی سند کے اہل کر رہے جو

حسب دفعہ ۱۰ ایکٹ پیمائش شہر (ایکٹ بیٹی ۱۰ سلسلہ ۱۰) عطا کی گئی ہو۔

درخواست حسب دفعہ ۵ ۲۳ نمبر و ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ سلسلہ ۱۰)۔

۲۳ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو سائل نے نیو سیلٹی مسوکت کو اپنے اس راوہ کی اطلاع دی کہ اس مکان
سابق کی بنیادوں پر مکان جدید تعمیر کر کے کہ جو کہ نیو سیلٹی بوجہ اس کے بوسیدہ ہونے کے
گرا گیا تھا۔

۲۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو نیو سیلٹی نے سائل کو یہ حکم دیا کہ اس سند کو پیش کرے جو اس کو حسب ایکٹ

پیمائش شہر (ایکٹ بیٹی ۱۰ سلسلہ ۱۰) عطا کی گئی تھی۔

۲۵ نومبر ۱۹۸۴ء کو سائل نے بلال پیش کرنے سند کے یہ درخواست دی کہ اس کو اپنے مکان کے زیر تعمیر

کرتی اجازت دی جائے نیو سیلٹی نے یہ جواب دیا کہ تاؤ تھیکہ سند پیش نہ کیجے اس کی درخواست منظور نہ کی۔

۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو سائل نے نیو سیلٹی کو نقشہ تعمیر مجوزہ کا دیا اور تجدید اپنی درخواست

مشعل تاجت تعمیر کر اپنے مکان کی کی اور بیان کیا کہ اس کے پاس سند نہیں ہے بلکہ اپنی

نظام فوجداری نے ہی جواب دیا جو اس کی پہلی درخواستوں کی نسبت دیا تھا۔

نظام فوجداری صیغہ فوجداری نمبر ۲۵ سلسلہ ۱۰۔

نقشہ اے
بمقام جناب اس
دوب داس

۱۰ مئی ۱۹۱۵ء کو سائل نے مینو سیلٹی کو نوٹس طلبی دی کی کہ اس کے اپنے مکان کی تعمیر شروع کر دینی
برطبق اس کے سائل پر پنجاب مینو سیلٹی یہ استفادہ کیا گیا کہ اس نے خلاف دفعہ ۳۳- ایکٹ
مینو سیلٹی ضلع جہتی ایکٹ ۱۹۱۵ء میں عمل کیا ہے۔

سائل کی نسبت ان پری مجسٹریٹ درجہ اول نے تجویز ثبوت جرم کی اور حکم سنوا سٹے
ادا کرنے کے لئے جرمانہ کے صادر کیا۔

بنابر ارضی اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سنرا کے دفعہ ۳۳- ایکٹ میں حسب دفعہ ۳۳-
مجموعہ ضابطہ فوجداری کے پیش کی گئی ہے

مانک شاہ جہانگیر شاہ پنجاب ملزم۔ دفعہ ۳۳- ایکٹ ۱۹۱۵ء میں ۱۹۱۵ء کی روکو مینو سیلٹی
کو یہ اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ سند حسب ایکٹ پیمائش شہر پیش کرے کیجا حکم دے مینو سیلٹی کو
جس اطلاع کے طلب کیجا استحقاق از روکو دفعہ مذکور ہے یہ ہے کہ اطلاع نسبت خدا کو دفعہ ۳۳- ایکٹ
تعمیر مجوزہ کے طلب کرے لیکن اس سند سے جو حسب ایکٹ پیمائش شہر پیش کی جا رہی ہے اطلاع نہ صرف
حدود ارضی حمارت کے ہوتی ہے بلکہ بابت زوجیت حق اس کے بھی ہوتی ہے جس کے ذریعہ سے اس پر
قبضہ ہے مینو سیلٹی کو صحیحاً یہ استحقاق از روکو دفعہ مذکور حال میں ہے کہ اس قسم کی اطلاع طلب کرے
دفعہ مذکور میں بعض شرائط ایسی مندرج ہیں جن پر مینو سیلٹی واسطے اغراض صفائی کے اہلکار کر سکتی ہے
اس کی رو سے مینو سیلٹی کو یہ اختیار نہیں ہے کہ بحث استحقاق کی پیش کرے۔

شاہنشاہ رام نارائن وکیل سرکار پنجاب مینو سیلٹی۔ سند حسب ایکٹ پیمائش شہر میں تصریح
حدود عمارت کی ہوتی ہے اول اس سے وہ متبر اور صحیح اطلاع حاصل ہوتی ہے کہ جب مینو سیلٹی اجازت
تعمیر کے دینے پانہ دینے میں عمل کر سکتی ہے الفاظ دفعہ مذکور ایسے مقدمہ سے متعلق
ہونے کے لئے کافی وسیع ہیں۔

برٹوڈ صاحب جسٹس۔ سائل کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب ضمن ۳۳-
دفعہ ۳۳- ایکٹ ۱۹۱۵ء میں ۱۹۱۵ء کی روکو مینو سیلٹی کے مکان کے بلا اجازت مینو سیلٹی سورت کے
عمل میں آئی ہے نامبروہ نے بتایا کہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۵ء میں مینو سیلٹی مذکور نوٹس خاص کے اس راہ کی
دی کہ مکان باقی کی بنیادوں پر جو مینو سیلٹی نے اگست ۱۹۱۵ء میں نسبت بوسیدہ حالت میں چکے کے گرد
دیباہت ایکٹ مکان تعمیر کرے مینو سیلٹی نے جواب اس نوٹس کا ۱۵ اپریل ۱۹۱۵ء کو دیا جو اس نے پہلی
نوٹس کا جوابی غرض سے دی گئی تھی دیا تھا مینو سیلٹی نے یہ کہنا کہ سائل کو چاہئے کہ وہ سند

شیر بارڈ شیرازی
ملکہ قمر خاں
شیر بارڈ شیرازی

الفاظ ہوٹل یا شراب پینے کی جگہ یا دکان یا مقام مذکور فقہ دوم دفعہ ۱۱۱ ایکٹ پولیس (۱۹۳۴ء)

اسلئے کافی صحت ہیں کہ ان میں ہر مقام مذکور فقہ اول دفعہ مذکور داخل ہو

یہ تصویب بلڈ آرڈیننس کے تحت بریڈیٹس میونسپلٹی کے تحت ہر مقام مذکور ہیبتی کے تحت دفعہ ۱۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰۸۵ء) کیا۔

استصواب بعبارت ذیل تھا۔

شیر بارڈ شیرازی و تین کس دیگر پریس روپر و بیلازم نگا گیا کہ وہ دکانات چا اور سوڈا فاکٹری بلایمنس عظیمہ شیر پور کے رکھتے ہیں بحث یہ کہ آیا ایسی دکانات کے لئے لینس ضروری ہے یا نہیں بموجب ایکٹ ۱۲۸۵ء کے واسطے دکانات قموہ مکانات فروش طعام ایسے مکانات کے تین عوام آمد و رفت زمین عدالت پٹی کشن کالینس ضروری تھانیں وغیرہ جو حسب ایکٹ مذکور وصول کی جاتی تھی معلوم ہوتا ہے کہ صفائی شہر میں صرف کی جاتی تھی اور جب از رو ایکٹ ۱۲۸۵ء میں متعلق تھا عام گلیں تو ایکٹ اول ان کے نسخ ہو گیا از روے ایکٹ جدید غلام از روے کسی ایکٹ باوجود یہ کہ ایکٹ کے اختیار وصول کوئے ٹکس کا مکانات قموہ وغیرہ یا زمرہ عطا نہیں کیا گیا ہے۔

”از روے ایکٹ پولیس ۱۹۳۴ء دفعہ ۱۱۱ اشخاص کو جو کھانہ و دکان میں مکانات قموہ وغیرہ کے رکھتے ہیں لازم تھا لینس حاصل کریں ایک علیحدہ دفعہ مذکور کا ہیبتی سے متعلق تھا اور اس کے بموجب ہر شخص کو جو ہوٹل یا شراب پینے کی جگہ یا تازی کی دکان یا مقام واسطے فروخت کا پنچا کے کرتا ہو یا جو قطر شراب یا شراب بطور خوردہ فروخت کرتا ہو لازم تھا کہ لینس حاصل کرے

(۱۱) دفعہ ۱۱۱ ایکٹ ۱۹۳۴ء دفعہ ۱۱۱ میں جب ذیل حکم ہے۔

”جو کوئی شخص بلا کھانہ و دکان میں کوئی ہوٹل یا شراب پینے کی جگہ یا بیچ پینے کی جگہ یا تازی یا تازی کی دکان یا مقام فروخت یا فروغ کا پنچا یا کوئی اور شے جو امین یا بینک یا کسی اور شے یا پودے یا چیز سے مرکب ہو یا کوئی کمانا کرنے کی جگہ یا کافی پینے کی جگہ یا بورڈنگ ہوس یا مکانا یا کوئی اور ایسا مقام جہاں عوام آمد و رفت رکھتے یا فروغ کرتے ہوں اور جہاں کمانے کی چیزیں یا شراب یا مفرحات فروخت یا فروغ ہوتی ہوں (خواہ اشخاص مذکور دکان رکھی ہوں یا خوردہ فروخت کی جاتی ہوں یا کسی اور جگہ نکالی جاتی ہوں) بلا لینس کشن پولیس کے کرتا ہو اور

”جو کوئی بلڈ بینی میں کوئی ایسا ہوٹل یا شراب پینے کی جگہ یا دکان یا مقام کتا ہو یا بھرتی خوردہ فروشی کسی مقام کسی شراب بھرتی یا کسی ایسے لینس کے کرتا ہو تو جب جہاں جگہ جسکی حدود سے زیادہ منوالی

استصوابِ صیغہ فوجداری

باجلاس برٹو ڈو صاحب جسٹس پارسنس صاحب جسٹس

ملکہ معطلہ قصیر ہند بنام حسین ولد تاج بھائی *

مجموعہ تقریرات ہند (ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۰ء) دفعہ ۱۸۳۔ کسی مال کے لئے جانے میں جو کسی سرکاری ملازم کے اختیار سے لیا جاتا ہو تو عرض کرنا۔ مال کے بابت اجراءِ دیگر قری قری کرنا۔

ایک ایسے شخص کا جو ملک چننا اشیاء متفرقہ بلیف بابت اجراءِ دیگر کے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ایک بعض زبانی بیان یا مشمولہ کا کہ وہ بلیف کو اجازت اشیاء نکلنے کے لیے جانے کی نہ چکا جب تک کہ بلیف اوکو بطور کسی جاہل یا دکنہ لکھے ہو جب دفعہ ۸۳ مجموعہ تقریرات ہند کے حصہ کی حد تک نہیں ہوتا یہ ایک استصواب بموجب دفعہ ۳۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۰ ۱۸۵۸ء) مستجاب ایس ہیک صاحب شن نج احمد نگر کے تھا۔

ملازم محمد شریف درجہ اول نے بمقام نگر بموجب دفعہ ۸۳ مجموعہ تقریرات ہند کے مجرم قرار دیا اور مبلغ ۵۰۰ روپے جرمانہ کا حکم دیا۔

استصواب بکھارت ذیل تھا۔

تسلیفٹ بلیف حج ماتحت درجہ اول مقام نگر کا ہے وہ مال دس دیون ڈوگری کے قریق کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا جو بخارا اور ٹانگا ساز تہا وہ دو ٹانگا کے ٹپ قریق کرنے گیا تھا جو شرک پر مقابل دکان دیون کے پڑے ہوئے تھے اسپرلزم عبدالحسین نے کہا کہ ٹپ ٹانگا کے نیسے ہیں اور میں بلیف کو لے جانے نہ دوں گا جب تک وہ اوکو بطور میرے مال کے نہ لکھے گا عبدالحسین ان واقعات پر مجرم تعرض مال کے لئے جانے میں جو سرکاری ملازم کے اختیار سے لیا گیا مجموعہ قرار دیا گیا ہے اور مبلغ ۵۰۰ روپے جرمانہ کا حکم بموجب دفعہ ۸۳ مجموعہ تقریرات ہند کے دی گئی ہے۔

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ واقعات جو شہادت سے ظاہر ہوئے تو عرض کی حد تک نہیں ہوئے تھے جیسا کہ مجموعہ تقریرات ہند کا منشا ہے شہادت سے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے

۱۸۵۹ء
۲۰
۵۶۲

اگر آپ ٹانگہ کے عبد الحسین کے ملک کو تھے یا نہ تھے بلکہ اگر وہ اس کا مال نہ تھے تو میں خیال کرتا ہوں کہ محض زبانی ہدایت بلیف کو اُن کے نہ لیجانے کی کرا بطور تعرض ناجائز کے نہیں خیال کیا جاسکتا اور اگر وہ اس کے تھے تو یہ امر ہت ہی کم مناسب ہو گا کہ اس کا طریق عمل بطور ایک جرم مجبور و غیرت کے تصور کیا جائے شہادت سے ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ مقدمہ ہذا میں بلیف کو گالی دی گئی ہو یا خوف دلایا گیا ہو یا کسی جسمانی تعرض کی کوشش کی گئی ہو۔

لہذا میں یہودیہ اذالتھاس کرتا ہوں کہ تجویز ثبوت جرم و حکم منہ نفسی نہ ہونے چاہئیں۔
از عدالت۔ بریڈاس و جوہر مینہ صاحب پیشینہ جج کے عدالت تجویز ثبوت جرم اور حکم
کو منسوخ کرتی ہے اور جرم انہ کے واپس کئے جانے کی ہدایت کرتی ہے اگر ادا ہو گیا ہو۔
تجویز ثبوت جرم اور حکم منہ نفسی کیا گیا۔

صیغہ آپس فوجداری

باجلاس برٹوہ صاحب شمس و پارسنس صاحب شمس
ملکہ معطلہ قصیر ہند بنام شیخو رام دوس دیگر
مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۵۱۹۸۷ء دفعات ۲۶۳-۲۶۴ سرفہ یعنی جاگڈا متقول
شمن سنگھ مالک اور نام ازبے مالکی جس شخص میں ملک ہے مع تہرہ دیات کے جیب زدہ زمین
پر راضی سے جس سے وہ شخص ہی ملحدہ کیجائے دل متقول ہو جائی ہے اور اس کی نسبت از کتاب سرفہ
ہو سکتا ہے جو کوئی بدانتی سے ایسی مٹی کو زمین سے ملحدہ کر کے ترکب سرفہ کاہوتا ہے۔
ایک شخص بدانتی سے ۱۰۰ لاکھ مٹی مستغنیث کی راضی سے اودھانے گیا پتھر پر پونی
کہ وہ مجرم سرفہ کاہوا۔

مقدمہ ملک مغربیہ قسیر ہند بنام کوتوال (۱) سے اخلاص کیا گیا۔

ایں نہایت دل کو خوش بنانے کی حکمت یہ تھی کہ ہر آدمی کو اپنے صاحبِ بی و بلیو سامنے مجبور کر دیا جائے۔

جسٹس کی تجویز کنندہ نے پسندہ مقدمہ ملکہ محفوظہ فیصلہ ہند بام کو تیار اور تجویز کی کہ جو پیشی مذکورہ کے خلاف
 کے علیحدہ کی گئی جائداد منقولہ زمین اور ہرچیز اس کی نسبت اور کتاب مستوفین ہوں گے تا شام لکھا
 ملزمان بری کئے گئے۔

منا راضی اس حکم پر امت کے گورنمنٹ ایجنسی نے اپنی کورٹ میں اپیل کیا۔
 حاشا نارم ورائن دوکیل سکراں منجانب سکرا۔
 گنیش باچند کر اسکر منجانب ملزمان۔

برٹو ووصا صاحب جس۔ ملزمان مقدمہ مذکورہ پر الزام چرانے سولڈری مٹی کا اراضی
 سے لگایا گیا اور انکو جیٹ (دو روپہ دوم) نے اس بنا پر بری کیا کہ جوٹی اس طرح پر لی گئی وہ دھل
 سرقتین سے فیصلہ مطابق تجویز اپنی کورٹ مداس مقدمہ ملکہ محفوظہ فیصلہ ہند بام کو تیار (۱) کے
 ہے مگر یہ تجویز مذکور کی تقلید نہیں کر سکتے ہیں ہادی دانست میں مٹی جب کہ مودی جاے یا بل
 چلایا جائے کہ وہ ایسی حالت میں ہو جائے کہ گاڑی میں لا کر اسکو لیجا سکین تو وہ جب مراد و
 ۲۲ مجموعہ غیرات ہند ایسی اراضی یا ایسی چیز نہیں ہوتی ہے جو زمین سے قطع ہو سکی ایسی چیز سے
 بالاسمکام ہو سکتا ہے جو زمین سے قطع ہو سکتا ہے کہ بذریعہ عمل کمود نے یا بل چلانے کے مٹی زمین
 سے یا کسی اراضی سے کہ جن سے وہ قطع نہی علیحدہ ہو جائے اور اس طرح تعریف سند رجہ
 دفعہ مذکور مال منقولہ ہو جائے جب ہی مٹی اس طرح علیحدہ کی جائے وہ اس لائق ہو جاتی ہے کہ اس
 نسبت سرقتی عمل میں آئے کہ جیسا پہلی تشریح دفعہ ۱۲ مجموعہ مذکور سے ظاہر ہوتا ہے اور نہ جان کا
 جو اسی فعل سے جسکے ذریعہ سے علیحدگی عمل میں آئی گئی ہے کہ سرقت ہو کہ جیسا دوسری
 تشریح دفعہ مذکور سے ظاہر ہوتا ہے لہذا ہرکو لازم ہے کہ حکم برائت کو منسوخ کریں اور یہ حکم دین
 کہ ملزمان کی تجویز ملکہ کی جائے۔

پارسی صاحب جس۔ مجھ کو اتفاق سے پہلی تشریح دفعہ ۱۲ مجموعہ غیرات ہند
 میں یہ مندرج ہے کہ کوئی شے جب تک کہ وہ زمین سے جو ستر ہے چونکہ وہ مال منقولہ نہیں ہے
 لایشتی شے نہیں ہے یہی نسبت سرقت کا ارتکاب ہو سکے مگر یہی کہ وہ زمین سے جدا کی جائے تب
 ہی شے مذکور چرانے کے قابل ہو جائے گی دفعہ ۱۲ مجموعہ مذکور میں یہ مندرج ہے کہ مال منقولہ
 کے لفظ میں ہر قسم کا مال و اسباب مادی داخل ہے سوائے اراضی اور زمین چیزوں کے جو زمین

لاہور
 سید رام

ایسے جن جو واسطے نصیب کسی دستاویز متکبرہ دفعہ ۱۰ کے کام میں آئے ہیں (۴) مرقم کی غیبت تھی مگر نشانہ
 مذکور اس کام میں آئین کہ جو دستاویزات جمل بن پگی تین یا آئندہ جمل بن پگی جانے کو ہیں ان کے اصل دستاویز
 ہونے کی غنائش کریں۔

لازم پر یہ الزام لگایا تاکہ اوس کے پاس سناو دینا نہ جلی پہن کہ یہ جرم حب فحاشی ہے وہ عام مجرمہ فحاشیات
 ہند قابلِ حرا ہے بلکہ بیان کرنے کے علاوہ حالات مقدمہ کے صاحبِ شش بن جئے نے بعد بیان کوئے اس بات
 کے کہ دستاویزات کا جلی ہونا نہایت لازم تسلیم ہے اہل جوڑی سے کہا کہ اگر کو جس پر کا فیصلہ کرنا ہے وہ صرف یہ ہے
 کہ آیا سناو دینا نہ جلی نہ کو یہ فیضہ لازم تین یا تین اور یا پانچ ملائے سناو دینا نہ کے فعل درجہ ایک سناو دینا کی نوعیت ایسی ہی
 کہ اوس کا تعلق لازم سے نہ کیا کہ وہ اسی قسم کی سناو دینا نہ کی کہ کسی کی نسبت یہ اتصال ہے کہ اوس کے گمزن ہوگی اور مرض
 اوس کے گمزن ہوگی اور یہ کہ اگر اہل جوڑی کو یہ اس امر کی اہمیت نہ ثابت کریں تو ان کو کو لازم ہوگا کہ اسے مشہر ثبوت
 جرم ثابت صادر کریں۔

استخوذ نمونی کہ ہدایت جمہل جوری کو کہ گئی تانقل و دشمن ہدایت غلطی ملیا اور اس میں احکام مذکور ۲۹
مجموعہ مضابطہ و ہداری (ازبکستان) کی تفسیل ناکافی طور پر کی گئی۔

پہل بناراضی تجریشوت جرم و حکم نرا قلمبند کردہ صاحب جانیت شش بنج بلیکام بمقدمہ ملک معظمہ
قیصر عند بنام آجامی را بخندہ۔

مضمون یہ کہ اگر وہ لگا گیا ہوتا کہ اس کے پاس متاثرات جعلی تھیں تو انڈسٹریس تنہا ہیں جو پولیس کے متاثرین
 اگست ۱۹۸۸ء ایک الماسی اس کے مکان سے برآمد کی گئی۔

لوگوں کی نسبت اولاً تجویز ثبوت جرم ہے نہ دفعہ ۵۰۰ مجبوعہ تقریرات ہند صادر کی گئی تھی اور حکم ستر صاحب دایم
بعید و در پاسے شور دیا گیا تھا۔

ہائیکورٹ نے اس تجویز کو جرم حکم نہ کرکے منسوخ کیا تھا اور بدایت فراوانی تھی کہ نسبت عوام کے بچہ زائد
بہودہ جوسی جدید عدالت خشن سے عمل میں آئے :-

بر طبق اس کے تجویز نسبت طوم از سر نو با نیت حرام ذیل کے شروع کی گئی۔
 اہل کلمہ کے اس تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو قریب ۱۰۰۰ کا قتل و مفرقہ فرورقلا احمد خیر بہرین یا دستخط دیگر

نیت سے ہے کہ ہر وہ خط و ملاقات و نشریات مذکورہ اس کی طرف سے تصدیق و موافق ہوگی اور اس کے بغیر ہر وہ خط و ملاقات و نشریات نامکمل و ناقص رہے گی۔

افزون کا خدا تبارک و تعالیٰ ہمیں حاصل فرماتے ہیں اور اگر ایک آدمی کا حساب دیکھو، وہ کہ جو مقررہ مدت ہندو لوگوں کا۔

اور
نہیں
ایک
نہیں
نہیں

ثابت کیا کہ کسی وقت اور مقام پر ایک خاص ملک میں تادمات مذکورہ سائنس علم کے کوہ ذہلی میں اور سائنس نیت کے کوہ
فریبہ دہانی سے بطور سنا ویزات اصلی استعمال کی جائیگی تبین اور اس باعث سے وہ مرکب ایک جسم کا ہوا اور جو
ہو وہ مجموعہ ضرورت مند قابل ہوا ہے۔

حقیقت

جج سے اپنے اخبار رائے میں اہل جوہری کو یہ ہدایت کی کہ یہ امر فانی طور پر ثابت نہیں (اور فی الواقع)
مہنہ نامعلوم تسلیم کیا گیا ہے) کہ دستاویزات جعلی ہیں اور اصل بحث واسطے جو اہل جوہری کے یہ ہے
کہ آیا دستاویزات مذکور قبضہ لازم سے برآمد ہوئیں یا نہیں بعدہ جج نے یہ کہا۔

قطع نظر اس شہادہ مرجع کے مہنہ نامعلوم ہی اس امر کا ثابت کرنا ہی ضرور تھا کہ یہ کاغذات جعلی یا سببوں کے قبضہ لازم
کو خلق تباہی فی الواقع کہ خلق ہمہ کرم کے کاغذات کے ثابت کرنا چاہتے تھے اس بات کا ثابت کرنا خاصا کسب سے
ضروری ہے کہ مشاہدہ شام نے یہ نشان دیا ہے کہ کاغذات المادی یا مندرجہ منقول سے برآمد نہیں ہوتے اور ہر ملک کا
میں کرم کے ساتھ اور اشخاص ہی رہتے تھے اسلئے قبضہ لازم میں ثابت کرنا دشوار ہے بجز اسکے کہ وہ خلق ثابت کیا گیا
کہ جو کرم ساتھ ایک زیادہ مان دستاویزات کے تباہی ہر طرح سے کہ سوسہ دستاویزات نشان ہیں کے دیگر دستاویزات
برآمدہ کی نیت یہ ثابت نہیں ہے کہ انکو ہر کوئی خلق لازم سے بنا ... وہ ایک سنا ویزہ میر مہنہ نامعلوم ثابت
ثابت اس خلق کے استدلال ہے دستاویزات نشان واقع ہے اور میں انکی خاص ذہن او سکی طرف کرا تا ہوں وہ ایک غیر
مات مسودہ لازم کے نسبتاً سبب سے ہر طرح اشخاص تھوڑی کھڑا کہ ہیں یہ کہ نہ یہ دونوں و تھوڑی جعلی ہیں اور ظاہر ہے
مسودہ غیر صاف غیر منشی جس میں کہ ہے لیکن مسودہ مذکورہ دستاویزات استعمال میں کیا گیا ہر شکل موجودہ استعمال ہو سکتا تھا
ایہ یہ دستاویز بہت اہم ہے اور اسکی وقعت دریافت کرنے کے لئے حالات سابقہ لازم کو دیکھنا چاہئے ...
میرے نزدیک میں آپ کو بھانپتا ہوں کہ دستاویزات کے متوجہ کرنا چاہیے اور یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے وہ ہیں۔

نہا یا شہادت کافی موجود ہے جسکی بنا پر آپ یہ کہہ سکتے (۱) کہ آیا یہ کاغذات قبضہ لازم سے ایسے مکان میں جنہیں وہ
رہتا تھا برآمد ہوئے اور (۲) اقل درجہ نوعیت ایک کاغذ کی نمونہ کاغذات مذکور کے ایسی ہے کہ جس سے خلق کو شک
لازم کے قائم ہو کہ وہ ایک ایسی قسم کی دستاویز ہے جسکے ہونے کا احتمال اس کے گہر میں اور صرف اس کے گہر میں
اگر آپ بصیرت ثبات اس امر کی توجہ کریں کہ کاغذات جعلی قبضہ لازم سے برآمد ہوئے ہیں کہ شہادت صحیح ہر امر کی اور
مرجع خلق ایک کاغذ سے نمونہ کاغذات مذکور کے ساتھ کاروبار لازم کے ثابت ہے قاطع ہے کہ یہ توجہ کرنا لازم ہے کہ وہ
مجموعہ ہے اور اگر آپ توجہ امر مذکور کی بصیرت نفی کریں یا آپ کو شبہ ہو کہ جس سے آپ اپنی ماہرے قائم کر سکیں
تو آپ کو لازم ہوگا کہ لازم کو استناد و مشہدہ کا دیجئے اور اسکو یہی کہیے۔

اہل جوہری نے با اتفاق نیت ہر دو لازم کے بارے مجرم ہونے کی ظاہر کی۔

سراوان
ملک مظفر قیصر
نظم
ایمانی راجہ

صاحب شن بن جے اس سے اہل جوری کو قبول کیا اور نسبت ملزم کے تجویز ثبوت جرم بہ جہت ثبات
۴۴، ۴۵، ۴۶ مجموعہ تقریرات ہند کے صادر کی اور حکم ستر البیور دیسے شور دیسے دوام صادر کیا
بناراضی اس تجویز ثبوت جرم و حکم ستر کے ملزم نے مانی کوٹ میں اپیل کیا۔

برنیں (محبیت مانک شاہ جٹاگیر شاہ) مناجاب اپیلانٹ۔ صاحب شن بن جے اپنی ہدایت
میں جو اونٹن سے لٹل جوری کو کی نسبت نیت ملزم کے کہ نہیں کیا اگر یہ فرض ہی کیا جائے کہ ملزم کے
قبضہ میں ستارے جلی تین تین ثابت ہونا چاہئے تھا کہ ملزم ہاں تاہنا کہ وہ جلی نہیں اور اسکی نسبت
تھی کہ اوکو لہو اور اصلی کا دم میں لاوے وہ دستا ویر چکی نسبت ظاہر کیا گیا ہے کہ ملزم کو اس سے تعلق ہے
محض دستا ویر نشان واضح ہے لیکن وہ دستا ویر اس قسم کی نہیں ہے کہ جیسی دفعہ ۲۶۶ خواہ ۴۴، ۴۵
مجموعہ تقریرات ہند میں مذکور ہیں محض ایک مشق یا طیارسی واسطے جعل بنانے کے ہیں اگر یہ
ہے تو وہ ہر دو دفعات مذکورہ بالا میں سے کسی میں داخل نہیں ہوتی تو جوری کی اس امر کی طرف
قابل نہیں کی گئی حالانکہ کل دستا ویرات میں صرف یہی وہ دستا ویر ہے جسکی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے
کہ اس سے ارتکاب جرم نسبت ملزم کے ثابت ہوتا ہے الزام از حد سہم دو ہو کہ دیکھو والا ہے پس تجویز
ثبوت جرم قائم نہیں رہ سکتی۔

شائشا رام ناراین وکیل سرکار مناجاب سرکار میں تسلیم کرتا ہوں کہ دستا ویر نشان ۶ ج ایک
دستا ویر داخل دفعہ ۴۴، ۴۵ مجموعہ تقریرات ہند کے نہیں ہے لیکن اگر اہم محض میں دستا ویر برآمد ہوتا تو اہم
بابت اون جلی دستا ویرات کے ہاں جو ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئیں اور یہ تسلیم ہے کہ وہ جعلی ہیں۔

برو و صاحب حبشش۔ صاحب شن بن جے کی ہدایت میں اہل جوری کو کی گئی
امور کا جہیز اہل جوری کو غور کرنا ضرورتاً ایسے ناکمل طور پر مذکور کیا گیا کہ ہدایت مذکور کی نسبت نہیں
نقص دیکھا جا سکتا کہ اس میں کافی طور پر تفصیل احکام دفعہ ۴۴، ۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی لگی ہے جس میں
یہ حکم ہے کہ اہل جوری کو ہدایت کرنے کے وقت عدالت پر لازم ہوگا کہ غلامہ شہادت جانب ثبوت
و جانب ملزم کا بیان کرے اور اس قاعدہ قانون کو ظاہر کرے جسکی پابندی اہل جوری کو کرنی چاہیے
اسکا مطلب یہ ہے کہ عدالت پر لازم ہے کہ اس قانون کو جو واقعات مقدمہ سے متعلق ہو چکے
اور صاف طور پر ظاہر کرے۔

اہل جوری سے مقدمہ حال میں نسبت ملزم کے تجویز ثبوت جرم دفعات ۴۴، ۴۵، ۴۶ مجموعہ
تقریرات ہند بابت قبضہ میں رکھنے ۴۴۔ قطعہ دستا ویرات کے صادر کی ہے جسکی مراد فرد قرار

یہاں
نظام
برہمنی

جرم میں ہے بغرض تا بعد از اتمام سب دفعہ ۴۴ مجموعہ تفریقات ہندوئی کو امور ذیل ثابت کرتے ہوئے
تھے (۱) ۳۴ قطعہ دستاویزات مذکور جعلی ہیں (۲) لازم جاننا تھا کہ وہ جعلی ہیں (۳) دستاویزات مذکور
لزم کے قبضہ میں تھیں (۴) لازم کی یہ نیت تھی کہ دستاویزات مذکور فریب یا بددیانتی سے بطور
اصلی استعمال کیا جائیں (۵) ہر ایک دستاویزہ مجموعہ دستاویزات مذکور کے اوس قسم کی تھی کہ جس کا ذکر
دفعہ ۳۶ یا ۳۷ مجموعہ تفریقات ہندو میں ہے ایسے مقدمہ میں یہ امر زیادہ تر قرین آسائش ہوتا
کہ نسبت ہر دستاویزہ کے نتیجہ دستاویزات مابہ اجت کے مدد اگانہ فروراد و جرم میں مرتب کیا جاتی
تھی (۶) فقرہ اعلیٰ دفعہ ۳۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا طریقہ جائز نہ لیکن
جو طریقہ کہ فی الواقع اختیار کیا گیا وہ خلاف قانون نہیں ہے اور اوس سے لازم کو مغفرت نہونی اگر
تو بہ اہل جوری کی جداگانہ نسبت ہر دستاویزہ کے متعلق کیا جاتی اپنی ہدایت میں اہل جوری کو صاحب
سکشن جج سے یہ کہا کہ دستاویزات کا جعلی ہونا منہاجب لازم تسلیم ہے لیکن صاحب موصوف
سے مطلق کچھ مذکورہ اس امر کا نہیں کیا کہ آیا لازم اونکو جعلی جانتا تھا اولاً اسکی یہ نیت تھی کہ وہ فریباً
یا بددیانتی سے بطور اصلی دستاویزات کے استعمال کیا جائیں وہ دستاویزہ جس کا ذکر صاحب موصوف
سے کیف قدر مراحت کے ساتھ کیا ہے محض دستاویزہ نہیں ہے صرف یہی دستاویزہ ایسی ہے جس کے
صاحب شن جج کی دسے میں کہ تعلق لازم کا ثابت کیا گیا ہے اور چونکہ یہ دستاویزہ بمراد دیگر
دستاویزات کے لازم کے گھر سے برآمد ہوئی اسلئے تعلق لازم کا تمام دستاویزات سے ثابت ہو کر
کیا گیا لیکن اس خاص دستاویزہ کی نسبت صاحب شن جج نے یہ کہا کہ وہ ظاہر ایک مشوہ غیر
صاف بغرض مشق جعلی مکمل کے معلوم ہوتا ہے لیکن مسودہ مذکور ہندو کام میں لایا نہیں گیا بلکہ
موجودہ کام میں لایا جاسکتا ہے ظاہر صاحب شن جج کا یہ مشائہ تھا کہ نسبت اس خاص دستاویزہ
کے اہل جوری کو یہ ہدایت کریں کہ نتیجہ امر جہاں کی مجموعہ امور کو تخریب معصومہ بالا کے خلاف لازم کے
کریں نسبت بقیہ دستاویزات کے کوئی ہدایت مطلقاً بابت اس امر کے نہیں ہے
ہر مطلقاً کوئی کو شکش مباحثہ اس امر کی نہیں ہے کہ کوئی دستاویزہ مجموعہ دستاویزات مابہ اجت
کے اوس قسم کی تھی یا نہیں کہ جس کا ذکر دفعہ ۳۶ یا ۳۷ مجموعہ تفریقات ہندو میں ہے لیکن بجز اسکے
کہ دستاویزات ان دونوں دفعات میں سے ایک میں یا دوسری میں داخل ہوں دفعہ ۳۷
کو کہ تعلق ہی نہیں ہے۔

پھر بغرض تا بعد جرم بموجب حصہ اخیر دفعہ ۴۴ کے منہاجب مدعی امور ذیل کا ثابت ہونا

مسئلہ

کے مسئلہ جوہدائی

بنام

ابا جی راجندر

ضرورتاً (۱) کاغذات متذکرہ فرو قرار و احرم بقضہ طرم سے (۲) علامات یا نشانات کاغذات
 مذکور پر پیش بنائے گئے تھے (۳) علامات یا نشانات مذکور ایسے تھے جو بغیر من تصدیق کسی ستاویں
 متذکرہ دفعہ ۱۶ مجموعہ تقریرات ہند کے کام میں لائے جاتے ہیں (۴) طرم کی نیت تھی کہ علامات
 یا نشانات مذکور اس کام میں آئیں کہ جو دستاویزات کاغذات مذکور پر بالفعل جعلی بنی یا آئندہ
 جعلی بنائے جاتے کو بین اوتنے اصلی دستاویزات ہونے کی نہایت کرے اب صاحب سشن
 نے اپنی ہدایت میں اہل جوہر کی مطلقاً کچھ ذکر احکام دفعہ ۱۶ مجموعہ تقریرات ہند کا جو مقدمہ ہے
 متعلق ہیں نہیں کیا بلکہ حقیقت میں مطلقاً ذکر اس دفعہ کا نہیں کیا صاحب موصوف نے مرث فیہ ہم کا ذکر کیا
 صاحب موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں یہ فرمایا کہ بلا کا ہی کوئی ذکر نہیں کیا تقریر بحقیقت موجود تھا
 تا قص ہے اور اس سے ہدایت غلط ہوتی ہے اور مقدمہ کی تجویز از سر نو ہونی چاہیے جو وقت تجویز کر
 جو رو برویے سشن نے جج کے ہوتی چاہیے جو نیت رو دا مقدمہ کے کوئی ٹکے قائم نہ کر چکا ہو
 ضرورت اضافہ کوئے الزام دفعہ ۱۶ مجموعہ تقریرات ہند پر لگا دیا جائیگا۔

ہم تجویز ثبوت جرم و حکم نہ کر کو منسوخ کرتے ہیں اور یہ ہدایت کوئے نے جن کے مقدمات کی سماعت
 کو عدالت مجاز اختیار سماعت میں مل میں آئے کو رٹسٹ سے یہ تحریک کی جائیگی کہ خاص سشن
 جج حاکمے تجویز مقدمہ کے بعد جوہر کی جدید بقام بیگام تقریر فرما دیں۔

بار سٹنس صاحب جسٹس۔ یہ امر کہ تائیف کے قابل ہے کہ اس اہل جوہر کی
 اس تجویز کر میں جن فعل نہیں کیا گئی اور تجویز از سر نو کا حکم دیا مناسب ہے کہ میری رائے میں ہم اس
 اس طریقہ کے اور کوئی طریقہ اختیار نہیں کر سکتے۔

طرم پراولاً الزام لگا یا گیا تھا کہ اس کے پاس ۳۴ قطعہ کاغذات جنہر مہرین یا دستخط یا دیگر علامات
 و نشانات جو واسطے تصدیق دستاویزات از قسم کفالت نامہات ذرا استعمال کئے جاتے ہیں نہیں
 کئے گئے تھے اس نیت سے کہ ہر دستخط و علامات و نشانات مذکور اس کام میں آئیں کہ اوتنے
 تصدیق آون دستاویزات کی جو آئندہ اون کاغذات پر جعلی بنائی جاویں اور یہ یک جہم ہے جو سب
 مجموعہ تقریرات ہند قابل غرا ہے۔

اس دفعہ کے بموجب جرم قائم کرتے کے لئے یہ ضرور ہے کہ اول یہ ثابت کیا جاوے کہ علامات
 یا نشان کسی مادہ پر پیش بنائے گئے کہ علامت یا نشان مذکور ایسا ہے جو واسطے تصدیق
 اون دستاویزات کے استعمال کیا جاتا ہے چکا ذکر دفعہ ۱۶ میں ہے میرے یہ کہ مادہ مذکور

سابقہ
کے مندرجہ
نام
ابا جی راجندر

بقضہ لازم ہے اور چوتھے یہ کہ بقضہ اس نیت سے ہے کہ وہ علامت یا نشان اس کام میں آگے کہ جو دستاویز اس آڈہ پرما فضل جعلی بن گئی یا آئندہ جعلی بنائے جائے کو ہے اور اسکی اصلی دستاویز ہونے کی نمائش کرے یہ متعدد باتیں صاف طور پر رد و اہل جوہری کے مع شہادت کے جو اس کے متعلق تھی پیش کیا جاتی چاہئے تین اور اہل جوہری کو یہ ہدایت ہوتی چاہئے تھی کہ وہ لازم کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۴ صرف اس حالت میں صادر کر سکتے ہیں کہ وہ ان تمام امور کی تجویز بصیفہ اثبات کریں جیسے اسکے کہ ایسا کریں صاحب سشن جج نے اپنی ہدایت اہل جوہری کو اتنا ہی نہیں کیا کہ مذکورہ دفعہ ۴۴ مجموعہ تقریرات ہند کا کریں اور اس بات کا کیا ذکر ہے کہ خلاف جرم مندرکہ کا اہل جوہری کو بھجایا ہو بیچ کے اس فقرہ سے اس مقدمہ میں لازم لگا یا گیا ہے کہ اس کے پاس دستاویزات جعلی ہیں جو ایک جرم حسب دفعہ ۴۴ مجموعہ تقریرات ہند قابل سزا ہے انہر بیان تک اگر آپ اس امر کی تجویز بصیفہ اثبات کریں کہ کاغذات جعلی لازم کے پاس سے تو آپ کو تجویز کرنا چاہئے کہ وہ مجرم ہے صاحب سشن جج نے اپنی تقریر میں ساتھ اہل جوہری کے مذکورہ صرف دوسرے جرم کا جس کا الزام لازم لگا یا گیا تھا یعنی پاس کنا دستاویزات جعلی کا حسب دفعہ ۴۴ مجموعہ تقریرات ہند کیا ہے پس اگر وہ اہل جوہری سے تجویز ثبوت جرم نسبت لازم کے حسب دفعہ ۴۴ صاف کی الا اس تجویز کا قبول کرنا ناممکن ہے تجویز مذکور نسبت ایسے جرم کے صادر ہوئی جسکی تشریح اس کے رد و نہیں کی گئی اور وہ شہادت جو واسطے تائید جرم مذکور کے ضروری تھی کسی اور کے سامنے پیش نہیں کی گئی اور اسکی نسبت صاحب جج بالکل اسکتا ہے۔

دوسرا الزام بمقامہ لازم کے یہ تائید قطعہ دستاویزات مذکورہ صدر اس کے پاس ساتھ اس علم کے کہ وہ جعلی ہیں اور ساتھ اس نیت کے کہ وہ فریادہ بددیانتی سے بطور دستاویزات اصلی استعمال کی جائیگی تین کہ ایک جرم حسب دفعہ ۴۴ قابل سزا ہے مجموعہ اس دفعہ کے الزام قائم کرنے کے لئے اس بات کا ثبوت کرنا ضروری ہے کہ دستاویزات لازم کے پاس تین دوم وہ یہ حالت تاکہ وہ جعلی ہیں اور اسکی نیت تھی کہ وہ فریادہ بددیانتی سے بطور اصلی کے کام میں لائی جائیں اور تیسرے یہ کہ دستاویزات مذکورہ اس قسم کی ہیں کہ جس کا ذکر دفعہ ۴۴ خود ۴۴ مجموعہ تقریرات میں ہے یہ متعدد اور صاف طور سے شہادت متعلقہ اس کے رد و اہل جوہری کے پیش عدسے ہا ہیں ساتھ اہل جوہری کو یہ ہدایت ہوتی چاہئے تھی کہ ان کو تجویز ثبوت جرم نسبت لازم کے حسب دفعہ ۴۴ صرف اس

نظام جہاد

جلد ۱

نظام جہاد
کے متعلق فقیر
بنام
ابو جہاد

حالت میں صادر کرنی چاہئے کہ وہ تجویز اذن جہاد کی بصیغہ اثبات کریں مگر صاحب شہن ج نے اپنی
تقریر میں ساتھ اہل جہاد کے مذکرہ صرف اموال کا کیا اپنی تمام تقریر میں صاحب موصوف
نے اہل جہاد سے کہا ہے کہ امر قابل غور ان کے صرف یہ ہے کہ یہ دستاویزات جعلی ملزم کے قبضہ سے
برآمد ہو میں یا نہیں اور صاحب موصوف نے مقدمہ کو واسطے فیصلہ اہل جہاد کے ساتھ ان الفاظ
کے جوڑ لے کر آپ یہ تجویز کریں کہ کاغذات جعلی ملزم کے پاس تھے جیسا کہ شہادت صریح برآمد کی
و شہادت غیر صریح متعلق ایک کاغذ سے منجھادون کاغذات کے ساتھ کاروبار ملزم کے ثابت
ہوتا ہے تو آپ پر لازم ہے کہ آپ ملزم کو مجسم تجویز کریں۔ پس صاحب موصوف
نے قطعاً بحث عالم کو بشمول بحث نیت کے متروک کیا جو واسطے جواز تجویز ثبوت جرم کے قطعاً ضروری
ہیں اور جسکی نسبت ملزم کو یہ حق حاصل تھا کہ انہار اسے اہل جہاد کا کر کے علاوہ برین صاحب
شہن ج نے اہل جہاد کو نسبت قسم دستاویزات کے دہانت نہیں کی جو واسطے قائم کر کے
جرم دفعہ ۴۴ کے ضروری ہے صاحب موصوف نے اگر تکہ کسی قدر مراحت کے ساتھ کیا
ہے تو صرف دستاویز نشان ۱۷ ج کا کیا ہے اور ایک مقام پر اسکو اس طور پر بیان کیا ہے
ایک غیر صاف مسودہ بطور مشق جعل کمال کے ہے جو ہنوز کام میں نہیں لایا گیا ہے بشکل موجودہ کام
میں لایا جاسکتا ہے اور ایک دوسرے مقام پر عکس یا کوشش طبعی حسب نامہ بیان کیا
ہے ایسی دستاویز ظاہر تقریر دفعہ ۴۴ خواہ ۴۴ میں داخل ہوگی نسبت قسم دیگر دستاویزات کے
صاحب جح ساکت ہیں اور حال یہ ہے کہ بجز اسکے کہ دستاویزات مذکور داخل قلم مذکرہ دفعہ ۴۴
خواہ ۴۴ ہوں تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۴۴ خلاف قانون ہے اور بجز اسکے کہ وہ داخل قسم مذکرہ
دفعہ ۴۴ ہوں حکم سزا خلاف قانون ہے اس واسطے اہل جہاد کا قبیل کرنا غیر ممکن ہے جو ہر ایک
ایسے غیر مکمل بیان خلاصہ مقدمہ بعد ایسی ناقص اور غلط ہدایت کے نسبت اذن اجراء کے بغیر
و جرم مرکب ہونا ہے جسکی بابت انکو اسے ظاہر کرنی تھی ظاہر کی گئی ظاہر اہل جہاد سے
نسبت ملزم کے تجویز ثبوت جرم حسب ضابطہ ۴۴ و ۴۴ بموجب اس ہدایت صاحب جح کے
صاحب کہ ہے کہ اگر وہ یہ تجویز کریں کہ کاغذات بمقتضی ملزم تھے تو انکو دوسکا جرم ہونا تجویز کرنا لازم ہوگا
ہدایت مرتضیٰ خلاصہ ہے کیونکہ محض مقدمہ سے جرم بموجب کسی دفعہ کے متعلق اذن دفعات کے قائم
نہیں ہو سکتا تھا لہذا اس بات میں اتفاق ہے کہ تجویز ثبوت جرم حکم سزا متعلق کے قانون
اور تجویز جہاد کا حکم دیا جائے۔

تجویز ثبوت جرم منسوخ ہوئی اور تجویز جدید کا حکم دیا گیا۔

نوٹ - یوقت سماعت مہوم اہل جوہری سے بہ اتفاق لازم کوہری کیا۔

صیفہ اسپل فوجداری

پہاچلاس برڈاؤڈ صاحب جسٹس و ہارسٹنس صاحب جسٹس
ملکہ معظمہ فیضہ بیگم بنام
نثار رائے

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۸ء) دفعہ ۱۵۸ - ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ کے
جرم منجانب باشندہ ملک غیر بیرون حدود برٹش انڈیا - اختیار سماعت عدالت کے واقعہ برٹش
انڈیا نسبت تجویز ایسے جرم کے۔

لزم تلافی مقام کا لوگ واقعہ برٹش انڈیا تھا اور اس کا خاندان مکمل واقعہ ریاست ٹرودہ کا تھا
اوس کے باپ نے ملازمت سرکار برطانیہ اختیار کی اور قریب ہمیشہ کالوں میں باگروہ واضح نہیں ہوتا
کہ اوس نے ارادہ واپس جاسے اپنے سکونت خاندانی واقعہ کیرل کا تک کیا ہو لزم مقام کو رہائی
واقعہ ریاست ٹرودہ پیدا ہوا تھا اور اوسکی تعلیم جزو ایمقام کالوں اور جزو پڑودہ میں ہوئی اور لزم نے محکمہ
ہائینش مال باجی محالات میں لاگ کر کے اختیار کی اور سرکار برطانیہ نے اوسکی خدمات پر ریاست کیسی
کردین اور سپر اڈام کا باگیا تاکہ زیادہ ملازمت ریاست کی اوسے رشوت کی۔ محبشریٹ درہ لول اور سوا باد
نے پہلے علاقہ کے اندر وہ علاقہ قرار ہو چکی نسبت خدمت کی سماعت کی اور تجویز ثبوت جرم صادر کی صاحب جسٹس
بیج نے تجویز ثبوت جرم کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ محبشریٹ موصوف کو کوئی اختیار تجویز کانتیت لزم کے حال
نہ تھا۔

تجویز ثبوت جرم منسوخ ہوئی کہ لزم ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ صاحب مدود دفعہ ۱۵۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری
نہیں ہے اور ملازم محبشریٹ ملکہ معظمہ صاحب مدود دفعہ ۱۵۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری
اسما باد کو جس کے خلاف میں وہ پراگھن اختیار تجویز لزم مذکورہ کا ہوسے دفعہ مذکورہ بابت ایسے جرم کے
نہ تھا سرکار برطانیہ ریاست غیر میں ہوا۔

ہارسٹنس صاحب جسٹس - حمارت ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ مدودہ دفعہ
۱۵۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۸ء) دفعہ ۱۵۸ - ہندوستانی رعیت ملکہ معظمہ مدودہ دفعہ

ملکہ معظمہ
فوجداری
بنام
نثار رائے

۱۵۸
۱۶۸
۱۵۸

نظارہ فہرستی

ملاحظہ
کونسلر
بنام
مستور

کہ مندر اعلیٰ نہیں کیے جاسکتے۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کو گورنمنٹ بنا راضی حکم بریت مصدورہ ای بایک بیچ فٹن صاحب شش بج آؤ
فرم ایک تلافی بمقام کالول واقع باقی بحال تھا او سکی خدمات سرکار پر طانیہ سے سپرنٹ
کیے کر دی تھیں اس پر حسب دفعہ ۱۱۱ مجموعہ تقریرات ہندالزام رشوت لینے کا ریاست کیسے بین
لگا یا گیا تھا سپرنٹ درمہ اولیٰ جھکا بادنے او سکی نسبت بخیرہ ثبوت جرم و حکم سزا سے قید محض رہا
دادا سے اعادہ جرمانہ کا صادر کیا۔

برطبق ایسٹ انڈیا کمپنی جمع سے بخیرہ ثبوت جرم و حکم سزا کو اس بنا پر منسوخ کیا کہ جھوٹ
کو کوئی اختیار تھو نہ مقدر کا حاصل نہ تھا کیونکہ فرم رحمت کہ منظرہ تھا اور جرم کا ارتکاب ریاست
غیر میں بیان کیا گیا تھا۔

انتخاب بخیرہ صاحب شش بج مندر ہر ذیل میں وجوہ بریت ظاہر کئے گئے ہیں۔
”مزدوم کا خاندان ابتدا بکریول واقع ریاست گیکوار تھا او سکے دادا نے جواب تک زندہ
ہے ملازمت ایک دیہاتی کی باغیچہ محال میں اختیار کی اور قریب پچاس برس کے ہوئے کہ او س نے
کالول میں رہنا شروع کیا مگر مکان اپنا بمقام کریول قائم رکھا بیان کیا گیا ہے کہ جزو کریول میں
اور جزو کالول میں ہے مگر ظاہر کالول خصوص تر مقام او سکی کو دو وراثت کا ہے سو سا سپرنٹ پر
فرم ظاہر قریب قریب ہمیشہ کالول میں رہا وہ ایک تلافی ملازمت سرکاری میں ہے اور او س نے
اپنے خاندان کی ترتیب بمقام کالول کی مگر او س نے شادی اپنی بمقام دھانی واقعہ کر لیا
کی اور دو بھائیوں کی ملازمت و منور کے اپنے پہلے بننے کے واسطے اپنے باپ کے گھر گئی جس کا نتیجہ
ہوا کہ فرم قریب طانیہ سے باہر رہا اور فرم کی تعلیم جزو بمقام کالول ہوئی اور بعدہ ظاہر او سکی
بمقام و دھانی بعد چوتھے درجہ کے فرم چند سال تک ملازم ڈاکخانہ کا رہا اور بالآخر محکمہ
پیشانی میں ملازم ہو جہیں وہ اب بھی ملازم ہے۔

”ان واقعات سے واضح نہیں ہوتا کہ فرم رحمت کہ منظرہ ہے او سکا خاندان بکریول
کا ہے جو ٹکرو لیکوار میں ہے اور او سکی پیدائش قریب کور کی ہے اگر فرض یہ کیا جائے کہ او س کے
باپ کی سکونت کالول میں ہے تو یہی اس امر سے ملتی کی قومیت ملا اسکے کہ او سکو حقوق رحمت
کہ منظرہ تھا وہاں تبدیل نہیں ہو سکتی محض مدت و وراثت سے باشندہ ملک غیر رحمت
نہیں ہو سکتا جبکہ وہ علاقہ اختیار سماعت سے باہر ہو اور قانون باہمی اقوام و افسانہ صحت

(صفحہ ۲۱۸)

بیان نہیں کیا گیا ہے کہ ملام کا باپ غلام برطانیہ میں پیدا ہوا تھا اور یہ بات ناممکن ہے کیونکہ
 شہزادہ ملک پانچ محل مقبوضہ ہمارا جو سینڈھیہا سے الیگز اسکے کہ وہ ازروسے پیدائش اصلی
 رعیت ملک مغلوں کے حسب احکام اسٹیٹیوٹ شدہ جلوس ملک این وہ ایسے سپر کو جو یا مہر پیدائش ہے
 قومیت بخش نہیں سکتا تھا (دہلی گیر تمام اسٹون لارپورٹ چانٹری ڈوٹرن جلد ۲ صفحہ ۲۴۲)
 اسکاٹا اثر تفویض پانچ محل کا شہزادہ این یہ تھا کہ وہ تمام اشخاص جو اس میں سکونت مستقل
 رکھتے تھے رعایا سے برطانیہ ہو گئے لیکن یہ امر شہید ہے سوا اسکے کہ وہ بیشتر رعایا سے
 ہمارا جو سینڈھیہا سے آلا اگر اثر بھی ہوتا تو اس سے مول سے رعیت ازروسے پیدا نہیں ہوتی
 نہوگا کہ جس سے اسٹیٹیوٹ شدہ جلوس ملک این باب ۱۱ اسکے سپر کے متعلق ہو (کتاب پبلکیشنز
 جلد ۲ صفحہ ۲۴۲)

بنامنی اس حکم بریت کے گورنمنٹ بریٹی سے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔

شاخا نام نارین گورنمنٹ پلیڈر منجانب سرکار۔

میری عجت ہے کہ لازم ہندوستانی رعیت ملک مغلوں (۱) جو یہ پیدائش کے اور (۲) جو یہ
 حاصل کرتے حقوقی رعیت کے اور (۳) جو یہ ملازمت تحت گورنمنٹ برطانیہ کے ہے اور اس کے
 عدالتاے برٹش انڈیا کو نسبت اس کے اختیار سماعت حاصل ہے اس کے دادا کی سکونت مستقل
 بمقام کالول بہت زمانہ قبل اسکے تھی کہ ہمارا جو سینڈھیہا سے پانچ محل سپر گورنمنٹ برطانیہ کے
 لازم کے باپ کی نسبت یہ قیاس کرنا چاہئے کہ وہ بمقام سکونت مستقل ملازم کے پیدا ہوا اور اس
 طور پر رعیت ہمارا جو سینڈھیہا ملا اثر تفویض مذکور کا یہ تھا کہ رعایا ملک مغلوں رعایا و اس
 فرمان رعایا کی ہوگی جسکو ملک تفویض کیا گیا۔ قانون باہمی اقوام مولفہ فی مور صاحب جلد اول صفحہ ۲۴۲
 و قانون باہمی اقوام مولفہ ہوٹن صاحب نوٹ خمیرہ باب عطائے حق رعیتی مسا کا اسٹیٹیوٹ لا
 مولفہ برہم صاحب صفحہ ۳۸۸۔ ان اسناد سے ثابت ہے کہ عطائے حق رعیتی نتیجہ تفویض یا
 اضافہ قلم و کتاب ہے نتیجہ ہے کہ لازم بذریعہ عطائے حق رعیتی رعیت ملک مغلوں ہو گیا علاوہ اسکے
 میں یہ عجت کرتا ہوں کہ جو یہ اختیار کرتے قیامت سرکار برطانیہ کے وہ رعیت برطانیہ
 ہو گیا اور اس حیثیت سے اس کی نسبت تجویز کا اختیار ہمارے ہی عدالتوں
 حاصل ہے پلیڈر موصوف نے حوالہ رسالہ قانون باہمی

موصوف
 کے متعلق
 بنام
 شاخا کے

اقدام مولفه فی مور صاحب جلد ۳ ص ۳۰۴ و رساله قانون باطنی اقوام مولفه یونین صاحب صفحه ۷۳۲ و قیصر هند بنام مکن لال (۱) و سرکار بنام ایستین یوٹ ویل و غیره (۲) و بعد از درخواست ایستنی البیکش (۳) و مقدمات مجموعہ فارسیہ بہ صاحب صفحہ ۳۲ و اسٹیٹ یوٹ شکستہ جلوس ولیم چهارم باب ۵ دفعہ ۴۴ کا دیا۔

گو پر دین واد ہو نام نہ پانی سے نہجانب لازم جواب نہیں لیا گیا۔
 برود و صاحب جنس۔ ہم کوئی وجہ کافی اعتراض کی نسبت محنت اس تجویز
 صاحب شش بن جس کے نہیں دیکھتے کہ لازم مقدمہ کار غیت بند وستانی ملک مظفر نہیں ہے
 لازم مذکور باحتیوت برود سے پیدائش اصلی رعیت ملک مظفر نہیں ہے کیونکہ وہ بمنہم بکر دل فائقہ
 ریاست پڑو وہ پیدا ہوا ستاہ بات ہی ثابت نہیں کی گئی کہ اوسکا باپ رعیت ریاست گوالیار قبل
 اسکے کہ باغ محال قلعہ نام میں توفیق گورنمنٹ برطانیہ کئے گئے تھا اگر وہ رعیت ریاست گوالیار
 اوسوقت ہوتا تو وہ بلاشبہ رعیت برطانیہ بعد زمانہ مذکور ہوا تھا تو نسبت پسر مطابق قومیت پاپ
 کے ہوتی یہ ثابت نہیں ہوا ہے کہ باپ کمان پیدا ہوا تھا اگر اوسکا ایک مکان بکر دل میں تھا اور اگر وہ
 طازنت ریاست گوالیار باغ محال میں اختیار کی الایہ واضح نہیں ہوتا کہ اوس نے بھی نیست
 بکر دل واپس جانے کی ترک کی اوسکا مکان بکر دل میں اب بھی قائم ہے یہ ثابت نہیں ہوا ہے
 کہ پسر نے جو وقت حد درجہ زبردست اور سخت اوسکے منجانب مجسٹریٹ مسدہ تلافی کا عمل
 کا باغ محال میں رکھنا تھا یہ نیست کی ہے کہ سکونت دائمی اپنی موضع مذکور میں اختیار کرے گا
 ان حالات میں ہیکو بکچر کرنا لازم ہے کہ وہ بذریعہ پیدائش اصلی رعیت ریاست پڑو وہ ہے
 اور اوس نے اپنی قومیت تبدیل نہیں کی بلاشبہ یہ واجب دفعہ مجموعہ تقریرات ہندو ایکٹ
 نمبر ۱۸۵۷ء کے وہ حیثیت طازن ملک مظفر مستوجب سزا موجب مجموعہ تقریرات ہندوایت
 ہر طرح کے جرم کے ہے جسکا وہ اندر فکر کسی ریاست کے جو خصوصاً ملک مظفر سے رابطہ تھا درگمہتی
 ہے درگمہ ہو۔ لیکن اوس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ مجسٹریٹ احمد آباد کو جسکے ضلع میں وہ

(۱) آئین لاہور کی سلسلہ بیچی جلد ۷ صفحہ ۶۲۱

(۷) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۷، صفحہ ۵۹ مقدمات ٹنڈیاری

(۳) مپورٹ کامن بیسج ڈوئین جلد ۱۱۱

کہا گیا کہ جب دفعہ ۱۸۸۰ء مجموعہ ضابطہ قومی اختیار سے اختیار سماعت تجویز نسبت اس کے بابت ایسے جرم کے حاصل ہے جس کا رکن ہو نہ نسبت اس کے ریاست کے میں بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ لازم ہندو رعیت ملکہ مظفر نہیں ہے لہذا دفعہ مذکور کو اس سے کچھ تعلق نہیں ہے پس لازم ہے کہ ہم پہلے کو دیکھیں کہ یہ

پارٹنر صاحب حبش - لازم ہر دسے پیدائش ہندوستانی رعیت ملکہ مظفر نہیں ہے بلکہ باپ یا مادر رعیت ہمارا ہے صاحب لیکچرار ہوگا کیونکہ وہ ریاست بڑودہ میں رہتا ہے اور یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ ریاست مذکور سے باہر پیدا ہوتا ہے لازم خود ریاست بڑودہ میں پیدا ہوا تھا پس وہ رعیت ہمارا ہے صاحب لیکچرار ہے یہ صحیح ہے کہ وہ اوراد کا باپ دو نوں کہی کہی ظرد برطانیہ میں رہے ہیں لیکن سکونت سے ہجر حیثیت عارضی کے اور کوئی حیثیت حاصل نہیں ہوتی وہ حیثیت صرف اسی وقت تک حاصل رہتی ہے کہ جب تک سکونت قائم رہتی ہے اگر یہ دلیل کی گئی ہے کہ چونکہ لازم ملکہ مظفر ہے لہذا اس میں ملازمت کی وجہ سے وہ رعیت ہندوستانی ہے مگر اس مسئلہ کے واسطے کوئی سند نہیں دیکھائی گئی اور میں اس کے پذیر کرتے سے معذور ہوں میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ریاست واسطے اپنے ملازمان کے قانون وضع کر سکتی ہے اور ان کی نسبت اس کے اختیار سماعت کا کر سکتی ہے دفعہ ۱۸۸۰ء مجموعہ فقرات ہند (ایکٹ ۱۸۸۰ء) میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ بابت ادن جرائم کے جیسا کہ انتخاب از طرف کسی ملازم ملکہ مظفر کے اندر علاقہ کسی ایسی ریاست غیر ملکہ مظفر سے رابطہ ایجاد کرتی ہے جو واجب مجموعہ مذکور میں ہو سکتی ہے مگر بحث ہمارے رد برویہ نہیں ہے لکھا وہ جرم جس کی نسبت بیان ہے کہ لازم نے انتخاب اس کا ایک ریاست غیر میں کیا قابل سزا ہے یا نہیں بلکہ یہ بحث ہے کہ آیا کوئی ایسا قانون نافذ ہے یا نہیں جس کے بموجب ملازم کی نسبت بابت جرم مذکور بمقام احمد آباد جیلن وہ پکڑا گیا تھوڑے ہو سکتی ہو یا یہ تبدیل الفاظ ہو سکتے ہیں کہ نہ کہ ہے کہ آیا بموجب اس قانون کے جو اس بارہ میں ہے جو محض دفعہ ۱۸۸۰ء مجموعہ ضابطہ قومی (ایکٹ نمبر ۱۸۸۰ء) ہے کسی بشرط احمد آباد کو یہ اختیار حاصل ہے یا نہیں کہ لازم کی نسبت تھوڑے بابت ایسے جرم کے کہ جس کا انتخاب ریاست غیر میں ہو ان فرض نفاذ عمل دفعہ مذکور کے یہ فرض ہے کہ ملازم داخل تعریف رعیت ہندوستانی ملکہ مظفر کے ہو کیونکہ دفعہ مذکور میں ذکر صرف ان اشخاص کا ہے میرے نزدیک الفاظ رعیت ہندوستانی ملکہ مظفر کی تعبیر سختی سے ہونی چاہئے لہذا میں ملازمان ملکہ مظفر داخل نہیں ہو سکتے یہ بات الفاظ مستعملہ دفعہ دس بارہ میں

مظفر صاحب
بنام
نورانی

سلفیہ
ملکہ مغلیہ قیصر
نہام
ننواراے

ہو قانون مضبوط ہوئے ہیں اور اس سے صاف معلوم ہوتی ہے بموجب دفعہ ۲ ایکٹ اول ۱۸۵۸ء
عدالتوں کے ہند کو ذرا زیادہ تمام رعایا کے گورنمنٹ برطانیہ کے اور تمام اشخاص ملازمین ملکی و غیر ملکی گورنمنٹ
مذکورہ جس زمانہ میں کہ وہ فی الواقع ملازم ہوں اور چہ مہینے بعد تک اور تمام ان اشخاص پر جنہوں
پر چہ ماہ تک اندر نظر در برطانیہ واقع ہند یوروڈا بش کی ہو اختیار سماعت دیا گیا تھا یہ ایکٹ
نذر یہ ایکٹ نیز ایکٹ ۱۸۵۸ء کے منسوخ ہوا اور ایکٹ ۱۸۵۸ء بموجب ایکٹ ۱۸۵۸ء کے منسوخ ہوا۔
حکام ہر دو ایکٹ کا ذکر ان کے یکساں تھے ہر دو ایکٹ میں عدالت ہائے برٹش انڈیا کو اختیار سماعت
صرف نسبت رعایا برطانیہ اہل یورپ و ہندوستانی رعایا کے ملکہ مغلیہ کے دیا گیا تھا اور بقیہ دوسرے
کے اشخاص اختیار سماعت عدالت ہائے مذکورہ میں داخل نہیں کئے گئے ایک ملازمان گورنمنٹ اور
دوسرے ساکنان۔ جو ایکٹ سابق میں داخل تھے یہ عدم ادخال ضروری بقصد ہوگا اور دینی دفعہ ۱۸۵۸ء
مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۵۸ء) میں قائم کیا گیا ہے جواب بجائے باب سوم ایکٹ ۱۸۵۸ء
۱۸۵۸ء کے قائم ہے اور جسکی پابندی مقدمہ حال میں ضروری ہے پس از انجا کہ ملازمین ملکہ مغلیہ
نہیں ہے اور ملازمت گورنمنٹ برطانیہ اختیار کرتے سے ہندوستانی رعیت ملکہ مغلیہ نہیں ہو گیا
لہذا یہ نتیجہ نکلنا ہے کہ دفعہ ۱۸۵۸ء مجموعہ ضابطہ فوجداری کو مقدمہ حال سے کچھ تعلق نہیں ہو سکتا اور اسکی
رو سے کسی عدالت کو اختیار تجویز کا اسکی نسبت کسی مقام سے برٹش انڈیا میں کہ جہاں وہ پکارا گیا ہو
بابت ایسے جرم کے حاصل نہیں ہے کہ جسکا ارتکاب دوسرے کسی مقام پر بیرون حدود برٹش
انڈیا کے کیا پس مجھ پر یہ تجویز کرنا لازم ہے کہ مجسٹریٹ مقام احمد آباد کو کوئی اختیار تجویز کا نہیں
ملازم کے حاصل نہ تھا مجھ کو اس بحث مزید کے تجویز کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا اس امر کا اثر
نسبت بحث اختیار سماعت کے ہوگا یا نہیں کہ خدمات ملازم نہایت گورنمنٹ برطانیہ سپرد اور
ریاست ہندوستانی کے کردی کسی تین جہاں ارتکاب جرم کا ہوا اور بوقت ارتکاب جرم
مظہر ملازم کام ریاست مذکور کا کرتا تھا نہ گورنمنٹ برطانیہ کا۔ میں اپیل کے دسمس کرتے ہیں
انطلاق کرتا ہوں چنانچہ حکام والا مقام نے یہ حکم دیا کہ اپیل جو منجانب گورنمنٹ پیش ہوئی تھی
دسمس کی جائے۔

اپیل دسمس ہوئی۔

حصہ فوجداری

باجلاس فین صاحب جسٹس

ملکہ معطرہ قیسر مند

بنام

جیمس انجل

محکمہ رآمد۔ ضابطہ۔ اختیار سماعت۔ قیدی پر ایسے دو جرم لگائے گئے جن میں سے ایک

کا ارتکاب عذر و اختیار سماعت سے باہر ہوا۔ عذر و روبرو مجسٹریٹ کے کیا گیا۔ بعد عذر عدالت سشن میں حسب دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے کیا گیا۔ سپردگی مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ) ۱۸۵۷ء دفعات ۵۲ و ۵۳۔

وزم پر حسب دفعہ ۲۹۹ تقریرات ہند ایکٹ ۱۸۵۷ء کے تحت جرم ہنگا لیجائے ایک عورت منکوحہ کا اور حسب دفعہ ۲۹۹ ذکا کا لگا لیا جس عورت کی نسبت بیان ہنگا لیجائے کہ وہ بیٹی میں سکونت رکھتی تھی مگر ذکا منکوحہ مقام کنڈالا میں جو علاقہ سے باہر ہے دفعہ ۲۱۱ بوقت تحقیقات روبرو مجسٹریٹ بیٹی کے عذر نسبت اختیار سماعت مابت ہم ذکا کے کیا گیا لیکن مجسٹریٹ نے مذکورہ منظور اور لازم کو واسطے بخیر کے سپرد سشن کیا۔

بوقت بخیر خدمت منہاج لازم ایک درخواست حسب دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ) ۱۸۵۷ء میں مندرجہ کے گئی کہ حکم سپردگی منسوخ کیا جائے اور تحقیقات جدید کا حکم اس بنا پر دیا جائے کہ مجسٹریٹ کے اختیار سماعت کی نسبت عذر کیا گیا تھا۔

بنا منظور سی درخواست یہ بخیر ہوئی کہ حکم سپردگی (دیکھو عذر مذکور منظر نامہ ٹاکا (۱)) بحسب دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ایک حکم پر اور حکم چوکا اس صورت کے منسوخ ہونا چاہیے کہ بخیر مقدم کے شروع ہونے سے پہلے انقضائی ہوتی ہو۔

وزم پر حسب دفعہ ۲۹۹ مجموعہ تقریرات ہند (ایکٹ ۱۸۵۷ء) جرم ہنگا لے جاتے ایک عورت منکوحہ کا۔ ذکا منکوحہ کو اور انتداب ذکا حسب دفعہ ۲۹۹ قائم کیا گیا۔ زن منکوحہ کی مابت الزام لگایا گیا تاہم بیٹی میں سکونت رکھتی تھی لیکن جرم ذکا ارتکاب بمقام کنڈالا جو علاقہ سے باہر ہے بیان کیا گیا تھا۔

بوقت تحقیقات روبرو مجسٹریٹ بیٹی عذر نسبت اسکے اختیار سماعت مابت ہم ذکا کیا گیا

۱ جولائی ۱۸۵۷ء

منظر نامہ ٹاکا

۲۰۰

لیکن مجسٹریٹ نے اس عذر کو منظور کیا اور عذر مذکور کے تحریر کر کے سے انکار کیا حاکم موصوف نے لازم کو واسطے تجویز کے بابت بود جرم کے سپرکشن کیا۔
اب مقدمہ واسطے تجویز کے روپر عدالت سشن کے پیش ہو۔

مشر جارجٹین نے (بعیت کا لکھن) منجانب جرم حسب دفعہ ۳۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء یہ درخواست کی کہ حکم سپرد کی منسوخ کیا جائے اور تحقیقات جدید کا حکم اس بنا پر دیا جائے کہ نسبت اختیار سماعت مجسٹریٹ کے اس وقت عذر کیا گیا تھا کہ جب تحقیقات اسکے روپر ہو رہی تھی۔

مشر برٹن نے منجانب سٹیفٹ یہ بحث کی کہ دفعہ ۳۲۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ (پیشہ) متعلق ہے اور مقدمہ ملکہ مغیرہ بنام شاگو (۱) کا حوالہ دیا جس میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ سپرڈی بعد از سشن ایک حکم داخل دفعہ مذکور ہے کونسل موصوف نے یہ بھی بحث کی کہ یہی مقام مناسب واسطے تجویز جرم ہو گیا لیکن مقدمہ یہ دفعہ ۳۹۸ کے ہے اور چونکہ مذکور سپرکشن بابت جرم مذکور اور نیز جرم نہ نامند یہ دفعہ ۳۹۸ کے ہندو ایک ایسے حکم سپرد کی کے بلو ہے جو منسوخ نہیں کیا جا سکتا ہے لہذا دونوں جرائم کی نسبت تجویز عمل میں آتی ہے اس لیے مقدمہ اور کل گواہ باسٹیا ایک شخص کے ساکنان نہیں ہیں کونسل نے دفعہ ۳۹۸ و ۳۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۴ء پر استدلال کیا جو جب زبان شاہی کے ہائی کورٹ کو اختیار ضلعی فوجداری کا اس پریذیڈنسی میں حاصل ہے اور اختیار مذکور از جیسے دفعہ ۳۲۲ محدود نہیں کیا گیا۔

فرین صاحب جیسٹس - مقدمہ ملکہ مغیرہ بنام شاگو (۱) میں یہ تجویز ہوئی ہے کہ سپرڈی سب مراد دفعہ ۳۲۲ ایک حکم ہے میری دانست میں اس دفعہ کی تعبیر اس طور پر تھی کہ گویا وہ بنفسہل ہے اور نہ اس طور پر کہ وہ کسی طرح کہ باحد و دار سے احکام مذکورہ جزو آخر دفعہ ۳۲۲ کے کی گئی ہے۔ دفعہ ۳۲۱ صرف ادنیٰ مقدمات سے متعلق ہے جن میں اختیار سماعت ہو رہا ہوئے تحقیقات یا تجویز یا دیگر کارروائی کے کسی رقبہ مقام غلط میں حاصل نہو لیکن دفعہ ۳۲۲ اپنی مقدمات سے متعلق معلوم ہوتی ہے جن میں مجسٹریٹ مجاز کارروائی کرنے کا نسبت جرائم کے جو جہاد کے وقوع کے اندر ملاقات اسکے اختیار سماعت کے ہوتا ہے کہ اسکو اختیار سپرڈی بعد از ہائی کورٹ یا بعد از عدالت سشن خواہ سوچے ہو کہ وہ صرف مجسٹریٹ درجہ دوم

ہے یا کسی دیگر وجہ سے بھڑکے ہوئے اندر علاقہ کے نہو۔

اس مقدمہ میں تجویز میں آنے سے پہلے انصافی نہیں ہو سکتی گواہ بیان موجود ہیں اور ہر طرح پر آسانی اب تجویز میں آ سکتی ہے ضرور ہے کہ میں مندرجہ سپردگی سے انکار کروں لیکن بصورت تجویز ثبوت جرم کے شاید یہ مناسب ہو کہ یہ امر اجلاس کامل میں غور کئے جائے کے لئے باقی رکھا جائے۔

اثری منجانب مستفیض مٹراے ایف ٹرز۔

اثری منجانب مدعا علیہم مٹراے وگلکن۔

صیغہ نظر ثانی فوجداری

اجلاس جارجین صاحب جسٹس و پارٹنس صاحب جسٹس

معاہدہ گلاب داس بہائی داس

مجموعہ مضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۸۸۸) دفعہ ۸۸۸۔ امور قابل تجویز جسٹس دفعہ کورسٹان لنفہ

زوجہ۔ استحقاق نو بیہیت نان لنفہ علوہ کے ملحق لنفہ دینے پر راضی ہونا۔ میر جی۔

قبل اسکے کہ مجسٹریٹ حکم حسب دفعہ ۸۸۸ مجموعہ مضابطہ فوجداری (ایکٹ نمبر ۸۸۸) کے مدار

کے اسکو یہ تجویز کرنی چاہئے کہ مستفیضہ زوجہ داس شخص کی ہے جس سے وہ نان ولفہ کا دعویٰ کرتی

ہے اور نامہ روئے سہ ماہ کو نان ولفہ دینے سے انکار یا دوسرے تنازعہ کیا ہے۔

مستفیضہ بائی مانی نے دعویٰ نان ولفہ کا اپنے شوہر گلاب داس بہائی داس سے حسب دفعہ ۸۸۸

مجموعہ مضابطہ فوجداری کے کیا اثبات کاروائیات میں گلاب داس سے یہ عذر کیا کہ اسکی شادی مستفیضہ

نانہ زوجہ داس شتر کے ہاں نہیں ہے لیکن اس مانعہ پر رضامند ہوا کہ میں اپنے گھر میں اسکو نان ولفہ

دو ٹکا جیسا کہ میں جنگ دینا آیا ہوں یا قرار قبول نہیں ہاں مجسٹریٹ سے یہ تجویز کی کہ یہ قرار حسب دفعہ

دفعہ ۸۸۸ مجموعہ مضابطہ فوجداری کے نہیں ہے کیونکہ گلاب داس کو اپنی شادی ہاں مستفیضہ کے ساتھ

ہونے سے انکار سبب اور نامہ روئے اسکو بطور اپنی زوجہ کے اپنے ساتھ رکھنے سے انکار کیا

تجویز ہوئی کہ کوئی سند واسطے اس بات کے نہیں ہے کہ اتفاقاً بطور اسکی زوجہ کے

دفعہ ۸۸۸ مجموعہ مضابطہ فوجداری میں داخل کئے جائیں۔

درخواست فوجداری صیغہ نظر ثانی مجریہ نمبر ۸۸۸

صفحہ ۶
۲۲ جون

صفہ ۱۱۱
۲۶۹

مقررہ ملکی بنام کن فیفا گورن (انٹرنیشنل فوٹو سلسلہ مدراس جلد ۳۷ صفحہ ۳۷) سے اخذ

مقررہ ملکی بنام کن فیفا گورن
بیمالہ گلاب داس
بانی داس

کیا گیا۔
اس مقررہ میں بانی مانی نے حسب دفعہ ۴۸۸ مجبورہ مضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۳) کے واسطے
مقررہ حکم کے درخواست کی جسکی رو سے اس کے شوہر کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ اسکو وظیفہ ملہوئی
بابت نان نفقہ کے ادا کرے اور اسے بیان کیا کہ وہ زوجہ جائزہ ایک شخص گلاب داس بھائی داس کی ہے
اور وہ اس کے ساتھ ۲۵ برس تک ہی اور اس نے اسکو بلا کسی غلط یا وجہ جائزہ کے اپنے گھر
سے حال میں نکال دیا اور اسکو نان نفقہ دینے سے انکار کیا ہے۔

گلاب داس نے جواب دیا کہ بانی مانی کی شادی اس کے ساتھ مجبورہ دہرم شاستر درواج
کے جائز نہیں ہے اور ساقا نے فروری ۱۸۸۳ء میں خود اپنی خوشی سے اسکی مخالفت میں
رہنا ترک کیا اور وہ اسکو اپنے گھر میں نان و نفقہ دینے پر راضی ہے جیسا کہ وہ اب تک بتا رہا
محکمہ ریٹ درجہ اول نے گلاب داس کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنی زوجہ کو لکھنؤ ماہوار سی باہت
نان و نفقہ کے اون وجوہ سے ادا کرے جو انتخاب ذیل اونکی تجویز میں مندرج ہیں۔

تعمیل کو اپنی شادی سائلہ کے ساتھ ہونے سے انکار نہیں ہے بلکہ وہ محض یہ بیان کرتا ہے کہ جو یہ شوہر
بغیر رسوم کے مطابق دہرم شاستر درواج کے شادی جائز نہیں ہے اسکو یہ جاننا چاہئے کہ شریف قوم کے ہندو
میں کہ اوس بات کا وہ ہے کہ مستر ہے کہ وہ اپنی دختران کی قبل اسکے کہ اونکی عمر ۱۱ سال کی نہ ہو یا دوسن باطن
کو جو بچپن شادی کرتے ہیں اور کثرت بواب دعا علیہ نے دوبارہ عدم جواز شادی لکھا اسکے کہ وہ سائلہ کو اپنے ساتھ
دھرم اپنی زوجہ کے ۴۵ سال سے زیادہ تک رکھ چکا پیش کی بیوہ ہے اگر یہی فرض کیا جائے کہ بغیر رسوم وقت
شادی میں بنیں آئین تو یہی چونکہ دعا علیہ نے بد شادی کر کے سائلہ کو اپنے ساتھ لے لیا اور اپنی زوجہ کے جوتالی
صدی سے زیادہ تک بلا کسی سند کے رکھا لہذا اسکی نیت یہ قیاس کرنا چاہئے کہ اسے شادی کو جائز تسلیم کیا
لیکن اگر دعا علیہ کی یہ خواہش ہے کہ اسکی شادی سائلہ کے ساتھ کالعدم اور ناجائز قرار دیا جائے تو یہ ایک ایسی حرکت
ہے جسکی تحقیقات کرینکا اختیار عدالت فوجداری کو حاصل نہیں ہے اور اس لئے اسکو چاہئے کہ وہ اسکی باہت
عدالت دیوانی سے درخواست کرے۔

تعمیل دعا علیہ کا کہ وہ سائلہ کو کمانا پڑا اور ملکہ دہم نے کو مکان دینا چاہا اسکو خاص ہے کہ میں داخل کر لیا
یہ ظاہر معقول و مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن وہ حسب فتنائے دفعہ ۴۸۸ مجبورہ مضابطہ فوجداری کے نہیں ہے
اسوجہ سے کہ (اول) دعا علیہ سائلہ کو اپنے ساتھ لے لیا اور اپنی زوجہ کے رکھنے پر راضی نہیں ہے اور (دوم) کہ

ملاحظہ فرمائیے
بھائی صاحب داس

بھائی صاحب

وہ بیان کرتا ہے کہ اس کی شادی ساٹھ کے ساتھ جائز نہیں ہے اور اسلئے وہ سختی کسی وظیفہ خانہ و فقہ کی مطابق قانون کے منہ سے۔

تینا سے انکار منہاں ساٹھ نسبت رہنے دعا علیہ کے ساتھ اور شرکاء جو دعا علیہ نے پیش کیں مقبول ہے کیونکہ جب دعا علیہ ساٹھ کو اپنے ساتھ لھو راہی زدہ کے رکھنے پر راضی نہیں ہے اور یہ بیان کرتا ہے کہ شادی نا جائز ہے تو یہ فضول ہے کہ ساٹھ ہا کر اس کے ساتھ رہے۔

۱۰۔ علیہ اپنی مرضی پر گرائی مورد۔ نو بہر شہم میں جو در در مجبوظہ در جہاں منہ فہم جو داسی کے بتلایا
۱۱۔ دوسرے نہ کو پیش کی گئی یہ غدر کرتا ہے کہ اس وقت سے جبکہ ساٹھ اس کے گھر میں داخل ہوئی اس کا چال چلنا عیاشی کا اور نہایت نامناسب با گیا لیکن اثناسے عرصہ دوازدہ سال میں میں کہ وہ اس کے ساتھ رہی ہوئی
۱۲۔ کوئی کارروائی کسی شخص کے لئے اثناء وقت کو جاری میں ہاؤز کرانے کے واسطے نہیں کی ہے تاکہ اس کو نہ اس کے ساتھ نہ کاری کرانے کی مٹی اور اسلئے اس قسم کے تصور کی نسبت جو ساٹھ سے اگر کوئی سرزد ہو ہو یہ قیاس کہتا جاتا ہے کہ اس کو دعا علیہ نے معاف کر دیا ہے اور اب یہ ردائیں رکھا جاسکتا کہ وہ اس کے دعوی پر موثر ہو۔
دوسرے والا یہ میں تجویز کرتا ہوں کہ ساٹھ سختی نان و فقہ سے بچاؤ جائیداد کی ترغیب دعا علیہ کے عیال کے لئے ضرور اپنی مرضی پر گرائی مورد۔ نو بہر شہم محو دلا میں تسلیم کیا اور بھلا لاؤسکی بڑی دکالت کے کہ وہ ایک نہایت کامیاب وکیل اس ضلع میں ہے میں خیال کرتا ہوں کہ مبلغ لکھ ماہواری ساٹھ کو آرام و عزت سے مطابق حیثیت اپنے شوہر کے رہنے کے واسطے کافی ہونگے لہذا میں سب دفعہ وہ مجموعہ ضابطہ فہرست کے جابت کرتا ہوں دعا علیہ گلاب داس بھائی داس ساٹھ بائی مان حوت جہاں کو وظیفہ مبلغ لکھ ماہواری واسطے اس کے نان و فقہ کے تابع اس حکم سے اور کرے۔

۱۳۔ ہمارا مرضی اس حکم کے گلاب داس نے درخواست بحضور ہائی کورٹ حسب دفعہ دہم مجموعہ ضابطہ فہرست کے گذارائی۔

برہنیں (مقبول اس کے گوید ہن ایم نہ بائی) منہاں سائل کوئی تحقیقات نسبت اس بحث کے نہیں ہوئی کہ آیا بائی مان مستغنیہ مکان سائل سے نکال دی گئی تھی یا اس نے خود اپنی خوشی سے چورڈیا تھا کوئی موقع چکو ہاٹے گواہان سے اس امر کے استفسار کرنے کا نہیں دیا گیا ہے ہم اپنی شادی جائز مستغنیہ کے ساتھ ہونے سے انکار کرتے ہیں لہذا وہ مستحق دعوی کرے نان و فقہ کی ہم سے نہیں ہے مگر ہم نے اس کی پرورش اپنے مکان میں کرنے کا وعدہ کیا ہے جیسی ہم اب تک کرتے آتے تھے لیکن وعدہ قبول نہیں کیا

ملاحظہ
محکم دلائل سے مزین
مباحث و مسائل پر مشتمل

گواہ ہے۔
گوگل داس کا ہنداس پارکھ منجانب مستغنیہ مستغنیہ کو ایسے وعدہ سے انکار کرنا جائز ہے کیونکہ
شوہر نے شادی سے انکار کیا اور اسکو بطور اپنی زوجہ کے تصور نہیں کرے گا یہ طریقہ حسب فشار
دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے بیدردی کی حد تک پہنچتا ہے۔
[جارج ڈین صاحب جسٹس - مقدمہ مارک کال بنام کندیا گوندن (۱) سے
متاری بحث کی امانت ظاہر ہوتی ہے]
مقدمہ مذکور بحث حال کی نسبت ختم ہے۔

مشر برہن نے جواب دیا مجسٹریٹ کے یہ تجویز نہیں کی ہے کہ سائل مرکب زنا کاری
یا بیدردی کا ہے معیار ملی دردی قانونی جسکی وجہ سے زوجہ مستحق دعویٰ کرنے نان و نفقہ ملے گا
کی ہوگی مقدمہ جمنائی بنام زاین مریشور بندسی (۲) میں یہ قرار دیا گیا ہے اور جب تک کہ
سائل کا طریق عمل قانونی ہے رجمی کی تک نہ پہنچے اور وقت تک کوئی حکم نسبت نان و نفقہ
کے مجسٹریٹ صادر نہیں کر سکتا۔

جارج ڈین صاحب جسٹس : چونکہ ہمارا فیصلہ حال ایک قسم کے بہت سے
معدلات سے متعلق ہو سکتا ہے اسلئے ہم کو وقت اور سہر خور کرتے کے واسطے لگا ہے
باختصاص زیادہ تر ہم نے یہ مناسب خیال کیا کہ بعض اسناد کا حوالہ دین جو بوقت سماعت
بیان نہیں کی گئی تھیں مشر برہن نے بحث منجانب سائل مشر مگلاب داس کی ہے کہ حکم
مجسٹریٹ جس سے اسکو ہدایت حسب دفعہ ۴۸۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ہوتی کہ وہ
نان و نفقہ بانی مانی عورت جمناکو ادا کرے اس مملکت سے استعمال اختیار مگر اتنی منسوخ
کیا جائے۔

اس مہتمم میں تجویز کرنے کے واسطے سب سے اول یہ ضرور ہے کہ اس امر پر غور کیا جائے
کہ دافضان قانون کا مقصد دوبارہ مشا و غرض باب ۳۱ کے کیا متاجس کا عنوان یہ ہے نہ وہا
داخلت کی برادرش "مرجس و اسٹیفن صاحب اس بات کو بطور ایک طریقہ استدلال یا حجت
یا کم از کم اسناد کے متاجس کے بیان کرتے ہیں (قوانین قانون فوجداری انگلستان جلد ۱۲ صفحہ

(۱) انڈین لاپورٹ سلسلہ داس جلد ۱۲ صفحہ ۴۳

(۲) بی بی جلد ۱۲ صفحہ ۱۳۴

نظامیہ
بھارتی داس

۱۴۴۲- اسٹیٹیوٹ ہاؤس انگلستان و فیصلہات جسے وائسرائے قانون ہند ضرور داخل
ہونگے جبکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری صادر کیا گیا تا مذکورہ تجویز ویسٹ صاحب جسٹس بمبائے
عصری شیخ محمد الدین مین (۱) اسے فیصلہ مقدمہ ٹاسن (۲) بھی ایک سند نسبت اس امر کے ہے کہ
نشاے باب ماہی بھٹ محمد و تجویز کیا جائے اور مجسٹریٹ بھادوس صورت کے جو اوس میں
محکوم ہے اختیار سماعت نسبت تنازعات ازدواج کے جو عدالت ہاؤس دیوانی کو حاصل
ہے استعمال نہیں کر سکتا یہ تجویز ہوئی تھی کہ در حالیکہ زوجہ نے مکان اپنے شوہر کا خود اپنی
خوشی سے پر بنائے بدسلوکی کے چوڑا دیو تو وہ مستحق مجسٹریٹ سے حکم واسطے کفایت ملحدہ
کے حامل کر سکتی نہیں ہے از روئے الفاظ دفعہ ۴۸۸ کے زوجہ کو یہ ثابت کرنا ضرور ہے
کہ شوہر اوسکی پرورش کرتے سے تغافل یا انکار کرتا ہے مقدمہ ٹاسن مطابق مقدمہ
فلین گن بنام شپ ویرتھ (۳) منقطعہ کوئٹس بیچ پر بنائے ایکٹ آف دگان بھرہ جلوس
جارج چارم ضمن ۸۴ دفعہ ۲ کے ہے جس میں الفاظ ارادنا انکار یا تغافل کرنا زیادہ تر مثل
الفاظ مستعملہ دفعہ ۴۸۸ میں مقدمہ میں جسکا ذکر کیا گیا ہے مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ شوہر بد
بدسلوکی کا ہوا ہے لارڈ کیمبل صاحب چیف جسٹس تجویز صادر کرتے ہیں یہ فرماتے ہیں
تجٹ اب روہر و دھما رنے یہ ہے کہ آیا پر بنائے واقعات مذکورہ بالا کے شوہر جس نے
اپنی زوجہ کو وظیفہ دنیا وعدہ کیا ہے اور وعدہ مذکور کو ایذا نہیں کیا ہے اور اس وقت
اوس سے لائے اور اپنے ساتھ رہنے کی استدعا کرتا ہے جس سے وہ انکار کرتی ہے
(اور میں یہ فرض کروں گا کہ نامہ زدہ نے اوسکے ساتھ اس طرح بدسلوکی کی ہے کہ اگر وہ
تالشی واسطے علیحدگی طعام و بستر کے دائرہ کرتی تو وہ کامیاب ہوتی اور شوہر قابل مودعہ
اوس شخص کے ہوتا جو اوسکو واسطے ضروریات کے قرض دیتا) مرکب جرم ارادنا اپنی
زوجہ کی پرورش سے انکار کرتے کا ہوا ہے میری یہ رائے ہے کہ اس نے کوئی جرم
نہیں کیا ہے اور تجویز ثبوت جرم خلاف قانون ہے ایک ایکٹ حال میں صادر ہوا ہے
جس میں ایسے احکام مندرج ہیں جیکہ ایکٹ اثر پذیر ہوگا نہایت ٹیک و مفید معلوم

(۱) ناٹین لارڈ کیمبل سلسلہ نظامی جلد ۹ صفحہ ۴۴

(۲) رپورٹ مالک مغربی و شمالی جلد ۱ صفحہ ۱۰

(۳) رپورٹ میلس و بیکی ص ۱ صاحبان جلد ۱ صفحہ ۴۴

نظم

معاونہ کلاب داس

بانی داس

ہونگے از روئے ایکٹ ذکر کے علمدگی کا حکم عدالت سے صادر کیا جاسکتا ہے اور شوہر وظیفہ زندان و نفقہ اپنی زوجہ کے واسطے دینے پر مجبور کیا جاسکتا ہے لیکن جبکہ یہ تجویز ثبوت جرم عمل میں آئی تو کوئی ایسی شے جیسی کہ علمدگی کا حکم عدالت سے ہوتی سے معلوم نہیں تھی اور جب تک کہ علمدگی کا قانونی طمسام و تہرے نہیں ہوتی تھی کل حقوق رشتہ ازدواج کے کمال طوسے جاری رہتے تھے اس صورت میں صاحبان حبش کی نسبت یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ فرض کیا ہے کہ چونکہ زوجہ کو مقعول وجہ اس امر کی ہو سکتی ہے کہ وہ واپس آئے اور اپنے شوہر کے ساتھ رہنے سے انکار کرے نامبرہ سنجو جب اس جرم کا ہے کہ اسے اس کی پردریش کرنے سے حساب ایکٹ آفارگان کے پیدہ وقتا انکار کیا لیکن میں خیال کرتا ہوں کہ یہ معاملہ اس طور پر نہیں ہے کسی بظنی ساتھ سے خواہ وہ کیسا ہی سخت ہو زوجہ کو یہ جائز نہ ہوگا کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ چلتے اور رہنے سے انکار کرے اگر اس کا شوہر چاہے کہ زوجہ ایسا کرے جیسی کہ صورت قانون ہے اگرچہ اس کے اندیشہ بنیاد مقعول طور پر مبنی تھے تو یہی یہ نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی انکار شوہر سے دیدہ و دانستہ نسبت پردریش اپنی زوجہ کے کیا اور اس لئے تجویز ثبوت جرم منسوخ ہونی چاہئے۔

مقدمہ ٹامس بنام الساب (۱) میں جس میں صاحبان حبش نے یہ تجویز فرمائی کہ گت جہاتی زوجہ کے واسطے یہ خطرناک ہے کہ وہ اس بھانگی میں واپس آوے جس کا وعدہ اس کے شوہر نے کیا جس کو اس نے پوجہ تشدد و بدسلوکی کے چوڑا دیا تھا عدالت کو جس بیچ نے اس حکم میں دست اندازی کرنے سے انکار کیا جسکی رو سے اس پر وظیفہ ہفتہ وار ادا کرنا ضرور تھا مقدمہ حسب سٹیٹوٹ ۱۳۰۲ء جلوس و کٹوریا باب ۱۲۲ دفعہ ۳۳ کے تھا اور مقدمہ فیلین گن بنام اور سیرس آف بشپ ویر متہ (۲) سے اس بنا پر ممیز کیا گیا کہ قانون حال باطل مختلف لحاظ متنا و نتیجہ کے ہے اور بہت مختلف عبارت میں بیان کیا گیا ہے چونکہ ایکٹ سابق پارلیمنٹ کا بہت قریب قریب دفعہ ۴۰۰ کے لحاظ عبارت کے ہے و ایکٹ آخر الذکر نہیں ہے اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ ہماری رہنمائی مقدمہ فیلین گن بنام اور سیرس آف بشپ ویر متہ (۲) سے ہونی چاہئے باوصف اس امر کے (بلکہ کہ سفید دلیل قوی) حکم شریعتہ دفعہ ۴۰۰ کی رو سے مجسٹریٹ پر یہ نوکر نا لازم ہے کہ آیا زوجہ کو جو درخواست انکار شوہر سے

سلسلہ
بھلا گلاب داس
جانی داس

کرتی ہے کہ وہ اس کے ساتھ رہے کافی وجوہ واسطے انکار کر کے درخواست مذکور کے جن
مبشریٹ کو چاہئے کہ ہر ایک وجوہ انکار پر محسوسا کرے جو زوجہ نے بیان
کئے اور ایک حکم باوجود ایسی درخواست کے صادر کرے اگر اس کا
یہ اطمینان ہو کہ ایسا شخص زنا کاری میں رہتا ہے یا اس نے اپنی زوجہ کے ساتھ عادتاً
بے رحمی سے برتاؤ کیا ہے اس حکم سے وہ مشکلات رفع ہو جاتی ہیں جس کا حوالہ لارڈ کیمبل
صاحب نے مقدمہ فیلن کن بنام بشپ دیرتھ میں دیا ہے۔
مقدمہ مرجوعہ عدالت ہذا میں کوئی بیان خلاف شوہر کے زنا کاری یا عادتاً بے رحمی
کا نہیں ہے بحث یہ باقی رہتی ہے کہ آیا بصورت نمونے ایسے طریق عمل کے کوئی حکم بمقابلہ
نامبرہ کے صادر کیا جا سکتا ہے یعنی آیا مبشریٹ کی اس تجویز کہ دیگر کافی وجوہ ہیں جس سے
کہ زوجہ ایسے وعدہ سے انکار کرتی ہے حاکم موصوف کو اختیار حکم نکور کے صادر کرنے کا ہے
لیکن اگر بغیر فیصلہ کرنے کے یہ فرض کیا جائے کہ ایسا اختیار حاصل ہے تو میری یہ رائے ہے
کہ مبشریٹ نے اپنی تعمیر الفاظ دفعہ ۴۴ میں جو بہت وعدہ شوہر کے ہے اور اپنی اس تجویز
میں یہی کہ مستغنیہ جو بندہ ہے اور جس نے اپنے تین زوجہ گلاب داس بیان کیا ہے
سحق برائے واقعات کے نان و نفقہ ملے گی ہے دو غلطیان قانونی کی ہیں جسکی رو سے
ہم کو یہ ترغیب ہونی چاہیے کہ اس کے حکم کو منسوخ کریں ہو باقی مانی کو وہ دوسری غلطی کریں
جسکی اس نے استدعا کی ہے زوجہ نے تسلیم کیا ہے کہ میں گلاب داس کے ساتھ ۲۵
سال تک رہی اور چند ماہ پیشتر میں نے علحدہ رہنا دان و نفقہ مانگنا شروع کیا فریقین میں
یہ جھگڑا ہے کہ آیا گلاب داس نے اس کو مکان سے نکال دیا جیسے کہ زوجہ بیان کرتی ہے
یا آنا جیسے کہ نامبرہ بیان کرتا ہے زوجہ نے خود اپنی خوشی سے مکان چھوڑ دیا مبشریٹ
کا اس بحث کی تجویز میں قاصر ہونا مسادسی ترک کرنے اس تجویز کے ہے کہ آیا گلاب داس
نے اسکی پرورش کرنے سے تغافل یا انکار کیا بمعاملہ ٹامسن (۱) جس کا حوالہ پیشتر دیا گیا ہے تنہا
اس بنا پر ہم کو لازم ہے کہ مقدمہ کو کو شروع کریں کیونکہ گلاب داس قابل الزام نہیں ہے
جب تک کہ غفلت یا انکار ثابت ہو نیز یہ بیان کارروائیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کا

مجلد ۱۲
مجلد ۱۲
مجلد ۱۲

جہاں کہ اس کے ایسا کرنے سے زور ہو کہ وہ نان نفقہ علیحدہ بذریعہ درخواست درج و
مبشریٹ کے حامل کرے محض سوہ سے کہ شوہر بذریعہ طریق عمل یا الفاظ کے ایسے معاملات
میں صلح کرنے سے انکار کرتا ہے جہاں کہ وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا مقدمہ طارسی دیوانی کا ہے
لیکن مبشریٹ کا قانون درست ہے تو اختیار عدالت ہا سے دیوانی کا زیادہ تر زائل ہو جاوے گا
اور نازک قسم کی بخون کی تجویز بذریعہ کم مناسب ضابطہ کے عدالت ہا سے مبشریٹ میں
کیجاوے گی چونکہ واضعان قانون کا مین ہو سکتا ہے۔

۱۰۱۔ اسناد سے جنگ میں نے نقل کیا ہے یہ ظاہر ہے کہ اس بحث کی تجویز کرنے میں کہ
آیا زور ہو کہ علیحدہ رہنا جائز ہے ہم کو قانون دیوانی متعلق خیال کرنا چاہئے جو مقدمہ حال میں قانون
اہل بنو دہے یہ امر کہ آیا واقعات تجویز شدہ ہر دے ہر م شاستر اس کے کافی ہیں کہ بانی مانی نان
نفقہ کی علیحدہ سخت ہو بلا شک ایک بحث قانونی اور ایک بنا سے نالیش دیوانی میں واسطے اہل
دوم کے ہے لہذا از رو سے ہمارے ضابطہ کے اس کا فیصلہ یہ صیغہ ہمارے اختیار نگہ رانی کے
کیا جا سکتا ہے وجہ جنگی بنا پر زور نان و نفقہ علیحدہ طلب کر سکتی ہے دہرم شاستر مولفہ
میں صاحب دفعہ ۱۲۱ (طبع چہام) اور کتاب مولفہ ڈیٹ و (صاحبان صفات ۲۲۵ و ۲۲۶)
۵۹۲ میں مندرج ہیں حیان کہ اسناد جمع کی گئی ہیں مبشریٹ نہیں بیان کرتے ہیں اور بیان
یہ بحث نہیں کی گئی ہے لہذا زور سے کوئی وجہ ظاہر ہے جسکی رو سے مستقیماً مطابق دہرم شاستر
کے سخت ہو جو کہ مبشریٹ نے توافل یا انکار منجانب گلاب داس کے تجویز نہیں کی ہے
لہذا مانی مانی پر لازم ہے کہ جائز و جہ اپنے علیحدہ رہنے کی ثابت کرے مقدمہ سنگ پا
تمام سدا (۱۱) ملاحظہ طلب جیسا ویٹ صاحب جسٹس نے مقدمہ شیخ فخر الدین (۲) میں
بیان فرمایا ہے کہ یہ عورت کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ ہے اور یہ اس کا استحقاق
بانی ہے کہ زور ہو کہ پرورش نامہ پشکان میں کرے اسکی کمتر ضرورت ہے کہ مقدمات غیر
معمولی پر غور کیا جائے مثلاً جہاں کہ شوہر عارضہ جذام اور آنشک میں مبتلا ہے اور حقوق
دنا شوہی پر اصرار کرتا ہے جیسے مقدمہ بانی پیم کنور بنام بیکیا گلیا نجی (۳) میں کیا بتایا گیا ہے

(۱) انڈین لارپورٹ سلسلہ بی جلد ۲ صفحہ ۶۱۲

(۲) اچھا " " جلد ۹ صفحہ ۴

(۳) رپورٹ مانی کوٹ بی جلد ۵ صفحہ ۲۰ صیغہ اپیل دیوانی

ملفوظ
محکم دلائل سے مزین
بہائی داس

ہے کہ مجسٹریٹ کو کوئی بڑی دقت ایسے حالات میں اٹھانا کارروائی کرتے کی نہیں ہوگی جبکہ واقعہ ہون لیکن لازم ہے کہ دوسرے کو بطور سیدھی قانونی کے تصور نہ کریں جسکو عدالتوں نے ایسا بخیر نہیں کیا ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ کن صورتوں میں زوجہ قانوناً اپنے شوہر کو چھوڑ سکتی ہے اور انکی رہنمائی فیصلہ میلول صاحب مصدورہ مقدمہ جمنا بائی بنام ناراین موریشور پنڈسی سے ہوگی۔

بالآخر میں یہ تحریر کروں گا کہ وہ شخص جنکا فیصلہ مقدمہ حال میں اثبات میں ہونا چاہئے قبل اسکے بانی مانی سختی حکم مجسٹریٹ کی تجویز کی جاسکتی ہے یہ ہیں کہ آیا بانی مانی کی شادی گلاب داس کے ساتھ جائز طور پر ہوئی ہے اور آیا اسکا نامبرد سے علحدہ رہنا جائز ہے یہ عذر کیا گیا ہے کہ تجویز مجسٹریٹ نسبت امر اول کے ناقص ہے اور وہ شہادت ناقابل تسلیم پر اور بلا سماعت عام شہادت گلاب داس پر مبنی ہے یہ تجویز کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا یہ معاملہ اس طور پر ہے یا نہیں بانی مانی کل مناسب چارہ کار حاصل کر سکتی ہے اور انکی اور دیگر قسم کل مجبوں کی بصورت مناسب عدالت دیوانی میں تجویز کر سکتی ہے اگر وہ وہاں ٹالنے کرے میری دانست میں زوجہ کو وہاں ابد میں جانا چاہئے تھا اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسکو اس حکم سے ایذا ہوئے جو ہم اب پر مبنی اوس حکم کے صادر کرنے ہیں جو مجسٹریٹ نے صادر کیا تھا۔

پارٹنرس صاحب جسٹس۔ میں حکم کے منسوخ کرنے میں اتفاق کرتا ہوں مجسٹریٹ نے یہ تجویز نہیں کی ہے کہ سائل نے مستغنیہ کی پرورش کرنے سے تداخل یا انکار کیا نہ اوہنوں نے یہ تجویز کی ہے کہ مستغنیہ زوجہ سائل کی ہے اٹا سے مقدمہ میں سائل نے مستغنیہ کی پرورش اس شرط پر کرنے کا اقرار کیا کہ وہ اس کے ساتھ رہے زوجہ نے اقرار مذکور سے انکار کیا کیونکہ کا منہ بانی حال میں سائل نے اوس قسم شادی کے جائز ہونے سے انکار کیا جو ۵ سال گذرنے فیما بین نامبرہ اور مستغنیہ کے عمل میں آئی تھی ایسی وجہ انکار میری رائے میں کافی نہیں ہے جس نے مجسٹریٹ کو یہ حاشہ ہو کہ حکم سب فوٹ باجوہ اقرار کے صادر کریں۔

حکم منسوخ ہوا

صیغہ اسپل فوجداری

اجلاس کامل

ہر اجلاس پر ڈوڈ صاحب جنس و جارجین صاحب جنس پارسنس صاحب جنس

ملکہ معظمہ فقیر ہند بنام گوبند وغیرہ

ایکٹھارے فمار بازی (ایکٹھارے نمبر ہشتاد) ایکٹ ہشتاد دفعہ آٹھ فمار بازی - معنی الفاظ

مذکور۔

حسب مراد دفعہ ۱۲ - ایکٹ ہشتاد مجریہ بی مرمر اذروے ایکٹ بی نمبر ہشتاد کے سک

آٹھ فمار بازی نہیں ہے۔

الفاظ آٹھ فمار بازی مستند دفعہ ۱۲ - ایکٹ ہشتاد سے مراد وہ آٹھ ہے جو واسطے غرض مذکور

کے بنا یا گیا ہو یا مقصود ہو۔

مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹل (انٹین لارڈرٹ سلسلہ بی جلد ۱ صفحہ ۱۹) کی تقلید کی گئی

یہ پہلی منہا نیب لوکل گورنمنٹ بنا راضی حکم برائے صدر وہ سی ڈپٹس پرون صاحب

مجسٹریٹ درج سوم مقام ہیلگرام کے ہے۔

لزمان کو پولیس نے اذروے دفعہ ۱۲ - ایکٹ بی نمبر ہشتاد مرمر اذروے ایکٹ بی

نمبر ہشتاد کے شارع عام پر فمار بازی کرنے کی علت میں گرفتار کیا۔

صاحب مجسٹریٹ نے یہ قرار دیا کہ لزمان دوس قسم کی فمار بازی کرتے تھے جس میں چند

سکے اوپر اوچھالے جاتے ہیں اور جلد وہ سکے جو اس طور پر گرتے ہیں کھاد کی نامزد ہمت اوپر کی

جانب رہے وہ پھینکنے والا جیتتا ہے لہذا آٹھ فمار بازی وہ سکے یا سکے جے جو اوپر کی جانب

اوچھالے جاتے تھے صاحب مجسٹریٹ نے یہ بنا سے سند مقدمہ ملکہ معظمہ بنام وٹل (۱) کے

تجویز کی کہ سکے آٹھ فمار بازی حسب مراد دفعہ ۱۲ - ایکٹ فمار بازی بی (نمبر ہشتاد) کے نہیں

ہے لہذا پیشاں الیہ نے لزمان کو بری کیا۔

+ پہلی فوجداری نمبر ۱۹ وٹل

(۱) انٹین لارڈرٹ سلسلہ بی جلد ۱ صفحہ ۱۹

۱۹۹۱ء

۹ - جولائی

صفحوں لارڈرٹ

۲۰۳

معلوم
ملکہ مظفر قیصر
بنام
گوبند

قرار دہی کہ میزان اوس قسم کی قمار بازی کہتے تھے جس میں متعدد سگے اوپر اوچالے جاتے ہیں اور
کل وہ سگے جو اس طور پر گرتے ہیں کہ اونکی نامزدہ سمت اوپر کی طرف ہو وہ سب سگے ہینکے
والا جیتنا ہٹے یہ تقلید نظیر ملکہ مظفر بنام وٹھل (۱) کے جس میں مقدمات ملکہ مظفر بنام (۲) وٹھل
بنام مارٹین (۳) کی تقلید کی گئی ہے صاحب مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ سگے آلات قمار بازی
حسب مراد ایکٹ مذکور کے بنین ہیں اور مشاڈ الیہ سے میزان کو بری کیا۔

گورنمنٹ بمبئی نے بناراضی حکمرارت کے باخصوص اس بنا پر اپیل کیا ہے کہ زمین ایکٹ
بمبئی نمبر ۱۸۷۸ء کو بذریعہ ایکٹ بمبئی نمبر ۱۸۷۹ء کے ہوئی ہے صاحب مجسٹریٹ نے نظر انداز
کیا ہے اور حسب مراد ایکٹ اسے مذکور کے سگے کو کہ قمار بازی قرار دینا لازم ہے بموجب اوس
ایکٹ کے جسکی رو سے زمین کی گئی ہے یہ واضح ہوتا ہے کہ الفاظ آلات قمار بازی کے وسیع
معنی قرار دیتے گئے ہیں کیونکہ عبارت مذکور اب ہر شے پر حاوی ہے جو اس طرح استعمال کی
جائے کہ اوکی بابت یا اس کے ذریعہ سے قمار بازی کی جائے اور لفظ قمار بازی جان کہین
کہ لفظ مذکور مندرج ہے بازی لگانے پر حاوی ہے لیکن بفرض اس امر کے کہ تعریف جدید
اس قدر وسیع ہے کہ وہ سگون پر حاوی ہو کہ حسب الفاظ مذکور دیگر دفعات ایکٹ ۱۸۷۸ء میں
مثلاً دفعات ۵ و ۶ میں مستعمل ہوئے ہیں تو یہ صاف ظاہر ہے کہ دفعہ ۱۲ میں بموجب جس کے
میزان پر جرم قائم کیا گیا تھا الفاظ آلات قمار بازی بذریعہ ان الفاظ کے جو کسی قمار بازی
کے کرتے میں جس میں بازی محض نہر کی نہ ہو استعمال کئے جاویں محدود کئے گئے ہیں اور یہی
قید دفعہ ۶ میں مندرج ہے از رو سے دفعہ ۱۲ کے عمدہ وار پولیس کو اختیار ہے کہ جو شخص نہر
نقد یا اور شے الیتی پر بذریعہ تاش یا پانسہ یا کوٹریا اور آلات قمار بازی کے کھینکا استعمال
کسی ایسی بات میں ہوتا ہو کہ بازی محض نہر کی نہیں ہے کسی گڈرگاہ یا مقام یا شارع عام
میں قمار بازی کرتا ہو یا جاسے اوسے بلا وارنٹ کے گرفتار کرے ایسے شخص کو برٹن تجویز
ثبوت جرم کے جرانہ یا قید کی سزا اوس حد تک جو دفعہ مذکور میں محکوم ہے دیجا سکتی ہے۔
احکام دفعہ مذکور جملہ آلات قمار بازی معرہ ایکٹ بمبئی نمبر ۱۸۷۸ء سے متعلق بنین ہیں احکام

(۱) ترمین لاہورٹ سلسلہ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۱۹

(۲) مظفر قیصر ہمداری مورخہ ۱۹ جون ۱۸۷۸ء

(۳) لاہورٹ مقدمات متفرقہ جلد ۴۴ صفحہ ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰

نام
گوبند

مذکور صرف اذن آلات قرار بازی سے متعلق ہیں جو کسی ایسے کھیل کے کھیلنے میں استعمال کئے جائیں جس میں بازی محض ہنر کی نہ ہو۔ معنی الفاظ آلات قرار بازی کی نسبت محصور سے کہ وہ قید کے ساتھ دفعہ ۱۱۰ ایکٹ ۱۸۸۴ء میں متعلق ہوئے ہیں یہ تصور کرنا لازم ہے کہ یہ معنی بذریعہ سند کے طے ہو چکے ہیں عبارت دفعہ ۱۱۰ ایکٹ ۱۸۸۴ء وہی عبارت ہے جو عبارت دفعہ ۱۱۰ ایکٹ ۱۸۸۴ء میں متعلق کی ہے جس کے بموجب مقدمہ سند صاحب مجسٹریٹ فیصل ہونا مقدمہ وائس بنام مارٹن (۱) میں رد و عدالت کو نہیں پہنچ کے منجانب مقررہ سپر ازروے ایکٹ آوارگان عدالت جلوس خارج چارم باب ۴۲ دفعہ ۴ کے شارع عام پر ہاف پنس اور چھلانے کے کھیل کا جرم ثابت ہوتا ہے یہ بحث کی گئی تھی کہ الفاظ آلات قرار بازی مندرجہ ایکٹ آوارگان کی ایسی تاویل میں کیجا سکتی کہ الفاظ مذکور ہاف پنس یا جیری کے چوون پر حاوی ہوں اور قرار بازی کی غرض سے جوئے ذرا صل متعلق ہوتی ہے وہ مال منقولہ ہوتی چاہئے اس بحث کو مرتبہ عدالت نے تسلیم کیا کیونکہ تجویز ثبوت جرم کے منسوخ کرنے میں میل صاحب جسٹس نے یہ رائے ظاہر کی تھی اگر افسر آلات قرار بازی میں توہم سب کے پاس یہ خطرناک آلات سہتے ہیں اور کوپنٹن صاحب جسٹس نے یہ رائے ظاہر کی تھی ہم حقیقت ایکٹ آوارگان کو اس قدر تاویل نہیں کر سکتے کہ ایکٹ مذکور ایسی صورت پر جیسی صورت حال ہے حاوی ہو۔ تجویز عدالت مندرجہ پورسٹ جلد ۱۱ صفحہ ۳۲ حسب ذیل ہے: ہمارے یہ رائے ہے کہ حسب مراد دفعہ ۴ کے ہاف پنس آلات قرار بازی متعلق نہیں کئے جاسکتے ہیں ان الفاظ سے ظاہر ایسے آلات اور اسٹیا مراد ہیں جو غرض قرار بازی کے لئے مخصوص ہوں واضح ہو کہ ایکٹ آوارگان عدالت جلوس خارج چارم باب ۴۲ دفعہ ۴ میں ایسے الفاظ مندرج نہیں ہیں جن کے الفاظ آلات قرار بازی کے محدود ہوں اور جو دفعہ ۱۱۰ ایکٹ ۱۸۸۴ء میں اور دفعہ ۱۱۰ ایکٹ ۱۸۸۴ء میں مندرج ہیں ان الفاظ کی وجہ سے مرتبہ دفعات صرف حالات قیام ہی جیسی کہ ہم تجویز کرنی لائے ہیں اذن آلات قرار بازی پر محدود ہوتی ہیں جسے دفعہ ۴۰ ایکٹ ۱۸۸۴ء میں جلوس خارج چارم باب ۴۲ کا مقدمہ وائس بنام مارٹن میں متعلق ہونا تجویز ہوا تھا کیونکہ مقدمہ ملکہ مظفر بنام رام اٹل میں دیسٹ صاحب جسٹس اور نا ابائی ہریداس صاحب جسٹس نے یہ رائے سند مقدمہ وائس بنام مارٹن کے یہ تجویز کی تھی کہ سکہ آلہ قرار بازی نہیں ہے جس سے وہ آلہ مراد ہے جو واسطے غرض مذکور کے بنایا گیا ہو یا مقصود ہو اس بقیر ایکٹ ۱۸۸۴ء کو میل جول تھا وہی صاحب جسٹس نے مقدمہ ملکہ مظفر بنام وٹل (۲) میں اختیار کیا تھا اور اسکی نسبت

نظام
مظہر
بنام
گوبند

یہ تصور کرنا لازم ہے کہ وہ تغییر الفاظ آلات قمار بازی کی ہے جو بذیلہ الفاظ مابعد مندرجہ دفعہ ۱۱ ایکٹ
مستند کے محدود ہوئے ہیں چونکہ الفاظ مذکور جنگی رو سے قید قائم کی گئی ہے ایکٹ ششمین قائم
رکھے گئے ہیں لہذا ہم الفاظ مندرجہ دفعہ ۱۲ ایکٹ مذکور کے اوس معنی سے جو مطابق صریح قید مذکور
کے ہیں جنکے تالیف الفاظ مذکور ہیں زیادہ تر وسیع معنی قرار نہیں دے سکتے ہیں گو دیگر حصص ایکٹ مذکور
میں از روے ایکٹ ششم کے جسکی رو سے ترمیم ہوئی ہے الفاظ مذکور کے وسیع تر معنی قرار دے
جا سکتے ہیں تعریف مندرجہ ایکٹ ششم کی نسبت یہ قرار نہیں دیا جا سکتا ہے کہ وہ احکام ایکٹ
پر جو متعلق مقدمہ حال سے ہیں جو ثر ہے لہذا ہم کو اپیل جڑاؤ سمس کرنا لازم ہے۔

جارڈین صاحب جسٹس۔ زبان بلا وارنٹ کے گرفتار ہونے سے اور جب
دفعہ ۱۲ ایکٹ بمبئی نمبر ششم کے اوپر ہر جرم لگایا گیا تاکہ وہ نہ نقد نہ بذیلہ آلات قمار بازی کے گذرنا
عام میں کیلتے تھے صاحب مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ نامہ دکان اوس قسم کی قمار بازی کرتے تھے جس
میں متعدد سکے اوپر اوچھالے جاتے ہیں اور جو سکے اس طور پر کرتے ہیں کہ ایک نامزد کی ہوئی سمت
اوپر کی جانب رہتی ہے وہ سب سکے چھیننے والا جیتتا ہے یہ تقلید تجویز میلول صاحب جسٹس
وہی صاحب جسٹس مقدمہ ملکہ مغطرہ بنام وٹل کے صاحب مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ ملکہ سب
مراؤ قانون مذکور کے کہ قمار بازی نہیں ہے اور اس بنا پر زبان کو رہا کیا گو وٹل نے بنا ہی
برارت کے اپیل کیا ہے اور وکیل سرکار کی یہ محبت ہے کہ یہ فیصلہ اب از روے ایکٹ ششم کے
تقریر نہیں ہے کیونکہ بموجب ایکٹ بمبئی نمبر ششم کے جسکی رو سے ترمیم ہوئی ہے سکے داخل تقریر
مذکور ہوتے ہیں مقدمہ ملکہ مغطرہ بنام وٹل میں حکام ذیل میلول صاحب جسٹس اور یہی صاحب جسٹس
نے اسی قسم کے فیصلہ کی تقلید کی ہے جو وٹل صاحب جسٹس اور ناٹا بائی صاحب جسٹس نے بقدر
ملکہ مغطرہ بنام وٹل (۱) میں صادر کی تھی۔ یہ تغییرات نسبت ہم شکل دفعہ ایکٹ بمبئی نمبر ششم کے ہیں۔
ان تغییرات کی تقلید وٹل صاحب جسٹس دیر ڈوڈ صاحب جسٹس نے بمقدمہ ملکہ مغطرہ بنام محمد علی
(۲) میں کی ہے بعد سماعت و دہر تہہ ہاشمہ کے جسین منہا ب سرکار اور ملزم و وٹون کی طرف سے
گفتگو ہوئی محکو خوشی ہے (نظر اس امر کے کہ یہ مقدمہ عام طور پر اہم ہے) کہ ہم جملہ حکام نسبت اس امر
کے متفق الرا سے ہیں کہ صاحب مجسٹریٹ نے حکم برات صحیح طور پر صادر کیا ہے محکو صاحب مجسٹریٹ

(۱) تقریر فوجداری مورخہ ۱۹۔ جون ششم

(۲) تقریر فوجداری مورخہ ۲۵۔ دسمبر ششم

نظام
مقررہ
پام
کوچہ

کی وجہ سے اتفاق ہے میری دانست میں نظیر مکہ منظم بنام وٹل جس میں یہ قرار پایا ہے کہ اگر تمام سادی
سے مراد وہ آلہ ہے کہ جو غرض مذکور کے لئے بنایا گیا ہو یا مقصود ہو ہنوز ناقد ہے حکام دی علیہ مقدمہ
داشن بنام مارٹین (۱) کی تقلید کی ہے جس میں یہ قرار پایا ہے کہ (۱) ہاٹ بین (داخل معنی الفاظ کوئی
میز یا آلہ قمار بازی) حسب قانون شدہ جلوس ۳۱۳۲ جلوس دیکھو یا باب ۲۰ مشعر ترمیم صادر ہلو جو شارع
بعد اس فیصلہ کے پارلیمنٹ سے ایکٹ شدہ جلوس دیکھو یا باب ۲۰ مشعر ترمیم صادر ہلو جو شارع
عام میں شرط ہونے پر حادی ہے اور مناسب الفاظ واسطے داخل کرنے سکون کے اس طور پر
مستعمل ہونے ہیں کہ الفاظ محمولہ بالا کے ساتھ الفاظ یا کوئی سک یا تاش یا نشانی یا کوئی دیگر شے
جو بطور آلہ یا ذریعہ اس قسم کی شرط کرنے یا قمار بازی کرنے کے مستعمل ہونے ہوں اضافہ کئے گئے
ہیں ان الفاظ کا ایکٹ مابعد نمبر ۳۷ و ۳۸ جلوس دیکھو یا باب ۲۰ دفعہ ۴ مشعر ترمیم میں اعادہ کیا گیا ہے
شر و اسد یو بندار کرتے بنا چند یرات کے یہ بحث کی ہے کہ چونکہ اصناف قانون بھی کو تاجا ذر مذکور اور کینا
اپرول پارلیمنٹ کا عمل تھا لہذا اگر اصناف قانون کو یہ منظور ہوتا کہ سک آلہ میں داخل کیا جائے تو وہ عبارت
میں بغیر لغز سکون کے ایکٹ شدہ مشعر ترمیم میں استعمال کرتے میری دانست میں یہ بحث بہت
زیادہ وقت کے قابل ہے ایکٹ میں الفاظ شرط اور ذریعہ مندرج ایکٹ ہاے پارلیمنٹ مشعر
ترمیم استعمال کئے گئے ہیں اور مضمون نسبت سکون کے متروک ہے نتیجہ یہ ہے کہ یہ ترک عدا کیا گیا ہے خود
دفعہ ۱۲ ضمن (الف) میں نہ فقدا و اشیا سے ملتی وہ اشیا قرار دی گئی ہیں جنکی بابت قمار بازی
کیجاتی ہے اور تاش اور اس قسم کے آلات وہ اشیا قرار دیئے گئے ہیں جسے کیل کیلا جاتا ہے علامہ
برین از رو سے معمولی قاعدہ بغیر کے عام فقط مثل آلہ یا شے کی نسبت جو کسی خاص الفاظ کے بعد
مستعمل ہوا ہو یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ صرف متعلق اوسی قسم کے الفاظ سے ہے مثلاً مقدمہ مکہ
بنام سلویٹر (۲) میں الفاظ مندرجہ منڈے ایکٹ نمبر ۲۹ کا دلیری باب ۱ کوئی تاجا زیادہ مستحکما
کا دیگر یا مزدور یا کوئی اور شخص کی نسبت یہ تجویز ہوئی ہے کہ اودن میں کسان داخل نہیں ہیں میری دانست
میں یہ وجہ واسطے بحال کہنے حکم یرات کے کافی ہیں اور میری اس رائے کی تائید علیا ظفا سے
ایکٹ شدہ اور ٹیک الفاظ مستحکم کے ہوتی ہے اور الفاظ مذکور کی جہاں کہیں کہ اودن میں اور
الفاظ مندرجہ ایکٹ ہاے پارلیمنٹ مشعر ترمیم میں فرق ہے میری یہ رائے ہے کہ ہم مختلف و
خاص معقول بغیر کر سکتے ہیں ایکٹ قمار بازی کی بغیر نہایت احتیاط سے ہونی چاہئے کیونکہ

وہ فعل آکاوی سعایا ہے روزنامہ نمین دکن (۱۱) اور نیز اسوہ سے کہ بعض احکام ایکٹ مذکور کی رو سے
 جاریت و ذمہ لازم عاید ہو جائے کہ مزید برآں اگر مہارت کے الفاظ مہم اور صاف معنی تو تفسیر ہمیشہ
 بحسن و رعایا ہوتی ہے ہیر و نیام ہانسن (۲) مزید برآں اس مفید قاعدہ قدیم کی مدد سے عدالت
 اور مجسٹریٹ اختیارات و اعتدال قانون کے حاصل کرنے سے متنبہ ہیں اس بات کو اس امر پر غور کرنا چاہیے
 کہ مشن و مین قانون کی کیا حالت تھی اور نہ ملہ مین اس کی ترمیم کس طور پر ہوئی تھی ایکٹ ۱۸۷۲
 جسکی ترمیم کرنی ہے حسب ذیل ہے دفعہ ۱۱۱ اور ۱۱۲ کو اختیار ہے کہ (الف) جو شخص زر نقد
 یا کسی اور شے یا مینی پر تاش یا پانسہ یا کوثر یا اور آلات فارما بازی سے جکا استعمال کسی ایسی بازی
 میں ہوتا ہو کہ وہ بازی محض ہنر کی نہ ہو کسی گزنگاہ یا مقام یا شایع عام میں فارما بازی کرنا ہو یا یا
 اسکو ملا وارنٹ گرفتار کرے ایکٹ ۱۸۷۲ میں یہ مندرج ہے۔ لفظ فارما بازی میں جہاں کہیں کہ وہ
 واقع ہو شرط داخل ہے الفاظ آلات فارما بازی میں ہر شے داخل ہے جس پر جکے ذریعہ سے
 کی جائے۔ یہ بحث کی گئی ہے کہ کسے مستعملات فارما بازی ہیں لیکن ہر غلط اس بحث کے مین
 نظیر لکھ غلطہ بنام وٹل کی جو بہ تبدیل الفاظ تبدیل طلب کے متعلق ہوتی ہے تاکید کرونگلک
 سے تفسیر میں کمی ہوتی ہے اصول مفید مذکور کا ہے۔ معنی لفظ فارما بازی مندرجہ ایکٹ میں عام کی
 توسیع اگر وہ ہے ایکٹ ترمیم کنندہ کے نہیں کی گئی ہے لہذا اسے مجوزیت جو ہم حسب دفعہ ۱۱۱
 ضمن (الف) کے یا مراثیت کرنا ہوز ہر وہی ہے کہ شے جس پر جکے سے جوا کیلا جائے ایسی
 فارما بازی میں مستعمل ہوتی تھی جس میں بازی محض ہنر کی نہ ہو۔ ایکٹ مذکور مین آلات کی تعریف نہیں
 ہے اور چونکہ ایکٹ مذکور کی نوعیت نہایت تفسیری ہے لہذا ہم کو اسکی تفسیر کرنے میں بزرگوار
 کے زیادہ ہدایت ہوتی چاہئے مین باخود من مقدمہ لکھ غلطہ تفسیر چند بنام نروتم داس (۲۱) کا اور اگر
 مجوزہ کا جسکی نسبت مقدمہ مذکور مین بہت زیادہ محاذ کیا گیا تھا حوالہ دینا ہوں یعنی مقدمہ ٹولیت بنام
 داس (۲۱) کا جس میں معنی الفاظ آلات شرط یا فارما بازی کی نسبت اور اس کے ادس شے سے
 متعلق ہونے کی نسبت جیل بازی ہوتی ہے حکام عدالت کا کیرن صاحب جیت جسٹس و بلیکین
 جسٹس و مر صاحب جسٹس و دکن صاحب جسٹس نے بہت غور کیا ہے ایکٹ شمر ترمیم فوراً
 صید و ریختہ عدالت نرا مقدمہ لکھ غلطہ بنام نروتم داس کے اور بلاشبہ بلحاظ مجوزہ مذکور کے صادر

(۱) لاپورٹ کا مین پیز ملہ ۱۸۷۲ (۲) پورٹ ہائینم صاحب ملہ ۱۸۷۲ (۳) جکی خوشکامین لاپورٹ سلسلہ

ملہ ۱۸۷۲ (۴) کی گئی ہے (۵) لاپورٹ سلسلہ ملہ ۱۸۷۲ (۶) لاپورٹ کوئٹن بیج ملہ ۱۸۷۲

نقص و عیوب
کے متعلقہ تفسیر
بنام
محکم دہ

ہوا تا جہاں کو مشروط و اسدیہ سے اسبابہ میں اتفاق ہے کہ اصل فتنہ ترمیمات کا یہ تناکدہ شرط کرنے پر جاوگا
ہوں اور یہ نہایت بڑی توسیع و امتحان قانون فوجداری کی ہے کہ کوئی نہ قبل سکے کہ اس ایکٹ
کی نسبت بنام گورنر جنرل صاحب سے منظور سی عطا کی ہندوستان میں شرط بدنا داخل جرم
بنام اب جان کہیں کہ ایکٹ مشتمل میں اور عبارت ایکٹ کے انگلستان میں اختلاف ہے اور ایکٹ مذکور میں
مشتمل ہے جس پر اس سے قمار بازی کی جگہ سے عادی ہے (اور قمار بازی مشروط ہے عادی ہوگی) تیسری دانست میں ہم کو یہ
دیکھنا چاہئے کہ آیا اصل مراد جیسی کہ ہماری دے ہے یہی لکھوں صورتوں میں جن میں عام طور پر
شرط کرنے کے مکانات اور اس قسم کے مقامات ہوں جرم فرمائیت کرنے میں زیادہ آسانی ہوئے
کہ نامشکل ہے کہ اتفاقاً جسے جسر بازی لکھی جائے اور جسے جسکے ذریعہ سے بازی کیلی جائے یا جو
قمار بازی سے متعلق ہوتے ہیں مگر ہے کہ بعض صورتوں میں ایسا ہو لیکن نہ تو عبارت معمول میں اور
نہ عبارت قانون میں ہم کسی شخصے اور ذریعہ قمار بازی کا تذکرہ کرتے ہیں یا مابین ان دو چیزوں کے
کوئی فرق کیا کرکٹ یا ڈومینو یا مرغ بازی یا اور کیلیوں میں جو نہ ہیں لکھائے مذکور میں کہتے ہیں لیکن
ہم اس شخصے کا ذکر کرتے ہیں جسکی بابت بازی یا شرط کی گئی ہو اور فیصلہات سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ مقدمات متعلق شرط بستے میں عدالتوں نے جواز یا ناجواز سی ادن اشیاء کی نسبت جسکے ذریعہ سے
شرط کی گئی یا جو واسطے تصفیہ شرط کے متعلق ہوں مثلاً کل متعلق عام چھ تین مثالیں بارش تہذیب
لکھ منظور بنام نزد ماس مونی رام فالہ ہیری میو جہل بمقدور ٹالیٹ بنام ماس و آلات عاوم جی
ہو بمقدور میڈلن بنام دانش (۱) میں متعلق ہوتے نہایت احتیاط سے غور کیا ہے مقدمہ ٹالیٹ بنام
ماس میں حکام ذی علم نے الہ یا قادیانہ کو حقیقت ایک شخصے واحد تصور کرتے ہیں اسٹیوٹ کی تقلید
کی ہے میری دانست میں لفظ حد یہ یعنی شخصے جسر قمار بازی کی جگہ کے داخل کرتے ہے
مثلاً تاکہ بعض مشکلات جو حکام ذی علم کو ایکٹ پارلیمنٹ کی تفسیر کرنے میں پیش آئی تھیں وہ
رہے ہوں لیکن لفظ شخصے سے جسر قمار بازی کی جگہ کہ یہ لفظ لفظ ذریعہ سے مختلف ہے ایکٹ
مشتمل میں خواہ کہ ہی مراد ہو میری دانست میں یہ جو ذکر کرتے ہیں کوئی وقت خارج ہوگی کہ کل
مستعمل مثلاً مقدمہ بیٹی میں آلہ پاس بارش مقدمہ انگلستان میں آلہ ہیری میو جہل آلات و ذریعہ
قمار بازی کے ہیں اور نہایت ہو کہ آلات مذکور کسی اور کام میں نہیں آتے ہیں اسی طور پر بنا پر
خاص ہے جو قمار بازی کے لئے ہمایا کی گئی تھی اور جو بلاٹ کے نام سے موسوم تھی (۲) مقدمہ جیکسن

۱۹۹۲ء
کونسل
نام

بنام ترین (۱) اگر قمار بازی سے لہذا میں ایک مرحوم کو بہت زیادہ موثر کردہ لکھو کہ اس کی رو سے عام سنگات شرط ہونے کے اسٹیٹیوٹ کے اندر داخل ہوتے ہیں اور لکھو یہ معلوم ہوتا ہے کہ عام جو اسٹاف کی پر دی کر کے جن ان موٹوں میں خاص قسم کی کل بازی کی نسبت متعلق ہیں جو عوام سمجھتے ہیں اسے بازی کی کہتے ہیں اس کی نسبت مقرر نہیں ہوتے ہیں اور میں قیاس کرتا ہوں کہ مقدمہ ملکہ منظر قیصر ہند بنام نروتم داس موٹی رام (۲) میں شے بازی آسان اور مقدمہ بنام بنام ٹامس مین گورڈوڈ کے گولڈے اور مقدمہ جیمین بنام والٹ مین کر زمین قمار اور شرط بندی کر بازی میں گول ہے یا نہیں لفظ بیکٹ (یعنی وہ شے جس پر قمار بازی کیا ہے) مندرجہ ایکٹ کے متعلق اس شے سے ہے جو محسوس ہو یعنی کوئی چیز ہو اور لفظ مذکور مساوی الفاظ سے متعلق بازی کے جو کاکہ بن صاحب جیت جسٹس نے مقدمہ جیمین بنام والٹ مین کر زمین ۱۹۰۱ء استعمال کیے ہیں نہیں ہے لہذا وجہ مشابہ اون وجہ کے جو اس فیصلہ میں پیش بیان کئے گئے ہیں میری رائے میں شے سے جس پر قمار بازی کیا ہے یہ مقصود نہیں ہے کہ لفظ مذکور قمار بازی یا اس سے پہلے جسکی جو کون اور مالی حاسے عادی ہو اگر واضعاً قانون کی یہ مشابہ ہوتی تو وہ ایسا ارشاد فرماتے مقدمہ کو میں بنام ڈیل (۳) سے یہ واضح ہوتا ہے اگر معنی مذکور کی اس طور پر توضیح کیا تو کیا دقت واقع ہوگی اور نہ یا شے مشروط کے لئے واضعاً قانون سے خاص الفاظ استعمال کئے ہیں مثلاً دفعہ ۲۰ ایکٹ معاہدہ مجریہ ہندو دھما۔ ایکٹ ایسی چیزیں ہیں جن میں استعمال کئے ہیں مزید بیان دفعات ۵ و ۶ ایکٹ قمار بازی میں مابین زدن قمار یا بازی کے اعتبار کیا گیا ہے اور اگر دفعات مذکور زدن قمار یا بازی پر عادی ہوں تو قاعدہ شہادت مندرجہ دفعہ ۵ کی توضیح نہایت خطرناک طور پر ہو جائیگی از روئے اس تعبیر محدود کے جو میں لفظ سے کی جو تابع لفظ جامع آلا کے ہے کہ ہوں بموجب قاعدہ جنس واحد کے دفعہ ۵ اور ضمن اخیر دفعہ ۵ کی مطابقت ہوتی ہے چنانچہ مجسٹریٹ بطریق مجریہ ثبوت جرم کے زدن کو تلف نہیں کر سکتے ہیں مزید بیان اس تعبیر سے زمین یا آسان یا گورڈوڈ کے گولڈے یا آلات جراحی کے ضبط کرنے کی در حالیکہ اوپر بازی ہوتی ہو دقت رفع ہوتی ہے اگر چہ میری رائے میں میری تعبیر عبارت

(۱) رپورٹ کونسل پنج ڈویژن جلد ۱۲ صفحہ ۵۲

(۲) ایشیائی رپورٹ سلسلہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۱

(۳) رپورٹ ایسیک جلد ۲۰ صفحہ ۲۴۰

[illegible]

جیسی غیر مشتمل کے بالکل وہی ہو جائے ہیں جو قبل صدور ایکٹ غیر مشتمل کے تھے میری رائے
میں یہی صورت ہوگی جہاں کہیں کہ ایکٹ مشتمل میں آلات قمار بازی اور وہ صریح الفاظ کے صرف
اور نہ آلات محدود کئے گئے ہیں جو کسی کیل کے کہلنے میں استعمال کئے جاتے ہیں صرف اس صورت
میں جہاں کوئی اس قسم کی قید نہیں ہے اور جہاں الفاظ آلات قمار بازی تنہا اور بلا قید کے مثلاً دفعہ
۳۰ دفعہ ۶ میں منسلح ہونے میں تعزیت جدید کا متعلق ہونا قرار دیا جاسکتا ہے اور تعزیت مذکور بطور
کامل نافذ ہو چکی ہے میری رائے اس بارے کی تائید اس امر سے ہوتی ہے کہ گوشت مشتمل کے بعد سے
یہ امر قانونی طے شدہ ہے کہ اگر آلات قمار بازی نہیں ہیں جو کسی کیل کے کہلنے میں استعمال کئے جاتے
ہیں لیکن مصنفان قانون نے اس قانون میں جو اس سے متعلق ہے اس وقت بھی کوئی تعزیم نہیں کی
جب اس میں نے ایکٹ جیسی غیر مشتمل صادر کیا تھا اگر زمانہ مابعد میں یہ متنا ہوتی کہ اسکے آلات قمار بازی
میں داخل ہوں تاکہ سکون سے کہلنا قابل سزا کے ہو تو صریح طریق منشا مذکور کے عمل میں لائے جائیگا
یہ ہوتا کہ لفظ مذکور ۱۱ ایکٹ مذکور میں مندرج کیا جاتا اور یہی نتیجہ اس صورت میں حاصل ہوتا کہ
یہ طبق اندراج تعزیت جدید الفاظ آلات قمار بازی کے الفاظ قید یعنی جو کسی کیل کے کہلنے میں
استعمال کئے جائیں جس میں بازی محض محض کی نہیں ہے "مندر" دفعہ ۱۱ دیگر دفعات جن میں الفاظ
دفع ہونے میں منسلح کئے جاتے گرا ایکٹ جیسی غیر مشتمل کی رو سے منجملہ ان دو امور کے کوئی
ایسا امر نہیں کہا گیا۔ ایکٹ مذکور کے صادر کرنے کی طرف یہ غرض ظاہر کی گئی ہے کہ جو یہ فیصلہ عدالت
جذبتہ درجہ مسئلہ تمام نو رقم اس ہوتی رام (۱) کے اقتاعات مندرجہ ایکٹ اسد تو قمار بازی سزا
ہونے پر ما وہی ہوئے ایکٹ مذکور سے یہ منشا نہ تھی کہ قانون میں کوئی ترمیم نسبت نوعیت آلات
قمار بازی محذوہ دفعہ ۱۱ ایکٹ جیسی غیر مشتمل کے کیا ہے اور میری رائے میں ایکٹ مذکور کی
رو سے کوئی ترمیم نہیں ہوتی ہے۔

ایم ایس ایچ

استصواب صیغہ فوجداری

باجلاس چارڈین صاحب جٹس و پارمنس صاحب جٹس
ملکہ معظمہ فقیر ہند بنام وگا دو

۱۰

منظر امین لاہور
۳۵۰

ایک متغیر نرے تازیانہ (نمبر ۱۰۰۰) دفعہ ۱۔ نرے تازیانہ۔ نرے تازیانہ بچاے جرمانہ یا دیگر نرے کے حسب مجموعہ تعزیرات ہند (ایک دفعہ ۱۰۰۰)۔
جبکہ درم کو نرے تازیانہ کا حکم حسب دفعہ ۱۰۰۰ ایک متغیر نرے تازیانہ (نمبر ۱۰۰۰) کے دیا گیا ہو تو نرے جرمانہ یا قید و نوب کا نصاب مجموعہ تعزیرات ہند کے علاوہ نرے تازیانہ کے نہیں دیا جاسکتا ہیں۔

لغۃ نرے ہند دفعہ ۱۰۰۰۔ ایک ذکر سے مطلب ان تمام نرے سے ہے جو بموجب مجموعہ تعزیرات ہند کے دیا جاسکتے ہیں۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۱۰۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایک متغیر ۱۰۰۰) کے ایس بیک میں شش جی اچھوگرے بمقدور وگا دو وکد نرے کی کیا ہے۔

مزم کی نسبت مجسٹریٹ (درجہ اول) اسے بمقام گرجو نرے جرم سرقت کی تھی اور اسکو دفعہ ۱۰۰۰ تازیانہ حسب دفعہ ۱۰۰۰ ایک متغیر نرے تازیانہ کے لئے کا اور جرمانہ مبلغ حسب دفعہ ۱۰۰۰ مجموعہ تعزیرات ہند کے ادا کرنے کا حکم ہوا۔

چونکہ شش جی کی یہ رائے ہوئی کہ نرے جرمانہ علاوہ نرے تازیانہ کے حسب دفعہ ۱۰۰۰ ایک متغیر نرے تازیانہ (نمبر ۱۰۰۰) کے نہیں دیا جاسکتا ہے لہذا دونوں نے مقدمہ میں استصواب واسطے حکم اپنی کورٹ کے ہتھکڑیاں ذیل کیا۔

دفعہ ۱۰۰۰ ایک متغیر نرے تازیانہ میں یہ حکم ہے کہ شخص چند جرایم کرتا ہے (نمبر ۱۰۰۰) اور اسکو نرے تازیانہ بچاے کسی نرے کے دیا جاسکتا ہے جبکہ وہ ایسے جرم کے واسطے حسب مجموعہ تعزیرات ہند مستوجب ہو۔

مجسٹریٹ کا اظہار خیال معلوم ہوتا ہے کہ جب بموجب تعزیرات ہند میں اختیار و نرے میں قید و جرمانہ کے دینے کا ہو تو حسب دفعہ ۱۰۰۰ ایک متغیر نرے تازیانہ کے یہ بایز ہے کہ نرے تازیانہ

بجائے ٹیکے دیجائے اور چاہے ہی کیا جائے۔

اگر اوکئی یہ لے لے ہے تو میرا میلان یہ خیال کرنے کا ہے کہ وہ غلط ہے یعنی نہ ایک شخص نے اسے تازیانہ کی بغیر میں سے کرتا ہوں کہ اگر سزا کے تازیانہ دیجائے تو کوئی دوسری سزا جیسا کہ مجموعہ تفریبات میں حکم ہے جائز نہیں ہے اگر یہ لے لے درست ہے تو حکم جواز نہ پہنچتا ہے اس مقدمہ میں ادا کرنے کا تاہا اثر ہے اور منسوخ ہونا چاہئے۔

کوئی شخص منجانب سرکار یا منجانب مردم حاضر نہیں ہوا۔

تجزیہ ذیل عدالت (جاریڈین صاحب و پارٹنس صاحب جسٹس) کی جاریڈین صاحب جسٹس سے صادر فرمائی۔

جاریڈین صاحب جسٹس: میں نے مقدمہ میں اسٹیبوب کیا ہے کیونکہ اس کی یہ رائے ہوئی کہ وہ ایک بغیر میں سے ہے۔ ایک شخص نے اسے تازیانہ کی بغیر میں سے لے لے پندرہ غریب تازیانہ دیوانہ مسلح ہے کہ اس طرح کی تفریبات میں حکم ہے کہ اسے تازیانہ دیجائے تو کوئی دوسری سزا جیسا کہ مجموعہ تفریبات میں حکم ہے جائز نہیں ہے اور چونکہ سزا کے تازیانہ دی گئی ہے لہذا حکم جواز نہ منسوخ ہونا چاہئے۔

اس امر کا فیصلہ ایسا ہے کہ مقدمہ میں جہاں تک اس کے متعلق ہے کہ اسے تازیانہ دیجائے تو کوئی دوسری سزا جیسا کہ مجموعہ تفریبات میں حکم ہے جائز نہیں ہے اور چونکہ سزا کے تازیانہ دی گئی ہے لہذا حکم جواز نہ منسوخ ہونا چاہئے۔ اس امر کا فیصلہ ایسا ہے کہ مقدمہ میں جہاں تک اس کے متعلق ہے کہ اسے تازیانہ دیجائے تو کوئی دوسری سزا جیسا کہ مجموعہ تفریبات میں حکم ہے جائز نہیں ہے اور چونکہ سزا کے تازیانہ دی گئی ہے لہذا حکم جواز نہ منسوخ ہونا چاہئے۔

صیغہ اسپل فوجداری

۲۱ دسمبر ۱۹۱۴ء

منظر انجیل پورٹ

۲۵۹

باچلاس چارڈین صاحب حبشس و پارسنس صاحب حبشس
ملکہ معظمہ فیضیہ ہند
ایکٹ حلف (نمبر ۱۲۸۴) دفعہ ۱۳۔ مترد کی حلف یا اقرار صالح کی۔ شہادت۔ گواہان۔ انخاص
صفر سن کی قابلیت۔

ایک مقدمہ از ادم قتل عدین ہنرہ گواہان ثبوت ایک لڑکی قریب ۱۰ برس کی عمر کی بی صاحب شش جن نے
اوسکے انہار لیے کی اجازت بغیر کسی حلف دینے یا اقرار صالح کرانے کے اسوجہ سے دسی کہ حیثیت ہوکہ دعویٰ ثبوت
میں سے کسی کی نوعیت کو سچہ نہیں مکتی ہی وکیل قیدی سے لڑکی مذکورہ کے بیانات کے قابل منظور سی ہونے کی نسبت
اعتراف کیا لیکن عدلہ مذکورہ منظور کیا گیا اور قیدی پر پھر زینت جرم قتل عمر کی گئی اور حکم مرگے موت صادر کیا گیا
از چارڈین صاحب حبشس۔ پتو ہنرہ گواہی کہ لڑکی کی شہادت قابل منظور
نمبر ۱۳۔ ایکٹ حلف ہنرہ (نمبر ۱۲۸۴) میں مترد کا ترک فعل شامل ہے اور متردات اتفاقہ یا اتفاقہ

پر محدود نہیں ہے۔

مقدمہ ملکہ معظمہ ہنرہ (نمبر ۱۲۸۴) سے اتفاق کیا گیا اور مقدمہ ملکہ فیضیہ ہند نام بار (۱) سے اختلاف کیا گیا۔
یہ مقدمہ پشپاتی کورٹ کے سبب دفعہ ۲۰ مجموعہ منابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۲۸۴) کے واسطے منظور سی حکم شش
موت مصدقہ ہی میک کارمل صاحب شش بیچ احمد آباد مقدمہ ملکہ معظمہ فیضیہ ہند بیام شیوا ناتھ کیا گیا۔
مزان پر لازم قتل ایک شخص موتی کا حسب دفعہ ۲۰ مجموعہ تغیرات ہند (ایکٹ ۱۲۸۴) کے مطابق
شہادت صریحی بقا بہ مزان کے دو ڈوچی ایک طفل بچہ قریب دو دوازدہ سال اور رام ہالی ایک لڑکی بچہ
قریب دس برس کی ہے۔

صاحب شش بیچ سے رام ہالی کے انہار ہونے کی اجازت بلا دیتے ہائے کسی حلف یا اقرار صالح
کرانے کے دسی اس لئے کہ یہ معلوم ہوا کہ لڑکی حلف یا اقرار صالح کی نوعیت کو نہیں سمجھتی تھی صرف بیچ
بیچ بیان کرتے کے واسطے وہ متنبہ کی گئی تھی۔

وکیل مزان نے ثبوت پتو ہنرہ گواہی و رام ہالی کی شہادت کے قابل منظور سی ہونے کی نسبت اس
جنا پر غور کیا کہ دونوں ادن میں سے نوعیت حلف یا اقرار صالح کی یا نتیجہ بالفعل یا نیندہ دفعہ بیانی کا

یہ مقدمہ منظور سی حکم ہائے شش ۱۲۸۴ (۱) بمکال لا پورٹ جلد ۱۴ صفر ۱۹۱۴ء مقدمہ مذکورہ وکیل پورٹ مقدمات کیا

منین جانتے تھے۔

صاحب مشن نے اس ہند کو بین پنجریا منظور کیا کہ دفعہ ۱۱ ایکٹ حلف (۱۱) (۱۱) ایکٹ ص ۱۱
پر مسل مقدمہ کے عادی ہے اور جوری کو ہدایت کی کہ وہ مستحق عذر کرنے شہادت ہر دو گواہان کے
اور اسکو ایسی وقت دینے کے ہیں جیسی کہ اسے مناسب سمجھیں۔

جوری نے ہر دو قیدیان کی نسبت مجرم ہونے کی رائے دی۔

صاحب مشن نے اتفاق رائے جوری کے قیدیان کی نسبت پنجریہ ثبوت جرم قتل مجرم
دفعہ ۱۱ (۱۱) مجرمہ تقریرات ہند صادر کی اور دونوں قیدیوں پر حکم سزا موت بشرط منظور سی ہائی کورٹ کے
صادر کیا بنا راضی اس پنجریہ ثبوت جرم اور حکم سزا کے قیدیان نے ہائی کورٹ میں اپیل دائر کیا۔

لگند اس پیشی واس نہاں بلوان معرفت شہادت صحتی جو بمقابلہ بلوان کے ہے وہ شہادت صحتی

ورام ہائی طفلان کی ہے نامبروگان کی شہادت قابل منظور سی منین ہے و دونوں طفلان مذکور کی عمر

۱۲ برس سے کم ہے۔ امر شہد ہے کہ آیا دون میں کافی قابلیت اور سوالات کے کہنے کی جواہر سے

کئے گئے یا دون سوالات کے جواب معقول دینے کی مہی یا منین بموجب دفعہ ۱۱ قانون شہادت کے

صاحب مشن نے جو اس امر کی نسبت اپنا اطمینان کر لینا چاہئے متا قبل اسکے کہ وہ طفلان مذکور کے لگند

لینے کی ہدایت دیتے ہ صاف ظاہر ہے کہ ان میں سے کسی نے حلف یا اقرار صحتی کی نوعیت اور فضیلت

کو منین سمجھا لڑکی سے قبل اسکے اظہار ہونے کے اقرار صحتی ہی منین کر یا گیا تھا اور یہ ترک اتفاقاً نہ

تھا بلکہ عمدتاً ایسی حالت میں ترک ذکر پر دفعہ ۱۱ ایکٹ حلف (۱۱) (۱۱) ایکٹ ص ۱۱ منین ہے مقدمہ

ملکہ مغیرہ قیصر ہند بنام مارو (۱۱) و ملکہ مغیرہ قیصر ہند بنام لال سہاسے (۱۲) ملاحظہ طلب ہے۔

شیو رام دسی ہینڈ آر کر نہاں سرکار۔ در باب قابلیت طفلان بطور گواہان انہما لئے جانے کے

اونکے اظہارات سے صاف ظاہر ہے کہ نامبروگان نے اون سوالات کو سمجھ کر معقول جوابات دیئے

جواو لئے کئے گئے تھے اونہوں نے سمجھ کر جو کہ اونہوں نے دیکھا یا سنا تھا بیان کیا ہے پس اونہوں نے

احکام دفعہ ۱۱ ایکٹ شہادت کا ایسا کیا علاوہ بین نسبت تا غیر ترک دینے حلف یا کرنے اقرار صحتی لڑکی

رام ہائی سے قبل اسکے کہ اسکا اظہار کیا گیا عبارت دفعہ ۱۱ ایکٹ حلف کی ترک بالقصد پر عادی ہو

کئے گئے کافی طور پر وسیع ہے ملکہ مغیرہ بنام سواہگٹ (۱۳) ملاحظہ طلب۔

(۱۱) انڈین لاجرٹ سلسلہ اراکاد جلد ۶ صفحہ ۴ (۱۲) برنگال لاجرٹ جلد ۱۲ صفحہ ۱۹

جلد ۱۱ صفحہ ۱۵۴

(۱۳)

اور
کے مندرجہ ذیل
نظم

چار دسین صاحب جسٹس۔ سیوا دہا دو قیدیان لپٹن ناتھ کی نسبت تجویز ثبوت جرم
قتل مد موئی کی پڑ لیا اتفاق رائے جو رسی کے عمل میں آئی اور صاحب شین جی اسیا باوئے اوپر حکم
سزائے موت صادر کیا مقدمہ عدالت ہڈ کے رد و از روئے پر دگی صاحب جی اوپر جیل از جانب جے مان
کے پیش ہے۔

امور واقعاتی اور قانونی کی نسبت جواب ہکو فیصل کرنے میں ہمارے رد و رد بحث کی گئی ہکو برد
شہادت اطمینان ہے کہ نفس جوہر۔ اگست کو قیدیان کے محسن کے کوڑا خانہ میں جو اس کے مکان سے
ملحق ہے ملی وہ ایک لڑکے موتی کی ہے جسکی عمر تین آٹھ سال کی تھی اور جو ایک ہمایہ سسی بہت سی کا سپنا
چو کہ گلا کاٹ ڈالا گیا تھا اور ٹانگیں گمشون سے پٹنے کاٹ دی گئی تھیں اسوجہ سے ہکو اس میں شہید بن
ہے کہ لڑکا قتل کیا گیا اور نہ اس میں کہ تاج قتل وہ ہے جو فر قرار داجرم میں مندرج ہے یعنی ۱۰۔
اگست۔

میں اس شہادت کو بھی یاد کرنا ہوں کہ اس دن شام کو لڑکا مذکور چاندی کے زیورات پہنے
ہوئے تھا اور یہ کہ زیورات مذکور اس کے جسم سے اتار لئے گئے تھے یہی سباب بلا شہد باعث جرم ہوا۔
اس امر کی شہادت موجود ہے کہ اگست کو اور ناد کے قبل اشخاص مجرم کے مکانات کی تلاشی
ہوئی تھی اور اس وقت ایک کوا تقری سیکو کے مکان میں فون ملا تھا اور دسی جگہ ایک گونڈی سی بی ملی تھی
دوسرے تقری کر دہا دو کے مکان میں اور دو تقری ہاتھ کے کڑے سسی رانو قیدی برسی شدہ کے مکان
میں ملے یہ چیزیں از روئے بیان ملنے کے وہ ہیں جو ۱۰۔ اگست کی شام کو جس دن لڑکا گم ہوا اسکے
پاس تھیں ہکو سمجھا چاہئے کہ جو رسی تھے اس شہادت کو وہاں تک یاد کیا جاتا تھا کہ وہ خلاف اول
دو فون قیدیان کے ہے ہکو اونوں سے مجرم قرار دیا۔

علامہ مذکورہ بالا اور زیادہ اہم شہادت دو اطفال کی ہے جنہوں نے جبکہ ان کی شہادت مجسٹریٹ نے
۲۰۔ اگست کو لی بیان کیا کہ نامبروگان نے کل حالات قتل لڑکے مذکور کے ہکو مینون قیدیوں نے
قتل کیا دیکھے تھے نامبروگان نے کہا کہ سیدوئے موتی کو اپنے مکان میں بولا یا اور گلا پر کرادو سکو تھے
دیائے رہا بعد ازاں ہا دوئے اسکا گلا چاقو سے کاٹا اور دیگر دو اشخاص اس وقت اسکو دبائے ہوئے
تھے اور نفس کو بعد اسکے ہا دو کے مکان میں لے گئے تھے اور بعد ازاں اسی رات کو رانو کے
مکان پر لے گئے اور بعد اسکے ہر ہا دو کے مکان پر واپس لے آئے جہاں لے کر اسکو دوسری رات کو
کوڑا خانہ میں لے گئے اور نکاح بیان ہے کہ اونوں نے رانو کے مکان میں نفس کے لائے ہائے کے

علامہ
کہ منکر قیصر
نام
شید

کائنات کی آواز سن رہی تھی۔

یہ وقت بچہ کے ذہل جی طفل سے جو سیوا کا بیٹا اور بہادری کا بیٹہ اپنے بیان سابق کے جزیرہ کثیر سے انکار کیا جسکی نسبت اس نے کہا کہ میں نے خوف سے کیا تا اس کے قرار اس امر کا کیا کہ ہم منکر دو فوجی اپنے باپ اور چچا کے کسی کو نہیں پہنچتے اور انہیں نہیں پہچان سکتے کہ یہ وہی اشخاص ہیں جو مجسٹریٹ کے روبرو حاضر ہوئے تھے اسکی عمر ۱۲ سال بیان کی گئی ہے اسکا انہار پر دوسرے اقرار صاع لیا گیا اپنے انہار کے خیرین غاصب نے بیان کیا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ جو شخص کہ جھوٹ بولتا ہے اسکا انجام کیا ہوتا ہے یا حلف کی نوعیت کیا ہے بظاہر اس کے ساتھ بطور ایک گواہ مخالف کے ہرٹاؤ کیا گیا اور اس کے انہار اعلیٰ میں اس سے پوچھا گیا کہ اس نے مجسٹریٹ کے روبرو کیا بیان کیا تھا اور اس طور سے گواہ اسکا انہار جو مجسٹریٹ کے روبرو ہوا تھا بچہ کے وقت پڑھائیں گیا مگر خلاصہ اسکا جو رسی کے ذہن نشین کر دیا گیا تھا۔

دوسرا طفل رام بانی ہے جسکی عمر دس برس کی بیان کی گئی ہے اسکی کیفیت کے ساتھ کہ اسکی عمر زیادہ معلوم ہوتی ہے اسکا انہار علفیہ ہوا تا اس سے کسی قسم کا اقرار صاع لیا گیا وہ بہادری کی قدر ہے لیکن اس نے بیان کیا کہ میں قیدیان کو جو اجلاس میں ہیں نہیں پہچانتی مگر اس نے اپنے باپ اور چچا اور راتوں کا نام بطور قائلان کے لیکر گواہی دی اور عموماً وہی مقدمہ بیان کیا جو اس نے روبرو مجسٹریٹ کے بیان کیا تھا اس نے یہی بیان کیا کہ میں نے نقش کو واقعی رضائی میں دیکھا تھا اور اسکو گھوٹے پر کتے ہوئے ہی دیکھا تھا پس اس نے جو کہ مجسٹریٹ کے سامنے بیان کیا تھا اس سے اس طور پر اختلاف کیا۔

یہ معلوم ہوتا ہے کہ عدالت شن جم میں زیادہ اعتراض اس امر پر کیا گیا تھا کہ ان اطفال کی شہادت ناقابل منظروری ہے اور عدالت نمایاں انہیں امور پر بحث کی گئی ہے۔

مشرقیہ اس کا اعتراض ڈوبی کے مقابلہ میں ہے کہ قبل اس کے انہار لینے اقرار صاع لیا گیا کرانے کے شن جم کو اس امر کی بابت تحقیقات سے اپنا اطمینان کرنا چاہئے تھا کہ ڈوبی نہ بدھ صفر سنی کے یا دوسری قسم کی کسی دوسری وجہ سے ان سوالات کو جو کئے جاتے تھے سمجھنے سے اور ان ہدایات کے متحمل ہوا تا دینے سے معذور تھا جو دفعہ ۱۱ ایکٹ شہادت ہند متعلقہ کی سے قابلیت کی تیار ہے بچہ بڑا سٹریٹ صاحب جسٹس بقدر مکمل منظر قیصر ہند بنام لال سکا (۱۹۰۲)۔

اسلام
مکرمہ غیر ہند
بنام

شیو

استدلال کیا گیا میں نہیں خیال کرتا کہ یہ اعتراض قابل جوابی ہے کیونکہ ظاہر کوئی وجہ ایسی نہیں ہے کہ شش
ج کو تخریب اس بات کے قیاس کرے کی ہوئی کہ ڈوہجی کی قوت مردہ کہ میں کمی تھی اور اس واسطے اسکے
جو اظہار مجسٹریٹ کے روبرو دیا گیا اوس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ پورے طور پر سمجھ رہا ہے اگر وہ ظاہر
صحیح ہے اور یہی کیفیت اظہار رام بائی کو خبر کی ہے تو اودن میں انتہائی سہل و فطیر قوت مالک اور قویہ الجبر پر
جرات اور عمدہ حافظہ ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ وقت قتل جو کہ لکھنوی کے گھر میں ہونے کی اجازت
نہیں دی گئی لیکن بوقت ارتحباب اوس کے مدوازہ مکمل ہوئے تھے اور وہ قریب کھڑے تھے اور انہوں
نے اپنے باپ اور چچا اور رانوکو اپنے چچو کی قتل کرتے ہوئے دیکھا اور پڑاؤنگے چچے چچم پھارو کے
مکان پر گئے اور جو کچھ رانوکے مکان میں ہو رہا تھا اوس کی نسبت بھی اپنے کان لگا کر سنا رہے ہیں کہ میں
یہ خیال کرتا ہوں کہ اگر شش ج کو ڈوہجی کی شہادت کی نسبت کیفیت زیادہ مفصل کہنے کو بہتر ہوتا اور
اہالی جو رسی کو خبردار کر دیتے کہ اطفال یا سانی ڈرائے اور سکھائے جاسکتے ہیں اونا مردہ لے لپچی اہالی تھا
چو ڈوہجی نے اور وہ ایک گواہ مخالف مستفیث کے تناکر میں یہی فرض کرتا ہوں کہ ان میں سے بہت سے
خیالات اہالی جو رسی کے ذہن میں موجود ہونگے اور وہ اس امر سے گاہ بے گاہ نہ کر اوتنے روبرو مردہ گواہ
جو چشم دید قتل کا ہونا بیان کرتا ہے صرف لڑکی رام بائی ہے۔

وہی اعتراض قابلیت عقلی کا اوس کے خلاف پیش ہوئے مگر میں خیال کرتا ہوں کہ اوس کا جواب
اوسے طور پر دیا جاسکتا ہے جیسے کہ ڈوہجی کی قابلیت عقلی کی نسبت دیا گیا ہے۔

لیکن ایک دوسرا اعتراض خلاف قابل منظور رہی ہوئے اوسکی شہادت کے پیش کیا گیا ہے
عدالت ماتحت اور تیر عدالت بنام میں یہ امر پیش کیا گیا کہ صاحب جج نے یہ غلطی کی کہ اوس کا اظہار ربط و گواہ
یلاکسی قسم کے حلف یا اقرار صالح کے لئے جانے کی اجازت دی اور لکھنوی کو لازم تھا کہ اپنی تہذیب میں باالی
جو رسی کو نہایت کرتے کہ اس پر محاکمہ کریں محمود صاحب جسٹس کا فیصلہ اجلاس عدالت صدرہ مقدمہ ملکہ منظر فقیر
ہند بنام مارو (۲) موبداس بحث کا ہے اور فیصلہ لکھنوی اس اجلاس میں منع ہوا تھا جس میں مقدمہ ملکہ منظر فقیر
ہند بنام لال سہاے (۲) فیصلہ ہوا جس کا تجویز اسٹریٹ صاحب جسٹس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عدالت
فیصلہ اکثر حکام اجلاس کا مل مقدمہ ملکہ منظر بنام سید اسمت (۲) کو بھی صاحب جج جسٹس صاحب
دفتر صاحب واکبری صاحب تھانوں کے لئے کہ میں میں جسٹس صاحب جسٹس مختلف لڑائے تھے چونکہ فیروز

سلف
کے متعلقہ فیصلہ
نام
شیو

حلف یا عدالتی اقرار صام کی توجہ محرم صاحب کی توجہ جامع و مانع میں مندرج ہے لہذا محکمہ جی
راستہ دوبارہ طے کرنا ضرور نہیں ہے لیکن نتائج سے اتفاق ہے جو بعض نمبر ۲۱ پر پورٹ کے اسہارہ میں مندرج
ہیں کہ واضعان قانون کا مقصد اس قانون حال کے وضع کرتے میں کیا تا میں اسٹریٹ صاحب جسٹس
کی تحریرات مقدمہ ملکہ معظمہ فیہر سہند بنام لال سہاے ۱۱ سے یہی اتفاق کرتا ہوں میں قانون کی بنیاد
یہ سمجھتا ہوں اور اوس ہدایت کو منابت سمجھ اور معقول تصور کرتا ہوں کہ عدالت کو حتی الوسع ہدایت
عمدہ طریق سے یہ ہدایت کرنا چاہئے کہ آیا بلحاظ مقدار حوت عقلی و مدد کہ کسی جوان یا بڑے شخص
کے وہ شخص قابلیت اسکی رکھتا ہے کہ جو کچھ اوس نے کسی خاص موقع پر دیکھا یا سنا یا کیا اوسکا حال سمجھ کر
معقول طور پر بیان کر سکتا ہے اور اگر عدالت کا اطمینان ہو کہ بارہ برس کا لڑکا یا کوئی سن مرید عورت
شرائط احکام مذکور کا ایفا کر سکتی ہے تو قابلیت گواہ کی ثابت ہو جاتی ہے میری باطل یہ صاف رائے
ہے کہ لمبی احوال ایکٹ حلف کے نہ صاحب جم نہ صاحب مجسٹریٹ کو جبکہ وہ ایک مرتبہ کسی شخص کا
اخبار لکھو شہادت کے لینا بخیر کریں بخیر اسکے کوئی اختیار ہے کہ شخص میں کوئی اقرار ہوا تو کوئی حلف کو
یا اوسے اقرار صام کرانے کے عیبی کہ صورت ہو ملکہ بند کریں اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ یہ عدالت ہدایت
کے ذہن میں ہے۔

واضعان قانون نے کسی طرح حلف کو تک نہیں کیا ہے اگرچہ ایک ہر سنٹنٹاے قانونی دفعہ، مجسٹریٹ
ضابطہ فوجداری میں مندرج ہے مگر ایک شرط قانونی دفعہ ۲۱ میں مندرج ہے یعنی جب تک حکم جدید ہے جس سے
کچھ نہ مقدمہ ملکہ معظمہ بنام لکشن (۲) کی منسوخ ہوئی ہے کہ جس میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ باقی جو رکھی عدالت
شخص میں حلف دینا ضرور نہیں ہے عبارت ایکٹ حلف بنام لکشن کی برابر اور بالخصوص منکات ۵ و ۶
کی بدانت میرے دربارہ فرض منفعی عدالتوں کے صاف ہے اور میں کوئی سند اسکے خلاف نہیں چاہتا
ہوں اور نہ عدالت کلکتہ نے اس سے اختلاف کیا ہے میں جو میری رائے ہے کہ دفتر نامی کا اقرار
بظور گواہ نہیں لینا چاہئے نہ صاحب ملک کہ اوس نے اقرار صام مناسب نہیں کیا تھا۔

ہم نے سن جم سے کیفیت اس باب میں طلب کی کہ یہ فولڈاشت کس طور پر وقوع میں آیا اور ہونے
بیان کیا ہے کہ وجہ یہ تھی کہ مکمل زمان نے اعتراض نسبت اقرار لے جانے پر دے اقرار صام دفتر
مذکور کے کیا تھا اور جو کہ دفتر مذکور سے یہ بیان کیا تھا کہ میں نوعیت اقرار صام یا حلف کی نہیں سمجھتی لہذا صاحب
جم ذیل میں نے یہ عرض کی کہ اگر اسکو قبل اقرار لینے کے ہی بولنے کی تاکید کریں اور ہونے سے بوقت ہدایت باقی

اور
مقدم
نام
شعبہ

جوری کو یہ سمجھایا کہ انظارِ مختصر نہ کہ صاحبِ فدا استثنائی سبب سے ایک حلف کے داخل شہادت تھا یہ ہدایت شہادتِ دو بجی پر یہی عادی تھی اور وہ ابالی جوری پر سہا سہا بیان کے چھوڑ دی گئی تھی کہ وہ تو نوعیتِ حلف کی جانتا ہے اور نہ واقعہ ہے کہ جوٹ بولنے کا نتیجہ دینا یا عقبن میں کیا ہوگا یہ معاملہ ہونا کہ وکلاء نے بوقتِ مختصر مقدمات ہند کا حوالہ دیا اور نہ صاحبِ برج نے ادھکا نہ کرہ کیا ہے بحث ظاہر یہ تھی کہ قانونِ انگلستان جیسا کہ اسکو صاحب سے بیان کیا ہے متعلق ہے یا نہیں فرق جو درمیان قانونِ دونوں ملکوں کے ہے یہ سمجھو صاحب سے قانونِ متعلق مضامین مجریہ انگلستان ہند مولفہ اسٹوک صاحب جلد ۱۱ صفحہ ۱۱ میں مندرج ہے اور میری اسے میں صحیح طور پر بالفاظِ ذیل مندرج ہے یہ وہ دفعہ ۱۱ ایکٹ شہادت کے ایک طفلِ قابلِ ادا سے شہادت کے ہے اگر وہ اس سوال کو مجھ سے کہتا ہے تو اس سے پوچھا جائے اور اس کے جوابات معقول دے سکتا ہے انگلستان میں ایک طفلِ اوس موت میں گواہ ممانہ ہو سکتا ہے کہ جب وہ جوٹ بولنے کی شہادت دینا نہ آئے وہ مقدمہ ہو مقدمہ ملکِ مظفر سبب ۱۱ مار ۱۱ جو باطل نہیں مقدمہ ہذا کے ہے محمود صاحب جسٹس نے یہ اسے ظاہر کی ہے کہ مندرجہ کی وجہ سے فریضہ عانی یا قانونی حلف یا اقرار صراح کا یہ سمجھنا بجز نا قابلیتِ عقلی کے ہے اور طفل کو باطل یا قابل اس کے کہ بتا ہے کہ انظارِ بطور گواہ کے لیا جائے ایسے مسئلہ وسیع سے جسکی تائید برص سند نہیں ہوتی میں اتفاق نہیں کر سکتا آخر امن محمود صاحب جسٹس کا ظاہر باطل سرچر کوچ صاحب جویت جسٹس و دیگر حکام کے خیال میں مقدمہ سیوا بگت نہیں آیا اور حسب تسلیم محمود صاحب جسٹس کے اسکی مطابقت فیصلہ مذکور سے نہیں ہو سکتی علامہ دہرین مقدمہ ملکِ مظفر فیہ ہند بنام لال سہاس (۲۰) فقرہ مندرجہ ذیل قانع ہے کہ جسکو میں صحیح قاعدہ تصور کرتا ہوں تب شخص یا گواہ بنایا جا سکتا ہے یا نہیں بنایا جا سکتا اگر وہ گواہ بنایا جائے تو اس کے قانون ملک ہذا ضرور ہے کہ اسکو حلف دیا جائے یا اس سے اقرار صراح کرایا جائے یہ امر کہ شخص مذکور قابلیت ہوئے کی رکھتا ہے ایک معاملہ داسے مختصر عدالت کے ہے اور وہ ایسی شرط ہے جو اسکو حلف یا اقرار نہ جانے پر مقدمہ ہے اور اس کے نتائج پر اعتبار نہ کرنا ایک معاملہ باطل جیسا کہ سب سے اور یہ بحث مروت اور قسٹ جلد ہوتی ہے کہ جب اسکو حلف دیا جائے یا اس سے اقرار صراح کرایا جائے اور اسے اپنی شہادت بطور گواہ کے دینی کہ سہا قابلیت گواہان کے واضح ہو کہ دفعہ ۱۱ قانون شہادت میں خاص طبع پر بالفاظِ صحیح قاعدہ مندرج ہے اور میں اس دفعہ میں کوئی ہدایت یا اشارہ عدالت کے واسطے نہیں پاتا ہوں جسکو مختصر بحث

تفہیم

کا مظہر فیروز

نام

شعبہ

کی کرتی ہے کہ کسی شخص کا اظہار کیا جائے یا نہ کیا جائے یعنی ہرکاد کے عقیدہ مذہبی پر کیا گیا ہے اور دروازہ ایسے مباحثہ کا کھول دیا جائے کہ جو اس سال میں داخل ہے کہ اگر تم ہی نہیں ہو گے تو میان یا میان میں اور سکا خیر کیا ہوگا ایسے مباحثوں کی نسبت جیسے کہ نوعیت اور تاثر حلف سے تعلق رکھتے ہیں متناہی اور اہل مذہب آپس میں مختلف الراء ہیں اور ہر زمانہ میں زمین بدلتی ہیں اور مختلف ملکوں میں مختلف باتیں ہوتی ہیں مشر بہ لڑاکے حلف کی نسبت جو مباحثے پارلیمنٹ میں ہوتے ان سے اس تحریر کی تشریح ہوتی ہے واضحان قانون ہند سے مذہبی اجازت کو نہیں چھوڑا ہے بلکہ حکم در بارہ اہل اہل خاص کے صادر کیا ہے جو حلف کی نسبت اعتراض کرتے ہیں ان اشخاص کو اجازت اقرار صانع کی دیکھا جاسکتی ہے اسی طرح سے پارلیمنٹ شاہی نے ایک مقدمہ ۱۸۳۳ء جلوس و کٹوریا باب ۲۸ دفعہ ۲ میں جو ویلے اشخاص کا تسلیم کیا ہے مکمل دو غیر حلف کی پابندی نہیں ہے لہذا میں خیال کرتا ہوں کہ کسی مسئلہ کی ناقصیت ایسے معاملہ سے خواہ خواہ ضرور عدم قابلیت سمجھنے معمولی سوالات اور فیہ معتقول جو بات کے نہیں ہے اگر بات ہوتی تو شہادت کو بھی و نیز رام بانی کی ناقابل منظور سی ہوتی یہ عدم واقفیت کسی باعث اعتراض نسبت اعتبار کے ہو سکتی ہے اور باقی تمام اس مقدمہ کے ڈو بھی نے بلاشبہ ایک عدالت میں یاد دہری میں چھوٹا ہوتا اور اس عدم واقفیت کو بطور ایسی جس کے تصور کرنا چاہئے تاکہ اگال متناہی اس کی شہادت پر عمل کرتے ہیں کجائی محمود صاحب جس نے یہ تسلیم کیا ہے کہ ترک اتفاقیہ یا اتفاقیہ نسبت لینے حلف یا اقرار کے بروئے دفعہ ۱۲ ایک حلف کے مستثنیٰ ہے اور اظہار ترک حافظہ ترک دروغ کا نہیں ہے کیونکہ وہ موثر فوجداری گواہ در بارہ ہیچ ہونے کے نہیں ہے دفعہ ۱۲ حافظہ اس قسم کی بیضا بطریقوں کی ہے کہ جیسا غلط طریق حلف دینے یا اقرار صانع کرنا کہ جسکی تعلیمات مقدمہ اسے درپیش آئے وہ مقدمہ کا مظہر بنکم اور یا (۲) میں مندرج ہیں لیکن مطابق مقدمہ اجلاس کامل نکلنے کے جس نے محمود صاحب جس کی اختلاف ہے دفعہ ۱۲ کی وسعت اس سے بہت زیادہ ہے اور اس میں ہر ترک داخل ہے اور صرف ترک اتفاقیہ یا اتفاقیہ پر محدود نہیں ہے مقدمہ مذکور میں مثل مقدمہ حال نام بانی کے ترک اقرار صانع کا یہود و نصاریٰ اور یہودیہ احکامات کے دفعہ میں آیا ہے بغیر تمام اسے صاحبان بیع مقام والا باد کے میں اس فیروز قانون سے اتفاق کرتا ہوں جو سر سر جو کوچ صاحب بیت جس نے اسے تسلیم کیا ہے اور میری رائے میں یہ بیضا بطریق حسب ہدایت صاحب شن بنج کے بروئے دفعہ ۱۲ مستثنیٰ ہے اگر کسی بیضا بطریق ایسے معاملہ میں ہے اور وہ ایسا ہی اہل جملہ مقدمات میں مقبول ہو ہے جیسا میں نے

صیغہ نگرانی فوجداری

باجلاس چارٹرڈین صاحب سٹریٹ ویلنگ صاحب سٹریٹ

ملک معظمہ قصہ مند بنام رحیب *

ایک ۱۳۵۹ء - نقص مبادہ - اختیار بحسب بیان بات دست اندازی کر کے مقدمات نقص مبادہ و غرضی اور دیدہ و دانستہ میں - معنی عبارت پیشگی و بناروپہ کا بات کام کے

ایک سو و پندرہ ایک فیض سزاویہ جرم تقاضی ساہوکارہ بجانب دستکاران و کارکنان و مزدوران
بعوضہ اسے خاص صرف اور صرف سے متعلق ہوتا ہے جس میں کسی روپیہ یا جس کسی کام کے دیا گیا ہو کہ ان افراد

میں محض تو مقررہ یا متوجہات باقی و قابل تہن یرین است انما انما مسطرٹ از سر و ایک تذکرہ کے اردن مورتنوں پر
محدود نہیں غفلت یا انکار انہا مدعی سے دیدہ و دستاویز جازا نہ مقبول دھکے کرے کیا جاتا ہے

قاعدہ دیہے کہ محض ایک شخص سہارہ و بنسٹرا لبرم کے نہ بنا چاہئے بلکہ محض ایک سالہ دانش دیوانی کا ہونا چاہئے

رجب ولدیرا ملزم نے مستغنیہ سے بیعت کر کے پانے اور اوس کے لئے بطور حوالہ کے دو ہائی سال تک جس تک کہ روسہ میناۃ زہدہ کے کام کرنے کا اذکار کا

اوس نے ایک مہینہ کام کیا اور تنگت کی خدمت ترک کر دی

بعد اسکے موزم برازیل سے دفعہ ایک ۱۳۵۹ء کے باجلاس ٹرڈاؤٹ محشر بی (دوبلہ) بمقام شہر لاہور مستغاثہ لگ گیا محشر نے موزم کو مستغاثہ کے لئے دوسرا اور بارخ ماکو کر کے نکال دیا

ترجمہ ذیل اوس معاہدہ خدمت کا ہے جو بلوم نے مستنیت کے ساتھ کیا

میں نے انہیں ایک افراسیاب کے تھامے دست کر لیا۔ سادہ و بے شکے کا کام کرنے کو کہا ہے جس طور سے کہ تم مجھ کو نہ لکھو
اور نہ ہیبت افراسیاب نہ لے۔ بے شکے کے کام کی اجرت کی بات جو میں (سما و سدا سے) کروں مجھ کو لاخود غلط سے بھی خوش

کے لئے حرجت واجب ہوتی جاوے اور اہل بدین نے تم سے مبلغ حصہ عبارت میں باون نقد پالیہ اور علاوہ برین کے
تیرہ نقد جتر یا شنگی کو اور مبلغ دس سو روپہ صحت نقد ملکا راجہ ہستی کے علاوہ اوس کے دلوہ اہلے حلائے حصہ عبارت

من بچتے ہوئے تبت اوسکے جو کہ کہ میں بابت رقم مذکور کے ادا کروں دفع ہو کر میں اوسکی سیدھے نو لاکھ میں غرض معمول بانی
 نو لاکھ میں نے تمہاری خدمت کا سہارا بننے کا کارکن کے لئے اسے اپنا زاد خانہ بنا کے دیا مگر اسے اگر تیار ہو گیا

* مقدمہ نگرانی صیغہ فوجداری نمبر ۵۰۹۱۳۴ء

۱۹۹۴ء

ملکہ مسطرہ فقیر خند

بنام

رجب

میں اور عینہ کے اور انہو تو میں نے نہ کہ کو کیا رگی اور نہ گوارہ صورتیکہ میں دو سر شخص کے لئے کام کرنا شروع کروں یا مکان میں بیٹھ رہوں۔ میں عینہ کے اندر میں تمہارے کام کو اپنی خوشی سے ترک نہ کرو گا اور چاہا نہ کرنا میں نے یہ اترا زمانہ باضابطہ اپنی مرضی اور خوشی سے کالت اپنی صحت نفس اور ثبات عقل کے بغیر ہونے پر راز کسی قسمی عرق یا دوا کے لگدہ یا میں نے تم صلح چھوڑ نہ کہ سکرمہ جو صورت جو تم نے دیا عام و کمال نقد وصول پایا میں نے باضابطہ اترا زمانہ ہذا تحریر کر دیا۔ ۲۰ مارچ ۱۹۹۴ء شاکہ مستند (مطابق ۲۴ دسمبر ۱۴۱۵ھ)

۱۰ ہائی کورٹ نے نفاذ اختیار سماعت نگرانی اپنے کے سسل و کار و آیات مقدمہ ہذا اور نیز دیگر مقدمہ کو جو ایکٹ مذکور (۱۳) ۱۹۹۴ء (۱۳) کے بموجب فیصل ہوا تھا طلب کیا
تجویز عدالت (جاری دین صاحب جسٹس ٹینک صاحب جسٹس) کو جارج دین صاحب جسٹس نے صادر کیا
جارج دین صاحب جسٹس۔ ان ہر دو مقدمات کے فیصل کرنے میں اسلئے پارٹی جسٹس
کے ہر دون فیصلیات کا ذکر مناسب جنال کرتے ہیں جواز رو ایکٹ مذکور کے صادر کے لئے میں فیصلہ
ایکٹ تفسیر معاہدہ ۱۳ ۱۹۹۴ء کیس ان میں کی گئی ہیں بحکم نسبت اقسام اشخاص کے جواز کے اثر کے
تبادل کے لئے ہیں مقدمہ تارا داس (۱) ۱۹۹۴ء ایکٹ فی فی تالفی برآمد وہ ہے اور ظاہر ہی اس کے بعد
ملکہ مسطرہ بنام صاحبہ (۲) قرار پائی ہے مگر مقدمہ اول میں پیشگی روپیہ کی بابت کام ہو چکا تھا اور مقدمہ ثانی
کی تجویز میں یہ لکھا ہے کہ کوئی روپیہ پیشگی نہیں ملتا کیونکہ بدل معاہدہ مستفیض کے لئے کام کر گیا ایکٹ
سابق تھا ان معاہدوں میں معاہدین ستارے ماہ اور تین ضلو کی جدا گانہ تین مقدمہ نہ ورینڈی بنام
عبدال (۳) صاحبان مع فرمائے ہیں کہ ایکٹ مذکور واسطے سزا دی تالفی فی فی معاہدہ کے صادر کیا گیا
تھا اور مدین ایہم نے تجویز کی کہ قیداز رو حکم جبرٹ کے مانع ناسخ دیوانی واسطے دلا پانے زریگی کے
نہیں ہے لیکن مقدمہ ملکہ مسطرہ فقیر خند بنام اندریت (۴) اسٹریٹ صاحب جسٹس نے فیصد مقدمہ تارا داس
سے اختلاف کیا اور یہ تجویز کی کہ منسلے دفعہ جیمین حکم مندرج تارا دیدہ و دانستہ تالفی اور ایسے تالفی
سے جو بغیر جائز اور مقول وجہ کے ہوں متعلق ہے گو تمہید میں مذکور صرف تالفی فی فی کلے اس نوع پر
تین سال کا معاہدہ تھا مقدمہ تمہاری (۵) معاہدہ بابت تین سال کے تھا الا براہین بلکہ ہر سال میں
ایک سو کے لئے ہر سال کے فیصلہ کیا اگر ایسا معاہدہ مقول ہے اور از رو ایکٹ مذکور کے نافذ ہو سکتا

(۳) رپورٹ ہائی کورٹ سندس جلد ۱ صفحہ ۲۲

(۱) دیکھی ہو شرف نظائر فقہی جلد ۱ صفحہ ۶۹

(۴) اینڈین رپورٹ سلسلہ ارباب جلد ۱ صفحہ ۶۲

(۲) رپورٹ ہائی کورٹ بجلی جلد ۹ صفحہ ۱۰۱

(۵) دیکھی ہو شرف نظائر فقہی جلد ۱ صفحہ ۶۹

۱۰۴۱

ملک سنا فیہرند

نیم

رجب

ہے اس فیصلہ کی تقلید بقدر ہے لال (۱) لکھی وجہ کی رو سے مقدمہ فیہرند بنام بنگوان سیوان (۲)
فیصل کیا گیا اور ٹھ سے ظاہر نہیں ہوتی ہیں اور مقدمہ سرمن سبکی یادداشت پر پورٹ ہائی کورٹ مدراس جلد
حصہ ۳۱ میں مندرج ہے دعا علیہ نے بمقام قلم پیش کی مسلح حملہ کے جواب میں مستفیض سے ہائی تھی
ایسے ایک مستفیض کے لئے کام کر کیا دوسرا تا ادا سے قلم پیش کی سکے کا مجسٹریٹ فیصلے بابت حکم مجسٹریٹ
تجزیہ کنندہ کے اس بنا پر استصواب کیا کہ حکم مذکور کی رو سے ایک قسم کی خلائی جواز قرار پائی تھی کہ ایک پورٹ
نے تجویز کی کہ معاہدہ مصر کی اندر فٹ سے ایک کے نہیں ہے اور یہ قرار کیا کہ اس اجیر کو اختیار نہ کرنا چاہئے
جس سے بھلائی و دزدی اور قانون کے جو زیادہ تاکید ہے معاہدہ کا نفاذ ہو ایسے معاہدوں کا
سیلان جو ظلم کرنے کے لئے ہو ان مقدمہ تا ادا اس مذکور ہو ہے مقدمہ ملکہ مسٹر بنام ملوکا نم نم (۳) میں
بیس ہفتہ کی مدت تھی معاہدہ قابل نفاذ تجویز ہوا تھا مقدمہ تا ادا اس اور مقدمہ ملکہ مسٹر بنام جیسا
فرق بامین زیر پیش کی بابت کام کے ایک جانب اور دوسرا بابت معاہدہ یا قرضہ سابق کے دوسری
جانب مندرج ہے مقدمہ رام پرشاد (۴) اسی فرق کی بابت ہے معاہدہ یا قرضہ زرقہ کے کسی اور چیز
کی بابت نہ تھا جس میں ایک شرط یہ لگائی گئی تھی کہ قرضہ لان کو بوجھ پانے قرضہ کے مستفیض کا کام
کرنا چاہئے اور کسی دوسری جگہ اپنی خدمتوں کو متعلق کرنا چاہئے اور قرضہ نابروگان رو پیدا و انکرون یہ
بالکل خلاف کسی ایسے معاہدہ کے تھا جو ایک میں مد نظر کیا گیا ہے ان مقدمات سے یہ واضح ہو گا کہ
باوجود ایک کے تقریری ہونے کے معاہدہ (۵) کی اجیر سختی سے لگی ہے لیکن چونکہ ایک مذکور واسطے
حفاظت ملازمت کے صادر کیا گیا تھا (مقدمہ انون بنام کلارک (۶) ملاحظہ طلب) تاہم عدالتوں نے
اوسکے احکام کو ادا و معاہدوں سے متعلق کرنے سے انکار نہیں کیا جو کئی سال کی بابت تھے نہیں کوئی
امر غیر معقول اور خلاف مصلحت عامہ کے نہیں تھا

مقدمات مذکور سے یہ ظاہر ہے کہ ایک مذکور صورت اور صورت سے متعلق ہے جس میں زیر پیش کی بابت کسی
کام کے ہو یا گیا جو جس عبارت میں محض رقوم قرضہ یا قرضہ سابق و داخل نہیں ہیں اور عبارتیں تسلیم
صاف ظاہر ہے کہ دست اندازی مجسٹریٹ دن عدالتوں پر محدود ہے جن میں غفلت یا انکار انجام دی ہو سکتا ہے
اور بغیر جواز اور معقول وجہ کے ہو قاعدہ یہ ہے کہ ادا امان قانون کے تحت کثیر قانون امان کے

(۱) دیکھیں رپورٹ نظارۂ فوجداری جلد ۳ صفحہ ۵۳ (۲) انڈین لارپورٹ سلسلہ ادا ادا جلد ۳ صفحہ ۴۹

(۳) انڈین لارپورٹ سلسلہ اپنی جلد ۳ صفحہ ۳۰ (۴) ایضا مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۰

(۵) ایضا مدراس جلد ۳ صفحہ ۳۱ (۶) لارپورٹ کوئٹس بیچ جلد ۳ صفحہ ۳۱

۱۹۹۹ء

ملک سنی فقیر نے

نام

رجب

یہ خیال کرنے میں اتفاق کیا ہے کہ علی الرغم محض نقص سہارہ بمسئلہ درم نہرنا چاہئے بلکہ محض ایک سالہ
 مالش دیوانی کا پورٹ مکالے صاحب نسبت کشتران بابت مجموعہ تقریرات سندھ اعلیٰ قانون ہٹوں
 صفحہ ۶ ملاحظہ طلب ایکٹ ۱۹۹۱ء میں باب ۱۶ مجموعہ تقریرات کے مستثنیٰ ہے لیکن جیسا کہ مقدمہ
 بنام کلارک میں عدالت نسبت اس امر کے محررنا فرض ہے کہ آیا کوئی وجہ سیدہ جائز اور مقبول ہے اور پورٹ
 کو اختیار تیری عدالتی استعمال کرنا چاہئے اور غالباً اصول مندرجہ مقدمہ ٹیکس بنام کراس لینڈ ۱۱ کے
 متعلق کر کے کا موقع اسی قسم کے قوانین پاکستان کی تعبیر کرنے میں ہوگا کہ ایک شخص موجودہ قہر ۱۶
 سہارہ کے جگانقا ذبقابلہ نامبرہ کے بذریعہ مکننا دیوانی نہ کیا جاسکے مجموعہ میں بجایا جاسکا کو سہارہ
 کو یہ تجویز ہوئی کہ ایک سیاد و سماعت ۱۹۹۱ء مانع و عوی تقبیل ایکٹ ۱۹۹۱ء دلا جانے پر ٹیکس کا
 نہیں ہے بحث میعاد سماعت کا پیش ہونا دیگر عدالت ہائے بائی کورٹ کے رد پر و معلوم نہیں ہوتا اور
 ہمارے فیصلہ کے لئے تجویز کرنا امر مذکور کا ضروری نہیں ہے

اب ہکوادن دو مقدمات پر جو عدالت ہذا کے رد پر و تجویز تانی میں پیش ہیں باہدوان فضیلت کے
 غور کرنا ہے اصل مقدمہ نمبر ۵ سے ظاہر ہے کہ اوہین مبلغ لکھہ ٹیکس کی تھے اور لازم نے اوہی بابت کام کرنا
 اقرار اس طور سے کیا تھا کہ مبلغ ۱۱۰۰ کی اجرت ماہواری سے وضع کیا جائے اس طور سے قرضہ میں بعد
 مبلغ لکھہ وضع کیے کہ اسے بلازمت ترک کر دی جسٹریٹ نے نامبرہ کو اپنے کام پر واپس آنا حکم دیا اور
 ظاہر وہ اوپر راضی ہو گیا حکم بذال بعض فیصلیات مذکورہ کی رو سے جائزہ صورت ہوگا اور عدالت کوئی وجہ نہ دے گی
 کی خود اپنی جانب سے نہیں کہتی دوسرے مقدمہ نمبر ۶ مجوزہ مشر فاؤنڈ میں کوئی شہادت یا اقبال یا
 کوئی تجویز اسکی نہیں ہے کہ مبلغ ۱۱۰۰ لکھہ مقدمہ لازم نے اپنے کو مبلغ ۱۱۰۰ لکھہ مختلف اشخاص کو
 اسکی جانب سے ادا کئے گئے بابت کام کے ٹیکس کے بیان لازم یہ ہے کہ ہکوا بارہ سال قبل ٹیکس دیو سٹیکس
 ٹیکس کے واسطے اولے معارف میری شادی کے دیا گیا اور بعد ازاں میں نے سٹیکس کے لئے بیچ
 سال کام کیا اور بعد اسکے تسک ہا میں نے غائبانہ بابت قرضہ سابق کے لکھہ باستغنیث نے بیان کیا کہ اسکی
 روپیہ دیا گیا لیکن اسے یہ نہیں کہا کہ رقم ٹیکس کے واسطے کام کئے جانے کے تھی اور جسٹریٹ نے اس کے
 نسبت عذر لازم کے یہ دریافت نہیں کیا کہ تسک بابت قرضہ سابق کے تھا سہارہ تحریری منازعہ
 میں جو صفحہ ۱۲-۱۱ دیکھ سہارہ کسی رقم ٹیکس کا اشارہ نہیں ہے برخلاف اسکے اوہین نہایت منا
 ظاہر یہ مشر ہے کہ لازم دیگر اجرت بابت اپنے کام کے جیسے جیسے کہ وہ واجب ہوتی جاوے یا کرے
 اوہین یہ شرط ہے کہ بابت کسی روپیہ کے جودہ واپس کرے زید نے جولاہے نے ذمائی سال تک سٹیکس

صیغہ اپیل فوجداری

اجلاس جارجین صاحب جسٹس وٹیلنگ صاحب جسٹس
ملکہ معطرہ قصیر ہند بنام وجے رام *

مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۷۳ء) دفعات ۱۸۹ و ۱۹۰- تھوٹا ثبوت کا- معنی الفاظ
دفعہ ۱۸۹- فرد قرار دہم- تبدیل کرنا فرد قرار دہم کا- امتناہ کرنا جوائنم کا- شہادت- قابل
ادخال ہونا شہادت کا- ایکٹ شہادت (ایکٹ ۱۹۷۳ء) دفعات ۱۵۰ و ۱۵۱- اپیل بنا راضی حکم برات
- اپیل بنا راضی حکم درمیانی-

الفاظ تھوٹا ثبوت کا- تھوٹا ثبوت دوم و سوم دفعہ ۱۸۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۷۳ء) کو
اسٹوڈیو پر پڑھنا چاہئے کہ گویا دونوں سے مراد تھوٹا ثبوت قابل اطمینان یا قابل اعتبار یا قطعی ہے اگر ثبوت ہو
تو تھوٹا ثبوت راضی نام تک پہنچ چاہئے اور اس وقت اگر تھوٹا ثبوت یا جوری کی اعانت سے ہوئی ہو تو جوری تھوٹا
دیگر تھوٹا کی تجدید میں جج اسے سیران پر غور کرنے کے بعد برائے واقعات کے تجزیہ کو صحت و صورت
عدم موجودگی کسی شہادت کے ساتھ جرم نہایت لازم کے عدالت حکم برات لازم کا بلا اسکے کہ تجزیہ مقدمہ کی ہو
یا اسے سیران کی حاصل کی جائے قلیل کر سکتی ہے یا یہ کہ عدالت با سماعت جوائنم کے جوری کو ہدایت کر سکتی ہے
کہ وہ اسے مشورہ جوری کے صادر کرے

مقدمہ ملکہ معطرہ قصیر ہند بنام شالال (۱) پسند کیا گیا

لزم ہوجرم حسب دفعہ ۱۸۹ مجموعہ تقریرات ہند میں جانداون کو تین مختلف اشخاص کے نام ایک خاص تاریخ
کو فریبا اس نیت سے منتقل کرنے کا لگا لگا یا گیا کہ جانداو اسے ذکر و گری کے اجراء میں ترقی ہو سکیں اور نہایت
سرکار شہادت پانچ دیگر انتخابات جانداو کی جو فریبا نہایت لازم اسی تاریخ کو اور ظاہر اسی فرض
سے کئے گئے تھے پیش کی گئی

تجزیہ ہونی کہ یہ شہادت حسب دفعہ ۱۵۰- ایکٹ شہادت کے واسطے اس ثبوت کے قابل
پذیرائی تھی کہ وہ جلد انتخابات جزو ایک ہی دورے سالہ سکتے یا وہ انتخابات مخصوص کہ جنکی مراحت فوقہ قرار
جہم میں کی گئی تھی نہایت فریب کئے گئے تھے

* اپیل فوجداری نمبر ۱۹۱ سالہ ۱۹۷۳ء

(۱) (۱) جین لالہ دیش سنگھ ارا باو ملکہ ۱۰ صفحہ ۱۹۲

۱۹۷۳ء
یکم فروری
منور دین پٹیل
۲۱۲

واقعات ضروری جو بیان کئے گئے حسب ذیل تھے۔
 مساقہ مگن گوری نے ایک گری بنام بانی ہر کنور کے حامل کی جسکی رو سے اسکو قبضہ بعض
 جایدا و منقولہ وغیرہ منقولہ کثیر المائیت کا دلایا گیا۔
 بانی ہر کنور کے بنام مئی ماسن گری کے ہائیکورٹ میں بیل کیا اور ایک کم شعر التوا سے اجڑا گری
 نافیلہ پیل اس شرط پر حاصل کیا کہ وہ ضمانت واسطے تعمیل ادائیگی گری یا حکم کے داخل کرے کہ
 جو آخر کار پیل بین مصادرو ہو۔
 وجہ نام ملنے نے اپنے آپ کو بطور ضمانت بانی ہر کنور کے پیش کیا اور ضمانت نافیلہ کے
 دگری بنام بانی ہر کنور کا ہائیکورٹ سے بر طبق بیل بحال ہی۔
 ۲۶۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو گری بانی ہر کنور کے نام سے رجسٹرڈ ہر کنور گری و
 رات اندر بند ہر کنور کی اسکی جایدا کے جاری کیجا گئے۔
 بعد ایک طویل تحقیقات کے یہ درخواست آخر کار ۲۸۔ اگست ۱۹۰۷ء کو طر مونی اور اس وقت
 عدالت نے ان درخواست کو منظور کیا جو وجہ نام کے پیش کئے تھے اور حکم اجرائے دگری کا بقایا
 ہو سکے حسب استدعا صادر کیا۔
 جبروت کی حکم ہوا یا قریب اس کے وجہ نام نے جبروت کثیر المائی جایدا وغیرہ منقولہ کا اپنے ورثہ مسند
 کے نام منتقل کیا اور اپنی جایدا و منقولہ کو ایک ملک غیر میں سید یا اور وہاں خود اس جایدا سے پوشیدہ
 رہا کہ اجرائے دگری ہر کنور سے بچے با بین ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء اکتوبر ۱۹۰۷ء کے اس نے قریب قریب
 کل اپنی جایدا وغیرہ منقولہ کی قیمت بحال دوسرا لے لی اپنے ورثہ مسند ان کے نام منتقل کر دی
 ایک ہی تاریخ یعنی ۲۰ اگست کو اس نے تو بیجا مجات شعر انتقال جایدا وغیرہ منقولہ قیمتی دولتیں
 کے تر کر گئے۔
 ۲۷ جولائی ۱۹۰۷ء کو گری بانی ہر کنور نے استغاثہ بنام وجہ نام دیکھ لیا اور اس پر اس کے خواتین
 ۲۷ جولائی ۱۹۰۷ء کو جو جو غیرات ہند کے لگایا کہ اس نے فریاد اپنی جایدا کو اس شخص سے دے دیا
 اور چھاپا اور منتقل کیا کہ وہ اس حکم کے اجراء میں فرق ہونے سے بچے جو اس کے خلاف ۲۸ اگست
 ۱۹۰۷ء کو صادر ہوا تھا۔
 مجسٹریٹ نے ملزم کو واسطے تجویز کے پسودہ الٹیشن عموماً مجرم و فلاح ۲۷ جولائی ۱۹۰۷ء کے ہند کے کیا۔
 آغاز تجویز مقدمہ میں پیش جگ نے اس الزام کو جو ہر مند و جبر ذیل قریب کیا۔

بجائے
 ملاحظہ
 بنام
 و بعد

کی درخواست تھی استغاثہ کیا تھا اور یہ کہ استغاثہ مذکورہ کس موافقت سے

درخواست مذکور کو اس طرح طے کرنے کے بعد سشن جج نے بلا اس کے کہ حواہد ہی کو حسین یا اسیر
کی راسلین حکمران بابت فرد قرار داجرم مرعہ سب نمبر ۲۰۶ مجموعہ غیرات کے صادر کیا۔
حکمران حسب ذیل تھا۔

”بجواب ایک سوال کے جو عدالت نے کیا یہ ایک سرکاری پیشہ اطلاع دیتا ہے کہ شہادت میں سب چار معاملات مندرجہ مفرد قرار داد جو حصہ نمبر ۴۶ کے عمل نامہ کی ہے اور بقیہ گواہ زیادہ تر دیگر معاملات کی نسبت جبکہ فریبنا ہونا بیان کیا جاتا ہے، اظہار دینے کے لیے اس کی نسبت کوئی خاص الزامات یا قیود نہیں ہیں بلکہ یہ محض اس اطلاع کے حالات خیال کرتی ہے کہ یہی مقدمہ کو زیادہ تر بننے دینا محض بعض اوقات ضروری ہوگا۔“ اگر وہ گواہان پر جو معاملات سابقہ بحث کے فریب ہونے کو ثابت کر چکے تھے طلب کئے گئے ہیں یا نہیں کیا جاسے تو یہ تجویز کرنا ضروری ہے کہ کوئی فریب کسی قسم کا نہیں ہوا اور یہ کہ مکانات اور گھر نامہ سبکی یا قیود معاوضہ قرض فروخت کئے گئے اور نیز یہ کہ جاہل اور تنگ نظر کمزور کے مکان سے پیش اور اس سے علیحدہ کی گئی کسی حکمرانی کے صادر کئے جانے کا خیال ہی تھا اور اس کا صادر کیا جانا تو دور درکار۔

”اگر تجلات اسکے اونٹ کے بیانات جھوٹ ہیں (جیسا کہ مسیحیوں کی جانب سے کہا جاتا ہے) تو نتیجہ لازماً یہ ہے کہ کوئی انتہائی واقعی جاہل دکاندار سی کے ساتھ یہ اختلاف اوس کے مطلقاً نہیں ہوا۔“
 ”علامہ برین یہ اقرار قابل لحاظ ہے کہ حکم مورخہ ۲۸- اگست ۱۸۸۵ء محض آخرین قری جاہل دکاندار کے

خود کوئی اس کے نسبت قابل اعتبار ہونے کو اہل ان کے اس مقدمہ میں قائم کیا ہے ذرا ہی شہادت شہرت
 اس کو کہ نہیں ہے کہ اس کا پادریوں اور بار جہاں سے بابہ لوجہ ملزم کے مکان سے اس غرض سے علیحدہ
 کئے گئے کہ حکم خود بالاکامی تعمیل میں یہ ایشیا مرقع نہ کیا مین علاوہ بریں اس امر کی بھی کوئی شہادت
 نہیں ہے کہ یہ جایداد ملکیت خود ملزم کی تھی۔

نسبت اوس ملقب کے جو اس مقدمہ کی شہادت سے انکار ناؤاخذ کیا جاسکتا ہے یعنی یہ کہ طرف نے فریاد
 بعض مستویات تحریریں جن میں معاوضہ غلط مندرج ہے اس عدالت کو کوئی تعلق کارروائیاں ملتا
 بن نہیں ہے کیونکہ عدالت کی یہ واسطہ ہے کہ اغفال خود دفعہ ۴۰۶ مجرمہ تغیرات کے بموجب قابل
 اعتراض نہیں ہیں باور اوں وجود کی بنا پر جو بیان ہو چکے ہیں عدالت نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ
 اس خود کار اد جرم میں جو مختلٹ سپرد کنندہ نے طیار کی کوئی اور بالام اعتماد کرے۔

میں تجویز کرتا ہوں کہ وہ جرم جسکی بابت وجہ رام ہو گوان لازم واسطے تجویز کے بھیجا گیا ہے یعنی
الزام حسب نمبر ۲۰۶ مجموعہ تغیرات اور سبب بابت نہیں ہے اور میں حمایت کرتا ہوں کہ وہ بری اور
رد کیا جائے۔

بنیاد میں اس حکمران کے کوئل گورنمنٹ نے ہانگکو میں اپیل کیا۔

مادہ صاحب بدیو کے کرٹیکا کیل ہر کا مخالف ہر کار۔ اس میں ضابطہ میں جو سیشن ج نے اختیار
کیا تھا یعنی بے ترتیبی ہاے ام میں تجویز مقدمہ کے شروع ہی میں ہلکے اسکینڈل نے درخواست تینوں
کے جانے فرد قرار داد جرم کی بذریعہ اضافہ کئے جانے الزامات جدیدہ حسب صفحات ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵
مجموعہ تغیرات کے پیش کی لیکن سیشن ج نے یہ کہا کہ کوئی حکم اس درخواست پر اس وقت تک صادر
نہ کیا جائیگا کہ انکو یہ اطمینان ہو کہ شہادت سرکار کی جانب سے پیش ہوئی ہو والی ہے تجویز ثبوت جرم
دفعہ ۲۰۶ کے لئے کافی نہیں ہے ایسا کہ زمین ملک معروف نے بیضا بطلی غلطی کی انکو چاہئے
تھا کہ درخواست کو فہم طے کرتے کیونکہ وہ اس شہادت پر مبنی تھی جو جیٹ سپروکٹنڈ تحریر کر کے تھے درخواست
نہ کو راجہ فریٹ مقدمہ تک ملے نہیں کی گئی اور اس وقت ہی جو وجہ کو درخواست مذکور کی نامنتظری
کی بابت تحریر کئے گئے ہیں صحیح نہیں ہیں مقدمہ ملکہ قیصر سند بنام آیا (۱) جس پر سیشن ج نے
استدلال کیا ہے مقدمہ ہا سے فرق کے قابل ہے وہ مقدمہ حسب نمبر ۲۰۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری
کے تہام مقدمہ حسب نمبر ۲۰۶ مجموعہ مذکور کے ہے لیکن اگر فرض ہی کیا جائے کہ مقدمہ مذکور متعلق ہے
کو وہ اصول جو اس میں قائم کیا گیا ہے زیادہ تر مفید میری محبت کے ہے خلاف اس کے علاوہ میں
اس سبب استغاثہ کی حسب نمبر ۲۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری مساوی برات کے نہیں ہے اسکی وجہ سے
استغاثہ جدید بر بناسے اور نہیں الزامات کے منسج نہیں ہو جاتا پس سیشن ج کو چاہئے تھا کہ جرایم
مزید قائم کرتے تھا استغاثہ اس میں جو انہیں الزامات پر مبنی تھا دس ہر چکا تھا۔

علاوہ اس کے سیشن ج نے بھی اختلاف دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے عمل کیا ہے انہوں نے
نئے حکم برات بلا اس کے تحریر کیا ہے کہ شخص لازم سے یہ کہا جائے کہ وہ اپنی جوابدہی کرے اور بلا اس کے
کہ اسے اسپرٹ کی ایما میں اور بلا اس کے کہ ہلکے پراسکیوٹر کو بھی یہ اجازت دی جائے کہ مقدمہ کو
از جانب بیٹیفٹ مختصر طور پر بیان کرے انہوں نے اس مقدمہ میں اس طور پر عمل کیا کہ گویا بیٹیفٹ
کی جانب سے مطلقاً کوئی شہادت بیثبوت الزام کے نہیں پیش کی گئی تھی۔

مقدمہ
نظام جہاد
دوسرے نام

[جابر بن عبد حبیب نے مقدمہ کے تفسیر میں منہ بالمثل (۱) کا حوالہ دیا۔]
وہ مقدمہ بالکل متعلق ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ الفاظ متواتر ثبوت کا سر قود دفعہ ۲۸۹ کے
یعنی نہ سمجھنے یا سہینے کی کوئی قابل اطمینان یا قابل اعتبار شہادت نہیں ہے مقدمہ میں تفتیش نے
شہادت کافی واسطے ثبوت اس جرم کی پیش کی ہے کہ جس کا الزام لگایا گیا تھا پس حکم برائے جہاد
خلاف ہے میری بحث آخر ہے کہ سشن جج نے ناجائز طور پر بعض شہادت نام کو نہیں لیا جو لازم کے علم
مجرمانہ ثابت کر کے پیش کی گئی تھی ہم نے شہادت دیگر معاملات ہم شکل کی پیش کی جو لازم نے اسی
روز اور اسی غرض سے کئے تھے کہ جس روز اس غرض سے وہ معاملہ کیا گیا کہ جسکی بنا پر الزام
لگایا گیا ہے معاملات مذکور حسب صفحات ۱۵۱۱-۱۵۱۲ ایک شہادت امور متعلقہ ہیں ان جملہ جوہر کی بنا پر
میں مستند کرتا ہوں کہ حکم برائے منوع اور حکم مجوز مکرر صادر ہو۔

مشرعین (بعیت مانگ شاہ جہانگیر شاہ) کے بنیاب لازم - سشن جج نے دیگر ایسے معاملات کی
شہادت کے خارج کرنے میں صحیح طور پر عمل کیا کہ جہاد کی قسم کے معاملات تھے مگر ان خاص معاملات
سے باندھ لیا کہ تھے کہ جنکی صراحت فرد قرار داد جرم میں کی گئی تھی دفعہ ۱۱ - ایک شہادت کی
رو سے اس قسم کی شہادت قابل افعال نہیں ہے آپ کسی شخص کو ایک جرم کبیرہ کا مجرم بذریعہ
ثبوت جرم ایک دوسرے غیر متعلق جرم کبیرہ کے نہیں قرار دے سکتے مقدمہ سرکار
بنام پر یہود اس (۲) متعلق ہے یہ ایک پراسیکیوٹر صرف وہی شہادت دیکھتا
تھا جو سیرام مندرجہ فرد قرار داد کے متعلق ہوتی کوئی اس قسم کی شہادت متعلق
معاملہ مقدمہ حال میں خارج نہیں کی گئی نسبت نہ قائم کرنے الزامات جدید کے علاوہ
الزام ابتدائی کے میں یہ حجت کرتا ہوں کہ گورنمنٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی
اپیل بنیاد پر حکم برائے میں نسبت کسی حکم درمیانی کے جسے مجوز مقدمہ
میں صادر ہوا ہو اپیل کرنے حسب دفعہ ۱۴ مجموعہ ضابطہ کی یہ نسبت صرف
حکم برائے آخری کی بنا پر ہے اپیل کر سکتی ہے حق اپیل جو سرکار کو ایسے
مقدمات میں دیا گیا ہے ایک استحقاق غیر معمولی ہے استحقاق مذکور

(۱) انڈین لارڈس سلسلہ آباد جلد ۱ صفحہ ۱۴۴

(۲) رپورٹ آئی کوٹ جی جلد ۱ صفحہ ۹

موقوفہ
موقوفہ غیر منقولہ
نام
وچے رام

پانچواں واسطی رعایا کے ہے اور اسکو صدقہ قانونی سے زیادہ وسعت نہیں ہے لیکن اگر یہ فیض
کیا جائے کہ سرکار کو حکم درمیان کے اپیل کا حق حاصل ہے تو یہی وہ حکم جسکی بابت شکایت ہے باطل و ضابطہ
اور جائز تھا عدالت فرد قرار داد جرم میں تبدیل یا اعناض حسب دفعہ ۱۲۲ اور دفعہ ۱۲۴ مجموعہ ضابطہ قریبی
کے کہ سکتی تھی دفعہ ۱۲۴ مقدمہ سے متعلق نہیں ہے یہ بیان نہیں کیا گیا ہے کہ فرد قرار داد جرم جو
حسب دفعہ ۱۲۴ مرتب کی گئی ناقص یا غلط تھی پھر اگر آپ دفعہ ۱۲۴ کو ملاحظہ کریں تو اس میں عدالت
کو اختیار دیا گیا ہے کہ فرد قرار داد جرم کو کسی وقت قبل تجویز کے تبدیل کیے پس بحث متعلقہ تبدیل
فرد قرار داد جرم پر خود کر کے کو ایک نویت ابعد تجویز مقدمہ تک متوسی رکنے میں شش بنج کی جائے
سے کوئی بیضا بطلی نہیں ہوئی اور جب بعد ازاں حاکم موصوف نے اس معاملہ پر غور کیا اور سوقت
اور کو باطل اختیار کیا کہ اس استغاثہ قابل کے نتیجہ کو خیال کرنے جو ملامت پر او نہیں جرائیم کی بابت تھا
جسکے اعناض کئے جانے کی مقدمہ ذرا میں درخواست کی گئی تھی کوڈ سمسی کسی استغاثہ کی مانع استغاثہ
مہدی کی نہیں ہے لیکن یہ ایک ایسا امر ہے کہ جسپر اسوقت غور کرنا چاہئے کہ جب کسی ایسے ملامت
پر جو او نہیں الزامات سے قبل اسکے رہا ہو چکا ہو الزامات مزید کے قائم کرنے کی معقولیت یا غیر معقولیت
کی نسبت اسے قائم کیا کے شش بنج کو اس معاملہ میں اختیار تیزی حاصل تھا اور یہ نہیں کہا جاسکتا
کہ حالات موجودہ میں حاکم موصوف نے اختیار تیزی مذکور کو نامناسب طور پر استعمال کیا۔

چار دین صاحب حبش۔ یہ پہل گورنمنٹ لیبی نے بنا راضی حکم بذات دہے رام قریبی
کے واسطی ہے جو شش بنج سورت نے نسبت اون جرائم کے صادر کیا ہے جو حسب دفعہ ۱۲۴ مجموعہ ضابطہ
ہند کے قابل سزا ہیں فرد قرار داد جرم مقدمہ میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ فریبانین مختلف مکانات کے استغاثات
نہیں مختلف اشخاص کے نام کئے گئے اور تین مرتبہ زیورات و پارچہ ہائے واسطیاب تین دیگر مختلف
اشخاص کے مکانات میں منتقل کئے گئے اور جلد ہر افعال اسی روز یعنی ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء کو عمل میں
آئے قیدی کا منشا یہ بیان کیا گیا تھا کہ یہ عاید ایک حکم عدالت بنج مانت درجہ اول مقام سورت مورخہ
۳۰ اگست ۱۹۳۸ء کے اجراء میں فرق ہو چکا ہے۔

اس امر سے انکار نہیں ہے کہ حکم عدالت دیوانی کا کو وہ عاید و منتقل کے متعلق تھا اسی روز پر
ایک ڈگری کے صادر ہو تھا جو بنام قیدی کے ایک نقد اکثر کی بابت تین تین استغاثات میں مکانات
کے جناب ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء ہی تسلیم ہیں معاوضہ جات بہتہ پڑنے فرمایا ت بقدر مصالح و
سامانہ صحت کے ہیں و عدول شتر بان عاید دیوانی و ہنے نام کے ہیں تسلیم شخص عاید دیوانی ہی یہ

عرفہ
ملک مظفر میر

بنام

دبے رام

و داٹھا مرکا ہے قبضہ قیدی کا ہے شہادت میں دیگر حالات بیان کئے گئے ہیں جو ہماری رائے میں مستفیت کی جانب سے بطور عداوت فریب کے استعمال کئے جاسکتے ہیں مایاد منقولہ کے مطابق کرنے کے متعلق شہادت کا تذکرہ کرنا غیر ضروری ہے اور ہم کیفیت مندرجہ بالا کے محض بیان کے سے زیادہ اور کچھ نہیں کرتے کیونکہ مہاد ہمارے کسی تحریر سے قیدی کو معرفت پہونچے اب صرف چکنا باقی ہے کہ مشتریان مکانات مذکور نے بیانات مندرجہ بالا کے کئے وقت اس امر سے انکار کیا کہ انتقالات مذکور فریبا کئے گئے تھے اور یہ کہا کہ وہ بعد ازاں منتہی عمل میں آئے تھے۔

بواہر کے کہ شہادت منجانب مستفیت جو مرتبہ متعلق ان انتقالات مندرجہ ذیل واد جرم کے تھی دیجا چکی تھی سشن جج نے حکم برات حسب دفعہ ۱۰۹ مجبوجہ ضابطہ فوجداری بلا سماعت جواہر ہی جرم کے تحریر کیا حاکم موصوف کے وجہ حسب ذیل ہیں: اگر اعلان گواہان پر جو معاملات مابہ الجھٹ کے تھے ہی ہونے کے ثابت کرنے کے لئے طلب کئے گئے ہیں بغیر کیا جائے تو یہ تجویز کرنا ضرور ہے کہ کوئی فریب کسی قسم کا نہیں ہوا اور یہ کہ مکانات اونکے نام پر نیگنتی مہاد منتہی فروخت کئے گئے اور تیرہ کہ مایاد منقولہ ملزم کے مکان سے پیشتر اوس سے ملحدہ کی گئی کہ کسی حکم قری کے صادر کئے جانے کا خیال ہی تھا اوسکا صادر کیا جاتا درکار اگر خلاف اسکے اونکے بیانات جوہر ہیں (جیسا کہ مستفیت کی جانب سے کہا جاتا ہے) تو نتیجہ لازمی یہ ہے کہ کوئی انتقال واقعی مایاد کا ایسا ہمارے کے ساتھ یا خلاف اسکے مطلقاً نہیں ہوا علاوہ برین پر امر قابل بادداشت ہے کہ حکم مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۰۸ء محض بغیر قری مایاد منقولہ کے متاخرہ کوئی طے نسبت قابل اعتبار ہونے گواہان کے اس مقدمہ میں قائم کیا ہے وہ بھی شہادت و ثبوت اس امر کے نہیں ہے کہ اسباب اور نیپورٹ اور ہارچہ ہائے مابہ الجھٹ ملزم کے مکان سے اس غرض سے ملحدہ کئے گئے کہ حکم محولہ بالا کی تعمیل میں یہ اشیاء فرق نہ کی جائیں علاوہ برین کوئی شہادت اس امر کی بھی نہیں ہے کہ مایاد ملکیت خود ملزم کی تھی۔

از جانب سرکار یہ محبت کی گئی ہے کہ یہ ملحدہ کام صاحب جج ذی عالم کا نسبت مسدود کرنے تجویز مقدمہ کے خلاف قانون متاورد ہم سے استدعا کی جاتی ہے کہ تجویز حدیسی کی ہدایت ہو یہ امر معنی الفاظ نہوا ثبوت موقوفہ فترات دوم و سوم دفعہ ۱۰۹ پر مبنی ہے کہ صرف اوس صورت میں کہ جب عدالت یہ خیال کرے کہ کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ہے کہ ملزم نے ارتکاب جرم کا کیا عدالت حکم برات ملزم کے اسکے قلمبند کر سکتی ہے کہ تجویز مقدمہ کو جارحی دے کے یا آراء ایسیران کی حاصل کرے یا عدالت

مقدمہ
مقدمہ برہنہ
نام
بیسے نام

اختیار ہے کہ جو رسی کو اوس ثبوت مقدمہ میں ہدایت کرے کو بلا سماعت جو ایسی ہی کے لئے بھجری مقدمہ کی سے ہم ٹرل صاحب سبش سے مقدمہ ملکہ قیصر ہند نام مثال (۱۱) اتفاق کو کئے ہیں کہ الفاظ اس لئے ثبوت کے پرمعنی نہ سمجھنے چاہئیں کہ اوس سے مراد وہ ہوئے شہادت قابل اطمینان یا قابل اعتناء یا قطعی سے ہے اگر شہادت ہو تو جو نیز مقدمہ کی نایا مختتام ہوئی چاہئے اور اس وقت جبکہ سزا ویزہ مقدمہ جو رسی کے کیجا وین جو رسی کو اور دیگر سزا ویزہ میں جگہ کو آئے اسپسران پر خود کرتے کے بعد ضرور ہے کہ بموجب واقعات کے بخیر کرین مقدمہ ہذا میں مشرہ برہنہ سے منہانب قیدی تسلیم کیا ہے کہ شہادت متعلق الزام حسب مقدمہ ۱۱۰۰ موجود تفریقات کے موجود تھی کہ جو ایسے مقدمہ میں جو نیز یہ جو رسی کے ہو جو رسی کی لئے بھجری چاہئے پس ضرور تھا کہ قیدی سے اپنی جو ایسی پیش کرنے کے لئے کہا جاتا شہادت جو پیش کی گئی اس قسم کی ہستی کہ صرف جو رسی اور سپر اپنا قیاس اور نہ کہ لئے قائم کر سکتی اور لاڈلہ ٹیٹر ٹین صاحب مقدمہ اور رسی بنام پوڈن (۱۲) نسبت سزا ویزہ جدید متعلق معاملات دیوانی جس کا حوالہ احکام نے مقدمہ لکھن بنام نے نارڈ (۱۳) میں دیا ہے) سشن جج نے نسبت نوعیت اوس شہادت کے جو معمولی طور پر اس قسم کے مقدمات میں پیش کی جاتی ہے غلط فہمی کی ہے حاکم موصوف نے عملاً قیدی کو اوس جزو فرد قرار دوجرم کی نسبت جو متعلق انتقال سکاٹا کے تھی مشران کے ان بیانات پر مدعی کر دیا کہ معاملات مذکور جعنا و متنبہ کی کے تھے اور نہ فریبی لیکن یہ امر کہ آیا امتیالات مذکور واقعی تھے یا فرضی محض اس قسم کے بیانات پر منحصر نہیں ہے بلکہ کل واقعات پر جنہیں موجودگی پورا ہے قرضون کی اور عدم موجودگی استعمال قبضہ یا دوائے کرایہ کی اور موجودگی یا عدم موجودگی دیگر علامات فریب کی داخل ہے (دیکھو مقدمہ ٹون (۱۴) و مقدمہ تلک چند بنام جیست ل (۱۵) و مقدمہ جین بنام اے ایچ داویدا (۱۶) ہمارسی یہ راسبے کہ یہ نہ ہو جو ہر کوئی بخیر مقدمہ کی ہدایت کرنی لازم ہے۔

بھوکہ بخیر کرنا ہی ضرور ہے کہ انہار مقدمہ کا جو بخیر برٹ سپروکٹندہ نے لیا ظاہر الوقت بخیر نہیں ہو گیا۔ کہ دفعہ ۱۱۰۰ مجموعہ میں حکم ہے نسبت اس شکایت کے کہ ہر دکار سرکار کو اپنے مقدمہ کے حالات کا خلاصہ بیان کرنے کا موقع نہیں دیا گیا بھوکہ صرف استدراکنا کافی ہے کہ مسل بن کوئی امر موجود نہیں ہے کہ جس سے اس نقص کے واقع ہونے کی وجہ ظاہر ہو ہم فرض کرنے ہیں کہ سشن جج سرکار کو کسی حق سے جو مرچا بخیر نہیں دیا گیا ہے محروم نہ کرنے اگر ہیکل پر اسپیکر حق مذکور کے استعمال پر استدلال کرنا۔

(۱۱) انڈین لارپریٹ سلسلہ الزام و جلاہ صفحہ ۴۲ (۱۲) مقدمات دیوانی مولفہ استنبہ صاحب جلاہ صفر

(۱۳) رپورٹ ایس و بیکبرن صاحبان جلاہ صفحہ ۹۰ (۱۴) رپورٹ ایس و بیکبرن جلاہ صفحہ ۱۰۰

(۱۵) مقدمات ہوسٹ لارٹس جلاہ صفحہ ۹۰ (۱۶) انڈین لارپریٹ سلسلہ برہنہ جلاہ صفحہ ۹۹

۱۰۰
ملکہ فاطمہ بیگم
بنام
دہے نام

غیر متعلق تھی اور نہ اس کے اثر سے جو کچھ شش جمع کے ذہن میں بائٹ نوعیت شہادت متعلق شہادتی کے
تین آدمیوں نے یہ خیال کیا کہ اوّل کرنا اس شہادت کا بعض ضائع کرنا وقت اور روپیہ کا ہو گا غالباً ان کے
دل پر اس خیال کا ہی اثر ہو چکا کہ جو ان کے حکم متعلق انتخاب میں بیچ ہے یعنی ضرورت اس امر کی کہ تجویز مقدمہ کی
حدود مقبول کے اندر ہے لہذا ایک امر قانونی کے ہماری حالت میں وہ شہادت بلحاظ فیصلہات اعلیٰ ان امور
۱۴۱۰ھ - ایکٹ شہادت مع شہادت قابل تعلق ہی رہتی یہ امور لکھنؤ اور جملہ باتوں پر لکھا خاکہ کے جو استغاثہ سرکاری
کی جرحی مناسب موثر ہیں ان دو امور اخیر پر یعنی اضافہ کیا جاتا اور اہمات ہمد کا نسبت دیگر اختلافات موقوفہ ۱۴۱۰ھ
کے پائیش کیا جاتا شہادت دیگر اختلافات مذکورہ لکھنؤ شہادت متعلق الزام رسد کے استدلال کرنا چاہئے تاہم ان میں
کما تک استدلال کرنا چاہئے ایسے معاملات ہیں کہ جو اندر حد اختیار ہو چکا ہے اس کی رو سے جہاں بابت ہم کوئی
راسے ظاہر نہیں کرتے جبکہ یہ امور پیدا ہوں تب بوقت تجویز ہمد پر ہمد اس فیصلہ اور دیگر فیصلہات کے اور بلحاظ
جملہ حالات موجودہ کے طے ہونے چاہئیں تجویز مقدمہ کو محدود مقبول سے زیادہ وسعت دینے کا حشر و سیف حکم
حکومت نے مقدمہ سرکار بنام پرہو اس (۱۱) میں بیان کیا ہے اور الزامات کی تعداد بڑا کر قیدی کو نقصان پہونچانے سے
باز رہنے کی ضرورت اور نگاہ میں لکھائی گئی ہے جو مقدمہ ملکہ فاطمہ بیگم فقیر (۲) صادر ہوئی تھیں ہم انصاف
یہ فرض کر سکتے ہیں کہ ان خیالات کی وقت مناسب اس افسر کی نگاہ میں ہوگی جو ہر دلی متغاثہ کا وزیر اور کون
اور ان کی نسبت بوقت تجویز ہمد راہ کرنا ہم افسر کو رکھی ہی راسے ہر چہ ہوتے ہیں اب ہم حکم برات کو منسوخ کرتے
ہیں اور یہ بابت کرتے ہیں کہ وہ ہم رام قیدی کی نسبت عدالت کسٹن میں تجویز کر رکھا ہے
ٹیلنگ صاحب جسٹس - اور امور میں سے جو واسطے تجویز کے اس مقدمہ میں باقی ہیں اور
جس پر غور کرنے کے لئے تھے ملت لی امر اول متعلق اس درخواست کے ہے جو عدالت ماتحت سے از جانب سرکار
واسطے تبدیل فرد قرار و جرم کے بذریعہ اضافہ جرم حسب فعات ۱۴۲۳ و ۱۴۲۴ مجرمہ تعزیرات مہذبہ کے پیش کی گئی
درخواست مذکور عدالت سے آغاز تجویز مقدمہ میں کی گئی اور اس لئے اس امر کی تجویز حسب احکام دفعہ ۱۲ مجرمہ
ضابطہ فوجداری کے ہونی چاہئے نہی کسٹن جج نے درخواست مذکور کی نسبت عمل کرنے میں یہ طریقہ اختیار
کیا جو معمولی طور پر بہت خلعت وہ ہوتا ہے یعنی یہ طریقہ کہ تجویز آخری نسبت درخواست مذکور کے اور روائی
کی ایک نویت بعد تک طوسی رکھی جائے کہ جو ان کے رد پر پیش تھیں یعنی اس وقت تک ملتوی رہے کہ جو بہت
مطالبین خود اپنے بیان کے یہ ظاہر ہو جائے کہ الزام حسب دفعہ ۱۲ + + + + اس شہادت کی بنا پر
نام جرم ہو سکتا کہ جو مستفیض کی جانب سے پیش کیا گیا یہ طریقہ عادلانہ کی نسبت عادلانہ کرنے کے لئے مناسب نہیں

عقود
مقدمہ
بنام
وجہ رام

ہے اور وہ درخواست جو عدالت سے اس مقدمہ میں کی گئی ایسی درخواست تھی جس کا قطعاً کیا جانا خاص کر
ادویہ وقت مناسب تھا کیونکہ درخواست مذکور سولے اولیٰ واقعات کے اور کسی امر پیشی تھی کہ جواون نظائر میں
درج تھے کہ جو مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ کے روپر دیکھنے کے لئے اور درخواست مذکور زیادہ اس کے تھی کہ یہ الزام لگایا جائے کہ ان
واقعات کی بنا پر جو نظائر مذکور سے ظاہر ہوتے تھے ایک سے جرم کا ارتکاب ہوتا تھا جو دفعہ ۲۲۴ اور ۲۲۵ مجموعہ
تقریرات ہندوستان دفعہ ۲۰۹ میں داخل ہوتا تھا بعض جیسے کہ جو مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ نے فرد قرار داد جرم مرتب کی
تھی میری یہ رائے ہے کہ درخواست حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کی نسبت رائے قائم کرنے میں مشن
نہج کو چاہئے تھا کہ اولاً ایک مکمل قلمی آغاز تخریر مقدمہ میں ہر ادھر کہ لے اور اس وقت او کو حکم اضافہ کئے جانے لگا
مزید کا دینا چاہئے تھا پورٹ مقدمہ ملکہ فیروزہ بنام آپا سہا نا (۱) سے جس کا حوالہ مشن جمع ذمی حکم نے اپنی تخریر میں
دیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی اختلاف رائے نسبت تخریر دفعہ ۲۰۹ کے امین اولیٰ حکام ذیل حکم کے نہ تھا جنہوں نے
مقدمہ مذکور کا فیصلہ کیا تھا مقدمہ میں چیف جسٹس نے بعد حوالہ اس اختیار کے جو قوانین سابق کی رو سے
مشن جمع اور ملکہ آف دی کروئن کو نسبت قائم کرنے ایسے جرائم جدید کے دیا گیا تھا کہ ان کی نسبت وہ خیال کریں
اوس شہادت سے ثابت ہیں جو مجسٹریٹ سپرنٹنڈنٹ کے روپر دی گئی یہ فرمایا کہ الفاظ بلا کسی فرد قرار داد جرم مذکور
دفعہ ۲۰۹ ایک مشغلہ مناسب طور پر نہ مرتب اوس صورت سے متعلق ہیں کہ جب کوئی فرد قرار داد جرم مطلقاً
نہ ہو بلکہ اوس صورت سے ہی متعلق ہیں کہ جب کوئی فرد قرار داد جرم ثابت اوس جرم کے متوجہ جسکی بابت مشن
یا ملکہ آف دی کروئن کی رائے قیدی کی نسبت تخریر ہوتی چاہئے اور اس وجہ سے تخریر مقدمہ ملکہ فیروزہ بنام
آپا سہا نا (۱) اگر اوسکو مجمع طور پر دیکھا جائے تو مفید نہیں بلکہ مفید اوس درخواست کے ہے جو سرکاری
جانب سے اس مقدمہ میں وقت مذکور کی گئی نظر اون حالات کے جواب موجود ہیں اس امر پر غور کرنا غیر درمی
ہے لگا یا مشن جمع صحیح طور پر درخواست مذکور کو اون کارروائیاں میں جواون کے روپر پیش نہیں ہونے کے
منظور کر سکتے تھے یا نہیں کہ جب انہوں نے درخواست مذکور کو قطعاً منظور کیا۔

لیکن مشن برٹش نے ہمارے روپر وجہت کی ہے کہ یہ ممکن ہی ہو کہ مشن جمع کسی معمولی صورت
میں نہ جرم مذکور کے لئے جانے کی اجازت دیدیتے لیکن اس صورت میں وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے کیونکہ جیسا کہ
مشن جمع نے خود بیان کیا ہے وہ الزام کے اضافہ کے جائز اس کے استعاضی ایسا الزام تھا جسکی بابت اختلاف ملکہ
مرتبه بعد تخریر کے ایک نالٹنڈس ہو چکی تھی اور حکم ذمی میں وجہ اون احکام کے جو اس بار میں مجموعہ ضابطہ فوجداری
میں دی ہیں مشن نہیں ہوتا تھا یہ قرار کرتا ہوں کہ میرے ذہن میں اس دلیل کی بہت وقعت نہیں معلوم ہوتی

عقلم

کلام منظر فیہ

بنام

درجہ رام

بیشک مجبورہ ضابطہ فوجداری میں احکام کے واسطے مندرجہ حکم کو ایسا کہ وہ حکم جو اس مقدمہ میں زیر بحث ہے یا
 واسطے مندرجہ حکم دسمی سبب نہ ہو۔ ۲۔ مجبورہ ضابطہ فوجداری کے جو ایک ذمہ دار بھی بیان اور اس حکم کے جو کوئی
 مقدمہ میں صادر ہوا دوجہ میں لیکن احکام مذکور صرف اس صورت میں استعمال کئے جاتے ہیں کہ جب کسی وجہ
 سے دوسری اور علوہ کا ردوائی نہ کیجائے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ حکم دسمی یا رہائی کو وہ منسوخ
 نہ ہو بلکہ اس کا منہیں ہے کہ کاررویات جدید اسی معاملہ کی بابت خواہ کسی اور عدالت مجاز میں یا اسی عدالت
 میں چنے ابتداء حکم صادر کیا ہے کیا نہیں (۱) کوئی مقدمہ ۲۔ مجبورہ ضابطہ فوجداری اور اس کی تشریح (۱) اگر یہ صورت ہے تو مذکورہ
 کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ کیوں وہ عدالت جو دیگر وجوہ کی بنا پر اختیار قیصری کی نسبت بابت اس جرم کے مجبورہ
 کرنے کا کہتی ہو جس کے متعلق کوئی نا پس نہ تھا اس کے دسمی ہو چکی ہو جرم مذکور کی سماعت ایسی کارروائی میں جو
 بابت کسی جرم متعلقہ مقدمہ کے ہوا اور جو حکم دسمی کے کوئی کسی سند کا حوالہ نہیں دے سکتے کے نہیں دیا گیا ہے چون
 ج نے ظاہر کی ہے وفات متعلقہ ترمیم و اضافہ ہائے فرد قرار داجہ میں کوئی ایسی حیدریت و سمت ایسی حیدریت
 اور اضافات کے درج نہیں ہے کہ جس سے تاہم اسے مذکور کی جوتی ہو وہ قید جو سہارا پس بابت متعلقہ
 مقدمہ قیصرہ مندرجہ نام یا سبھا (۱) میں بیان کی ہے یعنی کہ وہ الزام جو اضافہ کیا جائے ایسے جرم کی بابت ہو جائے
 کہ جو اس شہادت سے ظاہر ہوتا ہو کہ جو محشریٹ پر گذرہ نے قلعہ کی کسے مذکور کی تاہم نہیں کئی لکھتا یاد اس کا
 میلان دوسری ہائے بوسا سستے نظر مجاہد حالات میں یہ نہیں خیال کرنا کہ یہ خاف مذہبیت ترمیم مجبورہ کے دست پر
 لیکن مشرطین نے از جانب مردم و محبت کی ہے کہ یہ بحث متعلق اس خطی کے جو شش منے درخواست ترمیم
 نامعلوم کوئے میں کی اس قسم کی بحث نہیں ہے کہ جو سرکار کی جانب سے ایسی اہل میں میں کجا کے جو بناراضی
 حکم عدالت کے سبب نہ ہو کہ اس کے اس دلیل سے ایک ایسی بحث پیدا ہوتی ہے جس کے متعلق ظاہر کوئی سند
 نہیں ہے لیکن چونکہ اس کی نسبت بحث کی ہے کہ اس کی بابت بجز ذکر ناظرہ ضروری نہیں ہے لہذا میں اس سے کو ظاہر
 کر دیتا ہوں جس سے اس کی نسبت قائم کی ہے محض مہارت دفعہ مذکور کے دیکھنے سے لگاہو معلوم ہوتا ہے کہ یہ دلیل صحیح
 ہے اور دیگر امور پر کارنا کرنے کے بعد ہی نظر مجاہد حالات میری یہ رائے ہے کہ اس حق اہل کو جو لوکل گورنٹ کو ملو
 دفعہ مذکور کے دیا گیا ہے اس طریق سے محدود کرنا لایم ہے کہ جس پر مشرطین کو استدلال ہے یہاں کوئی حکم نہ
 دوس حکم کے نہیں ہے کہ مجبورہ ضابطہ دوجہ ۱۱ میں موجود ہے یعنی یہ کہ جب کسی ڈگری کی ناراضی سے اس
 کیا جائے تو جملہ عدالت متعلق احکام درمیان کے جو قبل ڈگری کے صادر ہوئے ہوں اور جو اہل میں داخل کئے
 جاسکتے ہیں جو ڈگری مذکور کی ناراضی سے ہو وہ اہل جو اس صورت میں نا تو ہے عرف بنام کسی حکم ابتدائی یا
 پس مشن عدالت کے ہے وہ حکم جس کی عدالت سے الزامات جرم کی اجازت دینے سے لگا دیا جائے ایک ایسا حکم نہیں ہے

۱۰۹۹
۱۰۹۸
۱۰۹۷
۱۰۹۶
۱۰۹۵
۱۰۹۴
۱۰۹۳
۱۰۹۲
۱۰۹۱
۱۰۹۰
۱۰۸۹
۱۰۸۸
۱۰۸۷
۱۰۸۶
۱۰۸۵
۱۰۸۴
۱۰۸۳
۱۰۸۲
۱۰۸۱
۱۰۸۰
۱۰۷۹
۱۰۷۸
۱۰۷۷
۱۰۷۶
۱۰۷۵
۱۰۷۴
۱۰۷۳
۱۰۷۲
۱۰۷۱
۱۰۷۰
۱۰۶۹
۱۰۶۸
۱۰۶۷
۱۰۶۶
۱۰۶۵
۱۰۶۴
۱۰۶۳
۱۰۶۲
۱۰۶۱
۱۰۶۰
۱۰۵۹
۱۰۵۸
۱۰۵۷
۱۰۵۶
۱۰۵۵
۱۰۵۴
۱۰۵۳
۱۰۵۲
۱۰۵۱
۱۰۵۰
۱۰۴۹
۱۰۴۸
۱۰۴۷
۱۰۴۶
۱۰۴۵
۱۰۴۴
۱۰۴۳
۱۰۴۲
۱۰۴۱
۱۰۴۰
۱۰۳۹
۱۰۳۸
۱۰۳۷
۱۰۳۶
۱۰۳۵
۱۰۳۴
۱۰۳۳
۱۰۳۲
۱۰۳۱
۱۰۳۰
۱۰۲۹
۱۰۲۸
۱۰۲۷
۱۰۲۶
۱۰۲۵
۱۰۲۴
۱۰۲۳
۱۰۲۲
۱۰۲۱
۱۰۲۰
۱۰۱۹
۱۰۱۸
۱۰۱۷
۱۰۱۶
۱۰۱۵
۱۰۱۴
۱۰۱۳
۱۰۱۲
۱۰۱۱
۱۰۱۰
۱۰۰۹
۱۰۰۸
۱۰۰۷
۱۰۰۶
۱۰۰۵
۱۰۰۴
۱۰۰۳
۱۰۰۲
۱۰۰۱
۱۰۰۰
۹۹۹
۹۹۸
۹۹۷
۹۹۶
۹۹۵
۹۹۴
۹۹۳
۹۹۲
۹۹۱
۹۹۰
۹۸۹
۹۸۸
۹۸۷
۹۸۶
۹۸۵
۹۸۴
۹۸۳
۹۸۲
۹۸۱
۹۸۰
۹۷۹
۹۷۸
۹۷۷
۹۷۶
۹۷۵
۹۷۴
۹۷۳
۹۷۲
۹۷۱
۹۷۰
۹۶۹
۹۶۸
۹۶۷
۹۶۶
۹۶۵
۹۶۴
۹۶۳
۹۶۲
۹۶۱
۹۶۰
۹۵۹
۹۵۸
۹۵۷
۹۵۶
۹۵۵
۹۵۴
۹۵۳
۹۵۲
۹۵۱
۹۵۰
۹۴۹
۹۴۸
۹۴۷
۹۴۶
۹۴۵
۹۴۴
۹۴۳
۹۴۲
۹۴۱
۹۴۰
۹۳۹
۹۳۸
۹۳۷
۹۳۶
۹۳۵
۹۳۴
۹۳۳
۹۳۲
۹۳۱
۹۳۰
۹۲۹
۹۲۸
۹۲۷
۹۲۶
۹۲۵
۹۲۴
۹۲۳
۹۲۲
۹۲۱
۹۲۰
۹۱۹
۹۱۸
۹۱۷
۹۱۶
۹۱۵
۹۱۴
۹۱۳
۹۱۲
۹۱۱
۹۱۰
۹۰۹
۹۰۸
۹۰۷
۹۰۶
۹۰۵
۹۰۴
۹۰۳
۹۰۲
۹۰۱
۹۰۰
۸۹۹
۸۹۸
۸۹۷
۸۹۶
۸۹۵
۸۹۴
۸۹۳
۸۹۲
۸۹۱
۸۹۰
۸۸۹
۸۸۸
۸۸۷
۸۸۶
۸۸۵
۸۸۴
۸۸۳
۸۸۲
۸۸۱
۸۸۰
۸۷۹
۸۷۸
۸۷۷
۸۷۶
۸۷۵
۸۷۴
۸۷۳
۸۷۲
۸۷۱
۸۷۰
۸۶۹
۸۶۸
۸۶۷
۸۶۶
۸۶۵
۸۶۴
۸۶۳
۸۶۲
۸۶۱
۸۶۰
۸۵۹
۸۵۸
۸۵۷
۸۵۶
۸۵۵
۸۵۴
۸۵۳
۸۵۲
۸۵۱
۸۵۰
۸۴۹
۸۴۸
۸۴۷
۸۴۶
۸۴۵
۸۴۴
۸۴۳
۸۴۲
۸۴۱
۸۴۰
۸۳۹
۸۳۸
۸۳۷
۸۳۶
۸۳۵
۸۳۴
۸۳۳
۸۳۲
۸۳۱
۸۳۰
۸۲۹
۸۲۸
۸۲۷
۸۲۶
۸۲۵
۸۲۴
۸۲۳
۸۲۲
۸۲۱
۸۲۰
۸۱۹
۸۱۸
۸۱۷
۸۱۶
۸۱۵
۸۱۴
۸۱۳
۸۱۲
۸۱۱
۸۱۰
۸۰۹
۸۰۸
۸۰۷
۸۰۶
۸۰۵
۸۰۴
۸۰۳
۸۰۲
۸۰۱
۸۰۰
۷۹۹
۷۹۸
۷۹۷
۷۹۶
۷۹۵
۷۹۴
۷۹۳
۷۹۲
۷۹۱
۷۹۰
۷۸۹
۷۸۸
۷۸۷
۷۸۶
۷۸۵
۷۸۴
۷۸۳
۷۸۲
۷۸۱
۷۸۰
۷۷۹
۷۷۸
۷۷۷
۷۷۶
۷۷۵
۷۷۴
۷۷۳
۷۷۲
۷۷۱
۷۷۰
۷۶۹
۷۶۸
۷۶۷
۷۶۶
۷۶۵
۷۶۴
۷۶۳
۷۶۲
۷۶۱
۷۶۰
۷۵۹
۷۵۸
۷۵۷
۷۵۶
۷۵۵
۷۵۴
۷۵۳
۷۵۲
۷۵۱
۷۵۰
۷۴۹
۷۴۸
۷۴۷
۷۴۶
۷۴۵
۷۴۴
۷۴۳
۷۴۲
۷۴۱
۷۴۰
۷۳۹
۷۳۸
۷۳۷
۷۳۶
۷۳۵
۷۳۴
۷۳۳
۷۳۲
۷۳۱
۷۳۰
۷۲۹
۷۲۸
۷۲۷
۷۲۶
۷۲۵
۷۲۴
۷۲۳
۷۲۲
۷۲۱
۷۲۰
۷۱۹
۷۱۸
۷۱۷
۷۱۶
۷۱۵
۷۱۴
۷۱۳
۷۱۲
۷۱۱
۷۱۰
۷۰۹
۷۰۸
۷۰۷
۷۰۶
۷۰۵
۷۰۴
۷۰۳
۷۰۲
۷۰۱
۷۰۰
۶۹۹
۶۹۸
۶۹۷
۶۹۶
۶۹۵
۶۹۴
۶۹۳
۶۹۲
۶۹۱
۶۹۰
۶۸۹
۶۸۸
۶۸۷
۶۸۶
۶۸۵
۶۸۴
۶۸۳
۶۸۲
۶۸۱
۶۸۰
۶۷۹
۶۷۸
۶۷۷
۶۷۶
۶۷۵
۶۷۴
۶۷۳
۶۷۲
۶۷۱
۶۷۰
۶۶۹
۶۶۸
۶۶۷
۶۶۶
۶۶۵
۶۶۴
۶۶۳
۶۶۲
۶۶۱
۶۶۰
۶۵۹
۶۵۸
۶۵۷
۶۵۶
۶۵۵
۶۵۴
۶۵۳
۶۵۲
۶۵۱
۶۵۰
۶۴۹
۶۴۸
۶۴۷
۶۴۶
۶۴۵
۶۴۴
۶۴۳
۶۴۲
۶۴۱
۶۴۰
۶۳۹
۶۳۸
۶۳۷
۶۳۶
۶۳۵
۶۳۴
۶۳۳
۶۳۲
۶۳۱
۶۳۰
۶۲۹
۶۲۸
۶۲۷
۶۲۶
۶۲۵
۶۲۴
۶۲۳
۶۲۲
۶۲۱
۶۲۰
۶۱۹
۶۱۸
۶۱۷
۶۱۶
۶۱۵
۶۱۴
۶۱۳
۶۱۲
۶۱۱
۶۱۰
۶۰۹
۶۰۸
۶۰۷
۶۰۶
۶۰۵
۶۰۴
۶۰۳
۶۰۲
۶۰۱
۶۰۰
۵۹۹
۵۹۸
۵۹۷
۵۹۶
۵۹۵
۵۹۴
۵۹۳
۵۹۲
۵۹۱
۵۹۰
۵۸۹
۵۸۸
۵۸۷
۵۸۶
۵۸۵
۵۸۴
۵۸۳
۵۸۲
۵۸۱
۵۸۰
۵۷۹
۵۷۸
۵۷۷
۵۷۶
۵۷۵
۵۷۴
۵۷۳
۵۷۲
۵۷۱
۵۷۰
۵۶۹
۵۶۸
۵۶۷
۵۶۶
۵۶۵
۵۶۴
۵۶۳
۵۶۲
۵۶۱
۵۶۰
۵۵۹
۵۵۸
۵۵۷
۵۵۶
۵۵۵
۵۵۴
۵۵۳
۵۵۲
۵۵۱
۵۵۰
۵۴۹
۵۴۸
۵۴۷
۵۴۶
۵۴۵
۵۴۴
۵۴۳
۵۴۲
۵۴۱
۵۴۰
۵۳۹
۵۳۸
۵۳۷
۵۳۶
۵۳۵
۵۳۴
۵۳۳
۵۳۲
۵۳۱
۵۳۰
۵۲۹
۵۲۸
۵۲۷
۵۲۶
۵۲۵
۵۲۴
۵۲۳
۵۲۲
۵۲۱
۵۲۰
۵۱۹
۵۱۸
۵۱۷
۵۱۶
۵۱۵
۵۱۴
۵۱۳
۵۱۲
۵۱۱
۵۱۰
۵۰۹
۵۰۸
۵۰۷
۵۰۶
۵۰۵
۵۰۴
۵۰۳
۵۰۲
۵۰۱
۵۰۰
۴۹۹
۴۹۸
۴۹۷
۴۹۶
۴۹۵
۴۹۴
۴۹۳
۴۹۲
۴۹۱
۴۹۰
۴۸۹
۴۸۸
۴۸۷
۴۸۶
۴۸۵
۴۸۴
۴۸۳
۴۸۲
۴۸۱
۴۸۰
۴۷۹
۴۷۸
۴۷۷
۴۷۶
۴۷۵
۴۷۴
۴۷۳
۴۷۲
۴۷۱
۴۷۰
۴۶۹
۴۶۸
۴۶۷
۴۶۶
۴۶۵
۴۶۴
۴۶۳
۴۶۲
۴۶۱
۴۶۰
۴۵۹
۴۵۸
۴۵۷
۴۵۶
۴۵۵
۴۵۴
۴۵۳
۴۵۲
۴۵۱
۴۵۰
۴۴۹
۴۴۸
۴۴۷
۴۴۶
۴۴۵
۴۴۴
۴۴۳
۴۴۲
۴۴۱
۴۴۰
۴۳۹
۴۳۸
۴۳۷
۴۳۶
۴۳۵
۴۳۴
۴۳۳
۴۳۲
۴۳۱
۴۳۰
۴۲۹
۴۲۸
۴۲۷
۴۲۶
۴۲۵
۴۲۴
۴۲۳
۴۲۲
۴۲۱
۴۲۰
۴۱۹
۴۱۸
۴۱۷
۴۱۶
۴۱۵
۴۱۴
۴۱۳
۴۱۲
۴۱۱
۴۱۰
۴۰۹
۴۰۸
۴۰۷
۴۰۶
۴۰۵
۴۰۴
۴۰۳
۴۰۲
۴۰۱
۴۰۰
۳۹۹
۳۹۸
۳۹۷
۳۹۶
۳۹۵
۳۹۴
۳۹۳
۳۹۲
۳۹۱
۳۹۰
۳۸۹
۳۸۸
۳۸۷
۳۸۶
۳۸۵
۳۸۴
۳۸۳
۳۸۲
۳۸۱
۳۸۰
۳۷۹
۳۷۸
۳۷۷
۳۷۶
۳۷۵
۳۷۴
۳۷۳
۳۷۲
۳۷۱
۳۷۰
۳۶۹
۳۶۸
۳۶۷
۳۶۶
۳۶۵
۳۶۴
۳۶۳
۳۶۲
۳۶۱
۳۶۰
۳۵۹
۳۵۸
۳۵۷
۳۵۶
۳۵۵
۳۵۴
۳۵۳
۳۵۲
۳۵۱
۳۵۰
۳۴۹
۳۴۸
۳۴۷
۳۴۶
۳۴۵
۳۴۴
۳۴۳
۳۴۲
۳۴۱
۳۴۰
۳۳۹
۳۳۸
۳۳۷
۳۳۶
۳۳۵
۳۳۴
۳۳۳
۳۳۲
۳۳۱
۳۳۰
۳۲۹
۳۲۸
۳۲۷
۳۲۶
۳۲۵
۳۲۴
۳۲۳
۳۲۲
۳۲۱
۳۲۰
۳۱۹
۳۱۸
۳۱۷
۳۱۶
۳۱۵
۳۱۴
۳۱۳
۳۱۲
۳۱۱
۳۱۰
۳۰۹
۳۰۸
۳۰۷
۳۰۶
۳۰۵
۳۰۴
۳۰۳
۳۰۲
۳۰۱
۳۰۰
۲۹۹
۲۹۸
۲۹۷
۲۹۶
۲۹۵
۲۹۴
۲۹۳
۲۹۲
۲۹۱
۲۹۰
۲۸۹
۲۸۸
۲۸۷
۲۸۶
۲۸۵
۲۸۴
۲۸۳
۲۸۲
۲۸۱
۲۸۰
۲۷۹
۲۷۸
۲۷۷
۲۷۶
۲۷۵
۲۷۴
۲۷۳
۲۷۲
۲۷۱
۲۷۰
۲۶۹
۲۶۸
۲۶۷
۲۶۶
۲۶۵
۲۶۴
۲۶۳
۲۶۲
۲۶۱
۲۶۰
۲۵۹
۲۵۸
۲۵۷
۲۵۶
۲۵۵
۲۵۴
۲۵۳
۲۵۲
۲۵۱
۲۵۰
۲۴۹
۲۴۸
۲۴۷
۲۴۶
۲۴۵
۲۴۴
۲۴۳
۲۴۲
۲۴۱
۲۴۰
۲۳۹
۲۳۸
۲۳۷
۲۳۶
۲۳۵
۲۳۴
۲۳۳
۲۳۲
۲۳۱
۲۳۰
۲۲۹
۲۲۸
۲۲۷
۲۲۶
۲۲۵
۲۲۴
۲۲۳
۲۲۲
۲۲۱
۲۲۰
۲۱۹
۲۱۸
۲۱۷
۲۱۶
۲۱۵
۲۱۴
۲۱۳
۲۱۲
۲۱۱
۲۱۰
۲۰۹
۲۰۸
۲۰۷
۲۰۶
۲۰۵
۲۰۴
۲۰۳
۲۰۲
۲۰۱
۲۰۰
۱۹۹
۱۹۸
۱۹۷
۱۹۶
۱۹۵
۱۹۴
۱۹۳
۱۹۲
۱۹۱
۱۹۰
۱۸۹
۱۸۸
۱۸۷
۱۸۶
۱۸۵
۱۸۴
۱۸۳
۱۸۲
۱۸۱
۱۸۰
۱۷۹
۱۷۸
۱۷۷
۱۷۶
۱۷۵
۱۷۴
۱۷۳
۱۷۲
۱۷۱
۱۷۰
۱۶۹
۱۶۸
۱۶۷
۱۶۶
۱۶۵
۱۶۴
۱۶۳
۱۶۲
۱۶۱
۱۶۰
۱۵۹
۱۵۸
۱۵۷
۱۵۶
۱۵۵
۱۵۴
۱۵۳
۱۵۲
۱۵۱
۱۵۰
۱۴۹
۱۴۸
۱۴۷
۱۴۶
۱۴۵
۱۴۴
۱۴۳
۱۴۲
۱۴۱
۱۴۰
۱۳۹
۱۳۸
۱۳۷
۱۳۶
۱۳۵
۱۳۴
۱۳۳
۱۳۲
۱۳۱
۱۳۰
۱۲۹
۱۲۸
۱۲۷
۱۲۶
۱۲۵
۱۲۴
۱۲۳
۱۲۲
۱۲۱
۱۲۰
۱۱۹
۱۱۸
۱۱۷
۱۱۶
۱۱۵
۱۱۴
۱۱۳
۱۱۲
۱۱۱
۱۱۰
۱۰۹
۱۰۸
۱۰۷
۱۰۶
۱۰۵
۱۰۴
۱۰۳
۱۰۲
۱۰۱
۱۰۰
۹۹
۹۸
۹۷
۹۶
۹۵
۹۴
۹۳
۹۲
۹۱
۹۰
۸۹
۸۸
۸۷
۸۶
۸۵
۸۴
۸۳
۸۲
۸۱
۸۰
۷۹
۷۸
۷۷
۷۶
۷۵
۷۴
۷۳
۷۲
۷۱
۷۰
۶۹
۶۸
۶۷
۶۶
۶۵
۶۴
۶۳
۶۲
۶۱
۶۰
۵۹
۵۸
۵۷
۵۶
۵۵
۵۴
۵۳
۵۲
۵۱
۵۰
۴۹
۴۸
۴۷
۴۶
۴۵
۴۴
۴۳
۴۲
۴۱
۴۰
۳۹
۳۸
۳۷
۳۶
۳۵
۳۴
۳۳
۳۲
۳۱
۳۰
۲۹
۲۸
۲۷
۲۶
۲۵
۲۴
۲۳
۲۲
۲۱
۲۰
۱۹
۱۸
۱۷
۱۶
۱۵
۱۴
۱۳
۱۲
۱۱
۱۰
۹
۸
۷
۶
۵
۴
۳
۲
۱
۰

کہ کیا شک اس مقدمہ میں جو بابت خاص استغالات و جعلی وغیرہ فریبی کے جو حسب نمبر ۲۰۷ مجموعہ تقریرات ہند
ہوں مستفیض کو اختیار ہے کہ دیگر استغالات یا جعلی کی بابت بھی کہ جعلی نسبت اسی طور پر فریبی ہو تا بیان کیا گیا
شہادت پیش کرے بیشک اصول عام وہ ہے جو ویسٹ صاحب جسٹس نے مقدمہ معروف سرکار بنام پرہیو
(۱) میں بیان کیا ہے کہ یہ خلاف قانون ہے کہ جرم العن کی شہادت بغرض ثبوت جرم ب کے دیکھا گئے جو
جرم العن کے ہم قسم ہو لیکن اس سے تعلق نہ کہتا ہو اور سربرہ منسن نے فیصلہ مذکور پر استدلال کر کے یہ بحث
کی ہے کہ شہادت ادا استغالات وغیرہ کی جو علاوہ ادا استغالات کے ہوں جعلی تفسیر فرد قرار داد جرم مل مقدمہ
میں کی گئی تھی مقدمہ ہارمین قابل پذیرائی ہوگی میں اس دلیل کو قبول کرنے کے لئے طیارہ نہیں ہوں الفاظ
دفعہ ۱۱ ایک شہادت کے بہت وسیع ہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بلا خوف و خطر یہ قاعدہ قائم کیا جاسکتا ہے کہ
وہ جملہ شہادت جو قانون انگلستان کے بموجب قابل مقبولی ہو ہمارے ایک شہادت کے بموجب جائز طور پر داخل
ہو سکتی ہے واضح ہو کہ مقدمہ سرکار بنام الیس (۲) جس کا حوالہ تجویز ویسٹ صاحب جسٹس میں دیا گیا ہے یہ کہتا
ہے کہ اگر عام طور پر کیا جائے تو مستفیض کو جائز نہیں ہے کہ کسی شخص کو مجرم ایک جرم کبیر کا اس طور پر
قرار دے کہ دوسرا غیر متعلق جرم کبیر ثابت کرے لیکن جبکہ چند جرائم کبیر متعلق ایک دوسرے کے ہوں اور ہر ایک
معاملہ مکمل کے ہوں تو ایک جرم دیگر جرائم کی نوعیت ظاہر کرنے کے لئے شہادت ہے اس تحریر سے ایک شرط مختلفہ
قاعدہ اخراج شہادت کے ظاہر ہوتی ہے شہادت متعلق ادا حالات اور معاملات کے ناقابل مقبولی نہیں ہے جو ملک
امور و مناسبات سے اس طور پر متعلق ہوں کہ گویا وہ اجزا ایک ہی معاملہ کے ہیں دوسرے یہ کہ وہ جرم جو قائم
کیا گیا ہے ایک فعل اور ارادہ فریبی سے جس کے ساتھ وہ فعل کیا گیا مگر کب ہے اور اس ارادہ میں ویسٹ صاحب جسٹس
نے اسی تجویز میں عبارت مندرجہ ذیل کتاب سل صاحب دوبارہ جرائم سے تحریر کی ہے۔ جب کوئی فرد قرار داد جرم
بابت لینے چند اشارے کے (۳) جانکر کہ وہ مال مسروقہ ہیں، ہو اور یہ ظاہر ہو کہ وہ مختلف اوقات میں لیکن
سے انتخاب کوایا جاسکتا ہے اور وہ مجبور کیا جاسکتا ہے کہ شہادت کو اس خاص الزام پر محدود رکھے کہ جسکو
انتخاب کیا ہو وہ الفاظ کہ جسکے نیچے خطاب اس مقدمہ کو ہمیشہ کیا گیا ہے اس استثنائے علحدہ کرنے میں جو بیان
کیا گیا لیکن بعد اسکے کہ انتخاب کر لیا جائے اسی سند سے کہ جسکا حوالہ ویسٹ صاحب جسٹس نے دیا ہے ظاہر ہوتا ہے کہ
مال کی اہمیت جلیا گیا ہو بغرض ثبوت علم مجرمانہ کے شہادت دیکھا سکتی ہے یعنی جیسا کہ ویسٹ صاحب جسٹس نے بعد اسکے
بیان کیا ہے جبکہ چند جرائم اس طرح متعلق ہوں کہ ثبوت ایک جرم کا اس شہادت کے ذریعہ ہو سکے کہ جس سے
دیگر جرائم کا ثبوت ہوتا ہے تو شہادت مذکور اس وجہ سے خارج نہ کی جائے گی۔

یہ دو قیود و نسبت عام قاعدہ اخراج شہادت کے جو اوپر بیان کیا گیا تحریر کئے گئے ہیں ان کی تشریح دیگر حیثیات

سے ہو سکتی ہے مقدمہ سرکار بنام ہوئی (۱) لارڈ ایبٹن صاحب نے فرمایا کہ کسی جعلی ٹیکٹ کے چلانے والے کے علم مجرمانہ کے ثابت کرنے کے لئے شہادت اس امر کی دی جا سکتی ہے کہ اس نے پیشتر اس سے دیگر کو بھی جعلی کو اس علم سے چلایا کہ وہ جعلی تھے یہ فرمایا کہ بلا ایسی شہادت کے لینے کے جو علاوہ اس کے ہو کہ جو محض حالات خود علم سے پیدا ہوتی ہو اس امر کا دریافت کرنا ناممکن ہو گا کہ آیا اونہوں نے اس کو اس علم مجرمانہ کے ساتھ چلایا کہ وہ جعلی یا وہ ایسے حالات میں چلایا گیا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اوں کا دل گناہ سے صاف تھا بعد اسکے جا کہ موصوف نے یہ فرمایا کہ اگر چند لوہے کا نمونہ ایک دوسرے کے ساتھ ایسے شامل اور مخلوط ہو جائیں تو تفصیل کل عدلہ آدنیق نہ کہد پر خود کرنا ضرور ہے اور بعد اس مقدمہ کے ذکر کرنے کے بعد کہ جس میں عدالت نے واقعات تین مختلف سر قدامے کو سماعت کیا کہ جب کا ارتکاب ایک ہی شب میں ہوا تھا حاکم موصوف نے یہ فرمایا صحیح ہے کہ مقدمہ زیادہ فاصلہ سے پیشتر نوٹوں کا چلانا یا باعتبار عرصہ کے ہو گا اسی قدر اس کا تعلق اس خاص چلانے سے جو فرد قرار داد جرم میں مندرج ہے باقی رہیگا اور اگر اس طرح چلانا بہت عرصہ پیشتر واقع ہو ہو تو صرف یہ امر قابل لحاظ ہوتا ہے کہ وہ چلانا اس لئے کافی ہے کہ جوری کوئی نتیجہ اس سے نسبت علم مجرمانہ طرمان کے اخذ کرے لیکن جو بابت انداز زمانہ وہ امر قابل پذیرائی شہادت نہیں ہو جاتا چونکہ مقدمہ سرکار بنام ہوئی جعلی ٹیکٹ نوٹ چلانے کا تھا جس کی نسبت بعض مرتبہ صورت خاص کا ہونا لگایا ہے (دیکھو کتاب ٹیلر صاحب در بارہ شہادت طبع شمس) و دلیل مقدمہ لارپورٹ مقدمات فوجداری جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ جہیں حوالہ کتاب سل صاحب متعلقہ جرم (طبع چہارم) جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ کا دیا گیا ہے لہذا یہ مناسب ہے کہ ایک یا دو دیگر مقدمات انگلستان کو جانچا جاے مقدمہ سرکار بنام رچرڈسن (۲) فزیم ایک کلاک تھا جس پر الزام خیانت مجرمانہ دو پونڈ کا تین مختلف مواقع پر اس طرح لگایا گیا کہ اس نے اپنے آقا کے نام میزان اون اخراجات کی کہ جو اس نے اپنے آقا کی طرف کے تحریر کی لیکن ہر موقع پر میزان میں دو پونڈ زیادہ لکھے بوقت تجویز مقدمہ شہادت اس امر کی پیش کی گئی کہ چند مواقع مسلسل پر قبل اور بعد مواقع مندرجہ فرد قرار داد جرم کے ٹیکٹ اسی قسم کی غلطی لگتی اور اس سے طرمان نے فائدہ اٹھا یا جب شہادت کی نسبت اعتراض کیا گیا ویس صاحب جس نے سی بی بالک صاحب مشورہ کر کے بعد اس شہادت کو قبول کیا اور یہ فرمایا کہ وہ سطح ظاہر ہونے وجہ یانیت کے شہادت قابل پذیرائی ہے گو وہ دیگر منج پر امر قابل تجویز ہو گا اثر دہشت ہو حاکم موصوف نے اس امر سے بھی انکار کیا کہ یہ بحث واسطے سماعت عدالت مقدمات شاہی طور پر کے طوقی کی جہاں سے مقدمہ سرکار بنام کرے (۳) جہیں فزیم کی تجویز جرم آتش زنی بہ نیت فریب ہی ایک کہنی بیکہ کرنیوالی کے ہوئی تھی شہادت اس امر کی کہ طرمان نے دوا کہ کہنی بیکہ کرنیوالیوں پر دعوی بابت آتش زنی کے

مقدمہ
لارڈ ایبٹن صاحب نے فرمایا
کہ کسی جعلی ٹیکٹ کے چلانے والے کے علم مجرمانہ کے ثابت کرنے کے لئے شہادت اس امر کی دی جا سکتی ہے کہ اس نے پیشتر اس سے دیگر کو بھی جعلی کو اس علم سے چلایا کہ وہ جعلی تھے یہ فرمایا کہ بلا ایسی شہادت کے لینے کے جو علاوہ اس کے ہو کہ جو محض حالات خود علم سے پیدا ہوتی ہو اس امر کا دریافت کرنا ناممکن ہو گا کہ آیا اونہوں نے اس کو اس علم مجرمانہ کے ساتھ چلایا کہ وہ جعلی یا وہ ایسے حالات میں چلایا گیا جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ اوں کا دل گناہ سے صاف تھا بعد اسکے جا کہ موصوف نے یہ فرمایا کہ اگر چند لوہے کا نمونہ ایک دوسرے کے ساتھ ایسے شامل اور مخلوط ہو جائیں تو تفصیل کل عدلہ آدنیق نہ کہد پر خود کرنا ضرور ہے اور بعد اس مقدمہ کے ذکر کرنے کے بعد کہ جس میں عدالت نے واقعات تین مختلف سر قدامے کو سماعت کیا کہ جب کا ارتکاب ایک ہی شب میں ہوا تھا حاکم موصوف نے یہ فرمایا صحیح ہے کہ مقدمہ زیادہ فاصلہ سے پیشتر نوٹوں کا چلانا یا باعتبار عرصہ کے ہو گا اسی قدر اس کا تعلق اس خاص چلانے سے جو فرد قرار داد جرم میں مندرج ہے باقی رہیگا اور اگر اس طرح چلانا بہت عرصہ پیشتر واقع ہو ہو تو صرف یہ امر قابل لحاظ ہوتا ہے کہ وہ چلانا اس لئے کافی ہے کہ جوری کوئی نتیجہ اس سے نسبت علم مجرمانہ طرمان کے اخذ کرے لیکن جو بابت انداز زمانہ وہ امر قابل پذیرائی شہادت نہیں ہو جاتا چونکہ مقدمہ سرکار بنام ہوئی جعلی ٹیکٹ نوٹ چلانے کا تھا جس کی نسبت بعض مرتبہ صورت خاص کا ہونا لگایا ہے (دیکھو کتاب ٹیلر صاحب در بارہ شہادت طبع شمس) و دلیل مقدمہ لارپورٹ مقدمات فوجداری جلد ۲ صفحہ ۱۲۸ جہیں حوالہ کتاب سل صاحب متعلقہ جرم (طبع چہارم) جلد ۱ صفحہ ۱۲۸ کا دیا گیا ہے لہذا یہ مناسب ہے کہ ایک یا دو دیگر مقدمات انگلستان کو جانچا جاے مقدمہ سرکار بنام رچرڈسن (۲) فزیم ایک کلاک تھا جس پر الزام خیانت مجرمانہ دو پونڈ کا تین مختلف مواقع پر اس طرح لگایا گیا کہ اس نے اپنے آقا کے نام میزان اون اخراجات کی کہ جو اس نے اپنے آقا کی طرف کے تحریر کی لیکن ہر موقع پر میزان میں دو پونڈ زیادہ لکھے بوقت تجویز مقدمہ شہادت اس امر کی پیش کی گئی کہ چند مواقع مسلسل پر قبل اور بعد مواقع مندرجہ فرد قرار داد جرم کے ٹیکٹ اسی قسم کی غلطی لگتی اور اس سے طرمان نے فائدہ اٹھا یا جب شہادت کی نسبت اعتراض کیا گیا ویس صاحب جس نے سی بی بالک صاحب مشورہ کر کے بعد اس شہادت کو قبول کیا اور یہ فرمایا کہ وہ سطح ظاہر ہونے وجہ یانیت کے شہادت قابل پذیرائی ہے گو وہ دیگر منج پر امر قابل تجویز ہو گا اثر دہشت ہو حاکم موصوف نے اس امر سے بھی انکار کیا کہ یہ بحث واسطے سماعت عدالت مقدمات شاہی طور پر کے طوقی کی جہاں سے مقدمہ سرکار بنام کرے (۳) جہیں فزیم کی تجویز جرم آتش زنی بہ نیت فریب ہی ایک کہنی بیکہ کرنیوالی کے ہوئی تھی شہادت اس امر کی کہ طرمان نے دوا کہ کہنی بیکہ کرنیوالیوں پر دعوی بابت آتش زنی کے

۱۸۵۲ء
ملاحظہ فرمائیںبنام
درجہ رام

کیا تھا جو دیگر دو مکانات میں حسین و سابق میں رہتا تھا اور حسین آگ ایک بعد دوسرے کے لگی بہشت اس امر کے قبول کی گئی کہ وہ آتش جبکی بابت تجویز پوری تھی نتیجہ ایک ارادہ مجبوز کا تھا اور اس مقدمہ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی شہادت نوعیت آگ لگنے کی یا وہ آگ لگنے کی یا تھا اور ان اشخاص کی جو بوقت لگنے آگ کے مکان میں تھے موجود نہ تھے اور کوئی ثبوت اس امر کا تھا کہ قیدی دو مکانوں میں سے کسی کے قریب تھا بلکہ اس امر کا بھی نہ تھا کہ وہ آگ تان میں بوقت آتش زدگی موجود تھا نہ نہجانب سرکار مقدمات سرکار بنام راجہ (۱) و سرکار بنام حیرنگ (۲) و سرکار بنام گلہ ز (۳) (دو مقدمات آخر الذکر چند اشخاص کو نہ ہر گھنٹہ لایکے تھے) کا حوالہ دیا گیا اور اوپر استدلال کیا گیا اور اگرچہ نہجانب قیدی کے یہ بحث کی گئی تھی کہ اوں مقدمات میں کوئی غفلت قریبہ ماہیں ان افعال کے جو مندرجہ ذیل قرار واد جرم تھے اور اوں افعال کے جو شہادت میں بغرض ثابت کرنے نیت کے مقبول ہوئے تھے نہ تھا تاہم دس صاحب جیش نے بعد ازاں میں صاحب بیرن سے مشورہ کرتے ہوئے شہادت کو مقبول کیا اور اس امر کے فیصلہ کے متوی رکھنے سے انکار کیا قیدی پر جرم ثابت قرار دیا گیا بہت زمرہ سرکار بنام فرانسس (۴) قیدی کی تجویز نسبت اس جرم کے لگی گئی کہ اس نے قصد حاصل کرنے پر ایک ایک مال کے گردی رکھنے والے سے بذریعہ اس بیان کے کیا کہ ایک گلوٹی میں ہیرا لگا ہوا تھا لارڈ لیکنر نے بوقت تجویز مقدمہ شہادت جس سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ دور و پیشتر معاملہ ماہرہ بحث کے قیدی نے دوسرے گردی رکھنے والے سے تجویز اس جوئے بیان سے حاصل کیا کہ وہ زنجیر طلائی تھی اور اس نے دیگر اشخاص سے ایک گلوٹی پر روپیہ قرض لینا چاہا کہ جسکی نسبت اس نے یہ بیان کیا کہ ہیرے کی ہے لیکن وہ اوں گواہوں کی رائے میں جو طلب کئے گئے تھے ہیرے کی نہ تھی حکام نے رائے لارڈ لیکنر صاحب کو بحال رکھنے مقدمات محولہ بالا کا حوالہ دیا گیا تا لیکن ہر کو شش کی گئی تھی کہ اوں کو اس بنا پر مزید کرین کہ جو چند جرائم اوں میں ثابت کئے گئے تھے وہ دراصل اجزاء ایک ہی جرم کے تھے اور ظاہر یہ بات تسلیم کی گئی تھی کہ اسی صورت میں شہادت قابل پذیرائی ہوگی لارڈ کا سرج صاحب نے بوقت صدور تجویز عدالت مفید احوال شہادت جو ایک رائے ظاہر کی ہے وہ قابل تجویز ہے۔ وہ مقدمات کہ زمین اس پر عمل کیا گیا عموماً مقدمات جوئے کا خدات یا سکہ قلبی کے چلائے ہیں لیکن وہ اوں مقدمات پر بعد زمین ہے اور اساد سے جنکا حوالہ دیا گیا ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رائے باطل ٹیک ہے صحیح ہے کہ ان مقدمات میں سے نسبت ایک کے یعنی نسبت مقدمہ سرکار بنام گرج کے مسٹر ٹیلر نے شبہ ظاہر کیا (دیکھو کتاب ٹیلر صاحب متعلقہ شہادت صفحہ ۲۳ نوٹ ۲ طبع ہشتم) لیکن جو فیصلہ کہ اس مقدمہ میں صادر ہوا وہ ایک بڑے اعلیٰ حاکم کا تھا اور اس سند کی نسبت جبر

(۳) رپورٹ فاسٹر و فیلان صاحبان جلد ۲ صفحہ ۶۸

(۱) رپورٹ فاسٹر و فیلان صاحبان جلد ۲ صفحہ ۲۳۲

(۴) لارڈ پوٹ مقدمات شاہجی جین بے متوی لکی گئی جلد ۱ صفحہ ۱۲۰

(۲) لارجنل (مقدمات جدید) جلد ۱ صفحہ ۱۵

نظر ثانی صیغہ فوجداری

باجلاس جارجین صاحب شس وپارسنس صاحب شس
ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام عہد الرحمن

مجموعہ ضابطہ فوجداری (رایکٹ) ۱۸۸۲ء و دفعات ۲۴۹ ۲۴۸ ۲۴۷ ۲۴۶ ۲۴۵ مائی کورٹ کے
اختیارات صیغہ نظر ثانی واسطے صادر کئے اس حکم کے کہ جس شخص پر جرم ثابت قرار پا کر اس کی نسبت
حکم سزا عطا کر دیا گیا ہے واسطے تجویز کے سپرد کیا جائے مجموعہ تقریرات ہند (رایکٹ) ۴۵ س ۱۸۸۲ء
دفعہ ۳۲۶ صر رشید۔ نا کافی حکم سزا۔

ملازم کی تجویز دور دراز پریزینٹ کی بابت بالا ۱۰۰ پونچائے ضرورت ہند واسطے بران کے جلی اوکی
نسبت حسب ف ۳۲۶ مجموعہ تقریرات ہند تجویز نسبت جرم مل میں آئی اور حکم سزا دوس برس کی قید کا صادر ہوا۔
چونکہ کوئل گورنمنٹ کی یہ دے ہوئی کہ سزا کے نہ کرنا کافی ہے لہذا اس نے مائی کورٹ سے حسب ف ۳۲۶
مجموعہ ضابطہ فوجداری (رایکٹ) ۱۸۸۲ء میں شک کی کہ لارڈ ایماٹ پریزینٹ میں کیا نہیں اور حکم دیا جاسکے مضم کو
واسطے تجویز کے مائی کورٹ میں سپرد کرے مہمانہ قیدی کے رجعت کی گئی کہ چونکہ جرم نہ کو محض ظاہری تجویز عدالت
سشن کے نہیں ہے لہذا مائی کورٹ کو حسب ف ۳۲۶ وہ مجموعہ مقررہ حکم صادر کرنے کا اختیار نہیں ہے
کہ ملازم واسطے تجویز کے سپرد کیا جائے۔

مقررہ ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام ملکہ کے خلاف اس کے تجویز مہوئی کہ کازر سے دفعہ ۳۲۶ (ب) عدالت اپیل
کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ شخص ملازم سے تجویز کے سپرد ہونا چاہئے جس ملازم کو واسطے تجویز کے سپرد کئے جانے کا حکم
دے ہے جبکہ اس کو یہ معلوم ہو کہ یہ طریقہ معجز پریزینٹ کو اس دفعہ میں اختیار کرنا چاہئے تھا۔

یہ بھی تجویز مہوئی کہ چونکہ جرم جو قیدی پر ثابت قرار دیا گیا کہ جرم حسب ف ۳۲۶ مجموعہ تقریرات ہند
قابل سزا سے جس ۱۰۰۰ مہینہ دیا ہے مقررہ اس برس کی قید سخت اور صحت کے نہ لارڈ ایماٹ پریزینٹ میں پریزینٹ کی
ملازم تھا کہ ملازم کو واسطے تجویز مائی کورٹ میں سپرد کرنا۔

دو خواہست مہمان گورنمنٹ میں واسطے نظر ثانی حکم مقررہ ڈیپوٹریٹ ملٹن صاحب پریزینٹ میں پریزینٹ
بہ خدمہ ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام عہد الرحمن۔

ملازم پریزینٹ ف ۳۲۶ مجموعہ تقریرات ہند واسطے الزام لگا دیا گیا تاکہ اس نے اپنی ذمہ داری نہ کرے

صفحہ ۶۵
انجین لارپورٹ
۵۸۰

مقدمہ
کاملاً مندرجہ
بنام
معدالت

کاٹ لی۔

پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ملزم پر جرم ثابت قرار دیکر کہ اس نے ضرر شدید بذریعہ اسلحہ برائے کے
پہنچایا یہ حکم سزا صادر کیا کہ وہ دو برس تک قید سخت رہے۔

چونکہ لوکل گورنمنٹ کی یہ رائے ہوئی کہ سزائے مذکورہ کافی تھی اس لئے اول ایک جیسی بائی کورٹ
کو دین اسلحہ مالکی کو مسل مقدمہ طلب کیجئے اور مجسٹریٹ کے حکم کی حسب قہ ۳۵ مجموعہ ضابطہ
نوجداری راجکٹ ۱۸۸۸ء نظر ثانی کیجئے۔

اس جیسی پر حکام نے جیمس مین غور فرمایا اور گورنمنٹ کو اس معنوں کا جواب بھیجا کہ درخواست واسطے
نظر ثانی کا رد و اثبات مجسٹریٹ کے عدالت عام مین کیجئے لہذا درخواست حال پیش کی گئی۔
بائی کورٹ نے اطلاع نامہ بنام ملزم واسطے غا ہر کرنے وجہ اس امر کے بھیجا کہ چون مجسٹریٹ کی
کارروائی منسوخ نہ کی جائیں اور اسکو واسطے تجویز کے سپرد کئے جانے کا حکم نہ دیا جائے۔

پہری ہتیار ام و کشت نہ جانب ملزم۔ عدالت ہذا کو حسب قہ ۳۹ و ۴۰ د ب مجموعہ ضابطہ نو جداری
یہ حکم صادر کرنے کا اختیار نہیں ہے کہ ملزم واسطے تجویز کے سپرد کیا جائے جس جرم کا الزام قیدی پر لگا یا گیا
ایک جرم محض قابل تجویز عدالت سشن کے نہیں ہے دفعہ ۴۲ د ب کی تعبیر کرنے مین بائی کورٹ
الآباد نے یہ تجویز کی ہے کہ صرف ایسے مقدمات مین جرم محض قابل تجویز عدالت سشن کے ہوں عدالت
اپس کو یہ حکم صادر کرنے کا اختیار ہے کہ شخص ملزم کو واسطے تجویز کے سپرد کئے جانے کا حکم دے۔ ملکہ منظر
فیصر ہند بنام سکس (۱)

مسٹر لینک قائم مقام ایڈوکیٹ جنرل نہ جانب سرکار جمعیہ کہ دفعہ ۴۳ د ب کی بائی کورٹ
الآباد نے کی ہے خلاف میرج اور فیو سم عبارت دفعہ مذکور کے ہے از روے دفعہ مذکور عدالت اپس
کو صریحاً یا اختیار دیا گیا ہے کہ حکم سپرد کئے جانے کا صادر کرے جب کہی کہ وہ ایسا حکم دینا مستحب
سمجھے مقدمہ حال مین ملزم پر جرم بالا را وہ پہنچانے ضرر شدید کا بذریعہ ایک اسلحہ برائے کے ثابت
قرار دیا گیا ہے یہ ایک جرم حسب قہ ۳۵ مجموعہ نغمات ہند قابل سزائے حبس و دام معبور و رہائے شہر
باقیدوس سال تک کے ہے مجسٹریٹ نے اسکو سزا دو برس کی قید سخت کی دی ہے یہ سزا صریحاً نامانی
ہے مجسٹریٹ کو چاہئے تھا کہ ملزم کو واسطے تجویز کے بائی کورٹ مین سپرد کرتا۔

چار وین صاحب جسٹس۔ جسے اول بذریعہ جیسی گورنمنٹ جیسی کے یہ جرم کی گئی تھی کہ اس

مقدمہ میں طلب کر کے نظر ثانی کیجئے۔ پھر پیرس میں غور کیا گیا تب عدالت نے یہ جواب دیا کہ جو دفعہ عدالت میں کیجائی اور پھر غور کیا جائیگا بعد ازاں ایک ہی دفعہ سے ایڈووکیٹ جنرل نے درخواست واسطے طلب کئے جانے مقدمہ کی گواہوں سے دفعہ ۳۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری ہائی کورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ صرف انہیں مقدمات کو طلب کر کے جسکی اطلاع عدالتانہ ہوئی ہو بلکہ ان مقدمات کو بھی جنکا علم عدالت مذکور کو کسی اور طور پر ہو جائے تاہم اکثر مقدمات میں یہ مناسب طریقہ ہے کہ حکام سے سر عدالت تحریک کیجئے اس طرح طلبہ عام میں معاملہ پیش ہو جاتا ہے اور ان وجوہ کی بخوبی سماعت ہوتی ہے جسے گورنمنٹ کو واسطے انتظام عامہ خلاف کے یا کسی فرین غیر سرکاری کو اپنے فائدہ کے لئے تحریک ہوئی ہو لہذا یہ مناسب ہے کہ اس قسم کی درخواستیں معمولی طریق پر کی جائیں گے۔ اختیارات حکام کے نسبت دست اندازی کرنے کے برہنہ ایسے علم کے جو کسی اور طرح حاصل ہوا ہو کیسے ہی وسیع ہوں علاوہ برین اس طریقہ کو سوپریم گورنمنٹ نے بطور ایک طریقہ نہایت آسان کے پسند کیا ہے کہ جیسا مراسلت دربارہ مقدمہ فلر صاحب (۱) سے ظاہر ہو گا ۱۶ رجب سے میں باور کرتا ہوں کہ عہدہ آبدائی کورٹوں کا یکساں رہا ہے۔

مقدمہ حال ایک ایسا مقدمہ ہے کہ جسکی اطلاع گورنمنٹ عدالت ہذا کو یہ عینہ نظر ثانی بخوبی کر سکتا ہے مجسٹریٹ نے تجویز کی ہے کہ قیدی نے دیدہ و دانستہ اپنی زوجہ کی ناک چاقو سے کاٹ لی حالانکہ سرکار نے اسکی نسبت حکم سنز زیادہ سے زیادہ قید کا جو وہ دیکھتا تھا یعنی دو برس کا صادر کیا تھا۔ بموجب دفعہ ۲۷ مجموعہ تعزیرات مسنوب جلیس دوام بعید روایاے شریا دس برس کی قید کا تھا۔ گورنمنٹ نے اس بنا پر تحریک کی ہے کہ جو سنز دی گئی وہ نامافی ہے بلانقصان ہو جانے کے قیدی کو ذریعہ توبیخ مزید واقعات کے یہ تحریر کرنا ضروری ہے کہ ایسے سنگین مقدمہ میں اگر مجسٹریٹ موقوف قیدی کو واسطے تجویز کے ہائی کورٹ میں ارسال کرنا تو وہ استعمال اپنے اختیار تفسیری کا بطور ضابطہ مشروط کثرت جو قیدی کی طرف سے حاضر ہوا یہ مذکور رہا ہے کہ ہائی کورٹ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ حکم سپردگی کا دے کیونکہ مقدمہ ہذا ایسا مقدمہ نہیں ہے کہ مجسٹریٹ کے اختیار سماعت سے باہر ہو۔ اشارہ لکھنے نے ایک تبصیر دفعہ ۲۳ اب مجموعہ ضابطہ فوجداری پر جس سے اسکی محبت کی تائید ہوتی ہے استدلال کیا ہے تبصیر مذکور برادر ہٹ صاحب جس کی تجویز بمقتدہ ملکہ منظر قید فیہ ہند نام سکھا (۱۷) میں تائی جاتی ہے عالم ذیل علم موصوف کی پر اسے جوئی کہ یہ الفاظ دفعہ ۲۳ (ب) حکم دست کے

کہ وہ ہر دو واسطے تجویز کے کیا جائے۔ . . . صرف ایسے اشخاص سے متعلق ہونے چاہیں جو قابل تجویز
محض عدالت سشن کے ہوں بقیہ تمام ہمارے نزدیک یہ ایک ایسی قیصر ہے جس سے معنی مرج تنگ ہو جائے
ہیں ہم کو چاہئے کہ اولاً الفاظ کو دیکھیں اور جس صورت میں کہ وہ مرج ہوں ہکواؤنگی بتاؤ فیصلہ کرنا چاہئے
اگر وہ شبہ ہوں تو ہکواؤس چیز پر سچا کرنا چاہئے کہ جس بارہ میں وہ ہوں سلطان بنام باشندگان
ہاٹنٹ دا، الفاظ مذکور میں کوئی قید نہیں ہے اور ہماری رائے میں بلحاظ معاملہ کے کوئی قید نہیں
لگائی گئی اختیارات ہائی کورٹ حسب دفعہ ۲۳۵ و ۲۳۶ از دوسرے مجہود لاء کے جیسا کہ مقدمات ملکہ معظمہ
قیصر ہند نام چمکن (۲) و ملکہ معظمہ فیہر ہند نام گن لال (۳) میں ملایا گیا وسیع کئے گئے ہیں ہم تجویز
کرنے اپنے اطمینان کے نسبت صحت و مناسب ہونے کا رد اثبات کے مسلیں طلب کر سکتے ہیں کافی
سزا کا دینا بلا شک ایک ایسی نامناسب بات ہے کہ جسکی اصلاح اختیار صیغہ نظر ثانی سے ہوتی مقصد
ہے اکثر ایسے مقدمات سنگین میں جن میں قواعد دوبارہ اضافہ کئے جانے سزا کے خود ہائی کورٹ سے
متعلق نہیں ہیں یہ حکم کہ ہائی کورٹ حکم تجویز جدید کار و بروکسی ایسی عدالت کے جسکو بہ نسبت مجسٹریٹ
کے زیادہ یتیمات ہوں دیکھتی ہے ہمارے نزدیک عام خلافت کے مفید و قیدی کے حق میں
مناسب ہے مجسٹریٹ کو ہر ایسے مقدمہ کی جسکی سماعت کا وہ مجاز ہو سماعت نہیں کرنی چاہئے حکم موثر
کو از دوسرے دفعہ ۲۵ اس امر پر غور کرنا لازم ہے کہ آیا وہ مزاج حاکم موصوف دیکھتا ہے کافی ہے
یا نہیں اگر نہیں ہے تو حاکم موصوف قیدی کو عدالت اعلیٰ میں بموجب دفعہ ۲۱ یا ۲۲ کے سپرد
کر سکتا ہے بہت مجسٹریٹان مرشی کے (۴) حکام ذیل علم اجلاس کامل نے یہ تجویز کیا ہے کہ عرض مجہود
ضابطہ جلداری کی ہے کہ طریقہ واسطے سزا مجراں کے مقرر کیا جاے بلا شک سزا سزا مراد سزا
کافی ہے چنانچہ اختیار و سماعت ہذا کے سجال سکتے ہیں ہم مجہود کی وجہ کو نافذ کرتے ہیں اب ہم تجویز
ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہیں اور مجسٹریٹ کو حکم دیتے ہیں کہ قیدی کو واسطے تجویز کے
ہائی کورٹ میں سپرد کرے۔

پارکس صاحب جسٹس۔ مجکو تجویز ثبوت جرم و حکم سزا منسوخ کرنے اور یہ حکم دینے میں
اتفاق ہے کہ ملزم واسطے تجویز کے سپرد کیا جاے از دوسرے دفعہ ۳۵ مجہود ضابطہ جلداری کے
ہائی کورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ کاغذات سب کی کسی مقدمہ میں جو کسی عدالت ماتحت کے اس عرض

(۲) ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء جلد ۱ ص ۱۱۱۔ (۳) ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء جلد ۱ ص ۱۱۱۔ (۴) ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء جلد ۱ ص ۱۱۱۔

۱۸۹۱ء
ملک معظمہ قیصر ہند
بنام
عبدالرحمن

سے طلب کر کے اوجھما معاینہ کرے کہ اسکو اسبات کا اطمینان حاصل ہو کہ جو تجویز یا حکم سزا یا دوا حکم مقدمہ
میں تحریر یا صادر کیا گیا ہو صحیح اور مطابق قانون اور انصاف کے ہے یا نہیں اور از روے دفعہ ۳۹۷
عدالت موصوف کو ایسے مقدمات میں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ حسب اقتضائے رائے اپنے وہ اختیارات نافذ
کریں جو دفعات ۱۹۵، ۲۳۳، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲ کی رو سے موقوف ہوئے ہیں ایک اختیار بھلا اول
اختیارات کے جواز روے دفعہ ۲۳۳ عطا ہوئے ہیں یہ ہے تجویز اور حکم سزا کو منسوخ کرے اور شخص ملزم
کو برقی کرے یا اسکو رہائی دے یا حکم دے کہ اسکی تجویز بد معرفت کسی عدالت مجاز سماعت تابع
حکومت عدالت اپیل مذکور کے عمل میں آئے یا واسطے تجویز کے سپرد کیا جائے میں اس رائے سے
اتفاق نہیں کر سکتا ہوں جو براؤن ہرسٹ صاحب جسٹس نے بمقدمہ ملکہ مغنہ قیصر ہند بنام سکس (۱)
ظاہر کی ہے کہ عدالت اپیل متذکرہ دفعہ ۲۳۳ اپیل بنا راضی تجویز ثبوت جرم میں یہ حکم کہ شخص ملزم واسطے
تجویز کے سپرد کیا جائے صرف اس صورت میں دلیکٹی ہے کہ جب عدالت موصوف کی دانست میں
ملزم قابل تجویز صرف عدالت سشن کے ہوا ایسی تعبیر سے ضرورت اضافہ کرنے الفاظ کی دفعہ ۲۳۳ میں
ہوگی جو لحاظ اسکے کہ وہ دفعہ ۲۳۶ میں درج کئے گئے دیدہ دانستہ دفعہ مذکور سے متروک کئے گئے جو الفاظ
کہ دفعہ ۲۳۳ میں استعمال کئے گئے ہیں صریح اور غیر مبہم ہیں اور اسکی رو سے عدالت اپیل کو اختیار
دیا گیا ہے کہ شخص ملزم کے سپرد کئے جانے کا واسطے تجویز کے حکم دے جب کہ عدالت موصوف یہ خیال کرے
کہ یہ دھنا سب طریقہ ہے جو اس مقدمہ میں اختیار کیا جانا چاہئے تھا اور صرف شرط اختیار سماعت ہے جو
از روے دفعہ ۲۸ کے مجسٹریٹ کو واسطے تجویز ایسے جرم کے دیا گیا ہے جو غیر مذکور کے خاتمہ میں قابل
تجویز مجسٹریٹ لکھا ہے دفعہ ۲۷۰ میں وہ ضابطہ مندرج ہے جس پر صرف اس صورت میں جب مقدمہ قابل تجویز
عدالت سشن یا بائی کورٹ کے متعلق کرنا چاہئے بلکہ اس صورت میں ہی کہ مجسٹریٹ کی رائے میں مقدمہ
مذکور کی تجویز عدالت مذکور کو کرنی چاہئے دفعہ ۲۵۴ اور یہی زیادہ شرط ہے کہ ملکہ اس میں یہ حکم ہے کہ مجسٹریٹ
شخص ملزم کی تجویز صرف بابت ایسے جرم کے کرے جیسا جسکی سزا اسکی رائے میں وہ پوری دلیکٹی ہے ان دو
دفعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ کو چاہئے کہ نسبت ہر مقدمہ کے جو اس کے رو برو پیش ہو اختیار
تمیزی عمل میں لائے اور کارروائیات مجسٹریٹ استعمال اس کے اختیار تمیزی کے سرچا تابع جانچ اور نظر ثانی
عدالت اعلیٰ کے پھیندہ اپیل یا نظر ثانی کے ہیں۔

مقدمہ حال میں ملزم نے ایک رات کو اپنی زوجہ کی باہرین اڈیا نگین جاپائی سے باندہ دین اور

ملک مسعود بن عبد
بنام
مبارک حسن

بعد ازان ایک چاقو سے کل نرم جھڑا وکی ناک کا اور ایک جھڑا اسکے اوپر کے ہونٹہ کا کاٹ لیا جو عذر
کہ وہ گنہگار اپنے فعل کے کرتا ہے یہ ہے کہ سماء نے قرار کیا کہ جب وہ کلکتہ گیا تھا کچھ عرصہ پہلے سے ایکا
ارتباط ایک اور شخص سے تھا اور جب سے وہ واپس آیا ہے سماء دو مرتبہ اپنی بہن کے گھر ہواگ
گئی اور اس نے کہا کہ وہ ہر ہواگ جاگلی کوئی شہادت سماء کی بد چلنی کی نہیں ہے لیکن وہ اُسکے پاس سے
ہواگ جانا قبول کرتی ہے بیت اس کے جرم کے جو ایک جرم حسب فہم ۱۶۔ مجموعہ غزوات قابل سزا ہے
جس دوام بعد دریا سے شور یا فید دس برس اور جرمانہ ہے اس کو دو برس کی قید سخت کی سزا پر پڑی
مجسٹریٹ ڈبلیو ڈیملٹن صاحب نے دی ہے اور انہوں نے حسب بل تحریر کیا ہے مگر کوئی جرم نہیں ہے
بلکہ ایک دیانت دار کام کرنا والا آدمی ہے جو خیال کرتا ہے کہ اس کی زوجہ کی بد چلنی سے اس کے حق میں بہت
مہفرت پہونچی اور سوائے اتفاق سے اس نے سماء کو میر جی کے ساتھ سزا دی سوائے اس عجیب تجربہ کے
سب ملین کو فی امر ایسا نہیں ہے جس سے وہ وجہ معلوم ہوں جسے پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو یہ رائے قائم کر لی
میں غیب ہوئی کہ عالم موصوف اس جرم کی پوری سزا دیکھتا تھا جکا ارتکاب ملزم نے کیا میر جی رائے
میں حکم زرا اسطے ایسی حرکت شیطانی کے کلکتہ نا کافی ہے جس کی نسبت مجسٹریٹ نے بتجویز کی ہے کہ ایکا
ارتکاب سوچ سمجھ کر میر جی محنت اسوجہ سے کیا گیا کہ مستغنیہ اس کے ساتھ بطور اسکی زوجہ کے نہ ہوگی
چونکہ حکم سزا زیادہ سے زیادہ ہے جو مجسٹریٹ صادر کر سکتا تھا لہذا یہ لازم آتا ہے کہ جرم مذکور ایک ایسا
جرم تھا جسکی پوری سزا پریزیڈنسی مجسٹریٹ نہیں دے سکتا تھا لہذا اس کو اختیار اسطے کرنے تجویز
نسبت ملزم کے نہ تھا بلکہ اس کو قانونا لازم تھا کہ اس کو اسطے تجویز کے ہائی کورٹ میں سپرد کرنا
میں یہ بھی تجویز کر سکتا ہوں کہ مطابق میرے تجویز کے مقدمات عورت کی ناک کاٹنے کے ہمیشہ
کل پریزیڈنسی میں عدالت سشن کے سپرد کئے جائے میں اور جو سزا دی جاتی ہے وہ دو برس
کی قید سخت سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔

چنانچہ عدالت نے تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کیا اور مجسٹریٹ کو حکم دیا کہ قیدی کو واسطے
تجویز کے ہائی کورٹ کے سپرد کرے۔

تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا منسوخ کیا گیا۔

نوٹ سنا ب رپورٹ۔ بعد ازان قیدی واسطے تجویز کے روبرو جلی صاحب جسٹس اور عام جی کے
حاضر کیا گیا اور بطریق تجویز ثبوت جرم حکم دی علم موصوف نے آٹھ برس کی قید سخت کا حکم سزا صادر فرمایا۔

صدیقہ آپیل فوجداری

باجلاس جاردین صاحب جسٹس وٹیلنگ صاحب جسٹس
ملکہ معظمہ فقیر ہند بنام سونا پونا*

شہادت۔ بتاویل پذیرائی ہونا۔ ایکٹ شہادت مجریہ ہند (۱۸۷۱ء) دفعہ ۱۱۰۔ شہادت ایسے
گواہ کی جسکو پولیس نے ناجائز طور سے معافی دی۔ معنی ملزم کے دفعہ ۳۲۲ مجرورہ ضابطہ فوجداری ایکٹ
۱۸۸۶ء میں۔

اس ضمانت میں جب پولیس تفتیش ایک مقدمہ نقب فی اور سرحد کی کر رہی تھی چند شخص خاص گرفتار ہوئے
اور ان میں سے ایک سہی ہری نے کچھ حالات پولیس کو ظاہر کئے اور چند مکانات نشان دہ کیے جنہیں اسکے شرکانے
نقب فی کی تھی۔ برطانیہ اسکے پولیس نے اسکو چھوڑ دیا اور اسکو گواہ بنا یا بوقت تجویز اسے شہادت ملان اپنے
شرکانے کی کہ جن سب پر جرم ثابت قرار دیا گیا۔

بچھوڑی ہوئی کہ شہادت ہری کی حسب دفعہ ۱۱۰۔ ایکٹ شہادت مجریہ ہند قابل پذیرائی ہے گواہ کو پولیس
نے ناجائز طور پر رہا کر دیا تھا۔

یہی بچھوڑی ہوئی کہ غلط ملزم سرفورہ دفعہ ۳۲۲ مجرورہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۱۸۸۶ء سے
مراد ایسے شخص سے ہے جو پھر ٹریٹ یا کوئی اور عدالت اختیار یا معافیت مل لاتی ہے۔

آپیل بنما راضی بچھوڑی ہوئی جرم و حکم مندر مقدمہ ڈبلو ایچ پمپلس صاحب پریزیڈنسی مجسٹریٹ ہند
ملکہ معظمہ فقیر ہند بنام سونا پونا وغیرہ۔

واقعات اہم مقدمہ ہذا کے مسببیل ہیں۔
پولیس کو اطلاع ہوئی کہ مکان سنسٹروا ایک ساکنہ دادر میں نقب فی ہوئی اور مال قیمتی سہیل
اسکا کا چوری کیا گیا۔

اشناسے اسکی تفتیش میں پولیس نے ملزم سونا اور چند دیگر شخص خاص گرفتار کیا جن میں سے ایک مسی اہری
کچھ حالات ظاہر کئے اور چند مکانات نشان دہ کیے جنہیں نقب فی ہوئی تھی۔ برطانیہ اسکے پولیس نے ہری کو چھوڑ
دیا اور اسکو گواہ بنایا۔

بوقت تجویز نسبت اسکے شرکا باہت لازم نقب فی سرحد کے ہری منظر ہوا کہ وہ سب چور ہیں اور انکی جرم
سے تعلق رکھتے ہیں۔

۱۸۹۶ء
۳۴۔ فردری
مقررہ اشعار لاوارث
۷۶۱۲

بزنس مینس مجسٹریٹ نے تمام ملازمان کی نسبت تجویز ثبوت جرم کی اور دو قہین سے ہر ایک کو دو برس کی قید سخت کی سزا دی۔

مونا ملزم نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا دیگر ملازمان نے بھی ہائی کورٹ میں جداگانہ اپیل کئے۔ ملازمان کی طرف سے کوئی حاضری نہیں ہوا۔

برٹینس مہتاب سرکار ہم کہتے ہیں کہ ہری گرفتار نہیں ہوا تھا جبکہ پولیس نے اس کے شریکوں کو گرفتار کرنے کی کوشش کی ہری بھاگ گیا بلا شک ہری یہ کہتا ہے کہ وہ گرفتار ہوا تھا لیکن پھر من کر کے ہی کہہ گرفتار ہوا تھا جس شخص کو پولیس شبہ سے گرفتار کرے وہ شخص ملزم نہیں ہے اتفاقاً شخص ملزم سے مراد اس شخص سے ہے جسے مجسٹریٹ کے روبرو الزام لگایا جاے ہری روبرو مجسٹریٹ کے بطور شخص ملزم کے سرگرمی نہیں کیا گیا تھا جسی وہ گرفتار کیا گیا اس نے کچھ حالات پولیس کو ظاہر کئے جلیق اسکے وہ را کیا گیا اور گواہ بنایا گیا اگر ہائی نا جائز ہی ہوتا ہم وہ ایک گواہ مجاز حسب قاعدہ ۱۱ ایک شہادت ہند کے تمام مقدمات ملکہ مستقل بنام ہمنندا (۱) قہیر مند بنام مہملی (۲) ملکہ مستقل قہیر مند بنام (۳) لا دوس کا حوالہ دیا گیا۔

جارج ڈین صاحب جسٹس۔ ٹیلنگ صاحب جسٹس کو تجویز مند بعد ذیل سے اتفاق ہے جیسے کہ جسے بوقت سماعت مطلع کیا ہماری رائے ہے کہ تجویز ثبوت جرم مونا پونا کی بابت نقب فی و سرف کے مکان سنر ٹومین جال نہیں رکھی جاسکتی بلکہ ہے کہ وہ چورون یعنی دیگر قیدیوں کا شریک ہو وہ تسلیم کرتا ہے کہ وہ ایک ہی کوٹھری میں رہتا ہے نیزہ نگین جسے مال سرفہ کو قیدیوں کی طرف سے منتقل کیا گیا کہتا ہے کہ وہ پچھلے مال مذکور اسکو دیا اور سونا و فیرو اسوقت موجود تھے لیکن مونا گفتگو میں شریک نہیں ہوا ایک اور گواہ ہری جسکو ہم شریک جرم تصور کرتے ہیں لیکن جو کہتا ہے کہ اس نے پولیس کو اطلاع دے بہاوی اور جو بطور گواہ مدعی طلب ہوا ہے سچ ہوا ہے کہ مونا گھر پر رہا جبکہ اور باہر گئے اور ترکیب سرفہ کے ہوئے ایسی شہادت مسل میں ہونے سے یہ امر پر نظر ہو گا کہ مونا کا جرم سن اسوجہ سے خیال کر لیا جائے کہ وہ اور ون کے ساتھ کسی کوٹھری میں رہتا تھا نقب فی و سرفہ اور اس شہادت سے بخوبی ثابت ہیں جس سے اور لوگ مجرمان ظاہر ہوتے ہیں لہذا ہم اس تجویز ثبوت جرم اور حکم سزا کو منسوخ کرتے ہیں جنسبت مونا پونا کے صادر کیا گیا ہے۔

مشہور سٹیشن دوسرے بزنس مینس مجسٹریٹ نے اپنی تجویز میں ذکر کیا ہے کہ ہری گواہ نے بعد اس کے کہ

(۱) انجین لا پورٹ سلسلہ بیسی جلد ۱ صفحہ ۶۱۰ - (۲) انجین لا پورٹ سلسلہ ایڈا جلد ۲ صفحہ ۴۹

۱۹۹۱ء
کے بعد
میں

اوسکو پولیس نے گرفتار کیا اونسے حالات ظاہر کئے اور چند کمکانات تھانے میں تفتیش ہوئی
تھی برطبق اسکے وہ رہا کیا گیا اور گواہ بنا یا گیا مسلم ہوتا ہے کہ یہ واقعات مجسٹریٹ کو صرف وقت
تجویز معلوم ہونے پر مجسٹریٹ نے اس کا ردائی پولیس کو بے قاعدہ تصور کیا اور یہ اسے قائم کر کے کہہ رہی
اور اسی قسم کے اور جرم میں شریک تھا جلی حاکم موصوف تجویز کر نیکیو تھا حاکم موصوف نے ہدایت کی
کہ وہ بانی لڑکان کے ساتھ شامل کیا جائے اور بعد ازاں بری کی ان دیگر مکانات میں تجویز ہوئی اور
اوس جرم ثابت قرار دیا گیا جب عدالت ہڈانے مونا کا اپیل منظور کیا نسبت اس کا ردائی کے جسکے جب
ہری تجویز مقدمہ میں گواہ بنا یا گیا تھا پورٹ طلب کی گئی اپیل میں منجانب سرکار مشرق
سمت کی ہے نسبت لحد واقعات کے بلکہ اس رائے مجسٹریٹ سے اتفاق ہے کہ ہری کو پولیس نے
بطور ایک شخص شریک جرم کے گرفتار کیا تھا یہ تسلیم ہے کہ ہری کو پولیس نے رہا کیا اور اوسکو مجسٹریٹ
نے جیسا اسکا اظہار بطور گواہ کے ہوا ہا نہیں کیا تھا اسنے فیصلہ مقدمہ کے اس امر کی تجویز کرنی ضروری
نہیں ہے کہ کیا گواہی ہری کی شہادت میں قابل پذیرائی ہے یا نہیں لیکن برطبق کر کے فوراً پورٹ
مجسٹریٹ کے جسے سسرٹیشن سے کہا کہ نسبت امر حکومت کے بحث کرے۔

کچھ مرسالت با بین مجسٹریٹ اور گورنمنٹ کے نسبت عام بحث رہائی کے ہوئی اور مجسٹریٹ نے ایک
نقل مذکوریشن گورنمنٹ نمبر ۵۴۱۵۱۱۱۱ کی بھیجی ہے جو برطبق اسکے ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو صادر ہوا
معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ کی کامائے سبیل میں مجسٹریٹ کو جائز ہے کہ حسب فہم ۳۳ جو جو عنایت
فوجداری کے کسی شخص مزم سے بغرض حاصل کرنے اوسکی شہادت کے کسی ایسے مقدمہ میں جو شخص
قابل تجویز عدالت سیشن کے ہو عدہ معافی منہا کا کرے اور عدہ معافی منہا مقدمہ قابل تجویز مجسٹریٹ
میں نہیں کیا جاسکتا اور اگر مجسٹریٹ عدہ معافی نہیں کر سکتا تو پولیس ایسا نہیں کر سکتی ہے اور کوئی
ایسی دفعہ نہیں ہے جسکی رو سے پولیس کو اختیار ہو کہ جو شخص گرفتار ہوئے میں اونکو رہا کرے اور
بغرض کرائے تجا و پر ثبوت جرم نسبت دیگر لڑکان کے جو انہیں جرم میں شریک تھے اونکو گواہ بنا
سسرٹیشن نے یہ بھی تجویز کیا کہ کسی شخص کو جسکو پولیس نے گرفتار کیا ہو کوئی شخص سوا کے ہی مجسٹریٹ
کے رہا نہیں کر سکتا ہے کسٹر پولیس نے تجویز کیا کہ پولیس کو نہایت سخت حکم ہے کہ کسی ایسے شخص
کو جو ایک مرتبہ قید کیا گیا ہو رہا نہ کرے بلکہ اسکو ضمانت پر چھوڑے کہ وہ مجسٹریٹ کے رو بہ عدالت
اون حاضر ہو اور وہ ضمانت پر بھیجی میں ایسے مواقع پر اختیار کیا جاتا ہے جب پولیس یہ چاہے کہ کسی شخص
کو کسی مقدمہ میں گواہ بنائے کہ اس عنایت کو تجویز سسرٹیشن کی بعد دیکر اسے تسلیم کیا ہے

۱۸۹۲
ملک مسٹر فیض احمد
بنام
سنا پورنا

یہ ہے مئی پولیس کمیٹی کے روبرو مجسٹریٹ کے منع واقعات مقدمہ میں کوئی مجسٹریٹ سے یا سندھا کر کے کوئی دہی رہا کیا جائے اور
بعد اوسکی رہائی کے دس لوگ باجائز مجسٹریٹ کے اسکو گواہ بنا تھیں مگر کونست پٹنی نے اپنے رندو میں متعلق مرسلت
نکال کر میں یہ تحریر کیا ہے جو اشخاص فی الواقع گرفتار ہوں اور کو مجسٹریٹ کے روبرو ملے جانا چاہئے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ جاننے
ایک اندراج بابت گرفتاری نے کیا مانا چاہئے اور معلوم ہوتا ہے کہ کیا مانا ہے اور مقدمات
تخفیف میں ضمانت واسطے حاضر کی شخص ملزم کے روبرو مجسٹریٹ کے لی جانی چاہئے اور وقت
یہ تجویز کرنا مجسٹریٹ کا کام ہے کہ کیا کارروائیاں مزید کی جانی چاہئیں اور آیا کوئی وجہ ایسی ہے
یا نہیں کہ وہ شخص جو اس طرح اس کے روبرو لایا گیا ہے ایک ملزم یا ایک گواہ تصور کیا جائے
اس مرسلت سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس اور مجسٹریٹ میں اس امر کی نسبت اختلاف نہیں ہے
کہ کیا غلطی آدہ ہونا چاہئے جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری دانست میں صحیح عمل آدہ بالکل
مطابق ہدایات ایکٹ ۳۱۸ کے دفعات ۹۰ لغایت ۹۲ کے ہے یہ عمل آدہ غالباً بطور
قانون کے اس جزیرہ میں قبل صادر ہوتے اسٹیشنوں مذکور کے تاکہ وہ مکمل مطابق قانون
مکمل ہوں ان کے ہے جیسا کہ یہ مقدمات رابٹ ہنام کو رٹ (۲) ایک و تمہ بنام فلیسی (۲)
و دایمیٹ برن صاحب گرفتاری بلا وارنٹ میں قرار دیا گیا ہے انہیں اصول کو فی الواقع
واضعا قانون نے مجبوراً اسے ضابطہ فوج داری مفصل میں اختیار کیا ہے ہم دفعہ ۵۹
لغایت ۶۳ و ۶۹ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰
ایک ہی نہیں ہے کیونکہ صرف دفعات ۵۳ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰
جزیرہ پٹنی سے متعلق ہیں دفعہ ۶۳ جہیں پولیس کو حکم ہے کہ مجسٹریٹ کو اور ان جملہ اشخاص کے مقدمہ
کی رپورٹ کرے جو بلا وارنٹ گرفتار کئے گئے ہوں اور اسے متعلق نہیں کی گئی ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے
کہ چونکہ سپریمس میں ۳۰ فروری ۱۸۹۲ء کو یہ تجویز کی کہ یا م ضروری ہے کہ مجسٹریٹوں کو جب اشخاص
پر وارنٹ کے روبرو الزام لگایا جائے وہ یا یہ شخص معلوم ہو جائیں جبکہ گرفتاری عمل میں آتی اور یہ رے
ظاہر کی کہ قاعدہ مندرجہ دفعہ ۵۰ و دیگر دفعات ایکٹ ۳۱۸ کے متعلقہ حراست سے یہ معلوم ہے
کہ اشخاص ملزم مجسٹریٹ کے روبرو سب سے پہلی تاریخ پر جو آسانی ہو سکے حاضر کئے جاویں یہ حال
استقامی ہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جو ان کے حوالہ دینے کے کہے اور کیا جائے قانون مذکور ہمارے
نزدیک عموماً پولیس کو اور نیز مجسٹریٹوں کو معلوم ہے اور بلحاظ مناسب فی اتی آنا دی کے واسطے عمل کیا

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

جاتا ہے گوئیٹ مجسٹریٹ کی طرف سے ہے کہ ہر خاص خلافت و زبیری کی رپورٹ کیا ہے اور یہ تجویز کیا
جاسکتا ہے کہ ایک کانسٹیبل پر جو گرفتار کرتا ہے اور بعد ازاں ہر کسی استفسار کے لئے کے مجسٹریٹ سے
کسی شخص کو جہود تباہ ہے دو بڑے خطرو میں پرتا ہے یعنی خطہ مالش ہر جو اس ہمارے گرفتاری میں
شرارت سے کی گئی یا خطہ قائم ہونے سے مقدمہ کا منجانب امسٹران کے اس ہمارے گرفتاری سے ایک خبر
کو ہٹا کر جانے دیا۔

مگر جس امر پر کہ ہمارے روبرو دلیل کی گئی ہے کہ ایسا گرفتار شدہ شخص جو اس طرح رہا کیا گیا
ہو ایک گواہ مجاز مقدمہ کے یا نہیں جو شخص کہ کسی گرفتار نہ ہوا ہو اور جس کے نام کوئی حکم نامہ
جاری نہ ہو ایک گواہ مجاز ہے گواہ اصل ملزم ہو (مقدمہ شکل ۱۱) پس صورت میں روبرو مجسٹریٹ
کے بنام عمر و دیگر استغاثہ کیا گیا اور بنام صورت عمر و کے حکم نامہ جاری ہوا بلکہ اسکی جانب سے ایک
گواہ مجاز تصور کیا گیا تھا (میش بنام میش (۱۲) لیکن جس صورت میں ایک مجسٹریٹ نے ایک
وارنٹ بنام دو اشخاص بابت سرقہ کے جاری کیا تھا اور وہ حاکم صورت کے روبرو دلائل گئے
تھے اور مجسٹریٹ نے اسے وعدہ معافی سزا کا کیا اور معافی مذکور جائز تھی اور اسکی شہادت بطور
گواہان کے لی اور انہوں نے شہادت بوقت تجویزیشن کے ہی ادا کی یہ تجویز ہوئی کہ چونکہ اشخاص
ملزم تھے اور اسے وعدہ معافی سزا جائز طور پر نہیں کیا گیا تھا لہذا اسکا اظہار بطور گواہان نہیں لیا
جاسکتا تھا واقعی وہ بری ہوں یا رہا کئے جائیں یا اوپر حرم ثابت قرار دیا جائے لہذا اسکی شہاد
بوجہ قطعاً ناقابل پذیرائی ہونے کے استغاثہ کی گئی (ملکہ معظمہ بنام ہنہتا (۱۳) حکام نے اسکی وجہ
سند راجہ ذیل تحریر فرمائیں: "موردہ رام چند روبرو مجسٹریٹ کے بطور اشخاص ملزم کے جسے دفعہ ۲۴ مجموعہ
میں مندرج ہے کہ بخرا و صورت کے جو دفعہ ۲۴ میں مندرج ہے کسی شخص ملزم پر مذکور وعدہ یا تخفیف
یا اور طور پر اس امر کی ترغیب دینے کے لئے کیڑا حکام باوند والا جا بگاڑا کسی امر کو جس سے اسکی
واقفیت ہونا ہر کے یا نفی کے دفعہ ۲۴ میں یہ حکم ہے کہ شخص ملزم کو صحت یا اقرار یا صلح نہ دیا جائے
جن دفعات کا حوالہ دیا گیا ہے وہ بطور دفعات ۲۴ و ۲۳ و ۲۴ مجموعہ حال کے معلوم ہوتی ہیں مدت
نے مقدمہ رڈ (۲۴) کو بطور ایک سند قانون شہادت کے تصور نہیں کیا اور حکام مدد و ج کے تصور
کیا ہو گا کہ فعل مجسٹریٹ سے مورد اور راجہ ذیل دفعات اشخاص ملزم حسب مراد الفاظ مذکور ہوئے

(۱۱) مقررات برائے کونسل مولف ایٹ صاحب جلد صفحہ ۳۵ - (۲) کلکتہ رپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۵۵۳

(۱۲) ایڈیشن رپورٹ سلسلہ مجسٹریٹ جلد صفحہ ۶۱ - (۳) رپورٹ کو پر جب جلد صفحہ ۳۳۱

۲۱۸۹۲
ملکہ مسعودہ فیروز شاہ
بنام
مزدور

نوفات محولہ سے خارج نہیں ہوئے مقدمہ ملکہ مسعودہ بنام ریستہ ٹیس (۱) غالباً انہیں وجوہ تفصیل
ہواستان دونوں مقدمات کو عدالت الایاڈ نے مقدمہ فیروز شاہ بنام مسعودہ (۲) پسند کیا اور ان کی تعلیم
کی کہ مقدمہ میں مقدمہ ۲- ایک شہادت ہند کا حوالہ دیا ہے ۳- مجموعہ کے ساتھ میں دیا گیا ہے کہ شہاد
نا جائز طور پر سماعت کئے ہوئے گواہ کی ناقابل پذیرائی ہے وہ مقدمہ مذکور میں ایسا تصور کیا گیا ہے
کہ وہ ہنوز شخص ملزم ہے مقدمہ ملکہ مسعودہ بنام ہمنٹا کی تقلید بطور نظیر کے بیان مقدمہ ملکہ مسعودہ فیروز شاہ
بنام (۳) کی گئی ہے مقدمہ فیروز شاہ بنام لیلادہ (۴) دلیل مقدمہ ہمنٹا کی ایسے شخص ملزم کی صورت
سے متعلق کی گئی ہے جبکہ نسبت مجسٹریٹ نے ناجائز طور پر الزام سے دست برداری کی اجازت دی
اوسکی شہادت مابعد بطور گواہ کے ناقابل پذیرائی کی توجہ دی ہوئی مقدمہ ملکہ مسعودہ بنام بہا سی لال (۵)
حکام نے یہ فرمایا ہے "کوئی قانون یا اصول ایسا نہیں ہے کہ جو کسی ایسے شخص کو جس پر کسی جرم کا ثبوت
ہو اور الزام لگایا جائے لیکن جبکہ مجسٹریٹ نے بوجہ ہمنٹا نے شہادت کے رہا کیا ہو بعد ازاں بطور
گواہ ثبوت منظور ہونے کا مانع ہو۔"

ان مقدمات میں سے کوئی مقدمہ حال سے متعلق نہیں ہے جہاں شخص گرفتار شدہ کی اطلاع
مجسٹریٹ کو اوس وقت تک نہیں ہوئی کہ وہ گواہ کے کٹرو میں کٹا گیا مگر ایک مقدمہ ہے کہ جبکہ
رپورٹ (جوڈیشل کمشنر برٹش برہما کے سرکرات نکشہ نمبر ۲) میں ہے ایک شخص مسی شاداکا
اخبار بطور ایک گواہ ثبوت کے عدالت بکارڈ رنگون میں ہوا جہاں مجموعہ منابطہ فوجداری جاری
ہے اوسکو پولیس نے گرفتار کیا تھا اور سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اوسکو بلا مجسٹریٹ کے روبرو پیش
کے مجسٹریٹ ضلع کو لکھا کہ وہ رضامند ہے کہ پورا اقبال جرم کرے اور ان اشخاص کے گرفتار کرنے
میں جنہوں نے حال میں بعض وکیتیان کی ہیں احوال سرحد کے برآمد کرنے میں مدد دے سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مجسٹریٹ
سے پراسسٹنٹ کی گواہی سے وعدہ حافی ہنر کا سب فوہ ۳۳ کیا جائے کوئی مقدمہ کیٹی کا روبرو مجسٹریٹ مذکور کرنے
پیش نہ تھا اور اس کا معلوم کرنا دشوار ہے کہ کس طرح مقدمہ ۳۳ متعلق ہوئی مجسٹریٹ ضلع نے کوئی ثبوت لکھیں جو حکام موجود
نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو حافی سنرا کا وعدہ کرنے کو لکھا بعد شہادت شہادت کے چند اشخاص پر
بات ایک کے ان وکیتیلوں میں سے عدالت ریکارڈ میں جرم ثابت قرار پایا مسودگان نے
اسپیشل کورٹ میں اپیل کیا جہاں جین مابین حکام کے نہیں سے ایک میں تھا اس امر کی نسبت

(۱) رپورٹ مافی کوشٹ ٹیس جلد ۲ صفحہ ۹۹ مقدمات فوجداری - (۲) انڈین رپورٹ مسد الایاڈ جلد ۲ صفحہ ۲۶

(۳) انڈین رپورٹ مسد ٹیس جلد ۱ صفحہ ۱۹ • (۴) تاج فوجداری جلد ۱ صفحہ ۱۸۹

مکتبہ قیصریہ
نام
مکتبہ قیصریہ

اختلاف آراء رہا کہ آیا شاد کی شہادت قابل پذیرائی ہے یا نہیں جو اسے کہ میں نے ظاہر کی
 پیشی کہ وہ مدد معافی سزا بطور ایک نہ خیریت خلاف وفات ۱۶۳۱۶۳۲ کے نامائز تھا اور اس طرح پر
 نہیں کیا گیا تاکہ جیسا وفات ۱۶۳۲۳۲۳ میں حکم ہے میں نے یہی اعتراض کیا کہ شاد ایک
 شخص ملزم ہے اور از رو سے وفد ۱۶۳۲۳۲۳ کا اظہار علت سے لینا ممنوع ہے اور مقدمہ نہ ہوتا کا
 حوالہ دیا اور نیز خلاف وفات ۱۶۳۲۳۲۳ کا دیا ریکارڈ کرنے پر خیال کہ وہ مدد معافی سزا ضروری
 نہ تھا کیونکہ شاد ابھی شخص ملزم تھا یعنی وہ کہیں اس نظر سے رہو مجسٹریٹ سپروکٹنڈ خواہ
 روبرو عدالت کشن کے پیش نہیں کیا گیا تھا اس مقصود اب اپنی کورٹ کلکتہ تک پہنچا جہاں پیش
 مستر صاحب شس وفیلڈ صاحب شس نے معذرت قبول کی کہ شاد گواہ کی قابل پذیرائی ہے
 یا نہیں سوال کا جواب دینے میں یہ امر پیش نہیں رہنا چاہئے کہ بیانات اس شخص کے ایسے متعلقہ
 نہیں جو نے چاہیں کہ وہ خود اوپر اور اسکی ذمہ داری سزا پر مؤثر نہیں بلکہ صرف اول شخص
 غیر مؤثر میں جسکے خلاف وہ شہادت میں پیش کئے گئے ہیں اندر اداں حالات کے جو سل میں
 اور اس بیان مقصد میں جو ذی علم حکام ماتحت نے ارسال کیا ہے ظاہر کئے گئے ہیں ہماری
 یہ رائے ہے کہ شہادت اس گواہ کی قابل پذیرائی ہے گویا شک واقعات متعلقہ اسکی شہادت کے
 اور حالات جنہیں شخص کٹر گواہ میں حاضر ہوا ہالی جو رہی کو اس غرض سے ٹیک ٹیک بتلانے
 چاہیں تھے کہ مشا کہ الیم اندازہ وقت خود شہادت مذکور کا کہ سکین بموجب ایک شہادت کے
 قابل پذیرائی ہونا قاعدہ ہے اور خارج ہونا استثناء اور اداں حالات پر جو بموجب دیگر طریق کے
 تاثیر خارج کرنے کی رکتے بموجب ایک شہادت مذکور صرف تجویز کرنے میں اس وقت کے غور کیا جائیگا
 جو شہادت کو جب وہ پذیرا ہو جائے دیکھا جائیگا۔

تجویز مذکورہ بالا میں تجویز مقدمہ ملکہ مستطیع نام نہ ہوتا (۱) سے اس بنا پر اقرار کیا جاسکتا ہے
 کہ شاد ابھی روبرو مجسٹریٹ کے نہیں لایا گیا نہ ضمانت پر اس شرط سے رہا گیا تھا کہ مجسٹریٹ
 کے روبرو حاضر ہو گا اس سے تاہم اس رائے کی ہوتی ہے کہ جو شخص ہر کی حالت میں بموجب ایک
 گواہ قابل پذیرائی ہے یہ صحیح ہے کہ باب ۳۳ مجبوعہ میں جنہیں ذکر نقیشتی اطلاع وغیرہ پر ہے لفظ ملزم
 یا شخص ملزم چند دفعات میں درج شدہ وفات ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳
 خیالی کے احتمال کیا گیا ہے کہ منکلی اطلاع ہنوز کسی عہدہ واکو سواسے پولیس کے نہیں ہوتی ہے
 اور جو باب ۵ میں اشخاص گرفتار شدہ نامزد کئے گئے ہیں ایسے ہی الفاظ وفات ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳ ۱۶۳۲۳۲۳

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس جازدین صاحب جسٹس وٹیلنگ صاحب جسٹس

ملکہ معظمہ فیصر ہند

بنام گوندہ

ایکٹ ایکٹوری و ایکٹ بمبئی ۱۸۸۹ء کو فوجداری منشن (ج)۔ نہ برکناکم سے کم مقدار شراب کا حسب شرائط لیسنس کے حساب ایکٹ مذکور کوئی جرم نہیں ہے۔
درحالیکہ ملزم نے کہ جو لیسنس اسٹیکڈ اور شراب تاکم تک مقدار شراب جو اس سے شرائط لیسنس کے بغیر

نئی اپنی دکان میں نہیں رکھی۔

تجویر یہ ہوئی کہ ملزم کی طرف سے مذکور داخل منشی دفعہ ۱۸۸۹ء (ایکٹ) بجاری پٹی (د) منشن ہوتا ہے۔

اپیل شہاب لولگل گورنمنٹ بناراضی حکمران متصوہ ایچ انورین صاحب جسٹس جج کارڈ
بمقدار ملکہ معظمہ فیصر ہند بنام گوندہ۔

ملزم ایک لیسنس اسٹیکڈ اور شراب کا تاکم تا اوپر الزام لگایا گیا تاکہ اس سے خلاف ورزی نہ کرے
اپنے لیسنس کی اسطرچ کی کہ اس نے اپنی دکان میں کم سے کم مقدار شراب جس کا حکم کلکٹر نے
دیا تھا نہیں رکھی۔

مبشریٹ درجہ اول نے ملزم کی نسبت حسب دفعہ ۱۸۸۹ء منشن (ج) ایکٹ بمبئی ۱۸۸۹ء متجویر
شہوت جرم کی اور یہ حکم سزا صادر فرمایا کہ مبلغ فیصل جرمانہ ادا کرے
سبشن جج نے تجویز شہوت جرم اور حکم سزا کو جو سند رجہ ذیل منسوخ کیا۔

مقدمہ مذکور میں یہ معلوم کرنا آسان نہیں ہے کہ کس طرح ہر کار کا جیسا کہ مقدمہ مذکور میں
سب اسٹیکڈ انجاری نے بیان کیا ہے ایسا نقصان روپیہ کا یا نقصان ذاتی ہوگا اور کسی
میشینیت بطور سینیٹ بمقابلہ اسکے ایک لیسنس اسٹیکڈ اور شراب کے جائز ہوا اسکے نقصان
مسئلہ ایک پیسے کا جو اس فعل کے نہیں ہوا جو اس نے کیا یا کرنے سے قاصر رہا اور نہ نجانب
عامہ خلاف کوئی شخص یہ بیان کرتا کہ ماضی میں ہوا کہ اس کو اس سبب سے رنج ہو چکا کہ کوئی
مقدار شراب اس کی دکان لگنا والی واقعہ مدد کا متعلقہ زمین میں۔

۱۸۸۹ء اپیل فوجداری بمبرہ ۱۸۸۹ء

۱۸۸۹ء
۱۷۹۰

نہض اس کے کہ ہدایت بلکہ حسب قاعدہ شرب لیسنس کے جو بدین مضمون ہے کہ معا علیہ
و گیلین تازی سے کہ اپنی دکان پر نہ رکھیں گے مطابق قانون کے چھاولیسی تاثیر قانون کی کہ گیتی
سے کہ گیتی کے خلاف ورنہ از رو سے دفعہ ۴۴ (ج) ایکٹ آبکاری قابل سرسروگی اور معا علیہ نے ہدایت
یافتہ ہدایتی و جس کی نسبت شہادت سمعہ میرزا ہفت پشی یا ہفت ست دکانات کاغذ نشانی دلت و گیتی
نکار شری بلکہ میرزا سب لیکچر آبکاری کی ہے، تو معا علیہ کو مناسب موقع واسطے ثابت کرنے اس امر
کے دیا جانا چاہیے تاکہ وہ نہ تیس مگر نہ کی کیا دیر کی اور کیا کیا امور اس کے سہرا سے معلوم ہو جائے
کہ جو شرب نے اس کو یہ سوچ نہیں دیا۔

معا علیہ کا لیسنس صرف گیت سے شروع ہوتا ہے کہم کہتو برکاد و سب ملکہ کو در خواست
اور دیکھو کاغذ نشانی (ب) واسطے معمولی اجازت خرید کر کے اور لانے کے دکانات لیسنس یافتہ واقع
عین متصل علاقہ انکو لاسے جو ٹھیک دوسرے کناہ ندی پر ہے۔ گیلین پیننی اور گیلین عالی
کے دی لیسنس ۱۰ ماہ مذکور کو اس سے کہا گیا کہ اندر سے شرائط اس کے لیسنس کے ناہر وہ کو اس کی
اجازت نہیں ہے اگر یہ ایک امر واقعہ تاکہ جیسا اس نے بیان کیا ہے کہ اس وقت میں درختان واقع
کنا متصل سے تازی نہیں نکلتی تھی تو لیسنس مذکور کیا ایسا حکم ہو گا کہ جیسا کہ تاکہ بغیر یوں کے
کے اس میں پکا و سے اور نہیں معلوم ہوتا کہ کہوں کہ ایک علاقہ کی ایسی حفاظت کی جائے کہ انکو لایا جلا
کنا میں خرم نہ معلوم ہوتا ہے کہ معا علیہ نے اس کو سب کو اس آمد کی نسبت بلکہ شرب کو تار دیا اور قادم جس کے
ذریعہ سے روپیہ واسطے جواب کے جمع کیا گیا تاکہ یعنی کاغذ (ج) ساتھ یہ سب لیسنس و دار سے پاس
جسارہ والین سبجیا گیا خود تار مذکور شہادت میں پیش نہیں کیا گیا ہے لیکن معا علیہ کا بیان ہے
کہ اس نے ایک مرتبہ اور اجازت چاہی کہ سرسی تحصیل اور دیگر تعلقات سے تازی لاکے اور کوئی تیسر
خبر و اس بیان کے نہیں ہے بالآخر یعنی جب جنوری ۱۹۱۹ء کا خبر دیکھ لیا تاکہ معلوم ہوتا ہے کہ معا علیہ
نے اجازت لانے تازی کی برابر کاردار سے حال کی کہ جو اس سے بہت دور ہے جہاں سے وہ برابر لانے
کی خواہش کرتا رہا یہ حالات اور یہ واقعہ اس نے یہ کام نہ کیا تھا بلکہ بقا بلا اس امر واقعہ کے
تقدیر معا علیہ نے کہ ۱۰ فروری کو گنگا والی دکان پر سب لیکچر نے کسی طرح تکلیف عامہ علاقہ کے
بال موجود نہیں پایا۔

مگر میں مشیر و مرتبہ او جگہ پلٹنا یہ عقین خبر یہ پکا ہوں کہ شرائط لیسنس عرق نشی نہیں پمندی ہے
کہ لیسنس دار کم سے کم ایک تین مقدار یکم سے کم تیزی شرب کی موجود رکھیں گے مطابق ایکٹ آبکاری کے

فصل کا کرتا ہے متعلق نہیں ہیں چنانچہ مقدمہ فیصلہ ہند نام پیدر و پر طور کیا اور پڑا ڈھوا صاحب شہس
 جو دو لندن مقدمات میں اجلاس فرمایا ہو گئے تھے مشورہ کیا اور حاکم صوف نے حکم مطلق کیا کہ تجویز ان کے
 کا پیدٹا نہ تاکہ تجویز اول الذکر منسوخ کی جائے ہم اس پہل کو دیکھ کر گئے ہیں۔
 اسل کو دیکھ کر گئے ہیں۔

صیغہ نگرانی فوجداری

اجلاس جارجین صاحب شہس ٹینگ صاحب شہس
 بمقامہ سہمی نانا مہراج

دستور مجبورہ مضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۸۸۲ء) دفعہ ۱۹۲ - اجازت - اجازت استخاٹہ
 فوجداری بابت دروغ حلفی و جلسہ ساری کہ حکما اور حکما ایک نالاش دیوانی میں کیا گیا۔ التوا
 کارروائیات فوجداری ناقص فیہ اسل
 ناعد یہ ہے کہ کارروائیات فوجداری بابت دروغ حلفی یا جلسہ ساری کے جو ایک مقدمہ دیوانی سے پیدا
 ہوئی ہوں دوران مقدمہ مذکور میں جاری نہیں رہتی ہاں ہیں

یہ ایک درخواست واسطے التوا کے کارروائیات فوجداری بابت جرم دروغ حلفی و جلسہ ساری کے
 ناقص فیہ اسل نالاش دیوانی کے ہے۔
 واقعات اس مقدمہ کے حسب ذیل ہیں۔

ایک شخص بابا مہراج نے عدالت جج ماتحت و رجہ اعلیٰ مقام پونا میں نالاش واسطے
 استغفار کے دائرگی کہ وہ پیشینہ اتایا مہراج متوفی کا تھا اور اسوجہ سے متحق یا نہ کہ متوفی کا تھا
 نانا مہراج دعا علیہ نے وقوعہ تہنیت سے انکار کیا اور اس کے جواز پر ہی اعتراض کیا۔
 بتائید اپنے بیان کے دعا علیہ نے متعدد دستاویز پیش کیں جنکی نسبت جج ماتحت نے
 یہ تجویز کی کہ وہ واسطے اعراض نالاش مذکور کے مصنوعی بنائی گئی تھیں۔
 جج ماتحت نے ڈگری بحق مدعی سادری اور اجازت نالاش فوجداری کی نسبت دعا علیہ اور
 بعض اسکے گواہان کے باب دروغ حلفی و جلسہ ساری کے حکما کی۔

انتخاب تجویز حاکم موصوف مشہور مل میں وجہ حکما اجازت نالاش فوجداری کی مندرجہ ہیں

مقدمہ نگرانی صیغہ فوجداری نمبر ۱۸۸۲ء

۱۸۹۲ء
برما
سری ناکھن

شہادت مقدمہ ہذا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ وراوی کے گواہان باواہی باپوچی و شوہر
وگوپال نایک وداشخصا میں جبکہ خطوط قنارہ کے مصنفین بنانے سے تعلق ہے اور
اونہر نالاش فوجداری کے جاننے کی اجازت دئے جانے کے لئے وجوہ زیادہ تر قوی بہ نسبت
ہادی نظری کے ہیں محض یہ امر کہ سطر پانڈونگ نے کسی قسم کے خطوط منبری ۱۸۸۵ء
میں دیکھے تھے بمقابلہ شہادت میری اور گواہان کے کافی نہیں ہے جبکہ اظہارِ مذکورہ پیشینہ
ضلع بیلگام کے روبرو ہوا تھا مقدمہ جیکہ ۱۲۸ خطوط کا قذات جعلی میں ٹیبیک ٹیبیک قبول اکثر
خطوط قنارہ کی سلسلہ داخل ہیں اور وہ ظاہر ایک ہی ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں مدعا علیہ
ایک فہرست اسما اس شخص سے پیش کی ہے کہ گواہان جبکہ اظہارِ بیلگام میں ہوا تھا جو
پائے جاوین لیکن میں بطور ایک حج فوجداری کے اجلاس نہیں کر رہا ہوں کہ تحقیق
کردن کیا تاخیر ثبوت جرم ہوئی چاہئے یا نہیں اس امر کے لئے کہ اس معاملہ کی تحقیقات
واقعی بعد ازاں فوجداری میں کیا گئے وجوہ موجود ہیں اور نہایت معقول وجوہ ہیں چنانچہ
میں یہ اجازت دیتا ہوں کہ مدعا علیہ باواہی باپوچی اور شیو رام وگوپال نایک برلاس
فوجداری بابت جملہ سببی و دروغ طغی کے کیا وے میں اوپر یہ تحریر کر چکا ہوں کہ دشمن
میں نے شہادت کا ذہب جان بوجہ کر دی ہے لہذا میں اوپر دروغ طغی کی نالاش
ہونے کی اجازت دیتا ہوں۔

مدعا علیہ نے ہمارے ڈگری جج ماتحت کے ہائی کورٹ میں اپیل کیا اور یہ درخواست کی کہ اراک
فوجداری بمقابلہ اسکے تانصیفیہ اسل ملٹری رکھی جاوے۔
ایک حکم نامی سائی جادی کیا گیا جسکی رو سے رسائٹنٹ سے وجہ اس امر کی دریافت کی گئی
کہ تانصیفیہ اسل نالاش دیوانی استغاثہ فوجداری ملٹری کیوں نہ کیا جاوے۔
پرنسپل جمعیت کثرت سدا شیو راؤ منجانب سائل۔
سادو چمنجی آیتے منجانب فریق ثانی۔

جاروین صاحب جسٹس۔ اگرچہ جج ماتحت نے لفظ "اجازت" کا استعمال کیا ہے مگر
نہیں پایا جاتا کہ کسی شخص نے حکم موصوف سے درخواست دے سکتا ہے کہ وہ اپنی فوجداری
کے لئے اپنی اور مقدمہ ۱۹۵۵ء خواہ کسی اور مقدمہ بمقابلہ فوجداری کا حج ماتحت نے صادر نہیں
کیا ہے ہم اپنی تجویز کے یہ معنی سمجھتے ہیں کہ اوکلی اسے میں وجوہ واسطے تحقیقات دل جرم

۶۱۸۹۱۳
بھالہ
سری ناکار

کے جنکی نسبت انہوں نے بحث کی موجودہ زمین اور منشا بار اولکایہ پایا جائے کہ حسب فہم
کارروائی کیجائے مگر یہ کسی طرح نہیں ظاہر ہوتا کہ جو ماتحت نے تعمیل اس امر کی حسب فہم
ضروری تھا کہ یہ کہ اوٹکی مراد حسب فہم کارروائی کرنے کی ہے لیکن ظاہر مقصد اس
فوجداری کا اور ان اشخاص پر ہے جسکا نام حج ماتحت نے تحریر کیا ہے مگر کوئی تدبیر وقت کسی
شخصیات یا تجویز کے اوٹکی حاضر کئے جانے کی نہیں کی۔

اب یہ واضح ہوتا ہے کہ مقدمہ دیوانی جہن کارروائی مذکور حج ماتحت کی پیدا ہوئی جنوں
متم نہیں ہوا ہے اسلئے اس مقدمہ میں بیان دائر ہے عدالت نے بتقلید مقدمات ملکہ منظم
بنام ایٹکم دا، و بادشاہ بنام ایٹکرن و بادشاہ بنام ٹنس دا، بار با اس اصول پر عمل
کیا ہے کہ دوران مقدمہ دیوانی میں کارروائیات فوجداری جاری نہیں رہنی چاہئیں لیکن
سے مقدمہ اول میں حکام نے بابت دروغ حلفی کے حال سننے سے اس بنا پر کہ منور شدہ
دائرہ انکار کیا تھا اور عدالت کو ٹنس بیچ نے حکام مذکور کو اس امر پر مجبور کرنے سے انکار
کیا جس جس اہل صاحب نے یہ فرمایا۔ اہل غرض اس امر کی کہ رد و رجستان کے اس
اقتدار لیا جاوے یہ ہے کہ فریق ملزم سے شرائط کر لی جاوین کہ یہ امر یقینی ہو جاوے کہ
وہ واسطے تجویز فوجداری کے حاضر آئیں گے لیکن ممکن ہے کہ محشر ٹیون کو جب درخواست
کیجاوے تو ان کے نزدیک کوئی خطر اس امر کا نہ پایا جاوے کہ وہ اس وقت موجود ہوگا
اور اوٹکی یہ رائے ہو کہ حال سننے سے جس کی رائے تبدیل ہو جائیگی۔

ہماری دانست میں نسبت کارروائی مندرجہ ماتحت حسب فہم ۴۷ اور نسبت کارروائی
محشر ٹ کے کہ جسکے بیان ملزم کو حج ماتحت پہنچے ان اصول پر عمل ہونا چاہئے یہ امر قلم
موجود ہوگا یا نہیں ایک ایسی بحث ہے کہ جسکی تجویز عدالت ہذا نہیں کر سکتی بلکہ اس
میں کافی ہوگا کہ حج ماتحت کو ان تحریرات کی اطلاع دیجاوے اور ہم کوئی ایسا حکم صادر
کرینگے کہ جس سے اختیار تجویزی میں دست اندازی ہو۔

صیغہ اپیل فوجداری

باجلاس جاندین صاحب پیش ٹیلنگ صاحب پیش

ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام

مجموعہ تغیرات ہند دیکھ ۱۸۵۷ء دفعہ ۲۰۷ - ایک نابالغہ کو منہ کی خدمات کے لئے دیدینا ساتھ اس حکم کے کلاحتمال ہے کہ وہ اغراض خلاف منہب کے لئے کام میں لائی جائیگی۔

ملزم نے اپنی ذمہ داری کو سیکسٹھ سال کی تھی ایک منہ بن نامہ کے کام کرنے کے لئے دینا شہادت سے ثابت ہوا کہ اپنے والی ٹیلنگان جو منہ کے متعلق ہوتی ہیں پیشہ پر وضع رہا کرتی ہیں تجویز ہوئی کہ یہ واقعات جمع دفعہ ۱۸۵۷ء مجموعہ تغیرات ہند کے قائم کرنے کے لئے کام میں لائیں۔

اپنے منہب کو کل گورنمنٹ ہمارے حکم پر اس وقت مصدورہ کرشن ناؤپی جوشی مجسٹریٹ درجہ اول کنارہ بمقامہ ملکہ معظمہ قیسر ہند بنام بنا دیا۔

یہاں ملزم اور دو دیگر شخص خاص پر سب سے ۱۸۵۷ء مجموعہ تغیرات ہند کے لازم لگایا گیا کہ وہ ہر ایک ایک لڑکی نابالغہ کو ایک منہ کی خدمات کے لئے یہ جانکر گواہ کے باغ ہونے پر دوا سے پیشہ گب کے کام میں لائے جانیکا احتمال ہے دیدیا۔

مجسٹریٹ نے جسے مقدمہ کی تجویز کی ملزمان کو بوجہ منہ بھٹیل بری کیا۔

”منہب کی متغیرات جو ملزمان کی ہے یہ بیان کرتی ہے کہ فریب ۷ سال کے ہوا کہ اس کے

سچی نابالغہ دختر ملزم نمبر کو جو اس وقت پھر ۳ باہم سال تھی منہ درہو گیشور مقام بنوادی

میں بیرون میں گھونگر و باند ہے ہوئے دیکھا تھا اور یہی ملزمہ آرتی اوتار رہی تھی اور آرتی

ملزم ہر ایک بنوادی متغیرات ہفت گئے جاتے اس میں کہ جس کے ذریعہ سے ملکی دی گئی موجودہ منہ ہر لڑکی کو

گھونگر و باند کی پیشہ ہے ہر ایک کے رہتی ہے گھونگر و باند ہر ایک کی موت کے ساتھ شادی ہونے

کے برابر ہے منہ بنوادی کو منہ بنوادی کے ہر ایک کو لگایا ہوتا جاتی ہے اور کل سترہ والی

اس کے گلے میں باندھا جاتا ہے اور اس سے رسم سچ کی مکمل ہوجاتی ہے۔

تنگند گواہ کہتا ہے کہ اس نے سچی کو بنوادی کی گلیوں میں ناچتے ہوئے دیکھا ہے

اپیل فوجداری نمبر ۱۸۵۷ء

۶۱۸۹۳
۱۸۵۷ء
۳۰

۱۵۹۴
کلاں محلہ میرپور
نام
پنا

اور مندر کے لوگوں کی جماعت اس کے ساتھ ہی گنتی بٹ بیان کرتا ہے کہ منجی مندر میں چپتی
ہے وہ بنین جانتا کہ منجی کی نسبت دھرم سچ ہوئی ہے یا نہیں اور چپتی نسبت رسم مذکور ہوئی ہو وہ اور سو
تو اعدا قوم کے شادی کرنے سے منع میں یا نہیں دھرم کہتا ہے کہ جب یا سات سال ہوئے کہ
ایک روز جب وہ مندر میں ہو تو اس سے وہاں منجی اور پٹا کو دیکھا تھا اور پٹا نے
اوس سے کہا کہ میں نے منجی کی کلام مندر کی ملازمت میں لکھوا دیا ہے باشا گواہ بیان
کرتا ہے کہ وہ یہ نہیں جانتا کہ منجی کی رسم سچ ہوئی ہے یا نہیں لیکن اوس نے اوسکو مندر میں لے کر
دیکھا ہے اور بٹ یہ نہیں جانتا کہ رسم سچ کیا ہے بلکہ اوس نے منجی کو مندر میں ناچتے ہوئے دیکھا
ہے اور دھرم کا پٹا لکھتا ہے کہ اوس نے منجی کو ناچتے ہوئے دیکھا ہے ہوائی شکر کا یہ اظہار ہے کہ
اوس نے پٹا اور بٹ کو جو منجی کی رسم سچ میں شریک ہونے دیکھا تھا وہی بیان کرتی ہے کہ
اوس نے منجی کی رسم سچ کو نہیں دیکھا لیکن منجی کو اتنی کرتے ہوئے اور پٹا کو اس کے پاس کھڑے
ہوئے اور اپنا کوڑھ لک بچانے ہوئے اور پٹا ملزم کو مندر میں اس وقت موجود دیکھا اور پٹا سچ
کے شادی منع ہے اور مندر کی قوم دکا ہر میں ملکی ملازم سچ کے مندر میں خدمت کر سکتی ہے
انست بٹ کا یہ اظہار ہے کہ اوس نے منجی کو پایا جاسے ہوئے دیکھا اور چاول اور تیل کیلے
کے پتہ پر رکھے ہوئے دیکھے اور کچھ اوس نے نہیں دیکھا نامبرو نے اپنی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ
سچ سے آئندہ شادی منع ہو جاتی ہے کہ شایا بیان کرتا ہے کہ اوس نے چاول و تیل مندر
میں کیلے کے پتہ پر اور سرسہ ملزمان اور منجی کو محض کھڑے ہوئے دیکھا اور کچھ اوس نے نہیں دیکھا
نامبرو کی رائے میں جن اشخاص کی رسم سچ ہو گئی ہو وہ ضرور بد وضع رہیں گے کیونکہ انکو شادی
کی اجازت نہیں دی جا سکتی آٹا یا بٹ جو یہ بیان کرتا ہے کہ اوس نے تین یا چار دفعہ رسم سچ
کو جوتے ہوئے دیکھا ہے منجی کی رسم ابتدائی کا حال حسب تیل بیان کرتا ہے۔
”قرب دس بجے منجی کے پٹا منجی کو مندر میں لایا بٹ بٹ نے اس وقت گنتی کی صورت
کی پوجا کی ایک کیلے کے پتہ میں پٹا نے چاول اور تیل اور ایک ساڑھی اور ایک
پایا بٹ اور گونہ در رکھے منجی بعد اوسکے چاول کے حلقہ میں بیٹھائی گئی منجی کی پٹائی
میں گندہ لگایا گیا پیرا دھرم پایا بٹ پہنا لگیا پیرا دھرم پایا بٹ اور گایا بعد ازاں منجی کو خالیا
پٹائی نے ساڑھی پہنائی منجی اور پٹا نے صورت کو اتنی اور تائی جوتا کے یہ سب لوگ اوس
آرتی کو لیکر مندر کے چاروں طرف پھرے میں نے صورت اسقدر دیکھا۔“

۱۹۹۲ء
ملک منظرہ قریب مندر
پتیا نام

یہ گواہ یہی بیان کرتا ہے کہ لڑکی جس کی رسم بیچ ہوئی ہو اگر کٹر کسی ہو جاتی ہے بہت جو بھی
نے ہی جات صاحب مندر کی پیش کی ہیں رو کر بھی شکلات میں بتا دیں ۱۴۔ دسمبر ایک قسم
۸۔ کی بابت مذکور ہے پتا ہے بابت اسکے کو اسنے اپنی لڑکی کا نام مندر کی ملازمت میں بطور طوایف کے
بعد کرنے رسم کشاک کے لکھو ایا وصول ہوئی جمع ہے ہی جات شکلات ۱۵۔ شکلات میں ایسی قوم مندر
ہیں جو منجی کو بابت کام طوایف کے ادا کی گئیں۔

نہی کل شہادت منجانب مدعی پیش کی گئی ہے بلا لحاظ کرنے اور اہل اختلافات کے
جو گواہان کی بیانات میں پائے جاتے ہیں جھکو کوئی امر اور لکی شہادت میں یہ ثبوت اسکے
نہیں معلوم ہوتا کہ شی و آتیا ملازمان جو کہہ کہ رسم منجی کی نسبت عمل میں آئی اور میں فی الواقع
شریک ہوتے یہ بیان ہی نہیں کیا گیا کہ وہ نول نے کسی طرح شاکو مدد دی آہنا کے
خلافت درہل کوئی امر نہیں ہے یہی کی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ مندر میں وہ موجود
ہے اور اسنے آئی اور ناری یہ واقعات (اگر صحیح ہوں) اپنی پر لھا کی اعانت کرنے کا
جرم قائم کرنے کے لئے کافی نہیں تصور کئے جاسکتے ہیں بے چاری اور آتیا کو ہمارے
۱۳۔ ماہ گذشتہ حسب فہم ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری رہا گیا۔

نسبت پتا کے شہادت نایا بسٹ مع رقوم مندر صبر ہی جات مندر سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسنے
کسی قسم کی رسم نسبت منجی کے کرائی اور اسوقت سے برابر منجی بطور ایک طوایف کے مندر کی ملازمت
میں ہے شہادت اس امر کی موجود ہے کہ طوایف ہمیشہ بد وضع رہتی ہیں یہ سب اہل کافی و
سکے ہیں کہ پتا سے جرباب لیا جاتے۔

اپنے بیان میں پتا نے اس امر سے انکار کیا کہ اسنے کوئی رسم نسبت منجی کے کرائی ہو لیکن
یہ تسلیم کیا کہ وہ کبھی کبھی ناپستی ہے اور اسکو اجرت مندر کے روم سے دی جاتی ہے۔

آپ میں مدعا علیہ کی شہادت پر غور کرتا ہوں وہ بے ہوش و مد رنگ بہت بیان کرتے ہیں
کہ منجی کی نسبت کوئی رسم عمل میں نہیں آئی اور یہ ناپستی کا کام شروع کرنے کے کسی رسم کا ہونا
ضروری نہیں ہے اور تو لکی اور بھائی اور بری جہ بیان میں بلا اسکے کہ کوئی رسم اور لکی بابت
ہوئی ہو مندر میں ناپسین کہنے گو اور گورنا پاو پشی بیان کرتے ہیں کہ رسم ہونے پر بلا اسکے
کسی رسم کے ہی لڑکی ناپسین ہے اور اگر رسم ہو تو وہ یہ ہے کہ ناریل مندر میں چڑھائے جاتے
ہیں اور لڑکی کے پیروں میں کوٹھک رہتا ہے جاتے ہیں اس سے شادی منع نہیں ہوتی لیکن اگر

۱۸۹۲ء
ملک مختار علی محمد
چٹانام

بعد بالغ ہونے کے لگیا پرہیز کرنا اور تالی گئے میں باندھی جائے تو یہ سمجھا جاتا ہے کہ لڑکی کی شادی
موت مند کے ساتھ ہوگئی اور صرف اسی صورت میں انسان کے کھانا شادی از روئے قواعد دہی کے
ممنوع ہو جاتی ہے اور ایک شخص جسنی اور ادوی کی دو لڑکیوں کا نام دجواب ہوگئی میں ہٹا لیا ہوتا
اس امر کے لیا گیا ہے کہ قبل سن بلوغ کے اوکلی نسبت کچھ رسوم معمولی عمل میں آتی تھیں لیکن بعد
بالغ ہونے کے انہوں نے شادی کرنی مدعا علیہ نے بعض ثابت کر غیبات کے کہ ایسا اس مسئلے
میں اکثر جوتا ہے ایک نقل تجریر مشرٹاؤ مجھ پڑھت درجہ اول موصفا ایہ شہرہ شادی بمقدار ملکہ مختار
قبضہ ہند بنام کنہی کوکس دیگوش کی ہے او سمین مشرٹاؤ نے بلکھا ہے اس قوم کی کل عورتوں
کی شادی ستہ صاف ثابت ہے کہ کنہا کی طلاق میں جنہیں سے یہ عورت لا چاہے جلد
کی عمر کی لڑکیوں کی نسبت رسم سچ ہونے کا دستور نہیں ہے اگر یہ رسم ہوتی ہی ہے تو بعد اسکے کہ
لڑکی بالغ ہو جائے کجاتی ہے مشرٹاؤ نے جو دستور جو لکھا ہے وہ مطابق شادی گواہان
مدعا علیہ کے ہے دعویٰ کی درخواست پر میں نے اپنا اور اسکی زوجہ ادوی کو اس معاملہ کے
صاف کرنے کے لئے طلب کیا کہ آیا ادوی کی نسبت کوئی رسم کی گئی تھی یا نہیں اور وہ سند میں
ناچتی تھی یا نہیں اور بعد بالغ ہونے کے اسکی شادی جائز طور پر اپنا کے ساتھ ہوئی یا نہیں
ادوی نے باقرار صالح یہ بیان کیا کہ اسکی نفوذیت میں کچھ رسم ہوئی تھی اور وہ سند میں ناچا کرتی
تھی جب وہ بڑی ہوگئی تب اسنے اپنا چھوڑ دیا اور شادی اسکی اپنا کے ساتھ ہوگئی اپنا لگی
شادی ہی اسی مضمون کی ہے۔

مقدمہ سرکار بنام جلی (۱) میں جس رسم سچ کا ذکر ہے وہ اس رسم سے مختلف ہے جو
اضلاع ملک کنہا میں کجاتی ہے لیکن یہ امر ضروری دونوں میں پایا جاتا ہے کہ کوئی چیز
مشکل سوز دتالی، یا اس کے لڑکی کے گلے میں یا اس صورت کو کہ جس کے ساتھ اسکی شادی ہوتا
نصو کر گیا جا ہے ہناتی چاہئے کہ ہاں میں تالی دجوب کا باندھنا رسم سچ میں ضروری ہے دیکھو
مقدمہ سرکار بنام اردن جلی (۲) منجانب مدعی یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ سخی ہتھوڑ بالغ نہیں ہوئی ہے
اور چونکہ تالی نہیں باندھی گئی کہ نہ رسم سچ کا اسکی نسبت جو مانہیں کہا جاسکتا چنانچہ طلاق
میں شادی ہو سکتی ہے لہذا سخی جو وقت چاہے اپنی شادی کر سکتی ہے اگر بالغ ہوئے ہر دو میں
اوکلی نسبت یہ کہا ہے تو شادی کو ایان مدعی یعنی شادی اپنا ادوی سے جو منجانب مدعی طلب

۱۸۹۲ء
ملکہ سیدہ فاطمہ بیگم

بنام
شیخ

کئے گئے یہ صیادت ثابت ہوتا ہے کہ قبل بلوغ کے مندرجین نامہ بالا بالغ شادی کا نسبت کسی اور کی قوم طوائف کے نہیں ہے۔

بعد غور کرنے اور جملہ حالات مقدمہ کے میری یہ رائے قائم ہوئی کہ رسم سچ نسبت منجی کے محل میں نہیں آتی اور پٹانے جو اسکو مندرجین نامہ چنے دیا تو وہ اس سے مرکب ایسے جرم کا نہیں ہوا جو حسب دفعہ ۲، ۳ مجموعہ تعزیرات ہند قابل سزا ہو پس میں یہ دہیت کرتا ہوں کہ پٹا ملزم بری کیا جاوے۔ دفعہ ۸، ۲۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

بنام راضی اس حکم برائے کے گورنمنٹ بمبئی نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا۔
ناراین گنیش چنداؤکر منجانب سے تھیٹ۔

راؤ صاحب واسدلو بے کزنیکو وکیل سرکار منجانب سرکار منجی نابالغہ کا نام مندرجی ملازمت میں بطور طوائف کے باضابطہ لکھا یا گیا رسم کاٹشی اور اسکی نسبت عمل میں آئی ملزم اس رسم میں خاص کر شریک ہوا وہ اس سے بخوبی واقف تھا کہ طوائف کٹر کسی ہو جاتی ہیں یہ سچ ہے کہ بالغ ہونے پر وہ کسی بھی شادی کو لیتی ہیں اور یہ وضع نہیں رہتی ہیں لیکن ایسی صورتیں عام دستور کی مستثناات میں ہیں پس قوم طوائف کے طریقہ پر نظر کرنے سے یہ خیال کرنا لازم ہے کہ ملزم جب نابالغہ کو مندرجی ملازمت میں دیا تب وہ یہ جانتا تھا کہ واسطے اغراض خلاف تہذیب کے اسکا کام میں لائے جائیگا احتمال ہے پس فعل اسکا دفعہ ۲، ۳ مجموعہ تعزیرات میں داخل ہوتا ہے۔
بنام راؤ وکیل منجانب ملزم مندرجی ملازمت میں جس نام نابالغہ کا لکھا جانا ایک جرم حسب دفعہ ۲، ۳ مجموعہ تعزیرات نہیں ہو سکتا اور نہ یہ امر کہ دیگر طوائف جیسا کہ اسبطر جینام لکھا گیا ہے بد وضع تھا میں اس سخت پریشانی سے شہادت مقدمہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب تک کہ رسم سچ عمل میں نہ آوے تب تک طوائف کو شادی کر لینے کا اختیار حاصل تھا اور وہ رسم جب تک کہ لڑکی بالغ نہو جائے محل میں نہیں آتی اور سوقت تک کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ طوائف آئندہ بد وضع ہوگی یا نہیں اور سوقت تک یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسکو موقع احتراز کا حاصل ہے اگر وہ شادی کرے تو محض اس فعل سے کہ نام اسکا بطور ملازم مندرجے لکھا گیا اور کتاب کسی جرم کا نہیں ہوا پس میں سمجھتا ہوں کہ جب تک کہ رسم سچ عمل میں نہ آوے تب تک کوئی خیال نسبت مجرمانہ کا یا علم مجرمانہ کا نہیں کیا جاسکتا کہ جو واسطے قائم ہونے جرم حسب دفعہ ۲، ۳ مجموعہ تعزیرات ہند کے ضروری ہے وکیل مذکور نے مقدمہ ملکہ سیدہ فاطمہ بیگم رامنا (۱) و مقدمہ خوب چند بنام سید

کا حوالہ دیا۔

۹۲
کہ منکر فیہ منکر
پنا

راؤ صاحب واسد یوہے کرتیکر کا جواب۔ رسم سچ کا عمل میں آنا غیر اہم ہے اگر یہ ثابت ہو کہ
ملزم یہ جانتا تھا کہ واسطے اغراض خلاف تہذیب کے نابالغہ کے کام میں لائے جائے گا احتمال
ہے تو شرائط دفعہ ۲۰۰ مجبوریہ تغیرات کا ایسا ہو جاتا ہے سری نو اس بنام اناسامی (۱)۔
چارڈین صاحب جسٹس۔ مجسٹریٹ نے یہ تجویز کی کہ پنا ملزم نے کچھ رسم ثبت پٹی لڑکی
منجھی کے بنوا سی کے مندر میں کرائی اور اسوقت سے وہ برابر مندر کی ملازمت میں بطور طوائف
کے ہے مجسٹریٹ نے یہ تحریر کیا ہے کہ شہادت اس بات کی موجود ہے کہ طوائف ہمیشہ بدعین رہتی ہیں اور
اس امر سے کہ ایسا ہوتا ہے کہ شرمشام راؤ کو جو مستجاب ملزم حاضر ہوئے ہیں انکار نہیں ہے
ہماری رائے میں شہادت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملزم نے اہلکاران مندر سے یہ درخواست
کی کہ منجھی کا نام جو اسوقت بعد ۶ سال ہی بطور طوائف کے لکھ دیا جاوے چنانچہ اسکا
نام لکھ دیا گیا اور شیا کی ماں کی جگہ پر وہ قائم ہوئی اور منجھی کی نسبت ایک رسم جسکو گروا یاں
رسم کاشی کہتے ہیں عمل میں آئی جس میں چاول اور کیلے استعمال کئے گئے اور منجھی کو باسکا
پہنا یا گیا اور اس رسم کے ختم ہونے پر منجھی پاجی اور گایا اور صورت کی آرقی اتاری اس
رسم میں ملزم خاص کر شریک ہوا اور لڑکی کے ساتھ موجود رہا اسوقت سے لڑکی برابر
مندرجہ طوائف ہے اور یہی جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ناچنے کی بات کہی کہی اور سکوا جرت
ملی ہے شہادت دانی اس امر کی ہے کہ طوائف اکثر کسی ہوجانی ہیں گو بیشک یہ ممکن ہے کہ
بعض انہیں سے قبل یا بعد کسی ہو جانے کے شادی کر لیں واقعات مذکورہ بالا سے
ہماری رائے میں مقدمہ ہذا نظیر مقدمہ سرکار بنام جلی بہاؤن (۲) میں داخل ہوتا ہے اور
واقعات مذکور مقدمہ حال سری نو اس بنام اناسامی (۱) کے واقعات سے بہت مشابہ ہیں
ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ ملزم نے لڑکی نابالغ کو یہ جانکر لاد کے پھینکے کے لئے مصروف کئے جائے
کا احتمال ہے۔ اپنے فیصلہ کے علیحدہ کیا پس وہ حسب الفاظ و منشاے دفعہ ۲۰۰ مجموعہ
تغیرات ہند کے مجرم ہے معلوم ہوتا ہے کہ شرمشام راؤ کی جوشی نے ملزم کو اس خیال
سے بری کیا ہے کہ جو رسم عمل میں آئی اسکی رو سے قطعاً ویدینا واسطے کسب کے لازم
نہیں آتا اور لوگوں کی رائے میں رسم مذکور بالغ شادی کی نہیں ہے جیسی کہ ایک اور رسم ہے

۱۸۹۷
عہدہ منظرہ تعلیم
پٹنا

جو بعد ہو جاتے بلوغ کے عمل میں آتی ہے یہ رسم آخر الذکر رسم کاٹشی سے مختلف ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ سین تالی گلے میں باندھی جاتی ہے ہماری داکٹ میں یہ تجویز کرنا ایک غلطی تھی کہ اس رسم کے ممکن ہونے سے کہ سبھی شادی کر سکتی ہے واقعات مذکور الفاظ دفعہ مذکور سے جو کیسے قد وسیع ہیں خارج ہو جا دیں کہ جس دفعہ کی نسبت متوسطی ایار صاحب جس نے بمقدمہ ونگو بنام سہا سنگا دہا یہ ظاہر کیا ہے کہ مقدمہ وادسکایہ ہے کہ نابالغوں کی عفت محفوظ رہے اور دیگر اشخاص اونکو دستور علیحدہ مکرین کہ وہ پیشہ کسب کا اختیار کر لیں مدراس کاس سب سے حال کے مقدمہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس مقدمہ میں حکام ذمی علم کی یہ رائے تھی کہ مدعی کو کسی خاص رسم کا ثابت کرنا لازم نہیں ہے اب اس اپیل میں چونچائیب گوہرنت بھی اور ہوا ہے ہم حکمران کو فسخ کرتے ہیں اور پٹنہ مزمردہ جرم جو سب فوج ۲، ۷ مجموعہ تغیرات ہند قابل سزا ہے ثابت تجویز کرتے ہیں وکیل سرکار ذمی علم نے سخت سزا ہونے کے لئے امر انہیں کیا ہے اور اس خیال سے کہ قانون کا منشاء پنجابی سمجھا جاتا نہیں پایا جاتا اور مقدمہ بہت عرصہ تک دائر ہوا اور تازہ کا بجرم کو کئی سال ہوئے ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ تہذیبی سزا کافی ہوگی ہم ملزم کی نسبت ایک ماہ کی قید سخت کا حکم صادر کرتے ہیں

حکم برائت منسوخ ہوا۔

استصواب فوجداری

یہ اجلاس برٹوڈ صاحب جسٹس وپاکس صاحب جسٹس
ملکہ معظمتہ قیسر منہ بنام محمد ریاض الدین وغیرہ
کارونر کا ایکٹ نمبر ۱۹۵۴ دفعہ ۲۵۔ سپردگی بعد الت ہائی کورٹ سجناب کارونر۔
اختیار پر پریذیڈنسی مجسٹریٹ کانسٹبل تحقیقات ایسے مقدمہ کے جسکو کارونر نے سپرد کیا ہو۔
پریذیڈنسی مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ وہ تحقیقات ابتدائی نسبت مقدمہ ایسے ملزم کے کرے جسکو کارونر نے حب
دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ۱۹۵۴ سپردگی کورٹ کیا ہو۔

یہ استصواب حسب دفعہ ۴۳۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری (ایکٹ ۱۹۵۴) ڈبلڈ آر جہلشن صاحب
پر پریذیڈنسی مجسٹریٹ دوم نے کیا تھا۔

ملزمان کو کارونر نے حسب دفعہ ۲۵۔ ایکٹ ۱۹۵۴ یہ الزام قتل انسان مستلزم سزا جہلشن عہد
کی حد تک نہیں پہنچتا سپردگی کورٹ کیا تھا۔

بعد ازاں پولیس نے ملزمان کو روبرو پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے بغرض تحقیقات ابتدائی نسبت الزام
مذکورہ پیش کیا۔

مجسٹریٹ موصوف کی یہ رائے تھی کہ اذلت کوئی اختیار تحقیقات کانسٹبل اور مقدمات کے
نہیں ہے جسکو کارونر نے سپرد کیا ہو۔ مجسٹریٹ نے اپنے وجوہ حسب ذیل بیان کئے تھے۔

۶۔ یہ ظاہر ہے کہ جب کسی مقدمہ کا کارونر نے سپرد کیا ہو تو ممکن ہے کہ احکام متخالف صادر ہوں مجسٹریٹ
رہے کارونر سے مختلف رائے قائم کرے یہ صورت نہ صرف ممکن الوقوع ہے بلکہ ایک قریب سے زیادہ واقع ہو چکی ہے
جس مقدمہ کا عدالتین نے پیرا گراف پنجم میں دیا ہے وہ ایک مقدمہ متعلق ہے۔ گورنمنٹ پراسیکیوٹوریو چائینس
کے میں ملزم کو بعد اسکے کہ وہ سپرد ہو چکا تھا ہمارا کہ ان اور جیکاس امر میں اتفاق تھا کہ ملزم سپرد ہونا چاہئے تھا
لیکن اگر میں ملزم کو رہا کرتا تو میں ایک قسم کا اختیار سماعت اصل یا انفرادی نسبت کارروایات کارونر کے استعمال
کرتا جو مجھ کو عطا نہیں ہوا ہے۔

۷۔ ایکٹ کارونر کا ایکٹ خاص شخص المقام ہے جس پر مجموعہ ضابطہ فوجداری نمبر ۱۹۵۴ حکمہ دفعہ ۱۱ مجموعہ

۱۹۹۰ء
ملک مسلمہ فیہ

نام
ریاست ادریس

ضابطہ فوجداری اور کوئی حکم صریح نہیں ہے کہ بعد سپردگی سنبھال کار و مزدور مقدمہ کی نسبت مجسٹریٹ کو تحقیقات و سپردگی عمل میں لانی چاہئے مجموعہ مذکورہ اقدار بائی کورٹ اور جج و پرنسپل منسٹی سے غیر متعلق تھا اور خدمات کار و مزدور مذکور پر محدود بین مفصلات میں ایسی قسم کی خدمات کو پولیس انجام دیتی ہے پولیس تحقیقات سرسری نسبت و حدودات کے کرتی ہے مگر پولیس کو کسی اختیار سپردگی بعد اکتسائی نہیں دیا گیا مجموعہ مذکورہ جج و پرنسپل منسٹی سے متعلق کیا گیا تو خدمات کا دہرین کو فرق نہیں آیا اور کارروائی کار و مزدور بموجب اشتہار مندرجہ ذیل ہر مقدمہ ہی یہ کارروائی بموجب ایکٹ مجموعہ کنندہ ۱۸۷۱ء ایکٹ نمبر ۱۱ کے مہنتی ہے اور ایکٹ مذکور میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے بموجب یہ ضرور ہو کہ ملازمان بضرر سپردگی رد و مجسٹریٹ کے پیش کئے جاویں ایکٹ مذکور میں کار و مزدور کو بصورت اختیار سپردگی دیا گیا ہے اور کارروائی مابعد حکم بائی کورٹ ہونی چاہئے (دفعہ ۲۹) بائی کورٹ میں ہانڈ ہے کہ سپردگی ترمیم کجاوے یا نسخہ کجاوے سے ممانعت مقدمہ کی کجاوے۔

۸۔ ایکٹ مذکور میں کار و مزدور اصول و نمونہ تحقیقات ضابطہ مجسٹریٹ کے مرتب ہوئے شہادت بروئے غلط رو بہو مجسٹریٹ کے دیجاتی ہے اور اہل جوری گواہ سے سوالات کر سکتے ہیں ملازم کی طرف کی ہی شہادت کا لیا جاتا ضرور ہے اور جہاں اقبال کر رہو کار و مزدور کے کیا جاوے وہ بھی بمنزلة اقبال رد و مجسٹریٹ سمجھا جاتا ہے شہادت مضبوط تحریر میں آتی ہے اور ۲ سال بائی کورٹ کیجاتی ہے (دفعہ ۲۵) اور کار و مزدور کو یہی اختیار ہے کہ بعد اظہار رائے جو ری کے ملازم کو گرفتار کرے۔

۹۔ ایکٹ مذکور میں کوئی ایسی عبادت نہیں ہے جس سے کارروائی کار و مزدور تابع احکام مجسٹریٹ ہو یا جسکی رو سے اس بات کی ضرورت ہو کہ مقدمہ پر رد و مجسٹریٹ کے واسطے تحقیقات سپردگی کے پیش کیا جاوے یہ بات مبالغہ ہے جبکہ میں اوپر کہ چکا ہوں کہ اگر ایسی صورت ہو تو تلافی میں مجسٹریٹ کار و مزدور کے پیدا ہو سکتا ہے یہ غلط اس کے بقا تصحیح اصطلاحی بائی کورٹ سے دفع ہو سکتے ہیں (دفعہ ۲۹) اور اس میں ترمیم حکم سپردگی ہی داخل ہے میرے نزدیک یہ بات ظاہر ہے کہ بموجب ایکٹ کے دست اندازی مجسٹریٹ کی کلید خارج کی گئی ہے۔

۱۰۔ بموجب نو ۱۹۱۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری بائی کورٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ان مقدمہ کی سماعت کرے جو بموجب مجموعہ مذکور سپرد کئے جاویں لیکن احکام بعض فرمان شاہی میں دست اندازی نہیں کی گئی ہے ایکٹ بائی کورٹ ڈسمبر ۱۸۷۱ء کی (دفعہ ۱۴) سے احکام مذکور یہ معلوم ہوتے ہیں کہ ان کو قرار و وجہ کی اید و کیٹ جنرل یا کوئی مجسٹریٹ یا دوسرا عدلہ (جسکو گورنمنٹ اس بار میں بصورت اختیار دے سکتا ہے) مقرر کیا جائے گا نہ کہ کار و مزدور بصورت اختیار سپردگی خاص صدقہ جن دیا گیا ہے برو سے نواریں اختیار بقایا ایک بہت بڑے اختیار سماعت کی ہے جو ایک نادین کار و مزدور کو حاصل تھا۔

بہارِ عدالت
مکتبہ مطبعہ قیصر
بنام
ریاض الدین

۱۱۔ یہ ایک اصول ہے کہ جو شخص عدالت کشن میں سپرد کیا جاوے اور اسکو پوری اطلاع اس الزام کی جو اس پر لگایا گیا ہے اور اس شہادت کی جو مستند او سکے ہے ہونی چاہئے معمولی صورتوں میں ملزم بوقت تحقیقات کار و فرمودہ ہوتا ہے اور اسکو ان قانون کا علم حاصل ہوتا ہے اور ملزم گواہوں کے اظہار بھی کر سکتا ہے لیکن بعض صورتوں میں ملزم حاضر نہیں ہوتا لیکن اگر برائے شہادت رو برداہل جبری ہو سکے جائز ہو تو ملزم سپرد کیا جا سکتا ہے اور کار و فرودارنٹ واسطے گرفتاری ملزم کے جاری کر سکتا ہے ایسا ملزم کسی نقصان میں رہیگا کیونکہ اسکو موقع سماعت شہادت گواہان کا اور اظہار کرانے گواہوں کا نہیں ملیگا البتہ تمام نفعول انہدات حاصل کر سکتا ہے لیکن اس سے نقصان کلیتاً رفع ہوگا مگر ایک میں کوئی حکم بابت ایسی صورتوں کے درج نہیں ہے اور خلاف اسکے ایک مذکور میں یہ بات مغلضن تھی کہ بعض اشخاص موجب ذمت کے جو چہ سے گرفتار کئے جائینگے یعنی باوجودیکہ یہ وقت پیش فطرۃ اضمان قانون تھی تاہم انہوں نے اسکی نسبت حکم دینا مناسب نہ سمجھا مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان مقدمات میں جو درود کا رو نہ کیے پیش ہوتے ہیں وجہ ہلاکت بذریعہ طرف ایسی بیان ہوتی ہے اور مجرم ایسا جاتا ہوا ہوتا ہے کہ از رو سے قانون اسکی نسبت اسکی غیر حاضری میں حکم سپرد کی بدتر تخریر مقدمہ صادر ہوتے ہیں کوئی بے الصافی وقوع میں نہیں آئی اگر مجرم انصاف سے گریز کرتا ہے تو یہ کہنا داخل بے انصافی نہیں ہے کہ جب وہ پکڑ جاوے تو اسکی تخریر بائی کورٹ میں ہو سپرد کی سے مقدمہ ختم نہیں ہو جاتا بلکہ وہ شخص درجہ اول آغا رکھا ہے ہر آئینہ منور ہے کہ اس کے مقدمہ کی تخریر بدوجہ طور پر ہو لیکن کاروائی ابتدائی میں یہ ضرورت نہیں ہے کہ وہ حاضر ہو اور اگر وہ بذریعہ اپنی مفردی کے اپنے آپ کو اس فائدہ سے محروم کرے جو اسکو بذریعہ اپنی حاضری کے حاصل ہوتا تو ہم نہیں دیکھتے کہ اس معاملہ میں قانون میں کیا نقص سمجھا جا سکتا ہے میری دانست میں ایک یہ خیال زیبائے ہوگا کہ ایسا شخص بجز مجرم سنگین کے جیسے اپنے حقوق مدنی زائل کر دے اور کچھ خیال کیا جاوے اگر یہ کہا جائے کہ شخص مذکور بدوجہ شریٹ کے واسطے تحقیقات ابتدائی ثانی کے جو بہت تحقیقات اول کے زیادہ پوری ہوگی پیش ہونا چاہئے کہ اسوقت گواہانہ ہونگے ہوں یا متشدد ہو گئے ہوں تو نامبروہ کو بہ نسبت اون فوائد کے جو اس نے ترک کئے زیادہ فوائد حاصل ہونگے غالباً اسکا میلان بجانب ترغیب بہانہ جانے کے ہوگا۔

۱۲۔ پس مختصر میری رائے ہے کہ کار و تریک مجشرٹ مجاز سپرد کی مقدمات بعد از بائی کورٹ ہے اور کار و تریک مجشرٹ بریز ٹرنس کا نہیں ہے اور سپرد کی کار و تریک نسبت صرف بائی کورٹ سے تخریر ہو سکتی ہے اور بریز ٹرنس مجشرٹ کو کوئی اعتبار تحقیقات نسبت ان مقدمات کے نہیں ہے جبکہ کار و تریک سپرد کی جلا ہوا بعد از ہلاکت یا العز و اضمان قانون کا پینچا ہے کہ جلدی سے سپرد کی متجانب کار و تریک میں آوے تاکہ مجرم جلد سزا پاوے۔

۱۸۹۰ء
ملکہ حفصہ قیسریہ
بنام
ریاض الدین

اگر مجسٹریٹ نسبت ایسے مقدمہ کے تحقیقات کرے جسکو کار و تفر نے سپرد کر دیا ہو تو وہ صورتیں ہر ممکن ہیں یا تو مجسٹریٹ مقدمہ کو سپرد کر گیا یا حکم رہائی صادر کر گیا یہ صورت اول قائمہ دوسری سپردگی کا عین نہیں ہے اور کوئی ایسی بات ممکن ہے جسکو مجسٹریٹ کر سکتا ہے اور گاہ زمین کر سکتا تھا اور بصورت رہائی منجانب مجسٹریٹ عمل مجسٹریٹ بالکل غلط سپردگی کا روبرو کر چکا۔ مگر مجسٹریٹ نے مقدمہ کو واسطے اسے ہائی کورٹ کے ارسال کیا۔

از حدالت مجسٹریٹ کا اختیار سماعت اسوجہ سے خارج نہیں ہوا کہ کار و تفر ایک تحقیقات ابتدائی درباب وجہ موت کو چکاس ہے اور رپورٹ اسے اہل جوہری حسب ایکٹ نمبر ۱۸۷۱ء کے مرتب کر چکا ہے۔

۱۶۹۳۶۷
۱۰۹۶

